الحمد للہ تعالیٰ احسانہ و توفیقہ کہ جلد ثانی کتاب مستطاب ذریعے بہا تالیف بحر زمان مولوی وحید الزمان
خلف مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم مسمّٰی

روض الربیٰ

من

ترجمہ المجتبیٰ

یعنی

سنن النسائی

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری حفظہ اللہ تعالیٰ بماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۳
ہجریہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

فہرست جلد ثانی ابواب بشعف الرب من ترجمہ المجتبیٰ یعنے سنن النسائی

صفحہ	مطالب
١	کتاب الجہاد
"	جہاد فرض ہے
٥	جہاد کو چھوڑنے کی سختی ہونے کا بیان
٦	باب بیان میں اس بات کے کہ جہاد کرنیوالونکو برابر نہیں ہو سکتے گھر رہنے والے
٨	باب بیان میں اوسکو جو جہاد کرے اللہ کی راہ میں جان اور مال کر
"	اللہ کی راہ میں پیادہ جانیوالوں کا بیان
١٠	جس کے قدموں پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ میں اسکے ثواب کا بیان
"	جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ میں اسکے ثواب کا بیان
"	اللہ تعالی کی راہ میں صبح کو جانے کی خوبی کا بیان
"	اللہ تعالی کی راہ میں شام کو جانے کے ثواب کی خوبی کا بیان
"	باب بیان میں اس بات کے کہ جہاد کرنیوالے غزوہ میں اللہ کے
"	باب بیان میں اس بات کے کہ جو چیز کہ نقصان ہوتا ہے اللہ تعالی مجاہد کے لیے
١٢	باب بیان میں ان غازیوں کے جنکو جہاد میں لوٹ کا مال نہ ہاتھ لگے
١٣	اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالوں کی مثال میں
"	باب بیان میں اس بات کے کہ کون عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو
١٥	جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اوس کے ثواب کا بیان
١٧	باب بیان اس شخص کے جو جوڑا دے اللہ کی راہ میں
"	بیان اوس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند

صفحہ	مطالب
	کرنے کے لیے
"	بیان اوس آدمی کا جو لڑے کہ بہادر کہلائے
١٩	بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور غرض نہ رکھی جہاد کرنے سے مگر ایک رسی کی
"	بیان اوس غازی کا جو مزدوری لے اور نام آوری چاہے
"	جو شخص لڑے اللہ کی راہ میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کی مقدار اسکے ثواب کا بیان
٢٠	اللہ تعالی کی راہ میں تیر اندازی کا بیان
٢١	اللہ تعالی کی راہ میں زخمی ہونیکا بیان
٢٢	جب دشمن لڑائی میں زخم مارے تو کیا کہنا چاہئے
٢٣	بیان اس شخص کا جسکو لگی اوسکی تلوار الٹ کر اور مر گیا اوس سے
٢٤	اس باب میں بیان ہے اللہ کی راہ میں مارے جانیکی آرزو کرنیکا
٢٥	اللہ تعالی کی راہ میں مارے جانیکا بیان
"	بیان اوس شخص کا جو لڑے اللہ تعالی کی راہ میں اور اسپر قرض ہو
٢٧	کس چیز کی آرزو کریگا اللہ تعالی کی راہ میں لڑنے والا
"	بہشت میں کیا آرزو ہوگی اسکا بیان
"	اس بات کا بیان کہ شہید کسقدر ایذا پاتے ہیں
٢٨	شہادت پانے کا بیان

صفحہ	مطالب
٢٨	شہید اور اسکا جو شخص قاتل تھا اللہ دونو کے جنتی ہونے کا بیان
٢٩	خوبی اور بزرگی پہرا دینے کے
٣٠	دریا میں جہاد کرنیکی فضیلت کا بیان
٣٣	بزرگی اور حبش کے جہاد کا بیان
٣٤	ناتوان آدمی سے مدد چاہنا
"	غازی کو جہاد کا سامان کر دینے والے کی بزرگی کا بیان
٣٦	اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنے کے بزرگی اور خوبی کا بیان
٣٧	فضیلت صدقے اور خیرات کی خدا تعالی کی راہ میں
٣٨	مجاہدین کی عورتوں کی عزت
"	غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والے کا بیان
٤٠	کتاب النکاح
٤١	جو باتیں اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کریم پر مقرر کیں اور اور لوگوں کے لیے درست نہیں کی اپنے رسول کا مرتبہ بڑا اسکو دکھلایا
٤٣	نکاح کی رغبت دلانے کا بیان
٤٤	باب مجرد رہنے سے منع کرنے کے بیان میں
٤٦	باب اس بات کے بیان میں جو کوئی نکاح کرے گناہ سے بچنے کے لیے اسکا اللہ تعالی مددگار ہے

صفحہ	مطالب
۴۶	کنواری عورت کو نکاح مین لانیکی [illegible]
۴۷	عورت کا نکاح کرنا اوسکے ہم عمر سے چاہیے
۴۸	بیان نکاح کرنے مولی کا آزاد [illegible]
۴۹	حسب کا بیان
〃	عورت مین کیا بات دیکھکر نکاح کیا جائے
۵۰	بانجھ عورتون سے نکاح کرنا مکروہ ہے
〃	کنچنی کا نکاح مین لانا کیسا ہے
۵۱	مکروہ ہے نکاح کرنا زناکار عورتون سے
〃	سب عورتون سے اچھی کونسی عورت ہے
۵۲	نیک عورت کا ملنا کیا خوبی رکھتا ہے
〃	جن عورتون مین غیرت بہت ہو
〃	نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان
〃	عید کے مہینے مین نکاح کرنیکا بیان
۵۳	نکاح کیواسطے پیام کرنے کا بیان
۵۴	پیام پر پیام بھیجنے کی منع ہونیکا بیان
〃	نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول
	پیغام کرنیوالے کے یا اسکے چھوڑ دینے کے پیچھے
۵۵	باب ہے اس بات کی بیان مین جب پوچھے کوئی
	عورت پیغام بھیجنے والے کا حال تو بیان
	کر دینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو
۵۶	جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت
	کا حال جس سے نکاح کرنا منظور ہے تو کہہ دے
	وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے
	جو کچھ جانتا ہو
۵۷	باب اس بات کے بیان مین پیش کرنی

صفحہ	مطالب
	لڑکے والا لڑکی کو الی آخرہ
۵۸	باب ہے اس بیان مین کہ جس شخص سے راضی
	ہو اس آدمی سے جو نکاح کریگا وہ [illegible]
	کرسکتی ہے
〃	جب نام لگے کسی عورت کے نکاح کا تو نماز پڑھے
	اور استخارہ کرے اپنے رب سے
۵۹	استخارہ کیسے کرتے ہین
۶۰	بیٹا اپنی ماں کا نکاح خبر کے ساتھ کرا سکتا ہے
〃	کوئی آدمی چھوٹے لڑکے کا نکاح کرنا چاہے
	تو درست ہے
۶۱	کوئی شخص اپنی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرا دے
	تو درست ہے
۶۲	کنواری عورتون سے انکا نکاح کرنے کے لیے
	اجازت لینی چاہیے
〃	باپ کو چاہیے پوچھ لینا کنواری لڑکی
	سے اوسکے نکاح کرنے کے لیے
〃	اگر ثیب کا نکاح کرنا چاہے تو اسکا حکم لیکر
۶۳	کنواری عورت کے اذن کا بیان
〃	اگر عورت ثیب ہو اور اسکا باپ نکاح
	کر دے اسکو ناراضگی کے ساتھ تو کیا حکم ہے
〃	اگر کنواری عورت کا نکاح کرین اور وہ
	ناراض ہو تو کیا حکم ہے
۶۴	احرام کی حالت مین بھی نکاح کرنا جائز ہے
〃	محرم کو نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان
〃	کونسا کلام مستحب ہے نکاح کے وقت

صفحہ	مطالب
۶۵	خطبہ کے مکروہ ہونیکا بیان
۶۶	باب ہے اس بات کے بیان مین کہ جو نکاح [illegible]
〃	نکاح کی شرطون کا بیان
۶۷	بیان اس نکاح کا جس سے حلال ہو جاتی
	ہے تین طلاق دی ہوئی عورت [illegible]
〃	بیان حرام ہونے ربیبہ کا جو مرد کی پرورش مین ہو
۶۸	مان اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے
〃	دو بہنون کا ہونا ایک مرد کے نکاح مین حرام
۶۹	جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا کیسا ہے
۷۰	بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے
〃	دودہ کے باعث سے کون کون ناطے حرام
	ہو جاتے ہین
۷۱	دودہ بھائی کے بیٹی کے حرام ہونیکا بیان
〃	کسقدر دودہ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے
۷۴	بڑی عمر مین دودہ پینے کا بیان
۷۶	دودہ پلانیوالی عورت سے جماع کرنا
۷۷	نہ داخل کرنا نطفے کا رحم مین الخ
۷۸	باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنیوالے کا کیا حکم ہے
〃	بیان آیت والمحصنات من النساء الخ
۷۹	بیٹی یا بہن کے مہر کے نکاح کی ممانعت کا بیان
〃	شغار کا بیان
〃	قرآن کی سورتین سکھلانے پر نکاح کرنیکا بیان
۸۰	نکاح کرنا اس شرط پر کہ مسلمان ہو جاوے [illegible]
۸۱	آزاد کرنیکو مہر ٹھہرا کر نکاح کرنیکا بیان
〃	آزاد کرنا لونڈی کو اور پھر نکاح کر لینا اسکو

صفحہ	مطالب
	کہیا ہے اور کتنا اس پر کہنا ہے
″	مہر دینے مین انصاف اور جلد کرنیکا بیان
۸۴	سونے کے ایک نواۃ پہ نکاح کرنا
۸۵	بغیر مہر کے نکاح کرنیکی اباحت اور جواز کا بیان
۸۷	بیان ایسی عورت کا جس نے ہبہ اور بخشش کر
	دیا اپنے تئین کسے مرد کو بغیر مہر کے
۸۸	حلال کر دینا فرج کا کسی کے لیے
۸۹	متعہ کی حرام ہونیکا بیان
۹۰	شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانیکی سات
″	جب آدمی کا نکاح ہوگیا ہو تو اسوقت اُسکو
	کیا دعا دینی چاہیے
″	جو شخص حاضر ہوا نکاح کیوقت اُسکو دعا
	دینے کا بیان ۔
۹۱	شادی مین عورتیں لگانیکی رخصت
″	خلوت کی بخشش دینے کا بیان
″	عید کے مہینے مین دلہن کو نوشہ کے
	پاس بھیجنے کا بیان
″	نو برس کے لڑکے کو خاوند کے گھر بھیجنے
	کا بیان
۹۲	مسافر میں دلہن کے پاس جانیکا بیان
۹۴	کھیلنا اور گانا کیسا ہے شادی مین
″	اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان
″	فرش اور بچھونا رکھنے کا بیان
″	حاشیہ اور چادرین رکھنے کا بیان

صفحہ	مطالب
″	نوشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا
۹۶	کتاب عورتون کے ساتھ گذارا کرنیکا بیان
″	ایک عورت سے زیادہ محبت کرنا
″	ایک عورت کو دوسرین سے زیادہ چاہنا
۱۰۱	رشک اور جلن کا بیان
۱۰۵	کتاب طلاق کے بیان مین
″	باب بیان مین طلاق دینے کے موافق اس عدت
	کے جس عدت مین ۔ عورتون کو طلاق
	دینے کا حکم کیا اللہ نے
۱۰۷	باب بیان مین طلاق سنت کے
″	اگر حیض کیوقت ایک طلاق دیا کسی آدمی
	نے اُس شخص کے لیے کیا حکم ہے
۱۰۸	غیر عدت مین طلاق دینے کا کیا حکم ہے
″	اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے
	تو کیا حکم ہے اور آیا یہ طلاق شمار کیا جاوے
	گا یا نہین ۔
۱۰۹	تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے
	کا بیان ۔
″	تین طلاق ایکبار دینے کی رخصت کے بیان مین
۱۱۱	تین طلاق متفرق دینے کا بیان
″	کوئی شخص طلاق دے عورت کو جماع کرنے سے پہلے
۱۱۲	طلاق قطعی کا بیان
″	امر کبیدک کی تحقیق اور اختلاف کے بیان مین
۱۱۳	باب بیان مین حلال ہونے مطلقہ کے

صفحہ	مطالب
	جسکو تین طلاق دی گئی ہون اور ذکر
	مین اس نکاح کے جو حلال اور جائز کر دیتا ہے
۱۱۵	تین طلاق دی گئی عورت کے حلالہ کرنیکا بیان
″	باب بیان مین اس بات کے کہ مرد عورت کا منہ
	دیکھتے ہی طلاق دے
۱۱۶	طلاق کہلا بھیجنا کسی آدمی زبانی اپنی جورو کو
″	بیان آیت یا ایہا النبی لم تحرم الخ
۱۱۷	تاویل اور بیان اسی آیت کا دوسرے طور پہ
۱۱۸	باب بیان مین یہ کہنے کے اپنی جورو کو
	جا تو اپنے گھر والون کے ساتھ رہ
۱۲۰	معقل بن عبید اللہ نے خلاف کیا ہے اور لڑکوں کا
″	اور معمر نے معقل کا بھی خلاف کیا ہے
″	غلام کے طلاق دینے کا بیان
۱۲۱	اور اس روایت مین خلاف کیا ہے معمر نے
″	لڑکے کا طلاق دینا کس عمر مین معتبر ہوتا ہے
۱۲۲	بعضے شخص ایسے ہین انکا طلاق دینا معتبر نہین
″	کوئی شخص اپنے جی مین طلاق دیوے اسکا بیان
۱۲۳	طلاق دینا اور اشارے سے جو سمجھ مین آسکتا ہے
″	باب بیان مین کلام کے جب ارادہ کیے جاوین معنے
	اسکلام کے پائی جاتی ہے اسکلام مین
۱۲۴	باب بیان اس بات کی کہ اگر کوئی ایک لفظ
	صاف بولے اور اس سے وہ مطلب کا دلیوے
	جو اسکے معنے سے نہین نکلتا تو وہ لغو ہوگا
″	حیض کی مدت معین کرنے کے بیان مین

صفحہ	مطالب
۱۲۶	باب بیان مین ان عورتون کے جنکو اختیار
	دیا گیا اور انہون نے اختیار کیا اپنے خاوند کو
〃	جب خاوند اور جورو دونون غلام لونڈی
〃	ہون پھر آزاد ہو جاوین تو اختیار ہوگا
〃	لونڈی کو اختیار دینے کا بیان
۱۲۷	باب بیان مین اختیار دینے اس لونڈی کو جو
	آزاد کی گئی ہو اور خاوند اسکا حر
۱۲۸	باب ہے بیان مین اس مسئلہ کے کہ اختیار
	ہے اس لونڈی کو جسکا خصم غلام
	ہے آزاد ہونیکے بعد
۱۳۱	باب ایلا کے بیان مین
۱۳۲	باب ظہار کے بیان مین
۱۳۴	باب خلع کے بیان مین
۱۳۵	لعان کے شروع کا بیان
۱۳۶	لعان کرنا حمل ہونیکے وقت مین
〃	باب بیان مین لعان کے جسمین نام لیکر
	چھنالہ ثابت کرے مرد اپنی عورت کی لیے
۱۳۷	لعان کسطرح کرتی ہین
۱۳۹	امام کے اللہم مین کہنے کا بیان
۱۴۰	باب حکم کرنیکا اس بات کی لیے کہ رکہا جاوے
	ہاتہہ منہ پر لعان کرنیوالی کے پانچوین بار
۱۴۱	باب بیان مین اس بات کی مرد اور عورت
	کو امام نصیحت کرے لعان کرنیکے وقت
۱۴۲	لعان کرنیوالون کے درمیان تفریق کیجاوے
〃	توبہ لینا لعان کرنیوالون سے

صفحہ	مطالب
	بعد لعان کرنیکے
۱۴۳	لعان کرنے والونکا باب
〃	نفی اور انکار کرنا لڑکے کا سبب لعان کے
〃	اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکاری
	کا اپنے لڑکے کی پیرایہ مین
۱۴۵	اولاد سے انکار کرنیوالی پر تغلیظ اور سختی
	کرنیکا باب
〃	ملادینا بچہ کو خاوند کے ساتہہ اگر انکار نکرے
	اس بچہ کا خاوند اس عورت کا
۱۴۶	لونڈی کے فراش ہونیکے بیان مین.
۱۴۷	بیان قرعہ ڈالنے کا جب تنازعہ کرین
	لوگ کسی بچے مین
۱۴۸	مخالف ہوا انکے ابن کہیل۔
〃	قیافہ جاننے والون کا بیان
۱۴۹	جب خصم اور جورو دونون مین سے کوئی
	مسلمان ہو جاوے اور لڑکے کو اختیار
	دینا اسکا بہی بیان ہے
۱۵۰	خلع کرنیوالی عورت کی عدت کا بیان
〃	مطلقہ عورتون کے عدت کی جو آیت آئی
	ہے کہ ان کون سی عورتین مستثنی ہین
۱۵۲	جس عورت کا خصم مرگیا ہو یہہ باب اسکی
	عدت کے بیان مین ہے۔
۱۵۳	یہ باب بیان مین ہے اس حاملہ عورت کی
	جسکا خصم مرگیا ہو۔
۱۶۱	اگر کسی عورت کا خاوند اسکو تمام ہم بستر ہونے

صفحہ	مطالب
	سے پہلے مر جاوے تو اسکی عدت کیا ہے
〃	باب سوگ کرنے کے بیان مین
۱۶۲	جب کتابیہ کا خاوند مر جاوے اوس پر سے
	سوگ کا حکم ساقط ہے
〃	جس عورت کا خاوند مر جاوے اس عورت کو عدت
	گذرنے تک اپنے گہر مین رہنا چاہیے
۱۶۳	باب عدت گذرنے کی رخصت کے بیان مین
	اس عورت کے لیے جسکا خاوند مرگیا ہو جہان
	چاہے وہان اپنی عدت گذارے
〃	جس عورت کا خاوند مر جاوے اسکی عدت اوسی
	دن سے ہے جسدن سے اسکو خبر آوے
۱۶۴	ترک کرنا زینت کا اصلی سوگ کے مسلمان عورتون
	کے لیے ہے نہ یہودیہ اور نصرانیہ کے لیے
۱۶۵	سوگ کرنیوالی عورت کو رنگین کپڑے پہننے سے پرہیز
	کرنے کا بیان
۱۶۶	باب سوگ والی کے خضاب کرنیکے بیان مین
〃	اسی باب مین بیان ہے اس بات کا کہ سوگ والی کے
	لیے رخصت ہے مر جانیکے پہر تین دن سے
〃	سوگ کرنیوالی کو سرمہ لگانیکی ممانعت کا بیان
۱۶۷	قسط اور اظفار کے استعمال کرنیکا بیان
	سوگ والی کے لیے
۱۶۸	باب ہے بیان مین اس بات کے کہ جس عورت کا خاوند مر
	جاتا تہا اسکو خرچ دلایا جاتا تہا سال
	بہر کا پہر وہ منسوخ ہوگیا یہہ سبب اس کی
〃	رخصت دی گئی ہے تین طلاق والیکو عدت

صفحہ	مطالب
	کے دنون مین اپنے گہر سے دوسرے جگہہ جانیکے
۱۷۱	انکا باہر نکلنا اور سعودہ کا جسکا خاوند مرگیا
〃	بائن کے نفقے کا بیان ہے
۱۷۳	تین طلاق کے بعد رجوع کرنیکی منسوخ ہونے کا بیان ہے۔
۱۷۴	باب رجوع کرنیکے بیان مین عورت کیطرف
۱۷۵	کتاب گہوڑون کے بیان مین
۱۷۶	گہوڑون کے خلق اور محبت کے بیان مین
〃	کون سے رنگ کا گہوڑا بہتر ہے
۱۷۸	گہوڑون مین سے شکال گہوڑے کا رکھنا کیسا ہی۔
〃	گہوڑون کے شوم اور نحس ہونیکا بیان
〃	گہوڑے کی برکت کا بیان ہے
〃	گہوڑون کی پیشانی کو گوندہنے کا بیان
۱۷۹	ادب آدمی اپنے گہوڑے کو سدہانے کا بیان
〃	گہوڑے کی دعا کا بیان
۱۸۰	گہوڑیونکو گدہون سے جفتی کرانا برا ہے
〃	گہوڑونکو دانہ اور گہاس دینے کی خوبی
۱۸۱	جس گہوڑے کو اضمار نہین کیا گیا اوس کے دوڑنے کی انتہا کا بیان۔
〃	اضمار کرنیکی عادت ڈالنا گہوڑونکو
〃	گہوڑدوڑ کے بیان مین
۱۸۲	جلب کا بیان
〃	جنب کا بیان

صفحہ	مطالب
۱۸۲	گہوڑون کا دسوان حصہ ہے
〃	کتاب بیان مین وقف کرنے کے اپنی مال کو اللہ کی راہ مین
۱۸۳	وقف کس طرح تحریر کرنا چاہئے
۱۸۵	جو جائداد مشترک اور تقسیم نہین ہوئی ہو اوسکے وقف کا بیان
〃	باب مسجد کیواسطے وقف کرنیکے بیان مین
۱۹۳	کتاب وصیتون کی بیان مین اور اس بات کی بیان مین کہ دیر کرنا وصیت مین مکروہ ہے
۱۹۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہہ وصیت نہین کی
۱۹۸	تہائی مال کی وصیت کرنیکے بیان مین
۲۰۲	قرض ادا کرنا مقدم ہے میراث پر
۲۰۲	اور جابر کی خبر نقل کرنیوالون نے جو اس خبر کے لفظون مین اختلاف کیا
۲۰۴	وارث کے لیے وصیت کرنا باطل ہے
۲۰۵	جب وصیت کرے کوئی اپنے ناتے والونکو
۲۰۶	اگر کوئی شخص ناگہان مر جاوے اسکے وارثونکو اسکیطرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے
۲۰۷	بزرگی صدقہ کرنیکی میت کیطرف سے
۲۰۹	ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان پر
۲۱۰	یتیم کے مال کے والی ہونے کی ممانعت کے بیان مین۔
۲۱۱	کیا وصی کو بہی کچہہ پہونچ سکتا ہے یتیم کے مال سے
۲۱۲	یتیم کا مال کہانے پر پرہیز کرنا چاہیے
۲۱۳	آخر وصیت کا

صفحہ	مطالب
۲۱۳	کتاب عطیہ اور بخشش کے بیان
۲۱۸	کتاب ہبہ کے بیان مین
〃	مشاع ہبہ کا بیان
۲۲۰	باپ اپنے بیٹے کو دے کر پہیر لیوے تو کیسا ہے
۲۲۱	عبداللہ بن عباس کے روایت پر راویون کے اختلاف
〃	ذکر اوس اختلاف کا جو راویون نے طاؤس کے روایت مین کیا ہے
۲۲۳	کتاب رقبی کے بیان مین۔
〃	اس حدیث مین جو ابی الزبیر پر اختلاف ہے
۲۲۴	باب عمرے کرنے کے بیان مین
۲۲۵	جابر سے جو خبر اور حدیث الخ
۲۲۸	ذکر اوس اختلاف کا جو زہری پر بیان کیا گیا
۲۳۱	عورت اپنے خاوند کی بغیر پوچہے کسیکو کچہہ دیوے اسکا بیان
۲۳۲	تمام ہوئی کتاب رقبی اور عمری کے بیان مین
〃	کتاب قسمون اور نذرون کی بیان مین
〃	مصرف القلوب کے لفظ کو قسم کہانیکا بیان
〃	اللہ تعالی کی عزت او قسم کہانیکا بیان
۲۳۴	اللہ کے نام کے سوا کی قسم کہانے پر تشدید کرنے کا بیان
〃	باپون کی قسم کہانیکا بیان
〃	ماؤن کے قسم کہانے کا بیان
۲۳۵	اسلام کے سوا اور کسی ملت کی قسم کہانے کا بیان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۳۵	قسم کہانا اسلام سے بیزار ہونیکی	〃	نذر آدمی کی چیز کو بھی نہین کرتے الخ	۲۵۱	اگر کوئی آدمی قسم کہاوے اور دوسرا آدمی اسکو معلوم انشاء اللہ کہے الخ
۲۳۶	کعبہ کی قسم کہانیکا بیان	۲۴۵	نذر اس لیے ہے کہ خرچ کرایا جاوے اس سے بخیل کا مال	〃	نذر کے کفارہ کا بیان
〃	بزرگون یعنی جہوٹے معبودونکی قسم کہانی نہین	〃	کسی عبادت کے لیے نذر ماننے کا بیان	۲۵۳	بکیر بن کثیر کی بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے
〃	لات کی قسم کہانیکا بیان	〃	گناہ کے کام مین نذر کرنیکا بیان	۲۵۴	سفیر کو خلاف علی بن یزید روایت کی ہے
〃	لات اور عزی کی قسم کہانیکا بیان	〃	نذر کو پورا کرنے کا بیان۔	〃	کہا یحیی نے جب اس آدمی نے نذر مانی ہو ایکبار کام کرنیکی پہر اس سے عاجز ہو جاوے
۲۳۷	قسم کے پورا کرنیکا بیان	۲۴۶	بیان ان نذرو کا جسمین اللہ تعالی کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جاوے	۲۵۵	کتاب مزارعت کے بیان اور اسمین بیان ہر زمین مزارعت پر دینے کا
۲۳۸	کسی نے قسم کہائی کسی چیز کی کرنے پر یا نکرنے پر بعد قسم کے اسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے	〃	نذر کرنا اس چیز کا جو اپنی ملک اور قبضہ مین نہ ہو	۲۶۱	موقوفیت کی سطر کی عبد الملک بن عبد العزیز نے اور یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے مخالفہ کے منع ہونیکی روایت کی ہے
〃	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان	۲۴۷	جو کوئی نذر کرے کہ مین بیت اللہ کو پیدل چلکر جاؤنگا تو اسکے لیے کیا حکم ہے	۲۶۳	امام نسائی نے کہا مزارعت کا معاملہ لکہنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچ زمین کے مالک کا ہو اور جو کچھ پیداوار زمین سے ہو تہائی حصہ ہے
۲۳۹	قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینیکا بیان	〃	اگر قسم کہاوے کوئی عورت ننگے پاؤن اور ننگے سر چلکر جاوے کعبہ حج کرنے کے لیے الخ	۲۶۵	بیان ان مختلف عبارتوں کا جو مزارعت کی بابت منقول ہین
۲۴۰	جس چیز کا آدمی مالک نہین اسکی قسم کہانے کے بیان مین	۲۴۸	بیان اس آدمی کا کہ نذر مانی اور اسکے روزہ رکہنے کی پہر وہ مر گیا۔	۲۶۷	خالی زمین کرایہ پر دینا کہ جسمین کچھ نہ بویا جاوے [illegible] مضاربت کا کیا [illegible]
〃	جو کوئی قسم کہائی اور انشاء اللہ کہہ لیوی اسکا بیان۔	〃	بیان اس شخص کا جو مر جاوے اور اسکے ذمہ پر نذر رہے	۲۶۸	تین آدمیون مین شرکت عنان ہو تو اسکا کاغذ کیونکر لکہا جاوے
۲۴۱	قسم مین نیت قسم دینیکا اعتبار ہے	〃	بیان اس شخص کا جس نے نذر مانی تہی پہلے اور اکر نے نذر کے مسلمان ہو گیا	۲۶۹	شرکت مفاوضہ چار آدمیون مین ہو تو اسکی کتاب کیونکر لکہی جاوے
〃	حرام کرلینا آپنے اوپر اس چیز کو جسکو اللہ تعالی نے حلال کیا ہے	۲۴۹	اگر نذر کری کوئی اپنے مال کو نکالنے کی طور پر تو کیا حکم ہے	۲۷۰	شرکت الابدان کے بیان مین
۲۴۲	اگر کسی نے قسم کہائی کہ مین سالن کے ساتھ روٹی نہ کہاونگا اور کہائی روٹی سرکہ کے ساتھ تو کیا حکم ہے	۲۵۰	مال کو نذر کرنے سے زمین بہی داخل ہو جاتی ہے یا نہین		
۲۴۳	جو شخص ولا سو قسم نہ کہاوے بلکہ زبان سے کہدے اسکا کیا کفارہ ہو	۲۵۱	انشاء اللہ کہنیکا بیان		
〃	بیہودہ اور جہوٹی بات کہدے اگر زبان سے نکلے تو کیا کفارہ ہے				
۲۴۴	نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان				

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۸۱	حصہ داروں کی شراکت چھوڑنے کا بیان	۳۰۹	جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا	〃	لڑائی سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا
〃	خصم اور جورو جو نکاح سے جدا ہوں تو		کہے اسکی کیا سزا ہے	〃	مرجانے پر بیعت کرنا
	کیا دستاویز کریں	۳۱۱	جادو کا بیان	〃	جہاد پر بیعت کرنا
۲۸۲	خلع نامہ	۳۱۲	جادوگر کا حکم	۳۲۹	ہجرت پر بیعت کرنا
۲۸۳	غلام یا لونڈی کے مکاتب کرنے کا بیان میں	〃	اہل کتاب کے جادوگروں کا بیان	۳۳۰	ہجرت بہت مشکل ہے
	جب مکاتب کرے تو یہ اقرار نامہ لکھے	۳۱۳	کوئی شخص اپنی لونڈی کو قتل کرنا چاہے	〃	گاؤں والوں کی ہجرت
۲۸۴	غلام یا لونڈی کو مدبر کرے تو یہ اقرار لکھے	۳۱۴	جو شخص اپنے مال بچانے کے بچاؤ میں مارا	〃	ہجرت کے معنے
۲۸۵	جب غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو یوں لکھے		جاوے وہ بھی شہید ہے	〃	ہجرت کی ترغیب
〃	کتاب لڑائی کے	〃	جو شخص اپنا دین بچانے کے لیے	〃	ہجرت کے ختم ہوجانے میں اختلاف
〃	خون کرنے کی حرمت کا بیان	〃	جو شخص ظلم دفع کرنے کے لیے لڑے	۳۳۲	بیعت کرنا ہر ایک حکم پر خواہ وہ پسند ہو
۲۹۰	خون کرنا بڑا گناہ ہے	〃	جو شخص تلوار نکال کر چلانا شروع کرے		یا ناپسند
۲۹۵	کبیرے گناہوں کا بیان	۳۱۷	مسلمان سے لڑنا کیسا ہے	〃	مشرک سے جدا ہونے پر بیعت کرنا
〃	بڑا گناہ کون سا ہے	〃	جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے تلے لڑے	〃	عورتوں سے بیعت کرنا
۲۹۶	کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون درست	۳۱۸	مسلمان کا قتل حرام ہے	۳۳۳	اسکو بیماری ہو تو اس سے بیعت کیونکر کرے
	ہوجاتا ہے	۳۲۰	کتاب فے کی تقسیم کرنے کی ہے	〃	نابالغ لڑکے سے کیونکر بیعت کرے
۲۹۷	جو مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہوجاوے اسکو مار ڈالنا	۳۲۲	کتاب بیعت کے بیان میں	〃	غلاموں سے بیعت کرنا
۲۹۹	اس آیت کی تفسیر میں انما جزاء الذین	〃	حکم ماننے اور تابعداری کرنے پر بیعت کرنا	۳۳۴	بیعت کا توڑ ڈالنا
	یحاربون اللہ اخیر تک	〃	اس بات پر بیعت کرنا جو سردار ہوئے اسکی	〃	ہجرت کے بعد پھر اپنے گاؤں میں آکر رہنا
۳۰۴	مثلہ کی ممانعت		مخالفت نہ کریں گے	〃	بیعت کرنا اپنی طاقت کے موافق
〃	سولی دینے کا بیان	〃	سچ کہنے پر بیعت کرنا	۳۳۵	جو شخص کسی امام کی بیعت کرے پھر کیا لازم ہے
〃	مسلمان کا غلام مشرک کے ملک میں بھاگ جائے تو	〃	انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا	〃	امام کی اطاعت کا حکم
۳۰۵	مرتد کا بیان	〃	اسلام پر بیعت کرنا	۳۳۶	امام کی اطاعت کرنے کی فضیلت
۳۰۸	اگر مرتد توبہ کرے تو پھر مسلمان ہوجاوے	۳۲۸	بیعت کرنا اس بات پر کہ ہر مسلمان کی بھلائی	〃	اولو الامر سے کیا مراد ہے
	تو کیا حکم ہے		چاہیں گے	〃	امام کی نافرمانی کی برائی

صفحہ	مطالب
۳۳۶	امام کے لیے کیا باتیں ضرور ہیں
۳۳۷	امام سے خلوص رکھنا
〃	امام کی فضیلت کا بیان
۳۳۸	وزیر کیسا ہونا چاہیے
〃	اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کرنیکا تو وہ گناہ کرے تو اسکی کیا سزا ہے
..	....
..	....
۳۳۹	جو شخص حاکم کی مدد کرے ظلم کرنے میں اسکی کیا سزا ہے
〃	جو شخص حاکم کی مدد نکرے ظلم کرنے میں اسکا ثواب
۳۴۰	جو کوئی ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہے اسکی فضیلت
〃	جو شخص اپنے بیعت کو پورا کرے اسکا ثواب
〃	حکومت کی خواہش بری ہے
〃	عقیقہ کی کتاب
۳۴۱	لڑکی کیطرف سے عقیقہ کرنا
〃	لڑکے کیطرف سے عقیقہ کرنا
〃	لڑکے کیطرف کتنی بکریاں چاہیے
〃	عقیقہ کس دن کرنا چاہیے
〃	کتاب فرع و عتیرہ کی
۳۴۲	عتیرہ کا بیان
۳۴۳	فرع کا بیان
〃	مردار کی کھال کا بیان

صفحہ	مطالب
۳۴۵	مردار کی کھال کس چیز سے دباغت کیجاوے
۳۴۶	مردار کی کھال پر جب دباغت ہو جاوے تو اس سے فائدہ اٹھانیکی اجازت
〃	درندوں کی کھالوں سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت
۳۴۷	مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت
〃	حرام چیز سے نفع اٹھانیکی ممانعت
〃	چوہا گھی میں گر جاوے تو کیا کریں
〃	مکھی اگر برتن میں گر جاوے
۳۴۸	کتاب شکار اور ذبیحوں کی
〃	جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اسکے کھانیکی ممانعت
〃	سدھے ہوئے کتے کا شکار
۳۴۹	جو کتا شکاری نہیں اسکا شکار
〃	اگر کتا شکار کو مار ڈالے اسکا کیا حکم
〃	اگر اپنے کتے کے ساتھ اور کتا مل جاوے جو بسم اللہ کہکر نہ چھوڑا گیا ہو
〃	جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے پاوے
۳۵۰	کتا شکار میں سے کچھ کھا لیوے
〃	کتوں کو مارنے کا حکم
۳۵۱	منسوخ کتونکو مارنے کا آپنے حکمدیا
〃	جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے کا نہ آنا
۳۵۲	جو شخص بغیر حفاظت کھیتی یا شکار کے کتا پالے
〃	شکار کیلئے کتا رکھنے کی اجازت
〃	کھیت کی حفاظت کیلئے کتا رکھنے کی اجازت

صفحہ	مطالب
۳۵۳	کتے کی قیمت لینی سے ممانعت
〃	شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے
〃	اگر پلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے الخ
۳۵۴	اگر کسی نے شکار کو تیر مارا پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر پڑے
〃	شکار تیر کھا کر غائب ہو جاوے
۳۵۵	جب شکار کے جانور سے بو آنے لگے
〃	معراض کا شکار
〃	جس جانور کو معراض آڑا پڑے
〃	معراض کے لگنے سے جو شکار مر جاوے
۳۵۶	شکار کے پیچھے جانا
〃	خرگوش کا بیان
۳۵۷	گوہ کا بیان
۳۵۸	بجو کا بیان
〃	درندوں کی حرمت کا بیان
۳۵۹	گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت
〃	گدھے کا گوشت حرام ہے
〃	بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے
۳۶۰	وحشی گدھا یعنی گورخر کھانیکی اجازت
۳۶۱	مرغ کا گوشت کھانیکی اجازت
۳۶۲	چڑیوں کے گوشت کھانیکی اجازت
〃	دریا کے جانور کا بیان
۳۶۳	مینڈک کا بیان
〃	ٹڈے کا بیان

صفحہ	مطالب
۳۶۴	پینے کے برتن کا بیان
؍؍	کتاب قربانیوں کی
۳۶۵	جس شخص کو قربانی کا مقدور نہو
؍؍	امام اپنی قربانی عیدگاہ میں کرے
؍؍	سید ہاہ میں لوگوں کا قربانی کرنا
۳۶۶	جن جانوروں کی قربانی منع ہے
؍؍	کانی
؍؍	لنگڑی
؍؍	دُبلی
؍؍	وہ جانور جسکا کان سامنے سے کٹا ہو
۳۶۷	مدابرہ کا بیان
؍؍	خرقاء کا بیان جسکے کان میں سوراخ ہو
؍؍	شرقاء کا بیان جسکے کان چرے ہوں
۳۶۷	جسکا سینگ ٹوٹا ہو
؍؍	مسنہ اور جذعہ کا بیان
۳۶۸	جنذی کا بیان
۳۶۹	اونٹ کتنے آدمیوں کی طرف سے قربانی میں کافی ہے
؍؍	قربانیوں میں گائے بیل کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے
؍؍	امام سے پہلے قربانی کرنا
۳۷۱	دھاردار پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت
؍؍	تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت
؍؍	ناخون سے ذبح کرنیکی ممانعت
۳۷۲	چھری کے تیز کرنیکا حکم
؍؍	اگر اونٹ کو ذبح کریں نحر کریں الخ

صفحہ	مطالب
۳۷۲	جس جانور میں وحشت آ جائے اسکو کیونکر ذبح کرے
؍؍	ایک جانور کنوئیں کے بیچ میں گر پڑا اور مرنے لگے تو اسکو کیونکر حلال کریں
؍؍	اگر ایک جانور بگڑ جاوے جسکو پکڑ نہ سکیں
۳۷۳	اچھی طرح ذبح کرنا
؍؍	قربانی کے جانور کے پہلو پر ذبح کرتے وقت پاؤں رکھنا
؍؍	قربانی کے ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا
؍؍	اللہ اکبر کہنا قربانی کے وقت
؍؍	اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا
۳۷۴	ایک آدمی دوسرے کی قربانی کر سکتا ہے
؍؍	جس جانور کو ذبح کرنا ہے اسکو نحر کرے تو درست ہے
؍؍	جو شخص ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے
؍؍	تین دن سے زیادہ قربانیکا گوشت کھانا
۳۷۵	تین دن سے زیادہ قربانیکا گوشت رکھنا الخ
۳۷۶	قربانیکا گوشت رکھ چھوڑنا
؍؍	پہودیوں کا ذبح کیا ہوا جانور
؍؍	وہ جانور جسکا حال معلوم نہو کہ ذبح کیوقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں
؍؍	اس آیت کی تفسیر ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ
۳۷۷	ایک جانور کو ثنانہ بنا کر مارنا درست نہیں

صفحہ	مطالب
۳۷۶	جو شخص بیمار ہو اور چھری نہ ملے تو ایسی…
؍؍	جلالہ کا گوشت کھانے کی ممانعت
؍؍	جلالہ کی سواری سے ممانعت
۳۷۷	کتاب بیع اور خرید و فروخت کے مسائل میں
؍؍	کمائی میں مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا
۳۷۸	سوداگری کا بیان
؍؍	سوداگر کو خرید و فروخت میں کس قدر تاکید اور عمل کرنا چاہیے
۳۷۹	قریب دور کرنیکے لیے قسم کھانا
؍؍	جو شخص جھوٹی قسم کھا کر مال بیچے اور سستا دینے کا حکم
؍؍	جب تک بائع اور مشتری جدا نہوں انکو اختیار ہے
۳۸۰	تفرق کی روایت میں راوی کے اختلاف
۳۸۱	اس حدیث کے الفاظ میں عبد اللہ بن دینار پر راویوں کا اختلاف
؍؍	جب تک بائع اور مشتری ایک دوسرے سے جدا نہوں تب تک انکو اختیار ہے
۳۸۲	بیع میں دھوکا کھانا
؍؍	جانور کے تھنوں میں دودھ جمع کرکے اسکو بیچنا
۳۸۳	نقصان اسی شخص کا ہے جو ضامن ہو مالکا
؍؍	جو شخص ایک شہر میں تجارت کرے اسکا مال ہو وہ شہر والا مال نہ بیچے
؍؍	شہر کو دیہات کا مال نہ بیچے

صفحہ	مطالب
۳۸۴	آنا قلی سے آگے جا کر ملنا
"	اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانا
۳۸۵	اپنے بھائی کی بیع پر بیع نکرے
"	نجش کا بیان
"	نیلام کا بیان
"	بیع ملامسہ کا بیان
۳۸۶	اسکی تفسیر کا بیان
"	بیع منابذہ کا بیان
"	اسکی تفسیر کا بیان
۳۸۷	کنکری سے بیع
"	پہلونکا بیچنا انکی پختگی معلوم ہونے سے پہلے
۳۸۸	پہلونکا خریدنا انکی پختگی سے پہلے اس شرط پر کہ کاٹ لینگے
۳۸۹	آفت کا نقصان دینا
"	کئی سال کا میوہ بیچنا
"	درخت کے پہلوں کو سوکھی پہلوں سے بیچنا
۳۹۰	تازی انگور سوکھی انگور کے بدلی میں بیچنا
"	عرایا میں انداز کرکے خشک کھجور دینا
"	عرایا میں تر کھجور دینا
۳۹۱	تر کھجور کے بدلی میں خشک کھجور دینا
"	ایک ڈھیر کھجور کا جسکا ماپ معلوم نہیں ملاپے ہوئی کھجور کے بدلی میں بیچنا
"	اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلی بیچنا
"	اناج کے بدلی کھیت بیچنا

صفحہ	مطالب
۳۹۲	بالی نہ بیچنا جب تک سفید نہو
"	کھجور کھجور کے بدلی کم زیادہ بیچنا
۳۹۳	کھجور کی بیع بدلے میں کھجور کے
"	گیہوں بیچنا بدلے میں گیہوں کی
۳۹۴	جو کو بیچنا بدلے میں جو کے
۳۹۵	اشرفی کو اشرفی کے بدلی بیچنا
"	روپیہ کو روپیہ کی بدلی بیچنا
"	سونیکو سونے کی بدلی بیچنا
۳۹۷	ایک ہار جس میں نگینے اور سونا ہو سونے کے بدلے بیچنا
"	چاندی کو سونے کے بدلی بیچنا ادھار
۳۹۸	چاندی کو سونیکی بدلی میں اور سونیکو چاندی کے بدلی بیچنا
۳۹۹	سونیکی بدلی چاندی اور چاندی کے بدلے سونا لینا
"	تول میں زیادہ دینا
"	جھکتا تولنا
۴۰۰	غلہ بیچنے کی ممانعت جب تک ناپ یا تول نہ لیوی
"	جو اناج ناپ کر خریدے اسکا بیچنا درست نہیں جب تک اسپر قبضہ نکرے
۴۰۱	جو اناج کا ڈھیر بغیر ناپے خریدا ہوا ہو اسکا بیچنا اور جگہ سے اٹھانے سے پہلے
"	ایک شخص غلام خریدے ایک مدت پر ادھار اور بیچنے والا قیمت کی اطمینان کے لیے اسکی چیز گرو رکھہ لیوی

صفحہ	مطالب
"	گھر میں رہ کر کوئی چیز گرو رکھنا
۴۰۱	اور کسی چیز کا بیچنا جو مالک کے پاس نہو
۴۰۲	بیع سلم کرنا اناج میں
"	سوکھی انگور میں سلم کرنا
۴۰۳	پہلوں میں سلف کرنا
"	جانور میں سلم کرنا
"	جانور کو جانور کے بدلی ادھار بیچنا
۴۰۴	جانور کو جانور کی بدلی نقد کم و بیش بیچنا
"	پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنا
"	اسکی تفسیر کا بیان
"	کئی برس کا میوہ بیچنا
"	ایک مدت مقرر کرکے ادھار بیچنا
۴۰۵	سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا
"	ایک بیع میں دو شرطیں لگانا
"	ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا
۴۰۶	بیچنا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو
"	کھجور کا درخت بیچے تو پہل کس کے ہیں
"	غلام بیچے اور خریدار اسکا مال لینے کی شرط کرے
"	بیع میں شرط لگانا
۴۰۹	بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جاویگی اور شرط باطل ہوگی
"	غنیمت کے مال کو بیچنا تقسیم ہونے سے پہلے
۴۱۰	مال مشترک کو بیچنا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۱۰	بیچتے وقت گواہ کرنا ضرور نہیں	״	قرض کا اوتار کرنا	۴۳۶	ذمی کافر کا مارنا کیسا ہے
۴۱۱	بائع اور خریدار کا اختلاف قیمت میں	״	قرض کی ضمانت کرنا	۴۳۷	غلاموں میں قصاص نہیں جب تک
״	یہود اور نصاریٰ سے خرید و فروخت کرنا	״	اچھی طرح ادا کرنے کی فضیلت		سے کم قصور کریں
״	مدبر کی بیع کا بیان	۴۲۰	خوشحالی اور قرض وصول کرنے	״	دانت میں قصاص ہے
۴۱۲	مکاتب کا بیچنا	.	میں نرمی کرنے کی فضیلت	״	دانت کے قصاص کا بیان
۴۱۳	مکاتب نے اگر اپنی بدل کتابت میں سے	״	شرکت بغیر مال کے	۴۳۸	کاٹ کھانے میں قصاص
	کچھ ادا کیا ہو تو اسکا بیچنا درست ہے	״	غلام لونڈی میں شرکت	۴۳۹	ایک شخص نے تیئیں بچاوے اور اس میں
۴۱۴	ولاء کا بیچنا	۴۲۱	درخت میں شرکت		دوسرے کا نقصان ہو بچانے والے پر کچھ
״	پانی کا بیچنا	״	زمین میں شرکت		تاوان نہ ہوگا
״	بچے ہوئے پانی کا بیچنا	״	شفعہ کا بیان	״	اس حدیث میں عطا کے اوپر راویوں
״	شراب کا بیچنا	״	جاہلیت کے زمانہ میں جو قسامت مروج تھی اسکا بیان		کا اختلاف
۴۱۵	کتے کا بیچنا	۴۲۳	قسامت کا بیان	۴۴۱	کونچے میں قصاص
״	کونسا کتا بیچنا درست ہے	۴۲۴	پہلے مقتول کے وارثوں کو قسم دینا	״	تھپڑ مارنے کا بدلہ
״	سور کا بیچنا	۴۲۵	راویوں کا اختلاف حدیث کی روایت میں	״	پکڑ کر کھینچنے کا قصاص
״	اونٹ کی جفتی کو بیچنا	۴۲۹	قصاص کا بیان	۴۴۲	بادشاہوں سے بھی قصاص لیا جاویگا
۴۱۶	ایک شخص ایک چیز خریدے پھر اسکی	۴۳۰	علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں	״	بادشاہ کے کام میں کوئی آفت آوے
	قیمت دینے سے پہلے مفلس ہو جاوے اور		کا اختلاف	۴۴۳	سوا تلوار کے اور چیز سے قصاص لینا
	وہ چیز جوں کی توں موجود ہو تو بیچنے	۴۳۲	اس آیت وان حکمت فاحکم کی تفسیر	۴۴۴	اس آیت فمن عفی لہ من اخیہ کی تفسیر
	والا اسکا زیادہ حقدار ہے	״	آزاد اور غلام میں قصاص کا بیان	״	قصاص سے معاف کر دینے کا حکم
״	ایک شخص مال بیچے پھر اسکا مالک کوئی اور نکلے	۴۳۴	اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو	״	کیا قاتل سے دیت لیا جاوے جب
۴۱۷	قرض لینے کا بیان		تو اسکے بدلے قتل کیا جاوے		مقتول کا وارث خون معاف کرے
״	قرضداری کی برائی	״	عورت کو عورت کے بدلے مارنا	۴۴۵	عورتوں کا خون معاف کرنا
״	قرضداری میں آسانی	״	مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا	״	جو شخص پتھر یا کوڑے سے مارا جاوے
۴۱۹	مالدار آدمی قرض ادا کرنے میں دیر کرے	۴۳۵	کافر کے بدلے مسلمان نہ مارا جاوے	״	شبہ عمد کی دیت کیا ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۴۷	قتل خطا کی دیت کا بیان	۴۶۱	جب چور حاکم تک پہونچ جاوے پھر	۴۷۷	ایمان اور اسلام کی صفت
۴۴۸	چاندی کی دیت کا بیان		مالک اسکا قصور معاف کرے	۴۷۸	اس آیت قالت الاعراب آمنا الخ کی تفسیر
״	عورت کی دیت کا بیان	۴۶۲	کونسا مال محفوظ سمجھا جاوے گا اور	۴۷۹	مومن کی صفات کا بیان
״	کافر کی دیت کا بیان		کونسا غیر محفوظ	״	مسلمان کی صفت
״	مکاتب کی دیت کا بیان	۴۶۴	اس حدیث مین راویونکے اختلاف	۴۸۰	جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہو
۴۴۹	عورت کے پیٹ کے بچے کی دیت	۴۶۷	حد قائم کرنیکی فضیلت	״	بہتر اسلام کیا ہے
۴۵۱	شبہ عمد کا بیان	״	کتنے کی مالیت مین ہاتھ کاٹا جاوے	״	اچھا اسلام کیا ہے
۴۵۲	کیا کوئی شخص دوسرے کے قصور مین	״	زہری پر راویونکا اختلاف	״	اسلام کے تھم کیا ہین
	پکڑا جاوے گا	۴۶۸	راویونکا اختلاف اس حدیث مین	״	اسلام کے اوپر بیعت کرنا
۴۵۳	اگر آنکھ سے نظر نہ آتا ہو لیکن اپنی جگہ	۴۷۰	درخت پر لگا ہوا میوہ کوئی چرا لیوے	۴۸۱	کس بات پر لوگونسے لڑنا چاہیے
	قائم ہو اسکو کوئی اکھاڑے	۴۷۱	میوہ جب درخت پر سے توڑ کر کھلیان	״	ایمان کی شاخون کا بیان
۴۵۴	دانتون کی دیت کا بیان	״	مین ہو اور اسکو کوئی چرا دے	״	ایمان والونکا ایک دوسرے پر بڑھنا
״	انگلیونکی دیت کا بیان	״	جن چیزونکی چرانے مین ہاتھ نکاٹا	۴۸۲	ایمان کا گھٹنا بڑھنا
״	ان زخمون کی دیت جو ہڈی تک پہونچیں		جاوے	۴۸۳	ایمان کی نشانی کیا ہے
۴۵۵	عمرو بن حزم کی حدیث کا بیان	۴۷۲	ہاتھ کاٹنے کے بعد پھر چور کا پاؤں کاٹنا	۴۸۴	منافق کے نشانی
۴۵۷	جو شخص اپنا بدلہ آپ لیوے اور بادشاہ	۴۷۳	چور کی دونون ہاتھ اور دونو پاؤن کاٹنا	۴۸۵	شب قدر مین عبادت کرنا
	سے نہ کہے	״	سفر مین ہاتھ کاٹنا	״	زکوٰۃ کا ایمان مین داخل ہونا
۴۵۸	بیان ان حدیثونکا جو سنن کبری	۴۷۴	مرد کب جوان ہوتا ہے اور مرد اور عورت	۴۸۶	جہاد بھی ایمان مین داخل ہے
	مین نہین لیکن مجتبیٰ مین بڑھائی گئین		کو کس سن مین حد قائم کی جاوے	۴۸۷	غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ خدا کے لیے دینا
״	اس آیت ومن یقتل مومنا متعمدا الخ کی تفسیر	״	چور کی گردن مین اسکا ہاتھ کاٹ کر لٹکا دینا	״	جنازے مین حاضر ہونا بھی ایمان مین
۴۵۹	چور کا ہاتھ کاٹنے کے بیان مین	״	سب عملون مین کونسا عمل افضل ہے		داخل ہے
״	چوری کتنا بڑا گناہ ہے	۴۷۵	ایمان کی مٹھاس	״	شرم کا بیان
۴۶۰	چور کو قبول کرانے کے لیے مارنا یا قید کرنا	״	اسلام کی مٹھاس	״	دین آسان ہے
۴۶۱	چور کو تعلیم کرنا	״	اسلام کے کتنے رکن ہین	۴۸۸	اللہ کو کیسا دین پسند ہے

صفحہ	مطالب
۴۸۸	دین بچانیکو لیے فتنون سے بہاگنا
〃	منافق کی مثال
〃	مومن اور منافق کے مثال جو قرآن پڑہتے ہون
۴۸۹	مومن کی نشانی
〃	کتاب آرائیش کے بیان مین
〃	پیدائیشی سنتین
۴۹۰	موچہین کترانا
〃	سر منڈانی کی اجازت
〃	عورت کو سر منڈانی کی ممانعت
〃	قزع کی ممانعت
۴۹۱	سر کے بال کترانا
〃	ایکدن آڑ کنگہی کرنا
۴۹۲	کنگہی داہنی طرف سے کرنا
〃	بال رکہنا سر پر
۴۹۳	بالون کو لمبا کرنا
〃	داڑہی کو موڑ موڑ کر چہوٹا کرنا
〃	سفید بال اکہیڑنے کی ممانعت
〃	خضاب کرنیکی اجازت
۴۹۴	کالا خضاب کرنیکی ممانعت
〃	مہندی اور وسمی کا خضاب
〃	زردی سے خضاب کرنیکا بیان
۴۹۵	عورتونکو رنگ کرنا
۴۹۶	مہندی کی بو ناپسند ہونا

صفحہ	مطالب
〃	سفید بال اکہیڑنا
〃	بالون کو جوڑنا
۴۹۷	جو عورت بالون کو جوڑی
〃	جسکے بال جوڑے جاوین
〃	جو عورتین منہ کی روئین اکہیڑتین
〃	گودانی والیون کا بیان
۴۹۸	دانتونکو کشادہ کرنے والیان
۴۹۹	دانتونکو رگڑکر باریک کرنا حرام ہے
〃	سرمہ لگانیکا بیان
〃	تیل لگانیکا بیان
〃	زعفران کا رنگ
〃	عنبر لگانیکا بیان
〃	مردون اور عورتون کی خوشبو مین فرق
۵۰۰	سب سے بہتر خوشبو کیا ہے
〃	زعفران لگانا اور خلوق لگانا
۵۰۱	عورتونکو کون خوشبو لگانا منع ہے
〃	عورت کو خوشبو دفع کرنا نہاکر
〃	جب عورت خوشبو لگاوے تو جماعت مین نہ آوے
〃	عورتونکو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے
۵۰۳	مردون پر سونا حرام ہے
۵۰۵	جس شخص کی ناک کٹ گئی ہو وہ سونے کی ناک لگوا
〃	سونیکی انگوٹہی مردونکو پہننے کی اجازت
〃	سونے کے انگوٹہی کا بیان

صفحہ	مطالب
۵۰۸	انگوٹہی مین کتنی چاندی ہونی چاہیے
۵۰۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹہی کیسی تہے
〃	کون سے ہاتہ مین انگوٹہی پہنے
〃	لوہے کی انگوٹہی پہننا جسپر چاندی چڑہی ہو
〃	کانسے کی انگوٹہی پہننا
۵۱۰	انگوٹہی پر عربی کندہ کراو
〃	کلمہ کی انگلی مین انگوٹہی پہننے کی ممانعت
۵۱۱	پاخانہ جاتیوقت انگوٹہی اتارنا
۵۱۲	گہونگرو گہنٹی کا بیان
۵۱۳	فطرت کا بیان
〃	موچہین کترانا اور داڑہی چہوڑ دینا
〃	بچونکا سر منڈانا
۵۱۴	بچہ کا سر کچہہ منڈانا اور کچہہ رکہنا منع ہے
〃	سر پر بال رکہنا
〃	بالونکو برابر کرنا
〃	بالونمین مانگ نکالنا
۵۱۵	کنگہی کرنا
〃	کنگہی داہنی طرف سے شروع کرنا
〃	خضاب کرنیکا حکم
〃	داڑہی کا زرد کرنا
〃	داڑہی کو زرد کرنا ورس زعفران سے
۵۱۶	بالون مین جوڑ لگانا
〃	چہیرون کے بال جوڑنا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
"	جوڑ ستے والی پر لعنت	"	دیبا پہننے سے ممانعت	۵۳۲	سب سے زیادہ سخت عذاب کن لوگونکو ہوگا
۵۱۶	بال جوڑنی والی اور جوڑانیوالی دونو	"	دیبا پہننا جسمین سنہری کام ہو	"	تصویر بنانیوالونکو قیامت کے دن کیا
	پر لعنت	۵۲۴	اسکی منسوخ ہونیکا بیان		عذاب ہوگا
"	گودنی والی اور گدوانی والی پر لعنت	"	حریر پہننے کی سزا	۵۳۳	سخت عذاب کسپر ہوگا
"	منہ کی رونگٹیں اکھیڑنے والیوں پر اور	۵۲۵	ریشمی کپڑے کی پہننے کی ممانعت	"	اوڑہنے کی چادرین
	دانتوں کو کشادہ کرنیوالیوں پر لعنت	"	حریر پہننے کی اجازت	"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتے
۵۱۷	زعفران کا رنگ	"	کپڑوں کے بوٹی پہننا		کیسے تہی
"	خوشبو کا بیان	"	یمن کے چادر پہننا	"	ایک جوتی پہنکر چلنا منع ہے
۵۱۸	عمدہ خوشبو کون سے ہے	۵۲۶	سبز کپڑے پہننا	۵۳۴	کہالوں پر بیٹہنا یا لیٹنا
"	سونا پہننے کی ممانعت	"	چادرین پہننا	"	نوکر رکہنا خدمت کیلیے اور سواری رکہنا
"	سونیکی انگوٹھی پہننے کی ممانعت	"	سفید کپڑے پہننے کا حکم	"	تلوار کا زیور
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی	"	قبا پہننا	۵۳۵	سرخ رنگ کی زین پوشونکی ممانعت
	کا بیان اور اسپر جو کندہ تہا	۵۲۷	پائجامہ پہننا	"	کرسیوں پر بیٹہنا
۵۱۹	انگوٹھی کس انگلی مین پہنے	"	تہبند بہت لٹکانیکی ممانعت	"	سرخ زینونکا استعمال
۵۲۰	نگینہ کدہر رہے	"	ازار کہانتک چاہیے	"	کتابیا زینونکی تعلیم کے لی
"	انگوٹھی اتار ڈالنا اور اسکو نہ پہننا	"	ٹخنوں سے نیچے ازار رکہے کیا ہو	"	جو حاکم منصف ہو اسکی تعریف
۵۲۱	کیسے کپڑے پہننا بہتر ہین اور کیسے برے	۵۲۸	ازار لٹکانا کیسا ہے	۵۳۶	انصاف کرنیوالا بادشاہ
	ہین	"	عورتین آنچل کتنا لٹکادین	"	اگر ٹہیک فیصلہ کرے
"	سیرا کی پہننے کی ممانعت	۵۲۹	سارے بدن پر کپڑا لپیٹ لینا منع ہے	۵۳۷	جو شخص قاضی بننے کی خواہش کرے وہ کبہی
۵۲۲	عورتونکو سیرا کے پہننے کی اجازت	"	ایک کپڑے مین گوٹ مار کر بیٹہنے کی ممانعت		قاضی نہ بنایا جاوے
"	سیرا ایک کپڑا ہے جسمیں لکیرین یا ریشم	"	کالا عمامہ باندہنا	"	حکومت کی خواہش نکرنا
	کی ہوتی ہین	۵۳۰	کالی رنگ کے عمامے باندہنا	۵۳۸	اشعری لوگونکو حکومت دینا
"	استبرق پہننے کی ممانعت	"	دونوں مونڈہوں کے بیچ مین شملہ لٹکانا	"	جبتک کسی کو پنچ کرین اور وہ فیصلہ کرے
۵۲۳	استبرق کیا ہوتا ہے	"	تصویرونکا بیان	"	عورتونکو حاکم بنانیکی ممانعت

صفحہ	مطالب
۵۳۹	مثال دیکر ایک حکم نکالنا
۵۴۱	علماء جس امر پر اتفاق کریں اسکے برخلاف حکم کرنا۔
۵۴۲	اس آیت کی تفسیر ومن لم یحکم بما انزل اللہ
۵۴۳	قاضی ظاہر شریعت پر حکم کرتا ہے
۵۴۴	حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے
"	حاکم کو اس بات کی گنجایش کہ ایک بات کرے نہ لیکن حق کے ظاہر ہونے کے لیے کہیں کرونگا
۵۴۵	ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ والے کا فیصلہ توڑ سکتا ہے
"	جب حاکم ناحق فیصلہ کرے تو اسکو رد کرنا درست ہے
۵۴۶	حاکم کو کن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے
"	جو حاکم امین ہو تو وہ غصہ کی حالت میں حکم کر سکتا
۵۴۷	اپنے گھر میں حکم کرنا
"	مدد چاہنا
"	عورتوں کو عدالت میں لانے سے بچانا
۵۴۹	حاکم کا بلا بھیجنا اس شخص کو جس سے نزاع کی ہو۔
"	حاکم کا خود جانا رعیت کے بیچ میں صلح کرانے کو۔
۵۵۰	حاکم احد الفریقین کو صلح کر لینے کے لیے

صفحہ	مطالب
	اشارہ کر سکتا ہے
۵۵۰	حاکم معاف کرنے کے لیے اشارہ کر سکتا ہے
"	پہلے حاکم نرمی کے لیے حکم دے سکتا ہے
۵۵۱	معاملہ فیصلہ کرنے سے پہلے حاکم سفارش کر سکتا ہے
"	اگر کسی شخص کو مال کی احتیاج ہو اور وہ اپنے مال کو تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے
"	تھوڑا اور بہت مال دونوں برابر ہیں
۵۵۲	جب حاکم کسی شخص کو بلاتا ہو اور وہ غایب ہو تو اس پر فیصلہ کرنا درست ہے
"	ایک حکم میں دو حکم کرنا
"	حکم کرنے سے جو مال حاصل ہو
"	اسکا جھگڑالو
"	جہاں گواہ نہوں تو کیونکر حکم کرے
"	حاکم کا نصیحت کرنا قسم دلانے وقت
۵۵۳	حاکم کیونکر قسم لیوے
۵۵۴	کتاب پناہ مانگنے کی
۵۵۷	اس دل سے پناہ جس میں ڈر نہو خدا کا
"	سینے کے فتنے سے پناہ مانگنا
"	کان اور آنکھوں کے فتنے سے پناہ مانگنا
"	نامردی اور بزدلی سے پناہ مانگنا
۵۵۸	بخیلی سے پناہ مانگنا
۵۵۹	رنج سے پناہ مانگنا
"	نادان اور گناہ سے پناہ مانگنا

صفحہ	مطالب
"	کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا
"	سستی سے پناہ مانگنا
۵۶۰	عاجزی سے پناہ مانگنا
"	ذلت سے پناہ مانگنا
"	کمی سے پناہ مانگنا
۵۶۱	فقیری سے پناہ مانگنا
"	قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا
"	پناہ مانگنا اس نفس سے جو سیر نہ ہو
۵۶۲	بھوک سے پناہ مانگنا۔
"	خیانت سے پناہ مانگنا
"	دشمنی اور نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنا
"	قرضداری سے پناہ مانگنا
"	قرض سے پناہ مانگنا
۵۶۳	قرضداری کے غلبے سے پناہ مانگنا
"	قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا
"	مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا
"	دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا
۵۶۴	ذکر کے برائی سے پناہ مانگنا کفر کی برائی سے پناہ مانگنا۔
"	گمراہی سے پناہ مانگنا
۵۶۵	دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا
"	دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنا
"	بڑھاپے سے پناہ مانگنا
"	بری قضا سے پناہ مانگنا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۶۵	بدبختی سے پناہ مانگنا	"	خداوند تعالی کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۷۴	جب شراب کی حرمت اتری لوگون نے شراب بہا دیا
۵۶۶	جنون سے پناہ مانگنا	"	جہنم کے عذاب سی پناہ مانگنا	۵۷۵	گدر اور کہجور خشک کی شراب کو خمر کہتے ہین
"	جنون کی نگاہ سی پناہ مانگنا	۵۷۰	دوزخ کے عذاب سی پناہ مانگنا	"	خلیطین کا نبیذ پینے سی ممانعت
"	غرور کی برائی سے پناہ مانگنا	"	جہنم کی گرمی سے پناہ مانگنا	"	پکی اور کچی کہجور کا ملا کر نبیذ پینے کی ممانعت
"	بڑی عمر سے پناہ مانگنا	"	کامون کی برائی سے پناہ مانگنا	"	کچی اور تر کہجور کو ملا کر بہگونے کی ممانعت
"	عمر کی برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۱	اعمال کے برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۶	کچی اور گدر کہجور کو ملا کر بہگونے سے ممانعت
"	نفع کے بعد نقصان سی پناہ مانگنا	"	جو کام ابہی نہین کیے انکی برائی سے پناہ مانگنا	"	گدر اور تر کہجور کو ملا کر بہگونے سے ممانعت
۵۶۷	مظلوم کی بد دعا سے پناہ مانگنا	"	دشمن جاننے سے پناہ مانگنا	"	گدر اور خشک کہجور کو ملا کر بہگونا منع ہے
"	سفر سے لوٹنے کی وقت رنج سی پناہ مانگنا	"	گر پڑنے سے اور نکان گر کر دبنے سے پناہ مانگنا	"	کہجور اور انگور کا ملا کر بہگونے کی ممانعت
"	بری ہمسائی سے پناہ مانگنا	۵۷۲	اللہ کی غضب سے پناہ مانگنا	"	تر کہجور اور انگور کے ملانے کی ممانعت
"	لوگون کی بلوی سے پناہ مانگنا	"	قیامت کے روز جگہہ کی تنگی سے پناہ مانگنا	۵۷۷	گدر کہجور اور انگور کو ملانے کی ممانعت
"	دجال کے فتنی سے پناہ مانگنا	"	اوس دعا کی پناہ مانگنا جو نہ سنی جاوے	"	سبب کیا ہی جو دو چیزون کو ملا کر بہگونا منع ہوا
۵۶۸	جہنم کی عذاب سی اور دجال کے شر سے پناہ مانگنا	۵۷۳	اوس دعا سی پناہ مانگنا جو قبول نہو	"	صرف گدر کہجور کو بہگونے کی اجازت
"	آدمیون اور شیطان سی پناہ مانگنا	"	کتاب اشربون کے بیان ہین۔		
"	زندگی کے فتنی سے پناہ مانگنا	"	خمر کی حرمت کا بیان		
۵۶۹	موت کی فتنے سے پناہ مانگنا				
"	قبر کے عذاب سی پناہ مانگنا				
"	قبر کے فتنی سے پناہ مانگنا				

صفحہ	مطالب
٥٨٠	ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہی
٥٨١	مزر اور بتع کس شراب کو کہتی ہیں
٥٨٢	جس شراب کی بہت پینے سے نشہ ہو اسکا تہوڑا پینا بھی حرام ہی
〃	جو کی شراب کی ممانعت
٥٨٣	کن برتنون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا تہا
〃	ان برتنون کا بیان جن مین نبیذ بنانا منع ہے
〃	مٹے کے برتن مین نبیذ بنانے کی ممانعت
٥٨٤	سبز لاکہی برتن
〃	تونبے کی نبیذ سے ممانعت
〃	تونبی اور روغنی برتن کی نبیذ سے ممانعت
٥٨٥	کدو کی تونبی اور لاکہی اور چوبین برتن کی نبیذ پینے سے ممانعت
〃	تونبی اور لاکہی اور روغنی برتن کی نبیذ سے ممانعت

صفحہ	مطالب
〃	کدو کی تونبی اور چوبین باسن اور روغنی باسن اور لاکہی باسن کی نبیذ پینے سی ممانعت
٥٨٦	روغنی برتنون کا بیان
〃	ان برتنون سی ممانعت ضروری نہی نہ بطور تادیب کے
٥٨٧	ان برتنون کے معنی کے بیان مین
〃	کن برتنون مین نبیذ بنانا درست ہے
〃	مٹی کی برتن کی اجازت
〃	ہر ایک برتن کی اجازت
٥٨٩	شراب کیسی چیز ہی
〃	شراب پینی کی برائی
٥٩٠	شراب پینی والی کی نماز قبول نہین ہوتی
〃	شراب پینے سے کیا کیا گناہ ہوتے ہین
٥٩٢	شراب پینی والی کی توبہ کا بیان
〃	جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہین
〃	شراب پینی والی کو جلا وطن کرنا
٥٩٣	بیان ان حدیثون کا جن سے دلیل پکڑی ہی اوس شخص نے جو نشہ لانی شراب کو درست کہتا ہی

صفحہ	مطالب
٥٩٦	جو لوگ تہوڑی سی شراب کو درست کہتے ہین انکی دلیل
٥٩٨	بیان اس ذلت اور خرابی اور دکہہ کے عذاب کا جو اللہ تعالی نے نشہ پینی والی کے لیے تیار کیا ہی
〃	جس چیز مین شبہہ ہے اسکو چھوڑ دینا بہتر ہے
٥٩٩	جو شخص شراب بناوی اوسکے ہاتھ انگور بیچنا مکروہ ہے
〃	انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہی
〃	کون سی طلا پینا درست ہی
٦٠١	کون سا شیرہ پینا درست ہے
٦٠٢	بیان ان نبیذون کا جنکا پینا درست ہے اور جنکا پینا درست نہین
٦٠٣	ابراہیم پر راویون کا اختلاف
٦٠٤	کون سی شربت مباح ہے

تمت

5340

النصف الثانی
والربع الثالث من کتاب سنن
النسائی رح

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب الجهاد

کتاب جہاد کے بیان مین **ف** جہاد ایک بڑا رکن ہے اسلام کا جو ہجرت کے بعد مدینہ مین فرض ہوا اور جب سے جہاد شروع ہوا روز بروز اسلام کی عزت اور عظمت بڑہتی گئی یہانتک کہ دنیا کے اکثر ملکون مین اسلام پھیل گیا اور جب سے جہاد موقوف ہوا مسلمان ذلیل ہو گئے اور کفار غالب

باب وجوب الجهاد

جہاد فرض ہے عن ابن عباس قال لما اخرج النبي صلى الله عليه وسلم من مكة قال ابو بكر اخرجوا نبيهم انا لله وانا اليه راجعون ليهلكن فنزلت اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير فعرفت انه سيكون قتال قال ابن عباس فهي اول آية نزلت في القتال **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکالے گئے ابوبکر رض نے کہا ان لوگون نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا انا للہ وانا الیہ راجعون اب یہہ لوگ ضرور برباد ہونگے تب یہہ آیت اتری اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا اخیر تک یعنی اجازت دی گئی ان لوگون کو جن سے مشرک لڑتے ہین (لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے مسلمانون کو لڑائی کا حکم نہ تہا کافر انکو ستاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے آپ فرماتے صبر کرو ابہی خدا کا حکم مجہکو لڑنے کے لیئے نہین ہوا جب یہہ آیت اتری تو جہاد شروع ہوا جو تم سے لڑتے ہین تم بہی ان سے لڑو بدلا لو) اور اللہ انکی مدد کر سکتا ہے) ابوبکر رض نے کہا مین سمجہا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رض نے کہا تو یہہ آیت سب سے پہلے اتری جہاد مین **ف** جہاد کہتے ہین کافرون اور باغیون سے لڑنے کو دین کے لیے اور کبہی جہاد کے معنی یہہ بہی آتے ہین کہ اپنے نفس سے لڑے یا شیطان سے یا فاسقون سے نفس سے لڑائی یہہ کہ دین کی باتین

حق ہے اور برائیون سے اوسے روکے اور شیطان سے لڑائی یہ کہ اوسکے فریب مین نہ آوے شبہات اور شہوات
شیطانیہ کو دفع کرے اور فسقون سے لڑائی یہ کہ ہاتھ اور زبان اور قلم اور روپیہ سے اونکی اصلاح مین کوشش کرے
اور اونکو برے کامون سے باز رکھے عن ابن عباس ان عبد الرحمن بن عوف واصحابا له اتوا النبي
صلى الله عليه وسلم بمكة فقالوا يا رسول الله انا كنا في عز ونحن مشركون فلما آمنا
صرنا اذلة فقال اني امرت بالعفو فلا تقاتلوا فلما حولنا الله الى المدينة امرنا
بالقتال فكفوا فانزل الله عز وجل الم تر الى الذين قيل لهم كفوا ايديكم واقيموا
الصلوة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف اور اونکے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے جب آپ مکے مین تشریف رکھتے تھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس زمانے مین ہم مشرک تھے تو عزت مین تھے اور
جب سے ایمان لائے ذلیل ہو گئے آپنے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ معاف کرون لوگون کے خطاؤن کو تو مت لڑو
پہر جب ہمکو اللہ تعالی مدینہ مین لے گیا تو وہان حکم ہوا کافرون سے لڑنیکا اوس وقت بعضے لوگ لڑنے مین ہچکچائے
(یعنی لڑائی سے ڈرے) تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری الم تر الى الذين قيل لهم كفوا ايديكم
اخیر تک یعنی تو نے نہین دیکھا اون لوگون کو جن سے پہلے کہا گیا تہا روکے رہو اپنے ہاتھون کو اور نماز پڑہا کرو
ف اور زکوۃ دیا کرو (یعنی لڑنا ضرور نہین) پہر جب حکم ہوا اونہین لڑنے کا تو اون مین سے ایک گروہ لوگون
سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرتا ہے یا اوس سے زیادہ اور کہنے لگا اے پروردگار تو نے ہمپر لڑائی کیون فرض
کی ہمکو تہوڑی مدت تک جینے کیون نہ دیا کہدے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کا مزہ تہوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کے
لیے اور تم پر ظلم نہوگا رتی برابر۔ یعنی جب تک مسلمان مکے مین تہے اور کافرون سے تکلیف اوٹہاتے تو لڑائی کے
اجازت چاہتے پہر جب لڑائی کا حکم ہوا تو خوش ہونا تہا لیکن بعضے کچے دل کے لوگ گہبرانے لگے اور موت سے ڈرے
اور کافرون سے ایسا خوف کرنے لگے کہ اوتنا اللہ سے بہی نہ تہا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا انا نائم اتيت بمفاتيح خزائن الارض
فوضعت في يدي قال ابو هريرة فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتم تنتثلونها
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمے دیے گئے (یعنی قرآن اور حدیث
جنکے لفظ مختصر ہین اور معنی اون کے بہت ہین جامع اوسی عبارت کو کہتے ہین جسمین لفظ تہوڑے ہون پر مطلب بہت
ہو) اور مجہکو مدد ملی رعب (دہاک) سے (یعنی کافرون کے دلمین میری دہشت اللہ تعالی نے ڈالدی) اور مین سوتا
تہا تو زمین کے خزانون کی کنجیان لاکر میرے ہاتہ مین دی گئین ابو ہریرہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو گذر گئے لیکن تم اون خزانون کو نکال رہے ہو (مراد خزانون سے روم اور ایران اور مصر و شام کے خزانے تہے

جو اللہ تعالی نے مسلمانون کو عنایت فرمائی اور آپ کو خواب بین اللہ تعالی نے دکہا دیا تہا جب آپکی وفات ہو گئی تو اس خواب کی مطابق مسلمانون نے یہہ سب ملک فتح کیے اور دہان کے خزانے تصرف مین لائے عن ابی ہریرۃ

قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینما انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی قال ابو ہریرۃ رض فقد ذہب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونہا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہکو حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجہسے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب خدا کے اوپر ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑہا تو اوسکی جان محفوظ ہو گئی اور مال بہی محفوظ ہو گیا البتہ اگر کسی کا خون کرے گا تو اوسکے بدلے مارا جاویگا اور کسی کا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا پھر اگر اوس نے ظاہر مین کلمہ پڑہا ہے اور دلمین اوس کے یقین نہین تو خدا اوس سے سمجہیگا دلون کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہین عن ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر رضی اللہ عنہ وکفر من کفر من العرب قال عمر رض یا ابا بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ قال ابو بکر رضی اللہ عنہ واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا فواللہ ما ہو الا ان رایت اللہ عز وجل قد شرح صدر ابی بکر للقتال وعرفت انہ الحق ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعضے لوگ کافر ہو گئے جنکو کافر ہونا تہا حضرت عمر رض نے کہا ای ابو بکر تم کسطرح لڑو گے ان لوگون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یون فرمایا مجہکو حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کے مقابلے (یعنی قصاص یا حد مین) اور اوس کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ پر ہے کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مین بیشک لڑون گا اوس سے جو تفرقہ ڈالے نماز اور زکوٰۃ مین اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا تعالی کی یہہ لوگ اگر ندینگے بکری کا بچہ جو دیا کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مین ضرور لڑونگا اون سے اس بات پر کہا حضرت عمر رضی اللہ

نے قسم ہے اللہ کی نہین ہے یہہ امر میری نظر مین مگر اس لیئے کہ کہول دیا اللہ بزرگی اور عزت والے نے سینہ ابو بکر کا رض
لڑائی کرنیکے واسطے اور مین بہی سمجہا کہ حق یون ہی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوئے کہ شرع شریف نے
جان اور مال پر جو حق لگا دیے ہین اگر کوئی شخص ان حقوق کو ادا نکرے تو اوسکو سزا دینا ضرور ہے **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ
مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ
مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ
الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ **ترجمہ** اس حدیث کا بہی وہی ہے جو اوپر گذرا
عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا اجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ رض يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ شَرَحَ
صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قصد کیا حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے اون لوگون سے لڑائی کے لیئے تب کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابو بکر کیسے لڑتے ہو ان لوگون
سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مجہکو حکم ہوا ہے لوگون سے لڑائی کا یہانتک کہ کہین وے
لا الٰہ الا اللہ پہر جب اونہون نے کلمہ کہا تو بچا لیا خون اور مال کو اپنے مجہسے **ف** یعنی دین محمدی مین کلمہ گو
کو مارنا اور اوسکا مال لینا حرام ہے **ت** مگر حق کا بچاؤ نہین **ف** یعنی اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا
یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اسیطرح حد زنا وغیرہ مین رعایت نکرین گے **ت** کہا ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے مین ضرور مارونگا اوس شخص کو جو فرق کریگا نماز مین اور زکوٰۃ مین قسم خدا تعالےٰ کی اگر
نہ دیوینگے یہہ لوگ مجہکو وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مارونگا اونکو بابت
کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہین ہے یہہ امر میری نظر مین مگر یہہ کہ کہول دیا ہے اللہ بزرگی اور عزت والے
نے سینہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اون سے لڑنے کے لیئے اور مین بہی سمجہا کہ حق یون ہی ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

لما توفی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ارتدت العرب قال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل العرب فقال
ابو بکر رضی اللّٰہ عنہ انما قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا
ان لا الہ الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ واللّٰہ لو منعونی عناقا
مما کانوا یعطون رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لقاتلتھم علیہ قال عمر رضی اللّٰہ عنہ فلما
رأیت رای ابی بکر قد شرح علمت انہ الحق **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وفات
پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر گئے عرب کے لوگ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے مارتے ہو عرب کو پھر جواب دیا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک
کہ گواہی دیوین اس بات کی نہین کوئی معبود برحق اللہ کے سوا اور اس بات کی کہ مین رسول ہون اللہ تعالی کا اور پڑہین
نماز اور دیوین زکوۃ اللہ کی قسم اگر یہہ لوگ نہ دیوینگے وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ضرور
مارونگا مین انکو اوسپر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا مین نے راے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدا کی طرف سے ہے مین نے بہی
جانا کہ حق اوسیطرح ہے **ف** مطلب اس حدیث کا اور جو حدیث اوپر گذری ایک ہی ہے لیکن راوی ضعیف ہونیکے
سبب سے کچھ فرق ہو گیا ہے لفظون مین امام نسائی نے کہا عمران القطان اس روایت مین قوی نہین اور یہہ روایت
خطا ہے اور اس سے پہلے کی ٹھیک ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال امرت ان
اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللّٰہ فمن قالھا فقد عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ و
حسابہ علی اللّٰہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین
لوگون سے یہانتک کہ کہین کلمہ پھر جسنے کلمہ کہا اوسنے بچا لیا اپنا جان اور مال لیکن حق اوس جان اور مال کا
لیا جاویگا اور حساب اوسکا اللہ تعالی کے ذمے پر ہے **عن** انس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال جاھدوا
المشرکین باموالکم وایدیکم والسنتکم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد
کرو مشرکون سے مال اور ہاتھ اور زبان سے **ف** زبان کا جہاد یہہ کہ قائم کرنا دلیلونکا اپنے مذہب کی اور رد
کرنا مذہب مشرکین کا اور اپنی بڑائی کرنی لڑائی کے وقت اور ہجو کرنی کافرون کی اور اسی قسم کی باتین جن مین
دین کا بول بالا ہو اور کفر اور شرک کی ذلت

التشدید فی ترک الجہاد

جہاد کے چھوڑنیکی
سختی اور شدت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو
ولم یحدث نفسہ بغزو مات علی شعبۃ نفاق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو مرگیا اسطرح کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنے کی نیت کی تو وہ منافقون کے
وتیرے پر مرا **ف** یعنی جو سچا مسلمان ہوگا دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا اور اگر سامان

ف عمران القطان

ہوگا تو دلمین البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دلمین بہی کبہی جہاد کا خیال نکرے گا معلوم ہوا کہ منافقون کی طرح
اوسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہین اور دلمین قصد ہونیکی یہہ نشان ہے کہ جہاد کے اسباب جیسے ہتہیار بنوانا یا مول لینا اور گہوڑے کی سواری
سیکہنا اور جو کام ضرورین ہون تیار کرنا **الرخصة فی التخلف عن السرية** لشکر کے ساتہ نجانے کی رخصت **عن ابی ہریرۃ** قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المؤمنین لا تطیب
انفسهم ان يتخلفوا عنی ولا اجد ما احملهم علیه ما تخلفت عن سرية تغزو فی سبیل الله
عز وجل والذی نفسی بیده لوددت انی اقتل فی سبیل الله ثم احیی ثم اقتل ثم
احیی ثم اقتل **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اگر ہوتی یہہ بات کہ بعضی ایمان والون کو خوش نہین لگتا مجہسے پیچہے رہنا اور مین
نہین پاتا وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نچہوڑتا مین ساتہہ کسی لشکر کا اور قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتہہ مین
میری جان ہے مجہے بہت بہلا معلوم ہوتا ہے یہہ کہ مین مارا جاؤن اللہ کی راہ مین اور پہر جلایا جاؤن پہر
مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن **ف** سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین
جسمین نو سپاہی سے زیادہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتہہ تشریف نلے گئے ہون آپکے دل مین
کمال خواہش تہی ہر ایک لڑائی مین شریک ہونے کی لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب
صحابہ ساتہہ نجا سکتے تہے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی رک جاتے تہے اور آپکو بدون صحابہ
کے جانا اسواسطے پسند نہ تہا کہ نجانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اور اونکو آپکا ساتہہ چہوڑنا ناگوار
گذرتا اور سب کو لیجانا سواریون کی کمی سے ممکن نہ تہا اس حدیث سے جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت معلوم
ہوئی **باب فضل المجاهدين على القاعدين** باب بیان مین اسبات کے کہ جہاد
کرنیوالون کے برابر نہین ہوسکتے گہر بیٹہ رہنے والے **عن زید بن ثابت** ان رسول الله صلى الله
علیه وسلم انزل علیه لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل الله
فجاء ابن ام مکتوم وهو یملها علی فقال یا رسول الله لو استطیع الجهاد لجاهدت فانزل
الله عز وجل وفخذه علی فخذی فثقلت علی حتی ظننت ان ترض فخذی ثم سری
عنه غیر اولی الضرر **ترجمہ** زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہہ
آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل الله یعنی برابر نہین بیٹہنے والے
مسلمان اور لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اتنے مین ابن ام مکتوم بہی آگئے (نام ہے صحابی کا) اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوسوقت مجہکو پڑہکر سنا رہے تہے پہر عرض کیا ابن ام مکتوم نے یا رسول اللہ اگر ممکن ہوتا مجہسے جہاد تو بیشک مین

مجاہد ہوتا پھر اتارا اللہ عزت اور بزرگی والے نے غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ یعنی جنکو بدن کا نقصان نہیں ہے ف بدن کے نقصان والے یعنی اندھے لولے اپاہج جہاد کے حکم سے معاف ہیں باقی لوگوں میں لڑنیوالوں کو بڑے درجے ہیں کہ بیٹھنے والوں کو نہیں اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں یعنے بعضے جہاد کرتے رہیں تو نہ کرنیوالے معاف ہیں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار ہیں ف اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہہ پہلی آیت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تھی پھر بوجھ پڑا ایسا تاکہ میں سمجھا ٹوٹ جاویگی ران میری پھر موقوف ہو گئی وہ حالت وحی کے سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ زید کو بہت معلوم ہوا امام نسائی کی اس روایت کی اسناد میں عبد الرحمن بن اسحاق ہے وہ کچھ برا نہیں

عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املی علیہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ قال فجاءہ ابن ام مکتوم وہو یملہا علی فقال یا رسول اللہ لو استطیع الجہاد لجاہدت وکان رجلا اعمی فانزل اللہ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وفخذہ علی فخذی حتی ہممت ترض فخذی ثم سری عنہ فانزل اللہ عز وجل غیر اولی الضرر

ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھی یہہ آیت اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنیوالے اللہ کی راہ میں اتنے میں آئے ابن ام مکتوم اور آپ مجھکو لکھا رہے تھے پھر ابن ام مکتوم بولے یا رسول اللہ اگر میں قدرت رکھتا تو میں بھی جہاد کرتا اور تھے ابن ام مکتوم اندھے پھر اتاری یہہ آیت اللہ تعالی نے اپنے رسول پر غیر اولی الضرر یعنی جنکے بدن میں نقصان ہے جہاد کا حکم اونپر نہیں ہے اور جس وقت یہہ آیت اتری اوس وقت آپکی ران مبارک میری ران پر تھی میں سمجھا کہ چورا ہو جاویگی میری ران پھر موقوف ہو گئی وحی

عن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر کلمۃ معناہا قال ائتونی بالکتف واللوح فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وعمرو بن ام مکتوم خلفہ فقال ہل لی من رخصۃ فنزلت غیر اولی الضرر

ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ ہڈی جسپر لکھتے تھے آپنے لکھوایا لا یستوی القاعدون من المؤمنین ابن ام مکتوم آپکے پیچھے بیٹھے تھے انہوں نے کہا میرے لیے رخصت ہے تب یہہ اترا غیر اولی الضرر

عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین جاء ابن ام مکتوم وکان اعمی فقال یا رسول اللہ فکیف فی وانا اعمی فما برح حتی نزلت غیر اولی الضرر

ترجمہ براء سے روایت ہے جب یہہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین یعنی جہاد کرنیوالے اور گھر میں بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے تو ابن ام مکتوم آئے اور کہنے لگے پھر میرے باب میں کیا حکم ہے میں تو اندھا معذور ہوں نہ ٹھیرے یہہ

نہ گذری تھی کہ یہہ اُوترا غیر اُولی الضرر (یعنی معذور اس حکم سے معاف ہین) الرُّخصۃُ فِی التَّخلُّفِ لِمَن لَّہُ وَالِدَانِ
اجازت ہے گھر مین رہجانیکی اوسکو جسکی ماں باپ زندہ ہون عن عبداللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یستأذنہ فی الجہاد فقال احیّ والداک قال نعم قال ففیہما فجاہد ترجمہ
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس درخواست کی جہاد مین جانیکی
ں آپنے پوچھا کہ تیرے ماں باپ زندہ ہین عرض کیا اوسنے کہ ہاں آپنے فرمایا تو اونہی دونون مین جہاد کر ف
یعنی تو کوشش کر ماں باپ کی خدمت مین تیرے لیے یہی جہاد ہے الرُّخصۃُ فِی التَّخلُّفِ لِمَن لَّہُ وَالِدَۃٌ جسکی
ماں زندہ ہو اوسکو گھر مین رہنے کی اجازت دینے کا بیان عن معاویۃ بن جاہمۃ السلمی ان جاہمۃ جاء الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اردت ان اغزو وقد جئت استشیرک فقال ہل
لک من ام قال نعم قال فالزمہا فان الجنۃ تحت رجلیہا ترجمہ معاویہ بن جاہمہ رض سے روایت ہے کہ آئے جاہمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول مین چاہتا ہون کہ جہاد کرون اور آیا ہون کہ آپ سے مشورہ لون آپنے فرمایا
کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا کہ ہاں آپنے فرمایا کہ تو اوسی کے ساتھ رہا کر اسلیے کہ جنت اوسکے پاؤن کے نیچے ہے
ف اکثر علماء اسطرف گئے ہین کہ ماں باپ مسلمان ہون اور لڑکے کو جہاد مین جانے سے منع کرین تو اوسکو جانا
حرام ہے اسلیے کہ اونکی فرمانبرداری فرض عین ہے **باب من یجاہد فی سبیل اللہ
بنفسہ ومالہ** باب بیان مین اوسکے جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین جان اور مال سے عن ابی سعید
الخدری ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الناس افضل قال
من یجاہد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من یا رسول اللہ قال ثم مؤمن فی شعب من الشعاب
یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا یا رسول اللہ سب لوگون مین بہتر کون ہے آپ نے فرمایا جو کوئی جہاد کرے جان اور مال سے اللہ تعالی
کی راہ مین اور کہا پھر کون یا رسول اللہ آپنے فرمایا پھر وہ ایماندار جو رہتا ہو کسی گھاٹیون مین پہاڑون کی اور ڈرتا ہو
اللہ تعالی سے اور دور رہین لوگ شرارت سے اوسکے (یعنی اوس سے کسی کو نقصان نہ پہونچے **باب من عمل
فی سبیل اللہ علی قدمہ** اللہ تعالی کی راہ مین پیادہ جانیوالیکا بیان عن ابی سعید
الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام تبوک یخطب الناس وہو مسند ظہرہ
الی راحلتہ فقال الا اخبرکم بخیر الناس وشر الناس ان من خیر الناس رجلا عمل فی سبیل اللہ
علی ظہر فرسہ او علی ظہر بعیرہ او علی قدمہ حتی یأتیہ الموت وان من شر الناس رجلا
فاجرا یقرأ کتاب اللہ لا یرعوی الی شیء منہ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال تبوک کی

لڑائی ہوئی اوس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائی ہوئی لوگون کو خطبہ سنا رہے تھے پہر
فرمایا سنو مین خبر دیتا ہون تمکو بہلے آدمی کی اور بُرے آدمی کی بہتر اور بہلا آدمی لوگون مین وہ شخص ہے جس نے کام کیا
اللہ تعالی کی راہ مین اپنے گہوڑے کی پیٹھ پر یا اونٹ پر سوار ہو کر یا اپنے پاؤن سے چلکر یہانتک کہ لیا اوسکو موت
نے یعنی مر گیا اسی کام مین اور سب سے بدتر اور شریر وہ شخص ہے جو بدکار کہ پڑہتا ہے کتاب اللہ کی اور نہین خیال کرتا
کسی چیز کو اوس کتاب کے مضمون مین سے **ف** تبوک نام ہے ایک جگہہ کا جو بیچ مین مدینے اور شام کے ہے اور پہنچے
سے وہانتک چودہ مرحلہ مین نہین خیال کرتا اوسکے مضمون کی طرف یعنے قرآن کے پڑہنے سے کچہہ فائدہ نہین
اوٹہاتا نہ باز آتا ہے بُرائی سے فقط لفظون کو رٹتا ہے اوس سے کیا فائدہ **عن** ابی ہریرۃ قال لا یلج
احد من خشیۃ اللہ فتطعمہ النار حتی یرد اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ و دخان
جہنم فی منخری مسلم ابدا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے ڈر سے رونیوالے کو جہنم کا لقمہ ہونا
ایسا محال ہے جیسا لوٹنا دودہ کا چہاتیون مین **ف** یعنی جیسا دودہ باہر آکر پہر جانا اوسکا چہاتیون کے اندر محال
ہے اسی طرح اللہ کے ڈر سے رونیوالے کا آگ مین جانا ممکن نہین **ف** اور نہ جمع ہوگا غبار خدا کے رستے کا اور
دہنوان جہنم کا نتھنون مین مسلمان کے ہرگز یعنی جو شخص اللہ کی راہ مین جہاد کو نکلیگا پہر اوسکے ناک مین راہ
کا غبار جاویگا تو وہ جہنم مین نہین جاویگا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ تعالی حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار
فی سبیل اللہ و دخان نار جہنم **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ داخل ہوگا اللہ تعالی کے ڈر سے رونیوالا دوزخ مین یہانتک کہ لوٹے دودہ چہاتیون مین اور نہ اکٹہا ہوگا
غبار خدا کی راہ کا اور دہنوان دوزخ کا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یجتمعان فی النار مسلم قتل کافرا ثم سدد و قارب ولا یجتمعان فی جوف مؤمن
غبار فی سبیل اللہ و فیح جہنم ولا یجتمعان فی قلب عبد الایمان والحسد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جاویگا مسلمان دوزخ مین جسنے مارا ہو کافر کو پہر میانہ روی کی یعنی درست
رہا ہو قول اور فعل مین اور غبار اللہ کی راہ کا اور بہاپ دوزخ کی جمع نہین ہو سکتی دونو مسلمان کے پیٹ مین اور
حسد اور ایمان ایک جگہ مین جمع نہین ہو سکتی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ و دخان جہنم فی جوف عبد ابدا ولا یجتمع الشح والایمان فی
قلب عبد ابدا **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دہوان
دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبہی اکٹہے نہونگے بخل اور ایمان ایک شخص کے دل مین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی وجہ رجل
ابدا ولا یجتمع الشح والایمان فی قلب عبد ابدا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہو گا جمع غبار جہاد کا اور دہواں دوزخ کا منہ پر کسی آدمی کے اور نہیں رہ سکتی بخل
اور ایمان ہرگز ایک دلمین جمع ہوکر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع
غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی جوف عبد ولا یجتمع الشح والایمان فی جوف عبد ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غبار جہاد کا اور دہواں دوزخ کا نہ جمع ہونگے آدمی
کے اندر اسیطرح بخل اور ایمان کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ عز وجل ودخان جہنم فی منخری مسلم ابدا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دہواں دوزخ
کا نتھنوں میں کسی مسلمان کے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی منخری مسلم ولا یجتمع شح وایمان فی قلب
رجل مسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور
دہواں دوزخ کا ناک میں مسلمان کے اور نہیں جمع رہتے انسان کے دلمین بخل اور ایمان عن ابی ہریرۃ
یقول لا یجمع اللہ عز وجل غبارا فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی جوف امرئ مسلم
ولا یجمع اللہ فی قلب امرئ مسلم الایمان باللہ والشح جمیعا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
تھے اللہ عز وجل نہ جمع کریگا غبار کو جہاد کے اور دہوئیں کو دوزخ کے اندر مسلمان کے اور جس مسلمان کو ایمان ہے
اللہ پر نہیں دیتا اللہ اوسکے دل میں بخل ف غبار اور دہواں جمع نہونا اشارہ ہے اس بات کا کہ جہاد میں
جسنے ذرا سی تکلیف اوٹھائی ہوگی اوسکو اللہ بزرگی اور عزت والا دوزخ میں نجانے دیگا حسد اور بخل ایمان
کے ساتھ جمع نہیں ہوتے یعنی حسد کرنیوالا اور بخیل ایماندار نہیں ہوسکتا

ثواب من اغبرت قدماه فی سبیل اللہ جسکے قدموں پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ میں اوسکے ثواب کا بیان

عن ابی عبس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغبرت قدماه فی
سبیل اللہ فہو حرام علی النار ترجمہ ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسکے پاؤں پر دہول پڑی ہو جہاد کی حرام ہوگیا وہ دوزخ پر

ثواب عین سہرت فی سبیل اللہ جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ میں اوسکے ثواب کا بیان

عن ابی ریحانۃ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حرمت علی النار عین سہرت فی سبیل اللہ

ترجمہ ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حرام ہین دوزخ پر وہ آنکھین جو جگین
اللہ کی راہ مین **فضل غدوة في سبيل الله** اللہ تعالی کی راہ مین صبحکو جانے کی
خوبی کا بیان عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ مین جانا ایکبار صبح یا شام کو بہتر ہے ساری دنیا اور دنیا کی چیزون سے **باب
فضل الروحة في سبيل الله** اللہ تعالی کی راہ مین شام کو جانیکے ثواب اور خوبی کا
بیان عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ ترجمہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار صبح کو یا شام کو جانا اللہ تعالی کی راہ مین بہتر ہے تمام ان
چیزون سے جنپر آفتاب نکلا یا ڈوبا **ف** یعنی تمام دنیا سے آخرت کا ثواب بڑھ کر ہے اسواسطے کہ دنیا فانی ہے
اور آخرت ہمیشہ اور باقی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ
حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي
يُرِيدُ الْأَدَاءَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون
کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات مقدس پر لازم کیا ہے اول تو جہاد کرنیوالا اللہ تعالی کی راہ مین دوسرے نکاح
کرنیوالا گناہ سے بچنے کے لیے اور تیسرے مکاتب جسکی نیت ادا کرنیکی ہو **ف** مکاتب وہ غلام ہے جسے مولا یہہ کہے کہ اگر
تو اتنا مال مجہکو اتنی مدت مین ادا کردے تو تو آزاد ہے جسقدر مال عوض مین آزادی کے ٹہرے اوسکو بدل
کتابت کہتے ہین **باب الغزاة وفد الله تعالى** باب بیان مین اس بات کی کہ جہاد
کرنیوالے مقرب ہین اللہ کے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ
ثَلَاثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وفد اللہ کے تین ہین مجاہد
اور حاجی اور عمرہ لانیوالا **ف** وفد کے معنی ایلچیون کے ہین لیکن اسجگہہ مراد مقرب ہین یعنی ان تینون
شخصون کا خدا کی جناب مین بہت بڑا رتبہ ہے **باب ما تكفل الله لمن جاهد
في سبيله** باب بیان مین اس بات کے کہ کس چیز کا ضامن ہوتا ہے اللہ تعالی مجاہد کے لیے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي
سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّ
إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ضامن ہے اوس شخص کا جو جہاد کرے اوسکی راہ میں اور نکلے گھر سے مگر
جہاد کی نیت سے اور اللہ کی کلام کو سچا جانکر اسبات کا کہ داخل کریگا اوسکو جنت میں یا پھیر لائیگا اوسکو اوسکے گھر
میں جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول انتدب اللہ لمن یخرج فی سبیل اللہ لا یخرجہ الا الایمان بی والجہاد
فی سبیلی انہ ضامن حتی ادخلہ الجنۃ بایھما کان اما بقتل او وفاۃ او اردہ
الی مسکنہ الذی یخرج منہ نال ما نال من اجر او غنیمۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جوابدہی کرتا ہے اللہ اوسکی جو نکلے راہ میں خدا کے اور سوا ایمان کے لیکر
خالص جہاد کی نیت سے اللہ ضامن ہے اوسکا کہ پہونچاوے اوسکو جنت میں بعد مرجانے یا مرجانیکے
یا پھیر لاوے اوسکو اوسکے گھر جہاں سے گیا تھا ثواب یا مال لیکر **ف** گھر سے نکلتے ہی مجاہد کا اللہ نگہبان
ہے اور دونوں طرح اسکے بھلا کرتا ہے جیسا ایمان لیکر نکلتا ہے اوسکے ساتھ مال دنیا کا اور ثواب آخرت کا
لیکر پھرتا ہے یا جنت میں جاتا ہے جسکی تمنا تمام انبیا اور اولیا کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت میں داخل ہونا ہے
عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل المجاھد فی
سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یجاھد فی سبیلہ کمثل الصائم القائم وتکفل اللہ
للمجاھد فی سبیلہ ان یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یرجعہ سالما بما نال من اجر او غنیمۃ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اوسکی راہ میں جہاد کرے
اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن بھر روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون
شخص جہاد کرتا ہے اوسکی راہ میں اور جو اوسکی راہ میں جہاد کرتا ہے اوسکے لیے ضامن ہے اسبات کا اگر مرجاوے
تو پہنچاوے اوسکو جنت میں یا پھیر لاوے اوسکو سلامتی کے ساتھ ثواب اور لوٹ کے مال کے ساتھ

باب ثواب السریۃ التی تخفق

یہ باب ہے بیان میں اون غازیوں کے جنکو جہاد میں لوٹ کا مال نہ ہاتھ لگے

عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من غازیۃ
تغزو فی سبیل اللہ فیصیبون غنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرھم من الاخرۃ ویبقی لھم
الثلث فان لم یصیبوا غنیمۃ تم لھم اجرھم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ جہاد کرتے ہیں اللہ تعالی کی راہ میں اور غنیمت میں لوٹ کا مال تو
اونہوں نے آخرت کے ثواب کی دو تہائیاں دنیا میں لیلیں اور باقی رہی اونکے لیے ایک تہائی اگر نہ پائی
لوٹ تو پورا رہا حصہ اونکا **ف** یعنی ان غازیوں کو جنکو مال بھی ہاتھ آوے دو فائدے ہیں تندرست بچنا

ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور جنکو مال نملی یا شہید ہو تو دنیا مین کچھہ فائدہ نہین اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس حدیث قدسی مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے بندون مین سے جاوے جہاد کرنیکو میری خوشنودی کے لیے مین ضامن ہوجاتا ہون اوسکے واسطے اسبات کا کہ لوٹا دون اوسکو ثواب یا مال غنیمت کا دیکر اور اگر قبض کرون اوسکی جان تو بخشون گا اوسکو اور رحمت کرون گا اوسپر **ف** حدیث قدسی اوسکو کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماوین کہ خدا عز وجل نے ایسا فرمایا ہے قرآن اور حدیث قدسی مین یہہ فرق ہے کہ قرآن کا لفظ اور مضمون دونون خدا تعالی کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا تعالی کا اور لفظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خدا تعالی نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے

بَابُ مَثَلِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرنیوالون کے مثال کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ سے ڈرنیوالا قیام اور رکوع اور سجدہ مین ہو

بَابُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

یہہ باب بیان مین اسبات کے ہے کہ کون سا عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا فَتَقُومُ لَا تَفْتُرُ وَتَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا فرمایئے مجھکو کوئی کام جو برابر ہو جہاد کے آپنے فرمایا مین نہین پاتا ایسا کوئی کام پھر فرمایا اوس آدمی سے کیا تو کرسکتا ہے یہہ کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو داخل ہو مسجد مین پھر کھڑا ہووے تو نماز کے لیے اور کھڑا رہے تو ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور رکھے تو روزہ

اور نہ افطار کرے اوسکو کبھی کہا اوس آدمی نے کون کرسکتا ہے عن ابی ذر انه سأل نبي الله
صلى الله عليه وسلم اي العمل خير قال ايمان بالله قال ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله
عز وجل ترجمہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا
کام بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا اللہ پر ایمان لانا کہا کہ پھر کون سا یا رسول اللہ فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کے راہ
مین عن ابی هريرة قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل
قال ايمان بالله قال ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله قال ثم ماذا قال حج مبرور
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر
ہے یا رسول اللہ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالی پر کہا اوس نے پھر کونسا فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالے کے راہ مین
کہا پھر کونسا فرمایا حج کرنا حج مبرور یعنی جو مقبول ہو خدا کی جناب مین ف حج مقبول مردود ہونا اللہ تعالی
کو خوب معلوم ہے لیکن بعد حج کے جسکا دل دنیا سے بیزار ہوا اور عاقبت کی خوبی کا طلبگار تو علامت حج کے مقبول
ہونیکی ہے اور جو لوگ حج سے اکثر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہین یہہ علامت حج کے مردودیت کی
ہے درجة المجاهدين في سبيل الله عز وجل عن ابی سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال يا ابا سعيد من رضي بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا وجبت له الجنة
قال فعجب لها ابو سعيد قال اعدها علي يا رسول الله ففعل ثم قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرى يرفع بها العبد مائة درجة في الجنة ما بين كل درجتين كما بين
السماء والارض قال وما هي يا رسول الله قال الجهاد في سبيل الله الجهاد في سبيل الله
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو سعید جو راضی ہو گیا خدا کی
مالکی پر ف خدا تعالی کے رب اور مالک ہونے پر راضی ہونا یہہ ہے کہ جو کچھ قضا کرے اوس شخص کے لیے اوس سے
تنگ نہو اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع مین جائز ہو ت اور اسلام کے دین پر ف اسلام کے دین پر
راضی ہو یہہ کہ سوا اسلام کے طریقے کے اور کوئی طریقہ شادی غمی مین یا کھانے پینے وغیرہ مین خوش نہ آوے ت
و محمد کی پیغمبری پر ف محمد کی نبوت پر وہی راضی ہوگا جو اونکے امر و نہی کو سب پر مقدم کریگا ت ایسا شخص
بہشت کے لائق ہو گیا کہا آپ نے اچھی معلوم ہوئے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہہ کلمے عرض کیا پھر فرمایے یا رسول اللہ
آپنے پھر فرمایا پھر آپنے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اور
ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابو سعید رض نے کہا یا رسول اللہ
وہ کونسی عبادت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا

ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے عن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقام الصلوٰۃ وآتی الزکوٰۃ ومات لا یشرک باللہ
شیئا کان حقا علی اللہ عز وجل ان یغفر لہ ھاجر او مات فی مولدہ فقلنا یا رسول اللہ
الا نخبر بھا الناس فیستبشروا بھا فقال ان للجنۃ مائۃ درجۃ بین کل درجتین
کما بین السماء والارض اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ ولولا ان اشق علی المؤمنین
ولا اجد ما احملھم علیہ ولا تطیب انفسھم ان یتخلفوا بعدی ما قعدت خلف سریۃ
ولوددت انی اقتل ثم احیی ثم اقتل ترجمہ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے ادا کی نماز اور دی زکوٰۃ اور خدا کے ساتھہ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہوا مرجاوے تو اللہ تعالی بخشیگا اوسکو ہجرت کی ہو اوسنے یا مرگیا وہین جہان پیدا ہوا تہا صحابہ نے یہہ سُنکر عرض کیا یا رسول اللہ اس بشارت سے ہم خوش کردین لوگون کو آپنے فرمایا بہشت کے سو درجے ہین اور ہر درجے مین اتنا فرق ہے جتنا فاصلہ ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور یہہ درجے اونکے واسطے تیار کیے ہین جو جہاد کرتے ہین اوسکے راہ مین اور اگر مین مشکل نہ سمجھتا مسلمانون پر اور دقت ہوتی اس بات کی کہ نہین پاتا ہون وہ چیز جس پر سوار کرون اونکو اور پہر ساتھہ چہوٹ جانے سے ان لوگون کو ناخوشی بھی ہوتی تو مین نہ چہوڑتا ہمراہی کسی ادنی لشکر کے اور مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ مارا جاؤن اور پہر جلایا جاؤن اور پہر مارا جاؤن

ف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال دلی خواہش تہی کہ ہر لڑائی مین جاوین چہوٹی ہو یا بڑی لیکن ابتدائے اسلام مین بے ہمابی اور قلت سواری سے سب صحاب ساتھہ نجا سکتے تہے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی رک جاتے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ تہا کہ نجانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت کا بیان ہے

ما لمن اسلم وھاجر وجاھد

جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اوسکے ثواب کا بیان

عن فضالۃ بن عبید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انا زعیم والزعیم الحمیل لمن امن بی واسلم وھاجر ببیت فی ربض الجنۃ وببیت فی وسط الجنۃ وانا
زعیم لمن امن بی واسلم وجاھد فی سبیل اللہ ببیت فی ربض الجنۃ وببیت فی وسط
الجنۃ وببیت فی اعلی غرف الجنۃ من فعل ذلک فلم یدع للخیر مطلبا ولا
من الشر مھربا یموت حیث شاء ان یموت ترجمہ فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مین زعیم ہون یعنی ضامن ہون جو شخص میرے اوپر ایمان لاوے اور

اطاعت کرے اور ہجرت کرے اوسکو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک اندر بیچمین اور مین ضامن ہون جو شخص ایمان لاوے میرے اوپر اور اطاعت کرے اور جہاد کرے اللہ کی راہ مین اوسکو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک جنت کے اندر بیچمین اور ایک جنت کے اوپر سے اوپر درجون مین جس نے یہہ کام کیے (یعنی ایمان اور ہجرت اور جہاد) اوس نے نیکی کی کوئی بات نچہوڑی اور برائی سے بالکل دور رہا (یعنی اسقدر اوسکے لیے کافی ہے

عَنْ سَبْرَةَ بْنِ اَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهٖ فَقَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ وَدِيْنَ اٰبَائِكَ فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهٗ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بیٹہتا ہے رستون پر انسان کے پہر روکتا ہے اوسکو رستے سے اسلام کے اور کہتا ہے اوسکو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چہوڑتا ہے اپنے دین کو اور اپنے باپ دادون کے دین کو پہر نہین سنتا آدمی اوسکی بات اور مسلمان ہوجاتا ہے اور روکتا ہے اوسکو ہجرت کے رستے سے کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چہوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو ف زمین سے مراد وطن ہے اور آسمان سے مراد وہ ہے جسکے نیچے اپنے وطن مین رہتا ہے یا زمین سے مراد گہر ہے اور آسمان سے مراد اوسکے چہت ہے ف اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گہوڑا اپنے لم ڈور مین ف گہوڑا لم ڈور مین یعنے رسی مین جیسے گہوڑے کو باندہ کر چرنے چہوڑتے ہین وہ اپنی جگہہ سے کہین جا نہین سکتا اسیطرح مہاجر بہی اپنی ہجرت گاہ چہوڑ کر نہین جاسکتا کیونکہ ہجرت گاہ کو چہوڑنا شرع مین جائز نہین لیکن بضرورت کسی جگہہ جانا جائز ہے ف پہر انکار کرتا ہے اوسکی بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے ف یعنی شیطانی وسواس کو ٹہوک دیتا ہے اور اللہ کے بہروسے پر نکل کہڑا ہوتا ہے ف پہر روکتا ہے اوسکو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لیے اب تو لڑیگا اور مارا جاویگا پہر نکاح کردین گے لوگ تیری جورو کا اور بانٹ لینگے تیرا مال پہر نہین سنتا انسان اوسکی بات اور جہاد کرتا ہے اور اوسکے بعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کیے یہہ کام حق ہے اللہ پر کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین اگر وہ مارا جاوے یا اگر گرا دے اوسکو اوسکی سواری یا مرجاوے ڈوب کر تو بہی حق ہے اللہ پر کہ لیجاوے اوسکو بہشت مین ف شیطان کے پہندون سے بچنا

نہین ہو سکتا مگر اللہ کے فضل سے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ لوگ بیشک جنتی ہین اور اللہ نے ایسے ہی لوگون کے لیے جنت بنائی ہے **بَابُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ** باب ہے بیان مین اوس شخص کے جو جوڑا دے اللہ کی راہ مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عَلَى الَّذِي يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین (یعنی دو چیزون کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جاویگا بہشت مین یون کہکر کہ اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے پھر جو کوئی ہوگا نمازی پکارین گے اوسکو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاہد پکارینگے اوس کو جہاد والے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنیوالا پکارین گے اوسکو خیرات کے دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکارینگے اوسکو ریان کے دروازے سے ریان اوس دروازے کا نام ہے جسمین سے روزہ دار جنت مین جاوینگے ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اوس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جاوے سب دروازون سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپنے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہوگے **ف** یعنی سب دروازون سے بلائے جاؤگے اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا** بیان اوس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرنیکے لیے **عَنْ** اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا کہ لوگ لڑتے ہین اسلیے کہ انکا ذکر اور چرچا ہوتا رہے اور بعضے لوگ لڑتے ہین اسلیے کہ انکو لوٹ ملے اور کچھ لوگ جہاد کرتے ہین اسواسطے کہ اپنی فوقیت جتاوین لوگون مین پھر ایسا کون ہے جو خدا کے راہ مین لڑتا ہو آپنے فرمایا جو شخص لڑے اسبات کے لیے کہ بول بالا ہو اللہ کا تو وہ آدمی خدا کی راہ کا مجاہد ہے اور خدا کے واسطے لڑتا اسی کو کہتے ہین **مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيْءٌ** بیان اس

آدمی کا جو لڑے بہادر کہلانے کو عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
يقول أول الناس يقضى لهم يوم القيامة ثلاثة رجل استشهد فأتي به فعرفه
نعمته فعرفها قال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك
قاتلت ليقال فلان جريء فقد قيل ثم أمر به فسحب على وجهه حتى ألقي في النار
ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن فأتي به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت
فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القرآن قال كذبت ولكنك
تعلمت العلم ليقال عالم وقرأت القرآن ليقال قارئ فقد قيل ثم أمر به
فسحب على وجهه حتى ألقي في النار ورجل وسع الله عليه وأعطاه من أصناف
المال كله فأتي به فعرفه نعمه فعرفها فقال ما عملت فيها قال ما تركت من
سبيل تحب قال أبو عبد الرحمن ولم أفهم تحب كما أردت أن ينفق فيها إلا
أنفقت فيها لك قال كذبت ولكن ليقال إنه جواد فقد قيل ثم أمر به فسحب
على وجهه فألقي في النار ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین شخص ہیں جنپر حکم ہوگا سب سے پہلے قیامت کے دن اول لایا جاویگا شہید پھر جتاویگا اللہ تعالیٰ اوسکو
اپنی نعمتیں پھر پہچانیگا اونکو وہ شہید یعنی اقرار کریگا سب نعمتوں کا پھر اللہ تعالیٰ فرماویگا اوسکو کیا عمل کیا تونے
یعنی ان نعمتوں کے شکر میں کہیگا میں لڑا تیرے راہ میں یہانتک کہ شہید ہوگیا میں حکم ہوگا کہ جھوٹھا ہے تو
اسبات میں بلکہ لڑا تو اسلیے کہ لوگوں میں بہادر مشہور ہو اور خلق کہے کہ فلانا بڑا بہادر اور جرأت والا تہا اور
یہہ بہادری اور جرأت تیری دنیا میں مشہور ہو چکے پھر حکم ہوگا اوسکے لیے یعنے دوزخ کو لیجانیکا پھر گھسیٹینگے
اوسکو فرشتے منہہ کے بل اور ڈالدینگے آگ میں پھر آویگا وہ شخص جس نے سیکھا علم اور سکھایا اوروں
کو اور پڑہا قرآن جتاویگا اللہ اوسکو اپنی نعمتیں پھر یہہ اقرار کریگا اون سب کا پھر پوچھیگا کیا عمل کیا ان
نعمتوں کے بدلے یہہ شخص کہیگا علم پڑہا میں نے اور پڑہایا اور پڑہا تیرے واسطے قرآن کو حکم ہوگا کہ
جھوٹھا ہے تو بلکہ سیکھا تو نے علم اس لیے کہ عالم مشہور ہووے دنیا میں اور قرآن پڑہا اس لیے کہ لوگ تجھے
قاری کہیں اور تو مشہور ہو چکا اسی نام سے پھر حکم ہوگا اوسکے لیے اور کھینچیں گے اوسکو منہہ کے بل
آخر جا پڑیگا آگ میں پھر آویگا وہ آدمی جسکو وسعت دی تھی اللہ تعالیٰ نے اور تھا اوسکے یہاں مال ہر قسم
کا اوسکو جتاویگا اپنی نعمتیں اور وہ اقرار کریگا اون سب نعمتوں کا پھر حکم ہوگا اوسکو کہ کیا عمل کیا تو نے
ان چیزوں کے شکر میں کہیگا کہ خرچا میں نے مال ہر جگہہ جہاں جہاں تیری رضامندی تھی اور نچھوڑا

مجہسے کوئی راستہ جسمین تونے خرچ کرنا فرمایا تہا حکم ہوگا کہ تو جہوٹہہ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانیکو دیتا تہا اور تو سخی مشہور ہو چکا پہر حکم ہوگا اوسکے لیے اور کہینچ لیجاوینگے اوسکو منہہ کے بل آخر جا پڑیگا دوزخ مین

مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهِ إِلَّا عِقَالًا

بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کے راہ مین اور غرض نہ رکہے جہاد کرنیسے مگر ایک رسی جسسے باندہتے ہین پاؤن اونٹ وغیرہ کا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى ترجمہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جہاد کرے اللہ تعالی کے راہ مین اور نیت نہ رکہے مگر رسی لینے کی بس اوسکو وہی چیز ملیگی جو اوسکی نیت مین ہے (یعنے جہاد کا ثواب نہوگا کیونکہ اوسکی نیت خالص نہ تہی اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہین ہے مگر اتنا ذراسا ہی خیال رکہنے سے خلوص کو دہبا لگتا ہے اور ثواب مٹ جاتا ہے چاہیے کہ سوا خدا کے اور کسی امر کا خیال نہ کرے)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى ترجمہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاد کرے اس نیت سے کہ ملے اوسکو عقال یعنی پاے بند اونٹ کا وہ پاویگا وہی چیز جسکا ارادہ کیا ف یعنی جیسی نیت ویسی مراد ملیگی انسان کو لازم ہے کہ اللہ کی رضامندی طلب کرے اور دین کا کام ذلیل چیزون کے حاصل کرنیکے لیے نہ کرے

مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ

بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نام آوری چاہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ ترجمہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اگر کوئی شخص جہاد کرے مزدوری کے طمع سے کہ (روزینہ ملیگا) اور نام پیدا کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچہہ ثواب نہوگا پہر اوس شخص نے یہی پوچہا آپنے یہی جواب دیا تین بار اوسکو کچہہ ثواب نہین ہے پہر فرمایا آپنے اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا مگر وہ عمل جو خالص اوسی کے لیے ہو اور اوسکے کرنے سے خاص خدا کی رضامندی ہی مقصود ہو نہ دنیا کا مال متاع یا نام آوری ورنہ خدا کے نزدیک وہ نیکی بیکار بلکہ وبال ہوگی)

ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ

جو شخص لڑے اللہ کے راہ مین اونٹنی کے دو بار دودہ اوتارنے

اجر اوس کے ثواب کا بیان عن معاذ بن جبل انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل
فی سبیل اللہ عز وجل من رجل مسلم فواق ناقة وجبت له الجنة ومن سأل اللہ القتل من عند
نفسه صادقا ثم مات او قتل فله اجر شهيد ومن جرح جرحا فی سبیل اللہ او نکب
نکبة فانها تجیء یوم القیامة کاغزر ما کانت لونها کالزعفران وريحها كالمسك ومن جرح
جرحا فی سبیل اللہ فعلیه طابع الشهداء ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان لڑے اللہ عزت اور بزرگی والے کے راہ مین اونٹنی کے دو بار دودھ اوتارنے
تک ف دوبارہ دودھ اوتارنے تک کے یہہ معنی ہین کہ جانور کا جب دودھ دوہتے ہین تو وہ جانور اپنا دودھ
اوپر چڑھا لیتا ہے پہر اوسکو ذرا سی دیر چہوڑ دیتے ہین وہ پہر دودھ سے اپنی چھاتیون کو بہر دیتا ہے پہر دوبارا
دوہنا شروع کرتے ہین اور فواق ناقہ کے یہی معنی ہین اور مراد اُس سے ذرا سی دیر ہے یعنی جو شخص اللہ تعالے
کے راہ مین اتنی دیر لڑیگا تو اوسکے حق مین آپنے فرمایا ہے ت کہ واجب ہو گئی اوس کے لیے جنت اور جس
آدمی نے سچے دل سے دعا کی اللہ تعالی کی جناب مین اپنے مارے جانیکے لیے خدا کے راہ مین پہر وہ مرگیا یا
قتل ہوا اوسکو شہید کے برابر ثواب ہے اور جسکو کچہہ زخم لگے اللہ تعالی کے راہ مین یا پڑے کوئی مصیبت سیر
آویگا قیامت کے دن ایسا کہ گویا ابھی گھائل ہوا ہے اور رنگ اوسکا زعفرانی اور خوشبو مشک کی ہوگی یعنی
بدنما اور بدبودار نہوگا زخم اوسکا اور جسکے بدن مین زخم ہوا اللہ تعالی کے راہ کا سو اوسپر مہر ہے شہیدونکی
ف اللہ تعالی کے راہ مین سعی کرنیکے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہین قیامت کے دن اوسکے بدن پر وہی
علامت شہیدون کی ہوگی جیسی مُہر نشانی ہوتی ہے باب من رمی فی سبیل اللہ
عز وجل اللہ تعالی کے راہ مین تیر اندازی کا بیان عن عمرو بن عبسة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من شاب شيبة فی سبیل اللہ تعالی کانت له نورا یوم القیامة ومن رمی
بسهم فی سبیل اللہ بلغ العدو او لم يبلغ كان له كعتق رقبة ومن اعتق رقبة مؤمنة
کانت له فداءه من النار عضوا بعضو ترجمہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بوڑھا ہوا اللہ تعالی کے راہ مین ہوگا اوسکے لیے نور قیامت کے دن اور جسنے
مارا تیر اللہ تعالی کے راہ مین دشمن تک گیا ہو یا درمیان مین رہگیا گویا اوس نے آزاد کیا ایک غلام اور جسنے
آزاد کیا غلام ایماندار سو آزاد ہو گیا آگ سے اوسکے بدلے مین آزاد کرنیوالیکا بدن سارا ہر ایک عضو بدلے
مین عضو کے عن ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من
بلغ بسهم فی سبیل اللہ فهو له درجة فی الجنة فبلغت يومئذ ستة عشر سهما قال

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ ترجمہ ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہینکا تیر اللہ کے راہ مین ملیگا اوسکو درجہ جنت مین اس ہار نیکے بدلے ابو نجیح نے کہا مین نے اوس روز سولہ تیر اللہ کے راہ مین چلائے اور جس نے چلایا تیر اللہ تعالی کے راہ مین یہہ تیر چلانا اوسکے لیے بردہ آزاد کرنیکے برابر ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلٰكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ ترجمہ کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اون سے شرحبیل بن سمط نے کہا ای کعب ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی اور ڈرو اوس مین فرق یا کمی بیشی کرنے سے) کعب نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص اسلام مین بوڑہا ہوا اللہ کے راہ مین (جہاد کرکے) اوس کا بڑہاپا قیامت کے روز اوسکے لیے نور ہوگا شرحبیل نے کہا ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو انہون نے کہا مین نے سنا آپسے آپ فرماتے تہے تیر مارو جسکا تیر دشمن تک پہونچیگا اوسکو بہی ایک درجہ سربلند کریگا بیشک ابن النحام نے کہا یا رسول اللہ درجہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ درجہ تیری ماں کا چوکہٹ نہین (یعنی اتنا ذرا اونچا) بلکہ دو درجون کے بیچ مین اتنا فاصلہ ہے جتنی دور آدمی سو برس مین جاوے (اللہ اکبر کچہ ٹہکانا ہے)

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِدَاءُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مارا تیر اللہ کے راہ مین لگا ہو دشمن کو یا خطا گیا ہو (لگ گیا) اوسکو ثواب ایک بردہ آزاد کرنیکا اور جس آدمی نے آزاد کیا غلام مسلمان ہوگیا ہر عضو اوس غلام کا آزاد کرنیوالے کے ہر عضو کا چہٹکارا آگ سے دوزخ کے اور سفید ہوا اللہ کے راہ مین جس کسی کے کچہ بال ہوگا اوسکے لیے نور دن قیامت کے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ وَمُنْبِلَهُ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزت اور بزرگی والا جنتی کریگا تین آدمی کو بسبب تیر کے اول بنانیوالا نیک نیتی اور ثواب پانیکی غرض سے دوسرا تیر چلانیوالا اور تیسرا تیر دینے والا یعنی تیر انداز کو

بَابُ مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

کے راہ مین زخمی ہونیکا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّكْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ دَمًا اَللَّوْنُ
لَوْنُ دَمٍ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْكِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
زخمی ہوتا ہے اللہ کی راہ مین اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون گھائل ہوتا ہے اوسکے راہ مین البتہ وہ آویگا قیامت
کے دن اور اوسکے زخم سے ٹپکتا ہوگا خون جسکی رنگت ظاہرا خون کی سی ہوگی اور خوشبو اوسکی مشک کی سی عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهٗ لَیْسَ
كَلْمٌ یُكْلَمُ فِی اللّٰهِ اِلَّا اَتٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ جُرْحُهٗ یَدْمٰی لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَرِیْحُهٗ رِیْحُ الْمِسْكِ
ترجمہ عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈہانپ دو اونکو خون آلودہ
اسلیے جسکو زخم لگا ہوگا اللہ تعالی کے راہ مین اوسکو لا دینگے اور زخم سے خون رواں ہوگا رنگ اوسکا خون کا
ہوگا اور خوشبو مشک کی ف یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے لیے فرمائی جو جہاد مین
زخم کہا کر شہید ہو گئے تھے فرمایا اونکو غسل دینا ضرور نہین یون ہی اونکو دفن کردو قیامت کے روز وہ
زخمون سمیت خون بہتے ہوئے اوٹھینگے مَا یَقُوْلُ مَنْ طَعَنَهُ الْعَدُوُّ دشمن جب
لڑائی مین زخم مارے تو کیا کہنا چاہیے یعنی مسلمان کو جو زخم کہاوے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ
یَوْمُ اُحُدٍ وَوَلَّی النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَاحِیَةٍ فِی اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا
مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِیْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَاَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ
مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ مَنْ
لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَقَالَ اَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰی
قُتِلَ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یَقُوْلُ ذٰلِكَ وَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَیُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهٗ حَتّٰی
یُقْتَلَ حَتّٰی بَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْاَحَدَ عَشَرَ حَتّٰی ضُرِبَتْ یَدُهٗ فَقُطِعَتْ اَصَابِعُهٗ
فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِیْنَ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جنگ احد کے روز جب مسلمانون کو شکست ہوئی اور وہ بہاگ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے مین
تھے بارہ انصاری آدمیون مین اور اون مین طلحہ بن عبید اللہ بھی تھے مشرکون نے اون کو گھیرا

(اس خیال سے کہ تھوڑے سے آدمی ہین ان کو مار لو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھ کے فرمایا اب ہماری طرف سے کون لڑیگا (اور کون ہمکو بچاویگا) طلحہ نے کہا مین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تم اپنی حال پر رہو (یعنی تم ٹھیرے رہو) ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ مین۔ آپنے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پھر آپنے لوگون کیطرف دیکھا اور فرمایا کون حفاظت کریگا قوم کی (یعنی اون کی طرف سے لڑیگا) طلحہ نے کہا مین آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو ایک شخص انصاری بولا مین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پھر برابر آپ اسیطرح فرماتے رہے اور ایک ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا گیا اور لڑتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہانتک کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رہ گئے اوسوقت آپنے فرمایا اب کون لڑیگا طلحہ نے کہا مین پھر طلحہ بھی لڑے پہلے گیارہ شخصون کی مانند یہانتک کہ اونکے ہاتھ پر ایک ضرب لگی اور انگلیان کٹ گئین اونہون نے کہا حس (یعنی آہ یہہ کلمہ درد کیوقت کہتے ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا (جب تجھے زخم لگا تھا) تو فرشتے تجھے اوٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے پھر اللہ جل جلالہ نے مشرکون کو پھیر دیا

ف معلوم نہین اونکے دل مین کیا آیا کہ خود ہی لوٹے ابوسفیان بولا اب مین اگلے سال تم سے لڑون گا اور لشکر سمیت لوٹ گیا پھر راہ مین جا کر پچھتایا

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ

بیان اوس شخص کا جسکو لگی اوسیکی تلوار الٹ کر اور مر جاوے اوس سے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَرْتَجِزَ بِكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا الْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ أَخِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا

ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر کی لڑائی مین میرا بھائی بہت لڑا حضرت کے ساتھ ملکر پھر پلٹ کر لگی اوسکو تلوار اوسکے پھر مر گیا وہ اور مر چکا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون نے اس بات کا اور شک کیا اوسکے مرنے مین اسلیے کہ وہ مر گیا اپنے ہتھیار سے جب لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کہ وہ شہید ہوا یا نہین ۱۲

وسلم خیبر سے کہا مین نے یا رسول اللہ مجھکو اذن ہو رجز پڑہون پہر حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اور بولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ سمجھکر بات کرنا اے اکوع کہا اکوع رضہ نے اللہ کی قسم اگر نہوتی عنایت خدا کی نہ ملتی ہمکو راہ ہدایت کی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑہتے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہتے ہو کہا اکوع رضہ نے پہر یا اللہ جل شانہ ہمکو اطمینان دے اور جما ہمارے پاؤن مقابلے مین دشمنون کے اور مشرک ذلیل کر گئے ہم پر کہنے لگے سلمہ بن اکوع رضہ کہ جب پورا کر چکا مین اپنا رجز **ف** رجز کلمات موزون کو کہتے ہین جسکو عرب کے لوگ لڑائی کے وقت باخوشی مین پڑہتے ہین **ت** اوس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اکوع یعنے یہہ رجز کس نے تصنیف کیا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا عرض کیا کہ میرے بہائی نے یا رسول اللہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحم کرے اوس پر عرض کیا مین نے یا رسول اللہ خدا کی قسم لوگ خوف کرتے تہے اوسپر نماز پڑہنے سے اور کہتے تہے وہ یہہ آدمی اپنے ہتہیار سے مرا ہے آپنے فرمایا مرا وہ سعی مین اور ہوا مجاہد **ف** یعنے اپنے ہتہیار سے مرنا دو طرح کا ہے ایک یہہ کہ مرنا اور قسم کا ہے کیونکہ اوسنے اپنا ہتہیار اپنے پر نہین چلایا بلکہ دشمن پر چلایا تہا تو دشمن کو مارنیکی کوشش مین مرا ہے اگرچہ دشمن کو مارتے مین اوسکی تلوار اوس پر لوٹ پڑی تو اسمین اوس کا کچہہ قصور نہین **قَالَ** ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اِبْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ ذَالِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** کہا ابن شہاب نے جو اوپر کا راوی ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث مین کہ مین نے پوچہا سلمہ بن اکوع رضہ کے بیٹے سے اوس نے اپنے باپ سے اسیطرح حدیث بیان کی لیکن یہہ بات زیادہ کہی کہ جب کہا ابن اکوع نے کہ لوگ ڈرتے تہے اوسکی نماز پڑہنے سے اوسکے جواب مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہوٹے ہین وہ لوگ وہ مرا کوشش مین جہاد کے اور مجاہد ہوا اور اوسکو دو اجر ہین اپنی انگلیون سے اشارہ کرکے فرمایا

بَابُ تَمَنِّي الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اس باب مین بیان ہے اللہ تعالی کے راہ مین مارے جانیکی آرزو کرنیکا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا يَجِدُوْنَ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر شاق نہو میری امت پر تو نچہوڑتا مین ساتہہ کسی لشکر کا لیکن نہین میسر لوگون کو بار برداری اور نہین پاتا ہون مین وہ چیز جسپر سوار کرون اون سب کو اور شاق ہے اونپر یہہ بات بہی کہ چہٹ جاوین میرا

ساتھ اون سے اور مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن
پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن تین بار ذکر کیا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ بِاَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ
مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ
اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر نہوتے ایماندار لوگون کو ناخوشی میرا ساتھ
چھوٹ جانے کے سبب سے اور نہوتی یہہ دقت بھی کہ نہین پاتا مین وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نہ چھوڑتا مین ساتھ کسی
دنی ٹکڑے کا جب وہ لشکر اوسکی راہ مین لڑنے کو جاتا قسم ہے مجھے اپنے جان کی مالک کی مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن
اللہ تعالی کے راہ مین اور پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ نَّفْسٍ مُّسْلِمَةٍ یَّقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْكُمْ
وَاَنَّ لَهَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا غَیْرُ الشَّهِیْدِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمِیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَنْ
اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لِیْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ ترجمہ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا جی نچاہیگا کہ پھر آوے دنیا مین مرنیکے بعد اگرچہ اوسکو
دیوین دنیا ساری لیکن شہید چاہیگا کہ پھر دنیا مین جاؤن اور دوبارہ اللہ کے راہ مین مارا جاؤن ابن ابی عمیرہ نے کہا آپنے
فرمایا اللہ کی راہ مین مارا جانا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے گانوون یا شہر مین رہنے سے

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالی کے راہ مین مارے جانیوالے کا بیان عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ
قَالَ رَجُلٌ یَّوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ
یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بولا ایک آدمی جنگ احد کے روز کہ اے
یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین تو کہان ہوگا میرا ٹھکانا فرمایا آپنے کہ جنت مین پھر اوس آدمی نے ہاتھ مین کی کھجورین جنکو
وہ کہا رہا تہا پھینک دین جنت کے اشتیاق مین پھر لڑا اور مارا گیا

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَعَلَیْهِ دَیْنٌ

بیان اوس شخص کا جو لڑے اللہ تعالی کے راہ مین اور اوسپر قرض ہو عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَاتَلْتُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُكَفِّرُ عَنِّیْ سَیِّاٰتِیْ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ اَیْنَ
السَّآئِلُ اٰنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا اَنَا ذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا
مُّقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ سَیِّاٰتِیْ قَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ سَارَّنِیْ بِهٖ جِبْرِیْلُ اٰنِفًا ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے منبر پر کہا فرمائیے اگر لڑون مین دین اللہ کے راہ مین صبر کر کے اور ثواب کی نیت سے اور منہ نہ پھیرون لڑائی سے کیا معاف ہوجائینگے میرے گناہ فرمایا آپنے ہان پھر آپ چپکے رہے ایک ساعت فرمایا کہان ہے وہ سائل وہ آدمی بولا کہ حاضر ہون مین یا رسول اللہ فرمایا آپنے کیا کہا تہا تونے وہ بولا کہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالے کے راہ مین ثابت قدم رہکر ثواب کے لیے لڑون اور نہ ہٹون مقابل سے دشمن کے کیا بخشدیگا اللہ تعالی میری خطائین آپنے فرمایا کہ ہان مگر قرض نہ بخشا جائیگا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپنے فرمایا یہ جبرئیل نے ابہی کہا مجھسے چپکے سے (ابن حجر نے کہا مثل قرض کی ہین سارے ظلم جو خدا کے بندون پر کرے وہ معاف نہونگے اگرچہ شہید ہو جب تک اونکو معاف نکرا دے) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَنُودِيَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذَلِكَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ترجمہ عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا فرمائیے یا رسول اللہ اگر لڑون راہ مین اللہ تعالی کے ثابت قدم ہوکر ثواب پانے کی غرض سے اور نہ ہٹاؤن قدم اپنا لڑائی سے کیا معاف کردیگا اللہ تعالی میری خطائین آپنے فرمایا کہ ہان جب چلا گیا وہ شخص پکارا آپنے اسکو یا کسیکو فرمایا کہ بلاؤ اسکو پھر آپنے فرمایا اس آدمی کو کیا کہتا تہے تم اوس نے کہی وہی پہلی بات آپنے فرمایا کہ ہان مگر قرض نہین معاف ہونیکا اسیطرح فرمایا ہے مجکو جبرئیل علیہ السلام نے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْإِيمَانَ بِاللهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہڑے ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ مین اور ذکر کیا اونکے روبرو جہاد کرنا خدا کے راہ مین اور ایمان لانا اللہ پر سب کامون سے بڑہکر ہے اتنے مین کہڑا ہوا ایک مرد اور کہا فرمائیے یا رسول اللہ اگر مین لڑون اللہ کے راہ مین کیا معاف کردیگا میرے خطاؤن کو آپنے فرمایا کہ ہان اگر تو ثابت قدم رہے اور نیت ثواب کی رکہے اور پیٹھ نہ دیوے دشمن کو لیکن قرض نہین معاف ہوسکتا اسلیے کہ جبرائیل علیہ السلام نے ایسے ہی فرمایا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو اتنی ہی تکلیف شہادت میں ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی کو چٹکی لینے میں ہوتی ہے (یا چیونٹی یا کھٹمل کے کاٹنے میں) پھر بعد اوسکے آرام ہی آرام ہے شہید کو

مَسْأَلَةُ الشَّهَادَةِ شہادت چاہنے کا بیان

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

ترجمہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدق دل اور سچی نیت سے چاہے اللہ تعالی کے نزدیک شہید ہونا پہونچاویگا اللہ تعالیٰ اوسکو مقام میں شہیدوں کے اگرچہ مر جاوے اپنے بستر پر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ

ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ حال میں جو شخص مرجاوے وہ شہید ہے اللہ تعالیٰ کے راہ میں شامل ہو کر قتل ہو جاوے یا ڈوب جاوے یا دستوں سے مرجاوے یا طاعون کی بیماری سے مرجاوے یا عورت نفاس میں مرجاوے ان سب کو درجہ شہادت ہے ف طاعون کی بیماری سے وبا مراد ہے یعنی شہادت کے درجے کافر ہی کے ہاتھ سے مارے جانے پر منحصر نہیں بلکہ درجہ شہادت موقوف ہے صبر پر اور ان چیزوں میں بڑا صبر کرنا پڑتا ہے اور اگر بے صبری ہے خواہ کافر کے ہاتھ سے مارا جاوے یا ان بیماریوں میں مرجاوے تو کسی میں ثواب اور نہ درجہ پاوے گا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ

ترجمہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑا ہوگا شہیدوں میں اور ان لوگوں میں جو مر گئے ہیں اپنے بستروں پر ہمارے رب کے روبرو ان آدمیوں کے واسطے جو مر گئے ہیں وبا سے شہید کہیں گے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ مارے گئے ہیں یہہ جیسے ہم لوگ مارے گئے تھے اور کہیں گے بستروں پر مرنے والے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہہ لوگ مرے ہیں ہماری طرح بستر پر حکم ہوگا ہمارے رب کیطرف سے کہ دیکھو ان لوگوں کے زخموں کو اگر شہیدوں سے ملتے ہیں تو بیشک شہیدوں میں کے ہیں اور جب دیکھیں گے اونکو تو زخم اونکے شہیدوں کی مانند ہونگے

اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اور اوسکا جو شخص کہ قاتل تہا ان دونون کے جنتی ہونیکا بیان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل لیعجب من رجلین یقتل احدہما صاحبہ وقال مرۃ اخری لیضحک من رجلین یقتل احدہما صاحبہ ثم یدخلان الجنۃ تفسیر ذلک عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدہما الآخر کلاہما یدخل الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیقاتل فیستشہد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہے اللہ عزت اور بزرگی والا اون دو آدمیون سے کہ لڑے وہ دونون اور مار ڈالا ایک نے دوسرے کو اور دوسری بار یون فرمایا کہ ہنستا ہے اللہ اون دو آدمیون کے معاملے کی طرف سے کہ مارا ایک نے دوسرے کو اور داخل ہوئے جنت مین دونون اور تفسیر اسکی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستا ہے اللہ تعالیٰ اون دو آدمیون کو دیکہکر کہ لڑے آپس مین اور مار ڈالا ایک نے دوسرے کو اور دونون گئے بہشت مین اور بیان اسکا یون ہے کہ ایک شخص اونمین کا لڑتا تہا اللہ تعالیٰ کے راہ مین وہ مارا گیا یعنے شہید ہوگیا اور مارنیوالے نے توبہ کی یعنے اللہ جلشانہ نے اوسکو اسلام نصیب کیا بعد اوسکے وہ شخص بہی اللہ تعالیٰ کے راہ مین لڑکر مرگیا اور درجہ شہادت پایا **ف** ہنسے سے مراد یہان خوش ہونا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اپنے بندون پر نہایت رحیم ہے اور چاہتا ہے کہ کسی بندے پر عذاب ہو لیکن ہمارے اعمالون کی شامت ہے جو ہم عذاب کا رستا اختیار کرتے ہین

فضل الرباط

خوبی اور بزرگی پہرا دینے کی عن سلمان الخیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رابط یوما ولیلۃ فی سبیل اللہ کان لہ کاجر صیام شہر وقیامہ ومن مات مرابطا اجری لہ مثل ذلک من الاجر واجری علیہ الرزق وامن من الفتان **ترجمہ** سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالیٰ کے راہ مین ایک دن رات کا تو ہوا اوسکو ثواب ایک مہینے کے روزون اور نماز کا اور جو مرگیا پہرا دینے کی حالت مین جاری رہیگا اوسکی لیے اسیقدر ثواب اور جاری رہیگا رزق اوسکا اور بچ گیا فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے **ف** رباط جہاد کے زمانے مین اوس جگہہ کی چوکی پہرے کا نام ہے کہ جہان سے دشمن کے آنیکا احتمال ہے فتان سے مراد قبر اور حشر کے فتنے اور فساد ہین جو شخص پہرے مین مرا اوسکو چوکی دینے کا ثواب قیامت تک ملتا رہیگا اور روزی ہمیشہ کہلی رہیگی یعنے ثواب اوس آدمی کا کبہی بند نہوگا عن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رابط فی سبیل اللہ یوما ولیلۃ کانت لہ کصیام شہر وقیامہ فان مات اجری علیہ عملہ الذی کان یعمل وامن الفتان واجری علیہ رزقہ **ترجمہ** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالیٰ کے راہ مین ایک دن اور رات ہوا اوسکو مثل ایک

مہینے کے روزون اور نماز کی ثواب اور جاری رہیگا اوسکا کام جو وہ کرتا تہا اور بچیگا فتنون سے قبر اور حشر کے اور موقوف ہوگا رزق اوسکا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ ترجمہ عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرا دینا اللہ تعالی کے راہ مین ایک دن بہتر ہے ہزار دنون سے اور مقامون مین عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین ایک دن ہزار دنون سے بہتر ہے

فَضْلُ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ

دریا مین جہاد کرنیکی فضیلت کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحَارِثُ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے قبا کی طرف (قبا نام ہے ایک جگہہ کا مدینے کے نزدیک) تو جاتے ام حرام کے یہان وہ بیوی انکو کہانا کہلاتی اور ام حرام بیٹی ملحان کی بیوی تہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اتفاقاً ایک روز تشریف لاے اوسکے گہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کہانا کہلایا ام حرام نے آپکو اور بیٹھ کر آپکے سرکی جوئین دیکہنے لگی پہر سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر اوٹہے ہنستے ہوئے وہ بیوی فرماتی ہین کہ مینے کہا کیا دیکہکر ہنستے ہے آپ یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجہے دکہائے گئے میری امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالی کی راہ مین اور چڑہتے ہین وسط لوگ بلندی پر دریا کے اور بادشاہ ہوتے بیٹہے ہین تختون پر یا یون فرمایا کہ بادشاہون کی مانند تختون پر ہین شک ہوا راوی کو یعنی مثل کا لفظ فرمایا تہا یا نہین اسکے فرمایا تہا ملحان کی بیٹی فرماتی ہین مینے عرض کیا کہ دعا کیجیے کہ

یا رسول اللہ میرے لیے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ اون مین سے کرے آپنے اوسکے لئے دعا کی اور پھر سوگئے اور
حارث کی روایت مین یون ہے پھر سوئے پھر جاگے آپ پھر ہنسے مین نے عرض کیا کس بات پر ہنسے آپ یا رسول اللہ
آپنے وہی پہلا جواب فرمایا پھر کہا مین نے کہ دعا کیجیے میرے لیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ تو پہلون مین کی ہے (یعنی
تو اون مین شریک ہو چکی پہلے دعا سے اب کیا حاجت ہے) دوسرے لشکر مین شریک ہونے کی انس رضی اللہ
عنہ فرماتے ہین پھر ام حرام سمندر مین سوار ہوئین معاویہ رضی کے زمانے مین (یعنی جب وہ دریا مین جہاد کو گئی
تہی حضرت عثمان رضی کی خلافت مین) اور جانور پر سے گرین جب دریا سے اوترین اور مرگئین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ
وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ رَاَيْتُ قَوْمًا مِنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ
هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ
اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ يَعْنِيْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ
قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَرَكِبَتْ مَعَهُ فَلَمَّا خَرَجَتْ
قُدِّمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہین کہا ام حرام نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہان اور سوگئے پھر اوٹھے ہنستے ہوئے کہا مین نے
مین صدقے کرون اپنے مان باپ کو آپ پر سے آپ کس بات پر ہنسے ہین آپ نے فرمایا مین نے دیکھا لوگون کو اپنی
امت کے اس دریا مین سوار ہوتے ہوئے جیسے بادشاہ اپنے تختون پر مین نے کہا دعا کریے میرے لیے کہ اللہ مجھکو
اون مین سے کرے آپنے فرمایا تو اونہین مین کی ہے پھر سوگئے اور پھر اوٹھے ہنستے ہوئے پھر پوچھا مین نے آپنے
وہی بات فرمائی جو اول بیان ہو چکی پھر کہا مین نے دعا کیجیے میرے لیے آپنے فرمایا تو اول والون مین ہو چکی
پھر ام حرام بیوی عبادہ بن صامت رضی کے نکاح مین اور گئین دریا کے سفر کو اونکے ساتھ (حضرت عثمان رضی
کی خلافت مین معاویہ رضی کے ساتھ جہاد کے لیے) جب نکلنے لگین تو خچر سامنے آیا اوس پہ چڑھین پھر گرپڑین
تو گردن اونکی ٹوٹ گئی (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اون کے حق مین قبول ہوئی اس حدیث
خچر نے گرادیا ۱۲
سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کی شوکت اور عزت سے اور بحری اور بری لڑائیون کے سامان کرنے سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہین)

غَزْوَةُ الْهِنْدِ ہندوستان مین جہاد کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا
اُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِيْ وَمَالِيْ فَاِنْ اُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ
الْمُحَرَّرُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ

ہندوستان میں مسلمان جہاد کرینگے تو اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اوسمین خرچ کرون گا اگر مارا جاؤن گا تو سب سے افضل شہیدون مین داخل ہونگا اور جو زندہ رہونگا تو مین وہ ابوہریرہ ہون گا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کردیا گیا ہے یہہ وعدہ بھی آپ کا سچ ہوا کہ سندہ و ہندوستان مسلمانون نے فتح کیا

عن ابی ہریرۃ قال وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الہند فان ادرکتہا انفق فیہا نفسی ومالی فان اقتل کنت افضل الشہداء وان ارجع فانا ابوہریرۃ المحرر

ترجمہ وہی جو اوپر کی حدیث مین گذرا

عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصابتان من امتی احرزہما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون مع عیسی بن مریم علیہما السلام

ترجمہ ثوبان رضی اللہ عنہ جو غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت مین دو گروہ ہونگے اللہ بچاویگا انکو دوزخ سے ایک ان مین سے جہاد کریگا ہندوستان مین اور دوسرا ہوگا حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ

غزوۃ الترک والحبشۃ

ترک اور حبش کے جہاد کا بیان

عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحفر الخندق عرضت لہم صخرۃ حالت بینہم وبین الحفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ المعول ووضع رداءہ ناحیۃ الخندق وقال تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر ثلث الحجر وسلمان الفارسی قائم ینظر فبرق مع ضربۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برقۃ ثم ضرب الثانیۃ وقال تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر الثلث الآخر فبرقت برقۃ فرآہا سلمان ثم ضرب الثالثۃ وقال تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر الثلث الباقی وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رداءہ وجلس قال سلمان یا رسول اللہ رأیتک حین ضربت ما تضرب ضربۃ الا کانت معہا برقۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان رأیت ذلک فقال ای والذی بعثک بالحق یا رسول اللہ قال فانی حین ضربت الضربۃ الاولی رفعت لی مدائن کسری وما حولہا ومدائن کثیرۃ حتی رأیتہا بعینی قال لہ من حضرہ من اصحابہ یا رسول اللہ ادع اللہ ان یفتحہا علینا ویغنمنا دیارہم ویخرب بایدینا بلادہم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک ثم ضربت الضربۃ الثانیۃ فرفعت لی مدائن قیصر وما حولہا حتی رأیتہا بعینی قالوا یا رسول اللہ ادع اللہ ان یفتحہا علینا ویغنمنا دیارہم ویخرب بایدینا بلادہم

فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك ثم ضربت الثالثة فرفعت لي مدائن الحبشة وما
حولها من القرى حتى رأيتها بعيني قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك دعوا الحبشة
ما ودعوكم واتركوا الترك ما تركوكم ترجمہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے
ہین کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کہودنیکا اوسوقت نکلا ایک بڑا پتہر تو حرج ہوا خندق کہودنے مین بڑی
مشکل ہوا لوگون کو اوسکا توڑنا پہر کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہتہیار لیکر جسسے پتہر توڑتے ہین اور
رکہدی آپنے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارے پر اور یہہ آیت یعنی وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا
لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم پڑہی اور ہتہیار اوٹہا کر مارا تہائی پتہر ٹوٹ کر گر پڑا (آیت کے
معنی یہہ ہین پورا ہوا تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف مین کوئی اوسکے باتون کو بدلنے والا نہین) اور وقت
سلمان فارسی وہان کہڑے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ رہے تہے آپکے مارتے وقت ایک بجلی کی سی
چمک ہوئی پہر دوبارہ وہی آیت پڑہکر آپنے اوسی ہتہیار سے مارا پہر ویسی ہی بجلی چمک ہوئی اور دوسرا تہائی
پتہر سے جدا ہو گئی تیسری بار آیت پڑہکر جو مارا تیسرا ٹکڑا بہی گر پڑا اور ہٹ گئے آپ وہان سے پہر اپنی چادر مبارک
لیکر بیٹہہ گئے سلمان فارسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین دیکہتا تہا کہ جب آپ چوٹ مارتے تہے اوسکے ساتہہ ہی
ایک بجلی چمکتی تہی آپنے فرمایا کیا تو نے دیکہی یہہ بات ای سلمان عرض کیا سلمان رضی اللہ نے قسم ہے اوس خدا
کی جس نے آپکو دین حق دیکر بہیجا ہے مین نے دیکہا ہے پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مارا مین نے پہلے
چوٹ اوٹہا دیے گئے میرے سامنے سے پردے یہانتک کہ دیکہا مین نے اپنی آنکہون سے شہر فارس کے اور
جو آس پاس ہین بستیان اوسکے اور بہت سے شہر دیکہے مین نے جو لوگ وہان حاضر تہے اونہون نے عرض کیا یا رسول
اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ فتح ہو دین وہ ملک ہمارے ہاتہون سے اور ملے وہان کی لوٹ ہمکو اور خراب ہم کر دین
شہر ہمارے ہاتہون سے پہر دعا کی آپنے اسی بات کی پہر فرمایا آپنے جب مارا مین نے دوسری ضرب تو دکہائے گئے
مجہکو شہر روم کے اور اوسکے آس پاس جو کچہہ تہا ان آنکہون سے پہر لوگون نے وہی پہلی دعا کی درخواست کی
اور آپ نے اونکے لیے دعا کی پہر آپنے فرمایا کہ جب ماری مین نے تیسری ضرب تو دکہائے گئے مجہکو حبش کے
شہر اور جو کچہہ اونکے آس پاس آبادی تہی اور دیکہا مین نے اونکو اپنی آنکہون سے اس بار آپنے یون فرمایا کہ چہوڑدو
حبش کو جبتک وہ تم سے نہ بولین اور چہوڑ دو ترک کو جبتک وہ تمکو چہوڑے رہین پہر اگر تم سے لڑین تو مارو
اونکو عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يقاتل
المسلمون الترك قوما وجوههم كالمجان المطرقة يلبسون الشعر ويمشون في الشعر
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہین ہوگی جب تک تم نہ لڑوگے

زرکون سے جیسے منہ گول ہونگے موٹے موٹے تہ بتہ ڈہالون کی طرح بال نہین گے اور بالون مین چلین گے یعنی
جوتیون پر اونکے بال ہونگے (باب) الاستنصار بالضعیف ناتوان آدمی سے مدد چاہنا عَن سعد بن ابی وقاص
انه ظن ان له فضلا علی من دونه من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فقال نبی الله صلی الله
علیه وسلم انما ینصر الله هذه الامة بضعیفها بدعوتهم وصلوتهم واخلاصهم ترجمہ
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میرا درجہ اور صحابہ سے بڑھکر ہے (کیونکہ سعد مالدار تھے اور بہادر اور
قوی زور آور تیرانداز) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کی مدد کریگا ناتوانون سے
(یعنی اونکی دعا اور نماز اور سچائی کی برکت سے) یعنی اگر تم زور آور یا مالدار ہو تو ناتوان غریبون کو حقیر نہ سمجھو شاید اللہ
کے نزدیک وہی زیادہ مقبول ہون اور اونہی کی طفیل سے تمکو فتح ہوتی ہو (مطلب یہ کہ غرور کرنا اور اپنے تئین
دوسرے سے بہتر جاننا اسلام کے خلاف ہے) عَن ابی الدرداء یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول ابغونی الضعیف فانکم انما ترزقون وتنصرون بضعفائکم ترجمہ ابو الدردا
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ڈہونڈو میرے لیے ناتوان
کو کیونکہ تمکو روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے ناتوانون کی طفیل سے

فضل من جهز غازیا غازی کو جہاد کی تیاری کرا دینے والے کی بزرگی کا بیان

عَن زید بن خالد عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزی ومن خلفه فی اهله بخیر
فقد غزی ترجمہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری
کرا دی غازی کی اللہ کی راہ مین جانیکے لیے اوس نے خود جہاد کیا اور جو کوئی پیچھے رہگیا اسکے گہر والون
کی حفاظت کے واسطے اور نگہبانی کی اوس کے گہر والونکی بہلائی اور ایمانداری سے تو وہ بھی غازی ہوا
عَن زید بن خالد الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من جهز غازیا فقد
غزی ومن خلف غازیا فی اهله بخیر فقد غزی ترجمہ دونون حدیثون کا ایک ہی ہے عَن
الاحنف بن قیس قال خرجنا حجاجا فقدمنا المدینة ونحن نرید الحج فبینا نحن فی منازلنا
نضع رحالنا اذ اتانا آت فقال ان الناس قد اجتمعوا فی المسجد وفزعوا فانطلقنا فاذا
الناس مجتمعون علی نفر فی وسط المسجد وفیهم علی والزبیر وطلحة وسعد بن ابی
وقاص فانا کذلک اذ جاء عثمان رضی الله عنه علیه ملاءة صفراء قد قنع بها راسه
فقال اههنا طلحة اههنا الزبیر اههنا سعد قالوا نعم فقال انی انشدکم بالله
الذی لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من یبتاع مربد بنی

فلان غفر الله له فابتعته بعشرين ألفا أو بخمسة وعشرين ألفا فأتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فأخبرته فقال اجعله في مسجدنا وأجره لك قالوا اللهم نعم قال أنشدكم
بالله الذي لا إله إلا هو أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع بئر
رومة غفر الله له فابتعتها بكذا وكذا فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد
ابتعتها بكذا وكذا قال اجعلها سقاية للمسلمين وأجرها لك قالوا اللهم نعم قال
أنشدكم بالله الذي لا إله إلا هو أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نظر
في وجوه القوم فقال من يجهز هؤلاء غفر الله له يعني جيش العسرة فجهزتهم حتى
لم يفقدوا عقالا ولا خطاما فقالوا اللهم نعم قال اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاثا

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ کہ نکلے ہم حج کرنیکے لیے اور آیا ہمارا قافلہ مدینہ شریف مین جسوقت ہم اوتارنے لگے اسباب اپنا اپنے ڈیرون مین اتنے مین ایک آدمی آیا اور بولا لوگ مسجد مین جمع ہین اور ڈرے ہوئے ہین اپنا ہم بہی گئے تو دیکہا لوگ اکٹہے ہین چند آدمیون پر مسجد کے بیچ مین اور وہان موجود تہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اتنے مین تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک زرد تہہ بند پہنے ہوئے جس سے اپنا سر ڈہانپ لیا تہا اور فرمانے لگے کیا یہان طلحہ اور زبیر اور سعد موجود ہین سب بولے کہ ہان موجود ہین پہر کہا کہ اللہ وحدہ لا شریک کی تمکو قسم دیتا ہون کیا تمکو معلوم نہین یہہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی خریدے مربد بنی فلان یعنی (زمین جو مسجد کے پاس تہی) اللہ اوسکو بخشدیگا مین نے اوسکو خریدا بیس یا پچیس ہزار کو (یعنی بیس یا پچیس ہزار درہم کو شک ہے) پہر آیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی مین نے آپکو اوس جگہہ کے خرید لینے کی اوسوقت آپنے فرمایا کہ دیدے اوسکو ہماری مسجد کے لیے اور اوسکا تجہکو اجر اور ثواب ملیگا سب لوگ بولے ای اللہ ہاں یعنی تجہکو معلوم ہے اے اللہ سچ ہے یہہ بات سب نے ہان کہا اس بات کے جواب مین پہر کہا حضرت عثمان رضی نے مین قسم دیتا ہون تمکو اوس خدا کی جسکے سوا نہین کوئی معبود برحق اور سچا کیا تمکو نہین معلوم وہ وقت جبکہ فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے بیر رومہ کو (رومہ ایک کنوئے کا نام ہے) اللہ بخشیگا اوسکو پہر خریدا مین نے اوسکو اتنے اتنے دامون سے (پینتیس ہزار درہم کو) پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ کہ خرید لیا اوسکو اتنے مول سے آپنے فرمایا چہوڑ دے اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے اور اوسکا ثواب تجہکو ملیگا سب لوگ اللہ کو یاد کر کر بولے کہ ہان یعنی الٰہنا یہہ ہے جیسا تم کہتے ہو پہر اوسیطرح قسم دیکر کہا کہ تمکو معلوم ہے وہ زمانہ بہی جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگونکا منہہ دیکہکر یہہ فرمایا تہا کہ جو کوئی ان غازیون کی تیاری کرا دے اللہ بخشدے گا اوسکو اور یہہ دن

جہاد کا ذکر ہے جسکا نام بسبب عسرت یعنی تنگی کے جیش عسرت رکہا گیا تہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے
اوسکی ایسی تیاری کرادی کہ کسی کو ایک رسّے کے جیسے پاؤن باندہتے اونٹ وغیرہ کا حاجت نرہے سب نے اللہ کو یاد
کیا اور کہا کہ ہان حضرت عثمان اس پر بولے الٰہا اللہ تو گواہ ہے اسبات پر اے اللہ تو گواہ ہے اسبات پر اے اللہ تو گواہ ہے

فضل النفقۃ فی سبیل اللہ

اللہ تعالی کے راہ مین خرچ کرنیکی بزرگی اور خوبی کا بیان

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ عز وجل نودی فی الجنۃ
یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلاۃ ومن کان من اھل
الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل
الصیام دعی من باب الریان فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ ھل علی من دعی من ھذہ الابواب
من ضرورۃ فھل یدعی احد من ھذہ الابواب کلھا قال نعم وارجو ان تکون منھم **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالی کے راہ مین جوڑا بلایا
جاویگا بہشت مین یا عبد اللہ ہذا خیر کہکر یعنی اے اللہ تعالی کے بندے یہہ بہتر ہے تیرے لیے پہر جو کوئی نمازی
ہوگا بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا پکارا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات
کرنیوالا ہوگا بلایا جاویگا خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزے دار ہوگا پکارا جاویگا ریان کے دروازے
سے ابو بکر صدیق رضہ نے کہا یا رسول اللہ کیا اوس شخص کو کچہہ حرج ہوگی جو ان سب دروازون سے پکارا جاوے اور کوئی
ایسا بہی ہوگا جو ان سب دروازون سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہان ایسے ہی لوگ ہونگے اور مجہے امید ہے کہ تم
اونہین لوگون مین سے ہوگے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق
زوجین فی سبیل اللہ دعتہ خزنۃ الجنۃ من ابواب الجنۃ یا فلان ھلم فادخل فقال
ابو بکر یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی
لارجو ان تکون منھم **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
جوڑا دے خدا کے راہ مین بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب دروازون سے بہشت کے کہینگے اوسے فلانے
ادہر آ ایسے اس دروازے سے گہسو ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ اوس شخص کو تو کسیطرح ٹوٹا نہین فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مجہکو امید ہے کہ تو اونہین لوگون مین ہوگا جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی
سے بلاوینگے **ف** جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپیے یا دو پیسے یا دو گہوڑے یا دو کپڑے یا دو
روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے حضرت ابوبکر رض کی بڑی فضیلت اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا **عن**
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم ینفق من کل مال لہ زوجین فی سبیل اللہ

إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مسلمان نے دیا ہوگا جوڑا ہر قسم کے مال سے اللہ تعالی کے راہ مین سامہنے آوین گے اوسکو سب دربان بہشت کے اور بلاوینگے اوسکو اپنی چیزون کی طرف صعصعہ بن معاویہ نے جو راوی ہین اوپر کے راویون مین سے کہا ابوذر سے کس طرح ہے یہہ یعنی ہر قسم کے مال سے جوڑا دینے کے کیا معنی ہین اونہون نے فرمایا کہ اونٹ رکہتا ہے تو دو اونٹ دئے ہون اور گائی رکہتا ہے تو دو گائے دی ہون عَنْ

خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ترجمہ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالی کے راہ مین کوئی چیز لکہا جاتا ہے اوسکے لیے سات سو گنا یہہ اوس آیت کا مطلب ہے جو اللہ تعالی نے قرآن مین اوتاری مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اخیر تک یعنی مثال اوس چیز کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کے راہ مین ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیان اوگین اور ہر بالی مین سو دانے ہون

فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فضیلت صدقہ اور خیرات کی خدا تعالی کے راہ مین عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ ترجمہ ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دی ایک اوٹنی مہار والی اللہ تعالی کے راہ مین کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن آوینگے سات سو اونٹنین مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے مین عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ

غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ أَجْرًا كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو ہین جس شخص نے جہاد کیا اللہ تعالی کی رضامندی چاہنے کے لیے اور فرمانبرداری کی امام کی یعنی اپنے سردار کے اور خرچ کی اپنے پسند کی چیز اور نرمی کی اپنے ساتہی کے ساتہ اور باز رہا فساد سے تو سونا اور جاگنا اوسکا سب کے سب اجر اور ثواب ہونگے اور جو لڑے واسطے دکہانے یا سنانے کے اور نافرمانی کری امیر کی اور فساد کرے زمین مین تو وہ نہ پہریگا خالی پورا اوتر کر یعنی ثواب ہونہ عذاب ایسا ہی لوٹنا اوسکا مشکل ہے بلکہ عذاب مین گرفتار ہوگا حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ

مجاہدین کے عورتوں کی عزت عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم وما من رجل یخلف
فی امرأۃ رجل من المجاہدین فیخونہ فیہا الا وقف لہ یوم القیامۃ فاخذ من عملہ
ماشاء فما ظنکم ترجمہ سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدون کی عورتین بیٹھنے والون کے لیے ایسی حرام ہین جیسی اونکی مائین اون کو
حرام ہین پہر جو کوئی رہ عورتون کی نگہبانی کے لیے گہر پر اگر خیانت کی اوس محافظ نے کسی مجاہد کے گہر
مین تو کہڑا کیا جائیگا اوسکو قیامت کے دن یہانتک کہ لے لیوے گا یہہ مجاہد اوسکے عملون مین سے جسقدر
جو چیز چاہیگا پہر کیا گمان ہے تمہارا یعنی تم کیا سمجہتے ہو وہ کچہہ چہوڑیگا بلکہ سب نیکیان لے لیگا

من خان غازیا فی اهله غازی کے گہر والون کے ساتہہ خیانت کرنیکا بیان

عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین
کحرمۃ امہاتہم واذا خلفہ فی اہلہ فخانہ قیل لہ یوم القیامۃ ہذا خانک فی اہلک فخذ
من حسناتہ ما شئت فما ظنکم ترجمہ سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدون کی عورتین گہر بیٹھنے والون کے لیے حرام ہین ایسی جیسے انکی مائین انکے حق مین حرام ہین اگر
گہر پر چہوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اوس نے خیانت کی مجاہد کی امانت مین قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لیے
یہہ شخص ہے جسنے چوری اور خیانت کی تہی تیرے گہر مین تو لے لے اسکی نیکیون مین سے جتنا تیرا جی چاہے آپنے فرمایا
تم کیا سمجہتے کہ کتنا لیوے گا وہ عن ابن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حرمۃ نساء
المجاہدین علی القاعدین فی الحرمۃ کامہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا
من المجاہدین فی اہلہ الا نصب لہ یوم القیامۃ فیقال یا فلان ہذا فلان فخذ من حسناتہ
ما شئت ثم التفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اصحابہ فقال ما ظنکم تردون یدع لہ
من حسناتہ شیئا ترجمہ ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہر
رہجانیوالون پر مجاہدون کی عورتین حرام ہین جیسے ان گہر رہنیوالون پر انکی مائین حرام ہین اگر کسی گہر
رہنے والو کو مجاہد نے اپنا گہر سپرد کیا تاکہ اوسکے بال بچون کی نگہبانی کرے (پہر اوس نے خیانت کی) تو
کہڑا کیا جاویگا قیامت کے دن یہہ گہر رہنے والا اور آواز آوے گی کہ او فلانے یعنی مجاہد کو پکار کر حکم ہوگا کہ
اس شخص کی نیکون مین سے لیلے جتنا تیرا جی چاہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے صحابہ کیطرف
اور فرمانے لگے کہ تم سمجہتے ہو کہ وہ چہوڑ دیگا اوسکی نیکیون مین سے کچہہ ف یعنی مجاہد کے غیبت مین اگر

اسنے کچھ خیانت کی ہوگی تو اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکو ظاہر کر دیگا اگرچہ مجاہد کو معلوم نہ تھا حدیث انس قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاہِدُوْا بِاَیْدِیْکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ ترجمہ انس رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو ہاتھوں سے اور زبان سے اور مال سے

ف ہاتھ سے جہاد کرنا تو لڑنا ہے تلوار اور بندوق سے اور زبان سے جہاد یہہ ہے کہ کافرون کی برائی

کرے کافر جو اسلام پر اعتراض کرین اوسکا جواب دے اور مالون سے جہاد یہہ ہے کہ خدا کی رضامندی مین

اپنا مال صرف کرے حدیث عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ وَقَالَ

مَنْ خَافَ ثَارَہُنَّ فَلَیْسَ مِنَّا ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سانپون کے مارنے کا اور فرمایا جو کوئی ڈرے اون سے وہ ہم مین سے نہین ہے یعنی مسلمانون مین نہین

ہے کیونکہ کافر سانپ سے ڈرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر اوسکو مارین گے تو بلا اوترے گی وہ بدلیویگا

مسلمان کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیے حدیث عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَاءَ یَبْکِیْنَ وَیَقُلْنَ کُنَّا نَحْسِبُ وَفَاتَکَ

قَتْلًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّہَادَۃَ اِلَّا مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنَّ شُہَدَاءَکُمْ

اِذًا لَقَلِیْلٌ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ شَہَادَۃٌ وَالْبَطْنُ شَہَادَۃٌ وَالْحَرْقُ شَہَادَۃٌ وَالْغَرَقُ شَہَادَۃٌ

وَالْمَغْمُوْمُ یَعْنِیْ الْہَدَمَ شَہَادَۃٌ وَالْمَجْنُوْبُ شَہَادَۃٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَہِیْدَۃٌ قَالَ

رَجُلٌ اَتَبْکِیْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْہُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ

عَلَیْہِ بَاکِیَۃٌ ترجمہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبداللہ بن جبر سے روایت کرتے ہین کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبر کی عیادت یعنی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے جب گہر مین داخل ہوئے

عورتون کے رونیکی آواز سُنی اور وے کہہ رہین تہین کہ ہماری یہہ آرزو تہی کہ تو اللہ تعالے کے راہ مین مرتا

آپنے فرمایا کہ تم لوگ شہید اوسی کو جانتے ہو جو جہاد مین مارا جاوے اگر ایسی بات ہو تو تم لوگون مین شہید

بہت کم ہونگے اللہ کے راہ مین مارے جانے سے شہادت ہے اور دستون کے عارضے مین مرجانے سے شہادت

ہوتی ہے اور جلکر مرجانے مین شہادت ہے اور پانی مین بے اختیاری سے ڈوب کر مرجانے مین شہادت ہے اور

دب کر مرجانے مین شہادت ہے اور ذات الجنب کی بیماری سے مرجانے مین شہادت ہے اور عورت زچگی

کے وقت مرجاوے تو شہید ہے کوئی آدمی بولا کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہین آپنے

فرمایا کچھہ نہ کہو اون سے یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے پہلے رونا منع نہین البتہ جب مرجاوے تو پھر

کوئی رونیوالی اوسپر نہ رو دے (یعنی چلا کر نہ روئے پیٹے اور چپکے چپکے رونا آنسو بہانا درست ہے) اور مین

کچھ قباحت نہین عَنْ جَبْرٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیِّتٍ فَبَکَی

النِّسَاءُ فَقَالَ جَبْرٌ اَتَبْکِیْنَ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ

یَبْکِیْنَ مَا دَامَ بَیْنَهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ بَاکِیَةٌ ترجمہ جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گیا جبر یعنی خود راوی اس حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت مین تو رونے لگین عورتین جبر بولے کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان بیٹھے ہین آپنے فرمایا چھوڑ دو انکو روتی رہین جبتک کہ مردہ اونمین ہے (یعنی زندہ ہے) پھر جب مرجاوے تو کوئی عورت نہ روے آخر

کتاب الجہاد

تمام ہوئی کتاب جہاد کی کتاب النکاح اب شروع ہوتی ہے کتاب نکاح کی نکاح ایک قسم کا اقرار اور قول ہے جو شریعت محمدی نے واسطے مباح ہونے وطی اور تصرف کے قرار دیا ہے اور نکاح واجب ہے جب آدمی کو ڈر ہو زنا مین پڑجائیگا اور جو ڈر نہو تو مستحب یا مسنون ہے تاکہ نسل انسانی کو ترقی ہو اور مسلمانون کی تعداد بڑہے ہر ایک مسلمان کو چار بیبیون تک نکاح کرنیکی اجازت ہے مگر خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چار کی قید نہ تہی جب آپنے وفات پائی اوسوقت نو بی بیان آپ چھوڑ گئے جنکا ذکر آویگا البتہ لونڈیان جسقدر چاہے ہر ایک مسلمان رکھہ سکتا ہے +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ النِّکَاحِ

کتاب نکاح کے بیان مین

ذِکْرُ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النِّکَاحِ وَاَزْوَاجِهٖ وَمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَظَرَهٗ عَلٰی خَلْقِهٖ زِیَادَةً فِیْ کَرَامَتِهٖ وَتَنْبِیْهًا لِفَضِیْلَتِهٖ بیان نکاح اور ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوس چیز کا جو درست کی اللہ بزرگی اور عزت والے نے اپنے نبی کے لیے اور منع کیا اوس سے اپنی مخلوق کو تاکہ ظاہر ہو یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خلق پر بزرگی اور فضیلت ہے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَیْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا

فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ مَعَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَکَانَ یَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَوَاحِدَةٌ

لَمْ یَکُنْ یَقْسِمُ لَهَا ترجمہ عطا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جنازہ پر میمونہ رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن عباس کے ساتھہ گئے مقام سرف مین (مکے سے دو منزل پر) ابن عباس فرمانے لگے کہ یہ میمونہ ہے جسوقت اوٹھاؤ تم انکا جنازہ بسہولت سے اوٹہاؤ اور نہ ہلاؤ اوسکو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(نو بیویوں کے ساتھ تھے اور ہر ایک بی بی کی باری مقرر فرماتے مگر ایک عورت کی باری مقرر نہ کرتے تھے (نو بیبیاں
یہہ تھین سودہ - عائشہ - حفصہ - ام سلمہ - زینب بنت جحش - ام حبیبہ - جویریہ - صفیہ - میمونہ ان سب کی باری
ایک ایک رات مقرر تھی آپ ہر ایک کی باری مین اوسکے پاس رہتے مگر سودہ بوڑھی ہو گئین تھین تو انہون
نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دیڈالی تھی آپ سودہ کی باری مین بھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین
رہتے) عن عطاء عن ابن عباس قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ تسع نسوۃ
یصیبهن الا سودۃ فانها وهبت یومها ولیلتها لعائشۃ ترجمہ عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے نزدیک نو بیبیان تھین جایا کرتے
تھے سبکے یہان اونکی باری کے موافق لیکن سودہ کے یہان نہین جاتے تھے کیونکہ اونہون نے اپنی باری دن
اور رات کی بیوی عائشہ رض کو دیدی تھی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائه
فی اللیلۃ الواحدۃ وله یومئذ تسع نسوۃ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیان
تھین جایا کرتے تھے آپ اونکے پاس ایک رات مین ف یعنی ایک رات مین سبکے پاس ہو آتے ایسا آپ کبھی کبھی
کرتے ورنہ اکثر آپکا یہہ دستور تھا کہ ایک ایک دن رات ایک بی بی کے پاس رہتے باری باری عن عائشۃ
قالت کنت اغار علی اللاتی وهبن انفسهن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقول اتهب المرأۃ
نفسها فانزل اللہ عز وجل ترجی من تشاء منهن وتؤوی الیک من تشاء قلت ما اری ربک الا
یسارع لک فی هواک ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شرم کرتی تھی مین اون عورتون کی بات سے
جو بخش دیا کرتی تھین اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہتی تھی کیا ہو یہ مین اور آزاد عورتین اپنی جان مفت بخش
دیتی ہین یعنی تعجب اور غیرت کی بات معلوم ہوتی تھی مجھکو پھر اوتاری یہہ آیت اللہ درجہ گی والے نے ترجی
من تشاء منهن وتؤوی الیک من تشاء یعنی تجھے رکھدے تو جسکو چاہے اون مین اور جگہہ دے اپنے پاس
جسکو چاہے اوسوقت کہا مین نے کہ قسم خدا کی آپکا رب آپکی خواہش کے موافق چلتا ہے عن سهل بن سعد
قال انا فی القوم اذ قالت امرأۃ انی قد وهبت نفسی لک یا رسول اللہ فر رأیک فقال
رجل زوجنیها فقال اذهب فاطلب ولو خاتما من حدید فذهب فلم یجد شیئا ولا خاتما من
حدید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امعک من سور القرآن شیء قال نعم قال
فزوجها بما معه من سور القرآن ترجمہ سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایکروز ہم سب لوگ ایک
جگہہ بیٹھے تھے اتنے مین آئی ایک عورت اور کہنے لگی مین نے اپنی جان آپکو بخشدی یا رسول اللہ جو آپ چاہے
کیجیے یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرا نکاح کرا دو اس عورت سے آپنے فرمایا جا ڈھونڈ

کچھ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور اسکو کوئی چیز نہ ملی اور نہ انگوٹھی لوہے کی تب آپ نے فرمایا کہ تجھکو کچھ سورتیں
قرآن میں سے یاد ہیں کہا ہاں آپنے نکاح کیا اوس عورت کا ان قرآن کی سورتوں کے بدلے (یعنی کہا تو اس
سے قرآن پڑھ لینا تیرا یہی مہر ہے) مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُولِهِ وَحَرَّمَهُ
عَلٰى خَلْقِهِ لِيَزِيدَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قُرْبَةً إِلَيْهِ جو باتیں اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول
کے لیے مقرر کیں ادا اور لوگوں کے لیے درست نہیں کیں اپنے رسول کا مرتبہ بڑھانے کو اون کا بیان عَنْ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أُمِرَ
أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ
لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَا يَأْمُرَانِّي
بِفِرَاقِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ
تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ فَقُلْتُ لِهٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس جس دن
حکم ہوا اونکو اس امر کا کہ اختیار دیویں اپنی بیبیوں کو بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اوس دن پہلے میرے نزدیک
آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے میں تجھسے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں تو جلدی نکر اوس بات کے جواب میں
(کیونکہ سوچکر کہنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں) اور صلاح لے لیجیو اپنے ماں باپ سے اس امر میں بیبی فرماتی ہیں
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ ایسے جدائی اختیار کرنے
کے لیے مشورہ نہ دینگے پھر آپنے یہہ آیت پڑہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ
الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ میں نے کہا کیا یہی بات ہے جسکے لیے مشورہ کروں میں اپنے ماں باپ سے
بس میں چاہتی ہوں اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو اور ترجمہ آیت کا یوں ہے اے نبی کہہ دے اپنی
عورتوں کو اگر تم ہو چاہتیاں دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق تو آؤ کچھہ فائدہ دوں تمکو اور رخصت کروں تمکو
بھلے رخصت ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرہ نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوگئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ
ہوں بعضوں نے بول چال کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک مہینے گھر میں نہ جاویں پھر مہینے کے
بعد یہہ آیت اوتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اول حضرت عائشہ سے کہا اونہوں نے اللہ
اور رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسیطرح سب نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ہمیشہ فقر و فاقہ تہا اپنے اختیار
سے جو آتا تہا شتاب اوٹہا دالتے تہے پھر قرض لینا پڑتا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَوَكَانَ طَلَاقًا ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ اختیار دیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون کو کیا تہا وہ طلاق **ف** یعنی صرف اختیار دینے سے عورت
کو طلاق نہین پڑتا البتہ اگر عورت اپنے تئین اختیار کرے تو طلاق پڑجاتا ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
اختیار دیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کر لیا آپکو تو نہ ہوا وہ اختیار دینا طلاق **عن** عَائِشَةَ مَا مَاتَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حلال ہوگئین عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جب آپنے وفات پائی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَلَّ اللهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے حلال کی تہی اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے یہہ بات کہ نکاح کرین
جس عورت سے چاہین (پہلے اللہ تعالی نے قرآن مین حکم اوتارا کہ اب تمکو زیادہ عورتین کرنا درست نہین ہے ان
عورتون کے سوا اور عورتین پہر حضرت عائشہ کہتی ہین کہ یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور آپ کو اجازت ہوگئی کہ جتنی
عورتین چاہین نکاح مین لاوین)

الحث على النكاح

نکاح پر رغبت دلانے کا بیان **عن** عَلْقَمَةَ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى يَعْنِي فِتْيَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ **ترجمہ** علقمہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ تہا مین ابن مسعود کے ساتھ اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک تہے حضرت عثمان رض فرمانے
لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوانون کے پاس آئے اور فرمایا جو شخص تم مین سے طاقت رکھتا ہو (جورو کو کھلانے
پلانے کی) وہ تو نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی بیگانی عورتون پر نہین پڑتی) اور
شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے (زنا سے) اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکہے (یعنی مفلس ہو) وہ روزے رکہے
روزہ اوسکو خصی بنا دیگا (یعنی شہوت کو میٹ دیگا) **عن** عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ
هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ
وِجَاءٌ **ترجمہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابن مسعود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اگر تمکو خواہش ہو کسی
جوان عورت کی تو نکاح کرا دون مین تمہارا اوسکے ساتھہ پہر بلایا عبد اللہ بن مسعود نے علقمہ کو اور سنائی اوسکو
حدیث کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طاقت ہو اوسکو نکاح کرنا چاہیے اسلیے کہ نکاح نیچے کر دیتا
ہے انسان کی نگاہ کو اور بچاتا ہے زنا سے اور جسکو طاقت نہو وہ اوسکو روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ روزہ اوسکے

حق میں وجاء کی مثل ہے وجاء کے معنی خصیے کچلنا یعنی خصی کرنا عن عبد اللہ قال لنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ
لہ وجاء ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں میں
جسکو طاقت ہے اوسکو چاہیے کہ نکاح کرے اور جسکو طاقت نہیں وہ روزہ اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے
حق میں ایسا ہے جیسا کسی کے خصیے کچل دیے جاویں عن عبد اللہ قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلینکح فانہ اغض للبصر واحصن للفرج
ومن لا فلیصم فان الصوم لہ وجاء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے جوانوں کی جماعت تمکو نکاح کر لینا چاہیے اگر تمکو طاقت ہے اسلیے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھوں کو نظر
سے اور مرد اور عورت کے مکان خاص کو بدکاری سے اور جسکو طاقت نہیں تو اوسکو چاہیے کہ روزہ رکھا کرے کیونکہ اوسکے
واسطے روزہ وجاء ہے یعنی اوسکی شہوت کا توڑ ہے عن عبد اللہ قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج وساق الحدیث ترجمہ اسکا
اور اوپر کی حدیث کا ایک ہی ہے اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بھی اوپر کی حدیث کی مانند بیان
کیا ہے عن علقمۃ قال کنت امشی مع عبد اللہ بمنی فلقیہ عثمان فقام معہ یحدثہ
فقال یا ابا عبد الرحمن الا ازوجک جاریۃ شابۃ فلعلہا ان تذکرک بعض ما مضی
منک فقال عبد اللہ اما لئن قلت ذلک لقد قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا
معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ترجمہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا میں منا
میں عبد اللہ کے ساتھ وہاں ملاقات ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ ٹھہر گئے اون سے باتیں
کرنے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابا عبد الرحمن میں نکاح کرا دوں تیرا ایک جوان چھوکری سے
امید ہے کہ وہ یاد دلا دے تجھکو تیرے دن گذرے ہوئے یعنی جوانی کے مزے پھر اوٹھا وے عبد اللہ بولے آپ مجھکو
یہہ بات آج کہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو پہلے ہی یہہ بات یوں فرمائی تھی اے جماعت جوانوں کی تم
میں سے جسکو طاقت ہے اوسکو چاہیے نکاح کر لینا **باب النہی عن التبتل** یعنی مجرد رہنے
سے منع کرنے کے بیان میں عن سعد بن ابی وقاص قال لقد رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی عثمان التبتل ولو اذن لہ لاختصینا ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
اجازت نہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے کی اگر اجازت دیتے اوسکو تو
ہم خصی ہو جاتے ف یعنی خوب مجرد رہتے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نهى عن التبتل ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجرد رہنے سے عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التبتل ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن أبي سلمة أن أبا هريرة قال قلت يا رسول الله إني رجل شاب وقد
خشيت على نفسي العنت ولا أجد طولا أتزوج النساء أفأختصي فأعرض عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى قال ثلاثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا هريرة جف القلم بما أنت
لاق فاختص أو دع ترجمہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ میں جوان آدمی ہوں یا رسول اللہ ڈرتا ہوں گناہ میں پڑ جانے سے اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی
نہیں کہ نکاح کر لوں کوئی عورت اجازت ہو تو خصی ہو جاؤں آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ تین بار کہا
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ قلم لکھکر سوکھ گیا جو کچھ تیرے آگے آنیوالا ہے
اب اسپر تو خصی ہو جا یا نہو ف یعنی جو کچھ تیرے آگے آنیوالا ہے وہ لکھ چکی اور قلم خشک ہوا یعنی اب کچھ زیادہ
کم نہ لکھا جاویگا پھر اگر تیری قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہوگی خصی ہونے سے کیا فائدہ عن سعد بن هشام
أنه دخل على أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها قلت إني أريد أن أسألك عن التبتل
فما ترين فيه قالت فلا تفعل أما سمعت الله عز وجل يقول ولقد أرسلنا رسلا من قبلك
وجعلنا لهم أزواجا وذرية فلا تبتتل ترجمہ سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ گئے سب
مسلمانوں کی ماں کی یہاں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں چاہتا
ہوں آپ سے ایک سوال کروں وہ یہ ہے کہ مجرد رہنا اور کبھی نکاح نہ کرنا آپکو کیسا نظر آتا ہے یعنی آپ اسکو بھلی بات
سمجھتی ہیں یا کیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہرگز ایسا کام نہ کرنا کیا تو نے نہیں سنا جو اللہ عز وجل نے قرآن
میں فرمایا ہے یعنی یہ آیت ولقد أرسلنا رسلا من قبلك الخ یعنی ہم نے بھیجے تجھ سے پہلے رسول جنکو دی تھیں ہم نے
عورتیں اور اولاد یہ آیت پڑھکر حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا کہ تو ہرگز تبتل نہ اختیار کرنا اے سعد عن أنس
أن نفرا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال بعضهم لا أتزوج النساء وقال بعضهم لا
آكل اللحم وقال بعضهم لا أنام على فراش وقال بعضهم أصوم فلا أفطر فبلغ ذلك رسول
الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله وأثنى عليه ثم قال ما بال أقوام يقولون كذا وكذا
لكني أصلي وأنام وأصوم وأفطر وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني ترجمہ
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں سے بعضی لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم نکاح نہ کریں
گے اور کچھ لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھاویں گے اور فرش پر نہ سوویں گے اور کتنے یوں کہنے لگے کہ ہم

روزہ رکھا کرینگے افطار نہ کرینگے تب یہ بات کہیں گے کوئی دن بے روزہ نہ رہینگے یہ خبر پہونچی رسول کو تب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر کر فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ رکھتا اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتا ہوں اور پھر جو کوئی کراہت کرے میری چال سے وہ شخص ہم میں سے نہیں **بَابُ مَعُونَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ** باب اسباب کے بیان میں جو کوئی نکاح کرے گناہ سے بچنے کے لیے اوسکا اللہ تعالیٰ مددگار ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مبارک پر ضروری ایک حق ٹھیرایا ہے ایک تو مکاتب ہے وہ مکاتب جسکا ارادہ بدل کتابت ادا کرنیکا ہو دوسرا نکاح کرنیوالا اس ارادے سے کہ گناہ سے بچے اور پاکدامن رہے اور تیسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنیوالا **نِكَاحُ الْأَبْكَارِ** کنواری عورت کو نکاح میں لانیکے فائدے کا بیان عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا میں نے پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر میں نے کہا ہاں آپنے کہا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپنے فرمایا کنواری کیوں نکی کہ کھیلتا تو اوس سے اور وہ کھیلتی تجھ سے عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ أَصَبْتَ امْرَأَةً بَعْدِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ أَيِّمًا قُلْتُ أَيِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم جورو والے ہوئے اے جابر ہمارے بعد کہا میں نے جی ہاں آپنے فرمایا کنواری کو کیا یا بیوہ کو جابر بولے بیوہ کو کیا آپنے فرمایا کنواری کیوں نکی جو کھیل کھلاتی تجھکو **تَزَوُّجُ الْمَرْأَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ** عورت کا نکاح کرنا اوسکے ہم عمر سے جائز ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں پیام دیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے آپنے فرمایا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے پھر پیام دیا حضرت علی رض نے آپنے اونکے ساتھ نکاح کر دیا فاطمہ رض کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹی فرمانے سے آپکی یہ غرض تھی کہ ان دونوں صاحبوں کی عمر بہت بڑی تھی اور حضرت فاطمہ رض کی عمر اون سے کہیں چھوٹی تھی

تَزَوُّجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ بیان نکاح کرنی مولیٰ کا آزاد عورت کے ساتھ

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي إِمَارَةِ مَرْوَانَ بِنْتَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَأْمُرُهَا بِالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَمِعَ مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَةِ سَعِيدٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكَنِهَا وَسَأَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الِانْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذَلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَأَرْسَلَتْ زَعَمَتْ إِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْأَلُهُمَا الَّذِي أَمَرَ لَهَا بِهِ زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَأَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى الَّذِي سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَآخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ

ترجمہ عبید اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور حالانکہ یہہ عبد اللہ جوان آدمی تھا اور اون دنون حکومت مروان کی تہی اور طلاق البتہ یعنی ایسی طلاق جسمین عورت کا کچہہ علاقہ باقی نرہے (یعنی ایسی جسکے بعد رجعت نہو سکے) اوسکو دی تہی پہر اس عورت کی خالہ نے جسکا نام فاطمہ تہا اوسکو کہلا بہیجا کہ تو عبد اللہ بن عمرو کے گہر مین سے نکل آ وہانسے چلی جا پہر سنی یہہ بات مروان نے اور حکم کیا اوسکو کہ پہر وہین جا کر رہے جہانسے نکل کر آئی ہے اور اوسکا سبب پوچہا کہ وہان سے کاہے کو نکل کر آئی اور عدت اپنے گہر کیون نہ پوری کی اوس عورت نے مروان کو کہلا بہیجا کہ مین اپنی خالہ کے کہنے سے نکل کر آئی تہی پہر اوسکی خالہ قیس کی بیٹی فاطمہ نامی نے یون بیان کیا کہ مین ابی عمرو بن حفص کے نکاح مین تہی پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابیطالب کو یمن کا امیر کر کر روانہ کیا میرا خاوند بہی اونکے ساتھہ گیا پہر جو طلاق کہ باقی رہی تہی (تین طلاقون مین سے) وہان جا کر مجھکو کہلا بہیجی اور مجھکو نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہدیا مین نے ان دونون کو کہوا بہیجا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کیا حکم کیا ہے اونہون نے کہا کہ اوسکو نفقہ یعنی خرچ نہ ملیگا ہان اگر حاملہ ہوگی تو اوسکو خرچ دینگے اور یہہ بہی کہا کہ اوسکو ہمارے گہر مین رہنا بہی ہمارے اجازت کے درست نہیں پہر فاطمہ کہنے لگی

کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور سب ماجرا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ دونوں سچ کہتے ہیں پہر میں نے
کہا یا رسول اللہ میں کہان چلی جاؤں آپنے فرمایا کہ تو ابن ام مکتوم اندہے کے ہان جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں
کیا ہے جا کر رہ میں نے عدت پوری کی اونکے نزدیک اور میں اپنے کپڑے اوتار دیتی تہی اونکے یہان پہر
سعد وغیرہ پہر نکاح کرا دیا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھ اور مولی کے بیٹے تہے اور
کیا مروان نے اس کا انکار اور کہا کہ ہمنے پہلے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی اور ہم عمل کرینگے اوسی طریق پر جس پر لوگوں کو
عمل کرتے دیکہا۔ یہ روایت مختصر ہے ف کیونکہ جس طلاق میں رجوع کی صورت باقی رہے اسمین نفقہ بعض کا
اکثر اونکا نہیں پڑتا اور اس مسئلہ میں اختلاف بہی ہے اور یہان اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کر دیا حالانکہ اسامہ بن زید زید کے بیٹے ہیں جو غلام کے بیٹے تہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ ابْنَةَ اَخِيْهِ هِنْدًا ابْنَةَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ
رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ فَوَرِثَ مِنْ مِّيْرَاثِهِ
حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهُ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَّاَخًا فِي الدِّيْنِ مُخْتَصَرٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ رض عتبہ کے بیٹے نے متبنی کیا سالم کو جو غلام آزاد تہا کسی
انصاری عورت کا اور ابو حذیفہ وہ شخص ہے جو حاضر تہا بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر ابو حذیفہ نے
اوس سالم کا نکاح کر دیا اپنی بہتیجی ہند نامی ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اور اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو
بیٹا بنایا تہا اور جاہلیت کے زمانے میں دستور تہا کہ متبنی کرنے والے کو اوس لڑکے کا باپ کہا کرتے تہے اور وہ لڑکا
وارث ہوا کرتا تہا اوسکی میراث کا یونہی دستور رہا مدت تک پہر اوتاری یہ آیت اللہ عزت اور بزرگی والے نے
پاک میں اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ
یعنی پکارو لے پالکوں کو اونکے باپ کا کر یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پہر اگر نہ جانتے ہو اونکے باپ کو تو تمہارے
بہائی ہیں دین میں اور رفیق ہیں الغرض جسکا باپ معلوم نہو تو وہ دین کے بہائی اور رفیق ہیں ف یہان اس
حدیث سے غرض یہ ہے کہ سالم کا نکاح عرب کی لڑکی سے ہوا اور حالانکہ سالم عرب کے شریفوں میں سے نہیں تہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ
مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

كما تبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا بن حارثة وانكح ابو حذيفة بن عتبة سالما بنت
اخيه هند ابنة الوليد بن عتبة بن ربيعة وكانت هند بنت الوليد بن عتبة من المهاجرات
الاول وهي يومئذ من افضل ايامى قريش فلما انزل الله عز وجل في زيد بن حارثة ادعوهم
لاباءهم هو اقسط عند الله رد كل احد ينتمي من اوليك الى ابيه فان لم يكن يعلم ابوه
رد الى مواليه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو حذیفہ بن عتبہ وہ شخص ہے جو حاضر تہا بدر میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس نے لے پالک کیا تہا سالم کو جو مولی تہا ایک انصاری عورت کا جیسا کہ لے پالک کیا
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح کر دیا تہا اپنی بھتیجی ہند نامی ولید کی
بیٹی سے اور ہند وہ عورت تہی جس نے اول زمانے میں ہجرت کی تہی اور اوس وقت میں وہ بیواؤں قریشوں
سے افضل تہی پہر جب اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت زید بن حارثہ کے مقدمہ میں ادعوهم لاباءهم هو اقسط
عند الله یعنی پکارو لے پالکوں کو اونکے باپ کا کر یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پہر ایک لے پالک کو نسبت کرنے
لگے اونکے باپوں کی طرف اور اگر معلوم نہو تا کسی کا باپ تو اونکو لگاتے اونکے مولاؤں کی طرف آگے
حسب کا بیان عن ابي بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احساب اهل الدنيا
الذي يذهبون اليه المال ترجمہ ابو بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دنیا داروں کا حسب جسکی طرف دوڑتے ہین مال ہے (یعنی مالداری اور تونگری کو حسب سمجہتے ہین حالانکہ حسب اون عمدہ
عادات اور اخلاق کو کہتے ہین جو نسبت در نسبت چلے آتے ہون اگرچہ روپیہ پیسہ نہو) على ما تنكح المرأة
عورت میں کیا بات دیکہکر نکاح کیا جاوے عن جابر انه تزوج امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلقيه النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتزوجت يا جابر قال قلت نعم بكرا ام ثيبا قال
قلت بل ثيبا قال فهلا بكرا تلاعبك قلت يا رسول الله كن لي اخوات فخشيت ان تدخل بيني
وبينهن قال فذاك اذن ان المرأة تنكح على دينها ومالها وجمالها فعليك بذات الدين
تربت يداك ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا ایک عورت کو اونہون نے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے نکاح کرنیکے بعد ملاقات ہوئی انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر پوچہا آپنے کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر مین نے
کہا جی ہان آپنے فرمایا کنواری یا بیاہی ہوئی وہ کہتے ہین کہ مین نے کہا بیاہی ہوئی یعنی ایک دفعہ اوسکا نکاح
ہو چکا ہے آپنے فرمایا کیون کنواری سے کا ہے کو نکیا جو تیرا دل بہلاتی مینے کہا یا رسول اللہ مجکو بہنین ہین ڈرا
مین ایسی عورت کے لانیسے اونکو پاس آپنے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو اچہا کیا تو نے اور فرمایا آپنے کہ عورت سے نکاح
کرتے ہین دینداری پر اوسکی یا مالداری پر یا خوبصورتی پر اور تجہکو دین والی کا اختیار کرنا لازم ہے تیرے ہاتہون

مٹی پڑی **ف** اس لفظ سے بد دعا دینا مقصود نہیں بلکہ ایک لفظ بول چال مین مستعمل ہے اور بد دعا بھی ہو سکتی ہے اسطرح کہ اگر تو اسکے خلاف کرے گا تو تیرا کام ناکارہ اور بیفائدہ ہوگا **كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ**

بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے **عَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ فَأَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ

فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ **ترجمہ**

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ ملی ہے مجھکو ایک عورت شریف اور مرتبہ والی لیکن اوسکو اولاد نہیں ہوتی کیا مین نکاح کرلون اوسکے ساتھہ آپنے منع کیا اوسکو پھر دوبارہ آیا پھر منع کیا اوسکو پھر تیسری بار آیا پھر منع کیا اوسکو اور آپنے کہ تم نکاح کرو ایسی عورت سے جسکو اولاد ہووے اور مرد کی دوست عاشق کی مانند کیونکہ مین امت کو بڑہاؤنگا تم سے **تَزْوِيجُ الزَّانِيَةِ** کنچنی کا نکاح مین لانا کیسا ہے **عَنْ**

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا

وَكَانَ يَحْمِلُ الْأُسَارَى مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ

بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ فَخَرَجَتْ فَرَأَتْ سَوَادِي فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ

مَنْ هٰذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا

عَنَاقُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ

الَّذِي يَحْمِلُ أُسَرَاءَكُمْ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَطَلَبَنِي ثَمَانِيَةٌ فَجَاءُوا

حَتّٰى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَطَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ وَأَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي

فَحَمَلْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى الْأَرَاكِ فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتِ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا

إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہین کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی تھا ایک سخت آدمی بزور آور اور مکے سے قیدیون کو سوار کراکر مدینہ کی طرف لایا کرتا تھا کہا مرثد نے بلایا مین نے ایک آدمی کو اسلیے کہ سواری پر بٹھالون اوسکو اور مکے مین ایک کنچنی عناق نامی اسکی آشنا تھی مرثد کہتا ہے جب مین نکلا تو دیوار کے سایہ مین ایک سیاہی نظر پڑی یعنی آدمی کے پرچھائین وہ بولی کون ہے یہہ مرثد ہے شاباش جم جم آوے تو اے مرثد چلو آج رات کو ڈیرے مین ہمارے ساتھہ سو جاؤ مرثد کہتے ہین مین نے کہا اے عناق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام فرمایا ہے وہ بولی اسے خیمے والو یہہ دلدل جانور ہے دلدل ایک پرندہ ہے جو رات کو نکلتا ہے اپنا مونہہ چھپائے ہوئے

اوٹھا لیجاویگا تمہارے قیدیون کو مکے سے مدینہ تک یہ سنکر مین خندمہ (ایک پہاڑ ہے) کی طرف چلا مرثد کہتے ہین ہمکو آٹھہ آدمی ڈھونڈتے ہوئے آئے اور میرے سر پر آکر کھڑے ہوگئے پھر موتا اونہون نے اونکا موت میرے سر پر پڑا لیکن اندھا کر دیا اللہ تعالی نے اونکو پھر آیا مین اپنے ساتھی کے پاس اور سوار کر لیا اوسکو جب آگیا مین اذاخر تک کہ نام ہے ایک موضع کا کھولدی مین نے قید اوسکی پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا مین نے کہ یا رسول اللہ مین عناق سے نکاح کرلون آپنے میری بات کا کچھہ جواب نہ دیا پھر اوتری یہہ آیت الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ یعنی اور بدکار عورت کو بیاہ نہین لیتا مگر مرد بدکار یا شرک کرنیوالا مرثد کہتے ہین کہ بلایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پڑھی یہہ آیت میرے سامنے اور کہا مت نکاح کر اوس سے **ف** مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے وسبب ایک یہہ کہ اوسکا کفو نہین اوسکو عار ہے دوسری یہہ کہ ایک سے دوسرے کو علت نہ لگ جاوے (موضح القرآن) بعضون نے کہا یہہ حکم ابتدائے اسلام مین تہا اوس وقت بدکار عورتون سے نکاح حرام ہوگیا تہا بعد اوسکے درست ہوگیا اس آیت سے وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ اب یعنی اگر توبہ کرے تو اوس سے نکاح درست ہے عن ابن عباس قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن عندي امرأة من أحب الناس إلي وهي لا تمنع يد لامس قال طلقها قال لا أصبر عنها قال استمتع بها ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا میری ایک عورت ہے اور وہ مجھکو سب لوگون سے زیادہ پیاری ہے اور اوسمین یہہ عیب ہے کہ اگر کوئی اوسکو ہاتھہ لگاتا ہے تو منع نہین کرتی یعنی زنا پر راضی ہوجاتی ہے آپنے فرمایا کہ تو اوسکو طلاق دیدے کہنے لگا مین اوسکے بغیر صبر نہین کرسکتا آپ نے فرمایا اپنا کام نکال اوس سے

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ

مکروہ ہے نکاح کرنا زنا کار عورتون سے عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تنكح النساء لأربعة لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی جاتی ہین عورتین چار چیزون سے مال کے سبب سے اور شرافت خاندانی کے سبب سے اور خوبصورتی کے سبب سے اور دین کے باعث سے تو اپنا کام حاصل کر دینوالے سے تیری ہاتھہ مٹی مین ملین **ف** یعنی ان سب چیزون مین دینداری بڑہکر ہے تو اوسی کو اختیار کر مال و دولت شرافت خوبصورتی بیدینی کے ساتھہ مزہ نہین دیتی انجام مین مصیبت اور تکلیف ہوتی ہے جبکہ دینداری ہمیشہ آرام رہتا ہے

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

کونسی عورتون مین اچھی کون سی عورت ہے عن أبي هريرة قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أي النساء خير قال التي تسره إذا نظر وتطيعه إذا أمر ولا تخالفه في نفسها ومالها بما يكره ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں میں کون سی عورت اچھی ہوتی ہے رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اوسکی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجالاوے اور مخالفت نہ کرے اوس سے اپنے جی میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے۔

المرأة الصالحة نیک عورت کا ملنا کیا خوبی رکھتا ہے

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدنیا کلها متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور فائدہ ہے لیکن اوسمیں سب سے بڑھکر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیکبخت ہے یعنی جسکو عورت نیکبخت خوش اخلاق ملے اوسکو سب سے بڑھکر دنیا میں دولت ملے

المرأة الغيرى جس عورت میں غیرت (رشک) بہت ہو

عن انس قالوا یا رسول اللہ الا تتزوج من نساء الانصار قال ان فيهم لغيرة شديدة ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہم لوگ انصار کی عورتوں سے نکاح کر لیا کریں یعنی مدینے والی عورتوں سے کئے وہ لوگ نکاح کرنا میں ترک کیا کریں یا آپ نے فرمایا انصار کی عورتوں میں غیرت بہت ہے

اباحة النظر قبل التزويج نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان

عن ابی ہریرة قال خطب رجل امرأة من الانصار فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل نظرت اليها قال لا فامره ان ينظر اليها ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغام بھیجا ایک آدمی نے مدینے والوں کو بیاہ کا فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اوسکو دیکھ بھی لیا ہے یا نہیں اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اوس عورت کو دیکھ لے یعنی بغیر دیکھے نکاح کرنا اچھا نہیں

عن المغيرة بن شعبة قال خطبت امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انظرت اليها قلت لا قال فانظر اليها فانه اجدر ان يؤدم بينكما ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اوسکو میں نے کہا نہیں فرمایا کہ دیکھ لے اوسکو اس سے الفت زیادہ ہوگی تم دونوں میں

التزويج في شوال عید کے مہینے میں نکاح کرنیکا بیان

عن عائشة قالت تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال وادخلت عليه في شوال وكانت عائشة تحب ان تدخل نساءها في شوال فاي نسائه كانت احظى عنده مني ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے عید کے مہینے میں اور گئی میں اونکے نزدیک عید کے مہینے میں اور مستحب جانتی تہیں بی بی عائشہؓ لوگون کے ملنے کے واسطے بھی یا نا یعنی عید کے مہینے میں لوگون کو اپنی عورتون کے نزدیک جانا چاہیے کیونکہ میرے برابر کوئی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ فائدہ لینے والی نہ تہی

اَلْخِطْبَةُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کے واسطے پیام کرنے کا بیان

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ مِنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ

ترجمہ عامر بن شراحیل فاطمہ قیس کی بیٹی سے سنکر روایت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تہی فاطمہ بنت قیس اون عورتون مین کی جنہون نے پہلی ہجرت کی تہی فاطمہ اپنا حال عامر بن شراحیل سے بیان کرتی ہے اور کہتی ہے کہ پیام بہیجا مجہکو عبد الرحمن بن عوف نے کئی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور پیغام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسامہ بن زید کے جو مولا تہے آپکے اور فاطمہ کہتی ہین مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی مجہسے محبت رکہتا ہے اوسکو چاہیے اسامہ سے محبت رکہے فاطمہ کہتی ہین جب گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بیچ مین نے کہا مین آپکے ہاتہ مین ہون یعنے آپکے اختیار مین ہون جس سے آپ چاہین اوس سے میرا نکاح کر دیجیے پہر فرمایا ام شریک کے نزدیک جا اور ام شریک ایک امیر عورت ہے انصار کے لوگون مین یعنی مدینے والون مین اور بہت کچہہ خرچتی ہے اللہ عزت اور بزرگی والے کی راہ مین اور اوترتے ہین اسکے ہان مہمان فاطمہ قیس کی بیٹی نے کہا ایسا ہی کرتی ہون یعنی ام شریک کے یہان جا کر رہتی ہون آپنے فرمایا ایسا نکر کیونکہ ام شریک کے مکان مین مہمانون کی کثرت ہے شاید تیری اوڑہنی سر کے جاوے یا تیری پنڈلیون پر سے کپڑا ہٹ جاوے پہر تجہے لوگ ننگی کہلی دیکہین گے تو تجہکو برا معلوم ہوگا اپنے چچا زاد بہائی عبد اللہ بن ام مکتوم کے پاس جا نا مناسب ہے اور وہ آدمی ہے فہر کے قبیلے سے (فہر نام ہے قبیلے کا) فاطمہ کہتی ہین کہ مین چلی گئی اونکے پاس اور اس حدیث مین مختصر کرکے بیان کیا ہے یعنی فاطمہؓ نے اپنے رہنے کا حال اس

حدیث میں بیان کیا اور دوسری حدیث میں بیان کیا ہے **اَلنَّھْیُ اَنْ یَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ** پیام پر پیام بھیجنے کے منع ہونیکا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ بَعْضٍ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا کرو دوسرے کے پیغام پر **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا لِتَکْتَفِیَ مَا فِیْ اِنَائِھَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بڑھایا کرو مول جو دینے کو خریدار کے اور نہ بیچے مقیم مسافر کا مال اور نہ بیچے کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی بکری پر اور پیغام بھیجے اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر اور طلاق نہ دلوادے کوئی عورت اپنی بہن مسلمان کو یعنی اپنی سوکن کے بیوطلاق کی درخواست نہ کرے تاکہ اوندھا دے جو چیز اوسکے برتن میں ہے **ف** جو چیز اوسکے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اوسکی حصے میں ہے غرض یہ ہے کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسری عورت مسلمان کے لیے ایسا خیال نہ کرے کہ اگر اسکو طلاق ہوجاویگی تو میں خاوند کے ساتھ آرام چین سے ہونگی اور اس سوکن کا جو حصہ تھا وہ بھی مجھکو ملیگا کیونکہ ہر کسیکا حصہ اوسکے ساتھ ہے اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں ملسکتا پھر ناحق اسکے لیے طلاق کی درخواست سے کیا فائدہ ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر یہانتک کہ نکاح کرلیوے وہ یا چھوڑ دیوے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ **ترجمہ** کئی بار ہوچکا ہے **خِطْبَۃُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَکَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَہٗ** نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول پیغام کرنیوالے کے یا اوسکے چھوڑ دینے کے پیچھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ الرَّجُلِ حَتّٰی یَتْرُکَ الْخَاطِبُ اَوْ یَاْذَنَ لَہُ الْخَاطِبُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا کرے تم میں سے کوئی دوسرے کی چیز بکنے کے وقت یعنی ایک کے خریدار کو اپنی ڈالا بیا ہی نہ بلایا کرے تاکہ خلل نہ پڑے اوسکی بیچا ہیں اور نکاح کا پیغام نہ کرے دوسرے آدمی کے پیغام پر

جب تک کہ وہ چھوڑ نہ دے یا اجازت نہ دے اوسکو **عن** أبي سلمة وعبد الرحمن بن ثوبان أنهما سألا فاطمة بنت قيس عن أمرها فقالت طلقني زوجي ثلاثا فكان يرزقني طعاما فيه شيء فقالت والله لئن كانت لي النفقة والسكنى لأطلبنها ولا أقبل هذا فقال الوكيل ليس لك سكنى ولا نفقة قالت فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال ليس لك سكنى ولا نفقة فاعتدي عند فلانة قالت وكان يأتيها أصحابه ثم قال اعتدي عند ابن أم مكتوم فإنه أعمى فإذا حللت فآذنيني فلما حللت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن خطبك فقلت معاوية ورجل آخر من قريش فقال النبي صلى الله عليه وسلم أما معاوية فإنه غلام من غلمان قريش لا شيء له وأما الآخر فإنه صاحب شر لا خير فيه ولكن انكحي أسامة فكرهته فقال لها ذلك ثلاث مرات فنكحته **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن بن ثوبان دونوں سے روایت ہے پوچھا ان دونوں نے فاطمہ بنت قیس سے اوسکا حال پھر بیان کرنی لگی فاطمہ اپنا حال اور کہنے لگی کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاق دیئے تھے اور کہانیکو دیا مجھکو کچھ اناج جو اچھا نہ تھا یعنی جھوٹا اناج جیسے جو وغیرہ فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا اپنے خاوند کے وکیل سے اگر مجھکو کہانا اور ٹھکانا دینا اوسپر پہنچتا ہوگا تو البتہ میں لیلونگی اوس سے یہہ دونوں اور میں نہیں لیتی یہہ اناج پھر میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا تجھے نہ کہانا دینا چاہیے اور نہ ٹھکانا فاطمہ کہتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہہ ذکر کیا پھر آپنے اوسیطرح فرمایا یعنی کہانا اور ٹھکانا تجھکو تیرے خاوند کی طرف سے نہیں پہنچتا چلی جا تو اپنی عدت کے دن پورے کر فلانی عورت کے یہاں فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا اوسکے یہاں آپکے آدمی آیا جایا کرتے ہیں آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہاں اپنی عدت کے دن گذارے کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے پھر آپنے فرمایا جب تیری عدت کے دن پورے ہو جاویں مجھسے اجازت لینا فاطمہ کہتی ہیں جب دن عدت کے پورے ہو چکے آپنے فرمایا کسکا پیغام آیا تیرے پاس میں نے عرض کیا کہ معاویہ کا اور ایک اور دوسرے شخص قریشی کا آپنے فرمایا معاویہ تو ایک لڑکا ہے قریشی لڑکوں میں کا اور اوسکے پاس کچھ بھی چیز نہیں اور رہا دوسرا آدمی وہ تو ایسا شریر ہے کہ جسکے پاس بھلائی کا نام بھی نہیں تو اسامہ سے نکاح کرلے فاطمہ کہتی ہیں میرا جی گھبرایا نفرت کیا اسامہ کے نام سے آپنے تین بار یہی فرمایا وہ کہتی ہیں پھر نکاح کرلیا میں نے اسامہ سے

باب إذا استشارت المرأة رجلا فيمن يخطبها هل يخبرها بما يعلم

باب پھر اسبات کے بیان میں جب پوچھے کوئی عورت پیغام بھیجنے والیکا حال تو بیان کر دینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو **عن** أبي سلمة بن عبد الرحمن عن فاطمة بنت قيس أن أبا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو غائب فأرسل إليها وكيله بشعير فسخطته فقال والله ما لك علينا

من شيء فجاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال ليس لك نفقة فأمرها
أن تعتد في بيت أم شريك ثم قال تلك امرأة يغشاها أصحابي اعتدي عند ابن أم مكتوم
فإنه رجل أعمى تضعين ثيابك فإذا حللت فآذنيني قالت فلما حللت ذكرت له أن معاوية
بن أبي سفيان وأبا جهم خطباني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما أبو جهم فلا يضع
عصاه عن عاتقه وأما معاوية فصعلوك لا مال له ولكن انكحي أسامة بن زيد فكرهته
ثم قال انكحي أسامة بن زيد فنكحته فجعل الله فيه خيرا واغتبطت به ترجمہ ابو سلمہ بن

عبدالرحمان سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس کو ابو عمرو بن حفص نے طلاق دیا (یعنی تین طلاق دی) اور اوسکو بالکل بے تعلق کردیا اور وہ کہیں مسافر تھی ہیں اوسکی طرف سے اوسکے وکیل نے کچھ جو بھیجے فاطمہ کو فاطمہ غصہ ہوئی اون جو اون کے بھیجنے پر پھر ابو عمرو کے وکیل نے کہا خدا کی قسم تیرا ہمپر کچھ حق نہیں پھر آئی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہی آپنے بھی فرمایا تجھکو خرچ نہ ملیگا پھر فاطمہ کو حکم کیا اپنی عدت کے دن گذارے ام شریک کے پاس پھر اوسکے بعد فرمایا ام شریک کو تو ہمارے اصحاب گھیرے رہتے ہیں بہتر اوسکے یہاں جایا کرتے ہیں تو عبداللہ بن ام مکتوم کے یہاں اپنی عدت کے دن پورے کر کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے تو اپنے کپڑے اوتاریگی تو بھی کچھ ڈر نہیں اور جب تیری عدت پوری ہو جاوے تب مجھسے اذن لیجیو فاطمہ کہتی ہیں جب حلال ہوئی میں عدت سے نکلنا یعنی پوری ہوگئی عدت اور جائز ہوا نکاح کرلینا دوسرے سے تو میں نے معاویہ اور ابوجہم کے پیغام دینے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا ابوجہم کے کندھے سے لٹھ نہیں اوترتا اور معاویہ مفلس ہے اوسکے پاس ایک دمڑی نہیں تو نکاح کرلے اسامہ سے فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا نہیں اسامہ سے پھر فرمایا آپنے تو اسامہ کو کرلے پھر کرلیا میں نے اسامہ کو اور اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور برکت دی اوسکے نکاح میں اور رشک کیا لوگوں نے مجھپر

إذا استشار رجل رجلا في المرأة هل يخبره بما يعلم

باب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہدیوے وہ شخص جسے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو

عن أبي هريرة قال جاء رجل من الأنصار إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تزوجت امرأة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا
نظرت إليها فإن في أعين الأنصار شيئا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی انصاری آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں آپنے فرمایا تونے دیکھ لیا ہے اوس عورت کو کیونکہ انصاری لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے ف آپنے مردوں پر عورتوں کو قیاس کیا یا قصد کسی عورت کو دیکھ لیا ہوگا

عن أبي هريرة أن رجلا أراد أن يتزوج امرأة فقال النبي

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا

ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا دیکھ لے اوسکو اسلیے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ نقص ہوتا ہے

باب عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَى مَنْ يَرْضَى

باب اسبات کے بیان مین پیش کرے لڑکے والا لڑکی کو اوسکے روبرو جس سے لڑکی کے والا خوش ہو

عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ

حُذَافَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَلَقِيتُ

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ ذٰلِكَ فَلَبِثْتُ

لَيَالِيَ فَلَقِيتُهُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُمَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَخَطَبَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي

أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ

فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا نَكَحْتُهَا

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیوہ ہوئے حفصہ جو آپکی بیٹی تہی تہا خاوند حفصہؓ کا خنیس جنکا نام ابن حذافہ تہا اور ابن حذافہ صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون صحابیون مین کے جو بدر مین حاضر تہے وہ مرگئے مدینہ طیبہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین ملا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور پیش کیا حفصہؓ کو اونکے سامنے اور کہا مین نے اگر تم چاہتے ہو تو نکاح کر دیتا ہون مین تمہارا حفصہؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کہنے لگے مین فکر کرونگا اس بات مین حضرت عمرؓ فرماتے ہین مین ٹہیر رہا کئی راتین پہر جواب دیا حضرت عثمانؓ نے مین اندنون نکاح کرنا نہین چاہتا پہر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہر ملا مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہر کہا مین نے اونکو اگر تم چاہتے ہو تو حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیتا ہون پہر کچھ نہ کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھے رنج ہوا انکے جواب نہ دینے پر عثمان رضی اللہ عنہ کی بات سے بہی زیادہ پہر مین کئی راتین ٹہیر رہا آخر پیغام کیا اوسکے لیے مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نکاح کر دیا اوسکا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ملاقات کی میرے سے ابوبکرؓ نے اور کہنے لگے شاید تجہکو رنج ہوا ہوگا میرے چپ رہنے پہ جب تو نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو میرے سامنے کیا تہا حضرت عمرؓ نے کہا ہان حضرت ابوبکرؓ فرمانے لگے جب تو نے میرے سامنے کیا اور مین نے کچھ جواب نہ دیا اوسکی وجہ یہہ تہی حضرت کو مین نے حفصہؓ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تہا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنا مناسب سمجہا نا اور خیال کر لیا اگر آپ اوسکو نہ کرینگے تو مین نکاح کر لونگا

باب

عرض المرأة نفسها على من ترضى باب اس بیان میں کہ عورت جس شخص سے راضی ہو وہ اس آدمی سے خود نکاح کرنیکی درخواست کر سکتی ہے

عن ثابت البناني يقول كنت عند أنس بن مالك وعنده ابنة له فقال جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرضت عليه نفسها فقالت يا رسول الله ألك في حاجة **ترجمہ** ثابت بنانی سے روایت ہے میں بیٹھا تھا نزدیک انس بن مالک رض کی اور انکے پاس انکی لڑکی بھی موجود تھی انس رض فرمانے لگے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خود سامنے آکر کہنے لگی یا رسول اللہ آپکو میری کچھ حاجت ہے یعنی آپکو اگر عورت کی خواہش ہو تو مجھسے نکاح کر لو

عن أنس أن امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وسلم فضحكت ابنة أنس فقالت ما كان أقل حياءها فقال أنس هي خير منك عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے خود پیش کیا اپنے آپکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی نکاح کی درخواست کی جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہہ سنکر ہنسی انس رض کی بیٹی اور کہنے لگی کیا بے شرم تھی یہہ عورت انس رض نے کہا تجھسے بہتر تھی یہہ عورت کیونکہ پیش کیا تھا اوس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

صلوة المرأة إذا خطبت واستخارتها ربها جب پیغام لگے کسی عورت کو نکاح کا تو نماز پڑھے اور استخارہ کرے اپنے رب سے

عن أنس قال لما انقضت عدة زينب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لزيد اذكرها علي قال زيد فانطلقت فقلت يا زينب أبشري أرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرك فقالت ما أنا بصانعة شيئا حتى أستأمر ربي فقامت إلى مسجدها ونزل القرآن وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل بغير إذن **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب پوری ہو چکی عدت زینب کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو جا کر زینب کے پاس میرا ذکر کر زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جا کر کہا زینب سے خوشی کر لو اے زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجھکو تیرے پاس آپ ذکر کرتے تھے تیرا زینب بولی میں ابھی کچھ نکرونگی یہانتک کہ میں حکم لے لوں اپنے رب کا یہہ کہکر کھڑی ہوئی اپنی مسجد میں اور اوترا قرآن پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بے اجازت چلے آئے گھر میں اسلئے کہ قرآن میں اللہ نے یوں اوتارا ہے کہ ہم نے تیرا نکاح کر دیا زینب سے پھر جب نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت کیا ضرور تھا

عن أنس بن مالك يقول كانت زينب بنت جحش تفخر على نساء النبي صلى الله عليه وسلم تقول إن الله عز وجل أنكحني من السماء وفيها نزلت آية الحجاب **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فخر کرتی تھی زینب جحش کی بیٹی سب عورتوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہتی تھی میرا نکاح اللہ بزرگی اور عزت والے نے آسمان پر کیا اور زینب کے مقدمہ میں اوتری پردے کی آیت

كيف الاستخارة استخارہ کیسی کرتے ہیں عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول
اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم يقول اللهم اني استخيرك
بعلمك واستعينك بقدرتك واسألك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم
ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي
وعاقبة امري او قال في عاجل امري واجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه و
ان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال في عاجل
امري واجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم ارضني به قال
ويسمي حاجته **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتے تھے استخارہ
ہر کام کے لیے جیسے سکھایا کرتے تھے سورہ قرآن کی یعنی جیسا اہتمام قرآن کے سکھانے مین کرتے تھے ویسا ہی
استخارہ کے سکھانے مین بھی کوشش کرتے تھے اور یون فرماتے تھے جب کسیکو کوئی کام آپڑے تو اول دو رکعت نفل
پڑھے پھر یہ دعا کرے اللهم اني استخيرك بعلمك واستعينك بقدرتك واسألك من فضلك
العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم
ان هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال في عاجل امري واجله فا
قدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي
وعاقبة امري او قال في عاجل امري واجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان
ثم ارضني به قال ويسمي حاجته **ترجمہ** اس دعا کا یہ ہے اے اللہ مین خیر اور بھلائی مانگتا ہون تجھسے
تیرے علم کی برکت سے اور مدد چاہتا ہون تیری قدرت سے اور چاہتا ہون تیرا بہت بڑا فضل اور کرم کیونکہ تو زبردست
اور سکت والا ہے اور مین عاجز اور بے سکت ہون اور تو جانتا ہے اور بہت جانتا ہے تجھکو خوب معلوم ہین
غیب کے حال اے اللہ میرے اگر تو جانتا ہے یہ کام خیر ہے اور بہتر ہے میرے لیے دین اور دنیا مین اور نیک ہوگا اس
کام کا اخیر اور انجام میرے لیے راوی کہتا ہے فی دینی ومعاشی فرمایا یا عاجل امری واجلہ فرمایا یعنی راوی کو شک ہے اور
غرض معنی دونون کے قریب قریب ہین عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد اخیر اوسکام کا غرض دونون
لفظون مین سے کوئی سا پڑھ لیوے پھر کہے میرے قبضے مین کر اسکام کو اور آسان کر اوسکو میرے لیے اور مبارک کر
اوسکام کو میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے یہ کام میرے واسطے برا ہے اور نقصان ہے میرے دین اور دنیا کا ہمیں
برا ہوگا اسکا انجام میرے حق مین تو ہٹا دے اوسکام کو مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اوسکام سے یعنی نہ پورا کر اوسکو

او پیغمبر عنایت کر مجہکو اور بہلا کر میرا ایمان سے ہو سکو اور خوش کر میرا دل اوسی کے ساتھہ اور فرمایا نبی نے کہ نام لیوے
حاجت اپنی حاجت کا ف مثلا یون کہے اللھم ان کنت تعلم ھذا النکاح یا ھذہ التجارۃ خیرا لی الخ
جو کام پیش آوے اوسکا نام لیا جاوے امر لفظ کی جگہہ پہر کیونکہ امر کام کو کہتے ہین باب انکاح الابن امہ
بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھہ کر سکتا ہے عن ام سلمۃ لما انقضت عدتھا بعث الیھا ابو بکر
یخطبھا علیہ فلم تزوجہ فبعث الیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن الخطاب یخطبھا
علیہ فقالت اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی امرأۃ غیری وانی امرأۃ مصبیۃ ولیس
احد من اولیائی شاھد فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال ارجع
الیھا فقل لھا اما قولک انی امرأۃ غیری فسادعو اللہ لک فیذھب غیرتک واما قولک انی امرأۃ
مصبیۃ فستکفین صبیانک واما قولک ان لیس احد من اولیائک شاھد فلا غائب یکرہ
ذلک فقالت لابنھا یا عمر قم فزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزوجہ مختصر ترجمہ ام سلمۃ
سے روایت ہے جب تمام ہوگئی عدت ام سلمہ کی آیا آدمی حضرت ابو بکر کا نکاح کا پیغام لیکر اونکے پاس انہون نے قبول
نہ کیا اوسکو پہر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے ہوئے پیغام کہنے کو کہا بی بی ام سلمہ
نے مین ایک عورت غیری ہون (یعنی بہت جلنے والی) اور مین بچون والی اور میرے والی یہان حاضر نہین
ہین پہر آئے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس بات کا آپکے روبرو آپنے فرمایا پہر جاؤ
اوسکے پاس اور کہو اوس سے یہہ جو تم کہتے ہو کہ مین غیری ہون تو اوسکا جواب یہہ ہے مین خدا سے دعا کرونگا وہ تیری
جلن کہو دیگا اور بچے تیرے تو تو کفایت کرتی ہے او بچے لیے اور یہہ جو تم کہتی ہو کہ میرے والی یہان موجود
نہین تو اوسکا جواب یہہ ہے تیرے سب والی غائب ہون یا حاضر اس بات سے برا نہ مانینگے یہہ بات سنکر حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرمایا اوٹھ اے عمر یعنی اپنے بیٹے سے نکاح کر دے میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عمر
نے نکاح کر دیا اپنی ماں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسمین مختصر بیان ہے باب انکاح الرجل ابنتہ
الصغیرۃ کوئی آدمی چہوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تزوجھا وھی بنت ست وبنی بھا وھی بنت تسع ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اون سے جب وہ چہہ برس کی تہین اور خلوت ہوئی اونکے ساتھہ
جب وہ نو برس کی تہین عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسبع سنین
ودخل علی لتسع سنین ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اون سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سات برس کی عمر مین اور خلوت کی نو برس کی عمر مین ف تو جب اون سے نکاح کیا تہا وہ ابتدا تہا

اونکے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اونکا نکاح کردیا تہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہیے
نکاح کرسکتا ہے عن عائشۃ تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتسع سنین وصحبتہ
تسعا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اونسے نو برس کی عمر میں اور وہ ساتھ
رہیں آپکے نو برس تک عن عائشۃ تزوجہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی بنت تسع ومات
عنہا وہی بنت ثمانی عشرۃ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نکاح کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے وہ نو برس کی لڑکی تہیں اور جب وفات پائی حضرت نے جب وہ اٹہارہ برس کی
تہیں

انکاح الرجل ابنتہ الکبیرۃ

کوئی شخص اپنی بڑی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو
درست ہے عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال تایمت حفصۃ بنت عمر من خنیس بن حذافۃ
السہمی وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوفی بالمدینۃ قال عمر فاتیت
عثمان بن عفان فعرضت علیہ حفصۃ بنت عمر قال قلت ان شئت انکحتک حفصۃ قال سانظر
فی امری فلبثت لیالی ثم لقینی فقال قد بدا لی ان لا اتزوج یومی ہذا قال عمر فاتیت
ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فقلت ان شئت زوجتک حفصۃ بنت عمر فصمت ابو بکر
فلم یرجع الی شیئا فکنت علیہ اوجد منی علی عثمان فلبثت لیالی ثم خطبہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانکحتہا ایاہ فلقینی ابو بکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ
فلم ارجع الیک شیئا قال عمر قلت نعم قال فانہ لم یمنعنی ان ارجع الیک شیئا فیما عرضت
علی الا انی قد کنت علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکرہا ولم اکن لافشی سر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو ترکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلتہا ترجمہ عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے بیوہ ہوئی حفصہ عمر کی بیٹی جو زوجہ تہیں خنیس بن حذافہ کی اور تہا یہ شخص صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا فوت ہوا مدینہ طیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گیا عثمان بن عفان کے پاس پہر بیان
کیا میں نے حفصہ کا حال اونکے پاس اور کہا میں نے اگر تمہاری مرضی ہو تو حفصہ کا نکاح تمسے کردیتا ہوں حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں اپنے حال کو دیکہکر جواب دونگا حضرت عمر فرماتے ہیں میں کئی رات چپ رہا پہر حضرت
عثمان نے آکر یہ جواب دیا مجہے ظاہر ہوئی یہہ بات کہ آجکے روز نکاح کرنا میرے لیے مناسب نہیں یعنی ان دنوں
میں نکاح نہیں کرتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہر آیا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اون سے بہی کہا
میں نے اگر تمکو خواہش ہے تو تزوج کردیتا ہوں تمہارا حفصہ عمر رضی کی بیٹی سے حضرت ابوبکر رضی چپ رہے اور کچہہ جواب
ندیا حضرت عمر رضی فرماتے ہیں مجہکو اون پر بہت غصہ آیا اتنا عثمان پر بہی نہیں آیا تہا پہر کئی راتیں مجہکو اسی حالت میں

گذرے پھر پیغام کیا حفصہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی فرماتے ہیں میں نے نکاح کر دیا حفصہ کا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسکے بعد ملاقات ہوئی میری حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر کہنے لگے
شاید تمکو خفگی اور رنج ہوا ہو اوسوقت جب تمنے بیان کیا تھا حفصہ کا حال میرے سامنے اور میں نے تمکو پلٹ کر اوسکا
کچھ جواب نہ دیا تھا حضرت عمر نے کہا ہاں یعنی رنج تو ہوا تھا حضرت ابو بکر کہنے لگے اوسوقت جو میں نے تمکو لوٹا کر جواب نہ دیا
اوسکی وجہ یہی تھی کہ مجھے معلوم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا آدمی نہیں جو
فاش کر دیتا عمر عندیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میں نے اپنے جی میں خیال کر لیا تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکو نہیں کرینگے تو میں قبول کر لونگا **اِسْتِئْذَانُ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا** کنواری عورت سے
اوسکا نکاح کرنیکے لیے اجازت لینا چاہیے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ جوان عورت زیادہ مستحق ہے اپنی ذات کے معاملے میں اپنے
ولی سے یعنی جب عورت جوان ہوگئی تو اوسپر اوسکا باپ یا بھائی وغیرہ جبر اور تعدی نہیں کر سکتے نکاح کے باب میں
اور کنواری سے اذن لینا چاہیے اور اذن دینا اوسکا خاموش رہنا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ترجمہ اوپر گذرا
کیونکہ یتیمہ اور کنواری سے ایک ہی معنی میں اسجگہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْأَيِّمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ترجمہ ایک ہے لیکن لفظوں
کا فرق ہے یہاں اولی فرمایا ہے وہاں احق فرمایا احق اور اولی سے ایک ہی مطلب ہے یعنے وہ اپنے نفس کی خود
مالک ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ
أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر عورت کنواری نہ ہو تو ولی کا اوسپر کچھ بس نہیں چلتا اور کنواری سے اجازت لیکر نکاح کرنا چاہیے
اور پوچھنے کے وقت چپ رہنا ہی اوسکا اقرار اور اجازت دینا سمجھا گیا ہے **اِسْتِئْمَارُ الْأَبِ الْبِكْرَ
فِي نَفْسِهَا** باپ کو چاہیے پوچھ لینا کنواری لڑکی سے اوسکے نکاح کرنیکے لیے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا وَإِذْنُهَا
صُمَاتُهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری نہیں وہ خود
مالک ہے اپنی ذات کی کاموں میں اور کنواری سو بھی اجازت لیکر کرے اوسکا باپ نکاح اوسکا **اِسْتِئْمَارُ
الثَّيِّبِ فِي نَفْسِهَا** اگر ثیبہ کا نکاح کرنا چاہے تو اوسکا حکم لیکر کرے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

جو باکرہ نہو

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی تستاذن ولا تنکح بکر حتی تستامر قالوا یا رسول اللہ
کیف اذنہا ان تسکت ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیب
عورت کا نکاح اوسکی اذن لیے بغیر نکرنا چاہیے اور کنواری کا نکاح بھی اوسکی مرضی سے اور حکم لیکر کرنا چاہیے
لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کنواری کیسی حکم دیگی یعنی وہ تو شرماتی بہت ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا حکم دینا ہے

اذن البکر کنواری عورت کے اذن کا بیان

عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استامروا النساء فی ابضاعہن قیل فان البکر تستحیی وتسکت قال ھو اذنہا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اور اجازت لیا کرو عورتوں سے اونکی بوجنی کے باب مین کسی نے کہا کنواری تو حیا کرتی اور چپ ہو جاتی ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ کیف اذنہا قال ان تسکت ترجمہ اوپر کی حدیث مین گذرا

الثیب یزوجہا ابوہا وھی کارھۃ

اگر عورت ثیب ہو اور اوسکا باپ نکاح کر دے اوسکی ناراضگی کے ساتھہ تو کیا حکم ہے ایسی عورت کا

عن خنساء بنت خذام ان اباہا زوجہا وھی ثیب فکرھت ذلک فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحہ ترجمہ خنساء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اوسکے باپ خذام نے نکاح کر دیا اوسکا اور یہہ ثیبہ تھی تو برا معلوم ہوا اوسکو اور آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہر توڑ ڈالا نکاح اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

البکر یزوجہا ابوہا وھی کارھۃ

اگر کنواری عورت کا نکاح کرین اور وہ ناراض ہو تو کیا حکم ہے

عن عائشۃ ان فتاۃ دخلت علیہا فقالت ان ابی زوجنی ابن اخیہ لیرفع بی خسیستہ وانا کارھۃ فقالت اجلسی حتی یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فارسل الی ابیہا فدعاہ فجعل الامر الیہا فقالت یا رسول اللہ قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان اعلم ان للنساء من الامر شیء ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے روایت ہے آئی ایک جوان لڑکی اونکے پاس اور کہنے لگی کہ میرے باپ نے نکاح کر دیا میرا اپنے بھتیجے سے اسلیے کہ جاتی رہے میرے سبب سے نحوست اور خساست اوسکی اور مین ناراض ہون اوسکے ساتھہ نکاح ہو جانے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹھہ جا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آوین پہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے اوسکے باپ کو بلا بہیجا پہر اختیار دیا آپنے اوس لڑکی کو وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ ہو گئی وہ بات جو کچھہ کر چکا میرا باپ یعنی تو نکاح ہو چکا اور باپ کا کیا ہوا کام مین رد نہین کرتی لیکن مین یہہ معلوم کیا چاہتی تھی کہ عورتون کا بھی کچھہ اختیار

ہوتا ہے اس امر میں یا نہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت لیجاوے کنواری سے اوسکی ذات اور نفس کے کاموں میں اگر چپ رہے تو وہی اوسکی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو نہیں زور اوسپر

الرخصۃ فی نکاح المحرم احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا جائز ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ بنت الحارث وہو محرم وفی حدیث یعلی بسرف ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ حارث کی بیٹی سے اور آپ اوسوقت احرام باندھے ہوئے تھے اور یعلی (کی نام راوی کا) حدیث میں مقام کا بھی ذکر ہے یعنی سرف میں جو نام ہے ایک جگہہ کا عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وہو محرم ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ اوسوقت احرام باندھے ہوئے تھے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکح میمونۃ وہو محرم وجعلت امرہا الی العباس فانکحہا ایاہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ اوسوقت محرم تھے حضرت میمونہ رضی کی طرف سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اونہوں نے نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وہو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی سے اور آپ محرم تھے

النہی عن نکاح المحرم محرم کو نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ دوسرے کا اور نہ پیام دیوے نکاح کا

ف یہ حدیث معارض ہے ابن عباس کی حدیث کی جو اوپر گذری مگر علمانے ابن عباس کی حدیث کو ترجیح دیا ہے اور اس حدیث کو ممانعت تنزیہی پر حمل کیا ہے عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب ترجمہ اوپر کی حدیث کا اور اس حدیث کا ایک ہے

ما یستحب من الکلام عند النکاح کونسا کلام مستحب ہے نکاح کے وقت عن عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشہد فی الصلوۃ والتشہد فی الحاجۃ قال التشہد فی الحاجۃ ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل اللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ

وَرَسُوْلُهٗ یعنی سب تعریف خدا تعالیٰ کے واسطے ہے اور میں سراہتا ہوں اوسکو اور پناہ مانگتا ہوں اوس سے
اور اپنی مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں اوس سے اور اللہ پناہ دے ہمکو ہماری شرارتوں سے اور جسکو وہ ہدایت
کرے اوسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسکو وہ راہ نہ دے اوسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد بندہ خدا ہیں اور اوسکے رسول ہیں اور یہ تینوں
آیتیں قرآن کی فقط حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور گواہی عبدیت اور رسالت یہ جیسا امت پر فرض ہے
ویسا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور جامع ترمذی میں لکھا ہے بیان کیا ان تینوں آیتوں
کو سفیان ثوری نے اول تو یہ آیت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ اور دوسری آیت یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اور تیسری آیت یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا
پہلی آیت سورہ آل عمران کے دسویں رکوع کا شروع ہے اور ترجمہ یہ ہے اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہئے
اوس سے ڈرنا اور نہ مریو مگر مسلمان اور دوسری آیت سورہ نساء کا شروع ہے اور ترجمہ اسکا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے
جسکا واسطہ دیتے ہو آپس میں اور خبردار رہو ناتوں سے اللہ ہے تم پر مطلع اس آیت میں لفظ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا مصحف
عثمانی میں نہیں ہے قرأت عبداللہ بن مسعود کی ہے اور شیخ نے اس لفظ کے معنی کے بعد خط کھینچ دیا ہے اور تیسری آیت سورہ
احزاب کے اخیر رکوع میں ہے اور ترجمہ اسکا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمکو تمہارے کام اور
بخشے تمہارے گناہ اور جو کوئی کہے پر چلا اللہ اور اوسکے رسول کی اوس نے پائی بڑی مراد۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ أَمَّا بَعْدُ ترجمہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے کچھ گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اوس وقت پڑھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ خطبہ الحمد للہ آخر تک اور فرمایا اما بعد یعنی بعد توحید و اثبات رسالت کے مطلب یہ ہے جو کوئی
بڑا کام شروع کرے یا لوگوں کو نصیحت منظور ہو تو یہ خطبہ پڑھ کر وہ کام کرنا مسنون ہے مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ
خطبہ کے مکروہ ہونے کا بیان عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خطبہ پڑھا

دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کہا ایک آدمی نے مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ
يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى یعنی جس نے کہا مانا اللہ اور اوسکے رسول کا اور نیک راہ پائی ہدایت اور بزرگی کی اور جس نے نافرمانی کی
اونکی بیشک وہ گمراہ ہوا اور راہ بہولا آپ نے اوسکا خطبہ سنکر فرمایا برا خطیب ہے تو **ف** کس لیے کہ تو نے اللہ اور
رسول کو برابر کردیا ضمیر لا کر ومن یعصہما میں یوں چاہیے تہا ومن یعص اللہ ورسولہ **بَابُ الْكَلَامِ الَّذِیْ**
يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ یہ باب ہے اوس بات کے بیان میں جس سے نکاح بندہ جاتا ہے **عَنْ** سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنِّیْ لَفِیْ الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِیْهَا رَاْيَكَ فَسَكَتَ
فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِیْهَا رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
هَلْ مَعَكَ شَیْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ
فَقَالَ لَمْ اَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ نَعَمْ مَعِیْ
سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا قَالَ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰی مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے میں لوگوں میں بیٹھا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک عورت کہڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے اپنے
تئیں آپکو بخشا اب جو آپ کی سمجھ میں اوے سو کیجیے آپ چپ رہے اور جواب نہ دیا پہر وہ کہڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ
میں نے اپنے تئیں آپکو بخشا آپ جو چاہیں سو کیجیے اتنے میں اوٹہا ایک آدمی جو کہنے لگا میرے ساتہہ نکاح کرا دیجیے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا تیرے پاس کچہہ ہے یعنی مہر وغیرہ اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جا ڈہونڈ کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹہی ملے تو
لیکر آ اوس نے جا کر ڈہونڈا اور تلاش کیا آخر پہر آیا اور کہنے لگا مجہکو تو لوہے کی انگوٹہی ملی نہ اور کچہہ ملا آپ نے فرمایا تجہے کچہہ
قرآن میں سے بہی یاد ہے اوس نے کہا ہاں فلانی سورت فلانی سورت یعنی کچہہ سورتیں ہیں سارا قرآن نہیں آپ نے
فرمایا میں نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اوس قرآن کے عوض جو تجہکو معلوم اور یاد ہے **اَلشُّرُوْطُ فِی النِّكَاحِ**
نکاح کی شرطوں کا بیان **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ
اَنْ يُّوْفٰی بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سب سے پہلے وہ شرط لائق پورا کرنیکے ہے جس سے حلال ہوئی تمہارے واسطے عورت کی شرمگاہ یعنی مہر کا ادا کرنا
سب سے مقدم ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جو شرط کیجاوے اوسکو پورا کرنا چاہیے کیونکہ سب سے پہلے مہر ہوا تو بعد اوسکے
اور شرطیں ہوئیں یعنی بعد مہر کے اور شرطوں کو پورا کرنا چاہیے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوْفٰی بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ **ترجمہ** اوپر گزرا **اَلنِّكَاحُ الَّذِیْ**

إِحْلَالُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا بیان اوس نکاح جس سے حلال ہوجاتی ہے تین طلاق دی
ہوئی عورت اوسکو جس نے طلاق دیا تہا اوسکو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ
وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ
تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے آئی عورت رفاعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھکو ایسی طلاق دی تہی رفاعہ نے جس سے میرا
تعلق اوسکے ساتھہ کچھہ نہ رہا یعنی تین طلاقیں دیں تہیں پہر میں نے عبد الرحمن بن زبیر کو کرلیا اوسکا سامان نہ کپڑے کا
پلہ جیسے کہ پہنی سست اور کمزور رہے یہہ بات سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمانے لگے شاید تو چاہتی ہوگی
پہر رفاعہ کے پاس چلی جاؤں یہہ بات کبہی نہیں ہونے کی جبتک نہ چکہے تیرے شہد کو اور تو نہ چکہے اوسکے شہد کو
یعنے جبتک عبد الرحمن تیرے ساتھہ صحبت نکریگا رفاعہ کو تو جائز نہوگی ف تو تین طلاق کے بعد صرف دوسرے نکاح
کرنا کافی نہیں بلکہ اوس سے صحبت ہونا بہی ضرور ہے تَحْرِيمُ الرَّبِيبَةِ الَّتِي فِي حِجْرِهِ بیان حرام ہونے ربیبہ کا
جو مرد کی پرورش میں ہو عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ وَأُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ
أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكَ فَقُلْتُ
نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِي فَقُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ
أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنَّهَا رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي
إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ
ترجمہ زینب بیٹی ابو سلمہ کی اور ماں اوسکی ام سلمہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عروہ سے بیان کرتی ہے میں نے ام حبیبہ
ابو سفیان کی بیٹی سے سنا تہا وہ ام حبیبہ یوں فرماتی تہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرلو
میری بہن کو آپنے فرمایا تیری بہی خوشی ہے کیا اسمیں میں نے کہا ہاں میری خوشی ہے کیا میں آپ کی اکیلی بی بی تہوڑی
ہوں (یعنی اور بہی سوکنیں ہیں) پہر بہن کی بہتری ہو تو مجہے خوشی ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری بہن
میرے لیئے حلال نہیں پہر میں نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے ہم تو آپسمیں ذکر کرتی تہیں کہ آپ درہ ابو سلمہ
کی بیٹی کو نکاح کرنیکا ارادہ رکہتے ہیں آپنے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو کہتے ہو میں نے کہا ہاں آپ فرمانے لگے
اگر وہ لڑکی میری ربیبہ بہی نہوتی تو بہی مجہکو حلال نہوتی اسواسطے کہ وہ میری بہتیجی ہے دودہ کے ناطے سے

دودھ پلایا مجھ کو اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے پھر آپ نے کہا کبھی اپنی بیٹیاں یا بہنوں کو میرے نکاح کے لئے تجویز کرنا تحریم

الجمع بين الام والبنت

ماں بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت يا رسول الله انكح بنت ابي تعني اختها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتحبين ذلك قالت نعم لست لك بمخلية واحب من يشركني في خير اختي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ذلك لا يحل لي قالت ام حبيبة يا رسول الله والله لقد تحدثنا انك تنكح درة بنت ابي سلمة فقال بنت ام سلمة فقالت ام حبيبة نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فوالله لو انها لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة ارضعتني وابا سلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن

ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نکاح کر لیجئے میری بہن سے آپ نے فرمایا کیا تو یہ بات پسند کرتی ہے کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ہاں یا رسول اللہ اور آپ کی میں نہ عورت جو اکیلی ہو اور چاہتی ہوں کہ بہن میری دل ہو چاہتی ہوں یہ بات کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو میرے ساتھ آپ نے فرمایا وہ مجھ کو حلال نہیں کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ قسم خدا کی ہم نے تو سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو بیٹی ہے ابوسلمہ کی آپ نے فرمایا کیا ام سلمہ کی لڑکی کہتی ہو تو ام حبیبہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ام سلمہ کی بیٹی کا ہی ذکر ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی اگر وہ ربیبہ میری جو پرورش میں ہے نہ ہوتی تو بھی مجھے جائز نہ تھی اس واسطے کہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے دودھ پلایا تھا مجھ کو اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے (نام عورت کا ہے) پھر آپ نے ام حبیبہ کو فرمایا پھر کبھی اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی تجویز میرے ساتھ نکاح کرنے کے لئے نہ کرنا

عن ام حبيبة رضي الله عنها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم انا قد تحدثنا انك ناكح درة بنت ابي سلمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلى ام سلمة لو اني لم انكح ام سلمة ما حلت لي ان اباها اخي من الرضاعة

ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنا ہے کہ آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں درہ نامی ابی سلمہ کی بیٹی سے آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے اگر ام سلمہ سے بھی میں نکاح نہ کرتا تو بھی مجھ کو حلال نہ تھی اس واسطے کہ اس کا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے ف یعنی درہ مجھ کو کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی اول تو یہ ہے کہ اس کی ماں میرے نکاح میں ہے وہ میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہے جو کہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسری یہ کہ اس کا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے

الجمع بين الاختين

دو بہنوں کا ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا حرام ہے عن ام حبيبة انها قالت يا رسول الله هل لك في اختي قال فاصنع ماذا قالت تزوجها قال فان ذلك احب اليك

قالت نعم لست لك بمخلية وأحب من يشركني في خير أختي قال إنها لا تحل لي قالت فإنه
قد بلغني أنك تخطب درة بنت أم سلمة قال بنت أبي سلمة قالت نعم قال والله
لو لم تكن ربيبتي ما حلت لي إنها لابنة أخي من الرضاعة فلا تعرضن علي بناتكن
ولا أخواتكن ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے یا رسول اللہ آپ میری بہن کی طرف
کچھ رغبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں کیا کروں اوسکو ام حبیبہ نے کہا نکاح کر لیجئے اوس سے آپ نے فرمایا وہ تجھکو
کیا معلوم ہوتا ہے اور تیرے دل کی خوشی ہے کیا اسکام میں ام حبیبہ نے فرمایا ہاں میری خوشی ہے میں کیونکہ
میں اکیلی نہیں ہوں پھر میں خوش ہوں اس بات سے کہ شامل ہو جاوے میرے ساتھ اس بھلائی میں آپ نے فرمایا وہ حلال
نہیں میرے لیے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لیکن میں نے سنا ہے کہ آپ درہ سے جو ام سلمہ کی بیٹی ہے نکاح کرنیوالے
ہیں آپ نے پوچھا وہی درہ جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ
بھی نہ ہوتی تو بھی وہ مجھکو حلال نہ تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا پھر تم مجھ سے
ذکر کرنا اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا

الجمع بين المرأة وعمتها

جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا
نکاح میں عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کی جاوے بھتیجی اور پھوپھی
اور نہ جمع کیجاوے خالہ اور بھانجی ف یعنی اگر کسی عورت کی بھتیجی کو نکاح کر لیا ہے تو اوسکے جیتے جی اوسکی
پھوپھی کو نکاح نکرے اور اگر بھانجی کو کر لیا ہے تو اوسکے جیتے اوسکی خالہ کو نکرے اور اگر پھوپھی سے کیا ہو
تو اوسکی بھتیجی سے نکرے اور اسی طرح خالہ کو کر لیا ہے تو بھانجی کو نکرے عن أبي هريرة يقول نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجمع بين المرأة وعمتها والمرأة وخالتها ترجمہ اوپر گذرا عن
أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه نهى أن تنكح المرأة على عمتها وخالتها
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی سے اور خالہ پر بھانجی
سے نکاح کرنے کو عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أربع نسوة يجمع بينهن
المرأة وعمتها والمرأة وخالتها ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار عورتوں کے جمع کرنے سے نکاح میں بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور الٹا
اسکا الٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم أنه قال لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ترجمہ اوپر گذرا عن أبي هريرة
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تنكح المرأة على عمتها وعلى خالتها ترجمہ اس

حدیث کا اور حدیث آئندہ کا بھی ایک ہے جو اوپر گذر چکا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا تحریم الجمع بین المرأة و خالتها بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے بھتیجی سے پھوپھی پر اور نہ بھانجی سے خالہ پر عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کے ہوتے بھتیجی کو نکاح کرنے سے اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو اوسکی پھوپھی سے نکاح کرنے کو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی کو اوسکی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے بھانجی کو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا ترجمہ اس حدیث اور حدیث آئندہ کا بھی آگے آتا ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کو پھوپھی پر اور بھانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے

ما یحرم من الرضاعة دودھ کے باعث سے کون کون سے ناطے حرام ہوتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَتْهُ الرَّضَاعَةُ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پیدا ہونے سے جتنے ناطے حرام ہوتے ہیں اوتنے ہی ناطے دودھ پینے کے باعث سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعۃ کا اور ولادۃ کا ایک ہی حکم ہے حرام ہونے میں نکاح کے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاَخْبَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِیْ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اونکو خبر ہوئی کہ اونکا چچا جسکا نام افلح ہے اونکے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے اور وہ دودھ کے ناطے سے چچا تھا ہوئی عائشہؓ نے اوس سے پردہ کیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا پردہ نکر اوس سے کیونکہ دودھ سے بھی اوتنے لوگ محرم ہوجاتے ہیں جتنے نسب سے محرم ہوتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں دودھ پلانے سے اوتنے ناطے جتنے حرام ہوتے ہیں نسب سے عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں اونپر انکے دودہ پینے پلانے سے جتنے حرام ہوتے ہیں اولاد یا نسل میں ہونے سے ف جنکا
بیان قرآن شریف میں بخوبی ذکر کیا ہے سورہ نسا میں تَحْرِيمُ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ
دودہ بہائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَتَوَّقُ فِي
قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ أَحَدٌ قُلْتُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ
لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آپ
جدا ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح کرنیکا شوق رکہتے ہیں یعنے بنی ہاشم کو چہوڑکر قریش میں کیوں نکاح
کرتے ہو آپنے فرمایا تیرے نزدیک کوئی ہے میں نے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی ہے آپنے فرمایا وہ تو میری بہتیجی ہے
دودہ کے ناطے سے وہ مجہے درست نہیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حمزہ کی بیٹی کا ذکر کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا وہ تو میرے دودہ بہائی کی بیٹی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
وَاللهِ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنیکے لیئے آپنے فرمایا وہ تو میری بہتیجی ہے دودہ کے ناطے
سے قسم خدا کی دودہ حرام کرتا ہے ویسا ہی جیسے ناتا حرام کرتا ہے الْقَدْرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ
الرَّضَاعَةِ کسقدر دودہ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْحَارِثُ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ
نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوتاری گئی تہی اللہ عزت اور بزرگی والے کی طرف سے یہہ آیت
یعنی عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ اور معنی اسکے دس گہونٹ معلوم اور ایک شخص کی یعنی حارث کی روایت
میں یوں آیا ہے اوتاری گئی تہی یہہ آیت قرآن کی آیتوں میں یعنی عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ اور حکم ان
دس گہونٹ معلومہ کا یہہ ہے کہ حرام کرتے ہیں نکاح کو پہر منسوخ ہوگئی پہلی اس آیت سے یعنی خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ
معنی اسکے پانچ گہونٹ معلوم پہر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن میں پڑہی
جاتی تہی ف مگر اب قرآن میں یہہ آیت نہیں ہے تو شاید بعد اوسکے تلاوت منسوخ ہوگئی اور حضرت عائشہ
کو خبر نہ ہوئی اور حکم اوسکا باقی رہا اور بعضوں کے نزدیک حکم بہی منسوخ ہوگیا تہوڑا دودہ پینا بہی حرام

کرو سے عن ام الفضل ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الرضاع فقال لا تحرم الاملاجۃ
ولا الاملاجتان فقال قتادۃ المصۃ ولا المصتان ترجمہ ام فضل رضی اللہ عنہا روایت ہے پوچھا کسی نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ آپ نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت ایکبار یا دو بار چھاتی چوسنے سے اور قتادہ
کی روایت میں بھی یونہی ہے عن عبد اللہ بن الزبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحرم المصۃ ولا
المصتان ترجمہ اوپر گزرا عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحرم المصۃ والمصتان
ترجمہ عبد اللہ بن زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چھاتی
کو یعنی ایک دو گھونٹ پینا حرام نہیں کرتا عن قتادۃ قال کتبنا الی ابراہیم بن یزید النخعی
نسألہ عن الرضاع فکتب ان شریحا حدثنا ان علیا وابن مسعود کانا یقولان یحرم
من الرضاع قلیلہ وکثیرہ وکان فی کتابہ ان ابا الشعثاء المحاربی حدثنا ان عائشۃ حدثتہ
ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تحرم الخطفۃ والخطفتان ترجمہ قتادہ
سے روایت ہے کہ لکھا ہم نے ابراہیم بن یزید نخعی کو استفسار رضاعت کے باب میں اونہوں نے جواب میں لکھا بیان کیا میرے
نزدیک شریح نے کہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود دونوں یوں فرماتے تھے حرام ہو جاتا ہے نکاح دودھ پینے
سے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا تھا ابو الشعثا محاربی نے مجھ سے بیان کیا اور اون سے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں حرام کرتا نکاح ایک یا دو بار کا اوچک لینا
یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا ف تو جب یہ حدیث موجود ہے کہ ایک یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی اوسپر
عمل کرنا بہتر ہے اور فتویٰ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود کا اوسکے خلاف حجت نہیں ہو سکتا عن عائشۃ
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی رجل قاعد فاشتد ذلک علیہ ورأیت
الغضب فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ انہ اخی من الرضاعۃ فقال انظرن ما اخوانکن ومرۃ
اخری انظرن من اخوانکن من الرضاعۃ فان الرضاعۃ من المجاعۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اور تھا میرے نزدیک ایک آدمی بیٹھا تھا شاق گذرا
یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیکھا میں نے غصہ آپکے منہ پر پھر کہا میں نے یا رسول اللہ یہ تو میرا بھائی
ہے دودھ کے ناتے سے آپ فرمانے لگے تم نظر کر لیا کرو کونسی تمہارے بھائی ہیں اور دوسری بار یوں فرمایا
دیکھ لیا کرو تمہاری بہنیں کونسی ہیں دودھ کے ناتے سے کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار ہو بھوک کے وقت میں ف یعنی وہ دودھ کہ حاجت کے دنوں میں پیا
ہو وہ معتبر ہے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہا وانہا سمعت رجلا یستأذن
فی بیت حفصۃ قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ ہذا الرجل یستأذن فی بیتک فقال

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز انکے یہاں تشریف رکھتے تھے حضرت عائشہ رض نے سنا کہ کوئی آدمی حضرت حفصہ کے گھر میں آنیکے لئے اجازت مانگتا ہے میں نے کہا ای رسول اللہ یہہ آدمی آپکے گھر میں آنیکے لئے اذن چاہتا ہے آپنے فرمایا میں نے اوسکو پہچانا وہ حفصہ کا چچا ہے دودھ کے ناطے سے حضرت عائشہ رض فرمانے لگیں اگر فلانا آدمی زندہ ہوتا وہ میرا چچا تھا دودھ کے ناطے سے میرے یہاں بھی آیا کرتا آپنے فرمایا رضاعت یعنے دودھ کا رشتہ حرام کر دیتا ہے نکاح کو جیسا حرام کر دیتا ہے اولاد اور نسل میں ہونا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي أَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِي لَهُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے آیا چچا رضاعی میرا ابو الجعد میں نے پھرا دیا اوسکو یعنی گھر میں نہ آنے دیا اور ہشام نے کہا کہ وہ ابو القعیس تھا پھر گھر میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ نے یہہ بات آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا اوسکو اذن دو گھر میں آنے کے لیے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اذن مانگا گھر میں آنے کے لیئے مجھسے ابو قعیس کے بھائی نے پردے کی آیت اترنے کے بعد میں نے انکار کیا اوسکو اذن دینے سے اس بات کا ذکر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپنے مجھسے فرمایا اذن دو اوسکو گھر میں آنیکا اسلیئے کہ تمہارا چچا ہے دودھ کے ناطے سے حضرت عائشہ رض نے عرض کیا مجھکو دودھ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا ہے آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے نزدیک آسکتا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے افلح بھائی ابو قعیس کا تھا اوس نے اذن مانگا مجھسے گھر میں آنیکے لئے میں نے انکار کیا اوسکو اذن دینے سے حالانکہ وہ میرا چچا تھا دودھ کے ناطے سے جس وقت تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خبر کی آپ سے اس امر کی آپنے فرمایا اجازت دے دو اوسکو گھر میں آنیکی اسلیئے کہ وہ تیرا چچا ہے حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں یہہ قصہ حجاب کی آیت اترنے کے بعد کا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

اذن انکا مجھے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کے لیے بعد اترنے آیت حجاب کے میں نے اذن نہ دیا اسکو جب آئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں میں نے پوچھا یہ مسئلہ آپ سے تو آپ نے فرمایا اجازت دو اسکو اسواسطے کہ وہ تمہارا
چچا ہے میں نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے دودھ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا پھر آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ
میں بھریں وہ تیرا چچا ہے عن عائشة قالت جاء أفلح أخو أبي القعيس يستأذن فقلت لا آذن له
حتى أستأذن نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم قلت له
جاء أفلح أخو أبي القعيس يستأذن فأبيت أن آذن له فقال ائذني له فإنه عمك فقلت إنما
أرضعتني امرأة أبي القعيس ولم يرضعني الرجل قال ائذني له فإنه عمك ترجمہ عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے ابو قعیس کے بھائی افلح نے اذن مانگا مجھ سے گھر میں آنے کے لیے میں نے اذن نہ دیا اور کہا کہ اجازت نہ
دونگی جب تک اجازت نہ لیلوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عرض کیا آپ کے روبرو کہ افلح
ابو قعیس کے بھائی آئے تھے اندر آنے کے لیے اذن مانگتے تھے میں نے انکار کیا اور انکو گھر میں آنے نہیں دیا
آپ نے فرمایا اجازت دی انکو گھر میں آنیکی اسواسطے کہ وہ تیرے چچا ہیں میں نے عرض کیا اے رسول اللہ دودھ ابی قعیس کی
بیوی نے پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا آپ نے فرمایا اذن دو اسکو وہ تیرا چچا ہے باب رضاع الکبیر
بڑی عمر میں دودھ پلانیکا بیان عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول جاءت سهلة
بنت سهيل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني لأرى في وجه أبي حذيفة
من دخول سالم علي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرضعيه قالت إنه ذو لحية
أبي حذيفة فقالت والله ما عرفته في وجه أبي حذيفة بعد ترجمہ حضرت عائشہ بیوی ہیں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہیں آئی سہلہ سہیل کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اے رسول اللہ
میں پاتی ہوں ابو حذیفہ کے منہ پر غصہ کا اثر سالم کے آنے سے میرے پاس آپ نے فرمایا اسکو تو اپنا دودھ پلا دے
اور سہلہ نے عرض کیا وہ تو داڑھی والا ہے پھر آپ نے فرمایا تو دودھ پلا اسکو پھر دودھ پلا دیا اور کر دیگا ابو حذیفہ کے منہ پر سے
غصہ کو یعنی وہ غصہ ابو حذیفہ کا جاتا رہیگا سہلہ کہتی ہیں پھر ابو حذیفہ کے منہ پر وہ بات کبھی نہ دیکھی میں نے
عن عائشة قالت جاءت سهلة بنت سهيل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت إني أرى
في وجه أبي حذيفة من دخول سالم علي قال فأرضعيه قالت وكيف أرضعه وهو رجل
كبير فقال ألست أعلم أنه رجل كبير ثم جاءت بعد فقالت والذي بعثك بالحق
نبيا ما رأيت في وجه أبي حذيفة بعد شيئا أكرهه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ سہلہ سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی ابو حذیفہ کے چہرہ پر میں دیکھتی ہوں سالم کے

گھر میں آتے ہیں آپنے فرمایا تو اوسکو دودھ پلادے وہ کہنے لگی کیونکر پلاؤں وہ تو جوان مرد ہے آپنے فرمایا کیا مجھکو معلوم نہیں کہ وہ جوان ہے عمرو کہتا ہے پھر ایک دن آئی اور کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے تمکو اوٹھایا اور کھڑا کیا دین حق پر پھر بنا کر اوسکو بعد ابو حذیفہ کو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اوسنے تیوری بدلے ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ حَتّٰى يَذْهَبَ غَيْرَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جورو کو ابو حذیفہ کی اس بات کا کہ دودھ پلادے سالم کو جو مولا ہے ابو حذیفہ کا اسلیے کہ جاتی رہے غیرت ابو حذیفہ کی پھر پلادیا اوس عورت نے دودھ اس سالم کو اگرچہ وہ لڑکا نہ تھا بلکہ پورا مرد تھا اور ربیعہ جو اس حدیث میں راوی ہیں یوں فرماتے ہیں تھا یہہ رخصت سالم کے لیے یعنی یہہ حکم خاص تھا سالم کے لیے اور کسیکو بڑے پن میں دودھ پلانیسے حرمت نہیں ہوتی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَلَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقَالَ حَدِّثْ بِهِ وَلَا تَهَابُهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی سہلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی اے رسول اللہ سالم آتا ہے ہمارے گھر اور اوسکو سمجھ ہے جیسا آدمیوں کو سمجھ ہوتی ہے یعنی عاقل و بالغ ہے اور جانتا ہے سب باتیں جیسے سیانے مرد جانتے ہیں یعنی جوان ہے اور دنیا کے کاموں سے واقف ہے بچہ نہیں آپنے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلادے تیری ساتھ اوس کا نکاح حرام ہو جاویگا اسکے سبب ابن ابی ملیکہ نے کہا پھر ٹھہرا میں ایک برس نہیں بیان کیا میں نے اس حدیث کو پھر جب ملاقات ہوئی میری قاسم سے اونہوں نے فرمایا تو بیان کر اس حدیث کو اور خوف نکر اسکے بیان کرنیسے ف ابن ابی ملیکہ اس حدیث کو راوی ہیں پہلے وہ ڈرتے تھے اس روایت کے بیان کرنیسے کیونکہ اکثر علما کے مذہب کے خلاف تھی پھر قاسم کے کہنے سے روایت کرنے لگے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوهُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ فَأَرْضَعَتْهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سالم مولا ابی حذیفہ کا رہتا تھا ابو حذیفہ کے گھر والوں کے ساتھ ملکر یعنی سب لوگ گھر کے جہاں رہتے تھے اون میں ملکر سالم بھی رہتا تھا اوسکے لیے کوئی جدا گھر نہ تھا پھر بنت سہیل کی بیٹی یعنی ابو حذیفہ کی جورو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہنے لگی کہ سالم عاقل بالغ مرد ہے اور اوسکو سب چیز کی سمجھ ہے اور وہ گھر میں آیا کرتا ہے اور میں سمجھتی ہوں

ابو حذیفہ اوسکے گہر مین آنے سے برا لگتا ہے لیس فرمایا اوسکو اپنا دودہ پلا دو تو اوسکے حق مین تو حرام ہو جائیگی
اور سہلہ دودہ پلا دیا سالم کو پہر وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے جاتی رہی پہر آئی ابو حذیفہ کی جورو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور کہنے لگی مین نے دودہ پلایا سالم کو جب سے تب سے وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے نکل گئی **عن**
عروة قال أبى سائر أزواج النبي صلى الله عليه وسلم أن يدخل عليهن بتلك الرضعة أحد
من الناس يريد رضاعة الكبير وقلن لعائشة والله ما نرى الذي أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم
سهلة بنت سهيل إلا رخصة في رضاعة سالم وحده من رسول الله صلى الله عليه وسلم والله
لا يدخل علينا أحد بهذه الرضعة ولا يرانا ترجمہ عروہ سے روایت ہے انکار کیا سب ازواج مطہرات نے اور کہا
کہ اس رضاعت کے باعث سے کسیکو گہر مین آنے دینیکی رخصت و اجازت نہ دینا چاہیے اس رضاعت سے غرض یہہ ہے
کہ بڑی عمر مین جو دودہ پلایا جاوے تو اوسکے سبب سے کسی کو گہر مین آنیکی اجازت نہین ہو سکتی اور سب نے کہا حضرت عائشہ سے
خدا کی قسم سہلہ کو جو حکم کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم خاص سالم کے حق مین تہا اور اونہون نے قسم کہا کر کہا
نہین ہے کہ اس رضاعت کے سبب سے کوئی (یعنی اگر یہہ حکم عام ہوتا تو ہمارے گہرون مین جا بجا آنیکا رواج ہوتا کیونکہ یہہ
حکم عام نہین ہے) **عن** أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت تقول أبى سائر أزواج النبي
صلى الله عليه وسلم أن يدخل عليهن بتلك الرضاعة وقلن لعائشة والله ما نرى هذه إلا رخصة
رخصها رسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة لسالم فلا يدخل علينا أحد بهذه الرضاعة ولا
يرانا ترجمہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انکار کیا سب بیبیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مسئلہ کے
ہونیکا اور نہین جائز رکہتی تہین کسیکا گہر آنا اسکے باعث سے اور کہا سب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قسم کہا کر
کہا ہمارے نزدیک یہہ رخصت نہین مگر سالم کیلئے بلکہ خاص کیا تہا اس حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم کیواسطے اور
نہین ہے یہہ بیان اس رضاعت کے سبب سے کوئی بیٹی سالم کے سوا اور کسی کو ایسا حکم نہین تاکہ اوسپر قیاس کرسکین اور
اجازت دین

الغيلة

دودہ پلانیوالی عورت سے جماع کرنا **عن** عائشة أن جدامة بنت وهب حدثتها
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد هممت أن أنهى عن الغيلة حتى ذكرت أن فارس
والروم يصنعونه وقال إسحاق يصنعونه فلا يضر أولادهم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
جدامہ وہب کی لڑکی بیان کرتی تہی حضرت عائشہ کے پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ارادہ ہوا تہا کہ لوگون
کو منع کرون غیلہ کرنے سے (یعنی دودہ پلانے مین جماع کرنے سے) پہر یاد آیا مجہکو فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہین اور
اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا اور اسحاق کی روایت مین جمع کا لفظ ہے یعنی یصنعون ہے اور ایک روایت مین یصنعونہ ہے
مطلب مین کچھ فرق نہین ف عربون کا یہہ خیال تہا کہ بچے کی ماں جب بچہ کو دودہ پلاتی ہو تو اوس سے صحبت

ذکر نا چاہئے اس سے کہ شاید عورت ضعیف ہو جاتی ہے یہ خیال صحیح نہیں البتہ اگر حمل رہ جاوے تو اوسکا دودھ بچہ کو
ضرر کرتا ہے **باب العزل** نہ داخل کرنا نطفے کا رحم میں عورت کے اور گرا دینا اوسکا فرج سے باہر
اسکا بیان ہے عن ابی سعید الخدری قال ذکر ذلک عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال وما ذاکم قلنا الرجل تکون لہ المرأۃ فیصیبہا ویکرہ الحمل وتکون
لہ الامۃ فیصیب منہا ویکرہ ان تحمل منہ قال لا علیکم ان لا تفعلوا فانما ھو القدر
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ذکر ہوا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا آپنے فرمایا
کیا ذکر ہوتا ہے تم میں ہمنے عرض کیا کسی شخص کی عورت ہے اور اوس سے وہ قربت کرتا ہے اور عورت کا حاملہ ہونا
نہیں چاہتا اور اسیطرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اوسکو اس سے حمل رہ جاوے آپنے فرمایا کچھ گناہ
نہیں تمپر ایسا کرنا یعنی اگر انزال باہر نکالکر کرو تو کچھ برا نہیں) اسواسطے کہ وہ قدر ہے ف یعنی نطفہ کا قرار پانا
اللہ تعالی کی طرف سے معین و مقرر ہو چکا ہے اوسمیں کسیکی کارستانی نہیں چلتی اگر اللہ کو حمل ٹہیرانا ہوگا تو تمکو اسکا علم
اوسوقت نہ ہوسکیگا نطفہ کو تم باہر ڈال سکو گے اور اسکا یہ خیال غلط ہے کہ جب ہم چاہینگے تب نطفہ ٹہیریگا حالانکہ یہ عن ابی سعید
الزرقی ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال ان امرأتی ترضع
وانا اکرہ ان تحمل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ما قد قدر فی الرحم سیکون
ترجمہ ابو سعید زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نطفہ بیکار کرنیکا مسئلہ اور
کہنے لگا میں حمل ٹہیرانا نہیں چاہتا اور میری جورو لڑکے کو دودھ پلاتی ہے آپنے فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم میں کہا گیا
ہے وہ ہو دیگا یعنی تقدیر کا لکھا جو ہوگا وہ ہرگز نہ مٹیگا **حق الرضاع وحرمتہ** رضاعت کا حق
کیا ہے اور کیونکر ادا ہو سکتا ہے عن حجاج بن حجاج عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ما یذھب عنی
مذمۃ الرضاع قال غرۃ عبد او امۃ ترجمہ حجاج نے کہا یا رسول اللہ رضاعت کا حق میرے پر سے کیونکر
ادا ہو فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے (دودھ پلانے کو ایک غلام یا لونڈی مول لیکر دیوے تا وہ اوسکی
خدمت کرے) **الشہادۃ فی الرضاع** ثابت ہونا رضاعت کا گواہی سے عن عقبۃ قال تزوجت
امرأۃ فجاءتنا امرأۃ سوداء فقالت انی قد ارضعتکما فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرتہ فقلت انی تزوجت فلانۃ بنت فلان فجاءتنی امرأۃ سوداء فقالت انی قد
ارضعتکما فاعرض عنی فاتیتہ من قبل وجہہ فقلت انہا کاذبۃ قال وکیف بہا وقد
زعمت انہا قد ارضعتکما دعہا عنک ترجمہ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا میں نے ایک
عورت سے پھر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے میں آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اونہون نے آپکو قصے کی و ر بیان کیا مین نے آپکی روبرو فلانی عورت جو فلان کی بیٹی ہے مین نے اوس سے
نکاح کیا پہر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودہ پلایا آپنے میری طرف سے منہہ پہیر لیا پہر
مین آپکے منہ کیطرف آیا اور کہا مین نے وہ جہوٹی ہے آپنے فرمایا کیسی اوسکو جہوٹی کہین وہ اقرار کرتی ہے کہ تم
دونون کو اوس نے دودہ پلایا ہے تو چہوڑ دے اوسکو یعنی جسے تو نے نکاح کیا ہے **نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ**
باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنیوالا کیا حکم ہے **عَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ لَقِيْتُ خَالِيْ وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ
قَالَ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهٖ اَنْ اَضْرِبَ
عُنُقَهٗ اَوْ اَقْتُلَهٗ **ترجمہ** براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری ماموں سے اور اونکے پاس ایک جہنڈا بہی تہا
مین نے کہا کہان کا ارادہ ہے آپکا اونہون نے فرمایا مجہکو بہیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کیطرف اوسکی گردن
مارنے کو اور گردن مارنیکا سبب یہہ ہے کہ اوس نے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو سے اوسکے مرنیکے بعد **عَنِ الْبَرَاءِ**
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَبْتُ عَمِّيْ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاٰخُذَ مَالَهٗ **ترجمہ** براء رضی اللہ عنہ
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ملا مین اپنے چچا سے اور اونکے پاس ایک بہالا تہا مین نے پوچہا آپ کہان جاتے ہین
اونہون نے فرمایا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہے ایک آدمی کیطرف اوسنے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو
سے اوسکی گردن مارنے کو اور فرمایا ہے کہ لیلون اوسکا مال **تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنٰتُ**
مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ بیان آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
کا یعنی اسکا شان نزول کہان اور کسوقت ہوا ہے **عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ** اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ وَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ فَاَصَابُوْا لَهُمْ
سَبَايَا لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ هٰذَا لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا لشکر اوطاس کیطرف جو نام ہے ایک مقام کا طایف
مین پہر مقابلہ ہوا دشمن سے اور مارا اونکو اور غالب آئے پہر مشرکون پر اور ہاتہ لگین ہمکو بندیان اور اونکے خاوند
مشرکون مین ہوگئے تہے یعنی عورتین ہاتہ آئین پس مسلمانون نے اونکے ساتہہ صحبت کرنے سے پرہیز کیا پہر اوتاری اللہ
عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی حرام ہین تمپر
وہ عورتین جو نکاح مین ہین دوسرے آدمیون کے لیکن اوس وقت حرام نہین جب تم مالک ہو جاؤ اون کے
اور اس حدیث مین جو تفسیر آئی ہے اوس سے بہی یہی معنی نکلتے ہین اور وہ تفسیر یہہ ہے یعنی یہہ عورتین

تمکو حلال ہین عدت گذر جانے کے بعد کیونکہ جب یہہ عورتیں جہاد مین پکڑی گئین تو لونڈیان ہو گئین اگرچہ انکے خاوند کافر زندہ ہون پر عدت کے بعد مسلمان ان سے صحبت کر سکتے ہین)

باب الشغار بیٹی یا بہن کے مہر کے نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے ف شغار کے یہہ معنی ہین کہ دو شخص آپسمین نکاح کر لین مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کو دوسرے سے نکاح کر دے اور اسکے مہر کے بدلے مین اپنے داماد کی بہن کو نکاح کر لیوے ایسا دستور جاہلیت کے زمانے مین تہا اسلام مین یہہ نکاح کرنا حرام ہو گیا

عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتہب نہبۃ فلیس منا ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جلب ہے اسلام مین اور نہ جنب اور نہ شغار اور جس نے لوٹ لی وہ نہین ہم مین سے ف جلب کو کہتے ہین مال منگوانا مصدق کے پاس اپنے مال والون کو تکلیف ہوتی ہے اور گہوڑدوڑ مین اپنے گہوڑے کے پیچھے رہنا اور اسکو ڈانٹنے کے لیے کہ دوڑ کے آگے نکل جاوے اور جنب یہہ کہ دوسرا گہوڑا اپنا ساتھ رکہے جب وہ گہوڑا تہک جاوے جسپر سوار تہا اتر دوسرے پر چڑہ جاوے یہہ بے ایمانی ہے اور شرط کے خلاف ہے

عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ترجمہ وہی ہے جو گذرا

تفسیر الشغار شغار کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ ابنتہ ولیس بینہما صداق ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار اسکو کہتے ہین کہ نکاح کر دے کوئی شخص اپنی لڑکی کا دوسرے سے اس شرط پر کہ وہ نکاح کر دے اپنی لڑکی کا اسکے ساتہ اور دونو عورتون کا کچہہ بھی مہر مقرر نہ ہو

عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار قال عبید اللہ والشغار کان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ اختہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور بیان کیا عبید اللہ نے جو راوی ہین اس حدیث کے شغار کے معنی یہہ ہین کہ نکاح کر دے کوئی آدمی اپنی لڑکی کا اس شرط پر کہ نکاح کر دے وہ دوسرا آدمی اپنی بہن کا اس سے

التزویج علی سور من القرآن قرآن کی سورتین سکہانے پر نکاح کرنے کا بیان

عن سہل بن سعد ان امرأۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصعد النظر الیہا وصوبہ ثم طأطأ رأسہ فلما رأت المرأۃ انہ لم یقض فیہا شیئا جلست فقام رجل من اصحابہ فقال یا رسول اللہ ان لم تکن لک بہا حاجۃ فزوجنیہا قال ہل عندک من شیء فقال لا واللہ ما وجدت شیئا فقال انظر ولو

خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکو نظر اوٹھا کر خوب دیکھا پھر سر مبارک نیچے کر لیا عورت نے دیکھا کہ آپ اوسکو کچھہ نہیں فرماتے تو بیٹھہ گئی تب مجلس میں کھڑا ہوا ایک آدمی اصحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپکو اس عورت کی خواہش نہیں تو میرے ساتھہ اسکا نکاح کرا دو آپنے پوچھا تیرے پاس کچھہ ہے اوسنے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھکو کچھہ بھی میسر نہیں آپنے فرمایا دیکھہ جا کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور لوٹ کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ لوہے کی انگوٹھی تک بھی نہیں ملی لیکن یہہ میرا تہبند حاضر ہے آدھا اوسکو دیدونگا آپنے فرمایا یہہ تیری ازار لیکر کیا کریگی اگر تو اسکو پہنے تو اوسکے لئے کچھہ نہیں اور جو وہ پہنے تو تو ننگا رہے وہ آدمی دیر تک بیٹھا رہا پھر اوٹھکر چلا دیکھا اوسکی طرف آپنے جاتے وقت آپنے حکم کیا وہ بلایا گیا جب وہ آیا آپنے پوچھا اوسکو تجھکو کچھہ قرآن میں سے بھی معلوم ہے اوسنے کہا مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہیں بتلا دیں آپنے فرمایا حفظ پڑھ سکتا ہے اوسنے کہا ہاں آپنے فرمایا تیرے قبضے میں کر دیا میں نے اس عورت کو اس قرآن کے بدلے جو تجھکو یاد ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک پیسے سے لیکر ہزاروں روپیہ تک ہو سکتا

اَلتَّزْوِيجُ عَلَى الْإِسْلَامِ

نکاح کرنا اس شرط پر کہ مسلمان ہو جاوے مرد

عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے اور تھا مہر اونکے درمیان اسلام مسلمان ہوئی ام سلیم پہلے ابو طلحہ سے پیام بھیجا ابو طلحہ نے ام سلیم کو ام سلیم نے جواب دیا میں تو مسلمان ہو چکی اگر تو بھی مسلمان ہو جائیگا تو میں تجھسے نکاح کرونگی پھر مسلمان ہوئے ابو طلحہ اور مہر اوسکا اسلام ہوا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَلَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام

پیام کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے نکاح کے لئے کہا ام سلیم نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے تو اے ابو طلحہ رد کرنے کے قابل
(یعنی تیری بات مانی جاوے گی) مگر اسواسطے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں میرے لئے حلال اور جائز نہیں
ہے کہ تجھ سے نکاح کروں ہاں اگر تو مسلمان ہو جاویگا پس تیرا مسلمان ہونا تیرا مہر ہوگا یعنی اور کچھ مہر مقرر نہیں
کرتی اسلام لانا ہی مہر کی جگہ سمجھونگی اور تیرے سے اور کسی چیز کی درخواست نہیں پھر مسلمان ہوگئے ابو طلحہ
اور مہر وہی رہا ثابت جو انس رضہ کے بعد کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نہیں سنی کوئی ایسی عورت جسکا
مہر بزرگ اور بہتر ہو ام سلیم کے مہر سے کیونکہ ام سلیم کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے بڑھکر کونسی چیز ہوسکتی ہے
اور ابو طلحہ نے اونسے تربیت کی اور بچے پیدا ہوئے ابو طلحہ کے نطفے سے **التزویج علی العتق**
آزاد کرنیکو مہر ٹھہرا کر نکاح کر لینے کا بیان عن انس ان رسول اللہ اعتق صفیة وجعلہ صداقھا ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے
کہ تحقیق رسول اللہ نے آزاد کیا صفیہ کو اور بنایا اوسکو مہر اسکا عن انس ان رسول اللہ صلعم اعتق صفیة وجعل عتقھا مہرھا ترجمہ انس رضہ نے
آزاد کیا صفیہ کو رسول اللہ نے انکی آزادی کو اس نکاح کا مہر ٹھیرایا **عتق الرجل جاریۃ ثم یتزوجھا**
آزاد کرنا لونڈی کو اور پھر نکاح کر لینا اوس سے کیسا ہے اور کتنا اجر رکھتا ہے عن ابی موسی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة یؤتون اجرھم مرتین رجل کانت لہ امة فادبھا فاحسن
ادبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا وتزوجھا وعبد یؤدی حق اللہ وحق موالیہ ومؤمن
اھل الکتاب ترجمہ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنکو دوہرا
اجر اور ثواب ہے پہلا وہ آدمی جسکی پاس لونڈی ہو اور ادب دیا ہو اوسکو جیسا کہ ادب دینے کا حق ہے اور علم
پڑھایا اوسکو جیسا کہ علم پڑھانیکا حق ہوتا ہے یعنی علم و ادب میں اوسکو لایق کیا ہو اور پھر آزاد کرنیکے بعد
اوس سے نکاح کر لیوے اور دوسرا غلام جو ادا کرے حق خدمت اپنے میاں کا اور حق اللہ تعالی کا اور تیسرا اہل کتاب
جو ایمان لایا ہو عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق جاریتہ ثم تزوجھا
فلہ اجران ترجمہ ابو موسی رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے آزاد کیا اپنی باندی کو اور پھر اوس سے
نکاح کرلیا اوسکو دو اجر ہیں یعنی ایک تو آزاد کرنیکا دوسرا اوس سے نکاح کر لینے کا **القسط فی الاصدقة**
مہروں میں انصاف اور عدل کرنیکا بیان عن عروة بن الزبیر انہ سأل عائشة عن قول اللہ عز وجل وان خفتم
ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت یا ابن اختی ھی الیتیمة تکون فی حجر ولیھا
فتشارکہ فی مالہ فیعجبہ مالھا وجمالھا فیرید ولیھا ان یتزوجھا بغیر ان یقسط فی صداقھا
فیعطیھا مثل ما یعطیھا غیرہ فنھوا ان ینکحوھن الا ان یقسطوا لھن ویبلغوا بھن اعلی سنتھن من الصداق فامروا ان
ینکحوا ما طاب لھم من النساء سواھن قال عروة قالت عائشة ثم ان الناس استفتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ھذہ

فانزل الله عز وجل ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن الى قوله وترغبون ان
تنكحوهن قالت عائشة والذي ذكر الله انه يتلى في الكتاب الآية الاولى التي فيها وان
خفتم الا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء قالت عائشة وقول الله في
الآية الاخرى وترغبون ان تنكحوهن رغبة احدكم عن يتيمته التي تكون في حجره حين
تكون قليلة المال والجمال فنهوا ان ينكحوا ما رغبوا في مالها من يتامى النساء الا
بالقسط من اجل رغبتهم عنهن ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے انہوں نے اس آیت کی تفسیر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھی اور وہ آیت یہ ہے وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء
یعنی اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کروگے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا ای میری بہن کے بیٹے اس آیت میں اون یتیم لڑکیوں کا بیان ہے جو پرورش پاتی ہیں اپنے والیوں کے پاس اور
وہ لڑکیاں حصہ رکھتی ہیں مال میں جو پہنچا ہے ورثے کے سبب سے اونکو والیوں کی اونکی صورت اور مال دیکھکر لیوں چاہا
کہ اونکو اپنے نکاح میں لیلویں مگر اونکی مہر سے مقتدا اونکو غیر آدمی دے سکتا ہے یعنی اگر آپ اون سے نکاح نکریں اور دوسرے کو
اونکا نکاح کردیں تو دوسرا مہر زیادہ دیگا پروالی یہ چاہتے کہ بے انصافی کرکے تھوڑے مہر پر آپ ہی اون سے نکاح کرلیں
اللہ جل شانہ کی طرف سے اونکو ممانعت آئی اونکے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنیسے اور حکم ہوا اگر تم اون سے نکاح کرنا چاہتے ہو
تو انصاف کرو اونکے معاملے میں اور اعلا درجہ کا مہر مقرر کرو ان کا ورنہ نہیں تو جسکو تمہارا جی چاہے اوسکو کرلو اونکے سوا
پہر فرمایا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد اس قصے کے لوگوں نے پھر فتوی پوچھا یعنی پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی معاملے میں پہر اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہ آیت ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم
فيهن الى قوله وترغبون ان تنكحوهن یعنی تجھسے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کی تو کہہ اللہ تمکو رخصت دیتا
ہے اونکی اور وہ جو تمکو سنائی ہیں کتاب میں سو حکم ہے یتیم عورتوں کا جنکو تم نہیں دیتے جو اونکا مقرر ہے اور
چاہتے ہو کہ اون کو نکاح میں لاؤ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں اس پہلی آیت میں اللہ تعالی نے وما
يتلى عليكم في الكتاب جو فرمایا ہے اوس سے پہلی آیت مراد ہے یعنی وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتامى
فانكحوا ما طاب لكم من النساء اور دوسری آیت میں فرمایا وترغبون ان تنكحوهن اس آیت کی
یہہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکیاں تمہاری پرورش میں ہیں اگر مال و جمال و حسن میں گھٹی ہوں تو تم اونکی طرف رغبت
نہیں کرتے اسیواسطے تمکو منع ہوگیا اون سے نکاح کرنا جنسے تم رغبت کرتے ہو کیونکہ باوجود خواہش کے اونکا مہر پورا
مقرر نکرنا بے انصافی کی بات ہے شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے فائدے سے ان آیتوں کا مضمون خوب واضح
ہوجائیگا ف اس سورت کے اول میں تقید تہا یتیم کے حق کا اور فرمایا تہا کہ لڑکی یتیم جسکا والی نہیں مگر

چچا کا بیٹا اگر جانے کہ مین اوسکا حق ادا نکرونگا تو آپ اوسکو نکاح مین نہ لاے کسی اور کو کردے کہ آپ اوسکا حامی بنی
رہے تو مسلمانون نے ایسی عورتون کو نکاح مین لانا موقوف کیا پہر دیکہا کہ بعضی جگہہ لڑکی کے حق مین بہتر ہے کہ اپنا والی
ہے نکاح مین لاوے جو وہ اوسکی خاطر کریگا غیر نہ کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت مانگی اوسپر یہہ آیت اوتری رخصت
ملی اور فرمایا کہ وہ جو کتاب مین منع سنایا تہا سو جب ہے کہ اونکا حق پورا نہ دو اور یتیم کے تاکید تہی اور جو بہلائی کیا چاہو
تو رخصت ہے عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ نَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَوْقِيَةً وَنَشٍّ وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے پوچہا
مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا باندہا مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ بارہ اوقیہ اور نش کا اور ہوئی درہم
اوسکے پانسو (نش) بارہ ماشے کے روپیہ ہیون تو ایک سو اکتیس روپیہ ہوتے ہین عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
الصَّدَاقُ اِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ اَوَاقٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے تہا مہر زمان مبارک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اوقیہ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
اَلَا لَا تَغْلُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ
اَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا اُصْدِقَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ اَكْثَرَ
مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَوْقِيَةً وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْلِيْ بِصَدُقَةِ امْرَاَتِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِيْ
نَفْسِهِ وَحَتّٰى يَقُوْلَ كُلِّفْتُ لَكُمْ عِلْقَ الْقِرْبَةِ وَكُنْتُ غُلَامًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا فَلَمْ اَدْرِ
مَا عِلْقُ الْقِرْبَةِ قَالَ وَاُخْرٰى يَقُوْلُوْنَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِيْ مَغَازِيْكُمْ اَوْ مَاتَ قُتِلَ فُلَانٌ
شَهِيْدًا اَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيْدًا وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَوْقَرَ عَجُزَ دَابَّتِهِ اَوْ دَفَّ رَاحِلَتِهِ
ذَهَبًا اَوْ وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُوْلُوْا ذَاكُمْ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابو عجفا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبردار نہ غلو اور زیادتی کیا کرو مہرون مین عورتون کے کیونکہ اگر ہوتا یہہ کام کچہہ عزت کا دنیا
مین یا پرہیزگاری کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے پہلے مستحق اسبات کے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ یعنی جسکے مقدار بارہ اوقیہ ہوتے ہین نہین
مقرر فرمایا اور آدمی زیادتی اور غلو کرتا ہے اپنی جورو کے مہر مین یہانتک کہ اوسکو دشمنی ہو جاتی ہے اپنی بی بی سے
یہانتک کہ وہ کہتا ہے مین نے تمہارے لئے تکلیف اوٹہائی مشک کی رسی تک کے لئے بہی (یہہ ایک مثل ہے عربی زبان مین
اوس سے مقصود یہہ ہے کہ مجہکو تمہارے لئے بڑی مصیبت اوٹہانا پڑی مشک کی رسی ہی مین ہی لا یا اور ایک روایت مین
عرق القربۃ ہے یعنی مجہے پسینا آیا جیسے مشک سے یعنی سے تکلیف ہی) ابو العجفاء نے کہا مین ایک لڑکا تہا مولد

(یعنی خالص غرض نہ تہا) تو میں نہیں سمجہا کہ علق القرب کیا ہے حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اور بات لوگ کہا کرتے

ہیں جو مارا جاوے تمہاری لڑائیوں میں یا مرجاوے تو کہتے ہیں وہ شہید مارا گیا یا شہید مرا اور شاید اوس نے اپنے

اونٹ کے سرین پر بوجہ لادا ہوا یا کجاوے پر سونا چاندی کا سوداگری کے لئے (یعنی اوسکی نیت خالص جہاد کی

نہو تو ایسا مت کہو بلکہ اوسطرح کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تہے جو شخص مارا جاوے یا مرجاوے اللہ کی

راہ میں وہ جنت میں جاویگا اور کسی شخص خاص کے بارے میں کچہہ نہ کہو اللہ جانتا ہے اوسکی نیت کیا تہی) عن

اُمِّ حَبِیْبَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَہَا وَھِیَ بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ زَوَّجَہَا النَّجَاشِیُّ وَ

اَمْھَرَھَا اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ وَجَھَّزَھَا مِنْ عِنْدِہٖ وَبَعَثَ مَعَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ وَلَمْ یَبْعَثْ اِلَیْھَا رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ وَکَانَ مَھْرُ نِسَائِہٖ اَرْبَعَ مِائَۃِ دِرْھَمٍ ترجمہ حضرت ام حبیبہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح کیا اور وہ حبش کے ملک میں تہیں تو انکے بادشاہ

نے جسکا نام نجاشی تہا نکاح کر کے جہیز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور چار ہزار مہر مقرر کیا تہا اور شرحبیل بن حسنہ کے

ہمراہ انکو بہجوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی ام حبیبہ کو ایک حبہ نہیں بہیجا تہا اور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی اور ازواج مطہرات کا مہر چار سو درہم تہے **اَلتَّزْوِیْجُ عَلٰی نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ**

سونے کی ایک نواۃ پر نکاح کرنا (نواۃ کہجور کی کہٹلی یا پانچ درہم برابر تول) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ تَزَوَّجَ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ سُقْتَ اِلَیْھَا قَالَ زِنَۃَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے عبد الرحمن بن

عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسوقت انکے کپڑے یا بدن میں زردی لگا ہوا تہا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے دریافت کیا اونہوں نے کہا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے پہر انسے فرمایا کیا

مہر دیا تو نے عبد الرحمان بن عوف نے عرض کیا ایک نواۃ سونا انسے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو (اہل

حساب کی اصطلاح میں نواۃ پانچ درہم کے وزن کو کہتے ہیں) عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ بَشَاشَۃُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ

قَالَ کَمْ اَصْدَقْتَھَا قَالَ زِنَۃَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ ترجمہ انس سے روایت ہے عبد الرحمان بن عوف بیان کرتے تہے دیکہا مجہہ

پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی خوشی کا نشان اوس وقت میں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک انصاری عورت سے انہوں پوچہا مہر کتنا باندہا اوسکا عبد الرحمان نے کہا ایک نواۃ سونے کا عن

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نُکِحَتْ عَلٰی صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ عِدَّۃٍ قَبْلَ عِصْمَۃِ

النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا مہر پر یا بخشش پر یا اقرار کے دینے پر نکاح سے پہلے تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ بعد عقد نکاح کے ہوگا وہ دینے والے کا حق ہے اور آدمی کی عزت اور بزرگی بیٹی اور بہن کے سبب سے ہے یعنی اگر بیٹی اور بہن کو دینے دلانے سے خوش کرے گا سزاوار تحسین اور آفرین کا ہوگا **ف** یعنی نکاح سے یعنی نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دیا یا دینے کا اقرار کیا وہ عورت کا مال ہو گیا اوس میں خاوند وغیرہ کا کچھ دخل نہیں اور جو کچھ بعد نکاح بندھنے کے عورت کو د یا جاتا ہے وہ بھیجنے والے کا حق ہے یعنی اوس میں بھیجنے والے کا دعوی چل سکتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ احسان کرنا چاہیے

إِبَاحَةُ التَّزَوُّجِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

بغیر مہر کے نکاح کرنیکی اباحت اور جواز کا بیان

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أُتِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا أَثَرًا قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا نَجِدُ فِيهَا يَعْنِي أَثَرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَضَى لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْأَسْوَدَ غَيْرَ زَائِدَةَ

ترجمہ علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک مقدمہ عبد اللہ بن مسعود کے پاس اسطرح کا کہ نکاح کیا ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ اور مہر کا کچھ ذکر نہ آیا تھا یعنی مہر کی تعین نکی اور بغیر صحبت کیے نکے مر گیا عبد اللہ بن مسعود نے کہا لوگوں سے پوچھو تمکو معلوم ہے اس مسئلہ میں کوئی حدیث لوگوں نے کہا ہمکو معلوم نہیں عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں اپنی عقل سے کہونگا اگر ٹھیک پڑا تو اللہ کی طرف سے ہے یہہ کہکر فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی جیسے مہر اوس عورت کے کنبے اور قبیلے میں دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کے ہم عمر ہیں ویسا ہی مہر اس عورت کا ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے اور اس عورت کا حصہ اوسکی ترکے میں بھی ہے اور اسکو عدت بھی گذارنا چاہیے یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اسیطرح ہماری قوم کی عورت کا قضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکایا تھا اوس عورت کو بروع بنت واشق کہتے تھے ایک آدمی سے نکاح کیا اوس نے پھر وہ مر گیا اوسکو ہم بستر ہونا بھی نصیب نہوا پھر اوسکے لئے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی مہر کا جو تھا اوس عورت کے یہاں دوسری عورتوں کا مہر و مثل کیا اوس عورت کو میراث دینے کا حکم کیا اوسکے لئے عدت کا یہہ بات سنکر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

اچھا ہوا جیسے اور اللہ اکبر کہا یعنی خوش ہوئے (کہ اونکا فیصلہ صحیح نکلا) امام نسائی نے کہا ہے حدیث میں اسود کا ذکر
کسی نے نہیں کیا سوا اسکے عن علقمة عن عبد الله انه اتي في امراة تزوجها رجل فمات
عنها ولم يفرض لها صداقا ولم يدخل بها فاختلفوا اليه قريبا من شهر لا يفتيهم ثم قال
ارى لها صداق نسائها لا وكس ولا شطط ولها الميراث وعليها العدة فشهد معقل بن
سنان الاشجعي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في بروع بنت واشق مثل ما قضيت
ترجمہ علقمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آیا ایک عورت کا جھگڑا نزدیک عبد اللہ بن مسعود کے اور وہ جھگڑا
یہ تھا ایک عورت کو کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اوسکا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اوس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ عبد اللہ
بن مسعود کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنیکو لئے قریب ایک مہینے کے پہرتے رہے عبد اللہ بن مسعود نے اونکو فتوی نہ دیا
آخر ایکبار فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہے کہ اوس عورت کا مہر اوسکے کنبے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ
زیادہ اور اوس کے لئے میراث بھی ہے اور عدت بیٹھنا اوسکو لازم ہے عبد اللہ بن مسعود کی بات پر معقل بن سنان
نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع واشق کی بیٹی کا جھگڑا اسیطرح فیصلہ کیا تھا جیسا تمنے فیصلہ
کیا عن عبد الله في رجل تزوج امراة فمات ولم يدخل بها ولم يفرض لها قال لها الصداق
وعليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان فقد سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
قضى به في بروع بنت واشق ترجمہ حکم کیا عبد اللہ بن مسعود نے اوس آدمی کے مقدمہ میں جس نے نکاح
کیا تھا ایک عورت سے اور نہ مہر مقرر کیا اوسکا اور نہ اوس سے صحبت کی اسطرح کا حکم کہ دلایا جاوے ایسی عورت کو مہر اور
میراث اور لازم ہے اوسپر عدت یہہ سنکر معقل بن سنان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسطرح کا
فیصلہ کیا جھگڑے میں بروع کے جو بیٹی تھی واشق کی عن علقمة عن عبد الله مثله ترجمہ علقمہ نے عبد اللہ
بن مسعود سے اسیطرح اور بھی روایت کی ہے عن علقمة عن عبد الله انه اتاه قوم فقالوا ان رجلا تزوج
امراة ولم يفرض لها صداقا ولم يجمعها اليه حتى مات فقال عبد الله ما سئلت منذ
فارقت رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد علي من هذه فاتوا غيري فاختلفوا اليه فيها
شهرا ثم قالوا له في آخر ذلك من نسأل ان لم نسألك وانت من جلة اصحاب محمد صلى الله
عليه وسلم بهذا البلد ولا نجد غيرك قال ساقول فيها بجهد رأيي فان كان صوابا فمن
الله وحده لا شريك له وان كان خطأ فمني ومن الشيطان والله ورسوله منه بريء ارى ان
اجعل لها صداق نسائها ولا وكس ولا شطط ولها الميراث وعليها العدة اربعة اشهر و
عشر قال وذلك بسمع اناس من اشجع فقاموا فقالوا نشهد انك قضيت بما قضى به

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی امْرَأَةٍ مِنَّا یُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُئِیَ
عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ فَرْحَتَهُ یَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِسْلَامِهِ ترجمہ علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین
آئے کسی قوم کے لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس اور کہنے لگے نکاح کیا تھا کسی آدمی نے کسی عورت سے نہ اوسکا مہر مقرر
کیا اور نہ اوس سے صحبت کی اور مرگیا وہ عبداللہ بن مسعود یہ سنکر کہنے لگے ایسی مشکل بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے بعد سے آجتک کسینے مجھسے نہین پوچھی تہی تم کسی اور کے پاس جاؤ غرض اون لوگون نے انکا پیچھا ایک
مہینے تک کیا اور آخر کہنے لگے ہم کسکے پاس جاوین اور کس سے پوچھین تمہارے جیسا بزرگ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحابون مین سے اس شہر مین کوئی نہین ہے عبداللہ بن مسعود رضی نے فرمایا اب مین اپنی راے کے زور
سے بیان کرتا ہون اگر صواب اور درست ہوا تو اللہ کیطرف سے ہے جو وحدہ لاشریک ہے اور اگر خطا یا غلط ہوا تو میرا
قصور ہے اور شیطان کا اللہ اور اوسکا رسول دونون خطا سے بری ہین میری سمجھ مین اوسکو اوتنا مہر دینا چاہئے جتنا اوسکے
کنبے والی اور عورتون کا مہر ہے نہ اوس سے کم اور نہ زیادہ اور اوسکے لئے میراث بہی ہے اور اوسکو عدت گذارنا چاہئے
چار مہینے دس دن اور کہا یہہ مسئلہ سنا چند لوگون نے اشجع سے پہر اوٹھکہڑے ہوئے سب لوگ اور کہنے لگے ہم گواہی
دیتے ہین کہ آپنے ایسا فیصلہ کیا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کی عورت کا فیصلہ کیا تہا اور اوس
عورت کا نام بروع واشق کی بیٹی کر کر مشہور تہا راوی کہتا ہے ایسا خوش مین عبداللہ کو کبہی نہ دیکھا تہا مگر اسلام
لانیکے وقت مین یعنی یہہ بات سنکر عبداللہ بن مسعود رض بہت خوش ہوئے کیونکہ اونکی راے مطابق ہوگئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے

هِبَةُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا بِغَيْرِ صَدَاقٍ

بیان ایسی عورت کا جس نے مہر
اور بخشش کیا اپنے تئین بغیر مہر کے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ
امْرَأَةٌ فَقَالَتْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّی قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِی لَكَ فَقَامَتْ قِیَامًا طَوِیلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ
زَوِّجْنِیهَا إِنْ لَمْ یَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَیْءٌ
قَالَ مَا أَجِدُ شَیْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِیدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ترجمہ سہل بن سعد رض سے
روایت ہے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین بخش دیتی ہون اپنی جان آپکو
اور کہڑی رہی دیر تک اتنے مین اوٹہا ایک آدمی اور کہنے لگا اگر آپکو اس عورت کی خواہش نہین تو میرے ساتھ نکاح
کرا دیجئے اسکا آپنے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے اوس نے کہا کچھ نہین میسر مجھکو آپنے فرمایا اوسکو جا ڈہونڈہ لا اگرچہ لوہے کی
انگوٹہی ہو وہ ڈہونڈہنے گیا اور کچھ نہ لایا اوسکو آپنے فرمایا اوسکو قرآن آتا ہے تجھکو اوس نے کہا ہان یہہ یہہ سورتین

آتی ہین مجھکو اور نام لیا اون سورتون کا آپنے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اوس قرآن پر جو تجھکو یاد ہے

باب احلال الفرج

حلال کر دینا فرج کا کسی کے لیے

عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یاتی جاریۃ امرأتہ قال ان کانت احلتھا لہ جلدتہ مائۃ جلدۃ وان لم تکن احلتھا لہ فارجمہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے لیے جس نے زنا کیا تہا لونڈی سے اپنی جورو کی یہہ فرمایا تہا اگر حلال کر دی تہی اوس عورت نے یعنی اوسکی جورو نے وہ لونڈی اوسکے لیئے تو مارون گا مین اوسکو سو کوڑے اور اگر حلال نہین کی تہی اوسکے لیئے تو رجم کر دونگا اوسکو ف کیونکہ جب مالک نے لونڈی کے فرج کسی کی حلال کر دی تو وہ حلال نہین ہوتی مگر شبہہ کی وجہ سے زنا کی حد نہ پڑیگی اور سو کوڑے بطور تعزیر کے اوسکو مارے جاوینگے

عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر ان رجلا یقال لہ عبد الرحمن بن حنین وینبز قرقورا انہ وقع بجاریۃ امرأتہ فرفع الی النعمان بن بشیر فقال لاقضین فیھا بقضیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت احلتھا لک جلدتک وان لم تکن احلتھا لک رجمتک بالحجارۃ وکانت احلتھا لہ فجلد مائۃ قال قتادۃ فکتبت الی حبیب بن سالم فکتب الی بھذا ترجمہ حبیب بن سالم سے روایت ہے آیا ایک جہگڑا النعمان بن بشیر کے پاس اوس آدمی کا جسکا نام عبد الرحمان تہا اور لوگون نے اوسکا نام قرقور بہی دہر لیا تہا وہ جہگڑا یہہ تہا وہ اپنی جورو کی لونڈی پر جا پڑا یعنی اوس سے زنا کر لیا النعمان بن بشیر کہنے لگے مین فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا کہا نعمان بن بشیر نے اگر حلال کر دی تہی لونڈی تیرے لئے تو کوڑے مارونگا مین تجھکو اور نہین تو رجم کرونگا تجھکو پتھرون کے ساتھ آخر یہہ ہوا سو کوڑے مارے اوسکو کیونکہ اوسکی جورو نے حلال کر دی تہی اوسکو وہ لونڈی قتادہ کہتے ہین مین نے حبیب بن سالم کو لکہا تہا اوس نے مجھکو یہی لکہہ بہیجا تہا

عن نعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی رجل وقع بجاریۃ امرأتہ ان کانت احلتھا لہ فاجلدہ مائۃ وان لم تکن احلتھا لہ فارجمہ ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

عن سلمۃ بن المحبق قال قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رجل وقع علی جاریۃ امرأتہ ان کان استکرھھا فھی حرۃ وعلیہ لسیدتھا مثلھا وان کانت طاوعتہ فھی لہ وعلیہ لسیدتھا مثلھا ترجمہ سلمۃ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فیصلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا کہ اوس نے زنا کیا تہا اپنی جورو کی لونڈی سے اسطرح پر اگر اوس نے زبردستی زنا کیا اوس سے تو آزاد ہوگی وہ لونڈی اور مرد کو دینی آئی ایک لونڈی اوسکی مانند یعنے مرد اوس لونڈی کے بدلے اپنی جورو کو اور لونڈی خرید کر دے کیونکہ یہہ لونڈی بسبب زبردستی کے آزاد ہو گئی اور اگر مرد نے زبردستی نہین کی بلکہ لونڈی کی رضا سے یہہ کام ہوا تو وہ

لونڈی اوس مرد کی ہو گئی اور اوس لونڈی کے بدلے دوسری لونڈی اس لونڈی کی مانند مرد پر دینی واجب ہو گی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَأَتِهِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهِ وَعَلَيْهِ الشَّرْوَى لِسَيِّدَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ ترجمہ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زنا کیا ایک آدمی نے اپنی جورو کی لونڈی سے پھر آیا یہہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے فرمایا اگر زبردستی اور ناراضامندی سے کیا اوس آدمی نے یہہ کام تو وہ لونڈی آزاد ہو گئی اوس آدمی کے مال سے اوس لونڈی کی مالک یعنی بیوی کو یہہ شخص دوسری لونڈی دیوے اوسکے بدلے میں اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضا سے ہوا یہہ کام تو یہہ لونڈی اوسکی رہی جسکی تھی اور دوسری مانند اسکی مثل دینی واجب ہوئی اس مرد پر اپنے مال میں سے ف یہہ گویا جرمانہ ہے مرد پر کہ پرائی لونڈی سے کیوں جماع کیا اوسکے بدلے اور ایک لونڈی خرید کر دینا پڑی اہل سنت کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ کسی کے لئے حلال کرنا درست نہیں لیکن شیعہ امامیہ کے نزدیک درست ہے

باب تحریم المتعۃ متعہ کے حرام ہونیکا بیان

عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا لَا يَرَى بِالْمُتْعَةِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّكَ تَائِهٌ إِنَّهُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ ترجمہ حسن اور عبد اللہ جو دونوں بیٹے ہیں محمد کے وہ دونوں اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہونچی یہہ خبر کہ کوئی آدمی ایسا ہے جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو گمراہ ہے اسلئے کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور گدہے کے گوشت سے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ ترجمہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ خیبر کے دن اور گوشت سے گدہوں کے جو بستی ہوں یعنی گہر کے ہوں کیونکہ گور خر حلال ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور ابن مثنی فرماتے ہیں حنین کے دن منع کیا اور ابن مثنی کہتے ہیں یون ہی حدیث بیان کی مجھکو عبد الوہاب نے اپنی کتاب میں سے

عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِينِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ

إِلَىَّ أُعْجِبُتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَائُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا ترجمہ سبرہ جہنی
روایت کرتے ہین اجازت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنیکی تو گیا مین اور ایک اور آدمی بنی عامر کے قبیلے کی ایک
عورت کے پاس اور بیان کیا ہمنے اپنا ارادہ اوس سے وہ کہنے لگی کیا دوگے مجھکو مین نے کہا کہ چادر دیتا ہون اور میرے
ساتھی نے بھی یہی کہا لیکن میرے ساتھی والے کے پاس چادر میری چادر سے اچھی تھی پر مین اوس سے عمر مین کم تھا اور جوان
تھا اوس سے جب وہ عورت میرے ساتھی والے کی چادر کو دیکھتی تھی تو جھکتی اوسطرف اور جب مجھکو دیکھتی تھی تو اچھا
معلوم ہوتا تھا مین اوسکو پھر آخر مجھکو کہنے لگی تو اور تیری چادر بس ہے مجھکو پھر مین نے تین دن رہا اوسکو بعد اوس کے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے پاس متعہ والی عورتین ہین اونکو چاہیے کہ نکالدین ان عورتون کو

إِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانیکے ساتھ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ ترجمہ محمد
بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے
ف یعنی نکاح کو چوری اور چھپا کر نکرنا چاہیے کیونکہ ظاہر کرنیکی بات اگر کوئی چھپا کر کریگا تو سوائے حرام کے اور کیا ہوگا اور
کچھ شور وغل نہو تو دف جسکو ایک ہاتھ سے بجاتے ہین وہی بجاوے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ ترجمہ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح مین اور حرام نکاح مین فرق شہرت اور آواز سے ہوتا ہے

كَيْفَ يُدْعَى لِلرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ

جب آدمی کا نکاح ہوگیا تو اوسکو کیا دعا دینی چاہیے

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ امْرَأَةً
مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقِيلَ لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ قَالَ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللهُ
فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ ترجمہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا عقیل ابو طالب کے بیٹے نے کسی عورت سے دعا دی اونکو
لوگون نے بالرفاء والبنین کہکر یعنی خدا تم مین اتفاق اور ملاپ دے اور بہت اولاد کرے اور وہ عورت تھی جشم کے قبیلے مین کی تب
عقیل کہنے لگے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اوسیطرح تم بھی کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا تھا بارک
اللہ فیکم وبارک لکم یعنی برکت دیوے اللہ تعالی تمہاری ہر چیز مین اور برکت والا کرے تمکو

دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيجَ

جو شخص حاضر نہوا نکاح کے وقت اوسکی دعا دینے کا بیان

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک نشان زرد عبد الرحمن کے کپڑے پر پھر فرمایا یہ کیا ہے عبد الرحمان نے عرض کیا مین نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے

در گٹھلی کے وزن کے برابر سونا اوسکا مہر مقرر کیا آپنے دعا دی بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ یعنی برکت دے تجھکو اللہ تعالیٰ
اس نکاح مین اور فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **اَلرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيْجِ** شادی
مین زرد رنگ لگانیکی رخصت اور اجازت کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ
زَعْفَرَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً قَالَ وَمَا اَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف آئے اور اونپر تہا زعفران کے رنگ کا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کیا ہے عبد الرحمان رضی نے عرض کیا یہہ شادی کا نشان ہے آپنے فرمایا کتنا مہر باندھا
عبد الرحمان نے عرض کیا ایک گٹھلی برابر سونا آپنے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ كَاَنَّهٗ يَعْنِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ
امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اثر زردی کا مجھپر یعنی یہہ قول عبد الرحمان کا ہے انس کا نہین پہر فرمایا یہہ کیا ہے یہہ عرض کیا عبد الرحمان نے
یہہ نکاح کرنیکا نشان ہے مین نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **نِحْلَةُ
الْخَلْوَةِ** خلوت کی بخشش یعنی مہر کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنِ بِيْ قَالَ اَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ
الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا
مین نے نکاح کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے پاس بہیجئے میری دلہن کو آپنے فرمایا
کچہہ دے اوسکو مین نے کہا میرے پاس کچہہ نہین آپنے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہان گئی مین نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے
آپنے فرمایا دیدے وہ اوسکو یعنی دلہن کو **ف** حطمیہ منسوب ہے حطمہ بن محارب کی طرف جو زرہ بنایا کرتے تہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَيْئًا
قَالَ مَا عِنْدِيْ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نکاح کیا حضرت علی
رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچہہ دے اوسکو حضرت علی نے عرض کیا
میرے پاس کچہہ نہین آپنے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہان گئی **اَلْبِنَاءُ فِيْ شَوَّالٍ** عید کے مہینے مین دلہن کو نوشہ کے پاس
بہیجنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ
عَلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهٖ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے مہینے مین اور آئی مین اونکے پاس اسی عید کے مہینے مین پہر کون سی بیوی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مجھسے زیادہ خوش اور محظوظ تہی سب بیویون مین **اَلْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ** نو برس کی لڑکی کو خاوند کے

کر چکیو کا بیان عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا بنت ست سنین و دخل
علی و انا بنت تسع سنین و کنت العب بالبنات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نکاح کیا
مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت مین چہ برس کی تہی اور آئے میرے نزدیک جب مین نو برس کی تہی اور گڑیون سے
کہیلا کرتی تہی عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہی بنت ست سنین و بنی
بہا و ہی بنت تسع سنین ترجمہ اوپر گذرا

البناء فی السفر

سفر مین لڑکی کے پاس جانیکا بیان عن
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فصلینا عندہا الغداۃ بغلس فرکب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم و رکب ابو طلحۃ و انا ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر
فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین قالہا ثلاث
مرار قال و خرج القوم الی اعمالہم قال عبد العزیز فقالوا محمد قال عبد العزیز و قال بعض اصحابنا و
الخمیس و اصبناہا عنوۃ فجمع السبی فجاء دحیۃ فقال یا نبی اللہ اعطنی جاریۃ من السبی قال
اذہب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت حیی فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ
اعطیت دحیۃ صفیۃ بنت حیی سیدۃ قریظۃ و النضیر ما تصلح الا لک قال ادعوہ بہا فجاء بہا
فلما نظر الیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ جاریۃ من السبی غیرہا قال و ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اعتقہا و تزوجہا فقال لہ ثابت یا ابا حمزۃ ما اصدقہا قال نفسہا اعتقہا
و تزوجہا قال حتی اذا کان بالطریق جہزتہا لہ ام سلیم فاہدتہا الیہ من اللیل فاصبح عروسا
قال من کان عندہ شیء فلیجئ بہ قال و بسط نطعا فجعل الرجل یجیء بالاقط و جعل الرجل
یجیء بالتمر و جعل الرجل یجیء بالسمن فحاسوا حیسۃ فکانت ولیمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا خیبر کے جانیکا واسطے جہاد کے تو پڑہی
ہمنے نماز صبح کی نزدیک خیبر کے غلس (تاریکی مین) مین یعنی صبح صادق خوب روشن نہین ہوئی تہی پہر سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ بہی اور مین اونکے ساتہہ بیٹہا اونکی سواری پر جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیون مین
یون بولنے لگے اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین یعنی اللہ اکبر
کہکر فرمایا برباد ہو گیا خیبر جن لوگون کے گہرون و صحنون مین ہم اوتار لینگے برا دن چڑہیگا اون لوگون کے حق مین
جو ڈرائی گئی ہین تین بار ایسا ہی فرمایا انس فرماتے ہین جب ہم وہان گئے اوس وقت لوگ اپنے کامون کو جا رہے تہے
عبد العزیز جو انس کے شاگرد ہین وہ فرماتے ہین خیبر کے لوگ کہتے تہے محمد یعنی آن لشکر کے سردار محمد ہین بعضون کی
روایت مین والخمیس بہی آیا ہے غرض کوئی محمد اور کوئی محمد و الخمیس کہتا جاتا تہا یعنی لشکر آیا کہتے ہوئے چلے

جانتے تہے یا محمد مع لشکر ان پہر بزور ہی فتح کیا ہمنے خیبر زبردستی سے یعنی لڑکر اور اکٹھے کئے گئے قیدی (یعنے
عورتین جو پکڑی گئی تہین) دحیہ کلبی (نام ہے صحابی کا) آکر کہنے لگے یا رسول اللہ ان بندیون مین سے ایک لونڈی دیجیئے
مجہکو آپنے فرمایا جا لیلے انہین سے کوئی سی لونڈی اونہون نے لے لیا صفیہ حیی کی بیٹی کو اتنے مین ایک آدمی آکر
کہنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اے نبی اللہ کے صفیہ آپنے دحیہ کو دیدی وہ عورت دحیہ کے لایق نہین کیونکہ قریظہ اور
نضیر جو یہانکے قبیلے ہین ان قبیلون کے بیٹی ہے آپنے فرمایا بلاؤ اوسکو پہر آئی وہ عورت جب آپنے نظر ڈالی
اوسپر دحیہ کو فرمایا تم دوسری لونڈی لے لو انمین سے راوی کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو
اور اوس سے نکاح کر لیا ثابت نے پوچہا اون سے یعنے انس سے) اور کہنے لگے اے ابو حمزہ کے باپ کیا مہر باندہا تہا اوسکا
اونہون نے جواب دیا اوسکا آزاد کر دینا اوسکا مہر تہا ابہی حضرت رستے مین ہی تہے ام سلیم اوسکو آراستہ اور پہر آراستہ کرکے
رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور صبح تک آپ رہے اوسکے پاس اور فرمایا صبح کو جسکے پاس جو کچہہ ہو
وہ لے آوے اور بچہایا گیا چمڑا اور لوگون نے لانا شروع کیا کوئی پنیر لایا اور کوئی کہجور اور کوئی گہی لایا پہر سب ملا دیا
پہر حیس تہا ولیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

عن انس يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام على صفية بنت حيي بن اخطب بطريق خيبر ثلاثة ايام حين عرس بها ثم كانت فيمن ضرب عليها الحجاب

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ٹہیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رستے مین خیبر کے تین دن جب خلوت کی صفیہ حیی کی بیٹی اور اخطب کے پوتے سے اور پہر شامل کی گئی پردہ نشینون مین یعنے بیبیون مین

عن انس قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بين خيبر والمدينة ثلاثا يبنى بصفية بنت حيي فدعوت المسلمين الى وليمته فما كان فيها من خبز ولا لحم امر بالانطاع والقى عليها من التمر والاقط والسمن فكانت وليمته فقال المسلمون احدى امهات المؤمنين او مما ملكت يمينه فقالوا ان حجبها فهي من امهات المؤمنين وان لم يحجبها فهي مما ملكت يمينه فلما ارتحل وطأ لها خلفه ومد الحجاب بينها وبين الناس

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین روز اور رات کو رہے صفیہ حیی کی بیٹی کے پاس اور بلایا مینے مسلمانون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت کے لئے حکم کیا آپنے دسترخوان بچہانیکا اور روٹی اور گوشت اوس وقت وہان نہ تہا جو دونہ تہا پہر پڑنے لگین اوس چمڑے کے دسترخوان پر کہجورین اور پنیر اور گہی بس ہوگیا ولیمہ آپکا اوسی سے یعنے کسی نے کہجورین لاکر ڈالین اور کسی نے پنیر اور کسی نے گہی اوسکا ملیدہ بنا کر سبنے ملکر کہا لیا پہر لوگون نے یہہ بات کہنی شروع کی کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بہی ایک بیوی ہوگئی جیسے اور بیویان ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب لوگون کی مان ہوگئین یا ابہی لونڈی رہین پہر کہنے لگے اگر پردے مین رہیگی تو سمجہو امہات المومنین مین

ہوتی یعنی بیویون مین شامل ہوتی اور یونہین تو باندی رہتی جب کوچ ہوا تو پردہ کیا گیا اور پیچھے بٹھلایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پردہ تانا گیا درمیان مین ان کے اور لوگون کے **اللهو والغناء**
عند العرس کھیلنا اور گانا بیاہ شادی مین عن عامر بن سعد قال دخلت على قرظة
بن كعب وابي مسعود الانصاري في عرس واذا جواري يغنين فقلت انتما صاحبا رسول
الله صلى الله عليه وسلم ومن اهل بدر يفعل هذا عندكم فقال اجلس ان شئت فاسمع
معنا وان شئت اذهب قد رخص لنا في اللهو عند العرس ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے
گیا مین ایک شادی مین جہان قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری بھی تھے اتفاق سے وہان چھوکریان گا رہی
تھین مین نے کہا تم دونون اصحاب ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بھی ہو تمہارے روبرو یہ کام ہو رہا
ہے دونون صاحب فرمانے لگے تمہارا جی چاہے سنو ہمارے ساتھ بیٹھکر اور نہین تو چلے جاؤ ہمارے لیے رخصت
دیگئی ہے شادی مین کھیلنے کی کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور ایسی مباح کھیل کود کی اجازت ہے گانا اگر اور حرام
چیزون سے خالی ہو تو منع نہین **جهاز الرجل ابنته** اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان عن علي
رضي الله عنه قال جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة في خميل وقربة ووسادة حشوها
اذخر ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جہیز دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو مشک اور تکیہ جسمین گھاس بھرا ہوا تھا جسکو اذخر کہتے ہین اور خمیل یعنے چادر سیاہ رنگ کی **الفرش**
فرش و بچھانا کرنے کا بیان عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فراش
للرجل وفراش لاهله والثالث للضيف والرابع للشيطان ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لئے ایک بچھانا اور اسکی جورو کے لئے دوسرا اور تیسرا مہمان کے لئے
اور چوتھا شیطان کے لئے **الانماط** حاشیہ دار چادرین رکھنے کا بیان عن جابر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم هل تزوجت قلت نعم قال هل اتخذتم انماطا قلت وانى لنا
انماط قال انها ستكون ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تو نے نکاح کیا ہے مینے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا نہالی بھی بنائی ہے مینے کہا میرے پاس نہالیین کہان ہین
آپنے فرمایا اب ہونگی (یعنی قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان مالدار ہو جاوینگے اور سب آرام کی چیزین انکو ملینگی)
الهدية لمن عرس نوشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا عن انس بن مالك قال تزوج رسول الله
صلى الله عليه وسلم فدخل باهله قال وصنعت امي ام سليم حيسا قال فذهبت به الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ان امي تقرئك السلام وتقول لك ان هذا لك

مِنًا قَلِيلًا قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا
فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قُلْتُ لِأَنَسٍ عِدَّةُ كَمْ كَانُوا قَالَ يَعْنِي زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا
يَلِيهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ
فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گئے اپنے اہل کے پاس اور بنایا میری ماں ام سلیم نے حیس (ایک قسم کا کہانا ہے
جو کہجور اور گہی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے) پہر لیگیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا میں نے
میری ماں نے آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے یہہ تہوڑی سی چیز آپکے واسطے ہے آپنے کہا رکہدے اور جا فلانے فلانے
آدمیوں کو بلا کر لا اور جو کوئی تجہکو ملے اوسکو بہی بلا کر لا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگوں کا نام لیا پہر میں بلا کر لایا
جنکا نام لیا تہا اور جو کوئی مجہکو ملا انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا کتنے آدمی ہوگئے تہے انہوں نے کہا تین سو
آدمی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیرا باندھکر بیٹہو دس دس آدمی اور ہر کوئی آپنے سامنے سے کہاوے انس
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب لوگ پیٹ بہر کر کہا گئے اور دوبارہ اور لوگ آئے (وہ بہی کہا گئے اسیطرح ایک گروہ آتا
تہا اور ایک جاتا تہا جب سب کہا چکے تو) آپنے مجہکو فرمایا اے انس اوٹہا میں نے اوٹہا لیا یعنی وہی کہانا جو لاکر رکہا تہا
اوٹہا لیا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجہکو معلوم نہوا کہ اوٹہاتے وقت بہت تہا یا رکہنے کے وقت ف یعنی کم
ہونیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ یہہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہوگیا یا اوتنا ہی ہے اور یہاں معجزہ بیان کرنیکے لیے
اس حدیث کو نہیں لائے بلکہ ولیمہ کو تحفہ اور ہدیہ بہیجنے کا بیان ہے اگرچہ ایک معجزے کا بیان بہی اس حدیث میں ہے

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فَآخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ إِنَّ لِي مَالًا فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ
أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا فَإِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي
أَيْ عَلَى السُّوقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيَّ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کر دیا قریش اور انصار میں (یعنی قریش کے لوگ جو مکہ معظمہ سے
گہر بار چہوڑ کر ہجرت کرکے آئے تہے اون میں سے ایک ایک شخص کو ایک ایک انصار کا بہائی بنادیا) تو سعد بن ربیع کا
بہائی عبد الرحمن بن عوف کو بنایا سعد نے اون سے کہا میرے پاس مال ہے اوسکے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ تو لے اور
ایک حصہ میں لیہوں گا اور میرے پاس دو جورو ہیں تو دیکہہ دونوں میں جو تجہکو پسند ہو اوسکو میں طلاق دیتا ہوں

جب مدت گذر جاوے تو اوس سے نکاح کرے عبدالرحمن نے کہا اللہ برکت دے تو تمہاری جوروؤں اور مال میں مجھے بازار
دکھلا دو پھر وہ بازار گئے اور نہ لوٹے یہانتک کہ گھی اور پنیر نفع کما کر لائے عبدالرحمن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھپر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا یہہ زردی کیسی ہے میں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا تو ولیمہ کر
ایک ہی بکری کا سہی **آخر کتاب النکاح** تمام ہوئی کتاب نکاح کی اسکے بعد اکثر نسخوں میں
کتاب الطلاق ہے اور بعضی نسخوں میں کتاب عشرۃ النساء زیادہ ہے ہم نے اوسکا بھی ترجمہ کر دیا ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عشرۃ النساء

عورتوں کے ساتھ گذارا کرنیکا بیان یعنی کیونکر اونکے ساتھ
برتاو کرے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی من الدنیا النساء والطیب
وجعل قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی
سب چیزوں میں عورتیں اور خوشبوئی پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے عن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ترجمہ وہی گذر چکا
عن انس بن مالک قال لم یکن شیء احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد النساء من
الخیل ترجمہ انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہ تھی گھوڑوں سے
یعنی عورتیں زیادہ مرغوب تھیں پھر اونکے بعد گھوڑے **میل الرجل الی بعض نسائہ دون بعض** ایک
عورت سے زیادہ محبت کرنا عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امراتان
یمیل لاحدیہما علی الاخری جاء یوم القیامۃ احد شقیہ مائل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دو عورتیں ہوں پھر وہ ایک کی طرف جھک جاوے (اور دوسری کے حق کا انصاف نہ
کرے) تو قیامت کے روز آویگا اور ایک طرف کا بدن جھکا ہوگا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقسم بین نسائہ فیعدل ثم یقول اللہم ہذا فعلی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک
ارسلہ حماد بن زید ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری باری ہر ایک
عورت کے پاس رہتے پھر فرماتے یا اللہ یہہ میرا کام ہے جسمیں میں اختیار رکھتا ہوں مت پکڑ مجھکو اوس کام میں جو تیرے
اور میرے اختیار میں نہیں (یعنی دل کی محبت میں میرا بس نہیں چلتا مگر ظاہری انصاف کرتا ہوں جسقدر میرے اختیار
میں ہے) **حب الرجل بعض نسائہ اکثر من بعض** ایک عورت کو دوسری
سے زیادہ چاہنا عن عائشۃ قالت ارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بنت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنت علیہ وھو مضطجع معی فی مرطی
فاذن لہا فقالت یا رسول اللہ ان ازواجک ارسلننی الیک تسألنک العدل فی ابنۃ
ابی قحافۃ وانا ساکتۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای بنیۃ الست تحبین من
احب قالت بلی قال فاحبی ھذہ فقامت فاطمۃ حین سمعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرجعت الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتھن بالذی قالت والذی قال
لہا فقلن لہا ما نراک اغنیت عنا من شیء فارجعی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولی لہ
ان ازواجک ینشدنک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ قالت فاطمۃ لا واللہ لا اکلمہ فیہا ابدا قالت
عائشۃ فارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھی التی کانت تسامینی من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنزلۃ عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ار امراۃ قط خیرا فی الدین من زینب واتقی للہ عز وجل واصدق
حدیثا واوصل للرحم واعظم صدقۃ واشد ابتذالا لنفسہا فی العمل الذی تصدق بہ
وتقرب بہ ما عدا سورۃ من حدۃ کانت فیہا تسرع منہا الفیئۃ فاستاذنت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عائشۃ فی مرطہا علی الحال التی کانت
دخلت فاطمۃ علیہا فاذن لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ازواجک
ارسلننی یسألنک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ ووقعت بی فاستطالت وانا ارقب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وارقب طرفہ ھل اذن لی فیہا فلم تبرح زینب حتی عرفت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یکرہ ان انتصر فلما وقعت بہا لم انشبہا بشیء حتی اثخنت
علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا بنت ابی بکر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو صاجزادی تہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پاس بہیجا انہون نے اجازت مانگی اندر آنیکی اور آپ میرے ساتہہ ایک چادر مین لیٹے ہوئے
تہے تو آپنے اجازت دی حضرت فاطمہ رض آئین اور بولین یا رسول اللہ آپ کی بی بیون نے مجہے آپ پاس بہیجا ہے
وہ چاہتی ہین کہ آپ انصاف کیجئے ان مین اور ابوقحافہ کی بیٹی مین (ابوقحافہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے یعنے
عائشہ اور اور بی بیون مین) حضرت عائشہ رض نے کہا مین خاموش تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پہر محبت
رکہہ اس سے (یعنی عائشہ سے) حضرت فاطمہ رض یہہ سنکر کہڑی ہوئین اور لوٹ گئین آپکی بیبیوں کے پاس اور بیان
کیا جو انہون نے کہا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کہا وہ بولین تمسے تو کچہہ کام نہ نکلا اب پہر جاؤ رسول اللہ

۱۲ اے بیٹا کیا تو نہین چاہتی اسکو جسکو مین چاہون انہون نے کہا کیون نہین آپنے فرمایا ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہو آپکی بی بیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی میں حضرت فاطمہ رض نے کہا نہیں قسم خدا کی اب میں کبھی آپسے کچھ نہ کہونگی اس باب میں حضرت عائشہ رض نے کہا آپکی بی بیونے زینب بنت جحش کو بھیجا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور زینب وہ عورت تھیں جو میرے برابر کی تھیں آپکی بیبیوں میں آپکے نزدیک (یعنی درجہ اور مرتبہ اور حسن و جمال میں) اور میں نے کبھی نہیں دیکھی کوئی عورت زینب سے بڑھکر دینداری اور خدا ترسی اور سچائی اور ناتے والوں کے ساتھ سلوک اور صدقہ اور خیرات میں اور وہ بہت ذلیل کرتے تھیں اپنے نفس کو کام کرنیکے لئے یعنی اوس کام میں جو صدقہ اور خیرات کے لئے اون کو ضرور پڑتا (وہ کام یہ تھا کہ چمڑوں کو صاف کرتیں پھر اوسکی جوتی بنا کر بیچتیں اور خدا کی راہ میں صرف کرتیں) فقط اون میں ایک یہی بات تھی کہ مزاج کی تیز تھیں اور غصہ جلد آجاتا تھا مگر جلد جاتا رہتا تھا خیر اونہوں نے اجازت چاہی اندر آنیکی اور آپ اوسیطرح چادر میں لیٹے تھے حضرت عائشہ کے ساتھ جیسے فاطمہ رض کے آنیکے وقت تھے آپنے اونکو اجازت دی وہ آئیں اور بولیں یا رسول اللہ آپکی بیبیوں نے مجھے بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ آپ انصاف کیجئے ابو قحافہ کی بیٹی میں اور مجھکو برا بھلا کہنے لگیں اور خوب زبان درازی کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کے یا نہیں زینب اپنے حال میں تھیں کہ میں نے پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا نہیں کہیگا میرا جواب دینا تب تو میں نے بھی اونکو کہنا شروع کیا اور اونکو بات نہ کرنی دی یہانتک کہ میں غالب آئی اون پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (یعنی ایسے بڑے شخص کی بیٹی ہے کیونکر عاقل اور لایق ہوگی اور گفتگو میں کسطرح دب جاویگی) عن عائشة رض قالت ذكرت نحوه وقالت ارسل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم زينب فاستاذنت فاذن لها فدخلت فقالت نحوه ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے

عن عائشة قالت اجتمعن ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فارسلن فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقلن لها ان نساءك وذكر كلمة معناها ينشدنك العدل في ابنة ابي قحافة قالت فدخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو مع عائشة في مرطها فقالت له ان نساءك ارسلنني وهن ينشدنك العدل في ابنة ابي قحافة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم اتحبيني قالت نعم قال فاحبيها قالت فرجعت اليهن فاخبرتهن ما قال فقلن لها انك لم تغني عنا شيئا فارجعي اليه فقالت والله لا ارجع اليه فيها ابدا وكانت ابنة رسول الله حقا فارسلن زينب بنت جحش قالت عائشة وهي التي كانت تساميني من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان ازواجك ارسلنني وهن ينشدنك العدل في ابنة ابي قحافة ثم اقبلت علي تشتمني فجعلت اراقب النبي صلى الله عليه وسلم وانظر طرفه هل ياذن لي من ان انتصر منها قالت فشتمتني حتى ظننت ان لا يكره ان انتصر منها فاستقبلتها فلم البث ان افحمتها فقال لها النبي صلى الله عليه

إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَ

أَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَ فِيهَا

تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان اکٹھا ہوئین

تب انہون نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اور کہلا یا کہ آپ کی بی بیان انصاف چاہتی ہین

ابوقحافہ کی بیٹی مین حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین اور آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر مین تھے حضرت

فاطمہ رضہ نے کہا آپکی بی بیون نے مجھکو بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہین ابوقحافہ کی بیٹی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کیا تو مجھے محبت رکھتی ہے انہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو پھر محبت رکھ عائشہ سے یہہ سنکر فاطمہ لوٹین اور

آپکی بی بیون سے بیان کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا وہ بولنے لگین تمنے تو کچھ نہ کیا اب پھر جاؤ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی اب مین نہ جاؤنگی اور آخر حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بیٹی تھین (وہ کیونکر آپ کے فرمانیکے خلاف کرتین) تب سب بیبیون نے زینب بنت جحش کو بھیجا حضرت عائشہ نے

کہا زینب وہ بی بی تھین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین میرے برابر کی تھین (عزت اور خاندان اور

خوبصورتی مین) تب زینب نے کہا کہ آپ کی بی بیون نے مجھے بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہین ابوقحافہ کی بیٹی مین

پھر میری طرف منہ کیا اور لگین مجھکو برا کہنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کی نگاہ کی طرف دیکھتی

تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین انکو جواب دینے کی آخر وہ مجھکو برا کہتی رہین یہانتک کہ مین نے خیال کیا کہ اب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا نہ معلوم ہوگا اوس وقت مین بھی سامنے ہوئی اور تھوڑی دیر مین انکو

بند کردیا (یعنی خاموش کردیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ ابوبکر رض کی بیٹی ہے حضرت عائشہ نے کہا

مین نے کوئی عورت نیکی اور خیرات اور ناتے پرورکی اور اپنی نفس پر محنت اوٹھانے مین ثواب کیواسطے زینب سے بڑھکر

نہین دیکھی فقط ان مین ایک ذرا تیزی تھی حرارت سے مگر جلد جاتی رہتی تھی۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت غلط ہے

اور صحیح وہ ہے جو اس سے پہلے گذری عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ ابوموسی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ

کی بزرگی سب عورتون پر (یعنی اور آپکی بی بیون پر) ایسی ہے جیسی ثرید کو فضیلت ہے اور کھانون پر (ثرید ایک کھانا

ہے جو شوربا اور روٹی اور گوشت سے بنایا جاتا ہے اور عرب کے ملک مین یہہ کھانا سب کھانون سے بہتر گنا جاتا ہے) ت

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي

فِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا أَتَانِي الْوَحْيُ فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِيَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب میں قسم خدا کی مجھپر کبھی وحی نہیں آئی جب میں لحاف میں تہا کسی عورت کے ساتھ مگر عائشہ کے لحاف میں (آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر میں ہوتے اور وحی اوترتے ایک بار یہہ آیت اوتری اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ اس حدیث سے حضرت عائشہ رض کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُولُ لَهُ اِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ اَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَ مَا رَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِي قُلْنَ لَا تَدَعِيهِ حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْكِ اَوْ تَنْظُرِينَ مَا يَقُولُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِي لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ اِلَّا فِي لِحَافِ عَائِشَةَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے اونسے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو (حضرت عائشہ کے باب میں) لوگوں کا یہہ حال تہا کہ آپ کو تحفے بہیجتے جس دن حضرت عائشہ کی باری ہوتی اور کہتے کہ ہم بہلائی چاہتی ہیں جیسے آپ عائشہ کو چاہتے ہیں ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (عائشہ کے مقدمہ میں) آپ نے جواب نہ دیا جب اون کی باری کا دن آیا تو پہر کہا آپ نے پہر جواب نہ دیا اور بیبیوں نے ام سلمہ رض سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے جواب ہی نہ دیا بیبیوں نے کہا تم چھوڑنا مت کہے جاؤ یہاں تک کہ آپ جواب دیں دیکہو کیا فرماتے ہیں جب ام سلمہ نے پہر کہا تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب میں میرے اوپر وحی نہیں اوترتی تم میں سے کسی کے لحاف میں مگر عائشہ کے لحاف میں۔ امام نسائی نے کہا یہہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں عبدہ کی روایت سے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ حضرت عائشہ کی باری دیکہہ کر آپ کو حصہ بہیجا کرتے اور غرض اس سے یہہ تہی کہ آپ خوش ہوں (کیونکہ آپ حضرت عائشہ سے بہت محبت رکہتے تہے تو اونکی باری کے دن ہدیہ بہیجنے سے آپ کو زیادہ خوشی ہوتی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَاَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ اِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل جلالہ نے وحی بہیجی میں نے یہہ حال دیکہکر اپنے اور آپ کے بیچ میں دروازے کی آڑ کرلی جب وحی ہوچکی تو آپ نے فرمایا اے عائشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جبرئیل علیہ السلام تمکو
سلام کہتے ہین انہون نے کہا اون پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی آپ دیکھتے ہین اون کو جنکو ہم نہین
دیکھتے ہین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ وَهُوَ
يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ مِثْلَهُ سَوَاءً ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے فرمایا اے عائشہ یہہ جبرائیل ہین تمکو سلام کہتے ہین ویسے ہی جیسے اوپر گذرا۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت
ٹھیک ہے اور پہلی خطا ہے

بَابُ الْغَيْرَةِ رشک اور جلن کا بیان

عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ
يَدَ الرَّسُوْلِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ
إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ فَيَقُوْلُ غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوْا فَأَكَلُوْا فَأَمْسَكَ
حَتّٰى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِيْ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ إِلَى الرَّسُوْلِ وَتَرَكَ الْمَكْسُوْرَةَ
فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْهَا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے پاس
تھے تو دوسری بی بی نے ایک پیالہ بھیجا کھانے کا اوس بی بی نے جسکے گھر تھے اس خادم کے ہاتھ پر جو پیالہ لایا تھا مارا وہ پیالہ
گرکر ٹوٹا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ٹکڑے لیکر ملائے اور کھانا اوسمین اکٹھا کرنے لگے اور فرمایا
تمہاری ماں جل گئی (سوکن کے کھانا بھیجنے سے) تو کھاؤ پھر سب نے کھایا اور آپ ٹھیرے رہے یہانتک کہ وہ بی بی اپنے
گھر سے ثابت پیالہ لیکر آئین آپنے وہ پیالہ کھانا لانیوالے کو دیا اور ٹوٹا پیالہ اوس بی بی کے گھر مین رہنے دیا جسنے
توڑا تھا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا يَعْنِيْ أَتَتْ بِطَعَامٍ فِيْ صَحْفَةٍ لَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابِهِ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ كُلُوْا غَارَتْ أُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَعْطٰى صَحْفَةَ أُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ
ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے وہ کھانا لیکر آئین ایک پیالے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو حضرت عائشہ رض
آئین چادر اوڑھی ہوئے ایک پتھر لئے ہوئے اور توڑ ڈالا پیالے کو اوس پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ دونون ٹکڑے لیکر ملائے اور فرمانے لگے کھاؤ جل گئی تمہاری ماں دوبارہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا ثابت پیالہ لیکر ام سلمہ کو بھجوادیا اور ام سلمہ کا ٹوٹا پیالہ عائشہ کو دیدیا عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَاءً فِيْهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِيْ أَنْ كَسَرْتُهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ كَفَّارَتِهِ

قال ابو عبد الرحمن هذا الصواب والذي قبله خطأ

فقال إناء كإناء وطعام كطعام ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے میں نے کوئی عورت کھانا
تیار کرنیوالی صفیہ کے مثل نہیں دیکھی ایک بار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن بھیجا کھانا بھر کر میرا دل وہ
نہ سکا میں نے توڑ ڈالا اوسکو بعل کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا اسکا بدلہ کیا ہے آپ نے فرمایا
برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے اور کھانے کا بدل ویسا ہی کھانا ہے عن عائشة تزعم أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يمكث عند زينب بنت جحش فيشرب عندها عسلا فتواصيت أنا وحفصة
أن أيتنا دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم فلتقل إني أجد منك ريح مغافير أكلت
مغافير فدخل على إحداهما فقالت ذلك له فقال لا بل شربت عسلا عند زينب بنت
جحش ولن أعود له فنزلت يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك إن تتوبا إلى الله لعائشة
وحفصة وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا لقوله بل شربت عسلا ترجمہ ام المومنین عائشہ
رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رض کے پاس رہتے اور شہد پیتے ایکبار میں نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ہم
میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آویں وہ کہے یا رسول اللہ آپ میں سے مغافیر (ایک پھل ہے بدبودار)
کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کھائے ہیں پھر آپ تشریف لے گئے دونوں میں سے کسی کے پاس اوس نے یہی کہا
آپ نے فرمایا نہیں میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش رض کے پاس اور اب کبھی نہ پیوں گا (کیونکہ آپ کو نفرت تھی بری
بو سے جو اوروں کو ناگوار ہو) اوس وقت یہ آیت اوتری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک ای نبی تو کیوں
حرام کرتا ہے اون چیزوں کو جنکو اللہ نے حلال کیا تیرے لئے (یعنی شہد کو) ان تتوبا الی اللہ اگر توبہ کرتیاں ہو تم دونوں
یعنی عائشہ اور حفصہ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات (یعنی یہی
بات کہ میں نے شہد پیا ہے) ف تو حضرت عائشہ اور حفصہ نے زینب سے جلکر یہ تدبیر کی اور اسی امر کو بیان کرنے کے
لئے اس حدیث کو بیان لائے عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت له أمة يطؤها فلم
تزل به عائشة وحفصة حتى حرمها على نفسه فأنزل الله عز وجل يا أيها النبي لم تحرم ما
أحل الله لك إلى آخر الآية ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لونڈی تھی جس
سے آپ صحبت کیا کرتے تو عائشہ اور حفصہ دونوں آپکے پیچھے لگی رہتیں یہانتک کہ آپ نے حرام کرلیا اوس لونڈی
کو اپنے اوپر تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ای نبی کیوں تو حرام کرتا ہے اوسکو جو اللہ تعالی نے حلال کیا تیرے
لئے عن عائشة قالت التمست رسول الله صلى الله عليه وسلم فأدخلت يدي في شعره فقال
قد جاءك شيطانك فقلت أما لك شيطان فقال بلى والله ولكن الله أعانني عليه فأسلم
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈا تو اپنا ہاتھ اون کے بالوں میں

ڈالا انپر فرمایا کیا تیرے پاس شیطان آیا تیرا مین نے کہا آپکے لئے شیطان نہین ہے فرمایا کیون نہین میرے لئے بھی
شیطان ہے مگر اللہ تعالی نے مدد کی میرے اوس پر سو وہ میرا تابعدار بن گیا ف یعنی شیطان کچھ نہین کر سکتا اسکا زور
میرے اوپر نہین اور اور لوگون پر تو اوس کا زور چلتا ہے عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتحسسته فاذا هو راكع او ساجد
يقول سبحانك وبحمدك لا اله الا انت فقالت بابي انت وامي انك لفي شان واني لفي
شان آخر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا تو
مین سمجھی آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے مین نے ڈھونڈھا تو آپ رکوع مین تھے یا سجدے مین فرماتے تھے پاک ہے تو
تیری تعریف کرتا ہون تیرے سوا کوئی معبود نہین مین نے کہا قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے آپ اور کام مین ہین
اور مین اور ہی خیال مین ہون یعنی مجھے تو رشک اور غیرت ہوئی کہ آپ دوسری بی بی کے ہان کیون گئے اور آپ
اللہ کی عبادت مین مصروف ہین عن عائشة قالت افتقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات
ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتحسست ثم رجعت فاذا هو راكع او ساجد يقول
سبحانك وبحمدك لا اله الا انت فقلت بابي انت وامي انك لفي شان واني لفي شان آخر
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات نہ پایا مین سمجھی آپ کسی بی بی
کے پاس گئے مین نے ڈھونڈھا پھر لوٹی تو دیکھا آپ رکوع یا سجدے مین ہین فرماتے ہین پاک ہے تو اے پروردگار سوا
ہوا تیرے سوا کوئی معبود برحق نہین مین نے کہا میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر آپ ایک کام مین ہین اور مین ایک
کام مین عن محمد بن قيس يقول سمعت عائشة تقول الا احدثكم عن النبي صلى الله عليه
وسلم وعني قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي انقلب فوضع نعليه عند رجليه ووضع رداءه
وبسط ازاره على فراشه ولم يلبث الا ريثما ظن اني قد رقدت ثم انتعل رويدا واخذ
رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا وخرج واجافه رويدا وجعلت درعي في راسي فا
ختمرت وتقنعت ازاري وانطلقت في اثره حتى جاء البقيع فرفع يديه ثلث مرات و
اطال القيام ثم انحرف وانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فا
حضرت وسبقته فدخلت وليس الا ان اضطجعت فدخل فقال ما لك يا عائش رابية
قال سليمان حسبته قال حشيا قال لتخبرني او ليخبرني اللطيف الخبير قلت يا رسول الله
بابي انت وامي فاخبرته الخبر قال انت السواد الذي رايت امامي قلت نعم قالت
فلهزني لهزة في صدري اوجعتني قال اظننت ان يحيف الله عليك ورسوله قالت مهما

يُحَدِّثُكُمْ أَنَا مِمَّنْ قَدْ عَلِمَ قَالَتْ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ
رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي وَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ وَأَخْفَيْتُهُ
مِنْكِ وَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ
أَهْلَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا انہوں نے کہا کیا میں بیان
کروں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال اور میرا حال ہم نے کہا کیوں نہیں بیان کیجئے انہوں نے کہا ایک میری
رات میں آپ نے کروٹ لی اور جوتیاں اپنے پاؤں کے پاس رکھیں اور چادر اوڑھائی اور اپنا تہبند بچھونے پر بچھایا
پھر اتنی دیر ٹھہرے کہ آپ نے سمجھا میں سو گئی بعد اسکے چپکے سے جوتیاں پہنیں اور پھر آہستہ سے چادر لی اور دروازہ کھولا
آہستہ سے اور باہر نکلے پھر دروازہ آہستہ سے بھیڑ دیا میں نے بھی جھٹ اوڑھنی سر پر ڈالی اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی
یہاں تک کہ آپ بقیع میں آئے اور تین بار ہاتھ اٹھائے اور دیر تک کھڑے رہے پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ تیز چلے میں
بھی تیز چلی آپ دوڑنے لگے میں بھی دوڑی میں آگے نکل کر گھر کے اندر آئی اور لیٹ رہی
کہ آپ پیچھے آئے آپ نے فرمایا ای عائشہ تجھے کیا ہوا تیرا پیٹ پھولا ہوا ہے سانس چڑھ رہی ہے میں نے کچھ نہیں آپ نے فرمایا تو بتلا دے نہیں تو
خدا بتلا دیگا جو لطیف ہے اور خبردار ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صدقہ ہوں آپ پر ماں باپ میرے پھر سب حال میں نے
کہا آپ نے فرمایا تو ہی تھی میں دیکھتا تھا یہ میرے سامنے کون شخص جاتا ہے میں نے کہا ہاں میں تھی یہ سنکر آپ نے
میرے سینے میں ایک گھونسا مارا کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول تجھ پر ظلم کرینگے (کہ
تیری باری میں اور بی بی پاس جاؤں گا) میں نے کہا لوگ کہاں تک چھپاوینگے اللہ نے آپکو بتلا دیا آپ نے فرمایا ہاں
جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور تیرے پاس نہ آسکے کیونکہ تو ننگی تھی پھر مجھے پکارا چپکے سے میں گیا اور تجھ سے چھپ
گیا کیونکہ میں سمجھا تو سو گئی ہے اور مجھے برا معلوم ہوا تیرا جگانا میں ڈرا تجھ کو وحشت ہو (اکیلی رہنے سے) پھر جبرئیل
نے مجھے حکم کیا کہ بقیع میں جاؤں اور وہاں جو لوگ دفن ہیں انکے لئے دعا کروں ف تو آپ تشریف لے گئے تھے
بقیع کے مردوں کے لئے دعا کرنے کو حضرت عائشہ کو خیال پیدا ہوا کہ کسی سوکن کے پاس جا رہے ہیں اسلئے چپکے سے وہ بھی ساتھ ہو

مومن عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ لَمَّا كَانَ لَيْلَتِيَ الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ
وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي فَانْطَلَقْتُ فِي أَثَرِهِ حَتَّى جَاءَ
الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ

فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ
مَالَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللّٰهُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَارَسُولَ
اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَاَيْتُهُ اَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ
فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ لِي ظَنَنْتِ اَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ
مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِي حِينَ رَاَيْتِ
وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَاَخْفَى مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ
وَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِي فَاَمَرَنِي اَنْ آتِيَ اَهْلَ الْبَقِيعِ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیرے سانس چڑھی ہوئی ہے پیٹ پھولا ہوا ہے تو مین نے کہا کچھہ نہیں آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتا نہین تو اللہ جو لطیف اور خبیر ہے مجھے بتا دیگا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مین نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر بیان کیا اسی حدیث کو آخر تک (یعنی سب وہی قصہ جو اوپر گذرا)

كِتَابُ الطَّلَاقِ
کتاب طلاق کے بیان مین

بَابُ وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ
باب بیان مین طلاق دینے کے موافق اس عدت کے جس عدت مین عورتون کو طلاق دینے کا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ طَلَّقَ
امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهِ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا وَاِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہون نے اپنی بیوی کو وہ حائضہ تھی یعنی بیمار تھی حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین یہہ تذکرہ کیا بطور استفتی کے یعنی یہہ بات دریافت کرنیکو کہ عبداللہ کا یہہ طلاق دینا درست ہے یا نہین آپ نے حضرت عمر رض کو فرمایا عبداللہ سے کہو کہ وہ رجوع کر لے یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اوس عورت کو اپنی جورو بنا لے پھر چھوڑ دے اوسکو پاک ہونے تک جب وہ پاک ہو جاوے اپنے حیض سے اور پھر دوسری بار حائضہ ہو کر پاک ہو جاوے تب اگر اوسکا جی چاہے تو اوس سے جدائی کر لیوے پہلے جماع کرنیسے اور اگر چھوڑنے کو جی نہ چاہے تو رکھہ لیوے اسواسطے کہ اللہ بزرگی اور عزت والے نے عورتون کو اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

طلق امرأته وهي حائض فقال لعبد الله م

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ

إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ

لَهَا النِّسَاءُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہوں نے اپنی جورو کو اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو پوچھا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو یعنی حیض میں عبد اللہ نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے یہ طلاق دیا گیا ہو آپنے فرمایا عبد اللہ کو کہو کہ رجوع کرلے اپنی عورت کیطرف پھر ٹھیرا رکھے اوسکو یہانتک وہ عورت پاک ہوجاوے اپنے حیض سے پھر جب دوسرا حیض آوے اوسکو اور پاک ہوجاوے اس دوسرے حیض سے تب اگر عبد اللہ کا جی چاہے اوسکو رکھے یا طلاق دیوے بشرطیکہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی اوس کے پاس نجاوے پھر آپنے فرمایا یہی عدت ہے اور اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے اللہ عزت اور بزرگی والے نے

عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ

فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ

يَمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ

لَهَا التَّطْلِيْقَةَ الَّتِيْ طَلَّقْتُهَا ترجمہ زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا زہری سے کسی نے کیسے ہوتا ہے طلاق عدت پر یعنی اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اسکے معنی کیا ہیں اور عدت پر طلاق دینا کیسی ہوتا ہے زہری نے جواب میں کہا سالم ابن عبد اللہ سے میں نے سنا ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے میں نے طلاق دیا اپنی جورو کو حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ عورت حائضہ تھی پھر اسبات کا ذکر کیا میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے جب یہ بات سنی غصے ہوئے اور فرمانے لگے عبد اللہ کو مناسب ہے رجوع کرلے اور اوسکو حیض سے پاک ہولینے دے پھر اگر اوسکو بہلا معلوم ہوگا طلاق دینا تو طلاق دیوے وہ اوسکو پاکی کی حالت میں بغیر صحبت کئے پھر فرمایا ہے یہی معنی ہیں لِلْعِدَّةِ کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رجوع کیا اور حساب میں لگایا اوس طلاق کو جو دیچکا تھا میں پہلے کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کی خلاف تھا اور حرام تھا پر طلاق پڑ گیا تھا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ

طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ترجمہ عبدالرحمن بن ایمن نے پوچھا
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا ارشاد ہے آپکی ایسے آدمی کے لئے جسنے طلاق دیا ہے اپنی جورو کو حیض کے وقت مین عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ اوس سے کہنے لگے طلاق دیا مین نے حیض کی حالت مین عہد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا عبداللہ نے اپنی عورت کو
طلاق دیا حیض کی حالت مین فرمایا آپنے عبداللہ کو مناسب ہے رجوع کر لینا اور لوٹا دیا اوسکو میری طرف اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پاک ہو جاوے گی جب اوسکو طلاق دینا یا نہ دینا تیرا اختیار ہے اور عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر پڑہی یہہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ
فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ یعنی اے نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو تو اونکو طلاق دو پہلی عدت اونکی مین
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِي قُبُلِ
عِدَّتِهِنَّ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے بیچ معنی قول اللہ عزت و بزرگی والے کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ
کہا ابن عباس نے فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ف یہہ قرائت ہے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر کی اور قرآن شریف مین لِعِدَّتِهِنَّ ہے اور مراد قبل عدت سے وہی بات
ہے جو اوپر گذر چکی ہے یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جاوے اور اوس سے اس طہر مین صحبت نہ کیجاوے تب طلاق دینا چاہئے **باب طلاق**
السُّنَّةِ باب بیان مین طلاق سنت کے عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ
طَلَّقَهَا أُخْرَى فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ
ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق سنت اسطرح ہے طلاق دیوے آدمی عورت کو پاکی کے وقت مین بغیر جماع کرنیکے پھر جب اسکو
حیض آوے اور پاک ہو جاوے اوس وقت اوسکو ایک اور طلاق دیوے پھر جب اسکو حیض آوے اور اوس سے پاک ہو جاوے تب اوسکو اور طلاق دیوے
پھر اسکے بعد عدت گذارے عورت ایک حیض اعمش فرماتے ہین مین نے پوچھا ابراہیم سے اونہون نے بھی ایسیطرح
بیان کیا ف یعنے ہر طہر مین ایک طلاق دینا سنت کے موافق ہے اور تینون طلاق ایک بار
دینا منع ہے **بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ**
اگر حیض کے وقت ایک طلاق دیا کسی آدمی نے اوس شخص کے لئے کیا حکم ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ طَلَّقَ
امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتَّى تَحِيضَ فَإِذَا
اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرَى فَلَا يَمَسُّهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا
الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
طلاق دیا انہون نے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو حالت حیض مین تو گئے حضرت عمر رض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی آنکو اس ماجری کے آپنے فرمایا عبد اللہ کو کہو کہ رجوع کرے اوسکی طرف
پھر جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جاوے اور نہا لیوے اوسکو ٹہیرے رہنے دیوے یہانتک کہ وہ دوسرے حیض
سے فارغ ہو کر نہا لیوے اور نہ صحبت کرے اوس سے پھر طلاق دیوے اوسکو پھر اگر چاہے کہ اوس سے صحبت کرے تو
رکھ لیوے اوسکو اور طلاق نہ دے کیونکہ اللہ تعالی نے جس عدت کے موافق طلاق دینیکا حکم کیا ہے عورتوں کو
یہہ وہی عدت ہے یعنی اس طور سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ
امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا
وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو
حیض کی حالت میں ذکر ہوا اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو کہو کہ رجوع کرلے پھر جب وہ پاک

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

غیر عدت میں طلاق دینے کا کیا حکم ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ
وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ ترجمہ ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جورو کو حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پھیر دیا اوس عورت کو عبد اللہ ابن عمر کی طرف یہانتک کہ طلاق دیا اوسکو جب وہ پاک ہوگئی اپنے حیض
سے ......

الطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ

اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے (یعنی طہر میں طلاق نہ دیوے بلکہ حیض میں دیوے) تو کیا حکم ہے اور
آیا یہہ طلاق شمار کیا جاویگا یا نہیں عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ
وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ
التَّطْلِيْقَةِ فَقَالَ مَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ یونس بن جبیر سے روایت ہے پوچھا میں نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی جورو کو حیض میں کہنے لگے عبد اللہ بن عمر کو پہچانتا ہے
عبد اللہ عمر کے بیٹے کو اوس نے طلاق دی تہی اپنی عورت کو حیض میں پھر پوچھا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
عمر رضی اللہ عنہ نے آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو کہ رجوع کرے اپنی عورت سے پھر انتظار کرے اوسکی عدت کا میں نے
کہا کیا جو طلاق دی چکا ہے وہ شمار میں ہوگی انہوں نے کہا کیوں نہیں اگر رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ
طلاق محسوب نہ ہوتی عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ
فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

وهي حائض أيعتد بتلك التطليقة فقال مه وإن عجز واستحمق ترجمہ اوپر گذرا

الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ
تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے کا بیان

عن محمود بن لبيد قال أخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل طلق امرأته ثلاث تطليقات جميعا فقام غضبانا ثم قال أيلعب بكتاب الله وأنا بين أظهركم حتى قام رجل وقال يا رسول الله ألا أقتله ترجمہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اوس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق ایک وقت میں یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور غصے میں تھے فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں اوسکو قتل کر ڈالوں ف اللہ کی کتاب سے کھیل کرنا یہہ ہے جو اوسمیں فرمایا اوسکی موافق عمل نہ کرنا

باب الرخصة في ذلك
تین طلاق ایکبارگی دینے کی رخصت کے بیان میں

عن سهل بن سعد الساعدي أن عويمر العجلاني جاء إلى عاصم بن عدي فقال أرأيت يا عاصم لو أن رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله فيقتلونه أم كيف يفعل سل لي يا عاصم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فسأل عاصم رسول الله صلى الله عليه وسلم فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل وعابها حتى كبر على عاصم ما سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رجع عاصم إلى أهله جاءه عويمر فقال يا عاصم ماذا قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم لعويمر لم تأتني بخير قد كره رسول الله صلى الله عليه وسلم المسئلة التي سألت عنها فقال عويمر والله لا أنتهي حتى أسأل عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم وسط الناس فقال يا رسول الله أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله فيقتلونه أم كيف يفعل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نزل فيك وفي صاحبتك فاذهب فأت بها قال سهل فتلاعنا وأنا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما فرغ عويمر يعني قال كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها فطلقها ثلاثا قبل أن يأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونکے پاس بیان کیا عویمر عجلانی نے کیا میں عاصم بن عدی کے پاس اور کہا اونسے اگر کوئی آدمی اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پاوے اور مار ڈالے اوس مرد کو تو اوس کے بدلے میں کیا اوسکو بھی مار ڈالیں گے شرع والے اگر ایسا نہ کرے تو کیا کرے وہ جورو والا یہہ مسئلہ تم پوچھو اسے عاصم میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر پوچھا عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور برا

معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ پوچھنا اور عیب رکھا سائل پر ایسی بات پوچھنے کے سبب سے تو برا معلوم ہوا عاصم
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح پہ فرمانا یعنی عیب دینے کے طور پر جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم کو فرمایا
تو اونکو رنج اور پشیمانی معلوم ہوئے اس سے اور سمجھتا ہے کہ ناحق پوچھا یہہ مسئلہ جب عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس سے لوٹ کر آئے اپنے گہر کو عویمر آکر کہنے لگا کیون جی کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اوس
بات کے جواب مین عاصم کہنے لگے تمنے مجہے خراب بات سنائی اس مسئلہ کے سوال کرنیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے برا مانا عویمر یہہ بات سنکر کہنے لگے خدا کی قسم مین اس مسئلہ کو پوچہے بغیر نہ چہوڑونگا یہہ کہکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف چلا اور سب لوگون کے بیچ مین جا گہسا اور کہنے لگا یا رسول اللہ فرمائیے مجہکو کسی آدمی نے اپنی
جورو کے ساتہہ کسیکو دیکہا اگر مار ڈالے یہہ آدمی اوسکو تو کیا مار ڈالین گے اوسکو بہی اوسکے بدلے مین یا
کیا حال ہوگا اس مار ڈالنیوالیکا اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اترا ہے حکم تیرے واسطے اور تیری
جورو کے واسطے جا تو اوسکو لے آ اُس عورت کو سہل رضہ فرماتے ہین لعان کیا اون دونون نے یعنے عویمر اور اوسکی
جورو نے اور ہم لوگ بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نزدیک اوسوقت موجود تہے جب عویمر لعان سے فارغ ہوگئے تو
کہنے لگے اگر اب مین اوس عورت کو گہر مین رکہون یا رسول اللہ تو مین جہوٹا اور بہتانی ٹہیرا اوسیوقت تین طلاق
دیدین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بہی انتظاری نکی ف عورت مرد مین لعان اسطور سے
ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگا دے اور شاہد ہون خدا سے ڈر کر قائل بہی اپنے قصور کا کوئی نہو تو
حکم سے قاضی کے مرد پہلے چار بار گواہی دے اللہ کا نام لے کر اپنی صداقت پر پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرط
کذب ہونے اس گواہی کے اور اسی طور سے عورت بہی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کی کذب پر یعنی اوسکو
جہوٹا کہے اور پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرط صداقت مرد کے اس حدیث سے تین طلاق ایک بار دینی کی
رخصت معلوم نہین ہوتی کیونکہ عویمر کا فعل ہے بیجانی بوجہے آپ نے اوسکو اسبات کی اجازت نہین دی محققین علما
کا یہہ قول ہے کہ اگر کوئی تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا مگر اکثر لوگون کا مذہب یہہ ہے

کہ اگرچہ یہ فعل برا ہے اور خلاف سنت مگر تینون طلاق پڑجاوینگے عن فاطمۃ بنت قیس قالت اتیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انا بنت آل خالد وان زوجی فلانا ارسل الی بطلاق

انی سالت اہلہ النفقۃ والسکنی فابوا علی قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ارسل

الیہا بثلاث تطلیقات قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما النفقۃ والسکنی للمرأۃ اذا کان لزوجہا علیہا الرجعۃ

ترجمہ فاطمہ رضی اللہ عنہا قیس کی بیٹی سے روایت ہے آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے مین آل خالد کی بیٹی ہون اور فلانی کی جورو
ہون اور اوس نے مجہکو طلاق کہلا بہیجی ہے اور اوسکے لوگون سے نفقہ اور رہنے کے لئے گہر مانگتی ہون وہ انکار کرتی ہین

مرد کی طرف کے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اسکے خاوند نے اسکو تین طلاق دے کر کہلا بھیجا ہے آپنے فرمایا
نفقہ یعنی خرچ اور رہنے کے لئے جگہہ اوس عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے (اور تین طلاق
کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا تو نفقہ بھی نہ دیگا) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس عورت کو تین طلاق دیئے گئے ہوں اوسکے لئے نہ نفقہ اور نہ گھر دیا جاویگا مرد کی طرف سے عَنْ
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ
نَفَرٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ
طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَّلَا سُكْنٰى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت
ہے ابو عمرو مخزومی نے فاطمہ کو تین طلاق دیئے خالد بن ولید بنی مخزوم کے لوگوں میں ملکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقیں پھر کیا فاطمہ کو
لئے نفقہ دلایا جاویگا آپنے فرمایا نہ اوسکے لئے نفقہ ہے اور نہ رہنے کو گھر

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ

تین طلاق متفرق اور جدا کر دینے کا بیان عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ اِلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الثَّلٰثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ
وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ آئے ابو صہبا ابن
طرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اور کہا اے ابن عباس کیا نہیں جانتے تم یہہ کہ تین طلاق زمانے مبارک
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور زمانے ابو بکر اور شروع خلافت میں عمر رضی اللہ عنہما کر رد کی جاتی تہیں
طرف ایک طلاق کے ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں یعنی رد کی جاتی تہیں ف رد کئے جانا ایک طلاق کی
یعنی تین طلاق ایکبار اکٹھا دینے سے ایک طلاق سمجھی جاتی تہی

اَلطَّلَاقُ لِلَّتِيْ تَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ لَا يَدْخُلُ بِهَا

کوئی شخص طلاق دیدے عورت کو جماع کرنے سے پہلے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا
ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى
يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوْقَ عُسَيْلَتَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا
کسی نے یہہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آدمی نے تین طلاق دی اپنی جورو کو پھر اوسکی جورو نے کر لیا دوسرا
خصم اور عورت مرد دونوں ایک مکان میں بھی جمع ہوئے لیکن مرد نے اوس سے جماع نہیں کیا اور اوس عورت
کو طلاق دیدی کیا ایسی عورت پہلے خاوند کو حلال ہو جاتی ہے یا نہیں آپنے فرمایا نہیں حلال ہوتی جبتک

یعنی خلوت کا کچھ اعتبار نہیں دل خاوند کے چکھی یہہ دوسرا مرد اوسکے شہد کا مزا اور عورت مرد کے شہد کا مزا **ف** لیے جایز ہونیکے کو جماع کرنا اس دوسرے مرد کا شرط ہے

عن عائشة قالت جاءت امراة رفاعة القرظي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني نكحت عبد الرحمن بن الزبير والله ما معه الا مثل هذه الهدبة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلك تريدين ان ترجعي الى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوٰر کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے نکاح کیا عبدالرحمن بن زبیر کو اور اوسکا حال یہہ ہے کہ کپڑے کی جھالر کے سوائے اوسکی پاس کچھ نہیں آپنے فرمایا شاید تو چاہتی ہو گی رفاعہ کے پاس جانا یہہ بات نہیں ہو گی جبتک نہ چکھے عبدالرحمن تیرا مزا اور نہ چکھے تو عبدالرحمان کا مزا **ف** یعنی عبدالرحمان جب تیرے سے صحبت کرے اور پھر طلاق دیوے تب تو اپنے پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہے بغیر جماع ہونیکے پہلے خاوند سے نکاح جائز نہیں ہدبہ کہتے ہیں کپڑے کی جھالر کو اور کپڑے کے پلوں کو یعنی کپڑے کے کنارے پر تارون کو بل دیکر چھوڑ دیتے ہیں حفاظت کے لئے تاکہ تارین نہ نکلین اوس کپڑے کی جھالر کی مثال دی عبدالرحمان کو بسبب ڈھیلی اور کم شوت ہونیکے

طلاق البتہ

طلاق قطعی کا بیان

عن عائشة قالت جاءت امراة رفاعة القرظي الى النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر عنده فقالت يا رسول الله اني كنت تحت رفاعة القرظي فطلقني البتة فتزوجت عبد الرحمن بن الزبير انه والله يا رسول الله ما معه الا مثل هذه الهدبة واخذت هدبة من جلبابها وخالد بن سعيد بالباب فلم ياذن له فقال يا ابا بكر الا تسمع هذه تجهر بما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تريدين ان ترجعي الى رفاعة لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک جورو رفاعہ قرظی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابوبکر اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہنے لگی یا رسول اللہ میں جورو تھی رفاعہ قرظی کی سو وہ مجھکو طلاق دیچکا ہے ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بیواسطہ اور بے لگا کر دیتی ہے یعنی تین طلاق اوسکو چھوڑ کر میں نے عبدالرحمان بن زبیر کو کر لیا تھا قسم خدا کی یا رسول اللہ عبدالرحمان کے پاس اس چادر کے پلے یعنی جھالر کے سوا کچھ نہیں اور اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہہ بات کہی حضرت عائشہ فرماتی ہیں اوسوقت خالد بن سعید دروازے پر تھے آپنے اونکو اندر آنیکا حکم نہ دیا اور کہا یا ابوبکر سنتے ہو یہہ رسول اللہ کے پاس بھی وہی کہتی ہے جو کہتی پھرتی ہے پھر آپنے اوس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ پاس جایا چاہتی ہے ایسا نہیں ہو سکتا جبتک عبدالرحمن تیرے سے ہم بستر ہوئے

امرک بیدک

امرک بیدک کی تحقیق اور اختلاف کے

بیان بن عن حماد بن زید قال قلت لایوب هل علمت احدا قال فی امرک بیدک انها
ثلاث غیر الحسن فقال لا ثم قال اللهم غفرا الا ما حدثنی قتادة عن کثیر مولی بن [ب عفوا]
سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلاث فلقیت کثیرا فسألته
فلم یعرفه فرجعت الی قتادة فاخبرته فقال نسی قال ابو عبد الرحمن هذا حدیث
منکر ترجمہ حماد بن زید سے روایت ہو کہا میں نے ایوب سے کیا جانتے ہو تم کسیکو جو کہتا ہو امرک بیدک کہنے
سے تین طلاق ہو جاتے ہیں سوا حسن کے وہ کہتے ہیں کہ تین طلاق ہو جاتے ہیں اس بات کے کہنے سے
ایوب نے جواب دیا میں نے کسی کو ایسے کہتے نہیں سنا پھر کہا اللهم اغفرا یعنی بخش دے اگر اوس سے غلطی
ہوئی ہو مگر وہ حدیث جو بیان کی مجھسے قتادہ نے کثیر کی روایت سے اور کثیر نے ابو سلمہ سے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ
سے اور ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر بیان کیا کہ وہ تین طلاق ہوتے ہیں راوی کہتا ہے
میں کثیر سے پوچھا اس روایت کا حال اوسکو اس حدیث کا کچھہ حال معلوم نہ تھا راوی کہتا ہے پھر
میں گیا قتادہ کے پاس اور اوس سے یہہ حال بیان کیا قتادہ نے کہا وہ بھول گیا ابو عبد الرحمن جو مصنف ہیں
اس کتاب کے وہ فرماتے ہیں یہہ حدیث منکر ہے ف اور ترمذی فرماتے ہیں میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاری سے
اس حدیث کو اونھوں نے فرمایا یہہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر یعنی ابو ہریرہ کا قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک
اسکی سند نہیں پونہچی اور امرک بیدک کہنے کے یہہ معنی ہیں کہ عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد یوں
کہے تیرا کام تیرے ہاتھہ میں ہے تو اسمیں علما کا خلاف ہے حسن کہتے ہیں کہ امرک بیدک جب کہے تو اس بات کے
کہنے سے ہی تین طلاق ہو جاتے ہیں اور ایوب نے اسکا انکار کیا لیکن انکار کرکے یہہ بات بھی کہی کہ قتادہ سے میں نے
یوں سنا ہو کہ ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ہو جاتے ہیں اس بات کے کہنے
سے مگر قتادہ نے اس حدیث کو کثیر سے نقل کیا تھا جب ایوب خود کثیر سے ملے تو انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں پھر یہہ روایت
بے اعتبار ہوگئی اور صحیح یہہ ہے کہ امرک بیدک کہنے سے اختیار عورت کو ہو جاتا ہے پھر وہ جو چاہے ایک طلاق
رجعی خواہ بائن کی لیوے یا تین طلاق دے لیوے

باب احلال المطلقة ثلاثا والنکاح الذی یحلها به

باب بیان میں حلال ہونے مطلقہ کے جسکو تین طلاق دی گئی ہوں
اور ذکر میں اس نکاح کے جو حلال اور جائز کر دیتا ہے اوسکو عن عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة الی
النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان زوجی طلقنی فابت طلاقی وانی تزوجت بعده عبد الرحمن
بن الزبیر وما معه الا مثل هدبة الثوب فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال لعلک
تریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی یذوق عسیلتک وتذوقی عسیلته ترجمہ حضرت عائشہ رضی …

سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے میرے خصم نے مجھکو تین طلاقین دی تہین اوسکے بعد مین نے نکاح کرلیا عبد الرحمان بن زبیر سے اور عبد الرحمن بن زبیر کے پاس کچھہ نہین سوائے کپڑے کی جہالر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات سنکر ہنسے اور فرمانے لگے شاید تیرا ارادہ یہہ ہے رفاعہ سے پہر نکاح کرلے یہہ بات نہین ہوئیگی جبتک تیرے سے صحبت نہ کرے عبد الرحمان اور تم دونون ایک دوسرے کا مزا چکھو

عن عائشۃ ان رجلا طلق امرأتہ ثلاثا فتزوجت زوجا فطلقہا قبل ان یمسہا فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحل للاول فقال لا حتی یذوق عسیلتہا کما ذاق الاول

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے طلاق دی کسی آدمی نے اپنی جورو کو تین طلاق اوس عورت نے دوسرا خصم کرلیا اس دوسرے خصم نے ابہی اسکو چہوا بہی نہین تہا کہ طلاق دیدی پہر پوچہا گیا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جایز ہوجاتی ہے ایسی عورت پہلے خاوند کے لئے آپنے فرمایا نہین جایز ہوتی جبتک نچکہہ لیوے مزا اس عورت کا دوسرا خصم اول خاوند کی طرح

ف یعنی نکاح کرکر چہوڑ دینے سے پہلے خاوند کے لئے درست نہین نکاح کرلینا اس عورت سے کیونکہ تین طلاق ایسی چیز ہین جس سے عورت بالکل مرد کے قبضے سے باہر ہوجاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہوجانا معلوم ہوگا جب دوسرے کے قبضے اور تصرف مین پورے طور سے آجاوے اور پہلے خاوند کیطرح اس سے معاملہ کرلیوے یعنی ایک مکان مین اکیلے ہونے یا نکاح کرلینے یا ذرا سا مس وغیرہ کرلینے سے پورا تصرف نہین ہوتا اسلیے فرمایا جبتک دونو ایک دوسرے سے مزے نہ اوڑالین جبتک پہلے کو جایز نہین اوس سے نکاح کرنا اور بہت سی اور بہی اسرار ہین غور کرنے سے ظاہر ہونگے

عن عبد اللہ بن عباس ان الغمیصاء او الرمیصاء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی زوجہا انہ لا یصل الیہا فلم تلبث ان جاء زوجہا فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کاذبۃ الیہا ولکنہا ترید ان ترجع الی زوجہا الاول فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذلک لہا حتی تذوق عسیلتہ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی غمیصاء یا رمیصاء اس مین شک ہے راوی کو یعنی غمیصاء نام لیا یا رمیصاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکایت کی اپنے خاوند کی اسبات کی وہ اسکے پاس نہین آیا پہر تہوڑی سی دیر کے بعد اوسکا خصم بہی آگیا اور کہنے لگا جہوٹ بولتی ہے یہہ عورت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکے پاس جاتا ہون لیکن اسکا یہہ ارادہ ہے کہ مجہسے چہوٹ کر پہر پہلے خصم کے پاس چلی جاؤن آپنے فرمایا یہہ بات اسکو مناسب نہین مگر اوسوقت جب چکہہ لیوے تو اوسکا شہد

ف یعنی عورت اور مرد مین صحبت ہوجاوے اور ایک دوسرے سے پورا پورا مزا اوڑا لیوین

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل تکون لہ المرأۃ فیطلقہا ثم یتزوجہا رجل فیطلقہا قبل ان یدخل بہا فترجع الی زوجہا الاول قال لا حتی تذوق العسیلۃ ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مین ایک آدمی کے تہی اوس کی
ایک جورو اوس نے اوسکو طلاق دیدی یعنی تین طلاق پہر اوس عورت کو دوسرے شخص نے نکاح کرلیا پہر دوسرے نے
بھی بغیر جماع کئے طلاق دیدی اوس عورت کو پہر دوبارہ الوٹ کرنا چاہا اس عورت نے پہلے خصم کی طرف آپنے فرمایا ایسا
نہین ہوسکتا جبتک نہ کہا لیوے وہ شہد کو اس دوسرے خاوند کے لئے اوس سے جماع نکرلیوے تب تک وہ پہلے
خاوند کے حق مین جائز نہین ہوسکتی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ
يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ
أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الْآخَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْلَى
بِالصَّوَابِ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر کسی آدمی نے
طلاق دی اپنی جورو کو تین طلاق پہر اوسکو نکاح کرلیا دوسرے آدمی نے اور نکاح ہونیکے بعد گئے دونون کوٹہری مین
اور بند کردیا گیا دروازہ اور پردے بھی چہوڑدئے یعنے خلوت صحیح ہوگئی لیکن اس دوسرے مرد نے جماع نہین کیا پہر طلاق
دیدیا اس عورت کو اس دوسرے نے بھی کیا جائز ہے یہ عورت پہلے خصم کے لئے آپنے فرمایا نہین جب تک جماع
نکرلیوے اوس سے یہ دوسرا ابو عبد الرحمن یعنی مصنف اس کتاب کے فرماتے ہین یہ حدیث صواب سے بہت قریب

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

تین طلاق دے گئے عورت سے حلالہ کرنے کا بیان اور جو کچھ کہ احکام کے کرنیوالے پر سخت بات کہی گئی ہے اوسکا ذکر اسباب مین
کیا گیا ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُتَوَشِّمَةَ وَ
الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے والی پر اور گدوانے والی پر اور بالون مین ملانے والے اور
ملوانے والے پر اور ربا کہانے والے پر اور کہلانیوالے اور حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے لئے حلالہ کیا جاتا ہے
اوس پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال مین اور بال ملاکر لینے کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور خدا کی لعنت
پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاوین اوس عورت پر بھی اور جو عورت اپنے ہاتھ سے جوڑے اوس پر بھی اور ہر
نیلا گدوانے اوس پر بھی اور جو اپنے ہاتھ سے گودے اوس پر بھی اور حلالہ کرنیوالے پر یعنی جس نے نکاح کیا
اس نیت سے کہ چہوڑ دونگا طلاق دیکر تاکہ حلال ہوجاوے پہلے خاوند کے لئے اور جسکے لئے حلالہ کیا گیا یعنے
پہلے خاوند پر

بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ بِالطَّلَاقِ

باب بیان مین
اسکے کہ مرد عورت کا منہہ دیکھتے ہی طلاق دے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لقد عذت بعظیم الحقی باھلك **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے جب داخل ہوئی کلابی (ایک عورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہنے لگے اعوذ باللہ منک یعنی پناہ میں ہوتی ہوں میں اللہ کی تیرے سے آپنے فرمایا تونے بہت بڑی کی پناہ لی تو جا اپنے گھر والوں پاس **ف** یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جون کی بیٹی سے کہی اور اسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی اصل قصہ یوں ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی بی بیون کو رشک ہوا اور اوس سے یوں کہا کہ تجھکو غیرت اور شرم نہیں آتی کہ تونے ایسے شخص سے نکاح کیا جس نے تیرے باپ اور بہائیون کو مارا اور بعضی روایت مین ہے کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہوں تجھسے تو حضرت تجھکو بہت پیار کرینگے پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائے اوس نے اسیطرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہہ اشارہ کیا طلاق کا

باب ارسال الرجل الی زوجتہ بالطلاق

طلاق کہلا بہیجنا کسی آدمی زبانی اپنی جورو کو

عن فاطمة بنت قيس تقول ارسل الي زوجي بطلاقي فشددت علي ثيابي ثم اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال كم طلقك فقلت ثلاثا قال ليس لك نفقة واعتدي في بيت ابن عمك ابن ام مكتوم فانه ضرير البصر تلقين ثيابك عنده فاذا انقضت عدتك فاذنيني مختصر

ترجمہ فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہے طلاق کہلا بہیجی مجھکو میرے خاوند نے پہر اوڑھ لئے مین نے اپنے کپڑے اور آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس پوچھا آپنے کتنی طلاقین دین تجھکو مین نے عرض کیا تین آپنے فرمایا تجھکو نفقہ یعنے عدت میں کے لئے خرچہ تیرے خاوند کی طرف سے نہ ملیگا اور فرمایا آپنے عدت کے دن پورے کر اپنے چچا کے بیٹے کے گھر مین یعنے ابن ام مکتوم پاس کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے اوتار دے سکتی ہے تو اپنے کپڑے نزدیک اوسکے اور فرمایا جب گذر چلے تو اپنی عدت اوسوقت مجھکو خبر کر یوہیان حدیث مختصر بیان کی ہے

عن تميم مولى فاطمة عن فاطمة نحوه **ترجمہ** تمیم جو مولا ہین فاطمہ کے اونہون نے بہی فاطمہ سے اسیطرح روایت کی ہے یعنے جیسے فاطمہ کی روایت اوپر گذری ہے اوسیطرح سے مولانے بہی روایت کی ہے **ف** غرض یہہ ہے اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی جورو کو طلاق کہلا بہیجے تو طلاق ہوجاتی ہے اور عورت اپنی عدت گذار کر دوسرا خصم کر سکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق عورت کے روبرو دینا کچھہ شرط نہیں مرد کو اختیار ہے روبرو دے یا غیبت مین دے ہان عورت کو اطلاع کر دینی چاہیے اگر وہ اپنا کچھہ بند وبست کرے

تاویل قولہ تعالی یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك

بیان اسبات کا کہ اس آیت کے کیا معنے ہین اور اوسکے فرمانے سے کیا غرض ہے

عن ابن عباس قال اتاه رجل فقال اني جعلت امراتي علي حراما قال كذبت ليست عليك بحرام

ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ اَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا اونکے پاس ایک آدمی اور کہنے لگا مین نے اپنی جورو کو اپنے اوپر حرام کر لیا ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہوٹہا ہے تو وہ عورت تیرے حق مین حرام نہین پہر پڑہی یہہ آیت یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ
مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اور کہا تیرے اوپر ضرور ہے ایک سخت کفارہ یعنی آزاد کرنا ایک بردے کا **ف** یعنی حرام
کہہ لینے سے حلال چیز حرام نہین ہو جاتی لیکن کفارہ دینا آتا ہے اور کفارہ بہی سب کفارون مین سے سخت یعنی بردہ
آزاد کرنا چاہیے ایک تاویل تو اس آیت کی یہہ ہوئی اور دوسری تاویل آگے آتی ہے

تَاْوِیْلُ ھٰذِہِ الْاٰیَةِ عَلٰی وَجْهٍ اٰخَرَ تاویل وربیان اسی آیت کا دوسرے طور پر

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهُ فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹہیرتے تہے زینب کے نزدیک دیر تک اور شہد پیتے وہان تو صلاح کی مین نے اور حفصہ نے اسطرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہان آوینگے تو مین کہونگی آپکے موہنہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور تمہارے یہان آوین تو تم بہی یون ہی کہنا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی یہان گئے تو اوس نے وہی بات کہی آپنے فرمایا مین نے اور کچہہ نہین کہایا لیکن شہد کہایا ہے زینب کے یہان اور فرمایا آپنے پہر دوبارہ نہ پیونگا تب اوتری یہہ آیت لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ یعنی ای نبی تو کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجہہ پر اِنْ تَتُوْبَا فرمایا عائشہ اور حفصہ کے لئے یعنی اگر تم دونو توبہ کرتیان ہو جہک پڑے ہین دل تمہارے **ف** جہک پڑے ہین دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے غرض اِنْ تَتُوْبَا سے لیکر قَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا تک حضرت عائشہ رض اور حفصہ رض کو ارشاد فرمایا ہے کہ اس بات سے توبہ کرین اور آئندہ کو ایسی بات نہ کہین جس سے نبی کے دل کو رنج اور ملال ہو وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا یعنی اور جب چہپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات وہ بات وہی جو اوپر گذری یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ اور عطا کی حدیث مین یہہ قصہ تمام بیان کیا گیا ہے **ف** یعنی عطا کی حدیث مین یون آیا ہے جب عورتون نے یہہ بات کہنی شروع کی کہ آپ کے موہنہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر اوسکو کہتے ہین جو درخت مین سے شہد کی طرح کا ایک شیرہ نکلتا ہے اور بو اوسمین بدبو اور رنگ ہوتی ہے جیسے نیم کے درخت مین سے اوسکا شیرہ ٹپکتا ہے اور بدبو کی چیز سے آپکو نفرت بہت تہی آپنے فرمایا نہین مین نے

مغافیر تو نہیں پیا لیکن زینب بنت جحش کے پاس شہد کہایا ہے پہر کبہی اوسکے شہد کو نہ کہاونگی ہم اور
ہمنے عہد کیا اور قسم کہائی اوسکے کہانیسے اور بیوی کو فرمایا تو کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا او ریہہ بات آپنے
عورت کے رضامند کرنیکے لیئے فرمائی تہی او رشاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو مختصر طور پر یون بیان
فرمایا **ف** حضرت نے ایک چیز اپنی موقوف کردی یا ایک بی بی کی یہان سے شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور
بیبیون کے او سپر اللہ نے یہہ فرمایا اور قسم کا کہولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجہہ پر حرام ہے
تو قسم ہوگئی کفارہ دے تو اوسکو کام مین لاوے کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی ہو موضح القرآن

بَابُ الْحَقِي بِأَهْلِكِ

باب بیان مین یون کہنے کے اپنے جورو کو جا تو اپنے گہر والون کے ساتہہ ملکر رہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے
سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ ذکر کرتے تہے اپنا حال اوس وقت کا جسوقت وہ پیچہے رہگئے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جانیکے وقت اور کہا اسی بیان مین کعب بن مالک نے اتفاقاً آیا قاصد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے یعنی جسطرح
آگے کی حدیث مین اوسکا بیان آیا ہے **ف** چونکہ اسناد مین فرق تہا اوسکو جدا بیان کیا گیا اہل حدیث کی
اصطلاح مین اسکو تحویل کہتے ہین

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ

ترجمہ عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ بیان کرتے تہے
اپنا حال اوس وقت کا جسوقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر رہگئے تہے جنگ تبوک کو (نام ہے
ایک جگہہ کا) جاتے وقت راوی کہتا ہے بیان کیا وہ قصہ سب کعب بن مالک نے اور کہنے لگے مین
جسوقت اوس حالت مین تہا اوس وقت آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہنے لگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیئے یہہ حکم دیا ہے تو اپنی جورو سے کنارا کر کعب نے پوچہا اوس سے کنارہ کرنے سے
طلاق دینا مراد ہے یا کیا غرض ہے قاصد نے کہا طلاق دینا مراد نہین بلکہ جدا رہنے کے لیئے حکم دیا ہے

اور اوسکے قریب جانے سے منع کیا ہے کعب بن مالک فرماتے ہین مین اپنی جورو کو کہا جا تو اپنے گھروالون کے پاس جاکر رہ
اور وہان سے میرے نزدیک مت آ جب تک اللہ عزت اور بزرگی والا اس امر مین کچھ حکم نکرے ف کعب بن
مالک اون تین شخصون مین سے ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ نہین گئے تھے جنگ تبوک مین اور
اونپر عتاب ہوا تھا پچاس دن تک اوس پچاس دن مین اونپر وہ حالت گذری کہ موت سے بدتر تھی اور وہ تینون
شخص سچ کہنے سے بخشے گئے نہین تو منافقون مین تھے اون تین آدمیون کا ذکر قرآن شریف مین ہے سورۂ توبہ
کے آخیر مین یہان اس حدیث مین اس بات کا ذکر ہے کہ کعب بن مالک نے اپنی جورو کو الحقی باہلک کہا یعنے
جا تو اپنے گھروالون مین جاکر مل اس بات کے کہنے سے طلاق نہین ہوتی جب تک نیت نہ کیجائے طلاق کی

عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه قال سمعت ابي كعب بن مالك قال وهو
احد الثلاثة الذين تيب عليهم يحدث قال ارسل الي رسول الله صلى الله عليه وسلم والى
صاحبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامركم ان تعتزلوا نساءكم فقلت للرسول
اطلق امراتي ام ماذا افعل قال لا بل تعتزلها فلا تقربها فقلت لامراتي الحقي باهلك فكوني
فيهم فلحقت ترجمہ عبد الرحمان بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ کہتے
ہین سنا مین نے اپنے باپ کعب سے اور راوی کہتا ہے کعب اون تین آدمیون مین سے ایک شخص ہین جنکی توبہ
قبول ہوئی وہ کعب اپنا حال بیان کرتے ہین اور کہتے ہین بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے
اور میرے ساتھی کے پاس اور بیان کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو حکم کیا ہے تم اپنی جوروؤن سے
کنارا کرو اور اونکے نزدیک نہ جاؤ کعب فرماتے ہین مین نے پوچھا قاصد کو طلاق دیدون مین اپنی عورت کو
یا کیا کرون اوس نے کہا طلاق نہ دے اوسکو بلکہ کنارا کر اوس سے اور نزدیک نجا اوسکے کعب فرماتے ہین مین
نے اپنی عورت سے کہا جا اپنے لوگون مین مل اور وہین جاکر پھر جا ملی اونکی عورت اپنے لوگون مین

عن كعب يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وقال
فيه اذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتيني فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرك
ان تعتزل امراتك فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال بل اعتزلها ولا تقربها فارسل
الى صاحبي بمثل ذلك فقلت لامراتي الحقي باهلك وكوني عندهم حتى يقضي الله
عز وجل في هذا الامر ترجمہ کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین حال اپنا جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جاتے وقت اور راوی بیان کرتا ہے اوسی بیان مین کعب نے یہہ بھی
فرمایا تھے مین آیا فرستادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمہارے لئے حکم دیا ہے تم کنارا کرو اپنی عورتوں سے یعنی مجھکو اور میرے ساتھی کو یہہ حکم دیا میں نے پوچھا قاصد سے
مین طلاق دیدوں اپنی عورت کو یا کسطرح کرون میں قاصد نے جواب دیا جدا رہنے کے لئے حکم ہے اور طلاق دینے کا
نہیں کعب کہتے ہیں میں نے کہا اپنی عورت سے تو جا مل اپنے گھر والون مین اور تو وہین رہ تا کہ جبتک خدا تعالی
اس امر کا کچھ فیصلہ فرماوے **خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ** معقل بن عبید اللہ نے خلاف
کیا ہے اور لوگون کا یعنی زہری ابن شہاب کے شاگردون مین معقل بن عبید اللہ بہی ہین انکی روایت عبید اللہ بن
کعب سے ہے جیسا کہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ
أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا
وَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَحِقَتْ
بِهِمْ **ترجمہ** عبید اللہ بن کعب سے روایت ہے سنا مین نے اپنے باپ کعب سے وہ بیان کرتے تھے بہیجا میرے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور میرے ساتہی کے پاس بہی اوس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمکو حکم دیا ہے تم کنارا کرو اور دور رہو اپنی عورتون سے کعب کہتے ہین مین نے پوچھا اوس آدمی سے کیا مین طلاق
دیدون مین اپنی جورو کو کیسا کرون مین اوس نے کہا طلاق مت دو بلکہ جدا کر دے اوسکو اپنے پاس سے اور اوسکے
نزدیک مت جا کعب کہتے ہین مین نے اپنی عورت کو کہا تو جا مل اپنے لوگون مین اور رہ اونمین جبتک اللہ عزت اور
بزرگی والا حکم کرے اس امر مین پہر اونکی بیوی چلی گئی اپنے لوگون مین یعنے اپنے ماں باپ کے یہاں جا کر
رہنے لگی **خَالَفَهُ مَعْمَرٌ** اور معمر نے معقل کا بہی خلاف کیا ہے چنانچہ آگے کی حدیث مین آتا ہے
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذْ رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهَا الْحَقِي بِأَهْلِكِ **ترجمہ** عبد الرحمان بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور بیان
کیا اپنے حدیث مین اتفاقاً آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس اور کہا اوس قاصد نے
کنارہ کر دے تو اپنی عورت کو پہر پوچھا مین نے قاصد سے کیا طلاق دیدون مین اپنی عورت کو اوس نے کہا
طلاق مت دے لیکن اوسکے نزدیک مت جا اور اس حدیث مین الْحَقِي بِأَهْلِكِ نہین ذکر کیا **ف** یعنی یہہ نہین بیان
کیا کہ کعب نے اپنی جورو سے کہا تو جا اپنے گھر والون کے ساتہہ رہ جیسے اگلی روایتون مین بیان کیا ہے **بَابُ**
طَلَاقُ الْعَبْدِ
غلام کے طلاق دینے کا بیان **عَنْ** أَبِي حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ
امْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنْ

راجعتها كانت عندك على واحدة قضى بذلك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ترجمہ ابوحسن مولا بنی نوفل سے روایت ہے تہا مین اور میری عورت دونوں غلامی مین ہہر طلاق دی مین نے
اوس عورت کو دو طلاق اوسکے بعد ہم دونوں ایکبار اکٹہے آزاد کئے گئے پوچہا مین نے ابن عباس سے فرمایا
ابن عباس رضہ نے اگر رجوع کریگا تو اوسکی طرف یعنے اگر پہر اوسکو نکاح مین لاویگا تو رہیگی تیرے نزدیک وہ عورت
ایک طلاق پر حکم کیا ہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **خالفه معمر** اور اس روایت مین خلاف
کیا ہے معمر نے **ف** رہیگی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر یعنی آزاد نے سے تجہے تین طلاق کا اختیار ہوگیا
تہا اور آزاد ہونے کے تو دو طلاق تو دے چکا تہا اب ایک طلاق کا اختیار اور رہ گیا **عن الحسن** مولى بني
نوفل قال سئل ابن عباس عن عبد طلق امرأته تطليقتين ثم أعتقا يتزوجها قال نعم
قيل عن من قال افتى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الرزاق قال ابن المبارك
لمعمر الحسن هذا من هو لقد حمل صخرة عظيمة ترجمہ حسن مولى بنی نوفل سے روایت ہے پوچہا کسی نے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس غلام کا جسنے طلاق دی ہون اپنی عورت کو دو طلاقیں اور پہر وہ دونوں آزاد
ہو گئیں ہون کیا وہ غلام آزاد اوس لونڈی آزاد سے نکاح کر سکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کر سکتا ہے کسی نے
اس مسئلہ کی سند پوچہی ابن عباس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوسکو جواب دیا فتوی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس مسئلہ مین ایسا ہی ابن المبارک نے معمر سے کہا یہ حسن کون ہے اس نے بڑا بہاری پتہر اپنے اوپر لادا کیونکہ
اگر یہہ روایت غلط ہو تو سیکڑون ناجایز نکاحون کا وبال اوسکی گردن پر پڑیگا

باب متى يقع طلاق الصبي

لڑکے کا طلاق دینا کس عمر مین معتبر ہوتا ہے اس باب مین اسکا بیان ہے

عن ابن عطیة القرظی

كثير بن عطية انهم عرضوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة فمن كان محتلما أو نبتت
عانته قتل ومن لم يكن محتلما أو لم تنبت عانته ترك ترجمہ قریظہ کے دو لڑکون سے روایت ہے
اونکو سامنے لائے تہے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریظہ کے ہنگامی کے روز حکم ہوا جس لڑکے کو احتلام یعنی نیند
وغیرہ مین نہانے کی حاجت ہوتی ہو یا اوسکے پیشاب کی جگہہ یعنے ناف کے نیچے بال اوگ آئے ہون اوسکو
قتل کرو اور اگر ان دو نشانون مین سے کچہہ نہ پاؤ تو چہوڑ دو **عن** عطية القرظي قال كنت يوم حكم سعد
في بني قريظة غلاما فشكوا في فلم يجدوني أنبتت فاستبقيت فها أنا ذا بين أظهركم
ترجمہ عطیہ قرظی رضہ سے روایت ہے تہا مین اوس وقت لڑکا جس وقت حکم کیا سعد نے بنی قریظہ کے قتل کے لئے پہر
دیکہا مجہکو اور شک کیا میرے مارنے مین جب نہین پایا مجہکو زیر ناف کے بالون والا بچا دیا مجہکو وہی مین
ہون جو تمہارے روبرو موجود ہون **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضه يوم

أُحِلَّ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعُرِضَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے روبرو لائے گئی ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن احد کے جب وہ چودہ برس کے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبول کیا اونکو پھر دوبارہ پیش کئے گئے خندق کے روز جب وہ پندرہ برس کے تھے تب قبول کیا اونکو **ف** یعنی مجاہدین میں شریک کیا اور مثل مردون کی اون کا حصہ مال غنیمت مین ٹھیرایا معلوم ہوا کہ پندرہ برس کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے

بَابُ مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ

یعنی شخص ایسے ہین اونکا طلاق دینا معتبر نہین

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَالصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھا دیا گیا قلم تین شخصون سے سونیوالے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک اور دیوانے سے سیانا ہونے تک یا اچھا ہونے تک **ف** یعنی ان تین شخصون سے جو کچھ برا یا بھلا کام ہو اوسکی کچھ سند نہین اللہ جلشانہ کے ہان اور اوسکا کچھ حساب و کتاب نہین اسیواسطے اونکا طلاق دینا بھی صحیح نہین

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ

کوئی شخص اپنے جی مین طلاق دیوے اوسکا کیا حکم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے چھوڑ دیا میری امت کو اون باتون سے جو جی مین کہہ لیتی ہین جبتک زبان پر نہین لاتی یا کرتے نہین **ف** یعنی باتون پر پکڑ نہ ہوگی جن باتون کو جی مین خیال کرتے ہین یا بیٹھے آپ و یسے خیالات جی مین آجاتے ہین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ وَحَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا دیگا میری امت کو اللہ تعالی اون خیالات اور باتون کی پکڑ سے جو کہتے ہین دلون مین اپنے جبتک اونکو زبان پر نہ لاوین یا کرین نہین **ف** دل کے خطرے اور خیال کئی طور پر ہین ایک تو وہ ہے جو آپ ہی آپ بے اختیار جی مین آجائے عربی زبان مین اوسکو ہاجس کہتے ہین وہ معاف ہے تمام امتون سے دوسرا وہ ہے جو دل مین دیر باقی رہے اور جی مین پھرا کرے اوسکو خواطر کہتے ہین اس قسم کے خطرے اس امت محمدیہ سے معاف ہین یہ اللہ تعالی کا فضل اور اوسکی رحمت اس امت پر ہے تیسرے حالت وہ ہے جو خیال کہ جی مین دوڑتا پھرتا رہتا ہے جی مین اوسکی محبت اور لذت پیدا ہوئی اور اسکی پورا کرنے اور حاصل کرنیکی طرف دل راغب ہوا اوسکو ہم کہتے ہین اس امت کو اوسپر بھی پکڑ نہین جبتک اوسکو عمل مین نہ لاوے بلکہ اگر قصد کر لیا تھا پھر اپنے جی کو اوس سے روک لیا اوسکا اوسکے بدلے نیکی دی جاویگی اور ایک

اور ایک ان تینوں کے سوائے چوتھی حالت بھی ہے وہ یہ ہے کہ دل گناہ پر پکا ہو جاوے اور جی کو اوسکی کرنے مین یہانتک مضبوط کرلے کہ اس طرف سے اوسکے کرنےمین کچھہ قصور باقی نرہے کسی دوسرے سبب سے اوسکام مین فتور آجاوے یہ بھی البتہ پکڑ ہے لیکن پکڑ پوری گناہ کی برابر نہین کیونکہ زنا کے سامان تیار کرنے یا اوسکا ارادہ کرنیسے زنا نہین ہو جاتا زنا یا چوری کرنیکے بعد ہی ثابت ہوتی ہے غرض زنا کا ارادہ اور زنا دونون گناہ مین برابر نہین ارادہ اوس سے نیچے درجہ مین ہے اور یہان اس حدیث کے لانیسے یہہ غرض ہے کہ جی مین طلاق کہہ لینا طلاق نہین ہوتا جبتک زبان سے نکہے اور اپنے ارادے کو ظاہر نکرے **الطلاق بالاشارۃ المفہومۃ** طلاق دینا اوس اشارے سے جو سمجھہ مین آسکتا ہو **عن** انس قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جار فارسی طیب المرقۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وعندہ عائشۃ فاومأ الیہ بیدہ ان تعالی واومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عائشۃ ای وہذہ فاومی الیہ الآخر ہکذا بیدہ ان لا مرتین او ثلاثا **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک فارسی ہمسایہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوربا نہایت عمدہ پکاتا تہا ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکے پاس حضرت عائشہ تہین تو اوس نے اشارہ کیا آپ سے اپنے ہاتہہ سے کہ آئیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یعنی انکو بھی لاؤن اوس نے ہاتہہ سے اشارہ کیا نہین دو یا تین بار **ف** تو آپ نے اوسکے اشارے پر عمل کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بول نسکے اوسکا اشارہ جو سمجھہ مین آوے مثل بولنے کی ہے اگر وہ اشارے سے طلاق دیوے اور معلوم ہو جاوے کہ طلاق دیتا ہے تو پڑ جاویگی

باب الکلام اذا قصد بہ فیما یحتمل معناہ باب بیان مین کلام کے جب ارادہ کئے جاوین معنی اوس کلام کے جو پائے جاتے ہین اوس کلام مین یعنی بیان اوس کلام کا جو کئی معنی کا احتمال رکہتا ہے اگر قصد کیا جاوے اونمین سے کوئی ایک معنی تو صحیح ہوگا وہ قصد کرنا **عن** عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کان ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کان ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل نیتون ہی کے ساتہہ معتبر ہین مرد وہی پاویگا جو نیت کرے سو جسکا نکلنا گہر سے اللہ اور رسول کی طرف ہو تو اوسکی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف گنی جاویگی یعنی اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرنیکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہے ملیگی اوسکو دنیا یا عورت کے واسطے ہوگی تو ملیگی اوسکو عورت انسان کی ہجرت اور گہر چہوڑنا جس ارادے اور خیال سے ہوگا اوسکو وہی چیز ملیگی **ف** مثل مشہور جیسی نیت ویسی مراد آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اوسکے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور

اس حدیث کو سو واسطے لائے ہین کہ ایک کلام جو کئی معنی کا احتمال رکہتا ہو اوسکے معنی لینے مین ارادے اور نیت پر حکم ہے جیسا ارادہ ہوگا ویسا اوسکا حکم کیا جاویگا چنانچہ ہجرت کا لفظ ہے ارادے اور نیت کے سبب سے اوسمین امتحان کا فرق ہو گیا کسی شخص نے ہجرت کی اور اپنا گہر بار چہوڑ کر کافرون کی دیار سے نکلکر مسلمانون کے ملک مین چلا گیا اور جی مین ٹہیرالیا کہ اوس ملک مین تجارت خوب ہوتی ہے یا وہان عورتین خوب صورت ملتی ہین تو یہہ ہجرت دنیا کے واسطے کی اور وہان دنیا کا بہی فایدہ ملگیا وہ اللہ کا انعام ہے اوس سے اوسکی ہجرت مین کچہہ خلل نہ آویگا کہ جو مدینہ کیطرف جب لوگون نے ہجرت کی اوسوقت ایک عورت ام قیس نامی نے بہی ہجرت کی اوسکی محبت اور دوستی سے کسی ایک شخص نے بہی کے واسطے اوسکے واسطے ہجرت کے لوگ اوس آدمی کو مہاجر ام قیس کا کہنے لگے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی

بَابُ الْاِبَانَةِ وَالْاِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ الْمَلْفُوظَةِ بِهَا لِمَا لَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوجِبْ شَيْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا

باب بیان اس بات کے کہ اگر کوئی ایک لفظ صاف بولے اور اوس سے وہ مطلب مراد لیوے جو اوسکے معنی سے نہین نکلتا تو وہ لغو ہوگا اور اوس سے کوئی حکم ثابت نہوگا (یعنی وہ مطلب جو مراد ہے)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ اِنَّهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ غور کرو اور دیکہو اس بات کو کیسی بچاوے اللہ تعالی نے مجہکو قریش کی گالیون اور لعنت سے وہ لوگ مذمم کہکر نام لیتے ہین اور برا کہتے ہین مجہکو اور حال یہہ ہے کہ مین محمد ہون ف یعنی وہ محمد کو پکار کر مذمم کہتے اور محمد نہین کہتے کیونکہ محمد کے معنی سراہا ہوا اور مذمم کے معنی برا تو اونکی گالیان سب مذمم پر پڑتی ہین نہ محمد پر کیونکہ وہ مراد محمد کہین

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْخِيَارِ

خیار کی مدت معین کرنے کے بیان مین یہہ باب ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ اَزْوَاجِهِ بَدَاَ بِي فَقَالَ اِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَاْمِرِي اَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَاْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اِلٰى قَوْلِهِ جَمِيلًا فَقُلْتُ اَفِي هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّي اُرِيدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ حِينَ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهُ طَلَاقًا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو جبکہ حکم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا کہ اختیار دیدین اپنی بیبیون کو تو وہ اختیار دینا مجہسے شروع کیا اور فرمانے لگے مین تجہسے ایک بات کا ذکر کرونگا تو اوسمین جلدی نکرنا اور اپنی

ماں باپ کی صلاح اور مشورے بغیر بات کا جواب نہ دینا بیوی عائشہ فرماتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
کا مشورہ لینا اسواسطے فرمایا کہ آپکو معلوم تھا کہ میرے ماں باپ مجھکو حضرت سے جدا ہونیکی صلاح نہ دینگے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر پڑھی آپنے یہہ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ
الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیاں
دنیا جینا اور یہاں کی رونق تو آؤ کچھ فایدہ دوں تمکو اور رخصت کروں بھلی طرح سے حضرت عائشہ فرماتی ہیں
میںنے یہہ آیت سنکر کہا کیا اسی بات کیواسطے مشورہ کروں اور صلاح لوں میں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار
کیا اللہ عزت اور بزرگی والے کو اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گھر کو بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر سب
بیبیوں نبی کی ایسا ہی کہا جیسا میں نے کہا تھا یعنے سب بیبیوں نے بھی اور اوسکے رسول کو اختیار کیا اور حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیویوں کو پوچھنا اور انکو اختیار دینا طلاق نہ تھا کیونکہ
بیبیوں نے نبی کو اختیار کیا اور اونکے غیر کو نہیں اختیار کیا ف اس حدیث میں جو حدیث ہی اوسکا فایدہ جسمیں اس
آیت کی اوترنے کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے کتاب النکاح کے شروع میں گذرچکا ہے لیکن یہاں باب کی مناسبت
کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہ کے اختیار کو ایک وقت تک
قایم کیا یعنی ماں باپ سے مشورہ کرنے تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ
أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ
فَقَرَأَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَقُلْتُ أَفِي
هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ وَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالْأَوَّلُ أَوْلَى
بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اوتری آیت إِنْ
كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجھکو فرمایا اے عائشہ میں کہتا ہوں تجھکو
ایک بات تو جلدی نکریو اور لیجیو ماں باپ سے اس بات میں مشورہ کر بیوی عائشہ فرماتی ہیں آپنے مشورہ لینے کو
فرمایا اور آپکو یہہ معلوم تھا کہ میرے ماں باپ آپسے جدائی کرنیکی صلاح مجھکو نہ دینگے پھر پڑھی یہہ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتوں کو اگر تم
چاہتیاں ہو دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق پورا ترجمہ اوپر گذرچکا ہے بیوی عائشہ فرماتی ہیں کیا یہی بات ہے
مشورہ اور صلاح لوں میں اپنے ماں باپ کی یعنے اس بات میں صلاح لینے کی کیا حاجت ہے بلکہ میں بے مشورہ لئے
یہہ بات کہتی ہوں میں نے اختیار کیا اللہ اور اوسکے رسول کو ابو عبدالرحمان فرماتے ہیں یعنی اس کتاب کے مصنف اس

روایت میں خطا ہے اور یہی روایت میں کچھ نقصان اور خطا نہیں بلکہ بہت ٹھیک ہے ف یعنی یونس بن یزید اور موسیٰ بن علی کی روایت سے جو گذری

بَابٌ فِي الْمُخَيَّرَةِ تَخْتَارُ زَوْجَهَا

باب بیان میں ان عورتوں کے جنکو اختیار دیا گیا اور انہوں نے اختیار کیا اپنے خاوند کو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اور اختیار دینے سے انکو طلاق نہیں ہوئی کیونکہ جب اختیار دیا انکو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا ف اس سے یہ بات معلوم ہوئی جب کسی عورت کو اسکا خاوند اختیار دے یعنی عورت کو کہے کہ تو مختار ہے اپنے نفس کی طلاق چاہتی تو طلاق لیلے پھر وہ عورت کہے میں تجھکو چاہتی اور نکاح میں رہونگی تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوتی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا ترجمہ وہی ہے جو گذرا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو کیا اختیار دینے سے انکو طلاق ہوگئی ف یعنی طلاق نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے اس اختیار دینے کو منظور نہیں کیا تھا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہمنے اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نہیں ٹھیرایا گیا وہ اختیار دینا ہمپر کچھ چیز

بَابُ خِيَارِ الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ

باب جب میاں اور جورو دونوں غلام لونڈی ہوں پھر آزاد ہو جاویں تو اختیار ہوگا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی تھے ارادہ ہوا حضرت عائشہ رض کا آزاد کرنے کا انکو پھر ذکر کیا اس بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا لونڈی سے پہلے غلام کو آزاد کرو تو اچھا ہے ف تا کہ لونڈی کو خاوند کا اختیار نہ رہے کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اسکا خاوند غلام تو اسکو اختیار ہوتا ہے

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ

لونڈی کو اختیار دینے کا بیان عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَاَنْتَ لَا تَأْكُلُ
الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے تھے بریرہ میں تین سنتیں ایک سنت تو یہہ ہے وہ آزاد کی گئی پھر اختیار دیا گیا او
خاوند کے پاس رہنے میں یعنی اوسکو کہا کیا تیری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہجا یا اوسکو چھوڑ کر دوسرے
کو کرلے اور دوسری بات یہہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی بریرہ کے قصے میں میراث آزاد کرنیوالے
کے لئے ہے اور تیسرے یہہ بات ہے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں اور اوسوقت ہنڈیا میں گوشت
ابل رہا تھا وہ لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس روٹی اور ایک سالن جو موجود تھا گھر میں آپنے فرمایا کیا میں نے
ہنڈیا نہیں دیکھی گوشت کی یعنی اس ہنڈیا میں گوشت پکتا ہے وہ کیوں نہیں لاتے گھروالوں نے عرض کیا ہاں
پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت صدقہ دیا ہے کسینے بریرہ کو اور آپ صدقے کی چیز نہیں کھاتے آپنے فرمایا اوسکے لئے
صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے **ف** بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تھی اونھون نے کہا ای بریرہ تو
اتنا مال ہمکو دے تجھکو آزاد کردینگے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدد سے اوسکے آزاد ہونیکی صورت نکلی
تو وہ لوگ بریرہ سے کہنے لگے جب تو مرجاوے کی تیرے مال کے وارث ہم ہونگے اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد کیا اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ یعنے میراث آزاد کیے گئے کی آزاد کرنیوالے کے لئے ہے یہاں اس
حدیث کے بیان کرنے سے پہلا مسئلہ بیان کرنا غرض تھا یعنے لونڈی آزاد ہوجانیسے مختار ہوجاتی ہے اپنے نکاح
کے معاملے میں چاہے اپنے نکاح کو باقی رکھے یا توڑ ڈالے یہہ مسئلہ بریرہ کے آزاد ہونیسے معلوم ہوا تھا اور یہہ بھی
بریرہ کے سبب سے معلوم ہوئی کہ صدقہ اپنی جگہہ پہونچ جاوینکے بعد صدقہ نہیں رہتا اوسکا حکم بدل جاتا ہے اسی واسطے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو کھالیا اور فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے وہ ہدیہ یعنی
تحفے کے طور پر ہے **بَابُ خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ** باب بیان میں اختیار دینے اس
لونڈی کے جو آزاد کی گئی ہے اور خاوند اوسکا حر یعنے آزاد ہو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا
وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ
فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا
مَا اَقَمْتُ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
خریدہ میں نے بریرہ کو اور اوسکے والیوں نے یہہ شرط لگائی کہ اسکی میراث کے حقدار ہم ہونگے بی بی عائشہ فرماتی
ہیں ذکر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا آپنے فرمایا تو اوسکو آزاد کردے کیونکہ ولا لونڈی یا غلام
کے آزاد کرنے والیکا حق ہوتا ہے (یعنی وہ مال جو چھوڑ کر مرجاویں یہہ دونوں) اور بیچنے والیکا کچھہ حصہ نہیں اوسکے

ال مین بلکہ حصہ میراث مین اوسکا ہے جو نقد پیسے روپیے خرچ کرتا ہے) یہہ مسئلہ سنکر بیوی عائشہ رضہ اوسکو آزاد کر دیا
خصم کے چہوڑ دینے مین وہ کہتی تہی اگر مجہکو وہ کتنا ہی کچہہ دیوے تو بہی اوسکے پاس نہین ٹہیرتی اور اوسکی بعد خود
مختار ہو گئی اور اوس بریرہ کا خاوند آزاد تہا کسیکا غلام نہ تہا **ف** یہان پچہلے جملے سے غرض ہے یعنی آزاد کو
حر کی جورو اگر لونڈی ہو تو آزاد ہونیکے بعد اوسکو اختیار ہے اسکے گہر مین رہے یا اوسکو چہوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا
مختار ہونا ہے جب لونڈی آزاد ہو گئی تو مختار ہو جائیگی اور بعض علما کے نزدیک لونڈی کو اوسی صورت مین اختیار
ہوگا جب اوسکا خاوند غلام ہو وہ کہتی ہین کہ بریرہ کا خاوند غلام تہا جیسے آگے آتا ہے **عَنْ عَائِشَةَ** رض **أَنَّهَا**
أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى
بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا
حُرًّا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہین کہ اونہون نے ارادہ کیا بریرہ کے مول لینے کا اوسکے
والیون نے شرط لگائی ولاء کی یعنی میراث بریرہ کی ہم لینگے بی بی عائشہ فرماتی ہین ذکر کیا مین نے اسکا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آپنے فرمایا خرید لے اوسکو اور آزاد کر دے اسلئے کہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی
کی جو آزاد ہو چکی حق ہے آزاد کرنے والیکا بیچنے والیکا حق نہین ہوتا اگرچہ بیچنے والا شرط لگا یا کرے بیچنے کے
وقت کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا ضرور نہین بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین لائے
گہر کے لوگ گوشت آپکے آگے اور یہہ بہی کہدیا یہہ گوشت کسینے صدقہ دیا تہا بریرہ کو آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے
صدقہ تہا ہمارے لئے ہدیہ اور تحفہ ہے اور اختیار دیا بریرہ کو آپنے اور اوسکا خصم آزاد تہا غلام نہ تہا **ف** اس
حدیث سی بہی وہی مسئلہ بیان کرنا غرض ہے جسکے باب باندہا ہے یعنی لونڈی آزاد ہونیکے بعد مختار ہو جاتی
ہے اپنے خاوند کے چہوڑ دینے مین اگرچہ اوسکا خاوند غلام نہو کسیکا کیونکہ لونڈی کے مختار ہونیکے لئے اوسکے
خاوند کا غلام ہونا شرط نہین

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا مَمْلُوكٌ

باب ہے
بیان مین اس مسئلہ کے کہ اختیار ہے اوس لونڈی کو جسکا خصم غلام ہے آزاد ہونیکے بعد **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ
كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلَى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِأُوقِيَّةٍ فَأَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ
لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءُوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ فَكَلَّمَتْ
فِي ذَلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ أَهْلُهَا فَقَالَتْ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ
الْوَلَاءُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بَرِيرَةَ

أَتَتْنِي تَسْتَعِينُنِي عَلَى كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاؤُا أَنْ أَعُدَّهَا عِدَّةً وَاحِدَةً يَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُونَ أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ فَلَوْ كَانَ حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مکاتب کیا بریرہ نے اپنے تئین نو اوقیہ پر اور ہر برس مین ایک اوقیہ ادا کرنا ٹھیرایا پھر آئے بریرہ میرے پاس یعنے حضرت عایشہ کے پاس آکر کہا اور اون سے اپنی کتابت مین مدد چاہی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مین اسطرح تو مدد نہین کرتی لیکن اگر وہ لوگ چاہین تو مین ایک ہی دفعہ سب رقم گن دون اور ولاء میرا حق ٹھیرے پھر گئی بریرہ اپنے والیون کے پاس اور گفتگو کی اون سے اس باب مین اون لوگون نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لینگے تو پھر کر آئے بریرہ بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین اور آگئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت مین بریرہ نے حضرت عایشہ رض سے آکر کہا جو اون لوگون نے کہا تھا بیوی عائشہ نے فرمایا ایسا ہی تو خدا کی قسم مین نہین مدد کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ٹھیریگا تو کرونگی تیری مدد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کس بات کا ذکر ہے یہہ بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ بریرہ آئی تھی میرے پاس اپنی کتابت مین مجھسے مدد چاہتی تھی مین نے کہا اوس سے مین یون تو مدد نہین کرتی مگر ہان اگر وہ لوگ چاہین تو ایک ہی دفعہ سب دیدیتی ہون اور ولاء میرے لئے ہوگی یہہ بات بریرہ نے اون سے کہی اونہون نے انکار کیا اور کہا ولاء ہم لینگے دوسرے کو نہ دینگے آپنے فرمایا بیوی عائشہ رض کو تو خرید لے اسکو اور اون سے شرط کرلے ولاء کی اور شرط کر لینے سے اونکے ساتھ کچھہ مضائقہ نہین کیونکہ ولاء حق آزاد کرنیوالیکا ہوتا ہے بے عائشہ رض کو آپنے یہہ فرمایا اور کھڑے ہو خطبہ سنانے کو لوگون کے لئے خدا تعالے کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کیا ہوا لوگون کو ایسی شرطین باندھتے ہین جو نہین اللہ کی کتاب مین اور کہتے ہین ولاء ہم لینگے کتاب اللہ عزت اور بزرگی والیکی بہت ٹھیک اور حق ہے اور شرطین جو اللہ نے لگائین اور ٹھیرائین وہی مضبوط اور واثق یعنے قابل وفا کے ہین اور فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب مین نہین وہ شرط باطل اور بے اصل ہے اوسکا وفا کرنا کچھہ ضرور نہین اگرچہ وہ سو شرطین کیے ہون پھر اختیار دیا بریرہ کو آپنے اوسکے خصم کے چھوڑنے مین پھر وہ خود مختار ہوگئی یعنے اپنی خصم کو چھوڑ دیا عروہ فرماتے ہین اگر اوسکا خصم آزاد ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اختیار نہ دیتے ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے

اور درہم چہہ دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ دو قیراط کا اور قیراط دو طسوج کا اور طسوج دو جو کا جو میانہ ہون بہت
بڑے ... .اور نہ بہت چہوٹے اور مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرنے پر غلام یا لونڈی کے روپیہ
ٹہیراوے اور اوس سے اقرار اور لوشتہ لیوے کہ ہر مہینے مین اسقدر پہنچایا کرے جبتک اوس آگہی مین سے ایک درہم
بہی باقی رہیگا وہ آزاد نہوگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے مالک سے کہہ کہ ایک مشت قیمت
لے لیوین اور مین تجھکو آزاد کر دون گی اور ولاء یعنی تیرے مرنیکے بعد تیرے مال کی بہی مین وارث ہونگی مگر یہ
شرط کو بریرہ کے والیون نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لینگے جب اونہون نے حق بات کا انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بیوی عائشہ رضہ کو فرمایا تو شرط کر لے یعنی اون سب اسباب مین زیادہ جہگڑا نکر اور جو کام کرنیکا
ہے اوسکو کر اور آپنے خطبے مین فرمادیا کہ یہہ شرط بے اصل اور قابل ایفا نہین تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹہیری
اس جگہہ حدیث کو اسواسطے لائے ہین کہ اس مین لفظ وکان عبدا کا ہے یعنی بریرہ کا خصم غلام تہا اور اکثر علما کا یہی
قول ہے کہ جب لونڈی کا خصم غلام ہو تب اسکو اختیار ہو سکتا ہے اور اگر آزاد ہو تو نہین اختیار دیا جائیگا اوسکو چنانچہ
عروہ نے اس حدیث مین فرمایا ہے اگر وہ آزاد ہوتا تو نہ اختیار دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اور یہہ روایت
ثبوت اور صحت مین پہلی روایت سے بڑہکر ہے یعنے خرہو کی روایت سے جو پہلے گذر چکی اور مصنف نے دونون روایتون
کے موافق مسلہ بیان کیا ہے دوسری روایت مین زیادہ تصریح کی ہے اول مین فقط روایت بیان کر کے چپ ہو رہے
ہے عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا ترجمہ عروہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت
کرتے ہین فرمایا بی بی عائشہ رضہ نے بریرہ کا خصم غلام تہا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا
هَدِيَّةٌ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے خریدا اونہون نے بریرہ کو انصار کے لوگون سے اور انصار لوگون نے
ٹہیرایا تہا ولاء کو اپنے لئے اوس وقت فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ولاء کا حق دار ولی نعمت ہوتا ہے یعنے جسنے
روپیہ خرچ کیا اور بردے کو مول لیکر آزاد کیا اور بیچنے والا حقدار نہین ہوتا بیوی عائشہ فرماتی ہین اختیار دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اور تہا بریرہ کا خصم غلام اور بریرہ نے دیا ہدیہ یعنی بی بی عائشہ کو گوشت آپنے کہا ہمکو اس
گوشت مین سے دیتی تو اچہا تہا بیوی نے فرمایا یہہ گوشت بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہے آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ
کے لئے صدقہ تہا ہمارے لئے صدقہ نہین بلکہ ہدیہ ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ بَرِيرَةَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا وَأَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لِأَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ

وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَدْرِيْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ
فَقَالُوْا هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بریرہ کے معاملہ مین اور بیان کیا مین نے میرا ارادہ
بریرہ کے خریدنے کا اور اوس کے لوگون سے شرط کرتی ہون ولاء کی فرمایا آپنے خرید لے اوسکو کیونکہ ولاء
اوسیکا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے راوی نے کہا اختیار دیا بریرہ کو آپنے خاوند کے چھوڑنے مین اور تھا خاوند اوسکا غلام
پھر کہا راوی نے مین نہین جانتا کہ خاوند اوسکا غلام تھا یا آزاد اور دیا گیا گوشت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا
گھر کے لوگون نے یہ صدقہ دیا تھا کسی نے بریرہ کو آپنے فرمایا صدقہ بریرہ کے حق مین تھا اور ہمارے لئے تو ہدیہ ہے

بَابُ الْاِيْلَاءِ ترجمہ باب ایلاء کے بیان مین عَنْ اَبِي الضُّحٰى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُنَا
ثَلَاثِيْنَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ اَبُو الضُّحٰى ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ اَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ مَلْاٰنُ
مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ عُلِّيَّةٍ لَهٗ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادٰى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ
تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ ترجمہ ابو الضحی سے ابو یعفور روایت کرتے ہین ہم لوگ ذکر
کرتے تھے ابو الضحی کے نزدیک اور کہتے تھے مہینے کی مدت تیس دن ہے اور بعضے کہتے تھے انتیس ۲۹ دن
ہیں کہا ابو الضحی نے بیان کیا مجھسے ابن عباس نے اور ہے ایک دن ہم صبح کو تو کیا دیکھتے ہین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیبیان رو رہی تہین اور ہر ایک کے نزدیک اونکے گھر والے موجود تھے پھر آیا مین مسجد مین تو کیا
دیکھتا ہون کہ لوگون سے مسجد بھری ہوئی ہے ابن عباس فرماتے ہین پھر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پڑھ گئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ بالاخانہ مین تھے اپنے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا کسی نے سلام کا
جواب نہ دیا پھر سلام کیا پھر کسی نے جواب نہ دیا تین بار سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا پھر لوٹ آئے اور بلال کو بلایا وہ پھر
گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کیا آپنے طلاق دی ہے بیبیون کو آپنے فرمایا نہین لیکن ایلا کیا ہے
مین اونسے ایک مہینے کا راوی بیان کرتے ہین ۲۹ انتیس دن ٹھیرے آپ اوس مکان مین پھر اوترا
وہان سے اور گئے گھر مین بیبیون کے پاس ف ...... ایلاء کہتے ہین کہ قسم کھاوے مرد کہ اپنی عورت کے نزدیک
نجاوے گا اوس سے کنارہ کرکے علیحدہ بیٹھ رہے لیکن علما نے کہا ہے کنارہ کرنا غصے یا ناراضی کے سبب سے
ہوا اگر ناراضی کے سبب سے نہو گا تو اوسکو ایلا نکہینگے عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم کہائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کی اپنی بیبیون کے پاس نجائینگے یعنی عہد کیا کہ ایک مہینے تک عورتون کے نزدیک نجاوینگے اور رہے اپنے بالاخانے مین اونتیس ۲۹ راتین پہر اوتر آئے آپ لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تہا آپنے فرمایا اونتیس ۲۹ دن کا مہینہ ہوا کرتا ہے ف وہ مہینہ شاید اونتیس دن کا ہوگا یہہ بات ہوگی کہ آپنے فقط مہینہ کا لفظ فرمایا تہا چنانچہ بعضی روایتون مین ہے لا ادخل علیکن شہرا یعنے نہ آونگا مین تمہارے پاس ایک مہینہ تو مہینہ کا اطلاق اونتیس ۲۹ دن پر بہی ہی آپنے شہرا کا لفظ فرمایا اور شہر فلان نہ کہا تہا تاکہ آپکو پابندی ہوتی اوس مہینہ خاص کی

بَابُ الظِّهَارِ

ظہار کے بیان مین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مین نے ظہار کیا تہا اپنی عورت کے ساتہ پہر جا پڑا مین اوسکے اوپر پہلے کفارہ دینے سے آپنے پوچھا کس سبب سے کیا تو نے یہہ کام اوس نے بیان کیا مین نے دیکہی پازیب اوسکی چاندنی مین آپنے اوسکو فرمایا اب اوسکے پاس نہ جا یہانتک کہ تو کرے تو وہ کام جسکا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے ف ظہار جورو کو مشابہت دینا ان کے جسم کی کسی ایک چیز کے ساتہ یعنی پیٹہہ یا پیٹ وغیرہ کے ساتہ مشابہت کر کر کہنا تو میرے حق مین ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹہہ یعنی جیسی وہ مجہپر حرام ہے ویسی تو بہی مجہپر حرام ہے اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا تو میری ماں ہے تو ساری عمر اوسپر حرام گنتے شرع نے اسبات کو مقرر رکہا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے کفارہ جبتک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے ہمیشہ کے حرام ہونیکا حکم موقوف کیا اگر کسی نے بغیر کفارہ دینے کے عورت سے جماع کیا تو اوسنے اچہا کام نہ کیا اوسکو توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دیکر اوسکو ہاتہ لگا دے اور کفارہ دینے تک اوسکو اپنے حق مین حرام جانے جیسا زبان سے کہا تہا یہی اللہ تعالی کا احسان مانے اور شکر کرے کہ اوس نے کفارہ دینے کے بعد حلال کر دیا ورنہ تو نے تو عمر بہر اپنا گہر اوجاڑ لیا تہا

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِنِ امْرَأَتِهِ فَأَصَابَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا أَوْ سَاقَيْهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ظہار کیا ایک آدمی نے اپنی عورت سے پہر صحبت کی اوس سے کفارہ دینے کے پہلے پہر کیا

یہہ حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا کونسی چیز تہی جسنے یہہ کام کرادیا تجہسے وہ بولا رحم کرے خدا تعالیٰ آپ پر
یارسول اللہ دیکہی مین نے خلخال یعنی کڑی اوسکے پاؤن کی یا کہا دیکہی مین نے پنڈلیین اوسکی چاندنی مین
یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہ اوس سے جبتک کہ کرے تو وہ کام جو حکم کیا تجہکو اللہ عزت اور
بزرگی والے نے عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ ظَاهَرَ
مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ
سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ قَالَ إِسْحَاقُ فِي
حَدِيْثِهِ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ
الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
اور کہنے لگا یا نبی اللہ اس شخص نے ظہار کیا تہا اپنی جورو سے پہر اوس نے صحبت کرلی کفارہ دینے سے پہلے
آپنے فرمایا اوسکو کاہے کو کیا تو نے یہہ کام اور کس نے کہا تجہکو ایسی بات کرنے کے سبب وہ کہنے لگا اے نبی خدا
کے مجہکو نظر پڑین گوری پنڈلیین اوسکی چاندنی مین آپنے فرمایا اوسکو دور رہ اوس سے جبتک ادا کرے تو
جو کچہہ تیرے ذمے پر ادا کرنا اوسکا ضرور ہے اب کتاب کے مصنف رح فرماتے ہین اسحاق اپنی حدیث مین فاعتزلها
فرمایا ہے اور لفظ اس حدیث کے محمد کے ہین اور مصنف رح فرماتے ہین اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولیٰ ہے
مسند ہونے سے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ زیادہ دانا ہے **ف** یعنی یہہ حدیث مسنداً ابن عباس سے اور مرسلاً عکرمہ سے مروی
ہے اور مرسلاً روایت صحیح ہے بہ نسبت مسند کے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ
الْأَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰى عَلَيَّ
كَلَامُهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ
تَحَاوُرَكُمَا الْآيَةَ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا بیوی عائشہ نے شکر ہے اللہ کا جو سنتا
ہے تمام آوازون کو آئی خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوہ کیا اپنے خاوند کا یعنی اوسکے ظہار کرنے سے گہر
اور بچے خراب اور تباہ ہوئے اور چہپاتی تہی وہ اپنی گفتگو مجہسے تب اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
بَصِيْرٌ یعنی سن لی اللہ نے بات اوس عورت کی جو جہگڑتی ہے تجہسے اپنے خاوند پر اور جہینکتی ہے اللہ کے آگے
اور اللہ سنتا ہے سوال و جواب تم دونون کا بیشک اللہ سنتا ہے دیکہتا اسکے آگے اللہ جل شانہ نے ظہار کا اور اسکے
کفارے کا بیان فرمایا ہے **ف** یہہ عورت بہت خوبصورت تہی ایک بار نماز پڑہتی تہی جب سلام پہیرا تو اسکے خاوند
اوس بن صامت نے خواہش کی اوس نے نہ مانا خاوند نے غصہ ہوکر اوس سے ظہار کرلیا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ
هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانون کو
کشیدہ رکھنے والیان اور خلع کرنے والیان منافق اور دغاباز ہیں یعنی گنا جاہئے فائدہ خلع کہتے ہیں عورت اپنا حق مرد کو
چھوڑ دے اور کہے کہ تو چھوڑ دے یعنی طلاق دیدے مجھکو اور وہ حق چاہیے مہر ہو یا کچھ اور چیز ہو اور حسن جو شاگرد ابوہریرہ
کے وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا کہیں نے کسی سے یہ حدیث نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے
ہین حسن نے ابوہریرہ سے کچھ نہیں سنا غرض اس حدیث مین محدثین کو کلام ہے عَنْ حَبِیْبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ اَنَّهَا
كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ ابْنِ قَیْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصُّبْحِ فَوَجَدَ
حَبِیْبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهٖ فِی الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ اَنَا
حَبِیْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ لَا اَنَا وَلَا ثَابِتُ ابْنُ قَیْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ
ثَابِتُ ابْنُ قَیْسٍ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ حَبِیْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ
اَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِیْبَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ مَا اَعْطَانِیْ عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا فَاَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِیْ اَهْلِهَا ترجمہ حبیبہ بنت سہل سے روایت ہے تھی وہ جورو ثابت بن
قیس کی حبیبہ بنت سہل بیان کرتی ہیں نکلے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع صبح صادق میں طرف
نماز کی تھی حبیبہ آپکے دروازے کے نزدیک آپنے فرمایا کون ہے تو حبیبہ نے کہا میں حبیبہ بنت سہل ہوں آپنے کہا
کیوں کیا ہوا کاہے کو آئی حبیبہ نے کہا میری اور میرے خصم ثابت بن قیس کی نہیں بنتی جب آئے ثابت بن
قیس آپنے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل کچھ کہتی تھی جو کچھ اللہ نے چاہا اسکی زبان سے نکلا حبیبہ جب کہنے لگے
یارسول اللہ جو کچھ اس نے مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپنے فرمایا ثابت بن قیس کو لے لے اسکو یعنی
تو اپنی چیز اس سے واپس کر لے ثابت بن قیس نے آپکے فرمانے کے موجب لے لیا اوس سے دیا ہوا مال اور بیٹھ
رہی حبیبہ اپنے گھر والوں میں یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَیْسٍ
اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ ابْنُ قَیْسٍ اَمَا اِنِّیْ مَا اَعِیْبُ عَلَیْهِ فِیْ خُلُقٍ
وَلَا دِیْنٍ وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّیْنَ عَلَیْهِ
حَدِیْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِیْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِیْقَةً ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی جورو ثابت بن قیس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھے غصہ اور ناراضی نہیں
ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کو برا جانتی ہوں آپنے فرمایا تو اوسکا
باغ واپس کر دیگی وہ کہنے لگی ہاں واپس کر دوں گی آپنے ثابت بن قیس کو فرمایا تو لے لے اپنا باغ اور طلاق دیدے

اوسکو ایک طلاق (ف) قصہ وہ باغ ثابت بن قیس نے اوسکو مہر مین دیا تھا اسلام مین کفر کرنا یہہ کہ عورت ناشکری اور قصور
کرے مرد کی فرمانبرداری مین ثابت بن قیس بدصورت تھے اسکا جی اون سے نفرت کرتا تھا ایماندار بیوی تھی سمجھی کہ
اس نفرت مین مرد کی نافرمانی ہوجاویگی اور مرد کی نافرمانی کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کی ناراضگی لینے والیکا
کہان ٹھکانا عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امراتی لا تمنع
ید لامس قال غربها ان شئت قال انی اخاف ان تتبعها نفسی قال استمتع بها ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت ایسی ہے جو ہاتھہ لگا دے اوسکے
ہاتھہ کو روکتی نہین آپنے فرمایا تو اوسکو دور کر یعنی اوسکو طلاق دیدے مرد نے کہا مین ڈرتا ہون میری جان اوسکے پیچھے
نہ جاوے یعنے اوسکی طرف میرا دل لگا رہے گا بسبب بےصبری کے کہین گناہ مین جا پڑونگا آپنے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا
تو تو اوسکو اپنے برتاوے مین رکھہ لے (ف) ہاتھہ لگانے والے کا ہاتھہ کو منع نہین کرتی اس بات کے کہنے سے
غرض مرد کی یہہ ہے کہ عورت بےحیا اور بےپرواہ ہے زنا کی طرف اشارہ نہین اگر زناکار ہوتی تو آپ لعان کا حکم کرتے
یہ وقت انکار کر بیٹھے اور بعضون کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دیدینا واجب نہین ایسی شخص کو جو صبر نکرسکے اس
عورت کے بغیر اور یہ آدمی جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی بڑا بےصبر تھا اسی واسطے آپنے فرمایا تو
اپنے کام مین لا اوسکو عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان تحتی امراۃ لا ترد ید لامس قال طلقها
قال انی لا اصبر عنها قال امسکها قال ابو عبد الرحمن هذا خطأ والصواب مرسل ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا یا رسول اللہ میرے نکاح مین ایک عورت ہے نہین جھٹکتی ہاتھون کو کسی
چھونیوالے کو جو اوسکو ہاتھہ لگاتا ہے آپنے فرمایا طلاق دیدے اوسکو اوس نے کہا مین صبر نہین کرسکتا اوسکے سوا آپنے فرمایا
روک اوسکو (ف) روک اوسکو یعنی حفاظت اور نگہبانی کر اوسکی اور منع کر اور کہہ اوسکو اسطرح سے کہ ایسا نکیا کرے
اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین یہہ حدیث مرسل ہے متصل ہونا اسکا خطا ہے اور غلط

باب بدء اللعان

لعان کے شروع ہونیکا بیان عن عاصم بن عدی قال جاء فی عویمر رجل من بنی العجلان
قال ای عاصم ارایتم رجلا رای مع امراته رجلا ایقتله فتقتلونه ام کیف یفعل یا عاصم سل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عاصم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المسائل وکرهها فجاء عویمر فقال ما صنعت فقال صنعت انک لم تاتنی بخیر کره
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابها قال عویمر واللہ لاسئلن عن ذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساله فقال له رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قد انزل اللہ فیک وفی صاحبتک فات بها قال سهل وانا مع الناس عند رسول اللہ

فلان

صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بھا فتلاعنا فقال یا رسول اللہ واللہ لئن امسکتھا لقد کذبت علیھا

ففارقھا قبل ان یامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفراقھا فصارت سنۃ المتلاعنین

ترجمہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا عویمر بنی عجلان مین سے (نام ہے قبیلے کا) کہنے لگا اے عاصم کیا کہتے ہو تم اس معاملے مین دیکھا ایک آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ غیر آدمی کو اگر مار ڈالے اس عورت کا خصم اوسکے یار کو کیا تم بہی مار ڈالوگے اوسکے خصم کو یا کیا کروگے عاصم تم پوچھو میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عیب کہا اور برا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے پوچھنے پر پھر آئے عویمر اور کہنے لگے کیا کیا تونے ای عاصم وہ بولے مین کیا کرون تیری بات ہی خراب ہے برا مانا اوسکے پوچھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عیب کہا مجھپر عویمر کہنے لگے خدا کی قسم مین پوچھونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ اور گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا آپ سے آپنے فرمایا اللہ نے اوتارا حکم تیرا اور تیری جورو کا جا کر لا اوسکو سہل کہتے ہین ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تہے جب لائے عویمر اوس عورت کو اور لعان کیا دونون نے آپسمین اور کہنے لگا عویمر قسم کہا کر یا رسول اللہ اگر اب رکہونگا مین اوسکو تو مین تہمت لگانیوالا ٹھہرونگا یہ کہکر طلاق دیدی اور جدا کر دیا اوسکو اپنے قبضے سے ابہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بہی نہین دیا تہا اوسکو عورت کے جدا کر دینے کا راوی کہتا ہے پھر یہی عادت اور طریقہ ٹھہر گیا لعان والون کیواسطے یعنی بعد لعان کے جورو خصم جدا ہوجاوین **ف** عورت مرد مین لعان اسطور پر ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگا دے اور شاہد نہون اور حد سے ڈر کر قائل بہی اپنے قصور کا کوئی نہو آخر کو حکم قاضی سے چار بار پہلے مرد گواہی دے اللہ کا نام لیکر اپنی صداقت پر پانچوین بار اپنے پر آپ لعنت کرے بشرط کذب یعنی جہوٹہ ہونے کی صورت مین اور اسیطور عورت بہی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کے کذب پر اور پانچوین بار کہے غضب پڑے خدا کا اس عورت پر بشرط صداقت مرد کی یعنی اگر مرد اسبات مین سچا ہو تو عورت پر غضب گرے **باب**

اللعان بالحبل لعان کرنا حمل ہونے کیوقت مین **عن** ابن عباس قال لاعن رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم بین العجلانی وامراتہ وکانت حبلی ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان عجلانی اور اوسکی جورو کے اور تہے عویمر عجلانی کی جورو حاملہ **باب**

اللعان فی قذف الرجل زوجتہ برجل بعینہ باب بیان مین لعان کے جس مین نام لیکر جھنال ثابت کرلے مرد اپنی عورت کے لیے یعنی نام لیوے اس مرد کا جسکے ساتھ عورت نے بدکاری کی ہے

عن عبد الاعلی قال سئل ھشام عن الرجل یقذف امراتہ فحدثنا ھشام عن محمد قال

سالت عن انس بن مالک عن ذلک وانا اری ان عندہ من ذلک علما فقال ان ھلال بن

امية قذف امراته بشريك ابن السحماء وكان اخو البراء ابن مالك لامه وكان اول من لاعن فلاعن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما ثم قال ابصروه فان جاءت به ابيض سبطا قضئ العينين فهو لهلال ابن امية وان جاءت به اكحل جعدا احمش الساقين فهو لشريك ابن السحماء قال فانبئت انها جاءت به اكحل جعدا احمش الساقين ترجمہ عبدالاعلی سے روایت ہے پوچھا کسی نے ہشام سے مسئلہ ایسے آدمی کے لیے جسنے بدکاری اور زنا کی تہمت لگائی اپنی جورو کو تو بیان کیا ہشام نے اسطرح پر کہ پوچھا محمد نے انس بن مالک سے کیونکہ سب لوگ سمجھتے تھے اس مسئلہ کا علم اون کو ہے پہر بیان کیا انس رض نے کہ ہلال بن امیہ نے قذف کیا یعنے زانیہ ٹہیرایا اپنی جورو کو اور جس سے زنا کرتی تہی اوسکا نام شریک بن سحماء بتایا اور یہہ شریک بن سحماء بہائی تہا براء بن مالک کا ماںکی طرف سے انس بن مالک رض فرماتے ہیں پہلے لعان کیا اوس نے یعنی اس سے پہلے کسی نے لعان نہیں کیا تہا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اوسکے لعان کرنے سے معلوم ہوا پہر لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے اور فرمایا دیکہتے رہو اوسکو اگر اوس نے بچہ سفید سنگ لٹکے ہوئے بال قضئ العینین یعنی بگڑی آنکہوں والا جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر پتلی پنڈلیاں سرمئی آنکہیں گہونگر والے بال ہوں گے تو شریک بن سحماء کا ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجہکو خبر پہونچی اوسنے جنا بچہ سرمئی آنکہوں والا اور گہونگر والے بال اور پتلے پنڈلیوں کا **ف** اس حدیث اور اوپر والی حدیث سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ حاملہ عورت سے حمل کے زمانے میں لعان کرنا منع نہیں بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچہہ ضرور نہیں اس حدیث اور اوپر کی حدیث کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اسواسطے بیان کیا ہے کہ اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے

كيف اللعان لعان کسطرح کرتے ہیں

عن انس ابن مالك قال اول لعان كان في الاسلام ان هلال بن امية قذف شريك ابن السحماء بامراته فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بذلك فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اربعة شهداء والا فحد في ظهرك يردد ذلك عليه مرارا فقال له هلال والله يا رسول الله ان الله عز وجل ليعلم اني صادق ولينزلن الله عز وجل عليك ما يبرئ ظهري من الجلد فبينما كذلك اذ نزلت عليه اية اللعان والذين يرمون ازواجهم الى اخر الاية فدعا هلالا فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين ثم دعيت المراة فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين فلما ان كان في الرابعة او الخامسة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقفوها فانها موجبة فتلكات حتى ما شككنا انها ستعترف ثم قالت لا افضح قومي سائر اليوم فمضت على اليمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروها فان جاءت به ابيض سبطا قضئ العينين فهو لهلال ابن امية وان جاءت به آدم جعدا ربعا حمش الساقين

فهو لشريك ابن سحماء فجاءت به آدم جعدا اربعا حمش الساقين فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لولا ما سبق فيها من كتاب الله لكان لي ولها شأن قال الشيخ والقضئ العين طويل شعر العين
ليس بمفتوح العين ولا جاحظها والله سبحانه وتعالى اعلم ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے
پہلے لعان کی رسم اسلام مین ہلال بن امیہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ انہون نے اپنی جورو کو شریک بن سحماء کے ساتھ
زنا کی تہمت دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کی آپنے فرمایا اوسکو چار گواہ لا ورنہ تیرے پر حد لگیگی اور تیری
پیٹھ پر پڑیگی کئی بار فرمایا آپنے اوسکو ہلال نے قسم کہا کر کہا یا رسول اللہ اللہ جانتا ہے مین سچا ہون اور اللہ عز شانہ
ضرور کچھ حکم اوتاریگا جسکے سبب میری پیٹھ بچائی جاویگی حدون سے پہر اسیطرح رہی یہہ بات کہ ایک اوتری
یہ آیت لعان کی والذین یرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم
اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين
ويدرؤ عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين والخامسة ان
غضب الله عليها ان كان من الصادقين ترجمہ یعنی جو لوگ عیب لگاوین اپنی جوروؤنکو اور شاہد ہون انکے پاس سوائے
اپنی جان کے تو ایسے شخص کو یون گواہی دینا چاہئے چار گواہیان اللہ کا نام لیکر اور کہے مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچوین
بار کہے اللہ کی پہٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ ہو جہوٹا اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے
نام کی مقرر وہ شخص جہوٹا ہے اور پانچوین بار یہہ کہے کہ اللہ کا غضب ہووے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے راوی فرماتے ہین
پہر ہلال کو اوسنے گواہیان دین چار گواہیان اللہ کے نام کے ساتھ وہ شخص یعنے ہلال سچا ہے بات مین اور پانچوین بار کہا اللہ
کی پہٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جہوٹہا ہے پہر بلائی گئی عورت اوسنے بہی چار گواہیان دین اللہ کے نام کے ساتھ راوی
فرماتے ہین جب ہوئی چوتہی بار یا پانچوین بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹہیراؤ اس عورت کو کیونکہ یہہ گواہی سبب
خرابی کا ہوگی اوسکے حق مین یعنے غضب اللہ کا خالی نجاویگا حدیث کے راوی بیان کرتے ہین توقف کیا اوس عورت نے
ہمکو شک ہوا کہ پیچہے ہٹیگی لیکن ہے فرماتے گواہ ور آپ وہ قرار کرلیگی آخر یہہ کہا نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ہمیشہ کے
لئے یہہ کہکر قسم پوری کرلے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہتے رہو اس عورت کو اگر پیدا ہوا اسکو بچہ سفید
رنگ چہٹی ہوئی بال قضی العینین یعنی بگڑی ہوئی آنکہہ والا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر جنا اوسنے بچہ گندم گون
یعنی کہلے رنگ کا جعد بالون والا میانہ قد کا اور پتلی پنڈلیون والا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے راوی بیان کرتے
ہین اوسنے بچہ گندم رنگ کہونگر یالے بال والا میانہ قد پتلی پنڈلیونکا اوسکے جننے کے بعد آپنے فرمایا اگر نہوتا وہ حکم
اللہ کی کتاب مین سے تو دیکہتے تم مجہکو کہ کیا حال کرتا مین اوس عورت کا ف امام نسائی نے کہا قضئ العین
جسکی آنکہون کے بال لمبے ہون اور آنکہین کہلی اور بڑی ہون جب لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو عورت پر گمان غالب ہے

زنا کا بحکم شرع ظاہر ہے اسلئے سزا نہیں ہو سکتی **باب قول الامام اللھم بین** امام کے اللھم بین
کہنے کا بیان عن ابن عباس انه قال ذكر التلاعن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم
ابن عدي في ذلك قولا ثم انصرف فاتاه رجل من قومه يشكو اليه انه وجد مع امرأته
رجلا فقال عاصم ما ابتليت بهذا الا بقولي فذهب به رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره
بالذي وجد عليه امرأته وكان ذلك الرجل مصفرا قليل اللحم سبط الشعر وكان الذي ادعى
عليه انه وجده عند اهله آدم خدلا كثير اللحم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم
بين فوضعت شبيها بالرجل الذي ذكر زوجها انه وجده عندها فلاعن رسول الله صلى
الله عليه وسلم بينهما فقال رجل لابن عباس في المجلس اهي التي قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لو رجمت احدا بغير بينة رجمت هذه فقال ابن عباس لا تلك امرأة كانت تظهر في
الاسلام الشر ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر ہوا لعان کا نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہے عاصم بن عدی نے ایک بات اس ذکر میں یعنی کچھہ حال بیان کیا اور پھر گئے پھر آیا اونکے پاس ایک آدمی اونکی قوم
کا شکایت کرتا ہوا اس بات کی کہ پایا اوس آدمی نے اپنی جورو کے ساتھہ کسی آدمی کو عاصم یہہ بات سنکر کہنے لگے اس
بلا میں پڑا ہمیں اپنی بات کی سبب سے پہر لیگئے اوسکو عاصم بن عدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ماجرا جو گذرا تہا اوسکی عورت کے ساتھ اور اس جورو والے مرد کا حلیہ اسطرح کا تہا زرد رنگ
چہرہ تپلا بدن سیدہے بال اور جس پر دعوی کیا تہا اوسکا حلیہ ایسا تہا موٹی موٹی پنڈلئیں اور بدن گوشت بہرا ہوا
خوب تیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہم بین یعنے اے اللہ تو ظاہر کر دے اس بات کو جو اوسی بیان کرتا
ہے جب اوس عورت سے بچہ پیدا ہوا تو اوسی آدمی کی شکل پہ پیدا ہوا جسکا نام لیا تہا اوس عورت کے خصم نے پہر حکم
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کو لعان کرنیکا اور جس مجلس میں ابن عباس نے یہہ حدیث بیان کی
اوس مجلس میں کسی آدمی نے کہا یہہ وہی عورت تہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اگر میں رجم
کرتا کسی بغیر گواہی کے تو رجم کرتا میں اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں یہہ عورت تو وہ تہی جو اسلام
میں بدنام تہی (یعنی بدکاری سے مگر گواہی یا اقرار سے اوسپر ثبوت نہ تہا) عن ابن عباس انه ذكر التلاعن
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم بن عدي في ذلك قولا ثم انصرف فلقيه
رجل من قومه فذكر انه وجد مع امرأته رجلا فذهب به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخبره بالذي وجد عليها امرأته وكان ذلك الرجل مصفرا قليل اللحم سبط الشعر وكان
الذي ادعى عليه انه وجد عند اهله آدم خدلا كثير اللحم جعدا قططا فقال رسول الله

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْإِسْلَامِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لعان کرنیکا تو عاصم بن عدی اس ذکر مین کچھہ بولی اور لوٹ گئے پھر ملا اونکو اونکی قوم کا ایک آدمی اور ذکر کیا اوسنے کہ اس آدمی نے اپنی عورت کے ساتھہ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے یہہ بات سنکر عاصم بن عدی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور بیان کیا وہ حال جو گذرا تہا اوسکی عورت کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی بیان کرتا ہے تہا وہ مرد یعنی جورو والا زرد رنگ کا اور دبلا اور سیدہی بالون والا اور جسپر اوسنے دعوی کیا تہا گہنوان رنگ کا اور بینڈلیئن گوشت بہری اور فربہ آدمی تہا اوسکے بال اوسکے چہوٹے چہوٹے گہنو کر دوالے چھلے دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ یعنی اے اللہ تو بیان کر اس حال کو راوی بیان کرتا ہے جنا اوس عورت نے بچہ اوس مرد کی شکل کا جسکا ذکر کیا تہا اوس عورت کے خصم نے پہر لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس مین یہہ بات بیان کی اوس مجلس مین سے ایک آدمی نے پوچھا کیا یہہ وہی عورت تہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اگر رجم کرتا مین کسی کو بغیر گواہون کے تو رجم کرتا مین اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہین وہ عورت اور تہی جو شر پہیلاتی تہی اسلام مین ف یعنی مسلمان ہو کر برے کام کرتے تہے اور مسلمانون کو بدنام کرتے تہے پر اوسپر ثبوت نہ تہا گواہون سے

بَابُ الْأَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلَى فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

باب حکم کرنیکا اس بات کے لئے کہ رکہا جاوے ہاتہہ موںہہ پر لعان کرنیوالے کے پانچوین بار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم کیا دو آدمیون کو لعان کرنیکا اوسوقت اوسکے موںہہ پر ہاتہہ رکہدیا کیونکہ پانچوین بار کی گواہی ثابت کردیتی ہے خدا کے عذاب کو ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو سعی اور کوشش کرنا چاہئے اس امر مین کہ حلف یعنی قسم کہانیسے اونکو منع کرے خصوصًا پانچوین قسم مین کیونکہ اوسکے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے دنیا کی تو ظاہر ہے کہ گہر برباد ہوتا ہے اور آبرو نہین رہتی اور عورت کے منہہ پر ہاتہہ رکہنا اس حدیث مین صاف نہین معلوم ہوتا ہے اگرچہ ضمنًا نکلتا ہے اور حلف کیسی کرانا چاہئے وہ بعضی روایتون مین اس طرح پر ثابت ہوا ہے مین قسم کہاتا ہون اللہ کی جسکے سوائے کوئی سچا معبود نہین بیشک مین سچا ہون اور اسیطرح عورت بہی

کہے لیکن پانچوین بار مرد اپنے پر لعنت کرے اور عورت اپنے اوپر خدا کا غضب جہوٹ کہنے کی صورت مین باب فی
عِظَةِ الْإِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ باب بیان مین نصیحت کی مرد اور عورت
کو امام نصیحت کرے لعان کرنے کے وقت عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ
الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِي إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ المتل
الرَّحْمٰنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرَى عَلَى امْرَأَتِهِ فَاحِشَةً إِنْ تَكَلَّمَ فَأَمْرٌ
عَظِيمٌ وَقَالَ عَمْرٌو أَتَى أَمْرًا عَظِيمًا وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ
ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ الَّذِي سَأَلْتُكَ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي
سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ
الصَّادِقِينَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَتَ
اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَ
الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے پوچھا مجھسے کسینے مسئلہ لعان کرنیوالون کا کیا اون دونون مین جدائی اور تفریق کی جاتی ہے بعد لعان کے یا
نہین سعید بن جبیر فرماتے ہین میری سمجھہ مین کچھہ نہ آیا جو مین جواب دیتا آخر مین اوٹھا اپنی جگہہ سے اور گیا ابن عمر
کے گہر اور کہا مین نے اون سے اے عبدالرحمن کے باپ کیا تفریق کیجاتی ہے لعان کرنیوالون کے درمیان یعنی لعان
کرنیکے بعد عورت کو مرد سے جدا کرا دینا چاہیئے یا نہین ابن عمر رض نے جواب دیا ہاں تفریق کرائی جاتی ہے اون دونون
مین اور جواب دیکر کہا سبحان اللہ یہہ مسئلہ سب سے اوّل فلانے شخص کے بیٹے نے پوچھا تہا ابن عمر رض نے اوسکا نام نہ لیا او
وہ شخص عویمر عجلانی تہی ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہین اوس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ
فرمایئے اگر دیکہے ہم مین سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی جورو کے ساتہہ بدکام کرتے ہوئے اگر وہ جورو والا کچہہ بولے
تو بڑی آفت کی بات ہے اور اگر چپکا رہے تو ایسی بدبات پر چپکا رہا آپنے اوسکو کچہہ جواب نہ دیا شاید آپنے جواب اسوسطے
نہ دیا ہو کہ پہلے سے مسئلہ پوچھتا ہے بلا ضرورت پہر دوبارہ آیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا جو بات
مین نے آپ سے دریافت کی تہی اوس بلا مین خود ہی مبتلا ہوا ہون پہر اوتارین اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ
آیتین سورت نور کی یعنی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ سے لیکر أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ تک

راوی بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نصیحت فرمانے لگے اوس مرد کو فرمایا کہ عذاب اور تکلیف دنیا کی بہت آسان اور کم ہے بہ نسبت آخرت کی وہ آدمی آپکی نصیحت کو سنکر کہنے لگا قسم ہے اوسکی جسنے تمکو حق بات دیکر بھیجا میں بہیر تو جہوٹہ نہیں کہتا پھر عورت کو فرمایا اور نصیحت کی اور یاد دلایں اوسکو باتیں خوف کی وہ عورت بھی یون کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے آپکو حق دین دیکر بھیجا یہہ مرد جہوٹا ہے ان نصیحت کرنیکے بعد مرد نے گواہی دینا شروع کی اور دینا اوسنے چار گواہیں اللہ کے نام کے ساتھہ اور پانچوین بار مین اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ یعنی اللہ کی پہٹکار ہو اِس مرد پر اگر اِس نے جہوٹہ کہی ہو یہہ بات پھر عورت نے بھی چار گواہیں دین اللہ کے نام کے ساتھ اور پانچوین بار مین کہا اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ یعنی خدا کا غضب اوترے اِس عورت پر اگر مرد سچا ہو پہر جدائی کرادی درمیان اون دونونکے **ف** اِس حدیث سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ امام کو جائز ہے کہ لعان کرنیوالون کو نصیحت کرے اور اوڈراوے اونکو عذاب الٰہی سے **بَابُ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ** لعان کرنیوالون کے درمیان تفریق اور جدائی کرنیکا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے لعان والون کے درمیان جدائی نکرائی یعنی لعان کرنیکے مرد اور عورت دونون ایک ساتھہ ہی رہنے دیئے اون مین جدائی نکرائے تو سعید بن جبیر نے ابن عمر رضہ کے روبرو یہہ ذکر کیا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بہائی بہن مین تفریق کرائی تہی یعنی تفریق کرانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے **بَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ** توبہ لینا لعان کرنیوالون سے بعد لعان کرنیکے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ اَبْعَدُ مِنْكَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے کہا ابن عمر سے کسی آدمی نے زنا کار کہا اپنی جورو کو ابن عمر رضہ نے اوسکے جواب مین کہا جدائی کرائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان بہائی اور بہن بنی عجلان کے اور کہا تہا اللہ جانتا ہے کوئی ایک تو تم دونون مین سے جہوٹا ہے اگر تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہو تو اچہا ہے تین بار فرمایا مگر دونون نے انکار کیا تو جدائی کردی اون دونون مین اور کہا پوچہا اوس لعان کرنیوالے مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میرا مال ہے اِس عورت کے نزدیک وہ بہی مجہکو ملیگا یا نہین آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو اپنے کام مین لاچکا ہے اس عورت کو وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر تو جہوٹا ہے پہر وہ مال لینا اور بہی

کرنا بعید ہے تجہسے یعنی آپنے کام مین لایا اوسکا اور تہمت لگائی پہر بہی مال کی طمع کرتا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لعان کے بعد اور تفریق سے پہلے توبہ کرنا جائز ہے **اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ** لعان کرنیوالونکی ملاقات
عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے پوچہا مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنیوالونکا مسئلہ ابن عمر رضہ نے جواب دیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد لعان کرنیوالون کو حساب تمہارا خدا کے اوپر ہے یعنی وہ تمکو سمجہ لیگا کوئی ایک تو تم مین سے جہوٹا ہے دونو تو سچے نہین ہو سکتے اور فرمایا مرد کو نہین راہ تجہکو اسکی طرف کسی بات مین یعنی تیرا اسپر کچہ نہین چلتا اوس مرد نے عرض کیا یارسول اللہ میرا مال ہے اسپر آپنے کہا تیرا کچہہ نہین اس کے نزدیک یعنی تو اس سے کسی چیز کے لینے کا مستحق نہین کیونکہ اگر تو سچا ہو تو شرم گاہ کی چیز حلال ہوئی تیرے لئے وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر جہوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجہکو لائق نہین اور بعید ہے تیری شان سے **ف** باب کی مناسبت لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا کے فرمانے سے ثابت ہوتی ہے ایک معنی تو یون ہوئے کہ تیرا اس پر اب زور نہین چل سکتا کیونکہ یہ تو قسم کہا کر سچی ہوگئی اس معنی کے اعتبار سے لعان کے کرنیسے تفریق ہو جانا یا تفریق کا واجب ہونا نہین نکلتا ہان اگر یون کہین تیری اسپر راہ نہین یعنی تیرے قبضے سے باہر ہوگئی اور تیرے اوپر حرام ہوگئی ہمیشہ کو تو البتہ باب کی مناسبت نہین پائی جاتی لیکن لفظ عام ہونیکے سبب سے یہ بات نکلتی تہی اسواسطے باب مین سہا کا ذکر کیا گیا **بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ اِلْحَاقِهِ بِاُمِّهِ** نفی اور انکار کرنا لڑکیکا بسبب لعان کے اور سپرد کر دینا لڑکے کو اوسکی ماں کے پاس **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد مین اور جدائی ڈالدی درمیان اون دونون کے یعنی توڑ ڈالا نکاح اونکا اور بہیجدیا بچے کو اوسکی ماں کے ساتہہ **بَابُ اِذَا عَرَّضَ بِامْرَاَتِهِ وَسَكَتَ فِي وَلَدِهِ وَاَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ** اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکاری کا اپنے لڑکے کے پیرایہ مین لیکن ظاہر مین لڑکے کا انکار نکرے اور دلمین مراد ہو انکار کرنا ایسے شخص کا حکم ہے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرَى اَنّٰى ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام پاس اور کہنے لگا میری عورت نے جنا ایک لڑکا
کالے رنگ کا آپنے پوچھا اوس سے تیرے پاس اونٹ بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین آپنے فرمایا کس رنگ کے ہین کہا لال رنگ
کے ہین آپنے فرمایا اونمین خاکی بھی کوئی ہے اوس نے کہا ہان البتہ خاکی رنگ کے بھی ہین پھر آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ تیرے
نزدیک اور تیری سمجھ مین کہان سے آیا اوس نے کہا کسی رگ نے کھینچا ہوگا اسکو بھی ف مرد کا ارادہ یہہ تھا کہ مین تو
گورا ہون یہہ کالا لڑکا پیدا ہوا اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا تو گویا اشارت کی کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جانور کی مثال دیکر سمجھا دیا اور آپنے اسطرح پر بیان کرنیکو قذف نہ ٹھہرایا معلوم ہوا کہ
قذف بے صاف صاف بیان کرنیکے ثابت نہین ہوتی اور اوس آدمی نے یہہ بات جو کہی کہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا یعنی
کوئی اونٹ اوسکی نسل مین کا جاو ریکطرف ہے خاکی رنگ کا ہوگا عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل من بنی
فزارۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی ولدت غلاما اسود وھو یرید الانتفاء منہ فقال
ھل لک من ابل قال نعم قال ما الوانھا قال حمر قال ھل فیھا ذود ورق قال فیھا ذود ورق
قال فما ذاک تری قال لعلہ ان یکون نزعھا عرق قال فلعل ھذا ان یکون نزعہ عرق قال فلم
یرخص لہ فی الانتفاء ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے مین کا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت نے ایک لڑکا جنا ہے اور وہ لڑکا کالی رنگ کا ہے آپنے پوچھا اوس فزاری سے
تیرے یہان اونٹ ہین اوسنے کہا ہین آپنے کہا کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا سرخ رنگ ہین آپنے فرمایا اونمین
کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا دیکھہ اور غور کر کہان سے آیا وہ رنگ اوس مین اوس نے عرض کیا کسی رگ نے کھینچا ہوگا
اوسکو آپنے فرمایا شاید اسکو بھی یعنی تیرے لڑکے کو کسی رگ نے کھینچا ہو اپنے طرف دادی بیان کرتا ہے آپنے
لڑکے سے انکار کرنیکی رخصت نہ دی اوسکو ف جبلّی اور خیال سے اوس نے یہہ بات کہی تھی آپنے اوسکو
رد کر دیا اور اوسکے فہم کے موافق اوسکی تسلی بھی کر دی عن ابی ھریرۃ قال بینما نحن عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام رجل فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کان ذلک قال ما ادری قال فھل لک
من ابل قال نعم قال فما الوانھا قال حمر قال فھل فیھا جمل اورق قال فیھا ابل ورق قال فانی
کان ذلک قال ما ادری یا رسول اللہ الا ان یکون نزعہ عرق قال وھذا لعلہ نزعہ عرق فمن اجلہ قضی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا لا یجوز لرجل ان ینتفی من ولد ولد علی فراشہ الا ان یزعم انہ
رأی فاحشۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو
کھڑا ایک آدمی اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے یہان ایک بچہ پیدا ہوا ہے حبشی غلام کی صورت کا ہے یعنی کالا رنگ
ہے اوسکا آپنے فرمایا کہان سے آیا یہہ کالا رنگ اوسکا اوسنے کہا نہین معلوم کہا آپنے کیا رنگ ہین اونکے اوس نے

لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بہی اون مین ہے .... کہا
اوس نے خاکی رنگ کے بہی اونٹ ہین اوسمین آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ کہانسے آیا اون مین کہا اوس نے معلوم نہین کہان
سے آیا لیکن کسی رگ نے کہینچا ہوگا اوسکو راوی بیان کرتا ہے اسیواسطے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ
کہ نہین جایز ہے مرد کو انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اوسکی جورو سے مگر اوس وقت کہ کہے مین نے دیکہا ہے اوسکو
اور مین جانتا ہون کہ وہ فاحشہ ہے **ف** یعنی تعریض کرنے اور اشارت سے قذف کا حکم ثابت نہین ہوتا **باب**
التغليظ في الانتفاء من الولد اولاد سے انکار کرنیوالے پر تغلیظ اور سختی کرنیکا باب **عن** ابي هريرة
رض انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين نزلت اية الملاعنة ايما امرأة ادخلت على
قوم رجلا ليس منهم فليست من الله في شيء ولا يدخلها الله جنته وايما رجل جحد ولده وهو ينظر
اليه احتجب الله عز وجل منه وفضحه على رؤس الاولين والآخرين **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوتری آیت لعان کی جو عورت ملاوے ایک قوم والیکو دوسری قوم کے لوگون مین وہ
عورت کے لئے اللہ کے نزدیک نہین کچہہ چیز اور نہ داخل کریگا خدا تعالی اوسکو جنت مین اور جس مرد نے انکار کیا
اپنی اولاد کا دیکہہ بہال کر رسوا کریگا اوسکو اللہ سب لوگوں کے سامنے جب موجود ہونگے پہلے زمانے اور پچھلے زمانے
کے آدمی **ف** ایک قوم مین دوسرے کو ملانا یعنے زنا کرنا اور اپنے خصم کی نسب مین دوسرے کا نسب ملا دیا کیونکہ لڑکا
یا لڑکی جسکی جورو کے پیدا ہوگا اوسیکا کہلائیگا یہہ تنبیہ عورت کو فرمائی اور اسیطرح اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے
اپنی اولاد سے انکار کرے اوسکے حق مین بہی سختی کی اور بڑی رسوائی کا وعدہ دیا **باب الحاق الولد بالفراش**
اذا لم ينفه صاحب الفراش ملا دینا بچہ کو خاوند کے ساتہہ اگر انکار نکرے اوس بچے کا خاوند اوس عورت کا
عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الولد للفراش وللعاهر الحجر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے ہو خواہ ملکیت
سے اور اگر حرامکاری کرے کہ لڑکا میرے نطفہ سے ہے تو اوسکی قسمت مین پتہر ہے یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرامکار بیاہا ہو
تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الولد للفراش وللعاهر الحجر
ترجمہ ان دونو حدیثون کا ایک ہے **عن** عائشة قالت اختصم سعد ابن ابي وقاص وعبد بن زمعة في
غلام فقال سعد هذا يا رسول الله ابن اخي عتبة ابن ابي وقاص عهد الي انه ابنه انظر الى شبهه فراى
شبها بينا بعتبة فقال هو لك يا عبد الولد للفراش وللعاهر الحجر واحتجبي منه يا سودة بنت زمعة
فلم ير سودة قط **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جہگڑا کیا سعد بن ابی وقاص نے اور عبد بن زمعہ نے اپنی
ایک بچے کے لئے سعد نے کہا یا رسول اللہ یہہ بیٹا ہے میرے بہائی عتبہ بن ابی وقاص کا میرے بہائی نے وصیت کی تہی مجہکو اوس

کہا تو بالا زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہو دیکہیے آپ شباہت اوسکی ایک نسخہ مین اتنا زیادہ ہے فَقَالَ عَبْدُ بْنُ
زَمْعَةَ أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهَهُ یعنی عبد بن زمعہ نے
کہا یہ میرا بہائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا پہر دیکہا آپ نے اوسکی شباہت کو تو صاف معلوم ہوئی عتبہ کی
صورت اوس سے ملتی تب آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا لڑکا ہے کیونکہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زناکار کو پتہر ہے
اور فرمایا بی بی سودہ کو پردہ کر اوس سے سودہ زمعہ کی بیٹی پہر نہین دیکہا اوس نے سودہ کو کبہی عَنْ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَتَطَّئُهَا وَكَانَ يَظُنُّ بِآخَرَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِي كَانَ
يَظُنُّ بِهِ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ ترجمہ عبد اللہ بن
زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زمعہ کی ایک لونڈی تہی جسکے ساتہ ہمبستر ہوا کرتا تہا اور زمعہ کو یہ بہی ظن تہا کہ اس لونڈی کے
ساتہ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر اوسکو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسی شخص کی صورت پر جسکا اوسکو ظن تہا اور زمعہ
اوس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے مر گئے تہے یہ قصہ ذکر کیا بی بی سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپ نے فرمایا
بچہ فرش والے کا ہے اور تو پردہ کر اوس سے اے سودہ کیونکہ وہ تیرا بہائی نہین ف زمعہ کے بیٹے نے اوس لڑکے کو اپنا بہائی
کہا اسواسطے دونو کو زانی کے والی کو نہ دیا اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مالک اگر انکار نکرے اور یہ نہ کہے کہ بچہ
میرا نہین تو اوس بچے کو اوسکی مانکی تابع کرتے ہین یعنے جسکے ملک مین اوسکی مان ہے اوسکی ملک مین بچہ بہی رہیگا
اگرچہ بہائی بیٹا نہ ہو جیسے معلوم ہی ہوتا ہو کہ اسکا نطفہ نہین عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَا أَحْسِبُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللهُ تَعَالَى
أَعْلَمُ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ فرش والے کے تابع ہے اور
حرامکار کو پتہر ہے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین کہ میرے گمان مین عبد اللہ بن مسعود نہین ہین بَابُ فِرَاشِ
الْأَمَةِ لونڈی کے فراش ہونیکے بیان مین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ
فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ فَانْظُرْ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَهُوَ
ابْنِي فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا
سَوْدَةُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جہگڑا کیا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے ابن زمعہ مین سعد کہتے تہے
میرے بہائی عتبہ نے وصیت کی تہی مجہکو جب مین آیا مکے مین اور کہا مجہکو دیکہہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو وہ میرا بیٹا
ہے اور عبد بن زمعہ نے بیان کیا وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے پیدا ہوا ہے اوسکو میرے باپ کی ملکیت و فراش

مین پہر دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عتبہ کی مشابہت صاف تہی اوس مین پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بچہ اوسکا ہے جسکے لئے فراش ہے آپنے اوسکو سودہ کا بہائی قرار دیا پر احتیاطاً سودہ کو حکم دیا پردے کا کیونکہ

تہا زنا کا **القرعۃ فی الولد اذا تنازعوا فیہ وذکر الاختلاف علی الشعبی فیہ فی حدیث زید بن ارقم** بیان قرعہ یعنی پانسا ڈالنے کا جب تنازع اور جہگڑا
کریں لوگ کسی بچے مین اور ذکر اختلاف کا جو بیان کیا ہے شعبی کے شاگردون نے زید بن ارقم کی روایت مین

عن زید ابن ارقم قال اتی علی بثلاثۃ وہو بالیمن وقعوا علی امرأۃ فی طہر واحد فسأل اثنین اتقران لہذا بالولد قالا لا ثم سأل اثنین اتقران لہذا بالولد قالا لا فاقرع بینہم والحق الولد بالذی صارت علیہ القرعۃ وجعل علیہ ثلثی الدیۃ فذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک حتی بدت نواجذہ ٭ ترجمہ زید بن ارقم رض سے روایت ہے حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن مین جنہون نے
ایک عورت سے جماع کیا تہا ایک ہی طہر مین آپنے دو کو الگ کرکے پوچہا کہ تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرو
اونہون نے نہ مانا پہر دوسرے دو سے پوچہا اونہون نے بہی نہ مانا پہر قرعہ ڈالا اون تینون کے نام پر اور جسکے نام پر
قرعہ نکلا اوسی کو لڑکا دیدیا اور ایک ایک ثلث دیت اوس سے اور دونون کو دلوائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے یہان تک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بلا اختیاری
کا فیصلہ ہے

عن زید ابن ارقم قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل من الیمن فجعل یخبرہ ویحدثہ وعلی بہا فقال یا رسول اللہ اتی علیا ثلثۃ نفر یختصمون فی ولد وقعوا علی امرأۃ فی طہر وساق الحدیث ٭ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس بیٹہے تہے اتنے مین آیا ایک آدمی آپکی خدمت مین یمن سے وہان کی خبرین بیان کرنے لگا اور باتین کرتا تہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان دنون حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن مین تہے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آئے تین شخص جہگڑتے ہوئے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کے لئے جماع کیا تہا اونہون نے ایک عورت سے ایک طہر مین پہر بیان کیا
پوری حدیث کو یعنی جو حدیث اوپر گذر چکی ہے

عن زید ابن ارقم قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی رضی اللہ عنہ یومئذ بالیمن فاتاہ رجل فقال شہدت علیا اتی فی ثلاثۃ نفر ادعوا ولد امرأۃ فقال علی لاحدہم تدعہ لہذا فابی وقال لہذا اتدعہ لہذا فابی وقال لہذا اتدعہ لہذا فابی قال علی رضی اللہ عنہ انتم شرکاء متشاکسون وسأقرع بینکم فایکما اصابتہ القرعۃ فہو لہ وعلیہ ثلثا الدیۃ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ٭ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے تہا مین نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت علی رض اون دنون یمن مین تہے آیا ایک آدمی

اور وہ بات کی سودہ کو ان کی بیعلم اور اگر چہ قاضی کا حکم ظاہر پر ہے ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہنے لگا میں حاضر تھا ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے تین آدمی
وہ تینوں دعوی کرتے تھے ایک عورت کے لڑکے کا اوس وقت فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو اون میں سے کیا تم
دیتا ہے تو اس لڑکے کو اسکے لئے اوس نے انکار کیا پھر دوسرے کو فرمایا تو چھوڑ دیتا ہے اس بچے کو اپنے ساتھی کے لئے اوس نے
بھی انکار کیا پھر تیسرے سے دریافت کیا اوس نے بھی نکار کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم آپس میں مخالف ہو اور جھگڑتے ہو
اور اب میں قرعہ یعنی بانٹا ڈالونگا تم میں جسکے حصے میں قرعہ آویگا اوسکو وہ لڑکا ملیگا اور اوس پر دو تہائی دیت کی
پڑینگی جب یہ قصہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسے آپ یہاں تک کہ نظر آئے دانت مبارک آپ کے
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ
ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ
عنہ کو طرف یمن کی آیا اونکے پاس ایک لڑکے کا مقدمہ جسمیں تین آدمی جھگڑتے تھے اور بیان کی سب حدیث جو اوپر
گذر چکی ہے خَالَفَهُمُ ابْنُ كُهَيْلٍ مخالف ہوا ونکے ابن کہیل عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا صَوَابٌ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ ترجمہ
سلمہ بن کہیل سے روایت ہے سنا میں نے شعبی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابی الخلیل کی روایت سے یا ابن الخلیل سے کہا وہ
حدیث یہ ہے تین آدمی شریک ہوئے ایک طہر میں پھر ذکر کیا حدیث کو اوسی طور پر اور نہیں ذکر کیا زید بن ارقم کا اور
نہ مرفوع کیا اوس حدیث کو ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں یہی صحیح ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی زیادہ دانا ہے ف یعنی
اس حدیث کا مرسلاً روایت کرنا ٹھیک ہے اور مسنداً ٹھیک نہیں ہے جیسے سوا سلمہ کے اور راویوں نے نقل کیا ہے بَابُ
الْقَافَةِ قیافہ جاننے والوں کا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ
مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ
بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خوشی کے سبب چمک رہے تھے خط پیشانی کے اور فرمانے لگے تجھے معلوم ہے مجزز نے (نام ہے ایک قیافہ دان کا)
دیکھا زید بن حارثہ کو اور اسامہ کو پھر کہا ان دونوں آدمیوں کے پاؤں کی وضع ایک دوسرے کے پاؤں کی وضع سے ملتی
ہے یعنی پاؤں کی اجزا ایک دوسرے کے ملتے جلتے ہیں شاید انگلیاں یا ایڑیاں دونوں کی مشابہ ہونگی عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا
عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا
وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هَذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بڑے خوشی میں تہے فرمانے لگے اے عائشہ کیا تجھکو معلوم نہین مجزز مدلجی (جو قیافہ شناس تہا) آیا میرے پاس اور اوسوقت اسامہ بن زید میرے پاس موجود تہے اوس قیافہ شناس نے دیکھا اسامہ بن زید کو اور زید کو اور اون دونون کا مونہہ چادر سے ڈہکا ہوا تہا اور پانون کہلے ہوئے تہے اوس قیافہ شناس نے کہا یہہ پانون ایک دوسرے مین سے پیدا ہوئے ہین ف یعنی ایکدوسرے کے ساتہہ تعلق رکہتے ہین یہہ باپ تہی اور اسامہ اون کی بیٹے تو بیٹے کے پانون باپ سے ملتی تہے قیافہ شناس نے پہچان لیا **اِسْلَامُ اَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَتَخْيِيْرُ الْوَلَدِ** یعنی جب خصم اور جورو دونون مین سے کوئی مسلمان ہوجاوے تو اس باب مین اوسکا بیان ہے اور لڑکیکو اختیار دینا اوسکا بہی بیان ہے **عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهٗ اَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَّهُمَا صَغِيْرٌ لَمْ يَبْلُغْ فَاَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبَ هٰهُنَا وَالْاُمَّ هٰهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهٖ فَذَهَبَ اِلٰى اَبِيْهِ** **ترجمہ** عبدالحمید انصاری اپنے باپ سے اور اونکا باپ اونکے دادا سے روایت کرتا ہے وہ مسلمان ہوئے یعنے عبدالحمید کے دادا اور انکار کیا مسلمان ہونیسے اونکی جورو نے یعنے عبدالحمید کے دادی نے اون دونون کا ایک بیٹا تہا جو ابہی بالغ نہین ہوا تہا بٹہایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آور اوسکی ماں اور باپ بہی وہاں موجود تہے پہر اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے اور دعا کی یا اللہ اسکو ہدایت دو لڑکا اپنے باپ کے پاس چلا گیا **ف** جب کسی چہوٹے لڑکے یا لڑکی کے لئے اختلاف پڑے اوسکے ماں باپ مین تو بعضی جگہہ سے قرعہ ڈالنا ثابت ہوتا ہے اور بعضی جگہہ بچے کو اختیار دیا گیا ہے اور اختیار دینا اولی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر حدیثون سے یہی ثابت ہوا چنانچہ اس حدیث مین بہی خَيَّرَهٗ کا کلمہ وارد ہوا ہے یعنے اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے **عَنْ هِلَالِ ابْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ نَفَعَنِيْ وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ اَبِيْ عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُّخَاصِمُنِيْ فِيْ ابْنِيْ فَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ** **ترجمہ** ہلال بن اسامہ ابی میمونہ سے روایت کرتے ہین کہا ابی میمونہ نے ایکدن ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تہے تو بیان کیا ابوہریرہ نے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میرے ماں باپ آپکے اوپر سے تصدق کئے جاوین میری غرض یہہ ہے میرا خاوند میرے بچے کو مجہسے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اوس بچے سے مجہکو نفع ہے اور وہ مجہکو ابی عنبہ کے کنوئین کا پانی پلاتا ہے اتنے مین آیا خصم اوس عورت کا اور کہنے لگا کون جہگڑا کرتا ہے میرے ساتہہ میرے بیٹے کے معاملہ مین آپنے کہا اے لڑکے یہہ تیرا باپ ہے اور یہہ تیری ماں ہے ان دونون مین جسکو تیرا جی چاہے اوسکا ہاتہہ پکڑ لے لڑکے نے ماں کا ہاتہہ پکڑ لیا اور وہ لیگئی اوسکو اپنے ساتہہ **ف** حقانیت اور سچائی اسکو کہتے ہین عورت کا خصم کہا یا اور پہلی حدیث مین جس مرد کا تذکرہ گذر چکا ہے اوسکے اسلام کی طرفداری

تَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَ اللّٰٓـىِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ
ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ تَعَالٰی وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ
تَعْتَدُّوْنَهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا
کے یعنی جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اوس سے بہتر یا اوسکے برابر اور کہا ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے اِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہہ دوسری اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اتارتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنالاتا ہے
یوں نہیں پر اونمیں بہتوں کو خبر نہیں ف یہہ اعتراض یہود لوگ کرتے تھے اونکی سیکھی سکھائی مشرک بھی طعن کرتے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹھہراتے تھے اور کہتے تھے اگر اللہ کی طرف سے یہہ کتاب ہوتی تو منسوخ نہ ہوا کرتی
کیونکہ پہلی بات میں کیا عیب تھا جو موقوف کر دیگئی ایسی ایسی باتیں طعن کی کرنے سے اللہ تعالی نے اوسکا جواب دیا کہ عیب نہ
پہلی میں تھا نہ پچھلی میں لیکن حاکم کو اختیار ہے جو چاہے وہ حکم کرے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیتوں
کو نسخ کی ثبوت کے لیئے بیان کیا ہے چنانچہ تیسری آیت اس آیت کے بعد بیان کی ہے ف اور کہا ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ
وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت کرتا ہے جو چاہے اور اوسی کے پاس ہے اصل
کتاب پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے پہل قرآن میں سے جو منسوخ ہوا وہ قبلہ ہے اور اوسکے بعد کہا ابن عباس رض
نے وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ یعنی اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں تین حیض تک اور کہا
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَ الّٰٓـىِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ یعنی اور جو
عورتیں نا امید ہو گئیں حیض سے تمہاری عورتوں میں اگر تمکو شبہہ رہ گیا تو اونکی عدت ہے تین مہینے یہہ دونوں آیتیں
پڑھنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر منسوخ ہو گیا اس میں سے بھی اور فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ یعنے اگر طلاق دو اونکو ہاتھ لگانے سے پہلے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا
سو اونپر حق نہیں تمہارا عدت میں بٹھانا کہ گنتی پوری کرواؤ اونسے ف نسخ حکم کے رد کرنے کو کہتے ہیں وہ کئی طور پر
ہوتا ہے ایک تو یہہ ہے آیت لکھی جاوے لیکن حکم اوسکا منسوخ ہو جیسے اپنے ناطے والوں کو وصیت کرنیکی آیت اور ایک
برس عدت گذارنیکا حکم اور دوسرا طور یہہ ہے آیت نہ لکھی جاوے لیکن حکم اوسکا باقی رہے فقط تلاوت جاتی رہے جیسے
رجم کی آیت یعنی سنگسار کرنیکی اور تیسری صورت یہہ ہے کہ نہ تلاوت میں باقی رکھی اور نہ اوسکا حکم باقی رہے اور چوتھی
صورت اور یہہ کہ ایک حکم موقوف کیا دوسرا حکم اوسی قسم کا اوسکی جگہہ مقرر کیا جاوے جیسے حکم قبلے کا یعنے بیت المقدس کی طرف
سے موقوف ہوا اور کعبہ کی طرف حکم دیا گیا اور اوسکے سوا اور بھی ہے اسمقام میں یہہ غرض ہے کہ پہلے ایک حکم عام تھا سب
طلاق والیوں کو یعنی وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اور دوسرا وَ الّٰٓـىِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ

مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ان دونوں آیتوں کے رو سے طلاق والیوں کے تین حیض یا تین مہینے عدت کا حکم ہوا اوسکے بعد یون فرمایا ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا یعنی اگر طلاق دو عورتون کو ہاتھ لگانے سے پہلے سو اوپر حق نہین تمہارا عدت مین بٹھانے کا تاکہ گنتی پوری کروا اونسے ہر چند یہہ عورت بھی طلاق والیون مین داخل ہے لیکن اوسکے لئے عدت نہین اوس حکم سے یہہ عورت مستثنی ہے اور علیحدہ کی گئی ہے

بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خصم مرگیا ہو یہہ باب اوسکی عدت کا بیان مین ہے عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے نہین حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہہ بات کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ کسی میت پر مگر اپنے خاوند کے لئے کیونکہ اوسکے لئے سوگ کرنا چار مہینے اور دس دن تک چاہئے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ أُمِّهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا أَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ حمید بن نافع زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین شاگرد نے اپنے اوستاد سے یعنی شعبہ نے حمید بن نافع سے پوچھا کہ زینب اپنی مان سے روایت کرتی ہے اوستاد نے کہا ہان اور وہ روایت یہہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مسئلہ اوس عورت کے لئے جسکا خصم مرگیا تھا کیا سرمہ لگادین ہم اوس عورت کی آنکھو مین یا رسول اللہ کیونکہ خوف ہے اوسکی آنکھین بسبب بیماری کے خراب نہو جاوین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت گھر مین بیٹھتی تھی وہ نحس اوڑھ کر جو پالان کے نیچے ڈالتے ہین اور پورا کرتی تھی اوسی آفت مین ایک برس اب چار مہینے دس دن کیا بھاری ہین تم پر عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِّي أَخَافُ عَلَى عَيْنِهَا أَفَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میری بیٹی کا خصم مرگیا ہے اور مین ڈرتی ہون اوسکی آنکھون کی بیماری سے اگر آپکا حکم ہو تو سرمہ لگادیا کرون اوسکی آنکھون مین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت برس دن تک بیٹھی رہتی تھی یہہ تو کچھہ بہت سا زمانہ نہین مگر چار مہینے اور دس دن ہین اور جب ہوجاتا ایک برس باہر نکلتی وہ عدت بیٹھنے والی باہر اور پھینکتی اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی ف کہتے ہین جاہلیت مین نہایت خراب حال سے سال بھر مین عورت عدت تمام کرتی تھی سال تمام ہوتی بھی گدہا یا بکری یا کوئی پرند لاتی وہ اوسکو بوچتی اکثر وہ جانور مرجاتا پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے پھینک کر عدت سے

باندی اور آزاد ہوتی عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ باب کے شروع میں ہو چکا ہے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا لیکن اسمیں لفظ اکثر ہے اور اوسمیں فوق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح کی اور یہی روایت کی

باب عِدَّةُ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

یہ باب بیان میں ہے اوس حاملہ عورت کی عدت کے جسکا خصم مر گیا ہو عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے سبیعہ اسلمی جب بچہ جنا اوسکے خصم کو مر گئی راتین گذرین تہین پہر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور نکاح کر لیا کسی سے عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُبَيْعَةَ أَنْ تَنْكِحَ إِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنیکا بعد فراغت پانیکے نفاس سے عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْأَزْوَاجِ فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدِ انْقَضَى أَجَلُهَا ترجمہ ابو سنابل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بچہ جنا سبیعہ نے اوسوقت جب اوسکے خصم کو مر کر تیئیس یا پچیس راتین گذرین تہین پہر جب پوری ہو چکی اوسکی زچگی کے دن اوسنے سامان خصم کرنیکا کیا لوگون او سپر عیب ہرایا اسبات کا اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس امر کا آپنے فرمایا اب کیا چیز مانع ہے اوسکو کیونکہ اوسکے دن پورے ہو چکے عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ اخْتَلَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْعَدُ الْأَجَلَيْنِ فَبَعَثُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ فَحَطَّتْ بِنَفْسِهَا إِلَى أَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوا أَنْ تَفْتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوا إِنَّكِ لَا تَحِلِّينَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ ترجمہ عبد ربہ بن سعید سے روایت ہے اور انہوں نے روایت کیا ابو سلمہ سے اختلاف کیا اسمین ابو ہریرہ اور ابن عباس نے اوس عورت کے مسئلہ مین جسکا خصم مر گیا ہو اور بچہ پیدا ہووے اوسکو بچہ اوسکے مرنیکے تہوڑے دن بعد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نکاح کر لیوے وہ عورت بچہ پیدا ہونیکے بعد اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ابعد الاجلین یعنی دونوں مدتوں مین
جو زیادہ ہو اوسکو اختیار کرے آخر آدمی بھیجا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف اونہوں نے فرمایا مرگیا تہا خصم سبیعہ کا اوسکو بچہ
پیدا ہوا اوسکے مرنے سے پندرہ دن یعنی آدہے مہینے کے بعد پہر پیغام بہیجا اوسکے پاس دو آدمیون نے سبیعہ نے میلان
کیا ایک کی طرف یعنی اوس سے نکاح کرنا چاہا اوسکے لوگ ڈرے کہ کہین اوس سے نکاح نکرلے اور کہا اونہون نے
ابہی تو تیری مدت نہین گذری ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین پہر گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا
اوسکو حلال ہو گئی تو نکاح کرلے جسکو تیرا جی چاہے (ف) ابعد الاجلین کے یہہ معنی ہین جونسی مدت بڑی ہو اوسکو اختیار کرلے
یعنی اگر چار مہینے دس دن بڑے ہین تو اوسکے موافق عدت گذارے اور سوگ کرلے اور وضع حمل کی مدت بڑی ہے
تو اوسکے موافق عدت گذارے غرض چہار مہینے دس دن سے کم مین ابن عباس کے نزدیک عدت پوری نہین ہوتی اور ابوہریرہ
کہتے تہے کہ ہو جاتی ہے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سبیعہ کا قصہ بیان کیا تب معلوم ہوا کہ ابوہریرہ کا قول درست ہے

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
آخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا
شَابٌّ وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَكَانَ اَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا اِذَا جَاءَ
اَهْلُهَا اَنْ يُؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ

ترجمہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچہا کسی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس عورت کا جسکا خاوند
مر جاوے اور وہ حاملہ ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دونوں عدتوں مین جو دور ہو وہ کرے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت
جنے اوسکی عدت اوسی وقت پوری ہو گئی پہر ابوسلمہ یہہ جہگڑا سنکر بی بی ام سلمہ کے یہان گئے اور پوچہا اون سے یہہ مسئلہ بی بی
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے اوس وقت کہ اوسکے خاوند کو مرکر آدہا مہینہ گذرا تہا پہر دو شخصون کا پیغام نکاح
کا آیا اون مین ایک جوان تہا اور دوسرا ادہیڑ وہ جہکی جوان کی طرف اور پسند کیا اوس جوان کو ادہیڑ نے کہا ابہی تو
حلال نہین ہوا تجہکو نکاح کرنا بی بی ام سلمہ فرماتی ہین سبیعہ کے گہر والے لوگ موجود نہ تہے تو ادہیڑ نے یہہ خیال کیا
کہ جب اوسکے لوگ آوینگے تو شاید وہ سمجہا کر سبیعہ کو مجہے دلوا دین پہر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکو فرمایا
تو حلال ہو گئی جسکو چاہے اوس سے نکاح کرلے

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَاَةٍ
وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَيَصْلُحُ لَهَا اَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا اِلَّا اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ اُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ

هذا السنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء فقال قالت تعلم سبيعة الأسلمية وضعت بعد
وفاة زوجها بعشرين ليلة فأمرها رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تزوج فكان أبو السنابل فيمن
يخطبها ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی عورت اگر جنی
بچہ خاوند مرنے کے بیس راتیں گذرنے کے بعد کیا جائز ہے اوسکو نکاح کر لینا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہیں جائز
جب تک پورا کرے دو نو عدتوں میں سے اوس عدت کو جو بڑی ہے ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ تبارک وتعالی
نے فرمایا ہے وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جنکی پیٹ میں بچہ ہے اونکی عدت یہہ ہے
کہ جنیں پیٹ کا بچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو سلمہ کو جواب دیا یہہ حکم طلاق والی کا ہے یعنی جس عورت کو مرد نے
طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کو بچہ پیدا ہونے اوس عورت کی وہی عدت ہے اور عدت اوسکے
اور نہیں پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابو سلمہ رض جو کہتے ہیں وہی بات
میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کو جسکا نام کریب تھا ام سلمہ رض کے پاس بھیجا اور اسکو
کہا پوچھ لے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس معاملے میں کوئی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ نہیں کریب
بی بی ام سلمہ رض کی خدمت میں حاضر ہوا اور ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض کا کہا ہوا بیان کیا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا ہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اس معاملہ میں ہے پھر بیان کیا بی بی ام سلمہ نے سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے سے
بیس راتیں گذرنے سے بعد بچہ جنا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نکاح کر لینے کا حکم دیا تھا اور ابو سنابل
سبیعہ کے پیغام کرنے والوں میں سے تھے عن سليمان بن يسار أن أبا هريرة وابن عباس وأبا سلمة ابن
عبد الرحمن تذاكروا عدة المتوفى عنها زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الأجلين وقال أبو سلمة
بل تحل حين تضع فقال أبو هريرة أنا مع ابن أخي فأرسلوا إلى أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم فقالت وضعت سبيعة الأسلمية بعد وفاة زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فأمرها أن تزوج ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو ہریرہ اور ابن عباس رض اور ابو سلمہ رض نے آپس میں بحث
اور تذکرہ کیا عدت میں اوس عورت کی جسکا خصم مر جاوے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دو نو عدتوں میں جو بڑی ہو وہ
عورت اوسکی عدت گذارے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا وضع حمل تک مدت گذارے اور ابو ہریرہ رض نے کہا میں ابو سلمہ
کے ساتھ ہوں پھر آدمی بھیجا اونہوں نے حضرت ام سلمہ رض کے نزدیک بی بی ام سلمہ رض نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے
خاوند کے مرنے سے تھوڑے دنوں کے بعد تو فتوی پوچھا اس باب میں سبیعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے
حکم دیا اوسکو خصم کر لینے کا عن أم سلمة قالت وضعت سبيعة بعد وفاة زوجها بأيام فأمرها رسول الله
صلى الله عليه وسلم أن تزوج ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے بچہ جنا اپنی خاوند کے مرنے کے کئی روز بعد تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم دیا نکاح کر لینے کا **عن** سُلیمان ابنِ یسار اَنّ عبد اللہ ابن عبّاس
و اَبا سلمۃ ابن عبد الرحمٰن اختلفا فی المرأۃ تنفس بعد وفاۃ زوجھا بلیالٍ فقال عبد اللہ ابن عبّاس
آخر الاجلین و قال ابو سلمۃ اِذا نفست فقد حلّت فجاء ابو ھریرۃ فقال انا مع ابن اخی یعنی
ابا سلمۃ ابن عبد الرحمٰن فبعثوا کریبا مولی ابن عبّاس الی امّ سلمۃ یسألھا عن ذلک فجاءھم
فاخبرھم انّھا قالت وَلَدَت سبیعۃ بعد وفاۃ زوجھا بلیالٍ فذکرت ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد حللتِ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو سلمہ
بن عبد الرحمن نے اختلاف کیا عدت میں اوس عورت کے جسنے جنا بچہ خاوند کے مرنے سے چند راتوں کے بعد عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دونوں عدتوں میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکو اختیار کرے اور ابو سلمہ کہتے تھے جب بچہ
پیدا ہوا اوسی وقت عدت پوری ہو گئی پھر آئے ابو ہریرہ انہوں نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابو سلمہ کی رائے
کے موافق ہے میری بھی رائے آخر انہوں نے کریب کو بھیجا بی بی ام سلمہ کے نزدیک یہہ مسئلہ پوچھنے آ کر بیان کیا اونکے
نزدیک بی بی ام سلمہ فرماتی ہیں سبیعہ نے جنا تھا بچہ خاوند کے مرنے کے بعد کئی راتیں پھر ذکر کیا ہوس نے اس بات کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپنے فرمایا تو تو حلال ہو چکی یعنی تیری عدت پوری ہو گئی **عن** سُلیمان ابن
یسار قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن قال کنت انا و ابن عبّاس و ابو ھریرۃ فقال ابن عبّاس اذا
وضعت المرأۃ بعد وفاۃ زوجھا فانّ عدّتھا آخر الاجلین قال ابو سلمۃ فبعثنا کریبا الی امّ سلمۃ
یسألھا عن ذلک فجاءنا من عندھا انّ سبیعۃ تُوُفّی عنھا زوجھا فوضعت بعد وفاۃ زوجھا بایّامٍ
فامرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتزوّج **ترجمہ** سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن
کہتے تھے تھا میں اور ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض ابن عباس رض نے کہا جب بچہ جنے عورت خاوند کے مرنے کے بعد تو البتہ عدت
اوس عورت کے وہی ہے جو دونوں عدتوں میں دور یعنی زیادہ ہو سے ابو سلمہ رض فرماتے ہیں ہمنے بھیجا کریب کو
بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے کریب بی بی ام سلمہ رض کے پاس سے یہہ خبر لائے
کہ سبیعہ کا خاوند مر گیا تھا اوسکو بچہ پیدا ہوا تھا اوسکے مرنے کے کئی دن بعد تو حکم دیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح
کر لینے کا **عن** ابی سلمۃ ابن عبد الرحمٰن انّ زینب بنت ابی سلمۃ اخبرتہ عن امّھا امّ سلمۃ زوج
النّبی صلی اللہ علیہ وسلم عن امرأۃٍ من اسلم یقال لھا سبیعۃ کانت تحت زوجھا توفّی عنھا زوجھا
عن سُلیمان ابن یسار انّ ابا ھریرۃ و ابن عبّاس و ابا سلمۃ ابن عبد الرحمٰن تذاکروا عدّۃ المتوفّی
عنھا زوجھا تضع عند وفاۃ زوجھا فقال ابن عبّاس تعتدّ آخر الاجلین وقال ابو سلمۃ بل تحلّ حین
تضع فقال ابو ھریرۃ انا مع ابن اخی فارسلوا الی امّ سلمۃ زوج النّبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت

وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے ابوہریرہ رض اور ابن عباس رض اور ابوسلمہ رض بن عبدالرحمن تکرار اور بحث کرتے تھے عدت میں اوس عورت کے جسکا خاوند مرگیا ہو اور جنے بچہ خاوند کے مرے بعد ابن عباس رض فرماتے تھے دونوں عدتوں میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکے موافق عدت گذارے اور ابوسلمہ رض فرماتے تھے جب بچہ پیدا ہوا اوسی وقت عدت پوری ہو گئی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں اپنے بھتیجے کیطرف ہوں پھر روانہ کیا کسی آدمی کو اون سب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں وام سلمہ جو بیوی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ رض نے بیان کیا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے مرنے سے کچھ دن بعد سبیعہ نے اس امر میں مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے حکم دیا اوسکو نکاح کرلینے کا

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ اوپر گذر چکا

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گذر چکا ہے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا أَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی حاصل ہے جو اوپر کی حدیثوں میں بیان ہو چکا ہے یعنے تینوں صاحبوں کا اختلاف اور بیوی ام سلمہ رض کا جواب

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا يَصْلُحُ لَكِ أَنْ تَنْكِحِي حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ رض نے بیان کیا اپنی ماں سے جنکا نام زینب کی ماں بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام سلمہ بیان کرتی تھیں ایک عورت تھی اسلم کی قوم سے اوسکو سبیعہ کہکر پکارتے تھے اوسکا ایک خاوند تھا وہ مرگیا اوس وقت سبیعہ پیٹ سے تھی

ابو سنابل بن بعکک نامی ایک شخص تھا اوس نے سبیعہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا تجھ کو نکاح
کرنا جائز نہیں جب تک تو پوری کرلے دو عدتوں میں اوس عدت کو جسکے دن گنتی میں زیادہ ہوں ابو سلمہ نے
فرمایا ہیں سبیعہ کے خاوند مرکو قریب بیس راتوں کے گذریں تہیں جب اوسکو بچہ پیدا ہوا پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آپ نے حکم دیا اوسکو نکاح کر لینے کا

عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال بينما أنا وأبو هريرة عند ابن عباس إذ جاءت امرأة فقالت توفي عنها زوجها وهي حامل فولدت لأدنى من أربعة أشهر من يوم مات فقال ابن عباس آخر الأجلين فقال أبو سلمة أخبرني رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن سبيعة الأسلمية جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت توفي عنها زوجها وهي حامل فولدت لأدنى من أربعة أشهر فأمرها رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تزوج قال أبو هريرة وأنا أشهد على ذلك

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے ایک روز میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے
اتنے میں آئی ایک عورت اور بیان کرنے لگی اپنا حال اوسکا خاوند مرگیا اور پیٹ سے تھی وہ اوس وقت اور کہنے لگی چار
مہینے دس دن نہیں گذرے تھے اوس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہوگیا ابن عباس نے فرمایا جو دونوں میں زیادہ ہوں وہ دن تیری عدت کے ہیں
ابو سلمہ نے کہا مجھے خبر دی ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سبیعہ اسلمیہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنا حال بیان کرنے
لگی مر گیا خاوند میرا اوس وقت میں حاملہ تھی پھر پیدا ہوا میرے پیٹ سے بچہ اور بچے کے باپ کو مرکر چار مہینے نہیں ہوئے تھے
تو اوسکو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں اسپر

عن عبيد الله أن أباه كتب إلى عمر بن عبد الله بن الأرقم الزهري يأمره أن يدخل على سبيعة بنت الحارث الأسلمية فيسألها عن حديثها وعما قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استفتته فكتب عمر بن عبد الله إلى عبد الله بن عتبة يخبره أن سبيعة الأسلمية أخبرته أنها كانت تحت سعد بن خولة وهو من بني عامر بن لؤي وكان ممن شهد بدرا فتوفي عنها زوجها في حجة الوداع وهي حامل فلم تنشب أن وضعت حملها بعد وفاته فلما تعلت من نفاسها تجملت للخطاب فدخل عليها أبو السنابل بن بعكك رجل من بني عبد الدار فقال لها ما لي أراك متجملة لعلك تريدين النكاح إنك والله ما أنت بناكح حتى تمر عليك أربعة أشهر وعشر قالت سبيعة فلما قال لي ذلك جمعت علي ثيابي حين أمسيت فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن ذلك فأفتاني بأني قد حللت حين وضعت حملي وأمرني بالتزويج إن بدا لي

ترجمہ عبید اللہ نے بیان کیا زہری سے کہ میرے باپ عبد اللہ بن عتبہ نے
لکھا عمر بن عبد اللہ بن ارقم کو کہ تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث کے پاس پوچھو قصہ اوسکا اور اوسکا کیا فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو جب اوسنے پوچھا تھا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بن عبد اللہ نے لکھا عبد اللہ بن عتبہ کو لکھا

سبیعہ اسلمیہ سے جب دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا ہے مین نکاح مین سعد بن خولہ کی اور وہ سعد بنی عامر بن لوی
کے قبیلے مین کا تہا اور بدری بہی تہا اوسکی وفات ہوئی حجۃ الوداع مین سبیعہ بیان کرتی ہے اوسوقت مین حاملہ
تہی پر مرنے سے تہوڑے دنکے بعد بچہ جنے جب پاک ہوگئی سبیعہ نفاس سے تو بناؤ کیا اوس نے پیغام والون کے لیے یعنی
ارادہ کیا نکاح کا ایسے وقت مین آن پونہچے ابو سنابل بن بعکک ابو سنابل ایک آدمی تہا عبد الدار کے قبیلے مین سے اونہنے
سبیعہ سے کہا کیا وجہ ہے تمہارے سنگار اور بناؤ کرنیکے شاید تمہارا ارادہ نکاح کرنیکا ہوگا اللہ کی قسم ہے مجھکو نہین
جائز ہے نکاح کرنا تجھکو جبتک نگذر جاوین چار مہینے اور دس دن سبیعہ کہتی ہے جب اوس نے یہہ بات کہی مین نے شام
کیوقت کپڑے پہنے اور گئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہر پوچھا مین نے یہہ مسئلہ آپسے آپنے فتوی دیا مجھکو اور فرمایا
تیری عدت جبہی پوری ہوگئی جب تو نے بچہ جنا اور فرمایا یا مجھکو نکاح کرے اگر تیرا جی چاہے عن زُفَرَ بْنِ اَوْسِ

بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ ابْنَ بَعْكَكِ ابْنِ السَّبَّاقِ قَالَ لِسُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ لَا تَحِلِّيْنَ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ
اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا اَقْصَى الْاَجَلَيْنِ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اذا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَاهَا اَنْ تَنْكِحَ اِنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلٰى فِي تِسْعَةِ اَشْهُرٍ حِيْنَ
تُوُفِّيَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُوُفِّيَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَنَكَحَتْ
فَتًى مِنْ قَوْمِهَا حِيْنَ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا ترجمہ زفر بن اوس بن حدثان نصری سے روایت ہے ابو سنابل بن بعکک بن
سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا نہین جائز ہے تیرے لئے نکاح کر جبتک نگذر جاوین تجھکو چار مہینے دس دن جو مدت کہ زیادہ
ہے دونون مدتون مین یہہ سنکر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوس نے یہہ مسئلہ سبیعہ کے بیان سے
معلوم ہوا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا تہا اور فرمایا تہا جب بچہ پیدا ہوا تو نکاح کرلینا اور خاوند کے مرنیکے
وقت اوسکو نو مہینے کا حمل تہا اور اوسکے خاوند کا نام سعد بن خولہ تہا حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ
تہا وہین اوسکی وفات بہی ہوئی راوی بیان کرتا ہے پہر سبیعہ نے نکاح کرلیا کسی ایک جوان سے جو اوسکے قوم مین کا
تہا یعنی وضع حمل کے بعد عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ اَنْ اُدْخُلْ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَاسْاَلْهَا عَمَّا اَفْتَاهَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ
سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ فَوَلَدَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ لَهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا دَخَلَ
عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَرَاٰهَا مُتَجَمِّلَةً فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ النِّكَاحَ قَبْلَ اَنْ
تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَبِي السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَتْ حِيْنَ وَضَعَتْ حَمْلَهَا ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے لکھا عتبہ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری
کو سبیعہ کے پاس جانے کے لئے اور کہا اوسکو پوچھو سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے کیا فتوی دیا تھا اوسکو اس مسئلہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حمل کے سبیعہ کا راوی بیان کرتا ہے گئے وہ اوسکے پاس عمر بن عبد اللہ اور پوچھا اوس سے اوس نے
کہا تھی میں جورو سعد بن خولہ کی اور تھا وہ سعد بن خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے جو بدری تھے وفات
پائی اوسنے حجۃ الوداع میں پھر جنا میں نے بچہ اور ابھی کم چار مہینے دس اوسکی وفات کو نہیں ہوئے تھے راوی
بیان کرتا ہے جب پاک ہو گئی سبیعہ نفاس سے آیا اوسکے پاس ابو سنابل عبد الدار کے قبیلے میں سے ایک آدمی
تھا ابو سنابل سبیعہ کو تجمل اور زینت سے دیکھ کر کہنے لگا شاید تیرا ارادہ نکاح کا ہے چار مہینے دس دن گذرنے سے
پہلے ہی سبیعہ کہتی ہے جب یہ بات میں نے ابو سنابل سے سنی تو گئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیان
کیا میں نے اپنا حال آپکے روبرو آپنے سنکر فرمایا تو پوری کر چکی اپنی مدت جبھی بچہ جنا تو نے عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا

إِلٰى نَاسٍ بِالْكُوْفَةِ فِيْ مَجْلِسٍ لِلْأَنْصَارِ عَظِيْمٍ فِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرُوْا شَأْنَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرْتُ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتّٰى تَضَعَ قَالَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لٰكِنْ عَمُّهُ لَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ
قَالَ فَرَفَعْتُ صَوْتِيْ وَقُلْتُ إِنِّيْ لَجَرِيْءٌ إِنْ أَكْذِبْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِيْ نَاحِيَةِ الْكُوْفَةِ قَالَ
فَلَقِيْتُ مَالِكًا قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ فِيْ شَأْنِ سُبَيْعَةَ قَالَ أَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ
وَلَا تَجْعَلُوْنَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَأُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى ترجمہ محمد سے روایت ہے میں بیٹھا تھا
لوگوں میں کوفے کے ایک بڑے مجلس میں جسمیں انصار کے لوگ تھے (یعنی انصار کی مجلس میں) ان لوگوں میں عبد الرحمن بن
ابی لیلے بھی تھے ان لوگوں میں سبیعہ کا ذکر آیا میں نے ذکر کیا عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کی روایت کو جو ابن عون کے
قول کے موافق تھی یعنی عدت اوسکی بچہ جننے تک تھی ابن ابی لیلے نے کہا عبد اللہ کے چچا اس بات کے قائل نہ تھے (کہ حاملہ
عورت کی عدت وضع حمل ہے بلکہ ابعد الاجلین کے قائل تھے) تب میں نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا میں جرات کرسکتا ہوں
جھوٹ بولوں عبد اللہ بن عتبہ پر اور وہ کوفے میں رہتے ہیں پھر میں مالک (ابن عامر یا ابن عوف) سے ملا اور پوچھا کہ عبد اللہ
بن مسعود سبیعہ کے باب میں کیا کہتے تھے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے تم لوگ اوس پر سختی کرتے ہو (کہ ابعد الاجلین
تک عدت ضرور جنتی ہو) اور اوسکو رخصت نہیں دیتے حالانکہ چھوٹی سورت عورتوں کی (جسمیں حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل
بیان ہوئی ہے) بڑی سورت (بقرہ) کے بعد اوتری ہے (جس میں چار مہینے دس دن تک عدت کا ذکر ہے) عن

ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا أُنْزِلَتْ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ
الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَيْمُوْنٍ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
نے کہا جسکا جی چاہے میں اوس سے مباہلہ کرتا ہوں (یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کر کے مخالف پر لعنت کرتا ہوں

یہہ آیت اولات حمل والیاں اونکی عدت یہہ ہے کہ بچہ جنے اوس آیت کے بعد اتری ہے جسمین خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے تو حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کر سکتی ہے اور چار مہینے دس دن کا حکم حاملہ عورتون کے حق مین منسوخ ہے عن عبد اللہ ان سورة النساء القصرى نزلت بعد البقرة ترجمہ عبد اللہ رضہ سے روایت ہے چھوٹی سورہ نسا نازل ہوئی بعد سورہ بقرہ کے ف یعنی سورہ طلاق بعد نازل ہوئی ہے اور سورہ بقر پہلے اتری ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا یہہ آیت سورہ بقر کی ہے یعنے اور جو لوگ مرجاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وہ عورتین انتظار کراوین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن اور اولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن یہہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی اور جنکے پیٹ مین بچہ ہے اونکے عدت یہہ ہے کہ جن دین پیٹ کا بچہ سبیعہ کے قصے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار مہینے اور دس دن انتظار کرنا کچھہ ضرور نہین اور یہی بات اولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقر کی آیت سے یہہ حکم مخالف ہے کیونکہ اوس مین تو یون فرمایا ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا حاصل یہہ کہ جسکا خاوند مرجاوے اوسکی عدت چار مہینے اور دس دن ہین ان دونو آیتون مین ایک کو پہلے اور دوسری کو پیچھے کہنے سے یہہ غرض ہے کہ سورہ بقر کی آیت منسوخ ہے سورہ طلاق کی آیت سے عدة المتوفى عنها زوجها قبل ان يدخل بها اگر کسی عورت کا خاوند اوسکے ساتھہ ہم بستر ہونیسے پہلے مرجاوے تو اوسکی عدت کیا ہے عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا ولم يدخل بها حتى مات قال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان الاشجعي قضى فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا مثل ما قضيت ففرح ابن مسعود ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دریافت کیا اون سے کسی نے یہہ مسئلہ ایک آدمی نے نکاح کیا کسی عورت سے اور نکاح کرنیکے وقت اوسکا مہر مقرر نہ کیا اور اوس مرد کو اوس عورت سے جماع کرنا بھی نصیب نہوا اور مر گیا ابن مسعود رض نے فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی اوس عورت کے کنبے مین جو اور عورتین ہین اونکا جو مہر ہے اوسکے موافق اسکو بھی دلا دینا چاہیے نہ کم کرنا چاہیے اور نہ زیادہ دینا چاہیے اور اوس عورت کو عدت مین بیٹھنا چاہیے اور مرد کے مال سے اوسکو حصہ بھی دینا چاہیے معقل بن سنان اشجعی نے یہہ سنکر کہا فیصلہ کیا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قوم مین ایک عورت کا اوسکا نام بروع تہا اور اوسکے باپ کا نام واشق تہا وہ فیصلہ بھی ایسا ہی تہا جیسا تمنے کیا عبد اللہ بن مسعود یہہ بات سنکر خوش ہوئے ف یہان عدت سے مراد عدت چار مہینے دس دن کی ہے کیونکہ آیت مین یہی حکم ہے جن عورتون کے خاوند مرجاوین اونکی عدت چار مہینے دس دن ہین مرد کا وطی کرنا کچھہ شرط نہین فقط نکاح ہین آنا چاہیے

باب الاحداد

باب سوگ کرنیکے بیان مین عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے عورت کو سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

بَابُ سُقُوطِ الْإِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا جس کتابیہ کا خاوند مرجاوے اوس سے سوگ کا حکم ساقط ہے

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے اس منبر پر نہیں حلال کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور اوسکے رسول پر (یعنی مسلمان ہو تو کافرہ پر سوگ نہیں) سوگ کرنا زیادہ تین راتوں سے مگر اپنے خاوند کے لئے چار مہینے اور دس دن سوگ کرے ف تین راتیں مع دنکے مراد ہیں فقط راتیں مراد نہیں

مُقَامُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي بَيْتِهَا حَتَّى تَحِلَّ جس عورت کا خاوند مرجاوے اوس عورت کو عدت گذرنے تک اپنے گھر میں رہنا چاہیے

عَنِ الْفَارِعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ فَقَتَلُوهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَكَانَتْ فِي دَارٍ قَاصِيَةٍ فَجَاءَتْ وَمَعَهَا أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَرَخَّصَ لَهَا حَتَّى إِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ترجمہ فارعہ بنت مالک سے روایت ہے گیا خاوند اوسکا ڈھونڈنے کو اپنے غلام وہ غلام عجمی تھے وہاں مارا گیا اون غلاموں نے مار ڈالا کسی اور نے شعبہ اور ابن جریج بیان کرتے ہیں اوس عورت کا گھر دور (آبادی سے) تہا پھر آئی وہ عورت اپنے بہائی کیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ذکر کیا اپنا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے رخصت دی اوسکو دوسرے گھر میں چلے آنیکی جب وہ لوٹکے اپنے گھر چلنے لگی آپنے بلایا اوسکو اور فرمایا بیٹھہ تو اپنے گھر میں جبتک کہ لکھا پورا ہو جاوے ف اس عورت نے اکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تہی اور کہا خاوند تو مر گیا ہے اوسکا کوئی گھر نہیں اور نہ کہانے کو کچھہ چھوڑ گیا ہے میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں پہلے آپنے اوسکو رخصت دی اوسکے تہوڑی دیر بعد منع کیا اور حکم دیا وہیں عدت گذار جہاں تیرا خاوند رہتا تہا کہ لکھا ہوا پورا ہو جاوے یعنے تیری عدت جتنی خدا تعالے نے لکہدی ہے اوتنی مدت پوری کرے اور پہر وہاں سے اپنے گہر کو جا پہر بی بی ابو سعید خدری کی بہن تہی اور اوسکا گہر بنی خدرہ میں تہا

عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا تَكَارَى عُلُوجًا لِيَعْمَلُوا لَهُ فَقَتَلُوهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنِّي لَسْتُ فِي مَسْكَنٍ لَهُ وَلَا يَجْرِي عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلَى أَهْلِي وَيَتَامَايَ وَأَقُومُ عَلَيْهِمْ قَالَ افْعَلِي ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا فَقَالَ اعْتَدِّي حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ ترجمہ فریعہ بنت

بنت مالک سے روایت ہے میرے خاوند نے عجمی غلاموں کو نوکر کیا کام کرنیکے لیے اونہوں نے اوسکو مار ڈالا پہر ذکر کیا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند کے مرنیکا اور کہا فریعہ نے میرے خاوند کی ملک مین نہ تو کوئی مکان
ہے اور نہ کوئی روزی کا ٹہکانا ہے میرے لیے میرے خاوند کیطرف سے مین چاہتی ہون کہ اپنے لوگون مین اٹہہ
جاؤن اپنے تیمون مین جاکر رہون اور اون کی خبرگیری کرون آپنے فرمایا اوسکو چلے جا پہر تہوڑی دیر کے بعد فرمایا کیسی
بیان کیا تونے فریعہ نے پہر سے بیان کی وہ بات جو کہہ چکی تہی آپنے فرمایا وہین عدت پوری کر جہان تجہکو خبر
موت کی پہونچی ہے **ف** ایک جماعت سے یہہ بات ہی مروی ہے کہ اگر عورت کو کچہہ عذر ہو تو دن کو وقت نکل سکتی
ہے اور اوس جماعت مین سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام ابوحنیفہ رح ہین **عن** فریعۃ ان زوجها خرج فی طلب اعلاج له
فقتل بطریق القدوم قالت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت له النقلة الی اهلی وذکرت
حالا من حالها قالت فرخص لی فلما اقبلت ناداني فقال امکثی فی اهلك حتی یبلغ الکتاب اجله
ترجمہ فریعہ رض بنت مالک سے روایت ہے اونکا خاوند گیا اپنے غلامون کی تلاش مین مارا گیا قدوم کے راہ مین قدوم
نام ہے ایک جگہہ کا مدینہ طیبہ کے رستے مین فریعہ کہتی ہے مین گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین نے مین چاہتی
ہون اپنے خاوند کے گہر سے چلی جاؤن اور اپنے کنبے کے لوگون مین جا رہون اور بیان کر دیا مین نے اپنا حال آپنے پہر
آپنے رخصت دی مجہکو جب مین جانے لگی آپنے فرمایا عدت پوری ہونے تک اپنے خاوند کے گہر مین رہ

باب الرخصة للمتوفی عنها زوجها ان تعتد حیث شاءت

باب عدت گذارنے کی رخصت کے
بیان مین اوس عورت کے لیے جسکا خاوند مرگیا سو جہان چاہیے وہان اپنی عدت گذارے **عن** ابن عباس نسخت
هذه الایة عدتها فی اهلها فتعتد حیث شاءت وهو قول اللہ عز وجل غیر اخراج **ترجمہ** ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ آیت متاعا الی الحول غیر اخراج جسمین یہہ مطلب تہا کہ عورت عدت کرے اپنی خاوند کے گہر مین
منسوخ ہوگئی اب اوسکو اختیار ہی جہان چاہے عدت کرے (پہلی عورتون کو میراث نہ تہی لیکن ایک برس تک روٹی کپڑا
اور گہر رہنے کو ملتا تہا پہر جب میراث کا حکم ہوا تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا اور عدت چار مہینے دس دن قرار پائی۔

عدة المتوفی عنها زوجها من یوم یاتیها الخبر

جس عورت کا خاوند مر جاوے اوسکی
عدت اوسی دن سے ہے جس دن سے اسکو خبر آوے **عن** فریعة بنت مالك اخت ابی سعید الخدری قالت
توفی زوجی بالقدوم فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت له ان دارنا شاسعة فاذن لها
ثم دعاها فقال امکثی فی بیتك اربعة اشهر وعشرا حتی یبلغ الکتاب اجله **ترجمہ** فریعہ بنت مالک سے
روایت ہے کہ فریعہ بہن ہے ابوسعید خدری کی فریعہ بیان کرتی ہے کہ گیا خاوند میرا قدوم مین پہر آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور ذکر کیا مینے ہمارا گہر بستی سے بہت دور ہے آپنے اذن دیا مجھکو پہر پکارا مجھکو اور فرمایا ٹہرو رہین اپنے گہر مین یعنی
خاوند کے گہر مین چار مہینے دس دن یہانتک کہ پہونچ جاوے لکہا اپنی مدت کو یعنی عدت پوری ہوجاے

تَرْكُ الزِّيْنَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُوْنَ الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ ترک کرنا زینت واسطے سوگ

کے مسلمان عورت کے لئے ہے نہ یہودیہ اور نصرانیہ کے لئے

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ
الْأَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ
أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ
قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ
ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيْبٍ مَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ
مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ
سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِيْ
تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا
هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ
وَمَا تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ
شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ
بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا وَتُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبَةٍ
أَوْ غَيْرِهٖ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ

ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ رضنے
بیان کیا ان تینوں حدیثوں کو حمید بن نافع سے کہا زینب نے گئی مین ام حبیبہ رض کے پاس جو بیوی ہتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوسوقت مین جب اونکا باپ ابوسفیان بن حرب مرگیا تہا تو خوشبو منگائی بی بی ام حبیبہ رض نے اول لونڈی کے
ملی پہر ملی وہ خوشبو اپنے چہرے پر اور یون فرمایا اللہ کی قسم مجھکو خوشبو کی کچہہ حاجت نہ تہی مگر اتنی بات کے لیے لگائی
مین نے فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عورت یقین رکہتی ہو اللہ اور آخرت کے دن پر اوسکے لئے
حلال نہین کسی کے لئے سوگ کرنا زیادہ تین راتون سے پر خصم کے لئے چار مہینے اور دس دن تک سوگ کرے حدیث
دوسری یہ ہے زینب رض بیان کرتی ہے گئی مین زینب بنت جحش کے یہان جن دنون اونکے بہائی مرگئے تہے اونہون نے
خوشبو منگا کر لگائی اور کہا قسم اللہ کی مجہے خوشبو کی حاجت نہ تہی لیکن مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر

فرماتے تہے جو عورت یقین لاتی اللہ پر اور پچہلے دن پر اوسکے لیے درست نہین کہ سوگ کرے سوا چار مہینے اور دس دن تک
ہے تیسری حدیث کے بیان مین بیوی زینب فرماتین ہین سنے ام سلمہ کو فرماتی ہوئی سنا آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اوسکی آنکہین دکہنے لگین اگر فرمائی تو سرمہ لگا یا کرون
اوسکی آنکہون مین آپنے فرمایا مت لگاؤ اور فرمایا یہہ تو چار مہینے اور دس دن ہین جاہلیت کے زمانے مین ہر ایک عورت
مینگنی پہینکتی تہی سال تمام ہوئے پر حمید بن نافع کہتے ہین مین نے زینب سے پوچہا مینگنی پہینکنے سے کیا مطلب ہے زینب نے
بیان کیا جاہلیت کے زمانے مین جس عورت کا خاوند مرجاتا تہا وہ عورت ایک چہوٹی سی کوٹہری اور نہایت تنگ تاریک مین
جا گہستی تہی اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی تہے اور ایک سال تک گذرنے تک خوشبو وغیرہ کچہہ نہ چہوتی تہی بعد ایک سال
کے کوئی جانور لاتے گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ پہر رگڑتی اپنی جلد اور بدن کو اوس سے جس جانور کو وہ ملتی اور رگڑتی تہی وہ
جانور مرجایا کرتا تہا بعد اوسکے باہر نکلتی اوس ٹپے سے اوسوقت اوسکو ایک اونٹ کی مینگنی دیتی اوسکو پہینک دیتی
کے بعد جسطرف اوسکا جی چاہتا میلان کرتی تہی یعنی چاہے خوشبو لگا دے یا اور کوئی کام کرے اوسکو اختیار ہو جاتا تہا
امام مالک نے کہا اس حدیث مین جو تفتض کا لفظ ہے اوسکے معنی یہہ ہین کہ ملے اپنے بدن کو اوس پر اور محمد کی روایت مین مالک
نے کہا کہ حفش خص کو کہتی ہین یعنے نرکل کا جہونپرا ف اور باب کی مناسبت اس حدیث مین یہہ ہے کہ تؤمن باللہ والیوم الآخر
فرمایا ہے اور بعضی روایتون مین تؤمن باللہ ورسولہ بہی آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہود یا اور نصرانیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا
واجب نہین

ما یجتنب الحادۃ من الثیاب المصبغۃ

سوگ کرنیوالی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز کرنیکا بیان عن ام عطیۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحد امرأۃ علی میت فوق ثلاث الا
علی زوج فانہا تحد علیہا اربعۃ اشہر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا ولا ثوب عصب ولا تکتحل ولا تمتشط
ولا تمس طیبا الا عند طہرہا حین تطہر نبذا من قسط او اظفار ترجمہ ام عطیہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی کے لئے تین دن رات سے زیادہ مگر خاوند کے لیئے کیونکہ اوسکے واسطے سوگ کرنا چار
مہینے اور دس دن تک ہے اور نہ پہنے سوگ والی کپڑا رنگین اور نہ پہنے کپڑا عصب یعنی جسکا سوت رنگ کرنیکے بعد بنا گیا ہو
جیسے سوسی یا چہینٹ یا اور ریشمی کپڑے اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ کنگہی کرے اور نہ خوشبو لگاوے لیکن جب حیض سے
پاک ہو جایا کرے تب تہوڑا سا قسط اور اظفار رکہ لیا کرے تو کچہہ مضایقہ نہین ف کنگہی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا خوشبو لگا کر
بالون مین مراد ہے اور قسط ایک چیز ہوتی ہے اس ملک مین اور عرب مین بہی ہوتی ہے اور اظفار بہی ایک خوشبو کی چیز ناخن کی
صورت پر ہوتی ہے عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المتوفی عنہا زوجہا لا تلبس المعصفر
من الثیاب ولا الممشقۃ ولا تختضب ولا تکتحل ترجمہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ عورت نہ پہنے کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پہولون سے رنگا ہوا اور خضاب نہ کرے

ورنہ سرمہ لگاوے ف یعنی سرخ رنگ کرنا بالون کو مہندی سے یا ہاتہون کو لگانا مہندی ان سب باتون سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ باب سوگ والی کے خضاب کرنیکے بیان مین

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز ہے کسی عورت کو اگر ایمان رکہتی ہے اللہ پر اور پچہلے دن پر یہہ بات کہ سوگ کرے کسی پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر اور نہین درست سوگ والی کو سرمہ لگانا اور نہ خضاب کرنا اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہننا

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ أَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ اس باب مین بیان ہے اسبات کا کہ سوگ والے لئے رخصت ہے سر دہونیکی بیری کے پتون سے

عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید اپنی ماں سے روایت کرتی ہے کہ خاوند اونکا مرگیا تہا اور اون دنون اوسکی آنکہین دکہتی تہین تو وہ جلا کا سرمہ (یعنی اثمد جو آنکہون کو جلا دیتا ہے) لگایا کرتی آخر اوس نے اپنی آزاد کی ہوئی لونڈی کو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بہیجا کہ پوچہے اون سے رونقی اور بصارت کے سرمے کے لئے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مت لگاؤ کوئی سا سرمہ مگر جسوقت کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آوے تو مضائقہ نہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی تہی اون دنون جب ابو سلمہ مرگئے تہے میرے پاس اور مین نے اپنی آنکہہ پر ایلوا لگایا تہا آپنے پوچہا کیا چیز ہے اے ام سلمہ مین نے کہا ایلوا ہے یا رسول اللہ اور اسمین خوشبو نہین آپنے فرمایا اس سے مونہہ کو چمک ہوتی ہے اسلئے ام سلمہ پہر نہ لگایو اسکو لگانا منظور ہو تو رات کو لگا لیا اور سر دہوکر مت دہوؤ میں نے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا بیری کا پتا لگا لیا کرو اپنے سر کو یعنی بیری کے پتے سے سر دہو کر کنگہی کیا کرو

النَّهْيُ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ سوگ کرنیوالی کو سرمہ لگانیکی ممانعت کا بیان

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمِدَتْ أَفَأَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّى عَنْهَا قَالَ أَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرَةِ **ترجمہ** ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش مین کی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکہون مین درد ہے فرمائیے تو سرمہ لگادون اور تہی اوس عورت کی بیٹی خاوند کے مرنے کی عدت مین آپنے فرمایا چار مہینے دس دن پورے ہونیکے بعد لگانا پہر اوس عورت نے کہا مجہے اوسکی بینائی کی جاتی

خوف ہے پھر آپنے فرمایا چار مہینے دس دن ہیں یہ کچھ بہت نہیں بلکہ آپنے فرمایا تم میں کی ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانے میں
سوگ کرتی تھی خاوند کا برس روز تک پھر برس تمام ہوتی جب مینگنی پھینکتی تھی عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِي
قَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ
حمید بن نافع نے بیان کیا اس حدیث کو زینب بنت ابی سلمہ رضہ سے زینب نے اپنی ماں سے اونکی ماں ام سلمہ رضہ نے فرمایا آئی
ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوس نے اپنی بیٹی کے لئے جسکا خاوند مرگیا تھا اور اوسکی آنکھیں دکھتی تھیں آپنے فرمایا
ہر ایک عورت تم میں سے سوگ کیا کرتی تھی برس دن اور پھر برس ہوتی ہے مینگنی پھینکتی ہے تو چار مہینے دس ہی دن ہیں عَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا
زَوْجُهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلَى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ
الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَأْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا
هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى إِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ
ترجمہ ام سلمہ رضہ سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میری بیٹی کا خاوند مرگیا
ہے اور میں ڈرتی ہوں اوسکی آنکھوں پر کچھ صدمہ نہ آجائے بی بی ام سلمہ رضہ فرماتی ہیں اوسکا ارادہ یہہ تھا کہ انکو آنکھوں میں
سرمہ لگانے کی اجازت دیویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا پہلے تم میں سے ہر ایک عورت مینگنی
پھینکا کرتی تھی سال تمام ہوئے پر یہہ تو چار مہینے اور دس ہی دن ہیں حمید بن نافع نے زینب بنت ام سلمہ رضہ سے
پوچھا راس الحول کا کیا قصہ ہے زینب بنت ابو سلمہ رضہ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا
تھا وہ عورت اپنے گھروں میں سب سے برے گھر میں جا رہتی تھی جب سال تمام ہو جاتا تب باہر نکلتی تھی اپنی پیچھے مینگنی
پھینک کر عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ
أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
حَتَّى يَنْقَضِيَ الْأَجَلُ ترجمہ بی بی زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے پوچھا کسی عورت نے ام سلمہ رضہ اور ام حبیبہ رضہ سے
خاوند کے مرنے کی عدت گذارنیوالی کو سرمہ لگانا درست ہے کہ نہیں اونہوں نے بیان کی وہ حدیث جو اوپر گذر چکی ہے کہ آئی

الْقُسْطُ وَالْأَظْفَارُ لِلْحَادَّةِ قسط یعنی کٹ اور اظفار کے استعمال کرنیکا بیان سوگ والی کے لیے

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ أَوِ الْأَظْفَارِ
ترجمہ ام عطیہ رضہ سے روایت ہے رخصت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو جسکا خاوند مرگیا ہو پاک ہونے کے وقت قسط

اور اظفار کا استعمال کرنے کے لئے ف یعنی جب عورت سوگ مین ہو اپنے خاوند کے ان دنون مین کسی خوشبو
لگانا عورت کے لئے درست نہین مگر خون کی بدبو دور کرنیکے لئے حیض سے پاک ہونیکے بعد قسط یا اظفار اپنے بدن
کو مل لیا کرے تو درست ہے **باب نسخ متاع المتوفى عنها بما فرض لها من الميراث**
باب ہے بیان مین اسبات کے جس عورت کا خاوند مرجاتا تھا اوسکو خرچ دلایا جاتا تھا سال بھر کا پھر وہ منسوخ ہو گیا سبب
مقرر ہونے میراث کے **عن** ابن عباس في قوله والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا وصية
لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج نسخ ذلك باية الميراث مما فرض لهن من الربع والثمن
ونسخ اجل الحول ان جعل اجلها اربعة اشهر وعشرا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے والذين يتوفون
منكم ويذرون ازواجا وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج کے بیان مین کہا ابن عباس رض نے
منسوخ ہو گئی یہ آیت میراث کی آیت سے جس مین بیان فرمایا ہے اللہ تعالی نے عورت کے لئے چوتھائی حصہ اور آٹھوان
حصہ اور منسوخ ہو گیا حکم ایکسال تک عدت مین رہنے کا چار مہینے اور دس دن کے حکم سے ف آیت والذين يتوفون
الخ کا ترجمہ اور جو لوگ تم مین مرجاوین اور چھوڑ جاوین عورتین وصیت کر دین اپنی عورتون کے واسطے خرچ دینا ایک
برس کا نہ نکال دینا پھر اگر وہ نکل جاوین تو گناہ نہین اس آیت کے فائدے مین شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا
ہے یہ حکم جب تھا کہ مردے کے اختیار پر رکھا تھا وارثون کو دلواتا اب سب کے حصے اللہ صاحب نے ٹھیرا دیئے عورت کا بھی ٹھیرا تو
آگے دیکھا دلوانا موقوف ہوا یہی غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی ہے **عن** عكرمة في قوله عز وجل والذين
يتوفون منكم ويذرون ازواجا وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج قال نسخها والذين
يتوفون منكم ويذرون ازواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے
والذين يتوفون منكم ويذرون الخ کے بیان مین کہا عکرمہ نے منسوخ کر دیا اس آیت کو والذين
يتوفون منكم ويذرون ازواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا نے ف اور ترجمہ
دوسری آیت کا اور جو لوگ مرجاوین تم مین اور چھوڑ جاوین عورتین وہ انتظار کرا دین اپنے تئین چار مہینے اور دس
دن یعنی برس روز تک عدت مین رہنا موقوف ہوا فقط چار مہینے اور دس دن کافی ہین **الرخصة في خروج
المبتوتة من بيتها في عدتها لسكناها** رخصت گئی ہے تین طلاق والی کو عدت کی دنون
مین اپنے گھر سے دوسری جگہہ جانیکی **عن** عبد الرحمن بن عاصم ان فاطمة بنت قيس اخبرته وكانت
عند رجل من مخزوم انه طلقها ثلاثا وخرج الى بعض المغازي وامر وكيله ان يعطيها بعض
النفقة فتقالتها فانطلقت الى بعض نساء النبي صلى الله عليه وسلم فدخل رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهي عندها فقالت يا رسول الله هذه فاطمة بنت قيس طلقها فلان فارسل اليها

بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِي
إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ امْرَأَةٌ تَكْثُرُ عُوَّادُهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ
أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ
وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْمِرُهُ فِيهِمَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ
أَخَافُ عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بَعْدَ
ذٰلِكَ ترجمہ عبدالرحمان بن عاصم سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا اون سے تہی وہ فاطمہ ایک آدمی مخزومی
کے پاس اوس آدمی نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقین اور آپ چلا گیا کسی جہاد مین اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ اس
کو کچہہ خرچہ دیدینا اوس وکیل نے کچہہ دیا اور فاطمہ نے اوسکو تہوڑا اور کم جانکر پہیر دیا اور گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے گہر کسی بیوی کے پاس اتنے مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گہر مین موجود تہی اوس وقت اور کہنے لگے
یا رسول اللہ مین فاطمہ بنت قیس ہون طلاق دی مجہے فلانے آدمی نے اور بہیجا کسیکے ہاتہہ میرے پاس کچہہ
نفقہ مینے پہیر دیا اوسکو کم جانکر وہ آدمی کہتا ہے اتنا دینا بہی ہمارا احسان ہے آپنے فرمایا سچ کہتا ہے وہ
آدمی سب ما تو اپنی عدت پوری کر ام کلثوم کے یہان یہہ کہکر پہیر فرمایا ام کلثوم کے گہر مین لوگون کی آمد و رفت بہت
ہے تو عبداللہ بن ام مکتوم کے یہان چلی جا کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے فاطمہ کہتی ہین چلی گئی مین عبداللہ کے پاس
وہین پوری کی مین نے اپنی عدت پہر پوری ہو چکی عدت کے دن اوسوقت پیغام بہیجا میرے پاس ابوجہم نے اور معاویہ
بن ابی سفیان نے پہر گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور صلاح لئی مین نے آپسے اون دونون کے باب
مین آپنے فرمایا مجہے خوف ہے ابوجہم کی لٹہہ کا اور معاویہ تو مفلس آدمی ہے فاطمہ کہتی ہے مین نے نکاح کر لیا اسامہ
بن زید سے یہہ بات سُننے کے بعد عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ
فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ
فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِي
خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ أَنْكَرَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ ترجمہ فاطمہ رضہ بنت قیس سے
روایت ہی تہی فاطمہ رضہ بنت قیس جورو ابی عمرو بن حفص کی پہر طلاق دیدی اوس نے فاطمہ کو اخیر طلاق جو باقی رہگئی
تہی تین طلاقون مین سے فاطمہ رضہ بیان کرتی ہی میں گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اجازت چاہی مین نے
اپنے گہر سے نکلنے کی پہر حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے خاوند کی گہر سے چلے جانے کے لئے ابن ام مکتوم
نابینا کے گہر کو راوی کہتا ہے مروان بن حکم نے انکار کیا اس مسئلہ کا اور فاطمہ رضہ کو سچا نہ سمجہا اس بات کے بیان مین
اور عروہ فرماتے ہین حضرت عائشہ رضہ نے بہی انکار کیا فاطمہ رضہ کی بات کا ف یعنی مروان بن حکم کے نزدیک

اور عائشہ رضہ کے نزدیک تین طلاق والی عورت کو گھر سے نکل کر جانا درست نہیں اسکی وجہ یہہ ہے کہ انہون نے
فاطمہ کے قصے کو غلط کہا ہے اور فاطمہ کی بات کو جھوٹھہ جانا ہے عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِيْ
طَلَّقَنِيْ ثَلٰثًا وَاَنَا اَخَافُ اَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَيَّ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ ترجمہ فاطمہ سے روایت ہے کہا مین نے یا رسول اللہ
میرا خاوند طلاق دیچکا مجھکو تین طلاقین مین ڈرتی ہون نہ آجاوے میرے پاس کوئی چور وغیرہ آپنے حکم دیا وہ
وہان سے چلی آئی عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
ترجمہ شعبی سے روایت ہے آئی میرے پاس فاطمہ بنت قیس پوچھا مین نے اوس سے وہ فیصلہ جو کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوسکے مقدمہ مین پھر بیان کیا اوس قصے کو فاطمہ نے جھگڑا کیا مین نے اس مقدمہ مین اپنے خاوند کے وکیل
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی مین نے مکان اور نفقے کے لئے فاطمہ رضہ بیان کرتین ہین نہ دلایا گیا
مجھے مکان اور نہ نفقہ اور حکم کیا مجھکو عدت گذارنے کے لئے ابن ام مکتوم کے گھر مین عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَاَرَدْتُّ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلٰى
بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ فِيْهِ فَحَصَبَهُ الْاَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكِ لِمَ تُفْتِيْنَ بِمِثْلِ هٰذَا
قَالَ عُمَرُ اِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا
لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی خاوند نے مجھے مین نے ارادہ کیا اوسکے گھر سے
چلے جانیکا اور آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے حکم دیا عمرو بن ام مکتوم کے گھر مین عدت گذارنے کے
لئے یہہ سنکر اسود نے فاطمہ کو کنکر سے مارا اور کہا خرابی ہو تیرے کیون ایسا مسئلہ بیان کرتی ہے اور کہا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے اگر لائیگی تو دو گواہ ایسے کہ گواہی دیوین وہ دونو کہ ہمنے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
قبول کرونگا مین تیری بات کو نہین تو ہم نہ چھوڑینگے اللہ تعالی کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر اور اللہ کی
کتاب مین جو حکم ہے وہ یہہ ہے لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ترجمہ
یعنے مت نکالو انکو اونکے گھرونسے اور وہ بھی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بیحیائی ف یعنی نہ عورت کو گھر سے
زبردستی کرکے مرد نکالے اور نہ خود باہر نکلے ہان اگر کوئی کام بیحیائی کا کرے اوسوقت نکال دینا مضایقہ نہین
حضرت عمر رضہ نے اس آیت کو دلیل پکڑ کر اوس عورت سے کہا تو اپنے دعوی پر دو گواہ لائیگی تو ہم مانینگے ورنہ
آیت کے موافق جو ہمکو معلوم ہوتا ہے اوسپر عمل کرینگے اور محدثین کے نزدیک فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے

اوسمین کچھ کلام نہین حاصل یہہ ہے مطلقہ مبتوتہ یعنی جسکو تینون طلاق قطعی ہو گئے ہون اوسکے لئے نہ نفقہ ہے اور نہ سکنے اور مطلقہ رجعیہ کے لئے نفقہ بھی ہے اور سکنے **باب خروج المتوفى عنها بالنهار** دن کو باہر نکلنا اوس عورت کا جسکا خاوند مرگیا ہو یہہ باب اسبات کے بیان مین ہے عن جابر قال طلقت خالته فارادت ان تخرج الى نخل لها فلقيت رجلا فنهاها فجاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اخرجي فجدي نخلك لعلك ان تصدقي وتفعلي معروفا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق ہوئی اونکی خالہ کو ارادہ اونکی خالہ نے چاہا کہ جاوے اپنے کھجورون کے باغ کو ملا اونکو کوئی آدمی منع کیا اوس نے باغ کے جانے سے پھر آئے جابر رضی اللہ عنہ کے خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو جاکر توڑ میوہ اپنی کھجور کا البتہ تو صدقہ اور خیرات کریگی اور دیگی اوسمین سے لوگون کو بطور احسان کے **باب نفقة البائنة** بائن کے نفقے کا بیان ہے

اس باب مین عن ابي بكر بن حفص قال دخلت انا وابو سلمة على فاطمة بنت قيس قالت طلقني زوجي فلم يجعل لي سكنى ولا نفقة قالت فوضع لي عشرة اقفزة عند ابن عم له خمسة شعير وخمسة تمر فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له ذلك فقال صدق وامرني ان اعتد في بيت فلان وكان زوجها طلقها طلاقا بائنا ترجمہ ابوبکر بن حفص سے روایت ہے گیا مین اور ابوسلمہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے پاس بیان کیا فاطمہ نے ہمسے طلاق دی مجھے میرے خاوند نے اور نہ دیا مجھکو رہنے کا گھر اور نہ کھانے کے لئے خرچ اور رکھدیئے دس ناپ اپنے چچا کے بیٹے کے یہان پانچ ناپ جو کے اور پانچ کھجور کے پھر آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ حال آپنے فرمایا وہ جو کہتا ہے وہی سچ ہے اور حکم کیا مجھے عدت کا فلانے کے گھر مین اور اوسکے خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی تھی عن عبيد الله بن عبد الله ابن عتبة ان عبد الله بن عمرو بن عثمان طلق ابنة سعيد بن زيد وامها حمنة بنت قيس البتة فامرتها خالتها فاطمة بنت قيس بالانتقال من بيت عبد الله بن عمرو وسمع بذلك مروان فارسل اليها فامرها ان ترجع الى مسكنها حتى تنقضي عدتها فارسلت اليه تخبره ان خالتها فاطمة افتتها بذلك واخبرتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افتاها بالانتقال حين طلقها ابو عمرو بن حفص المخزومي فارسل مروان قبيصة بن ذؤيب الى فاطمة فسالها عن ذلك فزعمت انها كانت تحت ابي عمرو لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب على اليمن خرج معه فارسل اليها بتطليقة وهي بقية طلاقها فامر لها الحارث بن هشام وعياش بن ابي ربيعة بنفقتها فارسلت الى الحارث وعياش تسالهما النفقة التي امر لها زوجها فقالا والله ما لها علينا نفقة الا ان تكون حاملا وما لها ان تسكن في مسكننا الا باذننا فزعمت فاطمة انها اتت رسول الله

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَصَدَّقَہُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ أَیْنَ أَنْتَقِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ انْتَقِلِیْ

عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَکْتُوْمٍ وَّہُوَ الْأَعْمٰی الَّذِیْ عَاتَبَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ کِتَابِہٖ فَانْتَقَلْتُ عِنْدَہٗ فَکُنْتُ أَضَعُ

ثِیَابِیْ عِنْدَہٗ حَتّٰی أَنْکَحَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ أُسَامَۃَ ابْنَ زَیْدٍ **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور اوس لڑکی کی ماں کا نام حمنہ بنت قیس تہا اور طلاق بتہ دی تہی اوسکو یعنی ایسی طلاق جس سے بالکل علاقہ ٹوٹ جاوے اور مرد کو اوسکے ساتہہ بغیر حلالے کے نکاح ناجائز ہو اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس تہی اوس نے اوسکو کہلا بہیجا کہ عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کے گہر مین مت رہ وہان سے چلی آ پہر سنی یہہ بات مروان نے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کی جورو کو کہلا بہیجا کہ پہر اپنے گہر مین اکر رہے عدت پوری ہونے تک عبد اللہ بن عمرو کی جورو نے کسی آدمی کی زبانی خبر دی مروان کو کہ مجہے میری خالہ فاطمہ نے فتوی دیا تہا گہر سے چلے جانیکا اور بیان کیا تہا مجہسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا تہا اوسکو گہر سے چلے جانیکے لئے اوس وقت جب طلاق دی تہی اوسکو اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے جب یہہ قصہ سنا مروان نے اوسوقت بہیجا (قبیصہ بن ذویب کو) نام ہے آدمی کا) فاطمہ کے پاس پہر پوچہنے اوس فاطمہ سے یہہ قصہ تو اوس نے بیان کیا کہ میرا خاوند تہا ابو عمرو وہ چلا گیا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ یمن کو اون دنون حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو یمن کا خلیفہ کیا تہا وہان جا کر میرے خاوند نے طلاق کہلا بہیجی وہ طلاق جو باقی رہگئی تہی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کہدیا تہا کہ نفقہ دیدیوین مجہکو مین نے اپنا آدمی بہیجا اونکے پاس وہ خرچ مانگنے کے لئے جو میرے واسطے خاوند نے دینے کے لئے کہا تہا اون دونون نے کہا واللہ ہمارے پاس اوسکے لئے نفقہ نہین مگر ہان اگر وہ حاملہ ہوتی تو البتہ اوسکے لئے نفقہ تہا اور اب وہ ہمارے گہر مین بہی نہ رہے جبتک ہم نہ کہین فاطمہ کہتی ہے مین آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہہ ماجرا آپنے اونہی دونون کو سچا کہا پہر مین نے پوچہا کہان چلی جاؤن یا رسول اللہ آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہان چلی جا اور ابن ام مکتوم وہی اندہا آدمی ہے جسکے خاطر عتاب کیا اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے کتاب مین پہر مین چلی گئی اوسکے پاس مین رہتی تہی اوس پاس اور اوتار دیتی تہی اپنے کپڑے یعنی بسبب گرمی وغیرہ کے بے تکلف کپڑے اوتار کر بیٹہہ رہتی تہی پہر نکاح کر دیا میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ لا ادری قوم کسی کہتے ہین اور شاید کس معنے کے لئے بولا ہے **عَنْ** فَاطِمَۃَ بِنْتِ أَبِیْ حُبَیْشٍ أَنَّہَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَکَتْ

إِلَیْہِ الدَّمَ فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ فَانْظُرِیْ إِذَا أَتَاکِ قُرْؤُکِ فَلَا تُصَلِّیْ فَإِذَا

مَرَّ قُرْؤُکِ فَتَطَہَّرِیْ قَالَ ثُمَّ صَلِّیْ مَا بَیْنَ الْقُرْءِ إِلَی الْقُرْءِ **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور شکوا کیا آپکے پاس خون جاری ہونیکا آپنے فرمایا اوسکو یہہ خون کسی رگ سے آتا ہے یعنی رحم سے

نہین تو انتظار کرے جب وے تجہاو ترو یعنی حیض اوس وقت نماز مت پڑہا کر جب گذر جاوین حیض کے دن اوس وقت پاک ہو جایا کرے تو راوی بیان کرتا ہے آپنے اوسکو فرمایا اون دونون حیضون کے نماز پڑہا کر **ف** یعنی جب حیض کی مدت کے دن آوین اون دنون مین نماز چہوڑ دینا چاہیئے اور باقی دنون مین نماز پڑہنا چاہیئے اور قرء کے معنے حیض کے بیان فرمائے ہین اس حدیث مین

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاق کے بعد رجوع کرنیکے منسوخ ہونیکا بیان ہے اسباب مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ إِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذٰلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ ... وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر مین اس آیت کے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنی جو موقوف کرتے ہین ہم کوئی آیت یا بہلا دیتے ہین تو پہنچاتے ہین اوس سے بہتر یا اوسکے برابر بیان کیا ابن عباس نے اسکے بعد دوسری آیت کو یعنی وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت کی جگہہ دوسری آیت کو اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے ہین تو تو بنا لاتا ہے یون نہین پر اون بہتون کو معلوم نہین **ف** شاید ابن عباس کی غرض یہہ ہے کہ منسوخ ہونیکا سبب خدا تعالی کو معلوم ہے اور دوسرے یہہ بات ہے کہ اوسکو اپنے حکم مین تبادل و تغیر کا اختیار ہے جیسا دوسری آیت مین فرمایا ہے **ف** يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور رکہتا ہے اور اوسی پاس ہے اصل کتاب اوسکے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہلے جو حکم قرآن مین سے منسوخ ہوا وہ قبلہ تہا اور کہا ابن عباس نے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا یعنی اور طلاق والی عورتین انتظار کروا دین اپنے تئین تین حیض تک اور اونکو حلال نہین کہ چہپا رکہین جو پیدا کیا اللہ نے اونکے پیٹ مین اگر ایمان رکہتی ہین اللہ پر اور پچہلے دن پر اور اونکے خاوند کو پہنچتا ہے پہیر لینا اونکا اتنی دیر مین اگر چاہین صلح کرنی اس آیت کو بیان کرکر فرماتے ہین یہہ معاملہ یون تہا کہ جو آدمی اپنی جورو کو طلاق دیتا تہا وہی آدمی اوسکو اپنے نکاح مین لانیکا زیادہ مستحق تہا اگرچہ تین طلاقین بہی دیتا تہا پہر اللہ جل شانہ نے منسوخ کیا اس حکم کو اور فرمایا الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یعنی طلاق ہے دو بار تک پہر رکہنا موافق دستور کے یا رخصت کرنی ہے **ف** یعنی تین طلاق کے بعد رجوع کرنا نہین ہو

عدت تک رجوع کر سکتا ہے یہاں اس حدیث کو کسی غرض کے واسطے لائے ہیں یعنی بین طلاق کے بعد رجوع پہلے تہا اب منسوخ
ہو الطلاق مرتان کے فرمانے سے **باب الرجعۃ** باب رجوع کرنیکے بیان میں عورت کی طرف **عن** ابن
عمر قال طلقت امراتی وھی حائض فاتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر فذکر ذلک لہ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرہ ان یراجعھا فاذا طہرت یعنی فان شاء فلیطلقھا قلت لابن عمر فاحتسبت
منھا فقال ما یمنعھا ارایت ان عجز واستحمق **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں طلاق دی
میں نے اپنی جورو کو حیض کے ایام میں یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اس
سے کہہ کہ رجوع کر لے پہر جب وہ پاک ہو جاوے گی تو اوسکو اختیار ہے چاہے رکہے اوسکو یا طلاق دیدیوی ابن عمر رضی اللہ
عنہ کے شاگرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ سے کیا وہ اول طلاق کا بہی حساب کیا جاویگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی
چیز مانع ہی حساب کرنیسے تو سمجہہ اگر کوئی عاجز ہو جاوے یا حماقت کرے جو طلاق دیگئی ہے وہ تو حساب میں آویگی **ف** یعنی
اگر رجوع کرنیسے عاجز ہو گیا اور اوس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹہا تو طلاق رائگان نجائیگی
بلکہ حساب میں آویگی **عن** ابن عمر انہ طلق امراتہ وھی حائض فذکر عمر رضی اللہ عنہ للنبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعھا حتی تحیض حیضۃ اخری فاذا طہرت فان شاء طلقھا وان شاء
امسکھا فانہ الطلاق الذی امر اللہ بہ عزوجل قال تعالی فطلقوھن لعدتھن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ طلاق دی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو حیض کے دنون میں یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہہ دو اوس سے رجوع کرے اوسکو دوسرا حیض آوے تک پہر جب وہ پاک ہو جاوے اوسکا
جی چاہے طلاق دے اوسکو یا رکہہ لیوے اور اسلئے کہ یہہ طلاق اللہ کے حکم کے موافق ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے
فطلقوھن لعدتھن یعنی طلاق دو اونکو عدت پر **ف** طلاق دو عدت پر یعنی حیض میں حیض سے پہلے دو کہ سارا
حیض گنتی میں آوے اور اوس پاکی میں نزدیکی نکی ہو موضح القرآن **عن** نافع قال کان ابن عمر اذا سئل
عن رجل طلق امراتہ وھی حائض فیقول اما ان طلقھا واحدۃ او ثنتین فان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم امرہ ان یراجعھا ثم یمسکھا حتی تحیض حیضۃ اخری ثم تطہر ثم یطلقھا قبل
ان یمسھا واما ان طلقھا ثلاثا فقد عصیت اللہ فیما امرک بہ من طلاق امراتک وبانت منک
امراتک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے جب پوچھا جاتا مسئلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی جورو
کو حیض میں ابن عمر رضی فرماتے اگر اوس آدمی نے ایک طلاق دی ہے یا دو تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یون فرمایا ہے رجوع کرے وہ آدمی اپنی جورو کی طرف یعنی اوسکو اپنے سے جدا نکرے بلکہ روکے اوسکو دوسرے
حیض آنے تک پہر جب وہ پاک ہو جاوے پہر طلاق دے اوسکو بغیر جماع کرنیکے اور اگر اوس آدمی نے تین طلاقین

دیدین ایکبار حیض کے ایام مین اونسے بیشک نافرمانی کی اللہ کی اوس امر مین جسکا اوسکو حکم کیا تہا اللہ نے یعنی عورت کو طلاق دینے کا طریقہ اوسکو بتایا تہا اوس نے اوسکے موافق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاق دینے سے مرد کے نکاح سے بالکل باہر ہوگئی

عن سالم عن ابن عمر انه طلق امراته وهي حائض فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم فراجعها ترجمہ اس کا ظاہر ہے اوپر کی حدیث سے واضح ہے

عن ابن طاؤس عن ابيه انه سمع عبد الله ابن عمر سئل عن رجل طلق امراته وهي حائضة فقال اتعرف عبد الله ابن عمر قال نعم قال فانه طلق امراته حائضا فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره الخبر فامره ان يراجعها حتى تطهر ولم اسمعه يزيد على هذا ترجمہ ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اونکے باپ نے سنا عبد اللہ بن عمر رض سے اوسوقت جب پوچہا گیا مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچہنیوالے کو کہا تو عبد اللہ بن عمر کو پہچانتا ہے کہ نہین اوس نے کہا ہان پہچانتا ہون ابن عمر رض نے بیان کیا اوس پوچہنے والے سے اسطرح کہ عبد اللہ بن عمر رض یعنی مین نے طلاق دی تہی اپنی عورت کو حیض مین اسبات کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر سے رجوع کرلے پاک ہونے تک اس عورت کو راوی بیان کرتا ہے اس سے زیادہ نہین بیان کیا اوس نے مصنف جیسے پہلی روایتون مین اور باتین زیادہ ہین اس روایت مین نہین تو یہہ مختصر ہے

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمرو رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان طلق حفصة ثم راجعها والله اعلم ترجمہ ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق حفصہ رض کو پہر رجوع کرلیا تہا ف ابن قیم رح نے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مین رجعت کا لفظ تین معنی پر آیا ہے ایک تو نکاح کے معنے کے لیے جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے فان طلقها فلا جناح عليهما ان يتراجعا یعنی اگر وہ شخص اوسکو یعنی عورت کو طلاق دی تب گناہ نہین ان دونون پر کہ پہر ملجاوین یعنے اگر عورت کو دوسرے خاوند نے طلاق دی تو پہلا خاوند اس سے نکاح کرکر تو گناہ نہین اب یہان رجعت کے معنے نکاح کرنیکے ہین اور دوسرے معنے یہہ ہین لوٹانا چیز کو طرف اوس حال کے جس حال پر پہلے تہی جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو نعمان بن بشیر کو فرمایا تہا رجوع کر یعنے پہیر لے تو غلام جو دیا ہے تو نے اپنے ایک بیٹے کو اور دوسرے بیٹون کا اوسمین تو نے حق نہین رکہا ابن قیم فرماتے ہین یہہ رد کرنا ایسی چیز کا ہے جسمین ہبہ یعنی بخشش کرنی جائز نہین اور تیسرے معنے رجعت کے یہہ ہین جو بعد طلاق کے ہوا کرتی ہے جیساکہ اوپر کی حدیثون مین بیان ہوا

آخر كتاب الطلاق

تمام ہوئی کتاب طلاق کی

كتاب الخيل

کتاب گہوڑون کے بیان مین

عن سلمة ابن نفيل الكندي قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل يا رسول الله اذال الناس الخيل

وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللّٰهُ

لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحٰى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرُ مُلَبَّثٍ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ ترجمہ سلمہ بن نفیل کندی سے روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوس وقت کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ ذلیل کر دیا لوگوں نے گھوڑوں کو اور رکھدیے ہتھیار اور کہتے ہیں جہاد نہیں رہا اب اور موقوف ہو گئی لڑائی آپنے یہہ سنکر اسکی طرف منہہ پھیرا اور فرمایا جھوٹے ہیں وہ ابھی ابھی آیا ہے حکم قتال کا اور ہمیشہ لڑتے رہیں گے میرے امت کے لوگ حق بات یعنی دین کیواسطے اور پھیر دیگا اللہ تعالی لوگوں کے دلوں کو انکے واسطے اور روزی دیگا خدا تعالی انکو اونہیں سے قیامت تک اور اللہ کے وعدے کے آنے تک اور خیر کو باندھ دیا ہے گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک اور یہہ بات مجھکو وحی سے جتائی گئی ہے اور میری روح قبض کی جاویگی جلدی اور تم لوگ پیروی کروگے میری متفرق جماعتیں ہوکر اور کشکرمردگی آپسمیں اور مقر ہوگا گھر ایمان والوں کا شام میں ف گھوڑوں کی پیشانی میں خیر ایک تو اجر یعنی ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے دوسرے غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ

فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَحْبِسُهَا فِي

سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهُ وَلَا تُغَيِّبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا

أَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اللہ تعالی نے گھوڑوں کی پیشانی میں خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین طور کے ہوتی ہیں ایک گھوڑے تو ایسے ہوتے ہیں جنکے باعث آدمی کو اجر اور ثواب حاصل ہوتا ہے ایک بچاؤ ہوتے ہیں مفلسی تکلیف سے اور ایک وبال ہوتے ہیں ثواب ورد تو ہیں جو خدا کے راہ میں رکھے جاویں اور جہاد کے لیے تیار کئے جاویں اونکے پیٹ میں جو چیز جاوے وہ ایک ثواب ہے اونکے مالک کے لئے اور اگر وہ سبزی میں چھوڑے جاویں چرنے کے لئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ

اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ

حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا فِي حَدِيثِهِ

الْمَرْجِ وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ لَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ
فَهِيَ لَهُ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ
لَهُ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمِيْرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کسی آدمی کے لئے باعث اجر ہین اور کسی کے لئے ستر اور کسی کے لئے گناہ اور وبال گھوڑون
سے اجر اور ثواب ہوتا ہے ایسی آدمی کو جسنے باندھا گھوڑون کو اللہ کی راہ مین دراز کی رسی ڈالکی چراگاہ یا باغ مین
اوسقدر اس رسی کے سبب سے دور تک چریگا اوسکے واسطے نیکیان لکھین جاینگی اگر وہ رسی تڑاکر ایک اوچان یا دو اوچان
چڑھین اوسکے قدم اور لید پر نیکیان لکھی جائین گی اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پیئے اور مالک کا ارادہ پانی پلانیکا
نہ تھا تب بھی مالک کیواسطے نیکیان لکھی جاوین گی تو ایسے گھوڑے باندھنا اجر ہے اور درست اوسکے واسطے ہین
جو تجارت کیواسطے باندھے اور زکوۃ اونکی ادا کرے اور گناہ اوسکے واسطے ہین جو فخر اور ریا اور مسلمانون کی
دشمنی کے لئے باندھے اور پوچھا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدہونکے باب مین آپنے فرمایا کہ اسمقدمی مین
مجھہ پر کچھہ نہین اوترا مگر یہہ آیت جو اکیلی تمام نیکیون کو شامل ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ف یعنی جو کوئی شخص ذرہ کے برابر نیکی کریگا وہ اوسکو پاویگا اور جو کوئی ذرہ برابر
برائی کریگا پاویگا اور اس آیت سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ تھوڑی سی نیکی بھی تلف نہین کیجاویگی تو خدا کے
راہ مین گدہون کا باندھنا اور اون سے کام لینا بیکار نہین ہوسکتا

بَابُ حُبِّ الْخَيْلِ

گھوڑون کے شوق و محبت کے بیان مین یہہ باب ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے عورت کے بعد گھوڑے سے زیادہ کوئی چیز محبوب
نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ

کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے
عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ
وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَكْفَالِهَا وَ
قَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ
اَغَرَّ مُحَجَّلٍ ترجمہ ابو وہب کہ حاصل تھی اونکو صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نام رکھو تم نبیون کے نامون پر اور اللہ تعالے کے نزدیک محبوب ہے نام عبد اللہ اور عبد الرحمن اور باندھو
گھوڑے اور ملو ہاتھہ اونکے ماتھے اور پٹھے پر اور ڈالو گلون مین اونکے لکن اور نہ پہناو گلے مین اونکے تانت

التزام کرو کمیت گھوڑا لینے کا جسکے پیشانی اور اگلے پچھلے پاؤں سفید ہوں یا کالی رنگ کا لو جسکی پیشانی سفید اور
اگلے پچھلے پاؤں بھی سفید ہوں **الشِّکَالُ فِی الْخَیْلِ** گھوڑوں میں سے شکال گھوڑے کا رکھنا کیسا ہے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے سے کراہیت کرتے تھے **ف** شکال اوس گھوڑے کو کہتے
ہیں جسکے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں اور رنگ کا ہو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ کَرِهَ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشِّکَالُ مِنَ الْخَیْلِ اَنْ یَّکُوْنَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ
مُحَجَّلَةً وَّوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً اَوْ یَکُوْنَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةً وَلَیْسَ یَکُوْنُ الشِّکَالُ اِلَّا
فِیْ رِجْلٍ وَلَا یَکُوْنُ فِی الْیَدِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے ناپسند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال
گھوڑے کو اور ابو عبد الرحمان فرماتے ہیں شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہیں جسکے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں
کسی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو جیسے ارجل بھی کہتے ہیں بشرطیکہ
پیشانی پر سفیدی نہ ہو اس قسم کا گھوڑا منحوس ہوتا ہے یا اسمیں کوئی عیب ہوتا ہے جس سے ضرر پہونچیگا اور شکال ہمیشہ
پاؤں میں ہوتا ہے ہاتھ میں نہیں ہوتا **بَابُ شُؤْمِ الْخَیْلِ** گھوڑوں کے شوم اور نحس ہونیکا بیان ہے
اس باب میں **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَةٍ اَلْمَرْاَةِ وَا
لْفَرَسِ وَالدَّارِ **ترجمہ** سالم اپنے باپ ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شومی اور نحوست
تین چیزوں میں ہوتی ہے عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں **ف** گھوڑے کی شومی اور نحوست یہہ کہ عیب دار ہو
یعنی کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی یہہ کہ زبان دراز یا بد خلق ہو اور گھر کی شومی یہہ کہ اچھی پڑوس میں نہ ہو
یا دھوپ اور جاڑے اور برسات وغیرہ کا آرام نہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الشُّؤْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** دونوں حدیثوں کا قریب قریب ہے گویا ایک ہی ہے **عَنْ** جَابِرٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ یَّكُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعَةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کچھ ہو تو مکان اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی (اور جو نہو تو کسی چیز میں
نہیں ہے) **بَابُ بَرَکَةِ الْخَیْلِ** گھوڑے کی برکت کا بیان ہے اس باب میں **عَنْ** اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے **بَابُ فَتْلِ نَاصِیَةِ الْفَرَسِ**
گھوڑوں کی پیشانی کو گوندنے کا بیان **عَنْ** جَرِیْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتِلُ
نَاصِیَةَ فَرَسٍ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ وَیَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَةُ

ترجمہ جریر رضہ سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بل دیتے تہے گہوڑے کی پیشانی کے بالون
کو اپنی انگلیون سے اور فرماتے تہے باندہی گئی ہے خیر گہوڑون کے ماتہے مین قیامت تک وہ خیر اجر اور غنیمت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ترجمہ ان دونون کا بھی گذر چکا ہے

تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ

ادب دینا آدمی اپنے گہوڑے کو سیکھانا کا بیان ہے

عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِي فَيَقُولُ يَا خَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ أُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنَبِّلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ وَرَمْيِهِ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَ بِهَا

ترجمہ خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عقبہ بن عامر رضہ گذرتے تہے میرے نزدیک ہو اور کہتے اے خالد چل ہمارے ساتھ تیراندازی کرینگے ایک روز دیر کی مین نے کہا مجھسے اے خالد آ مین سناؤن تجھکو وہ بات جو فرمائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ داخل کریگا ایک تیر کے سبب سے تین آدمیون کو جنت مین بنانیوالے کو اگر اوسنے اوسکے بنانے مین نیکی کی نیت کی ہوگی اور پہینکنے والے کو اوس تیر کے اور ہاتھ لگانیوالی کو اور فرمایا تیراندازی کرو اور سواری کرو اور میرے نزدیک تیراندازی محبوب ہے سواری کرنیسے اور تین کہیلون کے سوائے کوئی کہیل نہ کہیلنا چاہیے اول یہہ کہ ادب دے آدمی اپنے گہوڑے کو اور دوسرے کہیلنا اپنی جورو سے اور تیسرے کہیل تیر اور کمان کا اور جس نے چہوڑ دی تیراندازی سیکہنے کے بعد نفرت سے اوسنے ناشکری کی ایک نعمت کی یا فرمایا اوسنے ناشکری کی اوسکی

بَابُ دَعْوَةِ الْخَيْلِ

گہوڑے کی دعا کا بیان (یعنی وہ کیا دعا کرتا ہے)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ

سَحَرٍ يَدْعُو بِهِنَّ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ أَهْلِهِ
وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو گھوڑا عربی ہے (یا اور کسی ملک کا گھوڑا جو عمدہ ہو اور جہاد کی نیت سے رکھا جاوے) اوسکو ہر صبح دو
دعائین کرنیکی اجازت ہوتی ہے یا اللہ تو آدمیون مین سے جسے مجھکو سپرد کرے اور عطا فرماوے تو مجھے عزیز
کردے اوسکے نزدیک اوسکے گھر والون اور اوسکے مال مین (سب سے زیادہ مجھسے محبت کرے) **اَلتَّشْدِيدُ
فِي حَمْلِ الْحَمِيرِ عَلَى الْخَيْلِ** گھوڑیون کو گدھون سے جفتی کرانا بری بات ہے خچر پیدا کرنے کے لئے
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ
فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ **ترجمہ** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہدیہ بھیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک خچر پھر سوار ہوئے آپ اوسپر اور کہنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر چھوڑ دین ہم گدھون
کو گھوڑیون پر تو ہوجاوینگی ہمارے پاس ایسی خچر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر ایسا کام وہ کرتے ہین
جو بے علم ہوتے ہین **ف** گھوڑے کی خوبی نہین جانتے گھوڑے سے وہ کام نکل سکتے ہین جو ہرگز خچر سے نکل نہین
سکتے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ قَالَ خَمْشًا
هَذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ أَمَرَهُ اللَّهُ بِأَمْرِهِ فَبَلَّغَهُ وَاللَّهِ مَا
اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ
وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس
سے تہا مین نزدیک ابن عباس رضہ کے اوسوقت پوچھا کسی آدمی نے اون سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز مین کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اوسکے جواب مین کہا نہین پڑھتے تھے وہ شخص بولا شاید من مین
پڑھ لیتے ہونگے اونہون نے کہا تیرا بدن یا تیرا منہ چھلے (یہہ بددعا ہے) تو نے پہلے سے بھی برا کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے ایک بندے تھے جیسا خدا تعالی نے اونکو حکم کیا انہون نے لوگون کو پہونچایا قسم اللہ کی
آپنے ہم اہلبیت سے کوئی خاص بات نہین کہی مگر تین باتون کا ہمکو حکم دیا ایک تو یہہ کہ وضو کو پورا کرین دوسرے
یہہ کہ صدقے کا مال نہ کہا دین تیسرے یہہ کہ گدھون کو گھوڑیون پر نہ چھوڑین (اسبات سے یہی خیر حکم مقصود ہے) **عَلَفُ
الْخَيْلِ** گھوڑون کو دانہ اور گھاس دینے کی خوبی اور اجر کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصْدِيقًا لِوَعْدِ اللَّهِ كَانَ شِبَعُهُ

دَرِیُهٗ وَبَوْلَهٗ وَرَوْثَهٗ حَسَنَاتٍ فِیْ مِیْزَانِهٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے باندھا گھوڑا اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان رکھکر اور اوسکے وعدون کو سچا جانکر کہانا اور پانی پیا اور پیشاب اور لید کرنا اوس گھوڑیکا نیکیاں ہوکر داخل ہونگے ترازو میں اوسکے **ف** یعنی قیامت کے دن جب لوگون کے اعمال تولے جاوینگے اوسوقت ان چیزون کے وزن کے برابر نیکیاں اس آدمی کو دیجاوینگی اوسجگہہ نیکیون ہی کا کام ہے جسکی نیکیان زیادہ ہوئین وہی بڑا آدمی ہے **غَایَۃُ السَّبْقِ لِلَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ** جس گھوڑیکو اضمار نہین کیا گیا اوسکے دوڑانے کے انتہا کا بیان **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ یُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْیَاءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّۃَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ وَکَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گہوڑدوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا گھوڑون کو (حفیا سے نام ایک موضع کا ہے) اور تہی نہایت اور مقام ٹہیرنے کا اون گھوڑون کیواسطے) ثنیۃ الوداع کہ نام ہے ایک محلے یا پہاڑ کا قریب مدینہ طیبہ کے **ف** حفیا سے ثنیہ تک پانچ یا چھہ میل کا فاصلہ ہے **ت** اور گہوڑدوڑ کرائی اون گہوڑون کی جو ضمار نہین کئے گئے تہے ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک **ف** ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل ہے **بَابُ اِضْمَارِ الْخَیْلِ** اضمار کی عادت ڈالنا گہوڑون کو **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّۃَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ کَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ بِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے گہوڑدوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گہوڑون کی جنکو اضمار کرکے لاغر اور دبلا کر رکہا تہا اور تہی حد گہوڑدوڑ کی حفیا سے لیکر ثنیۃ الوداع تک ایسے گہوڑون کے لئے اور گہوڑدوڑ اون گہوڑون کی جنکو اضمار نہین کیا تہا ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کرائی تہی اور عبداللہ اوس گہوڑدوڑ مین شامل تہے **بَابُ السَّبْقِ** گہوڑدوڑ کے بیان مین ہے یہہ باب **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین شرط مگر تیر یا اونٹ یا گہوڑے مین **ف** نصل پہال کو کہتے ہین یہان تیر اندازی کرنے سے غرض ہے اور خف پاؤن اونٹ کا لیکن یہان مراد اونٹ سے ہے اور حافر گہوڑے کے سم کو کہتے ہین یہان گہوڑا مراد ہے غرض یہہ ہے اس حدیث سے یہہ بات معلوم ہوئی گہوڑدوڑ کرانا اوسمین شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے اور شرط بطور جواز حقیقت مین شرط نہین بلکہ انعام ہوتا ہے جیسے خلیفہ حکم دے دو شخصون کو تم مین جو کوئی بڑہجاویگا اوسکو اتنے روپئے انعام ملینگے یا اور کوئی شخص کہے یا دونون شخصون مین ایک آدمی اپنے ذمے کچہہ مقرر کرلے اور ہار جاے تو دوسرے کو اتنے روپئے دیدیوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ لَا یَحِلُّ سَبَقٌ اِلَّا عَلٰی خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ ترجمہ

اوپر بیان ہو چکا ہے **الجلب** جلب کا بیان عن عمران ابن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتهب نهبة فليس منا ترجمہ عمران بن حصین فرماتے
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلب اور جنب اور شغار نہیں اسلام میں اور جس آدمی نے لوٹ کی وہ آدمی نہیں
ہمارے دین کا ف جلب یہ کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھوڑ دوڑ میں کسی آدمی کو جو اسکو ڈانٹتا ہے اور وہ جلدی
دوڑے اور جنب یہ کہ اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھے جب سوار کا گھوڑا ذرا تھکے تو اس پر چڑھ لے اور شغار کا بیان
نکاح میں گذرا **الجنب** جنب کا بیان عن عمران ابن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب
ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ترجمہ اوپر بیان ہو چکا ہے عن انس ابن مالک قال سابق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فسبقه فکان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدوا فی انفسهم
من ذلك فقيل له في ذلك فقال حق على الله ان لا يرفع شيء نفسه في الدنيا الا وضعه الله ترجمہ
اس حدیث کا بھی بیان اوپر گذر چکا ہے مگر اس میں اتنی بات کا ذکر نہیں اتنا ہی کہ آپ نے شرط کی ایک گنوار سے وہ جیت گیا
صحابہ رنجیدہ ہوئے تو آپ نے فرمایا جو کوئی بڑھ جاوے تو خدا اسکو ضرور گھٹاتا ہے **باب سهمان الخيل** گھوڑوں
کا جو حصہ ہے اسباب میں اسکا بیان ہے عن عباد ابن عبد الله ابن الزبير عن جده انه كان يقول ضرب
رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر للزبير ابن العوام اربعة اسهم سهما للزبير وسهما
لذي القربى لصفية بنت عبد المطلب ام الزبير وسهمين للفرس ترجمہ عباد بن عبد اللہ ابن الزبیر
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور انکا دادا بیان کرتا تھا تقسیم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال میں چار
حصے دیے زبیر بن عوام کو ایک حصہ انکا اور ایک حصہ قرابت والوں کا واسطے صفیہ بنت عبد المطلب کے وہ صفیہ جو ماں
تھیں زبیر بن عوام کی اور دو حصے گھوڑے کے **کتاب الاحباس** کتاب بیان میں وقف کرنے کے
لیے مال کو اللہ کی راہ میں عن عمرو بن الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا
ولا درهما ولا عبدا ولا امة الا بغلته الشهباء التي كان يركبها وسلاحه وارضا جعلها
في سبيل الله وقال قتيبة مرة اخرى صدقة ترجمہ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر ایک سفید خچر جس پر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور زمین
کہ دی تھی اللہ کے راہ میں مصنف فرماتے ہیں دوسری بار میرے استاد قتیبہ نے بیان کیا کہ ان چیزوں کو صدقہ
کر دیا تھا عن عمرو ابن الحارث يقول ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بغلته البيضاء
وسلاحه وارضا تركها صدقة ترجمہ عمرو بن حارث رض سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سوائے خچر سفید کے اور ہتھیار اور زمین کے جسکو صدقہ کر گئے تھے عن عمرو ابن الحارث يقول تركت

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکَ اِلَّا بَغْلَتَہُ الشَّہْبَاءَ وَسِلَاحَہُ وَاَرْضًا تَرَکَہَا صَدَقَۃً ترجمہ عمرو بن
حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نہین چھوڑا تہا آپنے کچھہ سوے ایک
خچر شہبا کے اور ہتھیارون اور زمین کو چھوڑ گئے تھے صدقہ کرکے ف شہبا اوس رنگ کے اونٹ یا گہوڑے
وغیرہ کو کہتے جسکے رنگ مین سفیدی غالب ہو سیاہی سے

اَلْاَحْبَاسُ کَیْفَ یُکْتَبُ الْحَبْسُ وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی ابْنِ عَوْنٍ فِیْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ

فیہ

وقف کس طرح پر کرنا چاہئے
اس باب مین اسکا بیان ہے اور ذکر ہے راویون کے اختلاف کا ابن عون پر ابن عمر کی حدیث مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ ۲ ابن عون پر
قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ
اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَیَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْہَا قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا عَلٰی اَنْ
لَا تُبَاعَ وَلَا تُوْھَبَ فِی الْفُقَرَاءِ وَذِی الْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ
وَلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ بِالْمَعْرُوْفِ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَیُطْعِمَ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہین کہا حضرت عمر رض نے ہاتھہ لگی مجھکو ایک زمین خیبر مین آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا
ملی ہے مجھکو ایک زمین بہت نفیس نہین ملا تہا مجھکو کوئی مال اوس سے بہتر اور محبوب زیادہ میرے نزدیک
آپنے فرمایا اگر تیرا جی چاہے اوسکو صدقہ کرنے کے لیے تو صدقہ کر اوسکو اسطور پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ اور بخشش
کیجاوے وہ زمین اور صرف ہووے صدقہ فقیرون اور ناطے والون کو اور گردن کی چھوڑائی مین اور مہمان اور
مسافر کو اور کچھہ مضایقہ نہین اگر کہاوے اوسمین سے وہ شخص جو متولی ہووے اوسپر لیکن بطور شرع اور انصاف
کے کہاوے نہ بطور مالدار بننے کے اور کہلاوے دوسرون کو ف یعنی کہانے کے مقدار لیوے اور زیادہ
نہ لیوے تاکہ اوس سے جاگیر وغیرہ خریدلے اور اسیطرح کرکے مالدار ہوجاوے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ۴ عن عمر
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پر روایت
کرتے ہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَصَبْتُ اَرْضًا وَلَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ فَکَیْفَ تَاْمُرُ بِہٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَہَا وَ
تَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا اَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوْھَبَ وَلَا تُوْرَثَ فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَفِیْ صدقات
سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہَا بِالْمَعْرُوْفِ وَیُطْعِمَ صَدِیْقًا
غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْہِ ترجمہ ابن عمر رض حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین بیان کیا عبد اللہ بن عمر رض نے ملی ایک
زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر مین تو آئے حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پہنچی ہے ایک زمین مجھکو نہین ملا تہا ویسا مال کبھی اور بہت نفیس چیز ہے میرے نزدیک آپ کیا فرماتے ہین

اوس زمین کے واسطے اونہے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو اوس زمین کو توروک رکھہ اصل کو اور جو کچہہ اوس سے
حاصل ہو اوسکو خیرات کر دے تو صدقہ کر دیا حضرت عمر رضہ نے اوس زمین کی آمدنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
فرمانے کے بموجب اور فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ کرا دسکو اس شور پر کہ نہ بیچی جاوے نہ بخشش میں
دی جاوے اور نہ ورثہ میں دیجاوے اور وہ خیرات دیجاوے فقیروں کو اور ناطے والوں کو اور آزاد کرنے میں
بردون کے اور اللہ تعالی کے راہ میں اور مہمان کی تواضع میں اور مسافرون کے خرچ میں اور مضائقہ نہیں
اگر کہا وے اوس میں سے متولی اوس زمین کا دستور اور انصاف کے طور پر اور کہلا وے تیرے دوستا کو لیکن مالدار نہ بنے اوس
آمدنی سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَأْمِرَهُ فِيهَا
فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا كَثِيرًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ
حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ
وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ يَعْنِي عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ
أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے ملی تہی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں پہر آئے حضرت عمر رضہ
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مشورہ اور صلاح لینے کو اوس زمین کے معاملے میں کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مجہہ کو ملی ہے
لگی ایک زمین بہت بڑی میں نے نہیں پایا تہا اتنا عمدہ مال کبہی آپ کیا فرماتے ہیں اوس زمین کے باب میں آپنے فرمایا
اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھہ اصل کو زمین کے اور تصدق کر آمدنی کو اوسکی ابن عمر فرماتے ہیں صدقہ کر دیا اوس
زمین کو حضرت عمر رضہ نے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا یعنی حکم کیا تہا اونکو کہ وقف کر دو اس زمین کو اس
شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ بخشش کیجاوے اور خیرات کر تو اوسکی آمدنی کو فقیروں میں اور ناطے والوں میں اور
بردون کے آزاد کرانے میں اور اللہ تعالی کی راہ میں اور مسافر اور مہمان کے خرچ میں اور گناہ نہیں متولی
کو اوس میں سے کہانا یا کہلانا دوست کو لیکن متمول نہ بنے اوس مال سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا
بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ
بِهَا فَحَبَسَ أَصْلَهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ
وَفِي الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ
صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ ترجمہ اس حدیث کا بہی وہی جو اوپر گذر چکا لیکن اسمیں ایک لفظ مسکین کا زیادہ ہے اور
مسکین کے معنے غریب عاجز عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ
قَالَ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّ رَبَّنَا لَيَسْأَلُنَا عَنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي لِلَّهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رض

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب اتری یہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنے ہرگز نیکی کی حد کو
نہ پہنچو گے تم جبتک نہ خرچ کرو کچھہ ایک جس سے محبت رکھتے ہو ف یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہوا اوسکا خرچ کرنا بڑا
درجہ ہے اور ثواب ہر چیز میں ہے شاید یہود کے ذکر میں یہہ آیت اسواسطے فرمائی کہ اونکو اپنی ریاست بہت عزیز تھے
جسکے تھامنے کو نبی کے تابع نہوتے تھے سو جبتک وہی نچھوڑیں اللہ کے راہ میں درجہ ایمان کا نہ پاوین موضح القران
ف کہا ابو طلحہ رض نے یعنے آیت اوترنے کے بعد ہمارا رب چاہتا ہے کہ لیوے ہمارے مال میں سے آپ گواہ رہو یا رسول اللہ
میں نے کر دی اپنی زمین اللہ کے راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو طلحہ کر دے اوس زمین کو اپنی قرابت کے
صرف میں یعنے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کی صرف میں مقرر کر دی اوسکو ف وقف کرنیکا رواج جاہلیت کے
زمانے میں نہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے فائدے اور بہلائی کے واسطے یہہ طریقہ جاری کیا امام شافعی رح
فرماتے ہیں اسی آدمیوں سے بہی زیادہ تھے وہ انصار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہوں نے وقف کیے
صدقات ابو طلحہ نے بہی بیرحا کو وقف کیا تہا **باب حبس المشاع** یعنی جو جائداد مشترک اور تقسیم نہ ہوئی ہو اوسکے
وقف کا باب عن ابن عمر قال عمر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مائۃ سہم التی لی بخیبر لم اصب مالا
قط اعجب الی منہا قد اردت ان اتصدق بہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احبس اصلہا
وسبل ثمرتہا ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سو حصے ہیں خیبر
میں اور نہیں ملا ہے ویسا مال مجھکو کبھی اور وہ مال مجھکو بہت پسند ہے میں چاہتا ہوں کہ صدقہ کروں اوسکو آپنے فرمایا
روک رکھہ اصل اوسکے اور بخشش کر پہل اوسکے عن ابن عمر عن عمر رضی اللہ عنہ قال جاء عمر رض الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اصبت مالا لم اصب مالا مثلہ
قط کان لی مائۃ راس فاشتریت بہا مائۃ سہم من خیبر من اہلہا وانی قد اردت ان اتقرب
بہا الی اللہ عز وجل قال فاحبس اصلہا وسبل الثمرۃ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے آئے عمر رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ مجھکو ایسا مال ہاتھہ لگا ہے نہ ہاتھہ لگا تہا مجھکو ویسا مال تھے میرے پاس سو راس
(اونٹ یا اور کچھہ) تو میں نے وہ دیکر سو حصے خرید کیے خیبر کی زمین میں وہاں کے لوگوں سے جو مالک تھے
اوس ملک کے اور میں چاہتا ہوں اللہ عزت اور بزرگی والے کا تقرب یعنی نزدیکی بسبب اوس مال کے آپنے فرمایا روک رکھہ
تو اصل کو اوس مال کے اور خیرات کر تو اوسکے فائدے کو ف اللہ کا مقرب ہونا یہہ کہ مقبول ہو جاوے بندہ خدا کے
نزدیک تاکہ اللہ تعالے عنایت کرے اصل کا روک رکھنا یعنی اوس زمین وغیرہ کو کسی کی ملک میں نکرے بلکہ جو آمدنی ہو
حاصل اور آمدنی ہو اوسکو خیرات کر دیا کرے **باب وقف المساجد** یعنی باب مسجد کے واسطے وقف کرنیکے
بیان میں عن المعتمر بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عن حصین بن عبد الرحمن عن عمرو بن جاوان

رجل من بني تميم وذلك اني قلت له ارايت اعتزال الاحنف بن قيس ما كان قال سمعت الاحنف
يقول اتيت المدينة وانا حاج فبينا نحن في منازلنا نضع رحالنا اذ اتى ات فقال اجتمع الناس
في المسجد فاطلعت فاذا يعني الناس مجتمعون واذا بين اظهرهم نفر قعود فاذا هو علي ابن
ابي طالب والزبير وطلحة وسعد بن ابي وقاص رحمة الله عليهم فلما قمت عليهم قيل هذا
عثمان بن عفان قد جاء فجاء وعليه ملية صفراء فقلت لصاحبي كما انت حتى انظر ما جاء به
فقال عثمان اهاهنا علي اهاهنا الزبير اهاهنا طلحة اهاهنا سعد قالوا نعم قال فانشدكم
بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع مربد بني فلان
غفر الله له فابتعته فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له اني ابتعت مربد بني فلان قال
فاجعله في مسجدنا واجره لك قالوا نعم قال فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو هل تعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع بئر رومة غفر الله له فاتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت قد ابتعت بئر رومة قال فاجعلها سقاية للمسلمين واجرها لك قالوا نعم قال
فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جهز
جيش العسرة غفر الله له فجهزتهم حتى ما يفقدون عقالا ولا خطاما قالوا نعم قال اللهم
اشهد اللهم اشهد ترجمہ معتمر بن سلیمان اپنے باپ سے سنکر روایت کرتے ہیں اور انکے باپ نے سنا حصین بن
عبدالرحمان سے اور حصین بن عبدالرحمان نے عمرو بن جاوان تمیمی سے راوی کہتا ہے وہ بات یوں ہی
تھی کہا میں نے اسکو یعنی حصین بن عبدالرحمان کو بیان کر تو اعتزال احنف بن قیس کا کسطرح ہوا کہا عمرو بن جاوان
نے سنا میں نے احنف سے کہتے تھے آیا میں مدینہ طیبہ کو حج کو جاتے وقت ہم تھے ڈیروں میں رکھتے تھے اسباب
اوتار کر اتنے میں کوئی آکر کہنے لگا لوگ جمع ہو رہے ہیں مسجد میں وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ لوگوں کا جمع ہے کچھ
لوگ اونمیں بیٹھے ہیں دیکھا تو اونمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رحمت
کرے اللہ ان پر وہاں حاضر تھے میرے کھڑے ہونیکے بعد یہ آواز آئی کہ یہ لو عثمان بن عفان بھی آگئے جب آئے
وہ تھے اوپر ایک چادر زرد تھی میں نے اپنے ساتھ والے کو کہا جیسا کہ تو ہے اسیطرح رہ یعنی اپنے حال پر میں دیکھوں
عثمان کیا کہتے ہیں پھر کہا حضرت عثمان رض نے کیا یہاں علی ہیں اور زبیر بھی ہیں اور طلحہ بھی ہیں اور سعد بن ابی وقاص
بھی ہیں سب نے کہا ہاں ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں پوچھتا ہوں تم سے اوس اللہ کو درمیان دیکر جسکے
سوائے کوئی معبود برحق نہیں کیا تم کو معلوم نہیں یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی خرید لے
مربد فلانے لوگوں کا اللہ مغفرت کرے اوسکی میں نے مول لیا اوسکو پھر آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

اور کہا کہ مین نے خرید لیا ہے مربد فلانے لوگون کا آپنے فرمایا کرد ے تو اوسکو وقف ہمارے مسجد کے واسطے تجھکو اوسکا اجر اور ثواب ملیگا سبنے کہا ہان بیشک پہر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرید کرے بیر رومہ (ایک کنوان ہی مدینہ مین جسکا پانی شیرین تہا) خدا اوسکو بخشے پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے خرید لیا ہے بیر رومہ کو آپنے فرمایا وقف کردے اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے تجھکو اوسکا اجر ملیگا سب لوگون نے گواہی دے اور کہا کہ ہان پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین سوال کرتا ہون تمسے بحق اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین کیا تم نہین جانتے ہیہ بات جو فرمائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تیاری کرا دے جیش عسرت کی یعنی جنگ تبوک کے لشکر کی اللہ تعالی مغفرت کرے اوسکے پہر مین نے طیاری کرا دی اوسکی یہان تک کہ نہ باقی رکہی اوس لشکر کے لوگون کو حاجت ایک رسی کی جو کام آتی ہے پاؤن باندہنے کے اور مہار بنانے کے ہیہ بات سنکر اون صاحبون نے کہا ہان سچ ہے ایسا ہی کیا تمنے حضرت عثمان اون لوگون کی گواہی کے بعد کہنے لگے اے اللہ تو گواہ رہ اے اللہ تو گواہ رہ ف بنی فلان سے مراد ایک انصار کی جماعت ہے کہ قریب مسجد نبوی کے رہتے تہے اونکی ایک زمین تہی مسجد کے قریب مسجد کو بڑہانیکے واسطے اوس زمین کا لینا ضرور تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس زمین کو خرید تہا اور بیر رومہ نام ایک کنوئیگا ہے کہ لاکہہ درہم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خریدا تہا جیش العسرت تبوک کی لڑائی پر جو لشکر گیا تہا اوس لشکر کو تنگی کا لشکر کہتے تہے اسواسطے کہ اون دنون مسلمانون پر بہت عسرت اور تنگی تہی یہان غرض ہیہ ہے کہ مسجد کے واسطے وقف کرنا کسی چیز کا جائز ہے

عَن الاحنف بن قیس قال خرجنا حجاجا فقدمنا المدینة ونحن نرید الحج فبینا نحن في منازلنا نضع رحالنا اذ اتانا آت فقال ان الناس قد اجتمعوا في المسجد وفزعوا فانطلقنا فاذا الناس مجتمعون علی نفر في وسط المسجد واذا علي والزبیر وطلحة وسعد بن ابي وقاص فانا لکذلك اذ جاء عثمان بن عفان علیه ملاءة صفراء قد قنع بها راسه فقال اههنا علي اههنا طلحة اههنا الزبیر اههنا سعد قالوا نعم قال فانشدکم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من یبتاع مربد بني فلان غفر الله له فابتعته بعشرین الفا او بخمسة وعشرین الفا فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال اجعلها في مسجدنا واجره لك قالوا اللهم نعم قال فانشدکم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ابتاع بئر رومة غفر الله له فابتعته بکذا وکذا فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت قد ابتعتها بکذا وکذا قال اجعلها سقایة للمسلمین واجرها لك قالوا اللهم نعم قال فانشدکم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ يَعْنِي

جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا

اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ترجمہ احنف بن قیس سے روایت ہے نکلے ہم گھر سے حج کرنے کے ارادے سے اور پہونچے ہم مدینہ طیبہ کو ہم لوگ اپنے ٹھکانون مین اپنا اسباب اوتار رہے تھے اتفاق ایک آدمی آکر کہنے لگا لوگ مسجد مین جمع ہو رہے ہین اور گھبرا گئے ہین پھر گئے ہم تو کیا دیکھتے ہین چند لوگ بیچ مین ہین اور اونکے پاس آدمی جمع ہین علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی اونہی مین تھے ہم کو کچھ دیر نہین ہوئی تھی اتنے مین حضرت عثمان بن عفان آئے اونکے اوپر ایک زرد چادر تھی اوس سے ڈھانکے ہوئے تھے سر اپنا آکر کہنے لگے کیا یہان علی ہین کیا یہان طلحہ ہین اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص کو بھی ایسے ہی پوچھا اونہون نے کہا ہان ہم موجود ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا مین قسم دیتا ہون تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق نہین تم نہین جانتے کیا اسبات کو جو فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون خریدتا ہے مربد فلانے لوگونکا اللہ مغفرت کرے اوس کے خریدا مین نے اوس جگہ کو بیس ہزار مین پھر آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور خبر دی آپ کو اُس کے خریدنے کی آپ نے فرمایا وقف کر دے تو اوسکو ہماری مسجد کیواسطے تجھکو اوسکا اجر ہوگا اون صاحبون نے کہا اللہ کا نام لیکر ہان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین قسم دیتا ہون تم کو اُس اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود نہین کیا تم کو معلوم نہین یہ بات کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اللہ مغفرت کرے اوس کی پھر خریدا مین نے اوس کو اتنے مال سے پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کہا مین نے آپ کے روبرو آکر مین نے

خرید لیا ہے اوس کو اتنے داموں سے آپنے فرمایا وقف کردے اوسکو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے اوس کا اجر تجھکو ہوگا اون سب صاحبون سنے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق نہین کیا تم کو معلوم نہین وہ وقت جس وقت لوگون کا منھ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنے فرمایا تھا کون تیاری کراتا ہے ان لوگون کی یعنے لشکر عسرت کی پھر تیاری کرادی مین سنے اون کی اور باقی نہ رکھے اون کے لیے حاجت ایک رسی کی جس سے پاؤن باندستے ہین جانور کا اور مہار باندھتے ہین اونٹون کے ادہون سنے کہا ہان بیشک تب حضرت عثمان رضے اللہ عنہ نے کہا اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ یعنے ای اللہ تو گواہ رہ ای اللہ تو گواہ رہ

اَسیر عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ فِيْهَا دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَجَعَلْتُ دَلْوِيْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ مِنَ الشُّرْبِ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ

فِیہِ رَکْعَتَیْنِ قَالُوا اللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ وَالْاِسْلَامِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی ثَبِیْرِ ثَبِیْرٍ
مَکَّۃَ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّکَ الْجَبَلُ فَرَکَضَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ اسْکُنْ ثَبِیْرُ
فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ قَالُوا اللّٰھُمَّ نَعَمْ
قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ شَہِدُوْا لِیْ یَعْنِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ
اِنِّیْ شَہِیْدٌ ترجمہ ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حاضر تھا گھر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے اوس وقت پر جب اوپر سے جھانکا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے لوگوں کو اور کہا میں پوچھتا ہوں تم کو بحق اللہ کے اور اسلام کے کیا تم نہیں جانتے یہ بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو وہاں میٹھا پانی نہ تھا کسی کنوئیں میں سوائے بیر رومہ کے آپنے فرمایا تھا کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اس طرح پر کہ ڈالے ڈول اپنا مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ ف یعنے مول لیوے اور مسلمانوں کے لیے وقف کردے ف جو کوئی ایسا کریگا ملے گا اوسکو جنت میں اس سے بہتر اوس وقت خریدا میں نے اوس کو اپنے ذاتی مال سے پھر کردیا میں نے اپنا ڈول سب مسلمانوں کے ڈول کی برابر یعنے اپنا عوض اوسیمیں رکھا آج تم منع کرتے ہو اوس میں کا پانی پینے سے مجھے اور میرا یہ حال ہے میں پیتا ہوں پانی سمندر کا سا کھارا سب لوگوں نے کہا اللّٰھُمَّ نَعَمْ یعنے ہاں جیسا تم کہتے ہو اوسیطرح ہی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے میں سوال کرتا ہوں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں نے تیاری کرائی سختی تنگی کے زمانے میں لشکر کی اپنے مال سے سبنے کہا کہ ہاں کرائی تھی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے میں دریافت کرتا ہوں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر کیا تم کو معلوم نہیں جب مسجد میں لوگوں کی کثرت سے گنجائش

نہین رہی تھی اوس وقت فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے جگہہ فلانے لوگون کی اور ملا دیوے اوس جگہہ کو مسجد مین۔ اس نیکی کے بدلے جگہہ ملیگے خریدنے والے کو بہشت مین مین نے مول لی وہ زمین اپنے ذاتی مال سے اور ملا دیا اوس زمین کو مسجد مین اب تم منع کرتے ہو مجہکو دو رکعتہا نماز پڑہنے سے اوس مین سب نے کہا ہان پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے مین پوچہتا ہون تم سے اللہ اور اسلام کو درمیان دیکر اوس روز کی بات جسروز کہڑے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے پہاڑ پر جسکا نام ثبیر ہے اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور مین اوس پہاڑ پر کہڑے تہے اوس وقت وہ پہاڑ ہلنے لگا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاؤن سے ٹہوکر مارکر فرمایا ٹہر اے ثبیر تیرے اوپر نہین مگر نبی اور صدیق اور دو شہید سب نے کہا ہان پہر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اللہ اکبر کہکر کہا ان لوگون نے گواہی دی میرے واسطے کعبے کے رب کی قسم مین شہید ہون

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ هٰذِهِ يَدُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ

أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَنْ يَزِيْدُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ

مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا شَهِدَ

رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ

فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے جہانکا مکان پر سے لوگون کیطرف جسدن کہ گہیر لیا تہا۔ لوگون نے اونکا گھر اور کہا مین سوال کرتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے جبل کے روز کا کلام وہ کلام جو فرمایا تہا پہاڑ کے ہلنے کے وقت اور فرمایا تھا اوسپر لات مارکر تھمہ اے پہاڑ کیونکہ تیرے پر نہین ہے کوئی سوائے نبی یا صدیق یا دو شہیدون کے اور مین بھی اوس وقت ساتھ تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے لوگون نے اون کی بات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا ہون اوس آدمی سے جو حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس بیعت رضوان کے دن فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہاتھ اللہ کا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے سب لوگون نے اس بات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین پوچھتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے جیش عسرت کے دن فرماتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون ہے ایسا جو خرچ کرے مال مقبول کو مین نے یہ بات سنکر تیاری کرا دی تہی آدہے لشکر کی اپنے مال سے سب لوگون نے حضرت عثمان کی بات کا اقرار کیا پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین کہتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ کون آدمی ہے ایسا جو بڑہا دے اس

مسجد کو جنت ما کے گھر کے بدلے مین چھ مول لے لیا مین نے اوس مین کو اپنے
مال سے پہر لوگون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بات کی تصدیق کی
پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے مین دریافت کرتا ہون اس
آدمی سے جو حاضر تہا بیر رومہ کے مول لینے کے وقت مین نے خریدا
تہا اوسکو اپنے مال سے اور مباح کر دیا تہا مسافرون کے لیے
لوگون نے اسبات کی بہی تصدیق کی وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ
قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهِ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ قَالَ فَأَشْرَفَ
عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ ابو عبد الرحمان سلمی سے روایت ہے
جب بند کیے گئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اپنے گھر مین جمع
ہوگئے لوگ گھر پر اون کے چارو طرف اوس وقت جہانک کر دیکھا
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگون کو اور بیان کیا ابو عبد الرحمان
نے ساری حدیث کو جو اوپر گذر چکی ہے ف حضرت عثمان
پر جو بلوہ ہوا وہ مشہور ہے اوس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت
نہین ہے یہان اس حدیث کو وقف کے بیان کرنے کے لئے لائے ہین

كِتَابُ الْوَصَايَا

اَلْكَرَاهِيَةُ فِي تَأْخِيرِ الْوَصِيَّةِ

کراہت وصیتون کے بیان مین اور اسبات کے بیان مین کہ دیر کرنا وصیت مین مکروہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ
صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى
إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچھا کون سی

خیرات میں اجر اور ثواب بڑھ کر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صدقہ کرے تو ایسی وقت پر کہ حاصل ہو تجھ کو صحت اور حرص ہو تجھکو مال کی اور ڈر ہو محتاجی کا اور امید ہو زندگی اور بقا کے اور دیر نہ کرے تو اس وقت تک جب جان حلق میں آجاوے تو کہنے لگی اتنا فلانے کو دینا وہ تو فلانے ہی کا تھا رہنے مرتے وقت صدقہ دینا اتنا ثواب نہیں ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا اَخَّرْتَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسا آدمی تم میں ایسا ہی جسکو وارث کا مال زیادہ دوست اور پیارا ہے اپنے مال سے لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے تو ایسا کوئی نہیں یا رسول اللہ جسکو وارث کا مال دوست اور پیارا زیادہ ہو اپنے مال سے اپنے فرمایا تم سمجھو اس بات کو بلکہ تم میں سے ہر ایک آدمی ایسا ہے کہ اوس کو پیارا ہے وارث کا مال اوسکے مال سے جاننے کی بات یہ ہے انسان کا مال وہ ہے جس کو اپنے روبرو بھیج دیا اور وارث کا مال وہ ہے جسکو چھوڑ گیا اپنے پیچھے

ف اس سے معلوم ہوا جس کو دلوانا منظور ہو اپنے روبرو دلوا دیوے نہ دوسروں کے بھروسے نہ چھوڑ جاوے اسی واسطے وصیت میں تاخیر کرنا اچھا نہیں۔ آدمی کو اس حدیث کے نکتہ کی طرف غور کرنا چاہیے عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا مَالُكَ مَا

أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ **ترجمہ** مطرف نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یعنے غفلت مین رکہا تم کو بہتایت کی حرص نے جبتک جا دیکہین قبرین یہہ فرماکر یون فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال تیرا مال تو اہی انسان وہ ہے جو تو نے کہاکر فنا کردیا یا پہنکر پرانا کردیا یا خیرات مین دیدیا اور جو سینت کر رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہین ہے۔ **عَنْ** أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ **ترجمہ** ابو حبیبہ طائی سے روایت ہے کسی شخص نے وصیت کی کچھ اللہ کی راہ مین دینے کی ابو درداء صحابی سے پوچھا اس مسئلہ کو اونہون نے بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آدمی کہ بردہ آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہدیہ دیوے پیٹ بھر کر کھالینے کے بعد **ف** یعنے جب پیٹ بھر گیا اوس وقت کسی کو دیا تو کیا دیا خوبی اور بڑائی کی تو وہ بات ہے کہ اپنے حاجت کے وقت دوسرے کو دے اس سے معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے ہی وصیت کرنا چاہیے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد مسلمان کو نہیں پہونچتا یہہ امر کہ دو راتین گذاری اور وصیت نامہ لکھکر نہ رکھے اون چیزون کے لیے جن چیزون مین اسکو وصیت کرنا ضرور تہا ف جمہور کے نزدیک وصیت پہلے سے لکھکر رکھنا مستحب ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ جب آدمی پر حقوق اور دیون وغیرہ زیادہ ہون تو اوسکو واجب ہے کہ وصیت لکھکر رکھے کہ بعد اوس کے جہگڑا نہ پڑے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ ترجمہ دونون حدیثون کا ایک ہے

عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَہٗ ترجمہ ابن عون نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ابن عمر کے قول کو ف ایک قول تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کا آگے کی حدیث مین مذکور ہے اور دوسرا قول ابن منذر کی روایت مین آیا ہے وہ قول یہہ ہے جب مرض الموت مین پوچہا گیا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ آپ کچہہ وصیت نہین کرتے اونہون نے فرمایا اپنے مال مین جو کچہہ مین نے کیا ہے وہ خدا کو خوب معلوم ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَنْ یَّمُرَّ عَلَیْہِ ثَلَاثُ لَیَالٍ اِلَّا وَعِنْدَہٗ وَصِیَّتُہٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَیَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ اِلَّا وَعِنْدِیْ وَصِیَّتِیْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق ہے مسلمان آدمی کو کہ گذر جاوین اوسکو تین راتین اور وصیت اوس کی پاس نہو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین گذرے مجہ پر جس دن سے یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہی اوس دن سے میری وصیت میری پاس موجود رہتی ہے

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ ثَلَاثَ لَیَالٍ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ عِنْدَہٗ مَکْتُوْبَۃٌ ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق کسی مسلمان کو جس کے پاس ایسی چیز ہو جس مین وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ مسلمان تین راتین گذار دی اور اوس چیز کے لیے وصیت نامہ لکہا ہوا اوس کے پاس نہو ف بعض روایتون مین دو راتین اور بعضی مین تین ہین غرض اوس سے یہہ ہی کہ زمانہ قلیل گذر جاوے

تو معاف ہی لیکن قلیل کی بھی حد ہے تین رات تک هَلْ اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہین

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ

سَأَلْتُ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ ترجمہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی پوچھا مین نے ابن ابی اوفے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہین اونھون نے جواب دیا نہین طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے کہا ابن ابی اوفیٰ سی پھر وصیت کیسی فرض ہوئی مسلمانون کے لیے اوسوقت ابن ابی اوفے نے کہا وصیت کی ہتی آپ نے اللہ کی کتاب کی ف طلحہ بن مصرف کی غرض یہ ہتی کہ قرآن شریف مین اللہ جل شانہ نے فرمایا ہی كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا الْوَصِيَّةُ الخ یعنی حکم ہوا تمپر جب حاضر ہو کسی کو تم مین سے موت اگر کچھہ مال چھوڑے کہ دلوا مرے ماں باپ کو اور ناتے والون کو دستور سے یہ ضرور ہی پرہیزگارون کو ف کفر کی رسم مین مرے پیچھے وارث اولاد کے سوا کوئی نتھے اور اولاد مین بھی فقط بیٹیا سو اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی پر مرد سے کو ضرور ہوا کہ ماں باپ اور ناتے والون کو موافق حاجت اپنے روبرو دلوا جاوے یہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پھر اللہ نے سب ناتے والون اور ماں باپ کا حصہ مقرر کردیا اور وصیت فرض نہ ہی۔ (موضح القرآن) عبداللہ بن ابی اوفے نے یہ بات سنکر اونکو جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی ہتی کیونکہ آپ کے پاس کچھہ مال نہ تہا جس کے لیے وصیت کرتے اس سے معلوم ہوا کہ وصیت کرنے کے لیے کچھہ مال ضرور نہین بلکہ جس امر مین خیر اور بھلائی دیکھے اوس کی بھی وصیت کیجاوے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دینار اور درہم اور بکری اور اونٹ کچھہ نہین چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت کر گئے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَمَا اَوْصٰى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا اَوْصٰى لَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرٌ دِيْنَارًا وَلَا

دِرْهَمًا ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس حدیث مین ایک استاد سے دینار اور
درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسری او ستادنی نہین ذکر کیا اللہ تعالی جزا دی بہت بڑی جزا۔ ان محدثون کو
کیا محنت اور محبت سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ مبارک کو یاد رکھتی تہی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ
لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہی لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وصی کیا علی رض کو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی حالت اوسوقت ایسی تہی کہ منگوا یا گیا آپ کے پیشاب کرنے کے لیے طشت اوس کے بعد آپ
کی روح مبارک پرواز ہوگئی اور مین تو نہین جانتی کہ آپنے کسی کو وصیت کی ہو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ ترجمہ حضرت عائشہ
سی روایت ہی وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہین تہا آپ کے پاس کوئی اور بیان کیا ہی
بی بی عائشہ نے منگوا یا گیا تہا طشت اوس وقت

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ باب تہائی مال

کی وصیت کرنیکے بیان مین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ
فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ
يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ
الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ بیمار ہوا مین سخت بیمار قریب
المرگ ہو گیا تہا تو آئے میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے
پاس مال بہت ہی اور میری ایک لڑکی کے سوا اوسکا کوئی وارث نہین آپ فرمادین تو دو تہائی مال اوس
مین سی خیرات کردون آپنے فرمایا دو تہائی مت خیرات کر مین نے کہا آدہا مال آپنے فرمایا آدہا بھی نہین پھر
مینے کہا ایک تہائی خیرات کردون آپنے فرمایا ہان ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت ہی اس لیے کہ اگر
تو اپنی وارثون کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سی کہ تو انکو محتاج چھوڑ جاوے اور وہ لوگون کی سامنے
ہاتھ پھیلاتے پھرین یعنی بھیک مانگین اور سوال کرین عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ
قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ
النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو لیے

اون دنون مین کسی نے بن تہامین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرما دین تو مین سارا مال اپنا خیرات کر جاؤن آپ نے فرمایا
سارا مال مت خیرات کرین مین نے کہا تہائی خیرات دیتا ہون آپ نے فرمایا تہائی خیرات کر دے اور تہائی بھی
بہت ہے تو اپنے وارثون کو غنی اور بے پرواہ چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ رہ جاوین تیرے بعد
محتاج لوگون کے ہاتھ دیکھتے رہین حدثنا ... عن عامر بن سعد عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم يعوده وهو بمكة وهو يكره ان يموت بالارض التي هاجر منها قال النبي
صلى الله عليه وسلم رحم الله سعد بن عفراء او يرحم الله سعد بن عفراء ولم يكن له الا
ابنة واحدة قال يا رسول الله اوصي بمالي كله قال لا قلت النصف قال لا قلت الثلث قال
الثلث والثلث كثير انك ان تدع ورثتك اغنياء خير من ان تدعهم عالة يتكففون
الناس ما في ايديهم ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کی
عیادت کو آتے تھے جب وہ مکے مین تھے اور بری جانتے تھے اسبات کو جس جگہ سے ہجرت کرین پھر وہین مرنا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دعا دی اسطرح رحم کرے اللہ سعد بن عفراء پر یا اللہ رحم کرے سعد بن
عفراء پر اور نہین تھے اونکو کچھ اولاد سوائے ایک بیٹی کے کہا اونہون نے یا رسول اللہ مین وصیت کر
جاتا ہون اپنی ساری مال مین آپ نے فرمایا نہ ساری مال مین وصیت مت کرین مین نے کہا آدھی مین کر دون یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا تہائی مین کیونکہ تہائی بھی بہت ہی بہت ہے پھر آپ نے اونکو نصیحت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے
وارثون کو غنی اور مالدار چھوڑ جاوے تو اچھا ہے اس سے کہ اونکو محتاج اور دوسرون کا دست نگر چھوڑ
جاوے حدثنا ... سعد بن ابراهيم قال حدثني بعض آل سعد قال مرض سعد فدخل رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله اوصي بمالي كله قال لا وساق الحديث
ترجمہ سعد بن ابراہیم کہتے ہین بیان کیا مجھ سے یہ حدیث سعد کی آل مین کے شخص نے اسطرح کہ بیمار ہوئے
سعد اور تشریف لائے اونکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ
مین سارا مال خیرات کر جاتا ہون آپ نے فرمایا مت کر سارے مال کو خیرات اور بیان کی راوی نے
تمام حدیث حدثنا ... عامر بن سعد عن ابيه انه اشتكى بمكة فجاءه رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم فلما دخل عليه سعد بكى وقال يا رسول الله اموت بالارض التي
هاجرت منها قال لا ان شاء الله وقال يا رسول الله اوصي بمالي كله في سبيل
الله قال لا قال يعني بثلثيه قال لا قال فنصفه قال لا قال فثلثه قال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم الثلث والثلث كثير انك ان تترك ورثتك اغنياء

کیا اوسکو خیرات کر دون آپ نے فرمایا اور بیٹی ... تہائی کو

اور تہائی مین ... کہا تہائی مین کر دون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہان

خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین بیمار ہوئے وہ مکے مین پھر آئے اون کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب دیکھا سعد نے اونکو رو دیئے اور کہا یا رسول اللہ مین مرتا ہون ایسی جگہ جہان سے ہجرت کر چکا
تھا آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی ایسا نہین ہوگا اور کہا سعد نے یا رسول اللہ مین وصیت کرتا
ہون میرا سارا مال اللہ کی راہ مین دیا جاوے آپنے فرمایا سارے مال کی وصیت نہ کر پھر عرض کیا
دو تہائی مال کی پھر آپنے فرمایا نہ دو تہائی مین بھی نہین پھر پوچھا آدہا اوس مال
مین کا آپنے فرمایا آدہا بھی نہین پھر اوس نے کہا تہائی مال آپنے فرمایا تہائی مال مین وصیت
کر کیونکہ تہائی بھی بہت ہے پھر آپ نے اونکو فرمایا تیرے وارث اپنے پیچھے غنی اور آسودہ مین
یہ بات اچھی ہے یا کہ محتاج اور لوگون کے دست نگر رہین یہ بات بھلی ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ

وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ

قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ اَغْنِيَاءُ قَالَ

اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھ پوچھنے کو آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیماری مین میرے آپنے فرمایا کچھ وصیت کی ہے تو نے مین نے کہا ہان کی ہے
آپنے پوچھا کس قدر مین نے کہا سارا مال میرا اللہ کی راہ مین صرف کیا جاوے آپنے فرمایا تو نے
اپنی اولاد کے واسطے کیا رکھا وہ مال مین نے کہا میری اولاد غنی ہے محتاج نہین آپنے فرمایا
دسوین حصہ مین وصیت کر اسی طرح قیل و قال رہی یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تہائی
مال مین اور تہائی بہت ہی یا بڑا حصہ ہے شک ہے راوی کو یعنی کثیر فرمایا یا کبیر فرمایا

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِيْ مَرَضِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ

بِمَالِهِ كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ

كَبِيْرٌ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى سَعْدًا يَعُوْدُهُ

فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ

فَاُوْصِيْ بِالثُّلُثِ قَالَ نَعَمْ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ

اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُوْنَ ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گزر چکا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے اگر کم کرین لوگ وصیت
مین جو تہائی تک تو مناسب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وصیت کر ثلث مین
اور ثلث بہت ہی ف آپنے ثلث یعنی تہائی کو بہت فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ تہائے
مال مین وصیت کرین تب بھی جائز ہے م عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ م بلکہ بہتر ہے
جَاءَهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ وَلَدٌ اِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِنِصْفِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِثُلُثِهٖ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ ترجمہ سعد بن مالک رض سے
روایت ہی آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس جب وہ بیمار تھے کہا سعد بن مالک نے مجھے اولاد
نہین مگر ایک لڑکی ہی مین چاہتا ہون وصیت کرون اپنے سارے مال مین آپنے فرمایا سارے مال مین
وصیت کرا دہون نے کہا آدہے مال مین وصیت کرون آپ نے فرمایا تہائی مال مین کر اور تہائی بہت
ہوتا ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ
عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ
اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ
قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّمَا اُغْرُوْا
بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ
وَاَنَا رَاضٍ اَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً ترجمہ جابر بن عبد اللہ
روایت ہی شہید ہوئے اونکے باپ احد کے دن (نام ایک جگہہ کا ہے جہان جنگ ہوا تہا) اور چہوڑین چہہ لڑکیان
اور چہوڑ گئے اون پر قرض لینا جب کہجور کاٹنے کا وقت ہوا تو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے
آپ کو معلوم ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن اور رہ گیا اوسپر قرض بہت مین چاہتا ہون کہ دیکہین آپ کو قرضخواہ
ف یعنے قرضخواہ جس وقت آپکو میرے گہر مین دیکہینگے شاید مجہپر عایت کرین گے ت آپنے فرمایا
جابر رض کو جا تو اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کا علحدہ علحدہ پہر مین نے آپکے فرمانے کے موافق کیا اوسکے
کے بعد بلا لایا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دیکہا اون لوگون نے آپ کو اوسوقت وہ لوگ
اور زیادہ مستعد ہوئے میرے پر یعنی تشدد کرنے لگے مطالبے مین جب آپنے اونکی یہہ حالت دیکہی تو آپ
سب سے بڑے ڈہیر کے گرد پہرے تین بار پہر بیٹھ گئے اوسپر اور فرمایا مجہکو بلا لا میرے پاس اپنے قرضخواہونکو

م یعنی فرمایا آدہی مال کی ... تہائی مال میں بہت ہے

جب وہ لوگ آگئی آپ نے ناپنا ناپ کر اون لوگون کو دینے لگے یہانتک دیا کہ ادا کر دیا اللہ تعالی نے امانت
یعنی انکو جو میری باپ پر تہا اور مین اسپر راضی تہا اسبات پر کہ کسی طرح میرے باپ کا قرض ادا ہو جاوے
تو تہا سب اوسمین ایسی برکت ہوئی گویا کہ ایک کھجور بھی اس مین سے نہ گھٹی **ف** اس حدیث کے بیان
کرنے سے یہ غرض ہے کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہی **باب** قضاء الدین قبل
المیراث قرض ادا کرنا مقدم ہے میراث پر اس باب مین اسکا بیان **ذکر اختلاف**
الفاظ الناقلین لخبر جابر فیہ اور جابر رض کی خبر نقل کرنیوالون نے جو اس خبر کے لفظون مین اختلاف کیا
ہے اس باب مین اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے **عن** جابر ان اباہ توفی و علیہ دین فاتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقلت ان ابی توفی و علیہ دین لم یترک الا ما یخرج نخلہ ولا یبلغ ما یخرج
نخلہ ما علیہ من الدین دون سنین فانطلق معی یا رسول اللہ لکی لا یفحش علی الغرام فاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدور بیدرا بیدرا فسلم حولہ ودعا لہ ثم جلس
علیہ ودعی الغرماء فاوفاھم وبقی مثل ما اخذوا **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے وفات پائی
اونکے باپ نے اور اونپر قرض تہا لوگونکا جابر کہتے ہین آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے
میرا باپ مر گیا اور اسپر لوگونکا قرض ہے اور کھجور درخت باغ کی آمدنی انکوا سنے کچھ چھوڑ کر نہین گیا اور اتنی بھی
اتنی نہین کہ کئی برس تک وہ اسے ادا کرے اوسکی قرض کو آپ چلیے یا رسول اللہ میری ساتھ تا کچھ زبان
درازی نہ کرین قرضخواہ میرے پر یہ بات سنکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دورہ کرنے لگے ہر ہر ڈھیر پر
اور سلام کیا ہر ایک کے گرد پھر بیٹھ گئے اوس کے اوپر اور قرضوالون کو بلا کر دینا شروع کیا پس پورا کر دیا انکا
قرض اور باقی رہ گیا اوتنا ہی جتنا وہ لے گئے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک
کی برکت سی اوس مین کچھ کمی نہ ہوئی بلکہ جتنا تہا اوتنا ہی رہا آپ کے معجزے کے سبب سے **عن** جابر توفی
عبد اللہ بن عمرو بن حرام قال وترک دینا فاستشفعت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی غرمائہ
ان یضعوا من دینہ شیئا فطلب الیہم فابوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذہب وصنف
تمرک اصنافا العجوۃ علی حدۃ وعذق ابن زید علی حدۃ واصنافہ ثم ابعث الی قال ففعلت
فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس فی اعلاہ او فی اوسطہ ثم قال کل للقوم
قال فکلت لہم حتی اوفیتہم ثم بقی تمری کان لم ینقص منہ شیء **ترجمہ** جابر رض
سے روایت ہے وفات پائی عبد اللہ بن عمرو بن حرام نے اور باقی رہا اونپر دین لوگونکا مین گیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ لوگونکو کہکر کچھ قرض تخفیف کرادین جب آپ نے اونکو کہا کہ اس بات کی

ظہر جئیں اور یعنی کچھ کم کر دو اون لوگون نے انکار کیا اوسوقت آپ نے فرمایا جاتو ای جابر اور جدا کر ہر قسم کے
کہجورون کو یعنی عجوہ کو جدا رکھ ام قسم سے کہجور ذیکی اور عذق بن زید کو علیحدہ کر اسی طرح سب قسمونکو جدا رکھ
اتنا کام کرکے میرے پاس آدمی بہیجو جابر رض کہتے ہین مین نے آپ کے فرمانے کے موافق کیا پھر آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھ گئے سب سے اعلا ڈھیر پر یا بیچکے ڈھیر پر راوی کا شک ہے یعنی اعلا کہا یا اوسط اور بیچ
جانے کے بعد آپ نے فرمایا ناپ کر دے لوگونکو جابر رض کہتے ہین مین ناپ ناپ کر دینے لگا اونکو یہانتک کہ
پورا کر دیا اونکا قرض جو کچھ تہا اور باقی رہ گئین گویا کچھ اون مین گھٹا ہے نہین عن جابر بن عبد اللہ
قال كان ليهودي على أبي تمر فقتل يوم أحد وترك حديقتين وتمر اليهودي يستوعب
ما في الحديقتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك أن تأخذ العام نصفه و
تؤخر نصفه فأبى اليهودي فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك أن تأخذ الجداد
فآذني فآذنته فجاء هو وأبو بكر فجعل يجد ويكال من أسفل النخل ورسول الله
صلى الله عليه وسلم يدعو بالبركة حتى وفينا جميع حقه من أصغر الحديقتين
فيما يحسب عمار ثم أتيتهم برطب وماء فأكلوا وشربوا ثم قال هذا من النعيم
الذي تسألون عنه ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے میرے باپ نے ایک یہودی سے
کہجورین قرض لی تہین اور قرض ادا نہین ہوا تہا وہ احد کی لڑائی مین مارے گئے جب وہ مر گئے اونکے باغ باقی
رہ گئے اور دو دونو باغ میں آمدنی جو کچھ کہ تہے وہ یہودی کی کہجورون سے زیادہ نہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہودیکو فرمایا کیا تو اتنی مہلت دے سکتا ہے کہ آدہا اس سال مین لے اور آدہا قرض دوسرے سال مین یہودی نے
انکار کیا آپ نے فرمایا جابر رض کو کاٹنے کے وقت مجھے خبر کر سکتا ہے مینے آپکو خبر دی پھر آپ اور ابوبکر رض
آئے اور ناپ کر دینا شروع کیا کہجور کے نیچے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے
دعا کرتے تہے یہانتک کہ پورا کر دیا گیا سارا حق اوسکا ہماری طرف سے سب چہوٹے باغ مین سے اور
بڑا باغ سالم بچ رہا یہہ برکت تہی جابر رض کہتے ہین پھر لایا مین اون کے پاس کہجورین تازی اور پانی پینے
کے لیے جب سب کہا پی چکے آپ نے فرمایا یہہ وہ نعمت ہے جسکا تم سے سوال ہوگا عن جابر بن عبد اللہ قال
توفي أبي وعليه دين فعرضت على غرمائه أن يأخذوا الثمرة بما عليه فأبوا ولم يروا فيه
وفاء فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قال إذا جددته فوضعته
في المربد فآذني فلما جددته ووضعته في المربد أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء
ومعه أبو بكر وعمر فجلس عليه ودعا بالبركة ثم قال ادع غرماءك فأوفهم قال

فَمَا تَرَكَ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا ذَلِكَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی وفات پائی میری باپ نے اور اوسپر قرض تہا لوگونکا مین نے اپنے باپ کے قرض خواہونکو ملا کر کہجورین دکہائین اور اون سے کہا اوس قرض کے بدلے یہہ کہجورین لے لو اونہون نے انکار کیا اس لیے کہ اونکو مقدار تہوڑی نظر آئی جابر کہتے ہین مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہہ ماجرا آپکے روبرو آپنے فرمایا جب تو کہجورین توڑے اور جمع کرے اونکو مربد مین یعنی کہریان مین اوسوقت خبر کر تو مجکو جابر رض کہتے ہین جب مین نے کہجورین جہاڑین اور جمع کیا اون کو مربد یعنی زمین مین تو آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض اور عمر رض آپ کے ساتھ تہے آکر بیٹھ گئے اوسپر اور دعا کی برکت ہونے کے لیے پہر فرمایا بلا لا اپنے قرضخواہونکو اور دے اُن مین سی اونکو جابر رض کہتے ہین جس جس کا قرض میرے باپ پر تہا سب کا مین نی ادا کر دیا کسی کو باقی نہ رکہا اور بچ رہی میرے لیے تیرہ وسق (نام ہے ایک مقدار کا جس کے ساٹھ صاع ہوتے ہین) اسبات کا ذکر کیا مین نے آپکے روبرو یہہ بات سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جا ابوبکر اور عمر رض کو بہی اسبات کی خبر دی جابر کہتے ہین مین آیا ابوبکر رض اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی اونکو اوسکی اون دونون نے فرمایا ہم کو معلوم ہو گیا تہا جو کچہ کر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس کا نتیجہ یہہ ہی ہونے والا تہا **ف** جابر کی خبر مین جو کچہ اختلاف ہوا وہ لفظی اختلاف ہے

باب

إِبْطَالُ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے **عن** عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ **ترجمہ** عمرو بن خارجہ رض سے روایت ہی خطبہ پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالی نے دیا ہے حق ہر حقدار کا نہین جائز وصیت واسطے وارث کے **ف** یعنی وارث کا حصہ اوس مال مین اللہ نے مقرر کر دیا پہر وصیت کر کے اور دلوانا اچہا نہین کیونکہ دوسرون کے حق مین فساد پڑتا ہی **عن** ابْنِ خَارِجَةَ أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ **ترجمہ** ابن خارجہ رض سے روایت ہے حاضر ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آپ لوگونکو خطبہ سنا رہی تہی اپنی سواری کے اوپر اور وہ جگالی کر رہی تہی اور لعاب منہ سے بہہ رہا تہا پہر فرمایا آپنے اپنے خطبہ مین اللہ تعالی نے تقسیم کیا

حق ہر ایک انسان کا جو کچھ حصہ تھا اوسکا میراث میں بس اب جائز نہیں کوئی لئے وارث کو وصیت کرے عَنْ عَمْرِو بْنِ
خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ اسْمُهُ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا
وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

بَابٌ إِذَا أَوْصَى لِعَشِيرَتِهِ الْأَقْرَبِينَ

جب وصیت کرے کوئی اپنے ناتے والونکو جو قریب ہوں اوس کے ناتے مین تو کسطرح وصیت کرے اوسکا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ
يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَيَا بَنِي هَاشِمٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے جب اوتری یہ آیت أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ یعنے ڈراتو ای محمد اپنے ناتیوالونکو اوسوقت بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو آپکے
بلانے سے سب لوگ جمع ہو گئے پہلے عام سب کو ڈرایا پھر اپنے خاص ناتے والون کو ڈرایا اور فرمایا ای کعب
بن لوی کے اولاد کے لوگو اور ای مرہ بن کعب کے اولاد والو اور ای عبد شمس کے ناتے والو اور عبد مناف کے
قبیلے والو اور ای ہاشمی لوگو اور ای عبد المطلب کے بیٹونکا لو تم سب اپنی جان کو آگ مین سے پھر خاص اپنی صاحبزادی
کو فرمایا ای فاطمہ بچا اپنے تئین آگ سے مین مالک نہین تمھاری بچانے کا اللہ کے عذاب سے مگر البتہ تمھارا
حق ہے برادری اور ناتے کے سبب سے مین ملاونگا اوسکو تر و تازہ کرکے

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَلٰكِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ أَنَا بَالُّهَا بِبِلَالِهَا ترجمہ موسے بن طلحہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبد مناف کی اولاد چھڑا او اپنی جانون کو اپنے رب سے مین
مالک نہین تمھاری چھڑانے کا اللہ سے کسی طرح ای عبد المطلب کے بیٹو بچالو تم اپنی جانونکو اپنے رب سے مین
مالک اور قابض نہین تمہارے بچانے پر اللہ کی پکڑ سے ایک تل برابر لیکن مجھمین اور تم مین ایک رحم یعنے
ناتے داری کا واسطہ ہے البتہ مین ملاونگا اوسکو تر و تازگی سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ
اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

لا اغنی عنک من اللہ شیئا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اتری یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈرا تو اے محمد اپنے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے اپنے موافق حکم کے تعمیل کی اور فرمایا لوگوں کو اے قریش کی جماعت والو تم بچاؤ اپنی جانوں کو اللہ سے یعنی اللہ کے عذاب سے میں کام نہ آؤنگا تمہارے خدا کی پکڑ کے سامنے رتی برابر اے عبد المطلب کے اولاد کے لوگو میں کام نہ آؤنگا تمہارے اللہ کے عذاب کی روبرو ذرہ بھر اے عباس عبد المطلب کے بیٹے میں کام میں نہ آؤنگا تیرے اللہ کی گرفت کیوقت اے صفیہ تو پھوپھی ہے رسول اللہ کی جب وقت پڑے پیغمبر اللہ کے روبرو میں کام میں نہ آؤنگا تیرے اوس وقت میں کچھ اے فاطمہ تو بیٹی ہے محمد کی مانگ جو تیرا جی چاہے میرے مال سے لیکن کام نہ آؤنگا تیرے اللہ کے آگے عن ابی ہریرۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزل علیہ وانذر عشیرتک الاقربین فقال یا معشر قریش اشتروا انفسکم من اللہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اغنی عنک من اللہ شیئا یا فاطمۃ سلینی ما شئت لا اغنی عنک من اللہ شیئا ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے عن عائشۃ لما نزلت ہذہ الآیۃ وانذر عشیرتک الاقربین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ بنت محمد یا صفیۃ بنت عبد المطلب لا اغنی عنکم من اللہ شیئا سلونی من مالی ما شئتم ترجمہ اوپر گزر چکا ہے لیکن اس روایت میں من مالی کا لفظ زیادہ ہے اوسکا مطلب یہ ہے پیغمبر میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگو میں دے سکتا ہوں اور میری حکومت چلتی ہے لیکن اللہ پر میرا زور نہیں چلتا ف تمام بیان ہوا نبیوں نے والوں کیواسطے وصیت کرنے کا اس سے معلوم ہوا اپنے والوں کے لیے وصیت کرنی ہے کہ اون کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرادے

اذا مات الفجأۃ ھل یستحب لاھلہ ان یتصدقوا عنہ

اگر کوئی شخص یکایک مرجاوے اوسکے وارثوں کو اوس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں اس باب میں ایسا بیان ہے عن عائشۃ ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسہا ولو تکلمت تصدقت افاتصدق عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فتصدق عنہا ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں کا یکایک دم نکل گیا میں جانتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو البتہ خیرات کرتی اب میں تو میں خیرات کروں اوس کی طرف سے آپ نے فرمایا ہاں پھر صدقہ دیا اوس نے اوس کی طرف سے عن سعد

سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادة عن ابیه عن جده قال خرج سعد بن عبادة مع النبی صلی الله علیه وسلم فی بعض مغازیه وحضرت امه الوفاة بالمدینة فقیل لها اوصی فقالت فیم اوصی المال مال سعد فتوفیت قبل ان یقدم سعد فلما قدم سعد ذکر ذلک له فقال یا رسول الله هل ینفعها ان اتصدق عنها فقال النبی صلی الله علیه وسلم نعم فقال سعد حائط کذا وکذا صدقة عنها لحائط سماه ترجمہ سعید بن عمر سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ عمرو سے انہون نے اپنے دادا سے کہ سعد بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو نکلے اون کی مان مدینہ طیبہ مین تھی وہ مرنے لگین کسی نے کہا کچھہ وصیت کرو انہون نے کہا مین اپنے مال مین کیا وصیت کرون وہ وفات پا چکین تھین جب سعد آئے لوگون نے سعد سے ذکر کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر مین کچھہ صدقہ کرون اپنی مان کی طرف سے تو اوس کو نفع پہونچیگا یا نہین آپ نے فرمایا ہان نفع پہونچے گا اوس وقت سعد نے کہا فلانہ فلانہ باغ نام لیکر کہا اون باغون کا خیرات کیا مین نے اونکو اپنی مان کی طرف سے

فضل الصدقة عن المیت

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاث صدقة جاریة وعلم ینتفع به وولد صالح یدعو له ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسان مر جاتا ہے موقوف ہو جاتا ہے عمل اوسکا یعنی کوئی کام نہین کر سکتا جسکا فائدہ اوسکو ملے مگر تین چیز کا فائدہ جاری رہتا ہے اول تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جسکے سبب سے فائدہ پہونچا ہو لوگون کو تیسرے اولاد نیک جو دعا کرے اپنے باپ کے لیے ف صدقہ جاریہ جیسا مسجد اور تالاب اور مسافرخانہ وغیرہ اسکا ثواب آدمی کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے

عن ابی هریرة ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان ابی مات وترک مالا ولم یوص فهل یکفر عنه ان اتصدق عنه قال نعم ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا باپ مر گیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت نہین کر گیا اگر مین اس کی طرف سے صدقہ دون تو اوس کے لیے صدقہ کفارہ اور موجب نجاۃ کا ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہان ہو سکتا ہے

عن الشرید بن سوید الثقفی قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت ان امی اوصت ان تعتق عنها رقبة وان عندی جاریة نوبیة افیجزی عنی ان اعتقها عنه قال ائتنی بها فاتیته بها فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم من ربک قالت الله قال من انا قالت انت رسول الله قال فاعتقها فانها مؤمنة ترجمہ شرید بن سوید ثقفیؓ

سے روایت ہے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے میری ماں نے وصیت کی تھی ایک بردہ آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک لونڈی ہے حبش کے ملک کی کیا جائز ہے اگر میں آزاد کروں اوس لونڈی کو اوسکی طرف سے آپ نے فرمایا اوسکو میرے پاس لیکر پہر لے گیا میں آپکے پاس اوسکو آپ نے اوس سے کہا تیرا رب کون ہے اوس نے کہا میرا رب اللہ ہے پھر پوچھا اوس سے میں کون ہوں اوس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا آزاد کروے اوسکو کیونکہ یہہ ایمان والی ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اللہ تعالی کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا جانے اور رسول کی رسالت پر گواہی دے وہ شخص مومن ہے بشرطیکہ اور ارکان اسلام کا انکار نکرے اور مومن کے ساتھ رعایت کرنا چاہیے جہانتک بن آوے

عن ابن عباس ان سعدا سأل النبي صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت ولم توص أفأتصدق عنها قال نعم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے سعد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں مر گئی اور کچھ وصیت نہیں کر گئی میں اوسکی طرف سے خیرات کروں آپ نے فرمایا ہاں کر

عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول الله ان امه توفيت أفينفعها ان تصدقت عنها قال نعم قال فان لي مخرفا فأشهدك اني قد تصدقت عنها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مر گئی ہے اگر اوس کیواسطے کچھہ صدقہ دیا جاوے تو فائدہ ہوگا اوسکو اس خیرات کا آپنے فرمایا ہاں ہوگا اوس آدمی نے کہا میرا ایک باغ ہے وہ باغ میں نے صدقہ کیا اوسکی طرف سے اور اسپر آپ گواہ رہیے یا رسول اللہ

عن ابن عباس عن سعد بن عبادة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان امي ماتت وعليها نذر أفيجزي عنها ان اعتق عنها قال اعتق عن امك **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میری ماں مر گئی اوسپر ایک نذر تہے کیا مجہہ کو جائز ہے اس کیطرف سے آزاد کرنا آپنے فرمایا آزاد کر اوس کیطرف سے **ف** یعنی اون کی ماں نے ایک بردہ آزاد کرنے کی نذر مانی تہی اس واسطے آپنے فرمایا کہ آزاد کر اوسکی طرف سے بردہ

عن ابن عباس عن سعد بن عبادة انه استفتى النبي صلى الله عليه وسلم في نذر كان على امه فتوفيت قبل ان تقضيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقضه عنها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا جو تہی اونکی ماں کے ذمے پر اور وہ مر گئے تہے ادا کرنے سے

پہلے آپ نے فرمایا ادا کر تو ہی سعد اپنی ماں کی طرف سے اوس نذر کو عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ
اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى اُمِّهِ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
نَذْرٍ كَانَ عَلَى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر کی حدیثون سے ظاہر ہے

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى سُفْيَانَ

ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان پر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ
قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فتوے پوچھا سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے باب مین
تھی وہ نذر سعد بن عبادہ کی والدہ پر اور وہ مرگئین تھین اوس نذر کے
ادا کرنے سے پہلے جب سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
ذکر کیا آپ نے فرمایا تو ادا کر دے نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ف اس
حدیث کے لفظون مین اور اوپر کی حدیثون کے لفظون مین ذرا سا فرق ہے
چنانچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ قَالَ
مَاتَتْ اُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ
اَنْ اَقْضِيَهُ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد
بن عبادہ کہتے تھے مرگئی تھی میری ماں اوس پر نذر تھی مین نے پوچھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حکم کیا مجھکو کہ ادا کر تو اوس کی طرف
سے وہ نذر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ
قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا
ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ

قال افضله سقيها ترجمه ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ میری ماں مرگئی ہے اور اوس کے اوپر نذر رہ گئی ہے ادا کرنے نہیں گئی آپنے فرمایا کہ تو ادا کر دے اوسکی طرف سے عن سعد بن عبادة قال قلت یا رسول الله ان امي ماتت افاتصدق عنها قال نعم قلت فاي الصدقة افضل قال سقي الماء ترجمه سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مرگئی ہے کیا مین کچھ خیرات کرون اوس کی طرف سے آپنے فرمایا پانی پلانے کا ثواب بڑا ہے عن سعد بن عبادة قال قلت یا رسول الله ای الصدقة افضل قال سقي الماء ترجمه سعد بن عبادہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا (یعنی جہان پانی کی احتیاج ہو وہان تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنوان کھودنا اور صدقون سے ثواب مین بڑھ کر ہے کیونکہ پانی سے زندگی ہے سب کی) عن سعد بن عبادة ان امه ماتت فقال یا رسول الله ان امي ماتت افاتصدق عنها قال نعم قال فاي الصدقة افضل قال سقي الماء فتلك سقاية سعد بالمدينة ترجمه سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ میری ماں مرگئی ہے مین کچھ خیرات کرون اوس کی طرف سے آپنے فرمایا ہان کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کونسا صدقہ ثواب مین بڑھ کر ہے آپنے فرمایا پانی پلانا تو سعد کی سبیل ہے اب تک مدینہ مین

النهي عن الولاية على مال اليتيم
یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان مین

عن ابي ذر قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر اني اراك ضعيفا واني احب لك ما احب لنفسي لا تامرن على اثنين ولا تولين على مال يتيم ترجمه ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابوذر مین دیکھتا ہون تجھکو ضعیف اور مین چاہتا ہون تیرے لیے وہ چیز جو چاہتا ہون اپنے نفس کے لیے سرداری کریو

دو آدمیون کی اور والی نہو جیو مال پر یتیم کے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سرداری اور ولایت
سے مال یتیم کی پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً جو شخص طاقت نہ رکہے اوس کام کے نباہنے کے

مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ

کیا وصی کو بہی کچھ پہونچ سکتا ہے یتیم کے مال مین سے جب کہ وہ مقرر ہووے اوس مال پر

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا مین فقیر ہون نہین میرے پاس کچھ چیز اور میرے پاس یتیم بہی ہے آپ نے فرمایا اوسکو کہا لیا کر مال مین سے یتیم کے لیکن اسراف نہ کرنا اور بے جا کہانا اور لینے سبب مال نہ جوڑنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ إِلَى قَوْلِهِ لَأَعْنَتَكُمْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اوتری وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہو **ف** مگر جسطرح بہتر ہو یعنے اوس کے مال کو سنوارے تو مضائقہ نہین **ف** اور جو لوگ کہاتے ہین مال یتیمون کے ناحق وہ نہین کہاتے ہین اپنے پیٹ مین مگر آگ ان آیتون کو سنکر لوگ ڈر گئے اور کنارہ اور پرہیز کرنے لگے مال سے یتیم کے اور کہانے سے یتیم کے پس یہ پرہیز مشکل اور کٹھن ہو گیا مسلمانون پر آخر شکایت بیان کی لوگون نے اس تکلیف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پہر اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ لَأَعْنَتَكُمْ تک یعنے اور پوچہتے ہین تجہ سے یتیمون کا حکم تو کہہ سنوارنا اونکا بہتر ہے اور اگر خرچ ملا رکہو اونکا تو تمہارے بہائی ہین اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے

والا اگر چاہتا اللہ تم پر مشکل ڈالتا اللہ زبردست ہے تدبیر والا ف یتیمون کے حق مین پہلے تقید اوترا کہ جو کوئی اونکا مال کہاوے اوس نے اپنے پیٹ مین آگ بھر لی پھر جو کوئی یتیمون کے رکھنے والے تھے اونکے مال اور خرچ کہانے پینے کا جدا رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ مین کوئی چیز نہ آجاوے پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم کے واسطے طیار کی اوس کے کام مین نہ آئے تو ضائع ہوئے یہ حکم اوترا کہ خرچ اپنا اونکا ملا رکھو تو مضائقہ نہیں۔ کہ ایک وقت اون کی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے وقت اپنی چیز اون کے کام لگائیے لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اللہ نیت دیکھتا ہے (موضح القرآن) اس فائدے سے حدیث کا مطلب بخوبی واضح ہوگیا ہے اور کچھ لکھنے کی حاجت نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُوْنُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيْمُ فَيَعْزِلُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَآنِيَتَهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ فَأَحَلَّ لَهُمْ خُلْطَتَهُمْ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے بیان مین اور شان نزول مین اس آیت کے إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا یعنی جو لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمون کے ظلم سے ابن عباس فرماتے ہین اس آیت شریف کے اوترنے کے بعد جس آدمی کی پرورش مین یتیم تہا اوس نے اوس یتیم کا کہانا اور پینا اور برتن سب جدے کردیے آخر یہ بات مشکل ہوگئی مسلمانون پر اوس وقت یہ آیت اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ یعنے اگر خرچ ملا رکھو اونکا تو تمہارے بہائی ہین دین کے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر اللہ تعالے نے اجازت دی اون لوگون کو کہ یتیمون کو شامل کرین اپنے کہانے پینے مین

اِجْتِنَابُ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ

یتیم کا مال کہانے سے پرہیز کرنا چاہیے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ آخِرُ الْوَصِيَّةِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزین آدمی کو ہلاک کرتے ہین اون سے بچتے رہو کسی نے پوچھا وہ کون سے چیزین ہین۔ یارسول اللہ آپنے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور دوسرے جادو کرنا اور تیسرے مار ڈالنا جان کا وہ جان جسکا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر کسی حق کے سبب مار ڈالی جاوے وہ جان تو مضائقہ نہین۔ اور چوتھا سود کہانا۔ اور پانچوان یتیم کا مال کہانا اور چھٹوین پیٹھ دینی لڑائی کے وقت اور ساتوین زنا کی تہمت لگانا پاک دامن عورتون کو جو بے خبر ہین بری باتون سے اور ایمان والیان ہین

تمام ہوا وصیتہا کا بیان

كِتَابُ النُّحْلِ

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النُّحْلِ

کتاب عطیہ اور بخشش کے بیان مین اور ناقلین نے نعمان بن بشیر کی خبر کے لفظون مین جو اختلاف کیا ہے اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے اس کتاب مین

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ

ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اون کے باپ نے عطیہ اور بخشش کے طور پر دیا اونکو ایک غلام سو لے پھر آئے نعمان بن بشیر کے باپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرین آپ کو اس عطیہ پر آپ نے فرمایا کیا تو نے سب بیٹون کو بخشش کی ہے اوس نے جواب دیا کہ نہین سب کے لیے تو بخشش ہین نے نہین کی آپنے رد کرا دیا اوس بخشش کو اور مصنف اس حدیث مین دو اوستاد مین اسی واسطے بیان کرتے ہین کہ اس حدیث مین لفظ محمد کے ہین قتیبہ کے نہین

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وسلم فقال انی نحلت ابنی غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اکل ولدک نحلتہ قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فارجعہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے لے گیا اون کا باپ
اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ کے روبرو مین نے اپنا غلام اپنے
اس بیٹے کو بخشدیا۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کی ہے تو نے یا فقط
ایک ہی کو اوس نے عرض کیا سبکو تو مین نے کچھ نہین دیا آپ نے فرمایا پھیر لے
اوس اپنے دیے ہوئے کو عن النعمان بن بشیر ان اباہ بشیرا
بن سعد جاء بابنہ النعمان فقال یا رسول اللہ انی نحلت ابنی
ہذا غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکل بنیک نحلت قال لا قال فارجعہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے لایا باپ اون کا اپنے لڑکے نعمان کو اور کہا یا رسول
اللہ مین نے بخش دیا اپنا ایک غلام اس بیٹے کو آپ نے فرمایا اور دوسرے
بیٹون کو بھی کچھ دیا انہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا پھیر لے اوسکو عن
بشیر بن سعد انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنعمان بن بشیر فقال
انی نحلت ابنی ہذا غلاما فان رایت ان تنفذہ انفذتہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل بنیک نحلتہ قال لا قال فارددہ
ترجمہ بشیر بن سعد رض سے روایت ہے لائے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس نعمان
بن بشیر کو اور کہا مین نے بخشدیا ایک غلام اپنے اس بیٹے کو۔ اگر آپ فرمایئے
تو مین اس بخشش کو جاری کردون آپ نے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کی ہے
تو نے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا پھیر لے اوس غلام کو اوس سے
عن النعمان بن بشیر ان اباہ نحلہ نحلا فقالت لہ امہ اشہد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی ما نحلت ابنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فکرہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشہد لہ ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اون کو
باپ نے دیا اون کو کچھ بخشش کے طور پر نعمان بن بشیر کی مان نے نعمان کے بابا کو کہا اس نے عطیہ
پر جو عطا کیا ہے تو نے یعنی دیا ہے میرے بیٹے کو اوس پر گواہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آئے نبی صلی

علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے مکروہ سمجھا اوسپر گواہ
ہونے کو عَنْ بَشِيْرٍ اَنَّهُ نَحَلَ اِبْنَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ
نَحَلْتَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ ترجمہ بشیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے اونہوں نے دیا اپنے بیٹے کو ایک غلام بخشش مین پھر آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اس ارادے سے کہ گواہ کریں نبیے صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پر آپ
نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو اسے طرح دیا ہے تونے اونہوں نے کہا
نہیں آپنے فرمایا رد کر لے اوس کو یعنی مت دے وہ غلام اوس کو عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بَشِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ اَعْطَيْتَ لِاِخْوَتِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ
ترجمہ عروہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہین آئے بشیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا یا نبیے اللہ مین نے دیا ہے نعمان کو کچھ بخشش کے طور پر
آپ نے فرمایا اوس کے بھائیون کو بھی کچھ دیا ہے اوس نے کہا
نہیں تونے فرمایا پھیر لے اوس کو عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهٖ اَبُوْهُ يَحْمِلُهٗ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْهَدُ اِنِّيْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِيْ
كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ ترجمہ نعمان رضی
سے روایت ہے لیگئے باپ اونکے اونکو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا
اونکے باپ نے مین بخشش دیتا ہون نعمان کو اپنے مال مین سے فلان فلان
چیز اور آپ کو اوس پر گواہ کرتا ہون آپنے فرمایا کیا سب بیٹونکو اسی قدر دیا
ہے جیسا کہ نعمان کو دیا ہے تونے عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اَبَاهُ اَتَى بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلٰى نُحْلٍ نَحَلَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ
نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى شَيْءٍ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ
اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا ترجمہ نعمان رضی سے روایت
ہے لایا باپ اونکا اونکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرلے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کو اوس پر جو نعمان کو دیا تھا آپنے فرمایا کیا تونے اپنے اور لڑکونکو

اسیقدر دیا ہے اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا مین نہین گواہ ہوتا اسپر آپ نے نعمان
کے باپ کو کہا تجھکو خوش نہین آتا کہ سب تیرے ساتھ احسان برابر کرین اونہون نے کہا کیون نہین
آپنے فرمایا تو پھر ست کر ایسا کام عن نعمان ان امه ابنة رواحة سالت اباه بعض الموهبة
من ماله لابنها فالتوى بها سنة ثم بدا له فوهبها له فقالت لا ارضى حتى تشهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان ام هذا ابنة رواحة قاتلتني
على الذي وهبت له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بشير الك ولد
سوى هذا قال نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكلهم وهبت لهم
مثل الذي وهبت لابنك هذا قال لا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا
تشهدني اذا لا اشهد على جور ترجمہ نعمان رض سے روایت ہے نعمان کی ان رواحہ کی بیٹی
نے سوال کیا نعمان کے باپ سے کچھہ دیوے اپنے مال مین سے اوس کے بیٹے نعمان کو نعمان
کے باپ نے ملتوی اور ڈھیل مین رکھا برس روز اسکو پھر کچھہ جی مین آیا اوس کے تو دینے
لگا نعمان کو وہ بخشش کی شے نعمان کی ان نے کہا مین نہین مانتی جبتک کہ اسپر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کرے تو نعمان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آکر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کی ان یعنی رواحہ کی بیٹی لڑتی ہے مجھہ سے اسبات پر اور بخشش
کرانا چاہتی ہے مجھہ سے اس لڑکے کے لیے آپنے فرمایا ای بشیر تیرے اور لڑکا بھی ہے کیا اس کے
سوا اونہون نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اوس کو بھی اسی طرح دیا ہے جیسا اس بیٹے
بیٹے کو ہبہ کرتا ہے اونہون نے کہا نہین آپنے یہہ سنکر فرمایا تو مجکو گواہ نہ کر اسپر کیونکہ مین ظلم پر
گواہ نہین ہوتا عن النعمان قال سالت امي ابي بعض الموهبة فوهبها لي فقالت لا
ارضى حتى اشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال فاخذ ابي
بيدي وانا غلام فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله ان ام هذا ابنة رواحة طلبت بعض الموهبة
وقد اعجبها ان اشهدك على ذلك قال يا بشير الك
ابن غير هذا قال نعم قال فوهبت له مثل هذا قال لا قال
فلا تشهدني اذا فاني لا اشهد على جور ترجمہ نعمان رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے مانگا میری ماں نے میرے باپ سے کچھہ بخشش اور ہبہ کے طور پر اوس نے ہبہ کیا

اور دینا چاہا مجھکو اوس وقت میری ماں نے کہا میں راضی نہ ہونگی جبتک گواہ نہ ہون اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمان
کہتے ہیں میرا باپ ہاتھ پکڑ کر لایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں اون دنون لڑکا تھا اور اگر کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکے کی ماں رواحہ کی بیٹی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگتی ہے اور اوسکی خوشی اس میں
ہے کہ میرے دینے پر آپ گواہ ہوجاوین آپنے فرمایا ای بشیر کیا تجھکو اور بیٹا نہیں اسکے سوا بشیر نے کہا ہان ہے آپنے
فرمایا تو نے اوسکو بھی اسیطرح دیا ہے کہ نہیں بشیر رض نے کہا نہیں آپ نے فرمایا ایسا ہے تو میری گواہی مت لے
کیونکہ میں گواہ نہیں ہوتا ظلم کی بات پر عن عَامِرٍ قَالَ اِنَّ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَأَتِيْ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ اَمَرَتْنِيْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰى ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ
اُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَعْطَيْتَهُمْ
مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ عامر رض سے روایت ہے بشیر بن سعد رض رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ میری جورو عمرہ نامی رواحہ کی بیٹی کہتی ہے کچھہ صدقہ
کر اور میرے بیٹے نعمان کو دے اور کہتی ہے اوسکے دیتے ہوئے پر گواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر آپنے
بشیر سے پوچھا کہ تیرے اور بیٹے ہیں اس کے سوا یا نہیں انہون نے کہا نہیں آپنے فرمایا اوس کو مجھکو گواہ مت بنا ظلم پر
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِيْ بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اَعْطَيْتَهُمْ كَمَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ اَ لَسْتُ اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے
آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور محمد جو اوستاد ہیں مصنف کے اونکی روایت میں جاء کا لفظ نہیں بلکہ
اتی کا لفظ ہے اور معنی دونون کے ایک ہیں اور اوس آدمی نے آکر کہا۔ میں نے دیا ہے اپنے بیٹے کو کچھہ آپ گواہ رہو
اُسپر آپنے فرمایا تجھکو اور اولاد بھی ہے اس کے سوا اوس نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا اوس کو تو نے اون کو بھی اسی
طرح دیا ہے یا نہیں اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا تجھکو گواہ کرتا ہے ظلم پر عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ ذَهَبَ بِيْ اَبِيْ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلٰى شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ
بِكَفِّهِ اَجْمَعَ كَذَا اَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے لے گیا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس تاکہ گواہ کرے آپ کو اوسپر جو مجھکو دیا تھا آپنے پوچھا اس کے سوا اور کوئی لڑکا ہے تیرا اوس نے کہا ہان ہے
آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتلایا کہ سب لڑکون کو برابر رکھنا چاہیے (ایک کو دینا ایک کو نہ دینا ظلم ہے) عن
النُّعْمَانِ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِيْ اَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى عَطِيَّةٍ اَعْطَانِيْهَا
فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّ بَيْنَهُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے اور وہ خطبہ

پڑھ رہی تھی بیان کی اونہون سنے یہ حدیث کہ لیگیا تہا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ایسی گر گواہ
کرنے آپکو اپنے دیے ہوئے پر اور وہ بخشش مجھپر کی تہی جسپر آپ کی گواہی چاہتا تہا آپنے فرمایا اوس کو تیرے اور بیٹے
بہی ہین اس کے سوا کہ نہین اوس نے کہا ہان ہین آپنے فرمایا سب کے ساتھ برابر کر جو کچھ کہ کری تو حکم جابر بن

المفضل بن المهلب عن أبيه قال سمعت النعمان بن بشير يخطب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اعدلوا بين أبنائكم اعدلوا بين أبنائكم ترجمہ جابر بن مفضل اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین سنا مینے نعمان بن بشیر سے رض خطبے مین وہ کہتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری اور
عدل کو کام مین لاؤ تم ای لوگو اپنی اولاد کے معاملہ مین دو بار کہا اسی طرح

كتاب الهبة

هبة المشاع کے ہبہ کا بیان

حکم عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذ أتته وفد هوازن فقالوا يا محمد إنا أصل وعشيرة وقد نزل بنا من البلاء ما لا يخفى عليك
فامنن علينا من الله عليك فقال اختاروا من أموالكم أو نسائكم فقالوا أخيرتنا بين أحسابنا
وأموالنا بل نختار نساءنا وأبناءنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما ما كان لي ولبني عبد المطلب
فهو لكم فإذا صليت الظهر فقوموا فقولوا إنا نستعين برسول الله على المؤمنين أو المسلمين
في نسائنا وأموالنا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لكم فقال المهاجرون وما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وقالت الأنصار ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الأقرع
بن حابس أما أنا وبنو تميم فلا وقال عيينة بن حصين أما أنا وبنو فزارة فلا وقال
العباس بن مرداس أما أنا وبنو سليم فلا فقامت بنو سليم فقالوا كذبت ما كان
لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس
ردوا عليهم نسائهم وأبنائهم فمن تمسك من هذا الفيء بشيء فله ست فرائض من
أول شيء يفيئه الله علينا وركب راحلته وركبه الناس اقسم علينا فيئنا فألجؤوه
إلى شجرة فخطفت رداءه فقال يا أيها الناس ردوا علي ردائي فوالله لو أن لكم شجر
تهامة نعما قسمته عليكم ثم لم تلقوني بخيلا ولا جبانا ولا كذوبا ثم أتى بعيرا فأخذ
من سنامه وبرة بين أصبعيه ثم يقول ها إنه ليس لي من الفيء شيء ولا هذه إلا الخمس
والخمس مردود فيكم فقام إليه رجل بكبة من شعر فقال يا رسول الله أخذت هذه
لأصلح بها بردعة بعير لي فقال أما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك فقال أو بلغت

هٰذِهِ فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَإِنَّ الْغُلُولَ يَكُونُ عَلَى أَهْلِهِ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی انہون نے سنا باپ سے اونہون نے دادا سے کہا دادی نے اون کے ہم تہے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آئی تہے ایلچی ہوازن کے (نام ہی ایک قبیلے کا) اور کہنے لگے ای محمد ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک قبیلے کے ہین اور جو کچہہ بلا ہمپر نازل ہوئی ہے وہ آپپر ظاہر ہے آپ احسان کرو ہم پر اللہ تعالی احسان کری آپپر آپ نے فرمایا دو چیزون مین سے ایک چیز کو تم ہی اختیار کر لو یا مال لے لو یا اپنی عورتین چہڑا لو اونہون نے کہا اختیار دیا آپنے ہم کو ہماری حسب یعنی عورتون مین اور مال مین ہم دلون مین سے اختیار کرتے ہین اپنی عورتون اور بچون کو (یعنی خیر مال نہ ملے تو نہ ملے ہماری عورتین بچہ چہڑا دین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسقدر میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہی (غنیمت کے مال مین سے جو شامل تہا) وہ مین تم کو دی چکا لیکن جب مین ظہر کی نماز پڑہون تو تم سب کہڑے ہو اور یون کہو ہم لوگ مدد چاہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سب مومنون سے اور مسلمانون سے اپنی عورتون اور مالون مین راوی بیان کرتا ہے جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے کہڑے ہوئے وہ ایلچی اور کہی اونہون نے وہی بات پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچہہ میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے یہہ بات سنکر مہاجرون نے بہی کہا جو کچہہ ہمارا حصہ ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پہر انصار نے بہی یہی کہا اقرع بن حابس نے کہا ہم اور بنی تمیم دونون اس بات مین نہین شامل ہوتے اور عیینہ بن حصین نے کہا ہم اور بنو فزارہ دونو نہین اس بات مین اقرار کرتے اور عباس بن مرداس نے یون ہی کہا اور شامل کیا اپنے ساتھ بنی سلیم کے قبیلے کو جب اوس نے جدائی کی بات کہی بنی سلیم نے اوس کی بات پر انکار کیا اور کہا کہ جہوٹہ بولا تو ہمارا جو کچہہ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو پہیر دو اون کی عورتون اور بچون کو اور جو کوئی نہ دینا چاہے سخت تو اوس کے لیے مین وعدہ کرتا ہون کہ اوسکو چہہ اونٹ دیے جاوین گے اوس مال مین سے جو پہلے اللہ جل جلالہ عطا فرماوے (یعنی ان عورتون اور بچون مین جو اوسکا حصہ تہا اوس کے بدلے) یہہ فرماکر آپ سوار ہوگئے اونٹ پر لیکن لوگ آپ کے پیچہے لگے اور کہنے لگے واہ واہ ہمارا غنیمت کا مال ہم کو بانٹ دیجیے اور آپ کو گہیر کر ایک درخت کی طرف لے گئے وہان چادر آپ کی درخت سے اٹک کر جدا ہوگئی آپنے فرمایا ای لوگو چادر میری مجہے دو واللہ قسم خدا کی اگر تہامہ کے درختون کے برابر بہی جانور ہون تو بانٹ دون اون کو تمہارے اوپر پہر تم نہ پاؤگے مجہہ کو بخیل اور نہ بزدل اور نہ خلاف گو پہر آئے آپ اونٹ کے نزدیک اور لیے اوس کی پیٹہہ کے بال اپنی چٹکی مین پہر فرمانے لگے سنو تم نہین لیتا مین اس فئے مین سے کچہہ اور نہ یہہ مگر خمس یعنی پانچوان حصہ

اور وہ خمس بھی پھر کر تمہارے ہی طرف میں آتا ہے یہ بات سنکر ایک آدمی آپ کے نزدیک آ کھڑا ہوا اور اس کے پاس
ایک گچھا تھا بالوں کا اور کہا اوس نے یا رسول اللہ میں نے لی ہے یہ چیز اس لیے کہ درست کروں اس سے کملے
اپنے اونٹ کی آپ نے فرمایا اوسکو جو حصہ کہ میرے لیے اور عبد المطلب کی اولاد کے لیے ہے بس وہ تیرا ہے اس
شخص نے کہا جب یہ معاملہ اس حد کو پہونچا اب مجھے حاجت نہیں اس کی اور پھینک دیا وہ بالوں کا گچھا۔ راوی بیان
کرتا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے داخل کر دو سوئی اور تاگا بھی اگر کسی نے لیا ہو دے کیونکہ
مال غنیمت کی چوری شرم اور ننگ اور عیب ہوگا چوری کرنے والے کے لیے دن قیامت کے ف ہبہ مشاع
اوسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز مشترک ہو کئی آدمیوں میں اور کوئی آدمی تقسیم ہونے سے پہلے اپنا حصہ کسی کو بخش دے
تو یہاں آپ نے اپنا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہوازن کے لوگوں کو بخشدیا یہی ہبہ مشاع ہے رجوع

الوالد فیما یعطی ولدہ باپ اپنے بیٹے کو دیکر پھر پھیر لیوے تو کیسا ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن
جدہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یرجع احد فی هبته الا والد من ولدہ والعائد فی
هبته کالعائد فی قیئه ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص کسیکو کوئی چیز دیکر پھیر لیوے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دیکر پھیر لیوے تو
مضائقہ نہیں کیونکہ دیے ہوئے چیز پھر لینے والا قے کر کے چاٹ لینے والے کی مانند ہے عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیة ثم یرجع فیها الا الوالد فیما
یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی عطیة ثم یرجع فیها کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء
ثم عاد فی قیئه ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز کسی
آدمی کو جو بخش دیوے کسی کو کوئی چیز یہ کہ پھر لے لیوے اوس سے وہ دی ہوئی چیز کو مگر باپ اپنے بیٹے کو
کوئی چیز دیکر پھیر لیوے اوس سے تو جائز ہے اوس کے لیے یہ بات اور فرمایا آپ نے دیکر پھیر لینے والے کی مثال
ایسی ہے جیسے کہ کتا کھاتا چلا جاتا ہے جب اوسکا پیٹ بھر جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے پھر کھا لیتا ہے وہ اپنی قے کو
عن طاوس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل لاحد ان یهب هبة ثم یرجع فیها
الا من ولدہ قال طاوس کنت اسمع وانا صغیر عائد فی قیئه فلم ندر انه ضرب له مثلا
قال فمن فعل ذلک فمثله کمثل الکلب یاکل ثم یقیء ثم یعود فی قیئه ترجمہ طاوس رضی سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کسی کو یہ بات کہ بخشش کرے اور پھیر لیوے اوس کو سوائے باپ کے
کہ وہ اپنے بیٹے سے پھیر سکتا ہے اور طاوس بیان کرتی ہیں میں نے سنا تھا اور میں اون دنوں چھوٹا تھا اور وہ لفظ
جو میں نے سنا تھا عائد فی قیئه تھا نہیں معلوم آپ نے یہ مثل بیان فرمائی تھی اوس شخص کے لیے یا نہیں اور وہ یہ ہے

پھر جو کوئی کرے یہ کام پس مثل اوس کے مثال کتے کی ہے کہ کھاتا ہی پھر قے کر دیتا ہے پھر کھا لیتا ہے اوس قے کو

ذکر الاختلاف لخبر عبد اللہ بن عباس

عبد اللہ بن عباس کی روایت جو اس بیان میں ہے اوس کے اختلاف کا بیان ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یرجع فی صدقته کمثل الکلب یرجع فی قیئه فیاکله ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کیونکہ کتا اوگل دیتا ہے اپنے کھائے ہوئے کو پھر کھا لیتا ہے اوس کو عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یتصدق بالصدقة ثم یرجع فیها کمثل الکلب قاء ثم عاد فی قیئه فاکله ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر جو پھیرتا ہے اوس کی مثل ایسی جیسی کتے کی مثل ہے قے کرتا ہی اور آپ اپنی قے کو کھا لیتا ہے عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یرجع فی صدقته کمثل الکلب یقیء ثم یعود فی قیئه ترجمہ عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کتے کا کام ہے قے کرنا اور اوس کو کھا لینا عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی هبته کالعائد فی قیئه ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو لوٹا لینے والا قے چاٹنے والے کی مانند ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی هبته کالعائد فی قیئه ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته کالعائد فی قیئه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بری مثال ہمارے لیے نہیں دیکر لینے والا اپنی چیز کو اپنی قے کو کھا لینے والے کی مانند ہے ف یعنی مسلمان کو چاہیے کہ بری شی سے اپنی مشابہت نہ پیدا کرے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنا مثل السوء الراجع فی هبته کالکلب فی قیئه ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاہیئے ہمارے لیے بری مشابہت پھیر لینے والا دیکر اپنی چیز کو کتے کی مانند ہے قے کر کے کھانے میں اپنی جیسا کتا اوگلی ہوئی چیز کو کھا جاتا ہے ایسی ہی دیکر پھیر لینے والا بھی ہوا

ذکر الاختلاف علی طاوس فی الراجع فی هبته

ذکر اوس اختلاف کا جو راویوں نے طاوس کی روایت میں کیا ہے عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی هبته کالکلب یقیء ثم یعود فی قیئه ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

۳ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنا مثل السوء الذی یعود فی هبته کالکلب یرجع فی قیئه

علیہ وسلم نے مثل اوس کی جو دیکر پھیر لیتا ہیو ے بنی کہ دی ہوئی چیز کو ایسی ہی جیسے کتا کہ قے کرتا ہے اور قے
کرتا ہے اور پھر اوسی قے کو دوبارہ کہالیتا ہے

کتاب الرقبی

کتاب رقبے کے بیان میں

عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرقبی جائزۃ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے جائز ہے ف رقبی یعنے زمین یا گھر دیدیوے کوئی آدمی کسی کو اس شرط پر اور یہہ کہکر کہ اگر پہلے مین مرجاؤن تو یہہ میرا مکان مثلاً تو لے لینا اور اگر تو مرگیا تو پہر مین مکان اپنا واپس لے لونگا عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل الرقبی للذی ارقبہا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کا مالک اوسی کو کیا جسکو دی تہی وہ چیز مالک نے ف کیونکہ یہہ ہبہ تہا اور ہبہ مین رجوع کرنا البتہ منع ہے عن ابن عباس قال لا رقبی فمن ارقب شیئا فہو سبیل المیراث ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہا اونہون نے رقبے کرنا نہین چاہیے پہر جس کسی نے رقبے کیا اوس کا راستہ میراث کا ہے ف یعنی رقبی لینے والے کے وارثون کو میراث مین دیا جائیگا

ذکر الاختلاف علی ابی الزبیر

اس حدیث مین جو ابی الزبیر پر اختلاف بیان کیا گیا ہے اوسکا ذکر ہے عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا اموالکم فمن ارقب شیئا فہو لمن ارقبہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مالونکا رقبے نہ کیا کرو پہر جو کوئی رقبے کرے کسی شے کا تو وہ شے جسکے لیے رقبے کیا گیا اوسی کے ہوگئے عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لمن اعمرہا والرقبی جائزۃ لمن ارقبہا والعائد فی ہبتہ کالعائد فی قیئہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری جائز ہی اور ہوتا ہی اوسکے لیے جسکو دیا جاتا ہے اور رقبے ہوجاتا ہے اوسکا جسکیواسطے رقبے کیا گیا لوٹا لینے والا دی ہوئی چیز کو ایسا ہی جیسی قے کرکر کہا لینے والا ف عمری اسکو کہتی ہین کسیکو گھر وغیرہ کچھہ دینا یہہ کہکر کہ تمام عمر کے لیے دیا تجکو یہہ گھر یا زمین عن ابن عباس قال العمری والرقبی سواء ترجمہ ابن عباس رض کا قول ہے کہ عمرے اور رقبے دونو برابر ہین ف اور بعض لوگون کے نزدیک عمری مین اور رقبے مین فرق ہے اور وہ فرق یہہ ہے عمرے کردینا کسی گہر یا زمین کا مالک کردینا ہے اور رقبے کرنا ایسا ہے جیسا کسی کو کوئی چیز مانگی ہوئی دیدینا وہ مانگ کرلیجانے والا اوس سے اپنا کام کرلیتا ہے اور وہ چیز دینے والے کی ہوتی ہے ابن عباس رض کے نزدیک دونون برابر ہین فرق کچھہ نہین عن ابن عباس قال لا تحل الرقبی ولا العمری فمن اعمر شیئا فہو لہ ومن ارقب شیئا فہو لہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی انہون نے کہا رقبے درست نہین ہی یعنی کسیکو گھر یا زمین دینا اس شرط سے کہ اگر دینے والا پہلے مرجاوے

تو وہ اس دیہری کے مالک ہو جاویگا اور جو لینے والا پہلے مرجاوے تو دینے والا اوسکو پہر لیگا رقبے اس کو
اسلیے کہتے ہین کہ اس مین ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے) اسی طرح جائز نہین عمری بہی **ف**
عمرے اس کو کہتے ہین کوئی شخص دوسرے سے کہے مین نے تجھکو اپنا گھر عمر بھر کے واسطے دیا **ت** پہر
فرمایا جو کوئی کسی شی کو عمرے کے طور پر دیوے پس وہ اوس کی ہے جسکو عمری دیا گیا اور جس شخص
نے رقبے مین دی کوئی شئے تو وہ رقبے لینے والی کی ہو گئے **ف** اس حدیث سے مراد یہ ہے رقبے
اور عمرے کرنا مخالف مصلحت کے ہے لیکن جب کر دیا پہر واپس لینا جائز نہین کیونکہ دینے کے بعد اوس کا ہو گیا
جسکو دیدیا **عن** ابن عباس قال لا تصلح العمرٰی ولا الرقبٰی فمن اعمر شیئا او ارقبہ فانہ لمن
اعمرہ و ارقبہ حیوتہ و موتہ ارسلہ حنظلۃ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے مصلحت کی بات
نہین عمرے کرنا اور رقبے کرنا پہر جسکو دی گئی کوئی چیز عمرے یا رقبے مین وہ چیز اوسی کی ہو گئی حیات
مین اور موت مین حنظلہ نے اسکو مرسل کیا ہے **ف** آخر سند مین سے حدیث کے بعد تابعی کے اگر کوئی
راوی گم ہو جاوے اوس حدیث کو مرسل کہتے ہین **عن** حنظلۃ انہ سمع طاؤسا یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الرقبٰی فمن ارقب برقبی فھو سبیل المیراث **ترجمہ** حنظلہ سے
روایت ہے کہ طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین رقبے
کرنا پہر جس کسی کو رقبے کے طور پر کوئی چیز دی گئی اوسکا راستہ ہے میراث کا **ف** یعنے دینے والے کا
اوس مین کچھ حق نہین بلکہ لینے والے کے وارثون کو دیا جاوے گا **عن** زید بن ثابت قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی میراث **ترجمہ** زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے یعنے زمین یا گھر لینے والے کے وارثون کی میراث ہو جاتا ہے
عن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی للوارث **ترجمہ** زید رض سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری میراث ہے وارثون کی **عن** زید بن ثابت عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی جائزۃ **ترجمہ** زید بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمرے کرنا جائز ہے **عن** زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرٰی
للوارث **ترجمہ** اوپر گزر چکا ہے **عن** زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
العمرٰی للوارث **ترجمہ** اوپر گزرا

باب العمرٰی

باب عمری کرنیکے بیان مین **عن** زید
بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرٰی ھی للوارث **ترجمہ** زید بن ثابت رض سے
روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے حق وارث کا ہے **عن** زید بن ثابت ان رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمری وارث کی ملک ہے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا وارث کے لیے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا فَہُوَ لِمُعْمَرِہٖ مَحْیَاہُ وَمَمَاتَہٗ وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اَرْقَبَ شَیْئًا فَہُوَ لِسَبِیْلِہٖ ترجمہ زید
بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کیا کسی شے کو
عمرے تو وہ شے اوسی کی ہوگئی جسکے واسطے عمرے کیا جیتے اور مرے پر اوس کے اور فرمایا رقبے
مت کیا کرو اور جس آدمی نے رقبے کیا کسی چیز میں تو وہ اپنے راستے میں جاوے گی یعنے
رقبے کا جو حکم ہے اوسکے موافق عمل ہوگا وہ جسکو رقبے دیا ہے اوسی کی ہو جاوے گی اور شرط
پر عمل نہ ہوگا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ ترجمہ
عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے جائز ہے ف
یعنے اگر کسی نے عمرے کیا تو جائز ہو جاوے گا اور وہ ہوئی چیز دوسرے کے ملک میں چلی
جاوے گی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ ترجمہ اوپر
گزرا عَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰی وَالرُّقْبٰی ترجمہ مکحول سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت رکھا عمرے اور رقبے کو ف یعنے بخشش کرنے
کے بعد اوسکے لوٹانے کا حکم نہ کیا بلکہ اوس بخشش کو قائم رکھا

ذِکْرُ اخْتِلَافِ الْفَاظِ النَّاقِلِیْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِی الْعُمْرٰی

جابر رض نے جو خبر اور حدیث کہ عمرے
کے باب میں ذکر کی ہے اور ناقلین نے اس خبر کے جو اوس میں اختلاف کیا ہے اوس کا بیان
کیا جاتا ہے عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَہُمْ فَقَالَ الْعُمْرٰی
جَائِزَۃٌ ترجمہ عطا نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ خطبے کے وقت فرمایا لوگوں کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرے جائز ہے یعنے نافذ ہو جاتا ہے کرنے کے بعد عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَہٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرٰی وَالرُّقْبٰی قُلْتُ وَمَا الرُّقْبٰی قَالَ یَقُوْلُ الرَّجُلُ
لِلرَّجُلِ ہِیَ لَکَ حَیَاتَکَ فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَہِیَ جَائِزَۃٌ ترجمہ عطا سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اور رقبے کرنے سے راوی نے اپنے استاد یعنے جابر رض سے
پوچھا رقبے کیا چیز اور کیا بات ہے اونہون نے فرمایا کوئی آدمی دوسرے شخص کو کہے چیز

تیری زندگی تک تیری ملک ہے اور تو ہی مالک ہے اسکا اسطرح ذکر کر دیا پھر اگر کسی نے کسی کو اسطرح
کہکر دیدیا تو وہ چیز اوسکی ہوجاتی ہے جسکو اسطرح کہا عن عطاء عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال العمری جائزۃ ترجمہ اوپر ہوچکا ہے عن عطاء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اعطی شیئا حیاتہ فہو لہ حیاتہ وموتہ ترجمہ عطا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس آدمی نے دی کوئی چیز کسی کو زندہ رہنے تک برتنا لینے کو وہ چیز اوس کی ہوگی زندگی میں اور مرنے
کے بعد بھی ف یعنی مرنے کے بعد لینے والے کے وارثوں کی ہوجاوے گی وہ شئے لوٹا کر دینے
والے کو نہ پہونچائی جاوے گی عن عطاء عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا
ولا تعمروا فمن ارقب او اعمر شیئا فہو لورثتہ ترجمہ عطاء نے جابر رض سے روایت کی ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے مت کیا کرو اور عمرے کرنا اچھا نہیں پھر جس کو رقبے دیا
جاوے گا یا عمرے کسی چیز میں تو وہ چیز اوس کے وارثوں کی ہوجاوے گی ف یعنی پہلے اوس
چیز کا مالک وہ شخص ہوجاتا ہے جسکو دیجاتی ہے اور اوس کے مرنے کے بعد اوس چیز کے مالک اوس کے
وارث ہیں الغرض وہ عمرے یا رقبے میں دی ہوئی چیز لوٹ نہیں سکتی سدا کو لینے والے کی ملک ہوجاتی ہے
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عمری ولا رقبی فمن اعمر شیئا او
ارقبہ فہو لہ حیاتہ ومماتہ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ عمرے کرنا چاہیے اور نہ رقبے کرنا اچھا ہے پھر جس کسی نے عمری یا رقبے کیا تو پھر وہ شئے اوس کی ہوگئی ہمیشہ
کو مرے وہ آدمی جس کو دی ہے وہ چیز یا جیتا رہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا عمری ولا رقبی فمن اعمر شیئا او ارقبہ فہو لہ حیاتہ ومماتہ ترجمہ ابن عمر رض سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رقبے ہے اور نہ عمرے پھر جس نے کیا عمرے کسی چیز میں یا
رقبے پھر وہ اوسی کا ہوگیا جیتے اور مرے جسکے لیے کیا گیا وہ عمرے اور رقبے عن ابن عمر
یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقبی وقال من ارقب رقبی فہو لہ ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کرنے سے اور فرمایا جو کوئی رقبے میں دے
کسی کو کوئی چیز وہ چیز اوسی کی ہوجاتی ہے جسکو دی عن جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اعمر شیئا فہو لہ حیاتہ ومماتہ ترجمہ کئی بار اوپر گزر چکا ہے عن جابر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار امسکوا علیکم اموالکم لا تعمروہا فانہ من
اعمر شیئا فانہ لمن اعمرہ حیاتہ ومماتہ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اے انصاری لوگو رکھو اپنے مال کو اپنے پاس عمرے نہ کرو اپنے مال میں پھر جو عمرے کریگا کسی چیز میں وہ
چیز دوسرے کی ہو جاوے جیتے زندگی میں اور مرنے کے بعد عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَبَعْدَ
مَمَاتِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگو سنبھال رکھو اپنے مالوں کو اور مت
عمرے کیا کرو ان مالوں میں پھر جو کوئی عمرے کریگا کسی چیز میں دوسرے کے لیے اوسکی زندگی بھر کیواسطے
وہ چیز اوسی کی ہو ئیگی جبتک جیتا رہے وہ اور مرنے کے بعد بھی وہ چیز اوس کی ہے ف اس کے فرمانے
سے یہہ غرض ہے کہ لوگ آگاہ ہو جاویں کہ عمرے ایک ہبہ اور بخشش ہے جو صحیح اور کامل طور پر زمانے ماضی میں
ہو چکی اور جسکو بخشش کی وہ اوس چیز کا مالک بھی پوری طور پر ہو گیا ہے بخشش کرنے والے کو وہ چیز پھر نہیں مل سکتی
جب یہ بات لوگوں کو معلوم کرا دے اب اس کے بعد جسکا جی چاہے وہ عمرے کرے جسکا جی چاہے نہ کرے یہہ
بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسواسطے جتا دی ہے کہ لوگ اسکو عاریت نہ سمجھیں عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْبٰى لِمَنْ اُرْقِبَهَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے اوسی کا ہے جس کے لیے رقبے کیا گیا عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے ہو جاتا ہے اوس کے لوگوں کا جسکو دیا گیا اور رقبے کے مالک بھی
اوسی کے لوگ ہوتے ہیں ف یعنی دینے والا اور اوس کے وارث اوس شخص سے نہیں لے سکتے جیتے جی
تو اوس کے قبضے میں رہیگی وہ چیز جسکو بخشش دی تھی اور اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارث لیوینگے
پھیر دینے والا کیونکر لے سکتا ہے اوسکو اور یہہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے عمرے تین قسم کا ہوتا ہے - ایک
تو یہہ ہے کہ دینے والا کہے میں نے یہ چیز تجھکو دی تیری زندگی تک اور تیرے مرنے کے بعد وارثوں
کو دی اسمیں کسی کا بھی خلاف نہیں سب کے نزدیک وہ شخص • اور اوس کے وارث مالک ہو جاتے ہیں
اس چیز کے اگر اوسکا کوئی وارث نہ ہوگا تو وہ مال بیت المال میں داخل ہو جاویگا اور اگر دینے والے نے یہہ کہکر
دیا کہ تیری زندگی تک دیتا ہوں یہہ گھر تجھکو اکثر علماء کے نزدیک اسکا حکم بھی اول کی مانند ہے اور بعضوں کے
نزدیک اول کی مانند نہیں بلکہ دینے والا پھر اس گھر کو واپس لے سکتا ہے لیکن یہہ قول زیادہ معتبر نہیں اور تیسری
یہہ ہے کہ دینے والا کہے دوسرے شخص کو یعنے جسکو دیتا ہے اور بخشش کرتا ہے اوسکو یوں کہکر دیوے کہ
تیری زندگی بھر کے واسطے یہ گھر میں نے تجھکو دیا اور تیرے مرنے کے بعد یہہ گھر میرا ہو جاویگا
اور اگر میں مرگیا تو میرے وارثوں کا ہو جاویگا صحیح قول یوں ہے کہ یہہ بھی اول کے مانند ہے یعنے دینے والے

کیطرف نہین ہوسکتا وہ گھر بلکہ لینے والے کا ہوگیا یا اوس کے وارثون کا ہوجاویگا اوس کے مرنے کے بعد اور دینے
والے نے زندگی کی جو شرط لگائی وہ فاسد ہے قابل اعتبار کے نہین

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ

ذکر اوس اختلاف کا جو زہری پر بیان کیا گیا ہے اس خبر مین عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا فَھِیَ لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ یَرِثُھَا مَنْ یَرِثُہٗ مِنْ عَقِبِہٖ
ترجمہ زہری نے عروہ سے اور عروہ نے جابر رض سے روایت کی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے
عمرے کیا کسی کے لیے وہ چیز اوسکی ہوگئی اور اوس کے بعد اوس کے وارثون کی ہے جو اوس کے پیچھے رہ
گئے ہین عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ اُعْمِرَھَا ھِیَ لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ
یَرِثُھَا مَنْ یَرِثُہٗ مِنْ عَقِبِہٖ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس
کے لیے ہے جسکے لیے عمرے کیا گیا اور اوس کے پچھلون کے لیے وارث اوس عمرے کا وہ ہے جو وارث ہوگا اوس
کے مال کا اوس کے پیچھے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ اُعْمِرَھَا ھِیَ
لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ یَرِثُھَا مَنْ یَرِثُہٗ مِنْ عَقِبِہٖ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرے اوس کے لیے ہے جس کے لیے عمرے کیا گیا ہے اور عمرے مین جو چیز اوس کو ملی ہے اوس کی ہے اور دنیا
کے بعد اوس کی ہے جو وارث پیچھے رہجاویگا اوس کے اور جو کوئی اوس کے مال کا وارث ہوگا وہی اوس عمرے کا
بھی وارث ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا
عُمْرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَھِیَ لَہٗ وَلِمَنْ یَرِثُہٗ مِنْ عَقِبِہٖ مَوْرُوثَۃٌ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر رض سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کسی آدمی کو عمرے مین دے کوئی چیز اوسکو اور اوس سے پیچھے رہجانے
والے کو تو وہ بخشش مین آئی ہوئی چیز اوس کے ملک ہے جسکو دی مالک نے اور پھر اوس کی ہے جو کوئی وارث
ہوگا اس بخشش لینے والے کا عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ اَعْمَرَ
رَجُلًا عُمْرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُہٗ حَقَّہٗ وَھِیَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِہٖ ترجمہ جابر رض سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے مین دی اپنی چیز دوسرے آدمی
کو اور اوس کے وارثون کو اوس نے اپنے بات سے اپنی حق کو مٹا یا اوس کے کہنے سے وہ چیز اوس کی ہوگئی
اور اوس کے پچھلون کی عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ عُمْرٰی
لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَاِنَّھَا لِلَّذِی یُعْطَاھَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِی اَعْطَاھَا لِاَنَّہٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیہِ
الْمَوَارِیثُ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عمرے کرے کسی کے
لیے اور اوس کے پیچھے رہنے والون کے لیے بیٹے اوس کے وارثون کے لیے البتہ اوس چیز دی ہوئی کا مالک

ہوجاتا ہے وہ پھیر دار شخص نہین لوٹ سکتی وہ چیز دینے والے کی طرف اس واسطے کہ اوس نے ایسی بخشش کی ہے
کہ اوس مین میراث ہوگئی ہے لینے والے کے وارثون کے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قضى انه من اعمر رجلا عمرى له ولعقبه فانها للذي اعمرها يرثها من صاحبها الذي
اعطاها ما وقع من مواريث الله وحقه ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے دیا کسی کو کچھہ عمرے کے طور پر اور مالک کر دیا اوسکو اور پچھلے وارثون کو اوس عمرے
کا تو مالک ہوگیا وہ آدمی اوس چیز کا اب اوس کے وارث بموجب اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصون کے اوس
عمرے کو لیں گے اور دینے والے کو کچھہ نہ ملے گا عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى
في من اعمر عمرى له ولعقبه فهي له بتلة لا يجوز للمعطي منها شرط ولا ثنيا قال ابو سلمة
لانه اعطى عطاء وقعت فيه المواريث فقطعت المواريث شرطه ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آدمی کے حق مے مین جس نے عمرے مین دی اپنی چیز
دوسرے آدمی کو اور اوس آدمی کے وارثون کو جو پیچھے رہ جاوین اوس کے مرنے کے اور وہ حکم یہ ہے
آپ نے فرمایا وہ بتلہ ہے یعنے وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو دینے والے کو نہین مل سکتی اور دینے
والے کو جائز نہین کوئی شرط لگانا اوس مین اور نہ استثنا کرنا ابو سلمہ فرماتے ہین وہ عطیہ اس واسطے
نہین پھر سکتا کہ اس دینے والے نے ایسی طرح بخشا اور دیا ہی کہ اوس مین لینے والے کے وارثون کی میراث
ثابت ہوگئی ہے پھر قطع کر دیا وارثون نے اوسکی شرط کو ف یعنے اگرچہ وہ شرط لگا دے کہ پھر یہ چیز مین
لے سکتا ہون مگر وہ شرط لغو ہے کیونکہ اوس نے خود کہدیا کہ یہ عمرے تیرے لیے اور تیرے وارثون کے
لیے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل اعمر عمرى له ولعقبه قال قد اعطيتكها
وعقبك ما بقي منكم احد فانها لمن اعطيها وانها لا ترجع الى صاحبها من انه اعطاها
عطاء وقعت فيه المواريث ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی
نے عمرے کیا کسی کے لیے اور اوس کے وارثون کے لیے اور کہا اوس دینے والے نے دوسرے کو بخشا
مین نے تجھکو وہ گھر یا اور کچھہ چیز اور بخشا تیرے پچھلون کے لیے جبتک اون مین سے کوئی باقی رہی تو اب
وہ گھر اوس کے لیے ہوگیا جسکو دیا اوس دینے والے سے اب وہ نہین پھر سکتا ہے دینے والے
کیطرف اسواسطے کہ اوس دینے والے نے اسطور پر بخشش کی کہ واقع ہوگئین اوس مین میراثین یعنے
ترکے مین وارثون کو لگ گیا اب اوسکا پھرنا دینے والے کی طرف ممکن نہین عن جابر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالعمرى ان يهب الرجل الهبة ولعقبه ويستثني ان

حدثت بك حدثت وبعقبك مواتی وإن تقبض إنها لمن أعطيها ولعقبه ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے باب مین اگر بخشدے کوئی شخص کسیکو کچھ چیز اور ملک
کرے اوس چیز کا اوس آدمی کو اور اوس کے پیچھے رہ گیون کو اور استثنا کرے یون کہکر اگر تو سے تیرے
اوپر کوئی حادثہ یا پچھلون پر تیرے اوسوقت وہ چیز میری ہے اور میرے پیچھے رہ جانے والون کی
اس طرح کہکر دینے اور شرط لگا لینے پر ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بخشش مین دی گئی چیز جو
کا مالک ہوگیا وہ دوسرا آدمی جسکو وہ چیز بخشدی اور مالک ہوگئے اوس چیز کے اوس دوسرے آدمی
کے جو وارث ہین غرض یعنی باوجود استثنا کرنے اور شرط لگانے کے بھی آپ نے فرمایا کہ مالک کو وہ چیز
پھر پلٹ نہین سکتی عن جابر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى لمن وهبت له ترجمہ
جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس آدمی کا ہوجاتا ہے جسکو بخشش کیا گیا عن
جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى لمن وهبت له ترجمہ اوپر گزرا عن
أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عمرى فمن أعمر شيئا فهو له ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کرنا اچھا نہین لیکن جس کسی نے عمرے مین
دے دی کوئی چیز بس وہ چیز اوسی کی ہوگئی جسکو دی عن أبي هريرة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال من أعمر شيئا فهو له ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی چیز مین وہ چیز اوسی کی ہوگئی جسکو دی مالک نے عن أبي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن شريح قال قضى نبي الله
صلى الله عليه وسلم العمرى جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن أبي هريرة أن نبي الله صلى الله عليه و
سلم قال العمرى جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن قتادة كان الحسن يقول العمرى جائزة ترجمہ
قتادہ سے روایت ہے کہ حسن کہتے تھے کہ عمرے جائز ہے یعنی جسکے لیے عمرے کیا جاتا ہے وہ چیز اوسی کی ہو
جاتی ہے عن قتادة قال الزهري إنما العمرى إذا أعمر وعقبه من بعده فإذا لم يجعل
عقبه من بعده كان للذي يجعل شرطه ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہا زہری نے عمرے جب دیا
جاوے کسی کو اوسکی زندگی بھر اور بعد اوس کے اوس کے وارثون کو تو پھر وہ دینے والے کیطرف نہ پھرے گا اور
جو اوسکی وارثون کے لیے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے عن
قتادة سئل عطاء بن أبي رباح فقال حدثني جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال العمرى جائزة قال قتادة فقال الزهري كان الخلفاء لا يقضون بها قال

عطاء قضی بھا عبد الملک بن مروان ترجمہ قتادہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے عطاء بن ابی رباح سے اونہوں نے بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے حدیث سنائی مجھکو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے جائز ہے ف یعنے جیسا عمرے دینے والا شرط کرے اوسی کے موافق عمل ہوگا ت قتادہ زہری سی سنکر بیان کرتے ہین کہ خلفا نے اس کے موافق حکم نہین کیا یعنے ابوبکر اور عمر نے عمرے کے جواز کا حکم نہین دیا۔ مگر عطا کہتے ہین کہ عبد الملک بن مروان نے اسکے موافق حکم دیا ف عبد الملک بن مروان بنی امیہ مین سے ایک خلیفہ تہا اوس نے عمرے کے جائز ہونے کا فتوے دیا مگر خلفاے راشدین نے عمرے کو ناجائز کہا اور وہی صحیح ہے عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجھا عورت اپنے خاوند کے بے پوچھے کسی کو کچھہ دیوے اوسکا بیان ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامرأۃ ھبۃ فی مالھا اذا ملک زوجھا عصمتھا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص یہ روایت بیان کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز عورت کو ہبہ اور بخشش کرنا اپنے مال مین سے اوس وقت کہ جسوقت مالک ہوگیا مرد اوسکی عصمت کا عن عبد اللہ بن عمرو عن جدہ قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قام خطیبا فقال فی خطبتہ لا یجوز لامرأۃ عطیۃ الا باذن زوجھا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی جب فتح کیا مکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہوتے آپ خطبہ پڑہنے کو اور بیان کیا آپنے خطبے مین نہین جائز کسی عورت کو کہ بخشے کسی کو کچھہ بے حکم اپنے خاوند کے عن عبد الرحمن بن علقمۃ الثقفی قال قدم وفد ثقیف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھم ھدیۃ فقال اھدیۃ ام صدقۃ فان کانت ھدیۃ انما یبتغی بھا وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقضاء الحاجۃ وان کان صدقۃ فانما یبتغی بھا وجہ اللہ عز وجل قالوا لا بل ھدیۃ فقبلھا منھم وقعد معھم یسائلھم ویسائلونہ حتی صلی الظھر مع العصر ترجمہ عبد الرحمن بن علقمہ سے روایت ہے آئے ایلچی ثقیف کے یعنی ایک قبیلے کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اونکے ساتہہ کچھہ تحفہ بھی تہا آپنے فرمایا اون سے یہہ تحفہ ہے یا صدقہ یعنے خیرات ہی اگر یہہ تحفہ ہے تو اوس مین خوشنودی ہی اللہ کے رسول کی اور حاجت روائی کی چیز ہے اور اگر صدقہ یعنے خیرات ہے تو اوس مین خوشنودی ہی اللہ عزت اور بزرگی والے کی اون ایلچیون نے یہہ سنکر عرض کیا نہین یہہ صدقہ نہین بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے آپ نے اوسوقت اوسکو قبول فرمایا اور بیٹہے آپ اون کے پاس باتین

کر دینے گئے اون سے اور وہ لوگ سونگ سے لگے آپ سے یہانتک کہ پڑھی ظہر اور عصر کی نماز ملا کر ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ہدیہ اور صدقہ میں یہ فرق ہے جو کچھ آپنے فرمایا تعیم ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی
الفت ادائی کے لیے ہوتا ہے اور صدقہ اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے دیا جاتا ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ
ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں چاہتا ہوں
کسی کا ہدیہ اور تحفہ قبول نکروں مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا ف کیونکہ یہ لوگ عالی ہمت
ہوتے ہیں ایک گنوار نے آپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اوسکو چھ اونٹ دیے جب بھی وہ ناخوش رہا تب آپنے
یہ حدیث فرمائی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ تُصُدِّقَ
بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔ اِخْتِصَاصُ كِتَابِ الرُّقْبٰى وَالْعُمْرٰى
ترجمہ انس رض سے روایت ہے دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک روز گوشت آپنے فرمایا کیسا ہے یہ
گوشت لوگوں نے یعنے گھر والوں نے عرض کیا کہ بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا تھا یہ سنکر آپنے فرمایا صدقہ
بریرہ کیواسطے تھا ہمارے واسطے ہدیہ ہے ۔ تمام ہوئی کتاب جو رقبی اور عمری کے بیان میں تھی ۔

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنٌ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ
الْقُلُوْبِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ کہکر قسم کہایا
کرتے تھے یعنے قسم ہے مجھکو اوس کی جو دلوں کا پھیرنے والا ہے

اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ مصرف القلوب کے لفظ کی قسم کہانے کا بیان عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ ترجمہ سالم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہیں تھی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ کے کلمے کے ساتھ یعنی نہیں
نہیں قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی ف دلوں کا پھیرنے والا اللہ ہی ہے

اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالی کی عزت کی قسم کہانے کا بیان عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ
اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ
اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ
لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ

اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَی النَّارِ وَ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ یَرْکَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِکَ لَا یَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَ بِهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ تعالی نے جنت کو اور آگ کو بہیجا جبرئیل علیہ السلام کو بہشت کیطرف اور فرمایا کہ دیکھ اوسکو اور دیکھ کیا کیا تیار کیا ہے ہمنے جنت والون کے لیے اوس مین جبرئیل علیہ السلام نے آکر دیکھا اوسکو پھر جاکر جناب باری مین عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی وہ ایسی چیز ہے جو کوئی سنیگا اوسکا حال داخل ہوے بغیر نہ رہیگا یعنی ہر کوئی اوسی مین داخل ہوگا پھر حکم ہوا اوس کیواسطے وہ ڈہانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتون سے پھر حکم کیا جبرئیل علیہ السلام کو اب پھر جاکر دیکھ جنت کو اور اوس چیز کو جو جنت مین تیار کی گئی ہے جنتیون کے لیے اوس مین پھر جاکر دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے بہشت کو تو ڈہانپی ہوئی پایا اوسکو مکروہ اور ناپسند چیزون سے ف مکروہ اور ناپسند چیزون سے مراد وہ نیک کام ہین جنکا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور مشکل ہوتا ہے جبتک نفس کو نہ مارے جنت ملنا دشوار ہے دنیادارون کو جنتیون کے کام برے معلوم ہوتے ہین اور بہشتی لوگون کی وضع اور معیشت سے یہہ لوگ چڑتے ہین خصوصًا اس تیرہوین صدی مین کسقدر مسلمان بدفاسقون اور کافرون کا زور ہے خدا پناہ مین رکہے ہزارون علم والے کافرون کی چال پسند کرتے ہین اور دوسرون کو بھی اپنے ساتھ لپیٹ لیے جاتے ہین ف پھر آکر جناب باری مین عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی اب تو اسکا یہہ حال ہے کہ مجہے خوف ہوا اس بات کا شاید کوئی بھی نہ جاوے گا اوس مین اور کے بعد حکم ہوا جا دیکھ آگ یعنے دوزخ کو اور اوس تیاری کو جو دوزخیون کے لیے کی گئی ہے وہان آکر دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے چڑہی جاتی ہے ایک پر ایک ف یعنے اوس مین نہایت شدت اور حدت ہی اوسکی زور اور حدت کے ایک پر ایک غالب ہوتی جاتی ہے اوسمین جانا مشکل ہے ت جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی قسم ہے تیری عزت کی اوس مین کوئی نہ جاوے گا پھر جناب باری کا حکم ہوا تو فورًا ڈہانپ دی گئی دل لگی چیزون سے پھر جاکر جبرئیل علیہ السلام نے اوسکو دیکھا اور عرض کیا جناب باری مین قسم ہے تیری عزت کی اب اوسکی حال کو دیکھکر یہہ خوف ہوا مجھکو اوس مین جانے بغیر ایک بھی باقی نہ رہے گا ف کیونکہ دوزخ مین جانے کے کام نفس کو نہایت بہلے اور لذت دار معلوم ہوتے ہین پھر ہر شخص اون کامون مین پہنس جاتا ہے مگر وہی شخص جسکو اللہ بچاوے اس حدیث کے یہان لانے سے مقصود یہہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے قسم کہائی اللہ جل جلالہ کے عزت کی تو معلوم ہوا کہ یہہ قسم جائز ہے

اَلتَّشْدِیْدُ فِی الْحَلْفِ بِغَیْرِ اللّٰہِ

الله کے نام کے سوا قسم کہانے پر شدت کرنیکا بیان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من كان حالفا فلا يحلف الا بالله وكانت قريش تحلف بآبائها فقال لا تحلفوا بآبائكم
ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہایا کرے تو اللہ کے
نام کے سوا کسی کی قسم نہ کہایا کرے اور قریش کی عادت تھی اپنے باپون کے نام پر قسم کہانے کے آپ نے
منع کیا کہ باپون کی قسم مت کہایا کرو عن ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کرتا ہے تم کو اللہ تعالے باپون کی قسم کہانے سے ف یعنی قسم کہانے
مین غیر کے نام کو بندگی ہے خدا کے برابر اور غیر کے نام کی اتنی بزرگی کرنا کفر ہے اسی واسطے علما نے کہا ہے
غیر کی قسم کہانا کفر ہے الحلف بالآباء باپون کی قسم کہانے کا بیان عن سالم عن ابيه
انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم عمر مرة وهو يقول وابي وابي فقال ان الله ينهاكم
ان تحلفوا بآبائكم فوالله ما حلفت بها بعد ذاكرا ولا آثرا ترجمہ سالم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین وہ حضرت عمر سے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایکبار وابی وابی کا کلمہ یعنی
باپ کی قسم مجھکو باپ کی قسم مجھکو آپ نے اون کو فرمایا اللہ منع کرتا ہے تم کو باپ کی قسم کہانے سے
حضرت عمر کہتے ہین اللہ کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد مین نے پھر کبھی باپ کی قسم نہین کہائی نہ اپنے
کسی اور سے نقل کرکے عن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله ينهاكم
ان تحلفوا بآبائكم قال عمر فوالله ما حلفت بها بعد ذلك ذاكرا ولا آثرا ترجمہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپون
کی قسم کہانے سے حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی جب سے مین نے یہ سنا تو پھر مین نے قسم نہین کہائی باپون
کی نہ اپنی طرف سے نہ اور کسی کی بات نقل کرکے عن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم قال عمر فوالله ما حلفت بها بعد ذاكرا
ولا آثرا ترجمہ اور گزرا الحلف بالامهات ماؤن کی قسم کہانے کا بیان عن
ابی ہریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحلفوا بآبائكم ولا بامهاتكم
ولا بالانداد ولا تحلفوا الا بالله ولا تحلفوا بالله الا وانتم صادقون ترجمہ ابوہریرہ رض سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہ کہایا کرو باپون کی اور ماؤن کی اور شریکون
کی یعنی بتون کی اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کہایا کرو اور اللہ کی قسم بھی کہاو تو سچی کہایا کرو الحلف

باب سوی الاسلام اسلام کے سوا اور کسی ملت اور دین کی قسم کہانے کے بیان مین

عن ثابت بن الضحاک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف بملة سوى الإسلام كاذبا فهو كما قال قال قتيبة في حديثه متعمدا وقال يزيد كاذبا فهو كما قال ومن قتل نفسه بشيء عذبه الله به في نار جهنم

ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی ملت اور دین کی سوائے دین اسلام کے جہوٹی قسم وہ آدمی ویسا ہی ہوگا جیسے قسم کہائی اوس نے ف مثلاً کسی نے کہا اگر مین یہہ کام نہ کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے نعوذ باللہ اور جہوٹا ہوگیا اپنے قسم مین یعنی جس کام پر اوس نے قسم کہائی تہی وہ کام بہی نہ کیا تو وہ اپنے کہے کے موافق ہوگیا وہی جو اوس نے کہا تہا ف اور جسنے مار ڈالی اپنی جان کسی چیز سے عذاب کریگا اللہ تعالے اوسکو اوسی چیز سے جیسے اوس نے اپنے تئین مار ڈالا تہا دوزخ مین ف الکر ف جیسا کسی نے اپنے تئین ہلاک کیا چہری سے تو عذاب کیا جاویگا اوسکو قیامت کے دن وسی چہری سے اسطور پر کہ دی جاوے گی اوس کے ہاتھ مین وہ چہری اور کاٹے گا اپنے تئین ہمیشہ جبتک خدائے تعالے چاہے ف اور بیان کیا قتیبہ نے جو استاد ہین مصنف کے اپنے حدیث مین لفظ متعمدا کا بجائے کاذبا کی جگہہ اور معنے متعمدا کے قصدا اور جان کر خلاف کیا اپنے قسم کا اور یزید جو دوسری استاد ہین مصنف کے اس حدیث کی سند مین اونکی روایت مین کاذبا کا لفظ ہے یعنے اسلام کے سوا کی قسم کہائی اور پہر جہوٹا ہوگیا اپنی قسم مین تو وہی ہوجاسے گا جو جس نے اپنے کو ٹہیرایا تہا علما نے کہا ہے کہ یہہ برطریق تہدید کے ہے کافر نہ ہوگا بلکہ یہہ گناہ بولنے کا کفارہ دیوے

عن ثابت بن الضحاک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حلف بملة سوى الإسلام كاذبا فهو كما قال ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی دین اور ملت کے سوائے اسلام کے اور جہوٹا ہوا اوس قسم مین پہر وہ وہی ہے جو اوس نے اپنے تئین ٹہرایا

الحلف بالبراءة من الإسلام قسم کہانا اسلام سے بیزار ہونے کی

عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال إني بريء من الإسلام فإن كان كاذبا فهو كما قال وإن كان صادقا فلم يعد إلى الإسلام سالما ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے مین بری ہون اسلام سے اگر وہ جہوٹا ہے تو ویسا ہی ہے جیسا اوس نے اپنے تئین ٹہرایا اور اگر وہ سچا ہے تب بہی نہ پہریگا اسلام کیطرف سلامت ف یعنی گناہ سے تب بہی خالی نہین کیونکہ

بیزار ہونا اسلام سے اپنے زبان سے قبول کیا **اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ** کعبہ کے قسم کہانے

کا بیان عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ

وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَحْلِفُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ اَحَدُهُمْ مَا شَاءَ

اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ ترجمہ ایک عورت جہینہ کے قبیلے کی روایت کرتی ہے آیا ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم

پاس اور کہنے لگا تم اللہ کے لیے شریک ٹہراتے ہو اور تم شرک کرتے ہو اور کہتے ہو تم ماشاء اللہ وشئت یعنی

جاہے اللہ اور چاہو تم اور کہتے ہو تم لوگ والکعبۃ یعنے قسم ہے کعبے کی پھر حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگون کو جسوقت تم ارادہ کرو قسم کہانے کا تو ورب الکعبۃ کہا کرو یعنی قسم ہے کعبے کے رب کی اور اگر کوئی

کہنا چاہے ماشاء اللہ تو اوس کے بعد ثم شئت کہا کرے وشئت نکہا کرے **ف** کوئی شخص ہو اچھی بات

کہے تو قبول کرنا چاہیے اوس یہودی کا کہا سنا آپنے اور لوگون کو حکم کر دیا والکعبۃ کے جگہہ ورب الکعبۃ کہا

کرین اسکے معنے یون ہوئے یعنے قسم ہے کعبے کے خدا کی اب وہ لفظ درست ہو گیا اور ماشاء اللہ وشئت کہا

کرتے تھے اسکے معنے وہ بات کہ اللہ چاہے اور تم چاہو اس کلمہ مین ذرا سو ادب تہا آپنے اتنا سو ادب

بھی گوارا نہ کیا اور فرمایا کہ ماشاء اللہ ثم شئت کہا کرو وہ بات جو چاہے اللہ تعالے اور اوس کے بعد تیرا چاہنا

بھی ہو **اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ** بزرگون یعنے جہوٹے معبودون کے قسم کہانے کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا

بِالطَّوَاغِيْتِ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مت قسمین کہایا کرو

باپون کی اپنے اور جہوٹے معبودون کی **اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ** لات کی قسم کہانے کا بیان عَنْ

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ترجمہ ابوہریرہ رضی روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے لات کی (نام تہا ایک بت کا) اوسکو چاہیے کہے

لا الہ الا اللہ اور جو کوئی کہے اپنے ساتہہ والے کو آؤ جوا کہیلین گے اوسکو چاہیے کہ کچھ صدقہ کرے

اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لات اور عزّے کی قسم کہانے کا بیان عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

فَقَالَ لِيْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاَخْبِرْهُ فَاِنَّا لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

ثلاث مرات و تعوذ باللہ من الشیطان ثلاث مرات و اتفل عن شمالک ثلاث مرات و لا تعد له

ترجمہ مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے بیان کیا اون کے باپ نے ہم باتین کر رہی تہے لوگون مین اور اون دنون مین نیا نیا مسلمان ہوا تہا میرے مونہہ سے نکلگیا باللات والعزی یعنے قسم ہے لات اور عزی کی مجہکو ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے کہا بری بات کہی تو نے اچل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر کہہ دے یہہ بات اور کہا اوس نے ہمارے نزدیک تو تو نے کفر کی بات کہی مصعب کے باپ کہتے مین ہم حضر آپکے پاس اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ حال آپ نے فرمایا تو لا اله الا اللہ وحده تین بار کہہ لے اور اعوذ باللہ پڑہ ف یعنی اس گناہ کا یہی کفارہ ہے اور بہولے کر مونہہ سے نکلجاوے تو اوس سے آدمی کافر نہین ہوتا لیکن برا کلمہ ہے ت اور فرمایا کہ تین بار اعوذ باللہ من الشیطان جب پڑہ چکے تو تین بار بائین طرف تہوک دے اور پہر کبہی ایسے قسم نکہا یو عن مصعب بن سعد عن ابیه قال حلفت باللات والعزی فقال لی اصحابی بئس ما قلت قلت هجرا فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم فذکرت ذلک له فقال قل لا اله الا اللہ وحده لا شریک له له الملک و له الحمد و هو علی کل شیء قدیر و انفث عن یسارک ثلاثا و تعوذ باللہ من الشیطان ثم لا تعد ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اون کے باپ نے بیان کیا کہ مین نے قسم کہائی لات اور عزی کی میرے ساتہ والے نے سنکر کہا بری بات کہی تو نے اور فحش کلام ہے پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہ حال آپ کے روبرو آپ نے فرمایا لا اله الا اللہ وحده لا شریک له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر پڑہ کر تہوک اپنے بائین طرف تین بار اور اعوذ باللہ من الشیطان پڑہ اور پہر ایسا نکریو یعنے ایسے قسم نکہانا اور لا اله الا اللہ کے معنے یہہ ہین یعنی نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کے جو یکتا ہے اور اوسکی جوڑ کا کوئی نہین اوسی کی بادشاہت ہے سب جگہہ اور اوسی کو تعریف اور خوبی ہے ہمیشہ اور وہ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکہتا ہے

ابرار القسم

قسمون کے پورا کرنے کے بیان مین عن البراء بن عازب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بسبع امرنا باتباع الجنائز وعیادة المریض وتشمیت العاطس واجابة الداعی ونصر المظلوم وابرار القسم ورد السلام ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا۔ اول تو اون مین سے پیچہے جانا جنازون کے اور بیمار کو پوچہنے کو جانا۔ اور چہینک کا جواب دینا یعنے جب چہینکنے والا الحمد للہ کہے اوسوقت یرحمک اللہ کہنا یعنی رحم کرے اللہ تعالی تیرے پر اور دعوت اگر کوئی دے قبول کرنا اور جسپر ظلم ہوا یا ہو رہا ہے اوسکی مدد کرنا جسطرح سے بن آوے اور

قیدیون کو چہڑانا اور سلام کا جواب دینا **مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى خَيْرًا مِّنْهَا**
کسی نے قسم کہائی کسی چیز کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بعد قسم کے اوسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے وہ آدمی **عَنْ**
اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ يَمِيْنٌ اَحْلِفُ عَلَيْهَا فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُهٗ ترجمہ ابو موسے رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی قسم روے
زمین پر ایسی نہین ہے اگر مین قسم کہاؤن اور پہر بہتر جانون مین اس کے سوا کو تو وہی کام کرون مین جو
بہتر ہے **ف** یعنی قسم کا کفارہ دیکر وہ کام کرون تا کہ اچہی بات سے انکار کرنا لازم نہ آوے **اَلْكَفَّارَةُ
قَبْلَ الْحِنْثِ** قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان **عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ**
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا
اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ
فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ
فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا
خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ ابو موسے اشعری سے
روایت ہے آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یعنے اکیلا نہین بلکہ اپنی قوم کی جماعت مین ملکر
آیا تہا اور آئے تہے ہم سب اس غرض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگین آپ نے
ہم لوگون کو فرمایا واللہ مین تم کو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے لیے نہین
ابو موسے فرماتے ہین ہم ٹہر رہے جتنی دیر اللہ نے چاہا اتنی مین آئے کچہہ اونٹ پہر حکم ہوا ہمارے
لیے تین اونٹ دینے کا جب ہم وہان سے روانہ ہوئے تو لوگ آپس مین تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواری مین ہم
کو مبارک نہ ہونگے کیونکہ جب ہم نے آپ کے پاس اگر سواری مانگی آپنے قسم کہائی اور فرمایا کہ تم کو سواری
نہ دینگے ابو موسے رض فرماتے ہین ہم آئے آپ کے پاس اور تذکرہ کیا آپ سے اوس بات کا جو ہم نے آپس
مین کہی تہی آپنے فرمایا مین نے تم کو سواری نہین دی بلکہ اللہ تعالے نے دی ہے اور فرمایا یہ بات اللہ کی
قسم مین جو قسم کہاتا ہون اور پہر بہتر دیکہتا ہون اوس کے غیر کو اوس سے تو کفارہ دیدیتا ہون اپنی قسم کا اور
کرتا ہون وہ کام جو بہتر ہوتا ہے اوس قسم سے **ف** پہلے کفارہ دینا اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا میں
کفارہ دیتا ہون اور پہر اوس کام کیطرف آتا ہون جسکو بہتر جانتا ہون **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا

مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہی انہون نے سنا اپنے باپ سے
اونہون نے دادا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوکوئی قسم کہاوے کسی چیز پر پھر سمجھے اوس کے غیر مین بہتری
اول کفارہ دے کر سوے اپنی قسم کا پھر رجوع کرے اوسکام کیطرف جو بہتر نظر آیا ہے اوسکو اوس چیز سے جسپر قسم کہائی تھی
ف یعنی اپنے قسم پر برقرار ہے بلکہ قسم کو توڑ ڈالے اور اوسکا کفارہ دے کر وہ کام کرے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَنْظُرِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهِ ترجمہ عبدالرحمان بن سمرۃ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوکوئی قسم کہاوے تم مین سے کسی بات پر پھر سمجھے اوس کے خلاف مین
بھلائی توچاہیے کہ کفارہ دیوے اپنے قسم کا اور نظر کرے اوس کو جو بہتر ہے اوس سے اور آوے اوس کام کی
طرف جو بہتر ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ
عَلَى يَمِينٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عبدالرحمان بن سمرہ رض سے روایت ہی فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو جب تو قسم کہاوے کسی چیز پر پہلے کفارہ دے اپنی قسم کا پھر کر اوس
کام کو جو بہتر ہو اوس چیز سے جسپر تو نے قسم کہائی تھی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ
وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ اوپر گزرا

اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ
ترجمہ عدی بن حاتم رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوکوئی قسم کرے کسی
چیز پر پھر سمجھے اوس کے غیر مین بھلائی اول کرے اوس کام کو جو بہتر ہے اور پھر کفارہ دیوے اپنے
قسم کا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا ترجمہ اوپر گزرا
عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ ترجمہ عدی بن حاتم رض سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوکوئی قسم کرے کسی بات پر پھر دیکھے اوس کے سوا
بہتری تو کرے اوسی کام کو جو بھلا ہے اور چھوڑ دے اپنی قسم کو عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَحْوَصِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي أَتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي

لمحتاج الیک فیاتینی فیسألنی وقد حلفت ان لا اعطیہ ولا اصلہ فامرنی ان اتی الذی
ھو خیر وان اکفر عن یمینی ترجمہ ابی زعراء نے اپنے چچا سے ابی الاحوص سے اور وہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین کہا اونہون نے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ سے یا رسول اللہ میرے
چچا کے بیٹے کی بات دیکھی آپنے مین اوس کے پاس اگر کچھہ مانگتا ہون تو نہین دیتا مجھکو اور رشتہ داری
کا بہی برتاو نہین برتا ف یعنی جیسا بہائیون کو بہائیون سے سلوک کرنا چاہیے میرے ساتہ نہین کرتا
ف اور اوسکو کچھہ کام پڑتا ہے تو میرے پاس آکر مانگتا ہے اس سبب سے مین نے بہی قسم کہائی کہ مین بہی
اوسکو کچہہ نہ دونگا اور قرابت کا بہی لحاظ نہ کرونگا آپنے حکم کیا مجھکو کہ تو وہ کام کر جس مین بہلائی ہو اور
اپنی قسم کا کفارہ دیدے عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا الیت علی یمین فرأیت غیرہا خیرا منہا فأت الذی ہو خیر وکفر عن
یمینک ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
قسم اور عہد کرے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو اوس کے غیر مین بھلائی تو آیا اوس کام کیطرف جس مین
بہلائی ہے اور کفارہ دیدے اپنی قسم کا عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا حلفت علی یمین ثم رأیت غیرہا خیرا منہا فأت الذی ہو خیر منہا
وکفر عن یمینک ترجمہ اوپر گزرا عن عبد الرحمن بن سمرة قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا حلفت علی یمین فرأیت غیرہا خیرا منہا فأت الذی ہو خیر وکفر
عن یمینک ترجمہ اوپر گزرا الیمین فیما لا یملک جس چیز کا آدمی مالک نہین اوس کی
قسم کہانے کے بیان مین عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا نذر ولا یمین فیما لا تملک ولا فی معصیة ولا قطیعة رحم ترجمہ
عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور قسم اوس چیز کی نہین ہو سکتی جسکا آدمی مالک نہین اور گناہ کی بات
اور قطع رحمی مین بہی قسم نہین ہو سکتی ف غیر ملک مین نذر کرنا مثلا کوئی کہے اگر اچہی ہو جاوے
میرے بیماری تو فلانے کا جو غلام ہے اوسکو آزاد کرونگا قسم جیسے کسی نے قسم کہائی کہ مین اپنے
بہائی یا بہتیجے سے سلوک نہ کرونگا تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے اور اوسکا کفارہ بہی ادا کرنا چاہیے عن
حلف فاستثنی جو کوئی قسم کہانے کے بعد انشاء اللہ کہدیوے اوسکا بیان ابن عمر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف فاستثنی فان شاء مضی وان شاء ترک غیر حنث

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاکر ان شاء اللہ کہے پھر اگر
پوری کی یا نہ کرے کفارہ نہ ہوگا ف لیکن ان شاء اللہ کہنا استثنا جب ہے کہ قسم کے ساتھ متصل ہووے اور اگر بہت دیر کی
تو معتبر نہیں **اَلنِّيَّةُ فِي الْيَمِيْنِ** قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا
اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ترجمہ عمر بن خطاب رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام ہو اوس میں نیت کا اعتبار ہے اور آدمی کو وہی چیز ملے گی جو اوس نے
نیت کی ہوگی اجب یہ بات معلوم ہوئی تو جو کوئی ہجرت کرے اللہ اور اوس کے رسول کیطرف تو وہ ہجرت
یعنی گھر در تعلق کو چھوڑنا اسی کیواسطے ہوگا اور جو کوئی ہجرت کرے دنیا کے لیے یعنی اس خیال سے کہ ہجرت
کرونگا تو مال ہاتھ آوے گا یا عورت کے لیے کہ اوس سے نکاح کرونگا تو اوس کی ہجرت انہی چیزوں کیطرف
ہوگی یعنی عورت اور دنیا کے ثواب اوسکو کچھ ملنے والا نہیں ہر کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضرور ہے
ایسا ہی قسم میں بھی نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے **تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ**
حرام کر لینا اپنے اوپر اوس چیز کو جسکو اللہ تعالی نے حلال کیا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ
اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ
مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ
جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ
عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس اور اون کے
گھر ٹھرا کرتے تھے کچھ دیر ایک روز آپ نے اون کے پاس شہد پیا میں نے اور حفصہ نے آپس میں صلاح کی کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس آویں تو یوں کہنا چاہیے کہ آپ سے مغافیر یعنی گوند
کی بو آتی ہے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے اس صلاح کرنے کے بعد آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں بیبیوں
میں سے کسی کے پاس وہی بات کہی اوس بی بی نے آپ کے روبرو آپ نے اونکو جواب دیا میں نے مغافیر کو
نہیں کھایا البتہ شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور فرمایا پھر دوبارہ نہ پیئیں گے اوس شہد کو پھر اوتری
یہ آیت يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا تک یعنی اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال

کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہے رضامندی اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ٹھرا دیا اللہ نے تمکو
کہول ڈالنا اپنی قسمونکا اور اللہ صاحب ہی تمہارا وہی ہے سب جانتا حکمت والا اور جب چھپا کر کہے نبی نے
اپنی کسی عورت سے ایکبات پھر جب اوسنے خبر کردی اوسکی اور اللہ نے جتادیا نبی کو جتائی نبی نے اوس میں
سے کچھہ اور ٹلا دے کچھہ پھر جب وہ جتایا عورت کو بولے تجھکو کس نے بتایا کہا مجھکو بتایا اوس خبر والے
واقف نے اگر تم دونو توبہ کرتیان تو جھک پڑے ہین دل تمہارے **ف** حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف
کردی یا ایک بی بی کے ہان سے شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور بیبیونکی اوسپر اللہ تعالی نے یہہ فرمایا (
یعنی اے نبی کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھہ پر آخر تک آیت کے) اور قسم کا کہولنا کفارہ دیوے
یعنی یہہ جو اللہ تعالے نے فرمایا تم کو ٹھہرا دیا اللہ نے کہولنا اپنی قسمونکا (تو کہولنا قسم کا یہہ کہ کفارہ دے
اپنی قسم کا۔ اور اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجھپر حرام ہے تو قسم ہوگئی کفارہ دیوے تو اوسکو کام مین لاوے
کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی) یعنے کفارہ مین کہانا یا کپڑا یا لونڈی کوئی سے چیز دیوے تو جائز ہی رہے فایدہ شاہ
عبد القادر کا ہے لیکن اس مین کچھہ زیادتی بہی کی گئی ہے اور جہان جہان زیادتی کی ہے وہان یہہ ()
نشان کردیا ہے اور جس فایدے سے آگے کی آیت کا مطلب کھلتا ہے وہ یہہ ہے **ف** بعضی کہتی ہین
اوس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اوس کے ساتہ کچھہ اور بھی تہا پھر
اونہون نے حضرت عائشہ کو خبر کردی کہ دونون باتون مین مطلب تہا دونونکا) یعنے چھپا کر جو بات کہی تہی
نبی نے اپنی کسی عورت سے وہ یہی بات تہی جو فائدے مین بیان ہوئی اور جب حضرت حفصہ نے اس کی خبر
دی حضرت عائشہ کے پاس (پہر وحی سے معلوم کر کر حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کا اور
دوسری بات ذکر مین نہ لائے) جب اوس نے یعنے حضرت حفصہ نے باوجود منع کرنے کے اس بات کی خبر
عائشہ رض تک پہونچادی اللہ نے جتادیا نبی کو کہ حفصہ نے ذکر کردیا اوس بات کا جس سے اوسکو منع کیا تہا تم
ان دونون فائدون سے آیت کا مطلب ظاہر ہوتا ہے اسواسطے اتنی طوالت کی ہے **ف** راوی بیان کرتا
ہے آیت مین دونون کے توبہ کرنے کا جو ذکر آیا ہے اون سے مراد عائشہ رض اور حفصہ رض ہین اور آیت میں
یہہ جو فرمایا کہ جب چھپا کر کہے نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات اس چھپی بات سے بل شربت عسلا
کہنا مراد ہے یعنے مین نے اور کچھہ نہین پیا سوا اسی شہد کے **ف** یہان حدیث مین ایک چیز کا ذکر کیا ہے
اور فائدے مین دونون باتین بیان کے گئے ہین یعنی شہد اور حرم کا حرام کرنا دونون ہین سے ایک بات
بیوی سے فرمائی تھی اپنے **اذا حلف ان لا یاتدم فاکل خبزا بخل** اگر کسی نے
قسم کہائی کہ مین سالن کے ساتہ روٹی نہ کہاونگا اور یہ کہائی روٹی سرکے کے ساتہ تو کیا حکم ہے اوسکا **عن**

جابر قال دخلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیتہ فاذا فلق وخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل فنعم الادام الخل ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی داخل ہوا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر مین آپکے وہان دیکھا تو فلق یعنے روٹی کا ٹکڑا اور سرکہ موجود تہا آپنے فرمایا کہا تو کیونکہ سرکہ اچھا سالن ہے

ف سرکے کو سالن فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سالن کے ساتھ کہانا کہانے کی قسم کہالیوے اور پہر سرکے کے ساتھ کہاوے اوسکی قسم ٹوٹ جاوے گے

فی الحلف والکذب لمن لم یعتقد الیمین بقلبہ جو شخص دل سے قسم نہ کہاوے بلکہ زبان سے کہے تو اوسکا کیا کفارہ ہے

عن قیس بن ابی غرزۃ قال کنا نسمی السماسرۃ فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نبیع فسمانا باسم ھو خیر من اسمنا فقال یا معشر التجار ان ھذا البیع یحضرہ الحلف والکذب فشوبوا بیعکم بالصدقۃ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہی ہم کو لوگ سمسار یعنے دلال کہا کرتی تہے ایکبار ہم کچھ بیچ رہے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمارا نام اس نام سے بہتر لیکر اے سوداگرو بیچنے مین قسم بہے کہانے کا اتفاق ہوتا ہے اور جہوٹھ بولنے کا (گو دل سے نہ بولو) تو ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت مین صدقہ کو (یعنی کچھہ دیا کرو تو یہ گناہ مٹ جاویگا)

عن قیس بن ابی غرزۃ قال کنا نبیع بالبقیع فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنا نسمی السماسرۃ فقال یا معشر التجار فسمانا باسم ھو خیر من اسمنا ثم قال ان ھذا البیع یحضرہ الحلف والکذب فشوبوہ بالصدقۃ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہی بیچتے تہے ہم بقیع مین نام ہے جگہہ کا مدینہ طیبہ مین (باقی ترجمہ اوپر گزرا)

فی اللغو والکذب بیہودہ اور جہوٹھ بیپار کے وقت اگر زبان سے نکلے تو کیا کفارہ ہے

عن قیس بن ابی غرزۃ قال اتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی السوق فقال ان ھذہ السوق یخالطھا اللغو والکذب فشوبوھا بالصدقۃ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہی آئے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بازار مین تہے آپنے فرمایا ہم کو یہ بازار ہے اسمین بیہودہ اور جہوٹھ باتین بہی ہوتی ہین ملاؤ تم اوس مین صدقے کو

عن قیس بن ابی غرزۃ قال کنا بالمدینۃ نبیع الاوساق ونبتاعھا وکنا نسمی السماسرۃ ویسمینا الناس فخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فسمانا باسم ھو خیر من الذی سمینا انفسنا وسمانا الناس فقال یا معشر التجار انہ یشھد بیعکم الحلف والکذب فشوبوہ بالصدقۃ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہی تہے ہم مدینہ طیبہ مین اور خرید و فروخت کرتے تہے ہم اوساق یعنے وسقون کہجور وغیرہ کے اور ہم اپنے تئین سماسرہ کہتے تہے اور لوگ بہی ہم کو سماسرہ (یعنے دلال) کہا کرتے تہے گہر سے روانہ ہوئے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک روز نام لیا ہمارا اسی نام کے ساتھ جو بہتر تہا اس نام سے جو ہم نے اپنے لیے کہا تہا اور بہتر تہا
اور یہ ہے جو لوگ ہم کو کہا کرتے تہے اور فرمایا یا معشر التجار کہکر یعنی اے سوداگری کرنیوالے لوگو تمہارے
سوداگری اور تجارت میں جہوٹ اور قسمیں بہی ہوتے ہیں تمہارے لیے ضرور ہے صدقے کا ملانا اوس تجارت
میں ف یعنی جو نفع حاصل ہو اوس میں سے صدقہ دیتے رہنا تا کہ جہوٹ اور لغو کا کفارہ ہو جاوے **النهى**
عن النذر نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى عن النذر وقال انه لا ياتي بخير وانما يستخرج به من البخيل ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے اور فرمایا نذر سے انسان کی کچھ
بہلائی اور بہتری نہیں ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ نکلے عن عبد الله بن عمر قال
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النذر وقال انه لا يرد شيئا انما يستخرج به من الشحيح
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننے سے اور فرمایا وہ نذر نہیں
رد کرتی کسی چیز کو نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال میں سے کچھ خرچ کرایا جاوے ف نذر ماننے سے شاید اس
واسطے منع کیا ہے کہ منت ماننے والا خدا سے گویا ایک شرط کرتا ہے اور کہتا ہے اگر خدائے تعالے میری بیماری اچھی
کر دیگا تو میں اتنا صدقہ کرونگا اس کے نام سے اور اگر ویسا نکرے گا تو نہیں اور ایسا عقیدہ بخیل کا بہی ہو سکتا ہے
تو گویا نذر بخیل کے حق میں اوس کے مال کے خرچ کرانے کے لیے مقرر ہے اور سخی صدقہ دینے والے کو نذر ماننے
کی کیا حاجت ہے وہ تو بے نذر کے بہی خرچ کرتا ہے نذر ماننا گویا اپنے بخیل کہلانا ہے سخی کے حق میں نذر کرنا مکروہ ہے
اور بخیل کے لیے خدا کی طرف سے جرمانے کے طور پر ہے منت ماننے والے کو چاہیے جس چیز کے دینے کا خدا سے
اقرار کیا ہے اوس چیز کو اپنی اوپر واجب جانے کام ہونا ہو تا کہ بخیلی کے صفت سے پاک ہو جاوے اور صدقہ اللہ تعالے
کی رضا کے لیے ہو جاوے بعضوں نے کہا کہ اس حدیث سے نذر کی ممانعت منظور نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہے
کہ لوگ نذر خالص خدا کے لیے کریں نہ اپنی غرض کے واسطے جیسی بخیل لوگوں کی عادت ہوتی ہے **النذر**
لا يقدم شيئا ولا يؤخر نذر آگے کی چیز کو پیچہے نہیں کرتی اور پیچہے کی چیز کو آگے نہیں
کرتی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النذر لا يقدم شيئا ولا يؤخره انما
يستخرج به من الشحيح ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کسی چیز کو آگے
اور پیچہے نہیں کر سکتی نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لا ياتي النذر على ابن ادم شيئا لم يقدره عليه ولكنه شيء استخرج به
من البخيل ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں لاتی انسان کے

لیے کوئی چیز اور نہیں اِلا کہ کرتی آدمی کو کسی شے کا جو اوس کے تقدیر مین نہین لیکن نذر ایک چیز ہے جو خرچ کراتی
ہی مال بخیل کا **اَلنَّذْرُ یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ** نذر اس لیے ہے کہ خرچ کرایا جاوے اس سے
مال بخیل کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ
مِنَ الْقَدْرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مت منت مانا کرو کیونکہ نذر اور منت تقدیر کے لکھے مین کچھ کام نہین آتی جو ہونے والی بات
ہی اوسکو نہین روکتی وہ تو اس لیے ہے کہ بخیل سے کچھ خرچ کرا دے **اَلنَّذْرُ فِی الطَّاعَةِ** کسی عبادت
کے لیے نذر ماننے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ
اللّٰہَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰہَ فَلَا یَعْصِهٖ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر مانے کہ فرمانبرداری کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے کہ وہ فرمانبرداری
کرے اوسکی اور جو کوئی نذر مانے کہ مین نافرمانی کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے اوسکو کہ نافرمانی
نہ کرے اوسکی ھش اللہ کی فرمانبرداری کرے یعنے پورا کرے نذر کو اور نافرمانی اور بے حکمی نہ کرے یعنے
نافرمانی کا کام نہ کرے اور قسم کو توڑ ڈالے اوسکا کفارہ دیدیوے **اَلنَّذْرُ فِی الْمَعْصِیَةِ**
گناہ کے کام مین نذر کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰہَ فَلَا یَعْصِهٖ ترجمہ حضرت عائشہ رض سی
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر کرے اللہ تعالی کی فرمانبرداری اور اطاعت کی
تو چاہیے اوسکو اطاعت کرے خدا تعالے کے اور جو شخص نذر مانے اس بات کی کہ گناہ کرے اللہ تعالے کا
اور نافرمانی کرے اوسکی تو اوسکو یہ بات ضرور ہی کہ باز آوے نافرمانی کے کام سی اور نہ کرے نذر ماننے ہوئی کو۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْهُ
وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰہَ فَلَا یَعْصِهٖ ترجمہ اوپر گزرا **اَلْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ** نذر کے پورا کرنے کا بیان
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ یَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُكُمْ قَرْنِیْ
ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ مَرَّتَیْنِ
بَعْدَهٗ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا یَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ
وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یُوْفُوْنَ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون سی بہتر وہ لوگ ہین جو میرے زمانے مین ہین پھر اوس کے بعد وہ لوگ
ہین جو قریب ہین میرے زمانے کے اور پھر جو قریب ہونگے اوس زمانے کے یعنے تیسری زمانے کے لوگ جو

قریب ہین اوس دوسری زمانے کے ف یعنی یہی زمانے بہتر ہین ایک زمانہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرا زمانہ اوس کے بعد کا اور تیسرا زمانہ اوس دوسرے کے بعد کا ت پھر راوی بیان کرتا ہے کہ مجھے یاد نہین ہا دو بار فرمایا آپنے یا تین بار یعنی ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ کا کلمہ دو بار فرمایا تہا یا تین بار پہر ذکر کیا اون لوگونکا جو خیانت کیا کرتے ہین اور امانت داری نہین کرتے اور گواہی دیتے ہین اور گواہی کو بلا ئے نہین جاتے اور نذر کرتے ہین لیکن نذر کو پوری نہین کرتے اور ظاہر ہوگا اون مین سِمَنٌ یعنی موٹا یا د خوب کہا کہا کر

ف اس سے معلوم ہوا کہ نذر ماننے کے بعد اوسکا پورا کرنا واجب ہے **اَلنَّذْرُ فِيمَا لَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ** بیان اوس نذر کا جس مین اللہ تعالے کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جاوے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُ رَجُلًا فِي قَرَنٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذْرٌ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے نزدیک سے کہ کہینچتا تہا وہ شخص دوسرے آدمی کو رسی مین باندہ کر گذرے اوس کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کاٹ ڈالا اوسکو یعنے اوس چیز کو جس سے اوسکو کہینچتا تہا عرض کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوس نے نذر مانی تہی اسی طرح **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُودُهُ إِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ بِإِنْسَانٍ آخَرَ بِسَيْرٍ أَوْ خَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کعبے کا طواف کرتے ہوئے دیکہا ایسی طرح پر کہینچ رہا تہا اوسکو دوسرا آدمی اونٹ کی نکیل سے باندہ کر تو کاٹ ڈالا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے ہاتہہ مبارک سے اور حکم کیا اوس کو کہ اسکا ہاتہہ پکڑ کر کہینچ اور ابن جریج کی دوسری روایت مین یون ہے کہ روایت کیا ابن عباس رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوس شخص کے نزدیک سے اور وہ طواف کر رہا تہا کعبے کا اور ایک آدمی نے باندہ دیئے تہے ہاتہہ اوس کے دوسرے آدمی کے ساتہہ اور جس چیز سے ہاتہہ باندہے ہوئے تہے وہ تسمہ تہا یا ڈورا تہا یا کوئی اور چیز تہی پہر کاٹ ڈالی وہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اور فرمایا اوس کہینچنے والے کو کہ اوسکا ہاتہہ پکڑ کر کہینچ

اَلنَّذْرُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ نذر کرنا اوس چیز کی جو اپنی ملک اور قبضے مین نہو **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ

حُصَينٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِکُ ابْنُ
اٰدَمَ ترجمہ عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین
جائز نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے چیزون مین اور نہین جائز اوس چیز مین جسکا مالک نہین آدمی

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّۃٍ سِوٰی
مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ فِی الدُّنْیَا عُذِّبَ بِہٖ یَوْمَ
الْقِیَامَۃِ وَلَیْسَ عَلٰی رَجُلٍ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی ملت کی سوائے ملت اسلام کے اور جھوٹہا ہووے
اپنی قسم مین تو ہو جاوے گا وہ آدمی ویسا ہے جیسا اوس نے اپنے تئین کہا اور جس نے قتل کیا اپنے
تئین دنیا مین کسی چیز سے عذاب کیا جاوے گا وہ آدمی اوسی چیز کے ساتھ جس چیز سے اوس نے
اپنے تئین ہلاک کیا تہا قیامت کے روز اور نہین ہوتی نذر اوس چیز مین جسکا مالک نہین آدمی ف
سوائے ملت اسلام کے قسم کہایا اسطرح پر کہ اگر مین فلانا کام نہ کرون تو مین نصرانی ہون یا یہودی وغیرہ
نعوذ باللہ منہ اور جس چیز کا آدمی مالک نہین اوسکی نذر کرنا جائز نہین جیسے کوئی کہے اگر میری بیماری
اچھی ہو جاوے تو فلانا غلام آزاد کردون گا اور حالانکہ وہ غلام اوسکی ملک مین نہین مَنْ نَذَرَ
اَنْ یَّمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ تَعَالٰی جو کوئی نذر کرے کہ مین بیت اللہ کو پیدل چلکر جاؤن گا ۵۰
تو اوس کے لیے کیا حکم ہے عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِیْ اَنْ تَمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ فَاَمَرَتْنِیْ
اَنْ اَسْتَفْتِیَ لَھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَیْتُ لَھَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْکَبْ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے نذر کی میری بہن نے کہ پیدل چلکر جاؤن گے
بیت اللہ کو اور حکم کیا مجھکو کہ پوچھ اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر مین نے پوچھا اوس
کے لیے یہہ مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا پیدل چلے اور سوار ہو جایا کرے ف یعنی فقط پیدل
چلنے کی نذر اننا اپنی جان پر تکلیف بے فائدہ اوٹہانا ہے اِذَا حَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ لَتَمْشِیَ
حَافِیَۃً غَیْرَ مُخْتَمِرَۃٍ اگر قسم کہاوے کوئی عورت ننگے پاؤن اور ننگے سر چلکر جانے
کے کعبے حج کرنے کے لیے تو کیا حکم ہے اوس کے لیے عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَہٗ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِیَ حَافِیَۃً غَیْرَ مُخْتَمِرَۃٍ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْھَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْکَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ ترجمہ عقبہ بن عامر
رض سے روایت ہے اونہون نے پوچھا اپنی بہن کے لیے مسئلہ کہ اوس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤن اور ننگے

سر کھلے جانے کی آپنے فرمایا کہ کہ اپنی بہن کو اوڑہنے اپنے اوڑہنی اور سوار ہو کر جاوے اور رکھے تین روزے

تین دن تک **مَنْ نَذَرَ اَنْ تَصُوْمَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ** بیان مین

اوس آدمی کے کہ نذر مانی اوس نے روزی رکھنے کے پھر وہ مرگیا شخص اور روزے رکھنے نہ پایا **عَنِ**

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَأَةٌ فِي الْبَحْرِ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ

اُخْتُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت سوار ہوئی تھی دریا مین اور نذر مانی تھی اوس نے ایک مہینے کے

روزے رکھنے کی پھر مرگئی وہ عورت روزے رکھنے سے پہلے آئے اوسکی بہن نبی صلے اللہ علیہ وسلم

پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہ حال اوسکا آپنے حکم کیا اوسکو روزے رکھنے کا اوسکیطرف سے **مَنْ**

مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ بیان اوس شخص کا جو مرجاوے اور اوس کے ذمے پر نذر ہو **عَنِ ابْنِ**

عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ

عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی

سعد بن عبادہ نے پوچھا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اوس نذر کے باب مین جو تھی اوس کے

مان کے ذمے اور وہ مرگئی پہلے ادا کرنے سے فرمایا آپنے سعد بن عبادہ کو ادا کر تو اوس نذر کو اپنی مان

کیطرف سی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ

اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی آئے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور

بیان کیا کہ میری مان گئی اور اوس نے ایک نذر مانی تھی اور وہ نذر ادا نہین ہوئی اوسکے ذمے ہے

آپنے فرمایا اون کو ادا کر تو اوسکو اپنی مان کیطرف سی **ف** معلوم ہوا- ان حدیثون سے جو نذر

کہ موجب قربت اور ثواب کی ہو اوس نذر کو اگر وارث ادا کرے تو ادا ہو جاتی ہے جیسے روزے رکھنا اور

بردہ آزاد کرنا وغیرہ اور جو نذر بے فایدہ ہو جیسے ننگے پاون اور ننگے سر پیدل چلنے کی نذر ماننا اس نذر

کو پورا کرنا واجب نہین کرے کرے اور نہ کرے تو خیر کچھ کہ کو پہونچتا شرط ہی کسی طرح بھی ہو جیسا اوپر

کی حدیث مین عقبہ بن عامر کی بہن کو حکم کیا پیدل بھی چل اور سوار بھی ہو جا یا کر **اِذَا نَذَرَ ثُمَّ اَسْلَمَ**

قَبْلَ اَنْ يَفِيَ بیان اوس شخص کا جس نے نذر مانی تھی اور پہلے پورا کرنے نذر کے مسلمان ہوگیا **عَنْ**

ابن عمر عن عمر انه كان عليه ليلة نذر في الجاهلية يعتكفها فسأل رسول الله
صلى الله عليه وسلم فامره ان يعتكف ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت
عمرؓ نے نذر مانی تھی جاہلیت کے زمانے میں بیت اللہ شریف میں اعتکاف کرنے کے فرمایا آپ نے
انکو کہ اعتکاف کریں تاکہ نذر پوری ہو جاوے عن ابن عمر قال كان على عمر نذر في
اعتكاف ليلة في المسجد الحرام فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فامره ان يعتكف
ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے نذر مانی تھی حضرت عمرؓ نے رات بھر اعتکاف کرنے کے مسجد الحرام
میں تو پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ آپ نے حکم دیا انکو اعتکاف کرنیکا عن ابن عمر
ان عمر كان جعل عليه يوما يعتكف في الجاهلية فسأل رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن ذلك فامره ان يعتكفه ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے نیت کی تھی
جاہلیت کے زمانے میں ایک دن کے اعتکاف کی پھر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ
حکم کیا آپ نے انکو اعتکاف کرنے کا اس جگہ عن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه انه
قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين تيب عليه يا رسول الله اني انخلع من
مالي صدقة الى الله والى رسوله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك
عليك بعض مالك فهو خير لك ترجمہ عبد اللہ بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے
ہیں جب توبہ قبول ہوئی انکی کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میں
الگ ہو جاتا ہوں اپنے مال سے اور کر دیتا ہوں اسکو صدقہ (یعنی) اسکو اللہ اور اسکے رسول
کیلئے آپ نے فرمایا اسکو کچھ رکھ لے اپنے مال میں سے تاکہ اس سے تیرا کام چلے اور آرام ہو تجھکو اذا
اهدى ماله على وجه النذر اگر ہدیہ کرے کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے
اسکا عن عبد الله بن كعب قال سمعت كعب بن مالك يحدث عن حديثه حين تخلف
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك قال فلما جلست بين يديه قلت
يا رسول الله ان من توبتي ان انخلع من مالي صدقة الى الله والى رسوله قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعض مالك فهو خير لك فقلت فاني امسك
سهمي الذي بخيبر مختصر ترجمہ عبد اللہ بن کعب روایت کرتے ہیں سنا میں نے کعب بن مالک سے
جب انہوں نے بیان کیا اپنے پیچھے رہ جانے کا حال یعنی اس دن نہ جانے کا جس زمانے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی لڑائی کو تشریف لیگئے تھے کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب میں انکے سامنے

آپکے کہا مینے یا رسول اللہ میری توبہ مین سے یہہ بات بھی ہے کہ جدا ہو جاؤن اپنے مال سے اور کر دون اوسکو
صدقہ اور بھیجون اوسکو اللہ اور اوسکے رسول کیواسطے آپنے فرمایا اوسکو رکھ لے اپنے نزدیک تھوڑا سا مال
یہہ بات اچھی ہے تیرے لیے وہ کہتے ہین مین نے کہا رکھ لیا ہے مین نے اپنے لیے وہ حصہ جو خیبر مین ہے
یہہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے **ف** یہہ صدقہ تھا اور ہدیہ نذر نہین تھی لیکن کعب بن مالک رضہ نے
اوسکو نذر کے طور پر اپنے دل مین ٹھان لیا تھا یہہ کہ ضرور بالضرور اپنے مال کو اللہ اور اوسکے رسول
کی رضامندی مین صرف کرونگا اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس مین سے
کچھہ مال رکھ لے اگر نذر ہوتی تو سب مال کا دینا واجب ہوتا اور دوسری اس سے یہی معلوم ہوا کہ یہہ
تھا نذر نہ تھی کہ اونہون نے کہا مین کر دون اوسکو صدقہ اللہ اور اوسکے رسول کیواسطے کیونکہ نذر
سوا اللہ تعالی کے اور کسی کے لیے جائز نہین بلکہ حرام ہے چنانچہ دوسری حدیثون سے صاف
ظاہر ہے اور اسی واسطے امام نسائی ابو عبد الرحمن نے فرمایا ہے ہدیہ دینا بطور نذر کے اور اوس کا
باب باندھا ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ
حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي
الَّذِي بِخَيْبَرَ ترجمہ بیان ہو چکا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ
مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ
مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ ترجمہ عبید اللہ بن کعب سے
روایت ہے کہا مین نے اپنے باپ کعب بن مالک رضہ سے وہ بیان کیا کرتے تھے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ
اللہ عزت اور بزرگی والے نے نجات دی مجھکو سچ کے سبب سے اور میری توبہ مین سے یہی ہے کہ جدا
کر دون مین اپنے مال مین سے صدقہ اللہ اور اوسکے رسول کے لیے آپنے فرمایا رکھ لے اوس مین سے کچھہ مال
اپنے لیے یہہ بات بہتر ہے تیرے حق مین وہ کہتے تھے مین نے عرض کیا رکھ لیا ہے اپنے لیے وہ حصہ مین نے
جو خیبر مین ہے

هَلْ تَدْخُلُ الْأَرَضُونَ فِي الْمَالِ إِذَا نَذَرَ

مال کو نذر کرے
زمینین بھی اوس مین داخل ہو جاتی ہین یا نہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ

يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذَلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے تہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خیبر کے سال مین نہ ملے ہم کو وہان لوٹ مگر مال اور متاع یعنے اسباب اور کپڑے تو دیا ایک آدمی نے کہ کہا کرتے تہے اوسکو رفاعہ بن زید اور تہا وہ بنی ضبیب کے قبیلے سے ایک غلام حبشی ہدیہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوسکو مدعم کہکر پکارا کرتے تہے پہر متوجہ ہوے وہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وادی القری کیطرف جب ہم لوگ وادی القری مین پہونچے تو یکایک ایک تیر آکر لگا مدعم کو اور مار ڈالا اوس تیر نے اوسکو اور وہ تیر اوس وقت مین لگا اوس وقت وہ مدعم اسباب اوتار رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگ کہنے لگے مبارک ہو تمہکو جنت یہہ سنکر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہین ہو نے کی یہ بات یعنی جنت ملنا خیر یہ بات قسم ہے اوس مالک کی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے وہ کملی جو لی تہی اوس نے خیبر کے دن لوٹ کے مال مین سے جو مال تقسیم نہین ہوا تہا اوسکی سبب سے شعلہ مارتے گی اور دہکیگی اوسپر آگ جب سنی یہہ بات لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لایا ایک آدمی ایکہ یا دو دوالین چمڑے کی اوسوقت فرمایا آپنے ایک دوالی یا دو دوالین چمڑے کے جو ہین وہ آگ مین ہین فقط ابوہریرہ رضہ نے مال اور متاع یعنی ضروری چیزین جنکی خانہ داری مین حاجت پڑتی ہے اور کپڑے ان ہی کا نام لیا سو لسئے تین چیز کے اور چیز کا ذکر نہین کیا حالانکہ زمین اور باغات بہی لوٹ مین آئے تہے معلوم ہوا کہ زمین بہی مال مین داخل ہے اگر کوئی اپنے مال کو نذر کرے تو اوس مین زمین بہی داخل ہوسے گی

الاستثناء

انشاء اللہ کہنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا کر انشاء اللہ کہلیوے تو اوسنے استثناء کر لیا اپنی قسم مین یعنے نکال لیا قسم مین سے اختیار ہے پوری کرے یا نکرے اپنی قسم عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فھو بالخیار ان شاء امضی وان شاء ترک ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے جو کوئی قسم کہا دے کسی چیز پر اور بعدہ انشاء اللہ کہہ لیوے سے اوسکو اختیار ہے چاہے وفا کرے چاہے نہ پورا کرے اوس بات کو اذا حلف فقال لہ رجل انشاء اللہ ھل لہ استثناء اگر کوئی آدمی قسم کہاوے اور دوسرا آدمی اوس کے لیے انشاء اللہ کہے تو دوسرے کا انشاء اللہ کہنا اوس کے لیے معتبر ہے یا نہیں عن عبد الرحمن الاعرج انہ سمع اباھریرۃ یحدث لہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال سلیمان بن داؤد لاطوفن اللیلۃ علی تسعین امراۃ کلھن تاتی بفارس یجاھد فی سبیل اللہ عزوجل فقال لہ صاحبہ انشاء اللہ فلم یقل انشاء اللہ فطاف جمیعا فلم تحمل الا امراۃ واحدۃ جاءت بشق رجل وایم اللہ الذی نفس محمد بیدہ لو قال انشاء اللہ لجاھدوا فی سبیل اللہ فرسانا اجمعین ترجمہ عبد الرحمن بن اعرج ابوہریرہ رض سے سنکر روایت کرتے ہین کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تہا ایک روز سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے جاؤنگا مین ایک رات مین اپنے نوّے بیبیوں پاس ہر ایک جنے گے ایک سوار کو جو جہاد کرے گا اللہ تعالی کی راہ مین اونکے ساتھ والے نے کہا اونکے لیے انشاء اللہ کا جملہ اور سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا پھر گئے سلیمان علیہ السلام اپنی بیبیون کے پاس اور جماع کیا سب سے کوئی عورت بہی حاملہ نہوئی سوائے ایک کے اور وہ ایک بہی ایسی حاملہ ہوئی کہ ادہورا بچہ پیدا ہوا اوسکو پھر فرمایا اپنے قسم ہے اوس مالک کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو البتہ جہاد کرتے اونکے سب بیٹے اللہ تعالی کی راہ مین ف اس سے معلوم ہوا کہ غیر کے انشاء اللہ کہنے سے استثناء نہین ہوسکتا کفارۃ النذر نذر کے کفارہ کا بیان عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کفارۃ النذر کفارۃ الیمین ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کا کفارہ وہی کفارہ ہے قسم کا عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کی بات مین نذر نہین ہوا کرتی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوا کرتی نذر گناہ کے کام مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ اوپر بیان ہوچکا ہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ
يَمِيْنٍ ترجمہ اوپر بیان ہوچکا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ
وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ
فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ دونون حدیثونکا اوپر بیان ہوچکا ہے

خَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

یحیی بن کثیر کے بہت سے اصحابون نے اس حدیث کو مختلف طور پر روایت کیا ہے چنانچہ آگے
بیان ہوتا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ
فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ترجمہ
دونو حدیثون کا اوپر بیان ہوا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ عمران بن حصین رضی سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نذر غضب مین خدا کے اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عَنْ
عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ
الْيَمِيْنِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَ
كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ ان دو حدیثون کا اوپر والی حدیث کا ایسا ہے عَنْ
عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ
نَذْرٍ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ وَفِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ
لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذرین دو طرح کی ہوتے ہین جو نذر کہ ہو واسطے اللہ تعالے
کی طاعت اور فرمانبرداری کے لیے بس وہی نذر اللہ کیواسطے ہے اور اوسی کے پورا کرنے کا حکم ہے
اور جو نذر ایسی ہو جس مین گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لیے ہے اور پورا کرنا اوسکا کچھہ ضرور نہین اور
نذر کا کفارہ دیا جاتا ہے جیسا کفارہ قسم کا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا اَلَّا يَشْهَدَ
الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا
نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کسی آدمی نے

نذر لی اپنی قسم کی جیسے ہیں ٹوٹ جانا گذرتا عمران بن حصین کی کہتے تہیں سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں جائز نذر سنت غضب کے کام
میں کفارہ نذر کا وہی ہی جو کفارہ یمین کا ہے عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ
ولا غضب کفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر گناہ کے کام میں
اور غضب کے کام میں اور کفارہ اوسکا وہی ہے جو کفارہ قسم ہے عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ
وکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ اوپر گذرا عن عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن آدم فیما لا یملک ولا فی معصیۃ
اللہ عز وجل ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صحیح ہے نذر آدمی کی اس چیز میں جسکا وہ مالک نہیں اور نہیں صحیح ہے نذر گناہ کے کام میں
اور رواہ عن الحسن عن عبد اللہ بن سمرۃ منسوب کے خلاف علی بن زید نے
روایت کی ہے حسن سے اور حسن نے عبد الرحمن بن سمرہ سے عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک ابن آدم ترجمہ اوپر گذرا عن
عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ ولا فیما لا
یملک ابن آدم ترجمہ ظاہر ہے اوپر کے ترجمہ سے ما الواجب علی من اوجب علی
نفسہ نذرا فعجز عنہ کیا چیز واجب ہے اوس آدمی پر جسنے نذر مانی ہو ایک کام کرنے کی پھر وہ اوس سے
عاجز ہو جاوے یعنی نہ کر سکے عن انس قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یہادی بین
رجلین فقال ما ہذا قالوا نذر ان یمشی الی بیت اللہ قال ان اللہ عز وجل غنی عن تعذیب ہذا
نفسہ مرہ فلیرکب فامرہ ان یرکب ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہ چلتا ہے دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آپ نے پوچھا کیا سبب ہے اسکا
لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی بیت اللہ کو جانے کے لیے آپ نے فرمایا اللہ
پروا ہے اوسکی جان کو اسطرح کی ایذا دینے سے اس سے کہو کہ سوار ہو جاوے پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے
کا عن انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیخ یہادی بین اثنین فقال
ما بال ہذا قالوا نذر ان یمشی فقال ان اللہ عز وجل غنی عن تعذیب ہذا نفسہ مرہ فلیرکب
ترجمہ اوپر گذرا عن انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل
یہادی بین ابنیہ فقال ما شان ہذا فقیل نذر ان یمشی الی الکعبۃ فقال ان اللہ
لا یصنع بتعذیب ہذا نفسہ شیئا فامرہ ان یرکب ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس جو چلتا تھا اپنے دو بیٹوں کے درمیان یعنی اوسکو دونوں
طرف سے اوسکے بیٹے پکڑے ہوئے لیے جاتے تھے آپ نے فرمایا اسکا کیا حال ہے ایسے کیوں چلتا ہے کسی نے

کہا اس نذر مانی ہے کعبے شریف پیدل جانے کی آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ اسطرح کے عذاب اور ایذا اٹھانے سے کچھ نہیں کرتا پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے کا ف یعنے اتنا عذاب اوٹھانے سے اسکو کچھ تقرب اور ثواب کی زیادتی نہ ہوگی۔ کیونکہ ثواب حج کا پیادہ پا پر موقوف نہیں اور ان حدیثون مین کچھ نہیں بیان کیا کہ جو شخص اپنے نذر پوری کرنے سے عاجز ہو جاوے اوسکا کیا حکم ہے لیکن ابن عباس رضی سے مروی ہے جو شخص نذر کرے بیت اللہ جانے کی پیدل چلنا ضرور نہیں امام ابو حنیفہ رح کا بھی یہی قول ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ عاجز ہونے کے وقت کچھ دینا نہیں آتا اور نذر کا کفارہ اور قسم کا کفارہ ایک ہی اور قسم کا کفارہ یہہ ہے کہ دس محتاج کو کھلانا یعنے ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہون یا چار سیر اناج جو یا اونکو کپڑا دینا جس مین بدن کم کم چھپ رہے یا بردہ آزاد کرے اور ان تین چیزون مین سے کسی کا مقدور نہو تو تین روزے رکھے تمام ہوئی کتاب چوتھی قسمون اور نذرون کے بیان مین ❊

كتاب الشروط فيه المزارعة والوثائق

کتاب شرطون کے بیان مین اور اس مین بیان ہے زمین کو مزارعت یعنی بٹائی پر دینے کا اور عہد اور میثاق باندہنے کا عن أبي سعيد قال إذا استأجرت أجيرا فأعلمه أجره ترجمہ ابو سعید رض سے روایت ہے جبوقت تو مزدوری کرانا چاہے کسی مزدور سے جتادے مزدوری اوسکی اوسکو عن الحسن أنه كره أن يستأجر الرجل حتى يعلمه أجره ترجمہ حسن سے روایت ہے مکروہ جانتے وہ اسبات کو کہ مزدوری کرا دین کسی آدمی سے بے معلوم کرانے مزدوری کے ف یعنی مزدور سے کہتے تہے کہ تجھکو اتنی مزدوری دونگا جب وہ قبول کرلیتا تب اوس سے کام لیتے عن حماد وهو ابن أبي سليمان أنه سئل عن رجل استأجر أجيرا على طعامه قال لا حتى تعلمه ترجمہ حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے اون سے پوچھا کسی نے مسئلہ کسی آدمی نے مزدور رکھا اس شرط پر کہ کھانا کھایا کریگا تو کیا حکم ہے اوسکا اونہون نے جواب دیا اوسکو کہ بے مزدوری معلوم کرانے کے نہ رکھنا چاہیے ف کیونکہ بغیر اجرت معلوم ہونے اجارہ فاسد ہے اور آخر کو جھگڑے اور فساد کا باعث ہوتا ہے عن حماد وقتادة في رجل قال لرجل أستكري منك إلى مكة بكذا وكذا فإن سرت شهرا أو كذا وكذا شيئا سماه فلك زيادة كذا وكذا فلم يريا به بأسا وكرها أن يقول أستكري منك بكذا وكذا فإن سرت أكثر من شهر نقصت من كرائك كذا وكذا ترجمہ حماد اور قتادہ سے روایت ہے بیان مین اون دو آدمیون کے کہا ایک نے دوسرے کو کرایہ کرتا ہون تیری سے مکے تک کا اتنے کچھ دامون پر اگر چلا مین مہینے بھر یا اس سے

اتنے دن یا اتنے ثمر پر عرض معین کیا دونون کو اور کہا اوس سے کہ تجھکو اتنا کرایہ زیادہ دیوینگے حماد اور قتادہ
کہتے تھے اسمین کچھہ مضائقہ نہین اور مکروہ جانتے تھے یہہ بات اگر کہے کوئی شخص کسیکو مین کرایہ کرتا ہون
تیرے سے اتنے دامون پر اگر مین سے مہینے سے زیادہ مدت لگائی چلنے مین تو اسقدر کمی کیا جاویگا نیز کرائے مین
سے ف یعنے کرایہ اور مدت دونو کو معین کرنے مین کچھہ مضائقہ نہین اور اگر دونون چیز معین نہین سے ایک سا ہے
معین نہین کیا اور عرف اور رضا پر چھوڑ دیا تو اس بات کو حماد اور قتادہ دونو صاحب مکروہ جانتے تھے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ أُوجِرُهُ سَنَةً بِطَعَامِهِ وَسَنَةً أُخْرَى بِكَذَا وَكَذَا
قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَيُجْزِئُهُ اشْتِرَاطُكَ حِينَ تُؤَاجِرُهُ أَيَّامًا أَوْ آجَرْتَهُ وَقَدْ مَضَى بَعْضُ
السَّنَةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِي لِمَا مَضَى **ترجمہ** ابن جریج نے عطا سے پوچھا اگر ایک غلام مین
نوکر رکہون ایک سال تک کہانے کے بدلے اور پھر ایک اور سال تک اتنے اتنے مال کے بدلے انہون
نے کہا کچھہ مضایقہ نہین اور کافی ہے تیرا شرط کر لینا کہ اتنے دنون تک نوکر رکہونگا اگر سال مین سے
کچھہ دن گذر گئے مین یا یون کہدیوے کہ جو دن گذر گئے انکا حساب نہین **ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ**
فِي النَّهْيِ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ ذکر حدیثون مختلف
کا جو وارد ہوئی ہین زمین کو تہائی یا چوتہائی پیداوار پر کرایہ دینے کی ممانعت مین عَنْ أُسَيْدِ بْنِ
ظُهَيْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى قَوْمِهِ إِلَى بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِي حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا مَا
هِيَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِذًا نُكْرِيهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِيهَا بِالتِّبْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِيهَا
بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي قَالَ لَا ازْرَعْهَا أَوِ امْنَحْهَا أَخَاكَ **ترجمہ** اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے وہ آئے اپنی قوم والون کیطرف اور آکر کہا اے بنی حارثہ کے لوگو تمہارے اوپر
مصیبت پڑی لوگون نے کہا کیا ہے وہ مصیبت بیان کیا اسید بن ظہیر نے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو
کرایہ پر دینے سے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ اگر کرایہ پر دیوین ہم زمین دانون کے بدلے آپنے فرمایا نہین پھر کہا ہم دیتے تھے اسکو
بھوسے کے بدلے آپنے فرمایا نہین پھر کہا کہ ہم دیتے تھے اسکو کرایہ مین اوس پیداوار کو جو نہر کے کنارے پر ہوا آپنے فرمایا نہین اور
فرمایا کہیتی کرلے تو اوس مین یا پھر بلا کرایہ اپنے بھائی پر اور بخشش کے طور پر دیدے اوسکو ف بعضے
کہتے ہین مزارعت سے منع فرمایا تہا ابتدائی اسلام مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ
کو تشریف لیگئے تھے وہان انصاری لوگون کے پاس زمین بہت تھی کرایہ پر دیتے تھے لوگون کو ... تہائی
کی بٹائی پر اور کسیکو چوتہائی کی بٹائی پر اوسوقت آپنے فرمایا تہا لوگون کو یا تو خود زراعت کیا کرو یا بہائی

سلمان کو بخشش کردو تاکہ وہ اپنا گزارا کر لیا کرے اوسمین ۔ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَنَا
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَ
الْحَقْلُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ شِرَاءُ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِكَذَا وَكَذَا
وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تمکو حقل سے اور حقل کہتے ہین
تہائی یا چوتہائی پیداوار پر بٹائی کرنے کو اور منع کیا ہے مزابنت سے اور مزابنت کہتے ہین خریدنے
کو اوس میوے کی جو درخت پر موجود ہے وسق معین کے ساتھ ف حقل کے تفسیر کئی طور پر آئی ہے
ایک اوسمین یہ ہے جو مذکور ہوئے یعنی کرایہ دینا زمین کو کہ جو کچھ پیدا ہوگا اوس مین سے تہائی یا
چوتہائی لیا کرینگے اور مزابنہ کے معنی یہ ہین کسی آدمی کے کھیتی یا باغ ہے آتا کھجور وغیرہ کا دوسرا
آدمی اوسکو تخمینہ کرکے اوسکے مالک سے جاکر کہے کہ اسمین اتنا اناج یا خرما ہوگا اوسکو مجھے دیدے مین تجھکو
اس کے بدلے اسقدر اناج یا ثمر یا خشک دونگا وہ دونو اسپر راضی ہوجاتی ہین اسی طرح
کرنیکو حرام فرمایا ہے کیونکہ درخت کا میوہ شاید زیادہ یا کم ہو تو ربو ہو جاوے گا عَنْ اُسَيْدِ بْنِ
ظُهَيْرٍ قَالَ أَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ
كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ
وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا وَنَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ
يَكُونُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِيمُ مِنَ النَّخْلِ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُهَا بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ
تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور
کہنے لگے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تہا وہ امر ہماری نفع کا اور فرمانبرداری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہارے لیے منع کیا تمکو حقل سے اور فرمایا جس کسی کے پاس
زمین ہے چاہیئے کہ بخشے اوسکو یا چھوڑ دے اور منع کیا مزابنت سے راوی بیان کرتا ہے مزابنت
اوسکو کہتے ہین کسی آدمی کے پاس مال ہو بڑا کھجوروں کے باغ کے قسم سے آدمی اوسکے نزدیک
کوئی شخص اور لیلیوے اوس باغ کو یہ کہکر کہ اتنے وسق کھجوروں خشک کی دونگا مین تجھکو
ف یعنی مالک سے کہتا ہے کھجورین تیرے اس درخت پر اتنی ہین مین تجھکو خشک کھجورین اتنے من یا اتنے
صاع دونگا اگر باغون والے راضی ہوجاتے ہین محنت سے بچنے کو اور نقصان سے ڈر کر یعنی اگر
ہوا وغیرہ آفات سے نقصان ہوگا تو لینے والیکا ہوگا انکو کچھ واسطہ نہین اور اسی چونکہ اسمین

خفی رہتا اس لیے شریح نے اسکو جائز نہیں کہا اور وسق ایک ناپ ہے ساٹھ صاع کا اور صاع نو رطل بھر ہوتا ہے
اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے **عن** اسيد بن ظهير قال اتى علينا رافع بن خديج فقال ولم افهم
فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهاكم عن امر كان ينفعكم وطاعة رسول
الله صلى الله عليه وسلم خير لكم مما ينفعكم نهاكم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
الحقل والحقل المزارعة بالثلث والربع فمن كان له ارض فاستغنى عنها فليمنحها
اخاه او ليدع ونهاكم عن المزابنة والمزابنة الرجل يجيئ الى النخل الكثير
بالمال العظيم فيقول خذه بكذا وكذا وسقا من تمر ذلك العام ترجمہ اسید
بن ظہیر رض سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کہنے لگے کچھ میرے فہم میں نہیں
آیا پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو ایک امر سے تہا وہ امر تمہارے نفع کا
لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہاری حق میں اُس نفع سے اور منع کیا تم کو حقل
سے اور حقل کہتے ہین کہ کہیتی یا باغ کو تہائی یا چوتہائی حصہ اگر دوسرے کو دیدینا راوی بیان کرتا ہے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس اپنی زمین ہو کہ اوسکو کچہہ پرواہ نہین اسکی مین تو مسلمان
بہائی کو بخشدینا چاہیے یا چہوڑ دینا بہتر ہے تہائی پر دینے سے اور کہا راوی نے منع کیا تم کو مزابنت
سے اور راوی بیان کرتا ہے مزابنت وہ ہے کسی مالدار آدمی کے پاس بہت سے درخت کہجور کے ہون
وہ کہے دوسرے آدمی کو لیلے اس باغ کو اتنی کہجورین دیدینا مجہکو اس برس مین **عن** رافع بن خديج
قال نهاكم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امر كان لنا نافعا وطاعة رسول
الله صلى الله عليه وسلم انفع لنا قال من كان له ارض فليزرعها فان عجز عنها
فليزرعها اخاه ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسے امر سے تہا وہ امر فایدے کا ہمارے واسطے لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ فائدہ مند ہے
ہماری لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو زراعت کی وہ آپ زراعت کرے اوس
مین اگر اوس سے نہو سکے تو اپنے بہائی مسلمان کو دیدیوے تاکہ وہ زراعت کر لے اوسمین **عن** رافع
بن خديج عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى عن كراء الارض فابى طاوس
فقال سمعت ابن عباس لا يرى بذلك باسا ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے طاؤس نے انکار کیا اور کہا مین نے سنا ابن عباس
سے وہ اس مین کچہہ مضائقہ نہ جانتے تہے **ف** مجاہد کہتے ہین مین طاؤس کا ہاتھ پکڑ کر رافع بن

خدیج کے بیٹے کے پاس لایا اونہون نے اپنے باپ سے سنی ہوئی حدیث بیان کی لیکن طاؤس نے اوسکی روایت کا اعتبار نہ کیا اور کہا کہ ابن عباس باوجود اتنے فقیہ ہونے کے اس مین کچھ مضایقہ نہین جانتے تھے اور اس اوپر کی حدیث کو ابی عوانہ نے ابی حصین سے اونہون نے مجاہد سے اونہون نے رافع بن خدیج سے بطور ارسال کے بیان کیا ہے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ نَهَانَا أَنْ نَتَقَبَّلَ الْأَرْضَ بِبَعْضِ خَرَاجِهَا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہمسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر سے جو فائدے مند تھا ہمارے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہمارے سر اور آنکھون پر ہے منع کیا ہمسکو کہ قبول کرین ہم زمین اسکی تہائی یا چوتھائی پیداوار پر (یعنے بٹائی پر) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْضِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ الْأَرْضُ قَالَ لِفُلَانٍ أَعْطَانِيهَا بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَوْ مَنَحَهَا أَخَاهُ فَأَتَى رَافِعٌ الْأَنْصَارَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی زمین پر سے اور وہ آدمی انصاری تھا آپکو معلوم ہوا کہ یہ شخص محتاج ہے آپنے فرمایا کسکی ہے یہ زمین عرض کیا ایک لڑکے کی ہے اوس نے مجھے اجرت پر دی ہے یہ سنکر آپنے فرمایا اگر بھائی مسلمان کو یون ہی دیدیتا تو اچھا تھا یہ حکم سنکر رافع آئے انصار کے پاس اور کہا اون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تم کو ایک امر سے کہ تھا وہ امر تمہارے نفع کا اور اطاعت اور فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت فائدہ مند ہے تمہارے لیے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يَمْنَحْهَا أَوْ يَذَرْهَا ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا ترجمہ اس کا بھی اوپر گذرا ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ أَنْ يُؤَاجِرَ أَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرَى بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ اذْهَبْ إِلَى ابْنِ رَافِعٍ

بن خدیج فاسمع منه حدیثه فقال انی والله لو اعلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
نهی عنه ما فعلته ولکن حدثنی من هو اعلم ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم انما قال لان یمنح احدکم اخاه ارضه خیر له من ان یاخذ علیها خراجا
معلوما ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے طاؤس برا جانتے تھے اس بات کو کہ دیوین اپنی زمین کرایہ پر سونے
یا چاندی کے بدلے لیکن تہائی یا چوتھائی اناج کی بٹائی پر دینے کو مضایقہ نہین سمجھتے تھے مجاہد نے
کہا طاؤس کو چل رافع بن خدیج کے بیٹے پاس اور سن اوس سے حدیث طاؤس نے کہا قسم اللہ کی اگر مین جانتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے تو نہ کرتا مین اس کام کو اور سنی ہے مینے حدیث
عبد اللہ بن عباس رض سے اور وہ بڑے عالم تھے اونہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون
فرمایا تھا یون ہی بے اجرت دیدیا کرو تم زمین اپنی اپنے مسلمان بھائی کو زراعت کرنے کے لیے کیونکہ یہ
بات تمہارے حق مین اچھی ہے اجرت معین کر کر دینی سے ف یعنی جسکو اللہ تعالی نے مقدور دیا ہے
وہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ احسان کرے تو اچھا ہے اس بات کے یہ معنی نہین کہ اجرت پر دینا حرام ہے تو اب
مطلب یہ ہوا کہ یعنی بخشش کرنا اولی ہے اور اجرت پر دینا جائز ہے طاؤس اسیواسطے اجرت پر یعنی بٹائی پر
دینے کو جائز رکھتے تھے اور عبد اللہ عباس رض کے قول سند پکڑتے تھے اور جنکے نزدیک نہی ثابت ہے اور زمین
کرایہ پر دینا بھی جائز رکھتے ہین وہ یون جواب دیتے ہین کہ نہی ابتداء اسلام مین بسبب تنگی کے کی گئی تھی
جب تنگی رفع ہو گئی یہ حکم بھی مرتفع ہو گیا عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
من کان له ارض فلیزرعها فان عجز ان یزرعها فلیمنحها اخاه المسلم ولا یزارعها ایاه
ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من کانت له ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاه ولا یکریها ترجمہ عطاء جابر رض سے روایت
کرتے ہین جابر کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے اوس
مین یا اپنے بھائی کو دیدیوے اور کرایہ پر نہ دیوے کسیکو عن عطاء عن جابر قال کان للناس فضول
ارضین یکرونها بالنصف والثلث والربع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
کانت له ارض فلیزرعها او لیمسکها ترجمہ عطاء جابر رض سے روایت کرتے ہین کہ تھے لوگون کے
پاس زمین فضول یعنی زیادہ حاجت سے اوسکو کرایہ دیا کرتے تھے آدھی یا تہائی یا چوتھائی کے بٹائی پر
آپنے فرمایا جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے یا رکھ لیوے بے زراعت کے یعنی کسی کو کرایہ نہ دیوے
عن مطر عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من کان له

أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا وَلَا يُؤَاجِرْهَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں
خطبہ پڑھا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا جسکی پاس زمین ہے زیادہ حاجت سے اوس زمین
مین سے شخص کو چاہیے زراعت کرنا جسکی وہ زمین ہے یا دوسرے سے زراعت کرانا راوی کہتا ہے اتنا لفظ
فرمایا اوسکی ساتھ ولا یؤاجرہا کا کلمہ بھی زیادہ کیا ولا یؤاجرہا کا ترجمہ یعنی اجرت پر نہ دیا کرے عَنْ
مَطَرٍ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ مطر نے جابر رض سے روایت کی منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے وَافَقَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَلَى النَّهْيِ عَنْ
كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ موافقت کی مطر کی عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے نہی کیحدیث مین ف
یعنی عبد الملک بن عبد العزیز نے بھی یون ہی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا زمین کو
کرایہ پر دینے سے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ
وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يُطْعِمَ إِلَّا الْعَرَايَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین
کو بٹائی پر دینے سے اور مزابنہ اور محاقلہ کرنے سے اور درختوں پھلوں کے بیچنے سے جو کھانے کے قابل نہین ہوئے
مگر عرایا کے لیے اجازت ہے بیع مزابنہ کی ف عرایا کے معنے کھجوروں کے درخت جو عاریت کے طور پر دیے
جاوین کسی مساکین کو تاکہ وہ اوسکا میوہ اپنے تصرف مین لاوے اور مخابرہ یہ کہ زمین ایک کی اور تخم دوسرے
کا جب کھیتی کٹے تو زمین والا اوس سے کچھ حصہ لے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے
منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ کرنے سے اور مزابنہ کرنے سے اور مخابرہ کرنے سے اور ثنیا کرنے سے ف
ثنیا کے معنے یہ کہ بیچی چیز مین سے بلاتعین کچھ نکالنے کی شرط کرنا جیسے کہے مین ڈھیر سے مانند یہ سب غلہ
بیچتا ہون مگر کچھ اس مین سے نکال لونگا تو جائز نہین جبتک تعین نہ کرے کیونکہ بغیر تعین کے جھگڑا
ہوگا وَقَدْ رَوَى النَّهْيَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ترجمہ
اور یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے بیع محاقلہ کے منع ہونے کے روایت ہے ف یعنی جیسا عطاء نے
جابر سے روایت کی ہے ویسا ہی یزید بن نعیم نے بھی جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے لیکن عطاء
کی روایت مین اتنا قصور ہے کہ عطاء نے جابر بن عبد اللہ سے حدیث مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا کے
نہین سنی اور دلیل نہ سننے کے یہ ہے جو ہمام بن یحیی نے روایت کی ہے عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى قَالَ سَأَلَ
عَطَاءً سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ
لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا أَخَاهُ ترجمہ ہمام بن یحیی سے روایت ہے

پوچھا عطاء نے سلیمان بن موسیٰ سے اونھون نے حدیث بیان کی جابر رضہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کہ اوسکی پاس زمین ہو اوسکو چاہیے کہ خود زراعت کرے اوس مین یا یون فرمایا چاہیے کہ خود زراعت کرے اوسمین یا زراعت کرے بہائی اوسکا اور کرایہ پر نہ دیوے اپنے بہائی کو عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَقْلِ وَهِيَ الْمُزَابَنَةُ ترجمہ یزید بن نعیم جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور محاقلہ اوسی کو مزابنہ بھی کہتے ہین ف حقل اور مزابنت کے ایک معنی ہین کیونکہ حقل کے معنے جابر رضہ نے یون بیان کیے ہین کہ کھڑے کہیت کو بیچ دینا خشک گیہون کے بدلے اور مزابنہ کے معنے پہلون کو درخت پر بیچ دینا اس شرط پر کہ ہم اتنے انگور یا کہجورین خشک اس کے بدلے لے لیوینگے تو حقیقت مین دونو ایک ہی ہو لیکن حقل کا لفظ کہیت کے بیع مین مستعمل ہے اور مزابنہ کا پہلون مین مستعمل ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ قَالَ الْمُخَاضَرَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يَزْهُوَ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الْكَرْمِ بِكَذَا وَكَذَا صَاعٍ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے اور مخاضرہ سے اور مخاضرہ بیچنا پہلون یا اناج کا پختگی سے پہلے اور مزابنہ کے معنے بیچنا انگور کا خشک انگور کے بدلے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ دونو حدیثون کا اوپر گزرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى ترجمہ رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ ترجمہ عثمان بن مرہ سے روایت ہے پوچھا مین نے قاسم سے زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ اونہون نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ وَاسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ عَمِّيْ وَغُلَامًا لَهُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا حَتّٰى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ فَلَقِيَهُ فَقَالَ رَافِعٌ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ حَارِثَةَ فَرَاٰى زَرْعًا فَقَالَ مَا اَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ قَالُوْا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ فَقَالَ

أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ أَزْرَعَهَا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ ترجمہ یحیی سے روایت ہی کہ ابوجعفر خطمی کہ نام اوسکا عمیر بن یزید ہی وہ کہتے تہے بہیجا مجکو میرے چچا نے اور ایک غلام یعنی لڑکے کو میرے ساتہہ کیا تاکہ سعید بن مسیب سے مزارعت کا مسئلہ پوچہکر آویں ہم نکلے سعید بن مسیب نے فرمایا ابن عمر مزارعت کرنے مین کچہہ مضائقہ نہین سمجہتے تہے پہر پہونچے اونکو حدیث رافع بن خدیج کی اوس کے بعد ملاقات کے اونہون نے رافع بن خدیج سے رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کیطرف اور دیکہا ایک کہیت کو اور فرمایا کہ کیا اچہا کھیت ہی ظہیر کا لوگون نے عرض کیا یہہ کہیت ظہیر کا نہین آپ نے فرمایا کیا ظہیر کا نہین یہہ کہیت لوگون نے پہر عرض کیا ہان ظہیر کا نہین لیکن اوس نے مزارعت کی ہے کسی سی آپ نے فرمایا لیلو اپنی کہیتی کو اور دیدو اوسکا جو کچہہ خرچ ہوا ہے راوی کہتا ہے لیلیا ہم نے اپنی زرعت کو اور دیدیا اوسکا جو کچہہ کہ صرف ہوا تہا عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ أَوْ رَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ مَيَّزَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ فَأَرْسَلَ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ وَجَعَلَ الْأَخِيرَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ ترجمہ طارق نے سعید بن مسیب سے اونہون نے رافع بن خدیج سی روایت کی ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سی اور مزابنہ سے اور کہا کہ کہیتی تین آدمی کر سکتے ہین اول تو وہ آدمی جسکی زمین ہو اور دوسرا وہ آدمی جسکو کہیتی کرنے کو احسان کے طور پر دیا ہو سے زمین اور تیسرے وہ آدمی جس نے کرایہ پر لیا ہو زمین کو سونے یا چاندی کے بدلے مصنف فرماتے ہین جدا کیا اسرائیل نے اس روایت کو طارق سے سنکر مرسل کہا پہلی کلام کو اور اخیر والی کلام کو کہا کہ قول سعید بن مسیب کا ہی حدیث نہین عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ اسرائیل نے طارق سے اور طارق نے سعید بن مسیب سی روایت کی ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے کہا سعید نے ذکر کیا اوس نے یعنی سعید نے اسی طرح۔ ف۔ محاقلہ کے معنے اوپر گزری آور بعضون نے کہا محاقلہ زمین کو کرایہ پر دینا گیہون کے بدلے یا جیسا کہ ہو کہیت کا اناج کے بدلے عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا يُصْلِحُ الزَّرْعَ غَيْرُ ثَلَاثٍ أَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مِنْحَةٍ أَوْ أَرْضٍ بَيْضَاءَ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ ترجمہ سفیان ثوری طارق سے روایت کرتے ہین کہ طارق کہتے تہے مینے سنا سعید بن مسیب سے وہ فرما

تہے مناسب نہین زراعت کرنا سوائے تین آدمیون کے اول مالک کو دوسرے اوس آدمی کو جسکو زراعت کرنے کو دی گئی ہو وہ زمین مفت مین احسان اور ثواب کی نظر سے اور تیسرے اوس شخص کو جس نے لیا میدان اجارہ پر زر کے بدلے **ف** زہری نے کلام اول کو سعید بن مسیب سے روایت کیا اور مرسل کیا اوس روایت کو اور حارث کہتے ہین میں نے سنا قاسم سے اور انہون نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید سے سعید بن مسیب کہتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور بیع مزابنہ سے اور روایت کیا اسکو محمد بن عبد الرحمن ابن لبیبہ نے سعید بن المسیب سے اور سعید بن المسیب نے کہا سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے یہہ روایت چون کہ یہ عبارت حدیث کی نہ تہی بلکہ حدیث کی تحقیق تہی اسواسطے اصل عبارت کو نہین لکہا فقط ترجمہ لکہہ دیا حاصل اس ترجمہ کا یہہ ہے کہ زہری نے اس روایت کو مرسل کہا ہے اور محمد بن عبد الرحمن نے صحابی کا نام بتا دیا ہے تو اب مرسل نہ رہی یہہ روایت چنانچہ آگے آتی ہے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ فَجَاؤُا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَصَمُوْا فِيْ بَعْضِ ذٰلِكَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُكْرُوْا بِذٰلِكَ وَقَالَ اَكْرُوْا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عُمُوْمَتِهٖ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا سعد بن ابی وقاص نے کہیتی کرنے والے لوگ کرایہ پر دیا کرتے تہے اپنے کہیتوں کو زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس اناج کے بدلے جو مینڈون اور نالیون کے کنارے پر نکلتا پہر آئے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جہگڑا کرتا تہا انہون نے اوس مین کے بعض مقدمات مین پہر منع کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو کرایہ پر دینے سے زراعت کے اور فرمایا کرایہ کیا کرو نقدی کے بدلے **ف** روایت کیا اس حدیث کو سلیمان نے رافع بن خدیج سے اور انہون نے کسی شخص سے جو تہا اوس کے چچاؤن مین عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْاَرْضِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُحَاقِلَ بِالْاَرْضِ اَوْ نُكْرِيَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى وَاَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ يَزْرَعَهَا اَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

کہیتی کو بیچا کرتے تھے ہم زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کرایہ پر دیا کرتے تہے تہائی
یا چوتہائی کے بدلے یا کہانے معین پر آیا ایک روز ایک آدمی میرے چچاؤن مین سے اور کہنے لگا
کہ منع کیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تہا وہ امر ہمارے فائدہ کا
اور فرمانبرداری اللہ کی اور اوس کے رسول کی زیادہ نافع ہے ہمارے لیے منع کیا حقل کرنے سے
ہم کو اور تہائی یا چوتہائی بٹائی پر کرایہ دینے کو بھی منع کیا اور کہانے معین پر کرایہ کرنے سے
باز رکہا ہم کو اور زمین والے کو حکم کیا کہ خود زراعت کیا کرے یا دوسرے سے کراوے اور بٹائی
کرنے کو برا جانا اور جو اس کے سوا صورتین ہون عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ
نُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى ترجمہ اوپر گزرا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ
بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ أَنَّ بَعْضَ
عُمُومَتِهِ أَتَاهُمْ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا
نَافِعًا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا
يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا طَعَامٍ مُسَمًّى ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہا رافع بن
خدیج نے بیچا کرتے تہے ہم کہیتی کو اناج کے بدلے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آیا ہمارے
چچاؤن مین سے ایک چچا اور کہنے لگا منع کیا مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر نافع سے اور
اطاعت اللہ کی اور اوس کے رسول کی بہت نافع ہے ہمارے لیے رافع بن خدیج کہتے ہین ہم نے کہا کونسی
چیز ہے وہ اوس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ خود زراعت کیا کرے
اپنی زمین مین یا زراعت کرے بہائی اوسکا اور تہائی اور چوتہائی کے کرایہ پر نہ دیا کرے اور منع کیا اناج
لیکر کرایہ پر دینے سے ف تہائی یا چوتہائی کی قید سے یہ غرض نہین کہ اتنی مقدار پر کرایہ کرنا منع
ہے اسکے سوا مین جائز ہے بلکہ اکثر لوگ اسیقدر پر معاملہ کیا کرتے ہین اسواسطے اتنا کا نام لیا اور مقرر
کر لینا یہ کہ پہلے اوس سے گیہوں یا اور کوئی اناج سو من یا پچاس من لے لینا اور اوسکو وہ کہیت حوالے
کر دینا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَشَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَثْنِي صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَانَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ كِرَاؤُهَا بِالدِّينَارِ وَ
الدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے اور کہا کہ ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین کو زمانے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہو اور کچھ اناج کے بدلے جو زمین والی کا ہوتا پھر
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج سے اون کے شاگرد نے نقدی
پر کرایہ کرنا کیسا ہے اونہوں نے جواب دیا کچھ مضائقہ نہیں دینار اور درہموں سے کرایہ کرنے میں عن
حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالدِّينَارِ
وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤَاجِرُونَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا
وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ
مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہے پوچھا میں نے رافع بن خدیج سے
زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ دیناروں یا چاندی کے ساتھ یعنے نقدی کے بدلے کرایہ پر دینا زراعت کے
زمین کا جائز ہے یا نہیں رافع بن خدیج رضہ نے فرمایا جائز ہے کچھ مضائقہ نہیں اور کہا کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو لوگ زمین کو اوس پیداوار کے بدلے دیا کرتے جو پانی بہنے کے جگہوں
پر اور مینڈوں کے سروں پر ہوتی پھر کبھی وہاں پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی اور جگہ ہوتے
وہاں نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس لیے اسکی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے بدلے کوئی
شے معین اور مقرر ہو جسکا کوئی ضامن ہو تو قباحت نہیں عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ قُلْتُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا
بِمَا يَخْرُجُ الْأَرْضُ مِنْهَا فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَا بَأْسَ ترجمہ رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج کے شاگرد نے پوچھا اون
سے سونے یا چاندی کے ساتھ کیا حکم ہے۔ رافع بن خدیج نے کہا کرایہ پر دینا اون چیزوں کے بدلے جو پیدا
ہوتی ہیں زمین سے منع ہے اور سونے اور چاندی کے ساتھ دینا کچھ مضائقہ نہیں عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ
قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا
بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ فَرْضُ الْأَرْضِ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے پوچھا میں نے رافع بن خدیج سے
سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کو دینا زمین جو صاف میدان ہو کیسا ہے اونہوں نے کہا حلال ہے
سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کرنا یہ حصہ درحق ہے زمین کا عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ أَرْضِنَا وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ

وَلَا فِضَّةٌ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرِي أَرْضَهُ بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ وَالْأَقْبَالِ وَأَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ
وَسَاقَهُ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے اور نہیں تھا اون دنون سونا اور چاندی لوگون کے پاس اوس زمانے مین
کرایہ پر دیتا تھا آدمی اپنی زمین کو جس مین کھیتی بوئی جاتی تھی نہرون اور نالیون پر جو اناج پیدا ہو اوس
کے بدلے اور اوس کے سوا اور چیزین بھی نہین پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک (یعنی جیسی اوپر گزری) عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ
كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا
شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ
تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ
شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن
عمر کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین تو پہونچی اونکو یہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہین کرایہ پر دینے سے
زمین کو عبد اللہ بن عمر ملے رافع بن خدیج کو اور کہا اونھون اے رافع بن خدیج کون سے حدیث ہے جس
کو تم روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ کرنے کے باب مین رافع بن خدیج نے کہا
عبد اللہ بن عمر سے سنا مین نے اپنے چچاؤن سے اور وہ دونو صاحب بدری ہین وہ بیان کرتے تھے
حدیث گھر والون کے روبرو کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عبد اللہ بن
عمر یہ سنکر کہنے لگے مین خوب جانتا ہون کہ کرایے پر دی جاتی تھی زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین پھر ڈری عبد اللہ بن عمر اس سے کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین
کچھ اور نہ معلوم ہوا ہو اونکو اس خیال سے ترک کیا زمین کو کرایہ پر دینا **ف** یعنی عبد اللہ بن عمر زیادہ
تر کوشش کرتے تھے سنت کی پیروی مین اس واسطے اونھون نے احتیاطاً ترک کیا اس کام کو عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا يَزْعُمُ شَهِدَا بَدْرًا
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ پہونچی ہے
ہم کو رافع بن خدیج سے روایت جسکو بیان کیا اونھون نے اپنے چچاؤن سے اور اونہین کا قول ہے
کہ وہ دونو چچا اون کے بدری تھے اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کرایہ پر

زمین دینے سے ف اور عثمان بن سعید نے بھی اسکو روایت کیا ہے لیکن حمید کا لفظ انکی روایت میں
نہیں چنانچہ آگے آتی ہے اور روایت بھی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ بِاسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بَأْسٌ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ ترجمہ عثمان بن سعید سے روایت ہے
انہوں نے سنا شعیب سے کہا زہری نے کہ سعید بن المسیب کہتے تھے زمین کو سونے چاندی کے ساتھ کرایہ
کرنے میں کچھ ڈر نہیں اور رافع بن خدیج بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے
کرایہ پر دینے سے عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَسُئِلَ رَافِعٌ بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ
كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ قَالَ بِشَيْءٍ مِنَ الطَّعَامِ مُسَمًّى وَيُشْتَرَطُ أَنَّ لَنَا مَا تُنْبِتُ
مَاذِيَانَاتُ الْأَرْضِ وَأَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ ترجمہ عبد الکریم بن حارث سے روایت ہے رافع بن خدیج کہتے تھے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو ابن شہاب کہتے ہیں کسی نے پوچھا رافع بن
خدیج سے بعد اس کے کیسے کرایہ دیا کرتے تھے لوگ زمین کو انہوں نے کہا کچھ اناج معین کے
ساتھ اور شرط کر لیتے تھے جو کچھ نہروں پر ہو یا اس نالیوں پر جو آتی ہوں اس زمین سے اپنا حصہ
لیں گے ہم ف یعنی بٹائی پر زمین دیتے تھے اور یوں شرط کر لیا کرتے تھے کہ جو زمین نہروں کے
کنارے پر ہو اس میں سے اتنا حصہ لینگے اسبات میں کسی کی قسمت طرف ثانی کو نقصان ہوتا ہے اسواسطے اسکو
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ
أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ أَنَّ عُمُومَتَهُ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوا فَأَخْبَرُوا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ
كَانَ صَاحِبُ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لَهُ مَا
عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي الَّذِي يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٌ مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِي كَمْ هِيَ ترجمہ
موسی بن عقبہ سے روایت ہے کہ نافع کہتے تھے رافع بن خدیج نے بیان کیا عبد اللہ بن عمر سے اپنے
چچاؤں کی روایت وہ آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب لوٹ کر گئے گھر کو لوگوں سے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کرایہ پر دینے سے کھیتوں کو عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم خوب جانتے
ہیں کرایہ پر دیتے تھے کھیتی والے کھیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس شرط پر کہ کھیت
والے کا حصہ اس زراعت میں ہوگا جو نہروں کے کنارے پر ہو اور اس نہر سے اس زمین کو پانی پہنچتا ہے

اور تھوڑے گھانس کے بدلے کرایے دیا کرتے تھے معلوم نہین اوس کے مقدار کہ کتنی گھانس لیا کرتی تھے عَنْ
ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ كِرَى الْأَرْضِ فَبَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ شَيْءٌ
فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَى إِلَى رَافِعٍ وَأَنَا مَعَهُ فَحَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدُ ترجمہ ابن عون نافع سے روایت کرتے مین ابن عمر لیا کرتے
تھے کرایہ زمین کا کچھ بات سنی عبد اللہ بن عمر نے رافع بن خدیج کی نافع کہتے ہین پکڑا میرا ہاتھ اور چلے رافع
بن خدیج پاس اور مین بھی ساتھ ہی تھا اون کے رافع بن خدیج نے بیان کی حدیث اپنے چچا کے نام سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کرایہ لینے سے زمین کا اوس دن سے عبد اللہ بن عمر نے
کرایہ لینا چھوڑ دیا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ كِرَى الْأَرْضِ حَتَّى حَدَّثَهُ رَافِعٌ
عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدُ
ترجمہ اوپر گزرا عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ
أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُخْبِرُ فِيهَا بِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ وَأَنَا مَعَهُ
فَسَأَلَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا
ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْهَا ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر کرایہ لیا کرتے تھے زمین کا پہونچی اونکو خبر اخیر خلافت مین معاویہؓ کی
کہ رافع بن خدیج ممانعت کی حدیث بیان کرتی ہین اس کرایہ لینے کے باب مین پس گئے ابن عمر اون کے پاس
اور مین ساتھ تھا ابن عمر نے پوچھا اون سے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہے زمین کو کرایہ پر دینے سے پھر اوسکے بعد ابن عمر نے کرایہ لینا چھوڑ دیا ابن عمرؓ سے جو کوئی مسئلہ
پوچھتا تھا وہ کہتے تھے کہ رافع بن خدیج کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کھیتون کا
کرایہ لینے سے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يُكْرِي الْمَزَارِعَ فَحُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِأَثَرٍ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَأَنَا مَعَهُ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ كِرَاهَا
ترجمہ نافع عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین کرایہ پر دیا کرتے تھے کھیت کی زمین کو عبد اللہ بن عمر کو
بیان ہوا دیکھے روبرو کہ رافع بن خدیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیا کرتے ہین کہ منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے نافع بیان کرتے ہین چلے ابن عمر اونکی طرف بلاط کو جو ایک مقام
کا نام ہے اور مین اونکے ساتھ تھا تو پوچھا رافع بن خدیج سے ابن عمرؓ نے اور اونہون نے کہا ہان

منع کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے تب سے چھوڑ دیا عبد اللہ بن عمر رضہ نے
کرایہ دینا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَأْثُرُ فِيْ كِرَى الْاَرْضِ حَدِيْثًا فَانْطَلَقْتُ
مَعَهُ اَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِيْ اَخْبَرَهُ حَتّٰى اَتٰى رَافِعًا فَاَخْبَرَهُ رَافِعٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللّٰهِ كِرَى الْاَرْضِ ترجمہ نافع سے روایت ہے ایک آدمی نے خبر دی
ابن عمر رضہ کو رافع بن خدیج ایک حدیث بیان کرتے ہیں زمین کے کرایہ کرنے کے باب میں نافع کہتے ہیں چلا میں
اور وہ آدمی جس نے یہ خبر دی تھی عبد اللہ کو ابن عمر رضہ کے ہمراہ یہاں تک کہ آئے رافع بن خدیج کے پاس رافع بن
خدیج نے یہ خبر سنائی عبد اللہ بن عمر رضہ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا زمین کو کرایہ پر دینے سے
اور اس دن سے عبد اللہ بن عمر رضہ نے چھوڑ دیا کرایہ پر دینا زمین کو عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے
اس حدیث کا عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِيْ اَرْضَهُ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا
فَبَلَغَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَزْجُرُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ قَبْلَ اَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى
مَنْكِبِيْ حَتّٰى دَفَعْنَا اِلٰى رَافِعٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ
كِرَى الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُكْرُوا الْاَرْضَ بِشَيْءٍ
ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر رضہ کرایہ پر دیا کرتے اپنی زمین اس اناج کے بدلے جو کچھ اوس میں سے پیدا
ہو پہونچی عبد اللہ بن عمر کو یہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہیں کرایہ پر دینے سے اور کہتے ہیں کہ منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو کہنے لگے ابن عمر ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے جب تک رافع
بن خدیج کو نہیں پہچانتے تھے پھر کچھ جی میں آیا کہا ہاتھ اپنا میرے کندھے پر میں نے پہونچا دیا رافع بن
خدیج تک عبد اللہ بن عمر رضہ نے پوچھا رافع بن خدیج سے کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ بات کہ منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو رافع بن خدیج نے جواب دیا میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مت کرایہ دیا کرو تم زمین کو کسی شی کے بدلے عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ اَخْبَرَاهُ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْاَرْضِ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ
بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے
سنا میں نے ابن عمر رضہ کہتے تھے کہ ہم مخابرہ کیا کرتے تھے اور اس میں کچھ قباحت نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ رافع

بن خدیج نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع کیا ہے **ف** یہ اختلاف روایت ابن عمرو
بن دینار کی طرف سے ہے اور مخابرہ یہہ کہ زمین کو چوتھائی یا تہائی وغیرہ حصے پر دینا اور مخابرت اور مزارعت
مین اتناہی فرق ہے کہ مخابرت مین تخم عامل کیطرف سے ہوتا ہے اور مزارعت مین مالک کیطرف سے **عن**
حجاج قال قال ابن خديج سمعت عمرو بن دينار يقول اشهد لسمعت ابن عمر وهو يسئل عن
الخبر فيقول ما كنا نرى بذلك بأسا حتى اخبرنا عام الاول ابن خديج انه سمع النبي
صلى الله عليه وسلم ينهى عن الخبر **ترجمہ** حجاج سے روایت ہے ابن خدیج کہتے تھے سنا مین نے عمرو
بن دینار سے وہ کہتے تھے مین گواہ ہون البتہ مین نے سنا ابن عمر سے جب اون سے پوچھتا تھا کوئی
مسئلہ مخابرے کا وہ کہتے تھے میرے نزدیک تو مخابرہ کرنے مین کچھہ قباحت نہین لیکن خبر دی ہم سے
اول سال مین رافع ابن خدیج سے وہ کہتے تھے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے
مخابرہ کرنے سے یعنے بٹائی پر دینے سے زمین کو **ف** اس حدیث مین بجائے مخابرہ کے خبر ہے اور معنی اوسکے
وہی ہین جو مخابرے کے ہین **عن** عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول كنا لا نرى
بالخبر بأسا حتى كان عام الاول فزعم رافع ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عنه **ترجمہ** اوپر گزرا **عن** عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه و
سلم نهى عن كرى الارض **ترجمہ** اس حدیث کا بھی اوپر گزر چکا ہے **عن** عمرو بن دينار عن جابر
قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة **ترجمہ** ان
کلمونکا اوپر گزر چکا ہے **عن** عمرو بن دينار عن ابن عمر وجابر نهى رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه ونهى عن المخابرة وكرى الارض بالثلث والربع
ترجمہ عمرو بن دینار ابن عمر رض اور جابر رض سے روایت کرتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیچنے سے پہلونکے جبتک کہ وہ اپنی مراد کو نہ پہونچ جاوین اور کہانے کے قابل ہوجاوین اور منع کیا بٹائی
پر دینے سے اور کرایہ کرنے سے زمین کا تہائی یا چوتھائی پر **عن** النجاشي قال حدثني رافع بن
خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرافع اتؤاجرون محاقلكم قلت نعم يا رسول
الله نؤاجرها على الربع وعلى الاوساق من الشعير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تفعلوا ازرعوها او اعيروها او امسكوها **ترجمہ** ابو النجاشی سے روایت ہے بیان کی مجھ سے
رافع بن خدیج نے حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رافع تم اجرت پر دیا کرتے ہو
اپنی کہیتون کو رافع بن خدیج نے عرض کیا ہان یارسول اللہ چوتھائی پر دیتے ہین یا کئی وسق جو کے

لیا کرتے ہین ہم آپنے فرمایا مت کرو ایسا کام خود زراعت کیا کرو یا کسی کو عاریت اور مانگی دیدیا کرو یا ایسا کرو
تو رکھو اپنی زمین کو ویسا ہی بی زراعت کے عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَتَانَا ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَقٌّ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ
نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَالْأَوْسَاقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ
أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا ترجمہ رافع رضہ سے روایت ہی آئے ہمارے یہان ظہیر بن رافع اور
کہنے لگے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر فائدہ مند سے ہمنے پوچھا کیا بات
ہے وہ جسے منع کیا کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور آپکا فرمانا حق ہے
پوچھا میرے سے کیسی کرتے ہو تم اپنی کہیتون کے معاملے مین ظہیر بن رافع کہتے ہین مین نے
عرض کیا جو تہائی کے حصہ پر دیدیتے ہین اور کبھی کئی وسق کھجورون اور جوؤن پر بھی اُجرت ٹھہرا
کر معاملہ کیا کرتے ہین ہم آپنے فرمایا ایسا مت کیا کرو خود زراعت کرو یا دوسری کو کرنے دو یا
خالی رکھہ چھوڑو عَنْ أُسَيْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ أَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهِ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَأَمْرُهُ طَاعَةٌ وَخَيْرٌ
نَهَى عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اسید بن رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ رافع کے بہائی نے کہا اپنی قوم
سے آج منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شئے سے کہ تہی وہ چیز تمہارے فائدی کی اور حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طاعت اور بہتر ہے سب فائدون سے اور جس سے منع کیا وہ حقل ہی
ف حقل کے معنے لغت مین کہیتی کے ہین اور کبھی محاقلہ زراعت کے لیے خاص کر بولتے ہین
اور مزابنہ کا پہلون کے لیے استعمال کرتے ہین اور یہان حقل سے مراد کہیت کو بیچنا گیہون کے ساتھ
یا بٹائی پر دینے سے مراد ہی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَيْدَ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُمْ مُنِعُوا الْمُحَاقَلَةَ وَهِيَ أَرْضٌ تُزْرَعُ عَلَى بَعْضِ مَا فِيهَا ترجمہ
عبد الرحمن بن ہرمز سے روایت ہے مین نے سنا اسید بن رافع بن خدیج انصاری سے وہ بیان کرتی تہے
کہ اون لوگون کو ممانعت ہوئی محاقلہ سے اور محاقلہ اوسکو کہتے ہین کہ زمین دیوین کہیتی کرنے کے لیے
اور اوسکی پیداوار مین سی ایک حصہ ٹہرالیوین زمین کے بدلے عَنْ عِيسَى بْنِ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حَجْرِ جَدِّي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَبَلَغْتُ رَجُلًا وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَ أَخِي
عِمْرَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ....

سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَقَالَ يَا أَبَتَاهُ إِنَّهُ قَدْ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ
يَا بُنَيَّ دَعْ ذَاكَ فَإِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ لَكُمْ رِزْقًا غَيْرَهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ عیسیٰ بن سہل بن رافع بن خدیج سے روایت ہے میں یتیم تھا اور پرورش
پاتا تھا اپنے دادا رافع بن خدیج کی گود میں جب میں جوان ہوا اور ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن
سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا اے باپ (یعنے دادا کو) ہم نے اپنی فلانی زمین دو سو درہم کو کرائے پر دی
ہے انہوں نے کہا بیٹا چھوڑ دے اس معاملے کو اللہ تعالیٰ دوسرے طور سے روزی دیگا کیونکہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے زمین کو کرائے پر دینے سے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللّٰهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا كَانَا رَجُلَيْنِ اقْتَتَلَا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهُ فَلَا
تُكْرُوا الْمَزَارِعَ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو میں ان
سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں اصل قصہ یہ ہے کہ دو شخص لڑے آپس میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تمہارا یہی حال ہے تو مت کرائے پر دیا کرو کھیتوں کو رافع بن خدیج نے اتنا ہی سنا کہ مت کرایہ دیا کرو
کھیتوں کو اور یہ نہ خیال کیا کہ ممانعت کا سبب کیا تھا تو زید بن ثابت بات کو درست جانتے تھے قَالَ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَابَةُ مُزَارَعَةٍ عَلَى أَنَّ الْبَذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ وَلِلْمُزَارِعِ رُبُعُ
مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا امام نسائی نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچ زمین
کے مالک کا ہے اور جوتنے بونے والے کا پیداوار زمین سے چوتھائی حصہ ہے هَذَا كِتَابٌ
كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرِهِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ إِنَّكَ دَفَعْتَ إِلَيَّ
جَمِيعَ أَرْضِكَ الَّتِي بِمَوْضِعِ كَذَا فِي مَدِينَةِ كَذَا مُزَارَعَةً وَهِيَ الْأَرْضُ الَّتِي تُعْرَفُ بِكَذَا وَ
تَجْمَعُهَا حُدُودٌ أَرْبَعَةٌ يُحِيطُ بِهَا كُلِّهَا وَأَحَدُ تِلْكَ الْحُدُودِ بِأَسْرِهِ لَزِيقُ كَذَا وَالثَّانِي وَ
الثَّالِثُ وَالرَّابِعُ دَفَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ هَذِهِ الْمَحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِحُدُودِهَا الْمُحِيطَةِ
بِهَا وَجَمِيعِ حُقُوقِهَا وَشِرْبِهَا وَأَنْهَارِهَا وَسَوَاقِيهَا أَرْضًا بَيْضَاءَ فَارِغَةً لَا شَيْءَ فِيهَا
مِنْ غَرْسٍ وَلَا زَرْعٍ سَنَةً تَامَّةً أَوَّلُهَا مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا وَآخِرُهَا
انْسِلَاخُ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلَى أَنْ أَزْرَعَ جَمِيعَ هَذِهِ الْأَرْضِ الْمَحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ
الْمَوْصُوفِ مَوْضِعُهَا فِيهِ هَذِهِ السَّنَةَ الْمُؤَقَّتَةَ فِيهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا كُلَّمَا أَرَدْتُ وَبَدَا لِي
أَنْ أَزْرَعَ فِيهَا مِنْ حِنْطَةٍ وَشَعِيرٍ وَسَمَاسِمَ وَأُرْزٍ وَأَقْطَانٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلَّى وَحِمَّصٍ

وَلِسَبِيلٍ وَتَدَلُّسٍ وَمُسَنَّاتٍ وَمُبَاطِحَ وَمَجَارِي مِنْ شُجَيْرٍ وَنَخِيلٍ وَبَصَلٍ وَثُغُورٍ وَتُسُولٍ فِي
رِبَاحِيَّتٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ جَمِيعِ الْغَلَّاتِ شِتَاءً وَصَيْفًا بِبَقَرِكَ وَبَذْرِكَ وَجَمِيعِهِ عَلَيْكَ
دُونِي عَلَى أَنْ أَتَوَلَّى ذٰلِكَ بِيَدِي وَمَنْ أَرَدْتُ مِنْ أَعْوَانِي وَأُجَرَائِي وَبَقَرِي وَأَدَاتِي وَلِي
زِرَاعَةَ ذٰلِكَ وَعِمَارَتَهُ وَالْعَمَلَ بِمَا فِيهِ نَمَاؤُهُ وَمَصْلَحَتُهُ وَكِرَابَ أَرْضِهِ وَتَنْقِيَةَ حَشِيشِهَا
وَسَقْيَ مَا يَحْتَاجُ إِلَى سَقْيِهِ مِمَّا زُرِعَ وَتَسْمِيدَ مَا يَحْتَاجُ إِلَى تَسْمِيدِهِ وَحَفْرَ سَوَاقِيهِ وَأَنْهَارِهِ
وَاجْتِنَاءَ مَا يُجْتَنَى مِنْهُ وَالْقِيَامَ بِحَصَادِ مَا يُحْصَدُ مِنْهُ وَجَمْعِهِ وَدِيَاسَةَ مَا يُدَاسُ
مِنْهُ وَتَذْرِيَتَهُ بِنَفَقَتِكَ عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ دُونِي وَأَعْمَلُ فِيهِ كُلِّهِ بِيَدِي وَأَعْوَانِي دُونَكَ عَلَى أَنَّ
لَكَ مِنْ جَمِيعِ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ
مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا ذٰلِكَ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِهِ بِحَقِّ أَرْضِكَ وَبَقَرِكَ وَبَذْرِكَ وَنَفَقَاتِكَ وَلِي
الرُّبُعُ الْبَاقِي مِنْ جَمِيعِ ذٰلِكَ بِزِرَاعَتِي وَعَمَلِي وَقِيَامِي عَلَى ذٰلِكَ بِيَدِي وَأَعْوَانِي وَدَفَعْتَ
إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ هٰذِهِ الْمَحْدُودَةَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ بِجَمِيعِ حُقُوقِهَا وَمَرَافِقِهَا وَقَبَضْتُ
ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنْكَ يَوْمَ كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا فَصَارَ جَمِيعُ ذٰلِكَ فِي يَدِي لَكَ
لَا مِلْكَ لِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ وَلَا دَعْوَى وَلَا طِلْبَةَ إِلَّا هٰذِهِ الْمُزَارَعَةَ الْمَوْصُوفَةَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ
فِي هٰذِهِ السِّنِينَ الْمُسَمَّاةِ فِيهِ فَإِذَا انْقَضَتْ فَذٰلِكَ كُلُّهُ مَرْدُودٌ عَلَيْكَ وَإِلَى يَدِكَ وَلَكَ
أَنْ تُخْرِجَنِي بَعْدَ انْقِضَائِهَا مِنْهَا وَتُخْرِجَهَا مِنْ يَدِي وَيَدِ كُلِّ مَنْ صَارَتْ لَهُ فِيهَا يَدٌ
بِسَبَبِي أَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَكُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ نُسْخَتَيْنِ ترجمہ یہ کتاب ہے جسکو لکھا فلان شخص نے
جو فلان کا بیٹا اور فلان کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت مین اور اوس حالت مین جب اوسکی سب کاروبار چلنے
کے قابل ہین (یعنی دیوانہ یا بیمار نہین ہی) اس کتاب مین یہہ مضمون ہے کہ تو نے (یعنی زمین کے مالک نے
یہان اوسکا نام اور اوس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے) اپنی ساری زمین جو فلان موضع مین فلان پرگنہ
مین واقع ہے مزارعت کی طور پر مجھے دی اوس زمین کا نام و نشان جس سے اوسکی شناخت ہو یہہ ہے اور اوسکی
چارون حدین یہہ ہین ایک حد فلان مقام سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری اور چوتھی اسیطرح فلان
فلان مقامون سے (یعنی چارون حدون کا حال لکھنا چاہیے جیسے دستور ہوتا ہے) تو نے یہہ ساری زمین جس کے
حدین اس کتاب مین بیان ہوئین جو اوس مین گھر گھیری ہوئے ہین اوسکی سارے حقوق کے یعنی پانی کا حصہ
اور نہرین اور نالیین مجھکو دی اور وہ زمین بالفعل صاف چٹیل میدان ہے نہ اوس مین درخت ہین نہ کھیت ایک سال
کامل کے لیے جسکا شروع فلانے مہینے کے چاند دیکھنے ہی فلان سنہ سے ہوگا اور اوسکا تمام فلان مہینہ کے فلان

سنہ کے تمام ہوتی ہے ہوگا اس شرط پر کہ مین مذکورہ بالا زمین مین جسکی حدود اوپر مقام اوپر بیان ہوئی
اس تمام سال مین جب چاہون جو زراعت کرون گیہون یا جو یا تل یا دھان یا کپاس یا باخات یا باقلا - یا
چنا یا لوبیا یا مسور یا کھیرے یا ککڑی یا خربوزہ یا گاجر یا شلجم یا مولی یا پیاز یا لہسن یا ساگ سبزی پھول وغیرہ
کی جو غلہ ہو جاڑے یا گرمی مین مگر تیری تخم سے ترکاری کا ہو یا غلے کا - سب تخم وغیرہ تیرے اوپر ہی میرا
کام صرف محنت ہے اپنے ہاتھ سے یا جس سے مین چاہون اپنے دوستون یا مزدورون سے اور بیل اور ہل میری
طرف ہی مین زراعت کرونگا اور آباد کرونگا جسطرح سے نشو ونما ہو اور درست کرونگا زمین کو اور ہل جوتونگا
اور گھانس صاف کرونگا اور جو کھیتی سینچنے کی محتاج ہو اوسکو سینچونگا اور جو کھاد کی محتاج ہے اوسکو کھاد دونگا
اور نہرین اور نالیان جو ضرور ہین انکو کھودونگا اور جو میوہ چننے کا ہے اوسکو چنونگا اور جو کاٹنے کا ہے
اوسکو کاٹونگا اور اوڑا کر صاف کرونگا مگر ان سب باتون پر جو خرچ ہو وہ تیرا ہی البتہ کام اور محنت میری طرف سے اور
میری لوگون کی طرف تیری طرف نہین ہے اس شرط پر کہ جو اللہ جل جلالہ ان سب کامون کے بعد اس مدت مین جسکا ذکر
اوپر ہوا شروع سے لیکر اخیر تک دلواوے اوس مین سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچی کے بدلے
تیری ہی - اور ایک چوتھائی میری میری زراعت اور کام اور محنت کی بدلے جو مین اپنی ہاتھ سے کرونگا اور میرے
لوگ کرینگے یہ سب زمین جسکی حدین اس کتاب مین موجود ہین معہ تمام حقوق اور منافع کے تو نے مجھے دی اور
مین نے اوس سب پر قبضہ کیا فلان دن فلان مہینے فلان سال سے اب یہ سب زمین معہ منافع اور حقوق میرے
قبضے مین آگئی مگر میری ملک نہین ہے اوس مین سے کوئی چیز اور نہ مجھے اوس زمین سے کسیکا دعوے یا مطالبہ ہے
اگر صرف کھیتی کرنیکا جسکا بیان اس کتاب مین ہے ایک ہی معین سال تک جسکا ذکر ہوا پھر اوس مدت گزرنے
کے بعد تیری زمین سب تجھکو ملے گی اور تیرے قبضے مین جاوے گی اور تجھے اختیار ہے کہ مدت گزرنے کے
بعد مجھے اوس زمین سے بیدخل کر دے یا اوس شخص کو جو میری وجہ سے دخل رکھتا ہو اقرار کیا اس سب مضمون کا فلان
اور فلان نے یہان پر دونو کے دستخط یا مہر چاہیے) اور اس کی دو نقلین لکھی جاوین گی ایک تو زمین کے
مالک پاس رہیگی اور دوسری زمین لینے والے کے پاس

بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ الْمَأْثُورَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ

بیان ان مختلف عبارتون کا جو مزارعت کے باب مین منقول ہین

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ الْأَرْضُ عِنْدِي مِثْلُ مَالِ الْمُضَارَبَةِ فَمَا صَلَحَ فِي
مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلَحَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَمْ يَصْلُحْ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلُحْ فِي الْأَرْضِ قَالَ
وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ أَرْضَهُ كُلَّهَا إِلَى الْأَكَّارِ عَلَى أَنْ يَعْمَلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ
وَأَعْوَانِهِ وَبَقَرِهِ وَلَا يُنْفِقَ شَيْئًا وَتَكُونُ النَّفَقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ ترجمہ ابن عون سے

روایت ہی محمد کہتے تہے زمین کا حال ایسا ہی جیسی مضاربت کا مال توجو مضاربت کے مال مین جائز ہی وہ مزارعہ
مین بھی جائز ہے اور جو مضاربت کے مال مین درست نہین وہ زمین مین بھی درست نہین اور کہتے تھے میرے
نزدیک کوئی قباحت نہین اگر کوئی شخص اپنی سب زمین کاشتکار کے حوالے کرے اس شرط پر کہ وہ خود اور اوس کے
بچے اور لوگ محنت کرین بیل بھی اوسی کی لیکن خرچ اوسپر نہین وہ سب زمین والے کا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلَی یَهُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ
وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَطْرَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیون کو وہان کے درخت سپرد کر دیئے اور زمین بھی دیدی کہ تم محنت کرو اپنے
خرچ سے اور جو کچھ پیدا ہو اوس مین سے آدھا ہمارا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلَی یَهُوْدِ
خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْهَا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ کَانَتِ الْمَزَارِعُ تُکْرٰی عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنَّ لِرَبِّ الْاَرْضِ مَا عَلٰی رَبِیْعِ السَّاقِیْ مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةً مِّنَ التِّبْنِ لَا
اَدْرِیْ کَمْ هُوَ ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کھیت
بٹائی پر دیے جاتے تھے اس شرط پر کہ جو پیداوار مینڈون پر ہوا اور کچھ گھانس جسکی مقدار مجھے معلوم نہین یہ زمین کے
مالک کو ملے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ کَانَ عَمَّایَ یَزْدَرِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاَبِیْ شَرِیْکُهُمَا
وَعَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ یَعْلَمَانِ فَلَا یُغَیِّرَانِ ترجمہ عبدالرحمن بن اسود سے روایت ہی میرے دونون چچا مزارعت
کرتے تہے تہائی اور چوتہائی پر اور مین اون دونون کا شریک تہا اور علقمہ اور اسود کو یہ بات معلوم تھی مگر وہ کچھ نہ کہتے
عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ خَیْرَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ یُّؤَاجِرَ اَحَدُکُمْ اَرْضَهٗ
بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی ابن عباس نے کہا بہتر ہے جو تم کرتی ہو اپنی زمین کو
سونے یا چاندی کے بدلے کرایے دیتے ہو **عَنْ** اِبْرَاهِیْمَ وَسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّهُمَا کَانَا لَا یَرَیَانِ
بَاْسًا بِاسْتِئْجَارِ الْاَرْضِ الْبَیْضَاءِ ترجمہ ابراہیم اور سعید بن جبیر خالی زمین کو کرایہ پر دینا برا نہین سمجھتے
تہے **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ لَا اَعْلَمُ شُرَیْحًا کَانَ یَقْضِیْ فِی الْمُضَارِبِ اِلَّا بِقَضَائَیْنِ کَانَ رُبَّمَا قَالَ
لِلْمُضَارِبِ بَیِّنَتَکَ عَلٰی مُصِیْبَةٍ تُعْذَرُ بِهَا وَرُبَّمَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ بَیِّنَتَکَ اَنَّ اَمِیْنَکَ خَائِنٌ
وَاِلَّا فَیَمِیْنُهٗ بِاللّٰهِ مَا خَانَکَ ترجمہ محمد نے کہا شریح (جو قاضی تہی کوفے مین) مضارب کے باب مین دو
طرح سے حکم دیتے تہے کبھی تو مضارب کو کہتے تو گواہ لا اوس مصیبت پر جسکی وجہ سے تو معذور رہی (اور تاوان نہ
دینا پڑے) اور کبھی صاحب مال کو کہتے تو گواہ لا اس بات پر کہ مضارب نے خیانت کی نہین تو اوس سے حلف لے اللہ تعالے

کی کراوس نے خیانت نہین کی عن سعید بن المسیب قال لا بأس بإجارة الأرض البیضاء بالذهب
والفضة وقال وإذا دفع رجل إلی رجل مالا قراضا فأراد أن یکتب علیه بذلك کتابا کتب
هذا کتاب کتبه فلان بن فلان طوعا منه في صحة منه وجواز أمره لفلان
ابن فلان إنك دفعت إلي مستهل شهر کذا من سنة کذا عشرة آلاف درهم وضحا جیادا
وزن سبعة قراضا علی تقوی الله في السر والعلانیة وأداء الأمانة علی أن أشتري
بها ما شئت منها کل ما أری أن أشتریه وأن أصرفها ومما شئت منها فیما أری أن
أصرفها فیه من صنوف التجارات وأخرج بما شئت منها حیث شئت وأبیع ما أری أن
أبیعه مما اشتریته بنقد رأیت أم بنسیئة وبعین رأیت أم بعرض علی أن أعمل في جمیع
ذلك کله برأیي وأوکل في ذلك من رأیت وکل ما رزق الله في ذلك من فضل وربح
بعد رأس المال الذي دفعته المذکور إلي المسمی مبلغه في هذا الکتاب فهو بیني وبینك
نصفین لك منه النصف بحق رأس مالك ولي منه النصف تاما بعملي فیه وما کان
فیه من وضیعة فعلی رأس المال فقبضت منك هذه العشرة آلاف درهم الوضح الجیاد
مستهل شهر کذا في سنة کذا وصارت لك في یدي قراضا علی الشروط المشترطة في
هذا الکتاب أقر فلان وفلان وإذا أراد أن لا یطلق أن یشتري ویبیع بالنسیئة
کتب وقد نهیتني أن أشتري وأبیع بالنسیئة ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خالی زمین کو کرایہ
پر دینا کچھ برا نہین سونے یا چاندی کے بدلے اور جو کوئی شخص کسی کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیوے
ف جسکو قراض بھی کہتے ہین وہ یہ کہ روپیہ ایک کا ہو اور محنت دوسری کی اور نفع مین دونون شریک
ہون ف پھر چاہے کہ نوشتہ کرالے اوسپر تو اس طور سے لکھے یہ وہ کتاب ہے جسکو فلان نے جو فلان
کا بیٹا ہے لکھا ہے اپنی خوشی سے صحت اور جواز امر کیحالت مین فلان کے لیے جو فلان کا بیٹا ہے تونے
مجھکو دیے فلان مہینے فلان سنہ کے شروع ہوتی ہی دس ہزار درم جو کھرے اور چوکھے تھے ہر دس درم سات
مثقال وزن کے بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ مین اللہ تعالی سے ڈرتا رہونگا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کرونگا
اور اس شرط پر کہ جو مال مین چاہونگا ان درمون سے خرید کرونگا اور صرف کرونگا (یعنی اور درمون سے دینار دن
سے بدلونگا) اور خرچ کرونگا جہان مناسب دیکھونگا جس تجارت مین چاہونگا اور جہان مناسب ہوگا وہان لیجاؤنگا
اور جو مال مین خرید کرونگا اسکو نقد یا ادھار جیسا مجھے مناسب معلوم ہوگا بیچونگا اور مال کے قیمت مین نقد پیسہ لونگا یا
دوسرا مال لونگا ان سب باتون مین اپنے رائے کے مطابق عمل کرونگا اور جسکو چاہونگا اپنی طرف سے وکیل

اگر ونفع پھر جو اللہ تعالے نفع دے وہ اصل مال کے بعد جو تونے مجھکو دیا ہی اور جسکا ذکر اس کتاب مین ہو چکا آدھون آدھ مجھ اور تجھ مین تقسیم ہوگا تجھکو آدھا نفع تیرے مال کے بدلے ملیگا اور مجھکو آدھا نفع میری محنت کے بدلے ملیگا اگر تجارت مین کچھ نقصان ہو تو وہ تیرے مال کا ہوگا اس شرط پر یہ دیکھ روپیہ ہم نے جو کہے مین تمنے اپنے قبضے مین کیے فلان مہینے کے شروع سے فلان سنہ مین اور یہہ مال بطور قراض (مضاربت) کے ان شرطون پر جو اس کتاب مین مذکور ہوئین میرے ہاتھ مین آیا اسبات کا اقرار کیا فلان اور فلان نے۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ ہو کہ مضارب اور بار کا سودا نکرے تو کتاب مین یون لکھے تونے مجھکو منع کیا ہی ادھار خرید و فروخت سے **شَرِكَةُ عَنَانٍ بَيْنَ ثَلٰثَةٍ** تین آدمیون مین شرکت عنان ہو تو اوسکا کاغذ کیونکر لکہا جاوے **ف** شرکت چار قسم پر ہے ایک شرکت مفاوضہ جب دو شخص مال شرکت اور تصرف اور دین مین برابر ہون اور اس شرکت مین ہر شخص دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی اور دوسری شرکت عنان جس مین صرف وکالت ہوتی ہی اور کفالت نہین ہوتی اور اس مین اگر بعض مال مین شرکت ہو اور بعض مال مین نہو یا ایک کا مال زیادہ ہو اور دوسرے کا کم لیکن نفع برابر ہو یا مال دونون کے برابر ہون اور نفع برابر نہو یا خلاف جنس ہو ایک نے روپیہ دیا ہو دوسرے نے اشرفیان ہر طرح درست ہی تیسری شرکت صنائع اور تقبل کہ دو کاریگر مثلاً دو درزی خواہ ایک درزی اور ایک رنگریز اس شرط پر شریک ہون کہ دونون مشترک کام کیا کرینگے اور مزدوری جو کچھ ملے اوسکو دونون بانٹ لیا کرین برابر یا جس طرح چاہین مقرر کرین چوتھی شرکت وجوہ اوسکی صورت یہہ ہی کہ دو شخص بدون مال کے شریک ہون اسطرح کہ اپنی اپنی آبرو سے مال لاوین اور بیچین اور اصل قیمت مالک کے حوالے کر کے جو کچھ نفع ہو وہ بانٹ لین **هٰذَا** مَا اشْتَرَكَ

عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فِي صِحَّةٍ مِنْ عُقُولِهِمْ وَجَوَازٍ مِنْ أُمُورِهِمْ اشْتَرَكُوا شَرِكَةَ عَنَانٍ لَا شَرِكَةَ

مُفَاوَضَةٍ بَيْنَهُمْ فِي ثَلَاثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ خَلَطُوْهَا جَمِيْعًا فَصَارَتْ هٰذِهِ الثَّلَاثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فِي

أَيْدِيْهِمْ مَخْلُوْطَةً بِشَرِكَةٍ بَيْنَهُمْ أَثْلَاثًا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوْا فِيْهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ مِنْ

كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَيَشْتَرُوْنَ جَمِيْعًا بِذٰلِكَ وَبِمَا أَرَادَ مِنْهُ اشْتِرَاءَهُ بِالنَّقْدِ وَيَشْتَرُوْنَ بِالنَّسِيْئَةِ

عَلَيْهِ مَا أَرَادُوْا أَنْ يَشْتَرُوْا مِنْ أَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَأَنْ يَشْتَرِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى حِدَتِهِ دُوْنَ

صَاحِبِهِ بِذٰلِكَ وَبِمَا أَرَى مِنْهُ مِمَّا رَأَى اشْتِرَاهُ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَبِمَا أَرَى اشْتِرَاهُ عَلَيْهِ بِالنَّسِيْئَةِ

يَعْمَلُوْنَ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَأَوْا وَيَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُنْفَرِدًا بِهِ دُوْنَ صَاحِبِهِ بِمَا

رَأَى جَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبَيْهِ فِيْمَا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ

وَفِيْمَا انْفَرَدُوْا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ دُوْنَ الْآخَرَيْنِ فَمَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي

ذٰلِكَ مِنْ قَلِيْلٍ أَوْ مِنْ كَثِيْرٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبَيْهِ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا

وَمَا رَزَقَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ عَلٰى رَأْسِ مَالِهِمُ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ
فَهُوَ بَيْنَهُمْ أَثْلَاثًا وَمَا كَانَ فِي ذٰلِكَ مِنْ وَضِيعَةٍ أَوْ تَبِعَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ أَثْلَاثًا عَلٰى قَدْرِ رَأْسِ
مَالِهِمْ وَقَدْ كُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ ثَلَاثَ نُسَخٍ مُتَسَاوِيَاتٍ بِالْأَلْفَاظِ وَاحِدَةٍ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٌ وَثِيقَةٌ لَهُ أَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس میں
بیان ہے فلان اور فلان اور فلان کے شرکت کا اونکی حالت صحت اور درستی حواس اور جواز امر مین یہہ تینون شخص شریک
ہوئے ہین عنان کے طور پر نہ مفاوضہ کے طور پر تیس ہزار درم مین جو سب کے سب عمدہ اور کھرے ہین
ہر دس درم سات مثقال وزن کے ہین اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درم ہین ان سب کو تینون نے جمع کیا ہاتھ مین یہہ
سب درم مل جلے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ سب محنت کرین اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک
دوسری کی امانت ادا کرنے کے نیت سے اور سب ملکر خرید کرین مال کو اور جس مال کو چاہین نقد خریدین اور جس کو
چاہین قرض خریدین اور جس قسم کی چاہین تجارت کرین اور ہر ایک شخص ان تینون مین سے بے دوسری کے
شرکت کے جو چاہی خرید سے نقد یا اودھار اس سب رقم مین تینون شریک ملکر ایک ساتھ معاملہ کرین یا ہر ایک
تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ سب ملکر کرین وہ سب پر لازم اور نافذ ہوگا کرنے والے پر بھی اور اوس کے
دونو ساتھیون پر اور جو کوئی اکیلا کرے وہ بھی اوس کے اوپر اور اوس کے دونو ساتھیون پر لازم ہوگا غرض
ہر معاملہ تہوڑا ہو یا بہت وہ سب پر نافذ ہوگا خواہ ایک کا کیا ہوا ہو یا سب کا کیا ہوا پھر جو اللہ تعالی نفع دیوے
وہ بموجب اس المال کے تین حصے کرکے سب شریکون پر تقسیم ہوگا اور جو اوس مین نقصان ہو وہ سب پر ہوگا تہائی
تہائی بموجب راس المال کے اس کتاب کے تین نسخے لکہی گئی اور ایک ایک نسخہ ایک ہی عبارت اور لفظون کا ہر ایک
شریک کو دیا گیا کہ بطور سند کے اپنے پاس رکہی اس بات پر اقرار کیا فلانے اور فلانے اور فلانے نے یعنے
تینون شریکون نے **شَرِكَةُ مُفَاوَضَةٍ** بَيْنَ أَرْبَعَةٍ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ يُجِيزُهَا قَالَ اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ شرکت مفاوضہ چار آدمیون مین جو اوسکو جائز رکھتا ہے
قرار دے تو اوسکی کتاب کیونکر لکھی جاوے فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والو پورا کرو عقدون کو **هٰذَا مَا**
اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بَيْنَهُمْ شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ فِي رَأْسِ مَالٍ جَمَعُوهُ بَيْنَهُمْ
مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ وَنَقْدٍ وَاحِدٍ وَخَلَطُوهُ وَصَارَ فِي أَيْدِيهِمْ مُمْتَزِجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ
وَمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ وَحُضُورٌ سَوَاءٌ عَلٰى أَنْ يَعْمَلُوا فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ وَفِي كُلِّ قَلِيلٍ وَكَثِيرٍ
سِوَاهُ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ وَالْمُتَاجَرَاتِ نَقْدًا وَنَسِيئَةً بَيْعًا وَشِرَاءً فِي جَمِيعِ الْمُعَامَلَاتِ وَفِي كُلِّ مَا
يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَأَوْا وَيَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى انْفِرَادِهِ بِكُلِّ مَا رَأَى وَ

كُلَّ مَا بَدَا لَهُ جَائِزٌ أَمْرُهُ فِي ذَلِكَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى أَنَّهُ كُلَّ مَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى
هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ
أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَعَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيهِ
وَمَا رَزَقَ اللَّهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيهَا عَلَى حِدَتِهِ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ وَمَا
كَانَ فِيهَا مِنْ نَقِيصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَقَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ فِي هَذَا الْكِتَابِ مَعَهُ وَكِيلَهُ فِي الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ
هُوَ لَهُ وَالْمُخَاصَمَةِ فِيهِ وَقَبْضِهِ وَفِي خُصُومَةِ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِخُصُومَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُطَالِبُهُ بِحَقٍّ
وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ فِي تَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَفِي قَضَاءِ دُيُونِهِ وَإِنْفَاذِ وَصَايَاهُ وَقَبِلَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ أَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ
وَفُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس کے رو سے فلان اور فلان اور فلان اور فلان بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے
اوس راس المال مین جسکو سب نے جمع کیا تھا ایک ہی سکے کا ایک ہی قسم کا اور اوسکو ملا دیا اور سب کے قبضے مین رکھا
گیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہین جاتا اور سب کا مال اور حصہ برابر ہے اس شرط پر کہ سب ملکر محنت کرین اوسمین اور اوس کے
سوا مین قلیل ہو یا کثیر ہر طرح کے معاملے نقد ہون یا اودھار خرید و فروخت کے جو لوگ کیا کرتے ہین سب ملکر یا
الگ الگ مگر ہر ایک کا معاملہ اوس کے سب شریکون پر جائز اور نافذ ہی اور جو اس شرکت کے رو سے کسی شریک پر
حق یا دین لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہی جنکا نام اس کتاب مین ہی اور جو اللہ دیوے سب کو یا ایک کو نفع یا بچت وہ
سب مین برابر تقسیم ہوگی اور جو نقصان ہوگا وہ بھی سب پر ہوگا برابر برابر اور ان چارون شخصون مین سے ہر ایک
نے دوسری کو اپنے ساتھیون مین سے جنکے نام اس کتاب مین لکھے ہین اپنا وکیل کیا ہر ایک حق کے مطالبے کے لیے
اور خصومت کرنے کے لیے اور قبض اور وصول کرنے کے لیے اور جو کوئی اوس سے خصومت کرے اوس کے جوابدہی
کرنے کے لیے یا کچھ مطالبہ کرے اوسکا جواب دینے کے لیے اور اوسکو وصی کیا اپنا اس شرکت مین اپنے مرنے کے بعد
اپنے قرضون کے ادا کرنے کے لیے اور وصیتین پوری کرنے کے لیے اور ہر ایک نے ان چارون مین سے دوسری کی سب
کام قبول کیے جو اوسکو دیے گئے اقرار کیا ان سب باتون پر فلان اور فلان اور فلان اور فلان نے

بَابُ الشَّرِكَةِ بِالْأَبْدَانِ

شرکت الابدان (یعنی شرکۃ الصنائع جسکے معنی اوپر گزرے) کے بیان مین عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ
أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ ترجمہ عبد اللہ سے
روایت ہی بدر کی لڑائی کے روز مین اور عمار اور سعد شریک ہوئے (کہ جو کچھ کما دین گے کافرونکا مال یا قیدی وہ سب
ملکر بانٹ لین گے) تو سعد دو بندی پکڑ کر لائے اور مجھکو اور عمار کو کچھ نہ ملا عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ مُتَفَاوِضَيْنِ

كاتب احدهما الآخر جاز اذا كانا متفاوضين يقضي احدهما عن الآخر ترجمہ زہری نے کہا دو
غلام شریک ہون وضع کے طور پر پھر ایک کتابت کرے انہون نے کہا جائز ہے اور کریگا ایکدوسرے
کیطرف سے

تفرق الشركاء عن شركتهم حصہ دارون کی شرکت ہونے کا بیان

هذا كتاب كتبه فلان و فلان و فلان و فلان بينهم واقر كل واحد منهم لكل واحد
من اصحابه الذين سمي معه في هذا الكتاب بجميع ما فيه في صحة منه وجواز امر انه جرت
بيننا معاملات ومبايعات وما جرت من اشرية وبيوع وخلطة وشركة في اموال وفي انواع
من المعاملات وقروض ومصارفات وودائع وامانات وسفاتج ومضاربات وعواري
وديون واجارات ومزارعات ومواكلات وانا نقضنا على التراضي منا جميعا بما
فعلنا جميع ما كان بيننا من كل شركة ومن كل مخالطة كانت جرت بيننا في نوع من
الاموال والمعاملات وفسخنا ذلك كله في جميع الانواع والاصناف وبينا ذلك كله
نوعا نوعا وعلمنا مبلغه ومنتهاه وعرفناه على حقه وصدقه فاستوفى كل واحد منا
جميع حقه من ذلك اجمع وصار في يده فلم يبق لكل واحد منا قبل كل واحد من اصحابه
الذين سمي في هذا الكتاب ولا قبل احد بسببه ولا باسمه حق ولا دعوى ولا طلبة معه لان
كل واحد منا قد استوفى جميع حقه وجميع ما كان له من جميع ذلك كله وصار في يده
من اقر اقر فلان وفلان وفلان وفلان ترجمہ یہہ تحریر لکھا ہے فلان اور فلان اور فلان اور
فلان نے اور ہر ایک نے اقرار کیا ہے ان میں سے اپنے دوسرے ساتھیون کے لیے جنکا نام لیا گیا اس کتاب
مین اس ساری نوشتے کا اپنی صحت اور تندرستی اور جواز امر کیحالت مین کہ ہم چارون مین معاملات اور تجارتین
اور خرید و فروخت اور ملاپ اور شرکتین ہر طرح کے اموال اور ہر طرح کی معاملات اور قرضون اور صرفون اور اماتون
اور ہنڈویون اور مضاربتون اور عاریتون اور قرضون اور اجارون اور مزارعتون اور کرایون مین جاری
تہین اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا ہر ایک شرکت اور ملاپ کو جو ہر ایک مال اور معاملے مین
اب تک جاری تہی سب کو ہم نے فسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک قسم کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اسکی حد اور مقدار
کو اور جو سچ اور صحیح تہا اسکو دریافت کر لیا اور ہر ایک نے اپنا حق پورا پورا پایا اپنے قبضے مین کر لیا اب ہم مین سے
کسی کو کسی ساتھی کیطرف جنکا نام اس کتاب مین ہے یا اسکی وجہ سے یا اس کے نام سے دوسری کیطرف کوئی دعوی
اور مطالبہ نہین ہے کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچھ تہا پورا پا لیا اور اپنے ہاتھ مین کر لیا اقرار کیا اسکا فلان اور فلان اور فلان
اور فلان نے

تفرق الزوجين عن مزاوجتهما خصم اور جورو نکاح سے جدا ہون تو کیا نوشتہ کرین

فال

الله تبارك وتعالى ولا يحل لكم أن تأخذوا مما آتيتموهن شيئا إلا أن يخافا ألا يقيما
حدود الله فإن خفتم ألا يقيما حدود الله فلا جناح عليهما فيما افتدت به فرمایا اللہ نے
تم کو درست نہیں عورتوں سے پھیر لینا اپنا دیا ہوا مگر جب دونوں ڈریں کہ اللہ کے قاعدے ٹھیک نہ رکھ سکیں گے
پھر جب ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دیکر اپنی کو چھڑا لیوے ۔ هذا كتاب كتبته فلانة
بنت فلان بن فلان في صحة منها وجواز أمر لفلان بن فلان بن فلان إني كنت
زوجة لك وكنت دخلت بي فأفضيت إلي ثم إني كرهت صحبتك وأحببت مفارقتك
عن غير إضرار منك بي ولا منعتني لحق واجب لي عليك وإني سألتك عند ما خفنا أن
لا نقيم حدود الله أن تخلعني فتبينني منك بتطليقة بجميع ما لي عليك من صداق وهو
كذا وكذا دينارا جيادا مثاقيل وبكذا وكذا دينارا جيادا مثاقيل أعطيتكها على ذلك
سوى ما في صداقي ففعلت الذي سألتك منه فطلقتني تطليقة بائنة بجميع ما كان
بقي لي عليك من صداقي المسمى مبلغه في هذا الكتاب وبالدنانير المسماة فيه سوى ذلك
فقبلت ذلك منك مشافهة لك عند مخاطبتك إياي به ومجاوبة على قولك من
قبل تصادرنا عن منطقنا ذلك ودفعت إليك جميع هذه الدنانير المسمى مبلغها في
هذا الكتاب الذي خالعتني عليها وافية سوى ما في صداقي فصرت بائنة منك
مالكة لأمري بهذا الخلع الموصوف أمره في هذا الكتاب فلا سبيل لك علي ولا مطالبة
ولا رجعة وقد قبضت منك جميع ما يجب لمثلي ما دمت في عدة منك وجميع ما أحتاج إليه بتمام
ما يجب للمطلقة التي تكون في مثل حالي على زوجها الذي يكون في مثل حالك فلم يبق لكل واحد
منا قبل صاحبه حق ولا دعوى ولا طلبة فكل ما ادعى واحد منا قبل صاحبه من حق ومن
دعوى ومن طلبة بوجه من الوجوه فهو في جميع دعواه مبطل وصاحبه من ذلك أجمع
بريء وقد قبل كل واحد منا كل ما أقر له به صاحبه وكل ما أبرأه منه مما وصف في
هذا الكتاب مشافهة عند مخاطبته إياه قبل تصادرنا عن منطقنا وافتراقنا عن مجلسنا
الذي جرى بيننا فيه أقرت فلانة وفلان ۔ ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جسکو لکھا فلانی عورت نے جو بیٹی ہے
فلان شخص کی اور وہ بیٹا ہے فلان شخص کا اپنی حالت صحت اور جواز تصرف میں فلان شخص کے لیے جو فلانی
کا بیٹا ہے کہا میں تیری بی بی تھی اور تو نے مجھ سے صحبت کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھے تیری صحبت بری معلوم
ہوئی اور میں نے تجھ سے جدا ہونا پسند کیا تو نے مجھے کسی طرح کا نقصان نہیں پہونچایا نہ میرے حق کو جو تجھ پر واجب تھا

تونے روکا اور مین تجھہ سی درخواست کی جب ہم کو ڈر ہوا کہ ہم اللہ کے [illegible] نہ رکھہ سکین گے کہ مجھہ سی
خلع کرلے اور مجھی ایک طلاق بائن دیدے اوس سب مہر کے بدلے مین جو میرا تیری ذمہ پر ہی اور وہ اتنی اتنی
دینار مین کھری اتنے مثقال کے اور اتنی دینار کھرے اتنے مثقال کے اور جو مین نے تجھکو دکھایا ہی سوا میری مہر کے
پھر تو نے میری درخواست قبول کی اور مجھی ایک طلاق بائن دیا اوس سب مہر کے بدلے جو میرا تجھہ پر باقی تھا
اور جسکی تعداد اس کتاب مین لکھی ہی اور اون دیناروں کے بدلی جنکی تعداد اوپر بیان ہوئی سوا مہر کے پھر
مین نے یہ قبول کیا تیری سامنی جب تو میری طرف مخاطب تھا اور مین تیری بات کا جواب دیتی تھی قبل اسبات
کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہون اور مین نے دیدی تجھی وہ سب دینار جنکی تعداد اوپر مذکور ہوئی ہین کتاب مین
جنکے بدلے تو نے خلع کیا پوری پوری مہر کے سوا اب مین تجھہ سے بائن (جدا) ہوگئی اور اپنی مرضی کی آپ
مالک ہوئی بوجہ اس خلع کے جسکا ذکر اوپر ہوا اب تیرا مجھہ پر کچھہ اختیار نہین نہ کچھہ مطالبہ ہی نہ تجھی رجوع کا اختیار ہی
(یعنی طلاق رجعی نہین ہے کہ پھر اگر چاہی تو مجھی بی بی بنالے بلکہ بائن ہی) اور مین نے تجھہ سی لے لیی سب وہ
حقوق جو میری مثل عورت کے ہوتی ہین جبتک مین تیری عدت مین رہون (یعنی نفقہ عدت وغیرہ) اور ساری
وہ چیزین مین نے پھر پائین جو مانند میری طلاق والی عورت کے لیی درکار ہوتین ہین اور دنیا ہوتین ہین خاوند
کو مانند تیرے اب کسی کو ہم مین سے دوسری کیطرف کوئی حق یا دعوی یا مطالبہ باقی نہین اگر کوئی ہم مین سے
دوسری پر کسیطرحکا حق یا دعوی یا مطالبہ کسی طور کا ہو پیش کرے تو اوسکا سب دعوی باطل ہی اور جسپر دعوی کیا
وہ بالکل بری ہے ہم مین سی ہر ایک نے اپنی ساتھی کا اقرار اور اوسکا ابرا (یعنی بری کرنا) قبول کیا جسکا ذکر اوس
کتاب مین ہوا وہ بعد سوال جواب کیوقت قبل اسبات کے کہ ہم اس گفتگو سی فارغ ہون یا اس مجلس سے اوٹھ کھڑے ہون
جہان یہہ اقرار ہوئے مین خاوند اور جورو کے طرفین یعنی ہمارے دونون کی بیچ مین

الکتابۃ

غلام یا لونڈی کو مکاتب کرنا (جسکی تفسیر آگے آتی ہی) فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا یعنی جو غلام یا لونڈیان مکاتب ہونا چاہتی ہین تو
مکاتب کردو اونکو اگر تم جانو کہ وہ اس لائق ہین۔ جب مکاتب کرے تو یہ اقرار نامہ لکھے **هٰذَا كِتَابٌ**
كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرٍ لِفَتَاهُ النُّوبِيِّ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا فَهُوَ يَوْمَئِذٍ فلان
فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي كَاتَبْتُكَ عَلَى ثَلَاثَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ مِنْ صَنْجٍ جِيَادٍ فِي وَزْنِ سَبْعَةٍ مُنَجَّمَةٍ عَلَيْكَ سِتَّ
سِنِينَ مُتَوَالِيَاتٍ أَوَّلُهَا مُسْتَهَلُّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلَى أَنْ تَدْفَعَ إِلَيَّ هٰذَا الْمَالَ الْمُسَمَّى
مَبْلَغُهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ فِي نُجُومِهَا فَأَنْتَ حُرٌّ بِهَا لَكَ مَا لِلْأَحْرَارِ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ فَإِنْ أَخْلَلْتَ
شَيْئًا مِنْهُ عَنْ مَحِلِّهِ بَطَلَتِ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِيقًا لَا كِتَابَةَ لَكَ وَقَدْ قَبِلْتُ مُكَاتَبَتَكَ

عَلَيْهِ عَلَى الشُّرُوطِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا ذٰلِكَ فِيهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جسکو لکھا فلان شخص نے جو فلان کا بیٹا ہے اپنی حالت صحت اور جواز تصرف مین اپنی غلام کے لیے جو نوبہ (ایک ملک ہے) کا رہنی والا ہے اور جسکا نام یہہ ہے اور وہ ابتک میری ملک اور تصرف مین ہے کیا یہ بات مین نی تجھکو مکاتب کیا تین ہزار درم پر جو پوری ہون اور کھری وزن سبعہ کے (یعنی ہر درم سات مثقال کے ہون) اور ادا کیے جاوین قسط قسط کر کے چھ سال مین لگاتار پہلی قسط فلانے مہینے کے فلانے سال مین چاند دیکھتے ہی یجاوے اگر یہہ جسکے تعداد اوپر مذکور ہوئی تو مجھکو برابر قسطون مین پہونچادے تو تو آزاد ہے اور تیری لیی وہ سب باتین ہونگی جو آزادون کے لیی ہین اور تجھپر وہ باتین سب لازم ہونگی جو آزادون پر ہین اگر تو نے اسمین خلل کیا اور وقت پر نہ پہونچایا تو کتابت باطل ہو گی اور تو پھر غلام ہو جاویگا اور مین نے تیری کتابت قبول کی ان شرطون پر جنکا ذکر اس کتاب مین ہوا قبل اسبات کی کہ ہم اپنی گفتگو سے فارغ ہون یا اپنی مجلس سے جدا ہون جس مین یہہ اقرار ہوا فلان اور فلان کیطرف سے **تدبیر** غلام یا لونڈی کو مدبر کرنا (جسکی تفسیر آگے آتی ہے) جب مدبر کرے تو یہہ اقرار لکھے **هٰذَا** كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لِفَتَاهُ الصَّقْلِيِّ الْخَبَّازِ الطَّبَّاخِ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ اِنِّي دَبَّرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَاءَ ثَوَابِهِ فَاَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِي لَا سَبِيلَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاتِي اِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاءِ فَاِنَّهُ لِي وَلِعَقِبِي مِنْ بَعْدِي اَقَرَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِجَمِيعِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ مِنْهُ بَعْدَ اَنْ قُرِئَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ الْمُسَمَّيْنَ فِيهِ فَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ وَفَهِمَهُ وَعَرَفَهُ وَاَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الشُّهُودِ عَلَيْهِ اَقَرَّ فُلَانٌ الصَّقْلِيُّ الطَّبَّاخُ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ وَبَدَنِهِ اَنَّ جَمِيعَ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلٰى مَا سُمِّيَ وَوُصِفَ فِيهِ ترجمہ یہ کتاب ہے جسکو لکھا فلان شخص نے جو بیٹا ہے فلانی کا اپنے غلام کے لیی جو صیقل گر ہی نان بائی باورچی اور جسکا نام یہہ ہی اور وہ آج تک اوس کی ملک اور تصرف مین ہے کیا یہ مینی تجھکو مدبر کیا خاص اللہ کے واسطے اور ثواب کی امید سے تو تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد کسی کا اختیار نہین تجھپر میرے مرنے کے بعد مگر ولا کے لیے وہ میری ہے اور میرے وارثون کے اقرار کیا فلان بن فلان نے اوسکا جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہی اپنی خوشی سی صحت اور جواز تصرف کیحالتمین جب یہہ کتاب پڑھی گئی گواہون کے سامنے جنکا نام اس کتاب مین ہی تو اوس نے اقرار کیا کہ مین نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچانا اور مین گواہ کرتا ہون اللہ کو اسپر اور اللہ کافی ہی گواہی کے لیے پھر وہ گواہ جو حاضر ہین اقرار کیا فلانے صیقل گر

یا باوچی نے اپنی صحت عقل اور بدن کیحالت مین کہ جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے وہ سب حق ہی جیسا لکھا ہے
اور بیان کیا گیا **عتق** آزاد کرنا - جب غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو یون لکھدیوے هٰذَا كِتَابٌ
كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرٍ وَذَلِكَ فِي شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا
لِفَتَاهُ الرُّومِيِّ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي أَعْتَقْتُكَ تَقَرُّبًا إِلَى
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَابْتِغَاءَ جَزِيلِ ثَوَابِهِ عِتْقًا بَتًّا لَا مَثْنَوِيَّةَ فِيهِ وَلَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكَ فَأَنْتَ حُرٌّ
لِوَجْهِ اللهِ وَالدَّارِ الْآخِرَةِ لَا سَبِيلَ لِي وَلَا لِأَحَدٍ عَلَيْكَ إِلَّا الْوَلَاءَ فَإِنَّهُ لِي وَلِعَصَبَتِي مِنْ بَعْدِي
ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان ابن فلان نے اپنے خوشی سی حالت صحت اور جواز تصرف مین فلان مہینے اور فلانی سال مین اپنی رومی غلام کے لیے جسکا نام یہ ہی اور وہ آج تک اوس کے ملک اور تصرف مین ہی کہ مین نے تجھکو آزاد کیا اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اوسکا بڑا ثواب چاہنے کی لیے آزادی قطعی جس مین کوئی شرط نہین نہ رجوع کا حق ہے اب تو آزاد ہی اللہ کیواسطے اور آخرت کی ثواب کی لیے میرا تجھپر کچھ اختیار نہین اور نہ اور کسی کا مگر ولا کے لیے وہ میری ہی اور میری وارثون کی میرے بعد - تمام ہوئی وہ روایت جو شیخ کی پاس تھی)

کتاب المحاربۃ
کتاب لڑائی کی **تحریم** الدم خون کرنیکی حرمت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللهِ وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبَائِحَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ
وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھی حکم ہوا مشرکون سی لڑنیکا جبتک وہ گواہی دین اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد رسول اللہ اوسکی بندی ہین اور اوس کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز پڑھین ہماری نماز کیطرح اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرین نماز مین اور ہماری ذبح کئی ہوے جانور کھا دین جب یہ سب باتین کرنے لگین تو ہمپر حرام ہوگئی اون کے خون و مال مگر کسی حقکی بدلے (یعنی حد یا قصاص مین - اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبتک کافر کسی ملک کے ایمان قبول نہ کرین اوسوقت تک اون کی جان اور مال محفوظ نہین ہر ایک مسلمان اون کو قتل کرسکتا ہی اون کا مال لوٹ کرلا سکتا ہے)

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ
حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر

گزرا اشماز یاد دہی کہ اون کے لیے ہی جو مسلمانون کی لیے اور اون پر ہی جو مسلمانون پر ہے عن میمون
بن سیاہ انہ سال انس بن مالک قال یا ابا حمزۃ ما یحرم دم المسلم ومالہ فقال من شہد ان لا
الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واستقبل قبلتنا وصلی صلوتنا واکل ذبیحتنا فہو
مسلم لہ ما للمسلمین وعلیہ ما علی المسلمین ترجمہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالک سے پوچھا ای ابی حمزہ
مسلمان کی خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہی اونہون نے کہا جو شخص گواہی دیوے اس بات کی کہ
سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہین اور حضرت محمد ﷺ اللہ کی بہیجی ہوے ہین اور ہماری قبلہ کیطرف
منہ کرے اور ہماری طرح نماز پڑہے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کہاوے تو وہ مسلمان ہی اوس کے لیے ہین وہ
سب حق جو مسلمانون کے لیے ہین اور اوسپر ہین وہ سب حق جو مسلمانون پر ہین عن انس بن مالک قال لما
توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب فقال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل
العرب فقال ابو بکر انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی
یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ واللہ لو
منعونی عناقا مما کانوا یعطون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علیہ قال عمر فلما
رأیت رأی ابی بکر قد شرح علمت انہ الحق ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو بعضی عرب اسلام سے پہر گئی حضرت عمر رض نے کہا ای ابو بکر تم عربون سے
کیونکر لڑو گے (حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہین) ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھی حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا جبتک وہ گواہی دین اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا اللہ کے
اور مین اللہ کا بہیجا ہوا ہون اور نماز پڑہین اور زکوۃ دیوین قسم خدا کی اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہ دینگے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تہے تو مین اون سے لڑونگا حضرت عمر رض نے کہا جب مین نے ابو بکر کی راے
کہلی کہلی دیکہی تو مینے جانا کہ یہی حق ہے ف اس حدیث سے باطل ہوگیا خیال اون جاہلون کا جو کہتے ہین فقط
لا الہ الا اللہ پر یقین کرنا اسلام کے لیے کافی ہے اگرچہ وہ پیغمبرون کو نہ مانے قرآن کو نہ مانے قیامت کو نہ مانے
فرشتون کو نہ مانے جس حدیث مین یہ بات آئی ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت مین جاویگا اوس سے مراد
یہی ہے کہ اور عقاید اور اصول اسلام کو مان کر صدق دل سے توحید پر عقیدہ رکہی عن ابی ہریرۃ قال لما
توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر وکفر من کفر من العرب قال عمر
لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی
یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ قال

ابو بکر عمر اللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا
یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعہ قال عمر فواللہ ما ھو الا ان رأیت
اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہوگئے تو حضرت عمر نے ابوبکر سے
کہا تم کیونکر لڑوگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا جبتک وہ لا الہ الا اللہ
نہ کہیں پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا مجھ سے اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کی وجہ سے (جیسے حد
یا قصاص میں) اور حساب اوس کا اللہ پر ہے (کہ وہ سچے دل سے کہتا ہے یا صرف زبان سے) ابوبکر نے کہا قسم خدا
کی میں تو لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوٰۃ میں (مثلاً نماز پڑھے زکوٰۃ نہ دیوے یعنی ایک فرض
کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے) اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر رسی (جس سے اونٹ باندھتے ہیں) نہ
دیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑونگا اوس کے نہ دینے پر حضرت عمر نے کہا
قسم خدا کی کچھ نہ تھا مگر اللہ نے ابوبکر کے سینہ کو کھولدیا لڑائی کے لیے اوس وقت مجھے معلوم ہوا کہ یہی حق ہے عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
فاذا قالوھا فقد عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ فلما کانت الردۃ
قال عمر لابی بکر اتقاتلھم وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کذا وکذا فقال
واللہ لا افرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ ولاقاتلن من فرق بینھما فقاتلنا معہ فرأینا ذلک رشدا
ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ
لا الہ الا اللہ کہیں پھر جب اونہوں نے یہ کہا تو بچا لیا مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو مگر کسی حق کی وجہ سے
اور حساب اونکا اللہ کے پاس ہوگا جب عرب کے لوگ مرتد ہوگئے تو حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا کیا تم اون سے
لڑتے ہو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا وہ کہنے لگے قسم خدا کی میں نماز اور زکوٰۃ میں فرق
نہ کرونگا اور لڑونگا اون لوگوں سے جو فرق کریں ان دونوں میں پھر ہم لڑے ابوبکر کے ساتھ اور یہی ہم نے ٹھیک پایا
تو گویا صحابہ کا اجماع ہوگیا اسپر امام نسائی نے کہا یہ روایت قوی نہیں کیونکہ اسکو روایت کیا سفیان بن حسین نے
زہری سے اور وہ قوی نہیں ہیں عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت
ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ فقد عصم منی مالہ ونفسہ الا
بحقہ وحسابہ علی اللہ عز وجل ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہانتک کہ کہیں لا الہ الا اللہ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے اپنی مال اور جان کو بچا لیا

اگر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب اللہ پر ہی۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ
مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَھَا
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰہَ
شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمین عقالا کے بدلے عناقا ہے
یعنی ایک بکری کا بچہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ
حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَھَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَہٗ وَمَالَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ
ترجمہ اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا جَمَعَ اَبُوْبَکْرٍ لِقِتَالِھِمْ فَقَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ
النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
فَاِذَا قَالُوْھَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ
الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰہَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِقِتَالِھِمْ
فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ ترجمہ ابوہریرہ رض نے کہا ابوبکر نے اکٹھا کیا لوگون کو یا مستعد ہوئی اون سی لڑنی کے
لیے تو عمر نے کہا اے ابوبکر تم کیونکر لڑتے ہو لوگون سی اخیر تک عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِذَا قَالُوْھَا مَنَعُوْا
مِنِّیْ دِمَاءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِذَا قَالُوْھَا مَنَعُوْا
مِنِّیْ دِمَاءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِذَا قَالُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَرُمَتْ
عَلَیْنَا دِمَاؤُھُمْ وَاَمْوَالُھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ ترجمہ ان روایات کا اوپر گزر چکا اخیر کی روایت
مین یہ ہی کہ آپنے فرمایا ہم لڑین گی لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اخیر تک عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ
قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّہٗ فَقَالَ اقْتُلُوْہُ ثُمَّ قَالَ اَیَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ وَلٰکِنَّمَا یَقُوْلُھَا تَعَوُّذًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُوْہُ فَاِنِّیْ

إنما أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم
إلا بحقها وحسابهم على الله ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے
اتنے مین ایک شخص آیا اُنکی کسی آپ سے کچھ کہا آپنے فرمایا قتل کرو اوسکو پھر آپ نے فرمایا کیا وہ گواہی دیتا ہے اس
بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کی لائق نہین وہ شخص بولا ہان مگر اپنے بچانے کے لیے کہتا ہے (دور دل
مین اوسکو یقین نہین) آپنے فرمایا مت قتل کرو اوسکو کیونکہ مجھے حکم ہوا ہے لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ
کہین پھر جب وہ یہ کہین تو اونھون نے بچا لیا اپنی جانون اور مالون کو مجھ سے مگر کسی حق کی وجہ سے اور حساب
اونکا اللہ پر ہے عن رجل قال دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في قبة في
مسجد المدينة وقال فيه إنه أوحي إلي أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله نحوه ترجمہ
ایک شخص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم مدینے کی مسجد مین ایک قبے کی اندر
تھے آپنے فرمایا مجھکو وحی ہوئی کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اوسی طرح جیسے اوپر گزرا عن
أوس يقول دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في قبة وساق الحديث ترجمہ
اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم ایک قبے کے اندر تھے پھر بیان کیا اوسی
حدیث کو عن النعمان بن سالم قال سمعت أوسا يقول أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في
وفد ثقيف فكنت معه في قبة فنام من كان في القبة غيري وغيره فجاء رجل فسارّه
فقال اذهب فاقتله قال أليس يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله قال يشهد فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني ذره ثم قال أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله
إلا الله فإذا قالوها حرمت دماؤهم وأموالهم إلا بحقها قال محمد فقلت لشعبة أليس في
الحديث أليس يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله قال أظنها معها ولا أدري ترجمہ نعمان
بن سالم سے روایت ہے مین نے اوس سے سنا وہ کہتے تھے مین رسول اللہ صلعم پاس آیا ثقیف کے لوگون کے ساتھ
پھر مین آپ کے ساتھ تھا ایک قبے مین سب لوگ سو گئے فقط مین اور آپ جاگتے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور چپکے
سے کچھ باتین کین آپ سے آپنے فرمایا جا قتل کر اوسکو پھر آپنے فرمایا کیا وہ گواہی نہین دیتا اس بات کی کہ
کوئی برحق معبود نہین سوا اللہ کے اور مین اوسکا رسول ہون وہ بولا کیون نہین گواہی دیتا ہے اس بات کے
آپنے فرمایا چھوڑ دے اوسکو پھر فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین جب اونھون
نے یہ کہا تو اونکی جانین اور مال محفوظ ہو گئے مگر کسی حق کی بدلے ۔ محمد نے کہا مینے شعبہ سے پوچھا کیا یہ حدیث
مین نہین ہے الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اونھون نے کہا مین سمجھتا ہون کہ ہے اور مین نہین جانتا

عَنْ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ترجمہ اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کوئی پوجنے کے لائق نہیں سوا اللہ کے پھر حرام ہو جاوینگے اون کے خون اور مال مگر کسی حق کے بدلے

عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ یَخْطُبُ وَکَانَ قَلِیْلَ الْحَدِیْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّغْفِرَهٗ اِلَّا الرَّجُلُ یَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ یَمُوْتُ کَافِرًا ترجمہ ابو ادریس سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا وہ خطبہ پڑھتے تھے اور اونہوں نے بہت کم حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں ہیں وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبے میں فرماتے تھے ہر ایک گناہ اللہ بخشدیگا (یعنی امید ہے بخشی جانے کی) اگر مسلمان کو قصدًا قتل کرے یا جو شخص کافر ہو کر مرے (نعوذ باللہ) اوسکی مغفرت کی امید نہیں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِکَ اَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خون نہیں ہوتا ظلم سے مگر آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اوس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہے کیونکہ اوسی نے پہلے خون کرنا نکالا۔ اور اپنے بھائی (ہابیل) کو ظلم سے مارا۔ اسیطرح جو شخص بری بات نکالے تو قیامت تک اوسکا وبال اوسپر ہوتا رہیگا

تَعْظِیْمُ الدَّمِ

خون کرنا کتنا بڑا گناہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مسلمان کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک ساری دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے امام نسائی نے کہا اس حدیث کا راوی ابراہیم بن مہاجر ہے جو قوی نہیں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ دنیا کا تباہ ہو جانا اللہ کے نزدیک حقیر ہے مسلمان کو قتل کرنے سے (ناحق)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ دونوں روایتوں کا عبداللہ بن عمرو نے کہا مسلمان کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک بڑا ہے دنیا کی تباہ ہونے سے

عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک بڑا ہے دنیا کی تباہ ہونے سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ وَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اور
سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جاوے گا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَوَّلُ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جاویگا تو خون کے مقدمونکا (قیامت کی روز) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا
يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبداللہ نے ایسا ہی کہا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى فِيْهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي
الدِّمَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبداللہ
نے ایسا ہی کہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا
بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ
لَكَ فَيَقُوْلُ فَاِنَّهَا لِيْ وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَ
قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ ترجمہ عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی روز ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ
کر لاویگا اور کہیگا اے پروردگار اس نے مجھے قتل کیا تھا تیرے لیے تاکہ تجھے عزت ہو (یعنی کافر تھا اور تیرے سوا
اور بتوں اور جھوٹے معبودوں کی عزت کرتا تھا تو میں نے تیرا نام بلند کرنے کی لیے اسکو قتل کیا یعنی جہاد میں)
تب اللہ تعالی فرماویگا بیشک عزت میری لیے ہے اور ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لاویگا اور کہیگا
اس نے مجھے قتل کیا تھا پروردگار فرماویگا تو نے اسکو کیوں قتل کیا وہ بولیگا فلاں شخص کو عزت دینے کی لیے
(یعنی کسی بادشاہ یا امیر کی حکومت جمانے کی لیے) تب پروردگار فرماویگا فلاں شخص کو عزت نہیں ہے پھر وہ
اوسکا گناہ سمیٹ لیگا **ف** یعنی قاتل پر مقتول کے سب گناہ ڈالے جاویں گے مقصود یہ ہے کہ سب قاتل
پکڑے جاویں گے مگر وہ جنہی محض خدا کا نام بڑا کرنے کے لیے اور اوسکا دین پھیلانے کے لیے قتل کیا عَنْ جُنْدُبٍ
حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ
سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا ترجمہ جندب سے روایت
ہے مجھ سے فلاں شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول قیامت کے روز اپنے قاتل کو
لیکر آویگا اور کہیگا اے پروردگار پوچھ اس سے مجھے کیوں قتل کیا تھا وہ کہیگا میں نے اسکو قتل کیا فلاں شخص کی

سلطنت مین یعنی فلان بادشاہ یا حاکم کی مدد کے لیے! جندب نے کہا پھر بچ اس سے کیونکہ یہ خون معاف نہین ہوگا

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا ۲ مُؤْمِنًا

ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ابن عباس سے پوچھا گیا کہ جس شخص نے مومن کو قصدًا قتل کیا پھر توبہ کیا اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے اور ہدایت پر آیا تو اوسکی توبہ قبول ہے یا نہین اونھون نے کہا مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ کہان قبول ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مقتول قاتل کو پکڑے ہوے آویگا قیامت کی روز اور اوس کی رگون سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا اے رب پوچھ اس سے اسنے مجھے کس گناہ مین قتل کیا پھر کہا ابن عباس نے اللہ تعالی نے اس آیت کو اوتارا ومن یقتل مؤمنا متعمدا پھر اوسکو منسوخ نہین کیا **ف** اس باب مین دو آیتین ہین - ایک پہلی اوتری سورۂ فرقان مین جو مکی ہے والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یعنی نہین قتل کرتے ہین کسی نفس کو جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق کی بدلی اور جو ایسا کرے گنہ گار ہوگا قیامت مین اوسکو دونا عذاب ہے اور ہمیشہ رہیگا اوس مین ذلیل مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک عمل کرے تو اللہ اوسکی برائیان نیکیون سے بدلدیگا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہے - پھر ایک دوسری آیت سورہ مائدہ مین جو مدنی ہے بعد کو اوتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما یعنی جو کوئی مسلمان کو قصدًا قتل کرے تو اوسکا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ اوس مین رہیگا اور اللہ نے اوسپر غصہ کیا اور لعنت کی اور اوسکے لیے بڑا عذاب تیار کیا - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہین ہے آیت اختلاف کیا ہے علما نے بعضون نے کہا کہ پہلی آیت منسوخ ہے دوسری آیت سے اور بعضون نے کہا کہ پہلی آیت اون لوگون کی شان مین ہے جنھون نے کفر کی حالت مین مسلمانون کو قتل کیا پھر ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے تو اون کی توبہ قبول ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ اوس آیت مین الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا ہے اور دوسری آیت اوس شخص کے باب مین ہے جو مسلمان ہوکر مسلمان کو قتل کرے اوسکی توبہ قبول نہین اور بعضون نے کہا کہ دوسری آیت مین ہمیشہ جہنم مین رہنے سے یہہ مراد ہے کہ مدتون رہیگا یعنی بہت دنون تک اور توبہ مسلمان کے قاتل کی قبول ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا واللہ اعلم

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ ترجمہ سعید

بن جبیر رض نے کہا کوفہ والون نے اختلاف کیا ہی اس آیت مین ومن یقتل مومنا متعمدا اخیر تک کہ یہ منسوخ
ہی یا نہین تو مین ابن عباس پاس گیا اور اون سے پوچھا اونہون نے کہا یہہ آیت اخیر مین اوتری اسکو کسی نے
منسوخ نہین کیا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ
تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهِ الْآيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ
يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مینے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان
کو قتل کرے قصداً اوسکی توبہ قبول ہی یا نہین اونہون نے کہا نہین مینے وہ آیت پڑھی جو سورہ فرقان مین
ہی والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اخیر تک اونہون نے کہا یہ آیت
مکی ہے (یعنی مکہ مین اوتری) اور اسکو منسوخ کر دیا ایک آیت نے جو مدنی ہے (یعنی مدینہ مین اتری) ومن یقتل مومنا
متعمدا فجزاؤہ جہنم اخیر تک عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ
عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا
شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مجھے حکم کیا عبد الرحمن
بن ابی لیلے نے ابن عباس سے پوچھون ان دو نو آیتون کو ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم مین نے پوچھا
تو اونہون نے کہا اسکو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا پھر اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر و
لا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اونہون نے کہا یہ آیت مشرکین کے حق مین اوتری ف تو یہ آیت پہلی
آیت کے خلاف نہوگی کیونکہ وہ مومنین کے حق مین ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا
وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا فَانْتَهَكُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو
إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ
إِلٰهًا آخَرَ إِلَى فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ قَالَ يُبَدِّلُ اللَّهُ شِرْكَهُمْ إِيمَانًا وَزِنَاهُمْ
إِحْصَانًا وَنَزَلَتْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
ایک قوم تہی عرب کی جنہون نے بہت خون کیے تہے اور بہت زنا کی تہی اور خوب حرام کام کیے تہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم جو کہتے ہو اور جس طرف بلاتے ہو وہ اچھا ہے مگر یہ کہو کہ ہم نے جو کام کیے ہین
اونکا کچھ کفارہ بھی ہے (یعنی معاف ہوسکتے ہین) تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری والذین لا یدعون مع اللہ الہا
آخر فاولئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات تک یعنی اللہ بدل دیگا (اگر وہ ایمان لاوین اور توبہ کرین) اون کی شرک

کو ایمان سے ہی اور اون کی زنا کو پاکی سے اور یہ آیت اوتری یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم اخیر تک یعنی اے
میری بندو جنہون نے اپنی جانون پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہ کیے ہین) مت ناامید ہو اللہ کی رحمت سے

عن ابن عباس ان ناسا من اہل الشرک اتوا محمدا فقالوا ان الذی تقول وتدعو الیہ
لحسن لو تخبرنا ان لما عملنا کفارۃ فنزلت والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ونزل قل
یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کچھ لوگ مشرکین مین سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ جو فرماتے ہین اور جسطرف دعوت کرتے ہین وہ اچھا ہے اخیر تک
جیسے اوپر گزرا

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیء المقتول بالقاتل یوم القیامۃ
ناصیتہ وراسہ فی یدہ واوداجہ تشخب دما یقول یا رب قتلنی حتی یدنیہ من العرش قال
فذکروا لابن عباس التوبۃ فتلا ہذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا قال ما نسخت منذ
نزلت وانی لہ التوبۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی
دن مقتول قاتل کو لا دیگا اوسکی پیشانی اور اوسکا سر اوسکی ہاتھہ مین ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اوس کی رگون
سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا یا رب اس نے مجھکو قتل کیا یہانتک کہ عرش کے پاس لیجا دیگا (جسکی اوپر پروردگار ہے)
راوی نے کہا پھر لوگون نے ابن عباس سے توبہ کا ذکر کیا انہون نے یہ آیت پڑہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اور کہا جب سے
یہ آیت اوتری منسوخ نہین ہوئی اور اوسکی توبہ کہان قبول ہے

عن زید بن ثابت قال نزلت ہذہ الآیۃ
ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا الآیۃ کلہا بعد الآیۃ التی نزلت فی الفرقان
بستۃ اشہر ترجمہ زید بن ثابت نے کہا یہ آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک چھ مہینے بعد اوتری ہے اوس آیت
کے جو سورہ فرقان مین اوتری

عن زید فی قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم قال نزلت
ہذہ الآیۃ بعد التی فی تبارک الفرقان بثمانیۃ اشہر والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا
یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس مین چھ مہینے کے بدلے آٹھ مہینے ہین

عن زید انہ قال نزلت ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اشفقنا منہا
فنزلت الآیۃ التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی
حرم اللہ الا بالحق ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ یہ آیت اوتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا
فیہا تو ہم ڈر گئے (کہ مسلمان کی قاتل کے لیے ہمیشہ جہنم ہے) پھر یہ آیت اوتری والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا
یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق (یعنی سورہ فرقان کی آیت) تو ہمارا ڈر کم ہوا کیونکہ اس آیت سے قاتل کی توبہ قبول
ہونا معلوم ہوتا ہے مگر یہ روایت مخالف ہے اگلی دو روایتون کے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا

بعد اوتری اسلمی ابن عباس کی روایت سالم رہی ہمارے نزدیک اور اوسی پر اعتماد ہے

ذکر الکبائر

کبیرہ گناہون کا بیان **ف** جن کا ذکر پروردگار نے اس آیت مین کیا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم
وندخلکم مدخلا کریما یعنے اگر تم کبیرہ گناہون سے بچو گے تو باقی برائیان ہم معاف کردین گے اور تم کو عزت کی جگہ
لیجاوین گے **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جاء یعبد اللہ
ولا یشرک بہ شیئا ویقیم الصلوٰۃ ویؤتی الزکوٰۃ ویجتنب الکبائر کان لہ الجنۃ فسألوہ
عن الکبائر فقال الاشراک باللہ وقتل النفس المسلمۃ والفرار یوم الزحف **ترجمہ** ابوایوب
انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو پوجتا ہے اوس کے ساتھ شریک نہین
کرتا اور نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور کبیرہ گناہون سے بچتا ہے اوس کے لیے جنت ہے لوگون نے پوچھا
کبیرہ گناہ کیا ہین آپنے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور قتل کرنا مسلمان مرد یا عورت کو اور بھاگنا کافرون کے
مقابلے سے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الشرک باللہ وعقوق
الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا اللہ سبحانہ کے ساتھ (یہ تو بغاوت ہے شہنشاہ کی ساتھ اور ایسا قصور ہے
کہ معاف نہین ہوسکتا) دوسری نافرمانی کرنا والدین کی (جائز کامون مین) تیسری مسلمان کو ناحق قتل کرنا
چوتھی جھوٹ بولنا **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک
باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا نافرمانی کرنا مان باپ کی ناحق خون کرنا جھوٹی
قسم کھانا **عن** عبید بن عمیر انہ حدثہ ابوہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
رجلا قال یا رسول اللہ ما الکبائر قال ہن سبع اعظمہن الاشراک باللہ وقتل النفس بغیر
حق وفرار یوم الزحف مختصر **ترجمہ** عبید بن عمیر سے بیان کیا اون کے باپ نے اور وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کبائر کیا ہین آپنے فرمایا سات گناہ سب مین
بڑے یہ ہین شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور ناحق خون کرنا اور مقابلے کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا یہ حدیث
مختصر ہے

ذکر اعظم الذنب

بڑا گناہ کونسا ہے **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول
اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وہو خلقک قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدک
خشیۃ ان یطعم معک قلت ثم ماذا قال ان تزانی بحلیلۃ جارک **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسیکو برابر کرے (اللہ سے

طرح اوسکی تعظیم کرے اوسکی عبادت کرے اوسکو زور آور علم والا سمجھے اوسکو مشکل کے وقت پکارے اوس سے مدد چاہے
اون کاموں میں جو خاص اللہ کے اختیار میں ہیں) میں نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس
ڈر سے کہ وہ تیری کھانے میں شریک ہوں گے میں نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی پڑوسی کے عورت سے زنا
کرے عن عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا و هو خلقک
قلت ثم ای قال ان تقتل ولدک من اجل ان یطعم معک قلت ثم ای قال ثم ان تزانی
بحلیلة جارک ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الذنب اعظم قال الشرک ان تجعل للہ ندا وان تزانی بحلیلة جارک وان تقتل ولدک
مخافة الفقر ان یاکل معک ثم قرأ عبد اللہ والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ترجمہ
عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا ہے آپنے فرمایا شرک یعنی اللہ
کے برابر کسیکو کرنا اور زنا کرنا اپنی پڑوسی کی عورت سے اور قتل کرنا اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے کہ وہ ساتھ کھانے
لگی پھر پڑھا عبد اللہ نے اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر اخیر تک ۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت
غلط ہے اور صحیح پہلی روایت ہے اور یزید نے اس میں بجائے واصل کے عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے ذکر
ما یحل به دم المسلم کن باتوں کیوجہ سے مسلمان کا خون درست ہوجاتا ہے عن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الٰہ غیرہ لا یحل دم امرئ مسلم یشهد ان
لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا ثلثة نفر التارک للاسلام مفارق الجماعة والثیب
الزانی والنفس بالنفس ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی
جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اسبات کی کہ
سوا اللہ کے کوئی برحق معبود نہیں اور میں اوسکا رسول ہوں مگر تین شخصوں کا ایک تو جو مسلمان اسلام کو چھوڑ
کر مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہوجاوے (جسکو مرتد کہتے ہیں یعنی اسلام سے پھر جانیوالا اب خواہ کوئی اور
دوسرا دین اختیار کرے جیسے یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہوجاے یا سب دینوں کو چھوڑ کر ملحد بیدین بنجاوے
دوسرے نکاح ہوجانے کے بعد زنا کرنے والا (اسکو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیے) تیسرے
جان کی بدلے جان (یعنے قصاص میں) اعمش نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں نے
یہ حدیث ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود سے اونہوں نے عائشہ سے روایت کی ایسا ہی روایت کیا عن عمرو بن
غالب قال قالت عائشة اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا

رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ اِحْصَانِهِ اَوْ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ اَوِ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عمرو بن غالب سی روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا کیا تجھکو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے خون کسی مسلمان آدمی کا مگر اوس شخص کا جو محصن ہوکر زنا کرے یا مسلمان ہوکر پھر کافر ہوجاوے یا دوسری کی جان لیوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَّارُ اَمَا اَنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ اِلَّا ثَلَاثَةً اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ اَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا اَحْصَنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ حضرت عائشہ نی عمار سی کہا اے عمار تو جانتا ہی کہ کسی آدمی کا خون کرنا درست نہین مگر تین شخصونکا یا جان کے بدلے جان یا جو شخص زنا کری محصن ہوکر اور بیان کیا حدیث کو

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ وَكُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِيْ بِالْقَتْلِ قُلْنَا يَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَلِمَ يَقْتُلُوْنِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ اَوْ زَنَى بَعْدَ اِحْصَانِهِ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَّيْتُ اَنَّ لِيْ بِدِيْنِيْ بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِيَ اللّٰهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ ترجمہ ابو امامہ بن سہل اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہی ہم حضرت عثمان کے ساتھ تھے جب وہ گھری ہوئے تھے (باغیون نے اونکو گھیر اتہا) اور ہم جب کسی جگہہ اندر گھستی تو بلاط والون کی باتین سنتی (بلاط ایک جگہہ کا نام ہی مدینہ منورہ مین وہان مفسد جمع تھے) ایک روز حضرت عثمان اندر گئی پھر باہر نکلے اور کہا وہ لوگ مجھی قتل کرنیکو کہتی ہین ہم نے کہا اللہ اون کے لیے کافی ہی (یعنی اونکو سزا دینی کی لیے) حضرت عثمان نی کہا وہ مجھی کیون قتل کرتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھی مسلمان مرد کا خون کرنا درست نہین مگر تین سبب سے ایک تو جو اسلام لاکر پھر کافر ہوجاوے یا احصان کی بعد زنا کرے (احصان کہتی ہین نکاح ہوکر وطی کرنے کو) یا کسی کی جان ناحق لیوے تو قسم اللہ کی مینی زنا نہین کی نہ جاہلیت کی زمانہ مین نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ مین نے آرزو کی کہ مین دین کو بدلون جب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی اور نہ مین نے کسیکو ناحق قتل کیا پھر وہ مجھی کیون قتل کرتے ہین

قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ جو مسلمانون کی جماعت سی جدا ہوجاوے اوسکو قتل کرنا

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ اَوْ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ یَرْکُضُ ترجمہ عرفجہ بن شریح سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا میری بعد نئی نئی باتیں ہوں گی (یا شر اور فساد ہونگے) توجسکو تم دیکھو اوسنے جماعت کو چھوڑ دیا (یعنی مسلمانوں کی گروہ سے الگ ہوگیا) یا اوس نے محمد کی امت میں پھوٹ ڈالنا چاہی توجو کوئی ہو اوسکو قتل کرو اسلیے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق پر ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہے اور اوسکی بچاؤ میں) اور شیطان اوسکی ساتھ ہے جو جماعت سے جدا ہوا اوسکو لات مارکر ہنکاتا ہے ف جماعت کو توڑنا اور ایک امت کی اتفاق کو تفریق کے ساتھ بدلنا یعنی پھوٹ ڈالنا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ اور کوئی بری بات نہیں ہے اسی پھوٹ کی بدولت مسلمان تباہ ہوگئے اونکی حکومت جاتی رہی کافروں کے محکوم ہوگئے مگر اب تک غور نہیں کرتے اور اپنی حالت کی درستی کرتی میں اور اتفاق پھیلانے میں کوشش نہیں کرتی اور کافر مسلمانوں کی نا اتفاقی دیکھکر ہنستی ہیں اور خوش ہوتے ہیں بلکہ اسلام کے دین کو ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں جس دین کا اثر اوس دین والوں پر ایسا پڑتا ہے کہ آپس میں رات دن لڑتے جھگڑتے ہیں دو شخص ملکر نہیں بیٹھتے وہ دین کیا ہوگا حالانکہ اسلام ایسا دین تھا جس نے بڑی پھوٹی پھوٹی قوم کو جو ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھی اور ایک دوسری کا دشمن تھا ملاکر ایک کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا یعنی یاد کرو اللہ کی احسان کو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر تم سبھوں کے دل میں الفت ڈالی اور ایک دوسری کی بھائی ہوگئے اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانوں میں فریق بہت سے ہیں جیسے شیعہ سنی خارجی وہابی عرشی فرشی وغیرہ اس وجہ سے نا اتفاقی ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ نصاریٰ میں بھی بہت سے فرقے ہیں مگر وہ غیر قوم کی مقابلہ کے وقت یکدل ہوجاتے ہیں اور اپنے دین کے فرقے کو گو وہ کتنا ہی مخالف ہو غیر قوم کی نسبت ہمیشہ پسند کرتی ہیں ایسا ہی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ جو کوئی ہمارے پیغمبر کا قائل ہے اور قرآن کو اللہ کا کلام برحق سمجھتا ہے وہ کتنا ہی مخالف ہو اوسکو مسلمان سمجھیں اور جب کسی غیر قوم سے جھگڑا پڑے یا اپنا کوئی عام کام ہو جس میں سب مسلمانوں کا فائدہ ہو جیسے مسجد کا بنانا یا مدرسہ تیار کرنا یا اور کوئی قومی کام تو سب ملکر متفقانہ کوشش کریں اگر ایسا کریں گے تو اور چند روز تک اونکا دین اونکا مذہب قائم رہے گا ورنہ کافروں کا تمام ہمت دینی کو مستعد اور تیار ہیں اور رات دن اوس کے لیے کوشش کررہے ہیں یا اللہ تو مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ اپنی عقل سے کام لیویں

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ وَرَفَعَ یَدَیْہِ فَمَنْ رَاَیْتُمُوْہُ یُرِیْدُ تَفْرِیْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ جَمِیْعٌ فَاقْتُلُوْہُ کَائِنًا مَنْ کَانَ مِنَ النَّاسِ ترجمہ عرفجہ بن شریح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد فساد ہوں گے اور اپنے ہاتھوں کو اوٹھایا تو جس کو تم دیکھو وہ محمد کی امت میں پھوٹ ڈالنا چاہے جب وہ متفق ہوں تو قتل کرو اوسکو چاہے کوئی ہو لوگوں میں سے

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ اُمَّۃٍ وَّھُمْ
جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ ترجمہ وہی اسمین بھی ہے کہ تلوار سے اوسکی گردن مارو عن اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ
ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت مین پھوٹ ڈالنے
کو نکلے اوسکی گردن مارو **تاویل** قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ
اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ وَفِیْمَنْ نَزَلَتْ ترجمہ اس آیت کی تفسیر انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک
یعنی اون لوگون کی سزا جو اللہ اور اوسکی رسول سے لڑتے ہین اور چاہتے ہین کہ ملک مین فساد پھیلادین یہہ ہے
کہ وہ قتل کیے جاوین یا اونکو سولی دیجاوے یا اون کے ہاتھہ اور پأون اولٹے کاٹے جاوین (یعنی داہنا ہاتھہ تو بایان
پأون) یا دور کیے جاوین ملک سے اور کن لوگون کی شان مین یہہ آیت اوتری اونکا بیان عن اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃً قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِیْنَۃَ وَسَقِمَتْ
اَجْسَامُھُمْ فَشَکَوْا ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِیْنَا فِیْ اِبِلِہٖ
فَتُصِیْبُوْا مِنْ اَلْبَانِھَا وَاَبْوَالِھَا قَالُوْا بَلٰی فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِھَا وَاَبْوَالِھَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوْا
رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فَاَخَذُوْھُمْ فَاُتِیَ بِھِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ
وَسَمَرَ اَعْیُنَھُمْ وَنَبَذَھُمْ فِی الشَّمْسِ حَتّٰی مَاتُوْا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کچھہ لوگ عکل کے
(جو ایک قبیلہ ہے عرب مین) آٹھہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اونکو مدینے کی ہوا ناموافق ہوئی اور بیمار
ہوگئے اونہونے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھہ جاؤ گے
اونٹون مین (باہر کی ہوا کھانے کو) اور اونکا دودہ اور موت پیوگے (جو تمہاری بیماری کی دوا ہے) وہ بولے ہان
پھر وہ گئے اور دودہ اور موت اونٹونکا پیا اور تندرست ہوگئے جب اچھے ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
چرواہے کو قتل کیا (اور اونٹ لیکے بھاگے) آپنے اون کے پیچھے لوگونکو روانہ کیا وہ اون کو گرفتار کر لائے آپنے اون کے
ہاتھہ اور پأون اولٹ کر کٹوا دیئے اور اون کی آنکھون کو گرم سلائی سے اندھا کیا پھر اون کو دہوپ مین ڈلوا دیا یہانتک
کہ وہ مرگئے (یہی سزا ہے لوٹیرے ڈاکو کی جو خون کرے اور احسان کے بدلے برائی کرے اور پھر دین سے پھر جاوے) عن
اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُکْلٍ قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَۃِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا فَفَعَلُوْا فَقَتَلُوْا رَاعِیَھَا
وَاسْتَاقُوْھَا فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَلَبِھِمْ قَالَ فَاُتِیَ بِھِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ

وسمر اعینهم ولم یحسمهم وترکهم حتی ماتوا فانزل الله عز وجل انما جزاء الذین یحاربون
الله ورسوله الآیة ترجمہ انس سے روایت ہے کچھ لوگ عکل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہوں
نے براجانا مدینہ میں رہنی کو (بوجہ ناموافقت آب و ہوا کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا صدقے کے
اونٹوں میں جانیکا اور اون کا دودھ اور موت پینے کا اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو
ہانک لے گئے آپنے اون کی پکڑنیکے لیے لوگوں کو بھیجا وہ لائے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے پھر اون
کی آنکھیں گرم سلائی سے اندھی کیں اور اونکے زخم کو تلا نہیں (خون بند کرنے کے لیے) بلکہ چھوڑ دیا یہاں تک
کہ وہ مر گئے تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک عن انس قال قدم
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمانیة نفر من عکل فذکر نحوه الی قوله لم یحسمهم و
قال قتلوا الراعی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن انس قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم نفر من عکل
او عرینة فامر لهم واجتووا المدینة بذود او لقاح یشربون البانها وابوالها فقتلوا
الراعی واستاقوا الابل فبعث فی طلبهم فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عکل یا عرینہ کے چند لوگ آئے اون کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق
ہوئی آپنے اون کے لیے حکم کیا کئی اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کا تاکہ پییں دودھ اور موت اوسکا پھر اونہوں
نے قتل کیا چرواہے کو اور ہانک لے گئے اونٹوں کو آپنے اون کے لانے کے لیے لوگوں کو بھیجا پھر اون کے ہاتھ
پاؤں کٹوائے اور اونکی آنکھیں اندھی کیں عن انس بن مالک ان ناسا من عرینة قدموا علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجتووا المدینة فبعثهم النبی صلی الله علیه وسلم الی ذود
له فشربوا من البانها وابوالها فلما صحوا ارتدوا عن الاسلام وقتلوا راعی رسول الله صلی
الله علیه وسلم مؤمنا واستاقوا الابل فبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم فی آثارهم
فأخذوا فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم وصلبهم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں
یہہ ہے کہ وہ عرینہ کے لوگ تھے جب اچھے ہوئے تو اسلام سے پھر گئے اور چرواہے کو جو مسلمان تھا مار ڈالا اتنا
زیادہ ہے کہ آپنے ہاتھ پاؤں کاٹکر آنکھیں پھوڑکر اونکو سولی دی عن انس قال قدم علی رسول الله صلی
الله علیه وسلم اناس من عرینة فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم لو خرجتم الی
ذودنا فکنتم فیها فشربتم من البانها وابوالها ففعلوا فلما صحوا قاموا الی راعی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقتلوه ورجعوا کفارا واستاقوا ذود النبی صلی الله علیه وسلم
فارسل فی طلبهم فاتی بهم فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

مگر اسمین سولی کا ذکر نہین عن انس قال قدم ناس من عرینۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا
المدینۃ فقال لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذودنا فشربتم من البانہا قال وقال
قتادۃ وابوالہا فخرجوا الی ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صحوا کفروا بعد اسلامہم
وقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنا واستاقوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانطلقوا محاربین فارسل فی طلبہم فاخذوا فقطع ایدیہم وارجلہم وسمر اعینہم ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا۔ اسمین اتنا زیادہ ہی کہ کوئی لڑتے ہوے عن انس قال اسلم یعنی اناس من عرینۃ فاجتووا
المدینۃ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذود لنا فشربتم من البانہا
قال حمید وقال قتادۃ عن انس وابوالہا ففعلوا فلما صحوا کفروا بعد اسلامہم وقتلوا
راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنا واستاقوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہربوا
محاربین فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی بہم فاخذوا فقطع ایدیہم وارجلہم
وسمر اعینہم وترکوا فی الحرۃ حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پھر اونکو چھوڑ دیا حرہ
(جو ایک زمین پتھریلی ہے مدینہ کے پاس) مین یہانتک کہ وہ مرگئی عن انس بن مالک ان ناسا او
رجالا من عکل او عرینۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انا اہل
ضرع ولم نکن اہل ریف فاستوخموا المدینۃ فامر لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذود و
راع وامرہم ان یخرجوا فیہا فیشربوا من لبنہا وابوالہا فلما صحوا وکانوا بناحیۃ الحرۃ
کفروا بعد اسلامہم وقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوا الذود فبعث الطلب
فی آثارہم فاتی بہم فسمل اعینہم وقطع ایدیہم وارجلہم ثم ترکہم فی الحرۃ علی حالہم
حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین یہہ ہے کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور بولے یا رسول اللہ ہم تھن والی تھے (یعنی جانور رکھتے تھے اور اونکا دودھ پیتے تھے) اور زمین والی
یعنی کھیتی والے نہ تھے تو اونکو ناموافق ہوئی ہوا مدینہ کی اخیر تک عن انس ان نفرا من عرینۃ نزلوا با
لحرۃ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یکونوا فی ابل الصدقۃ وان یشربوا من البانہا وابوالہا فقتلوا الراعی وارتدوا
عن الاسلام واستاقوا الابل فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آثارہم فجئ بہم فقطع
ایدیہم وارجلہم وسمل اعینہم والقاہم فی الحرۃ قال انس فلقد رایت احدہم یکدم
الارض بفیہ عطشا حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا مین نے اون

میں سے ایک کو دیکھا جو اپنی زمین سونگھ رہا تھا پیاس کے مارے یہانتک کہ مرگئے عن انس بن مالك قال
قدم اعراب من عرينة الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فاسلموا فاجتووا المدينة حتى اصفرت الوانهم
وعظمت بطونهم فبعث بهم نبي الله صلى الله عليه وسلم الى لقاح له فامرهم ان يشربوا من
البانها وابوالها حتى صحوا فقتلوا رعاتها واستاقوا الابل فبعث نبي الله صلى الله عليه وسلم
في طلبهم فاتي بهم فقطع ايديهم وارجلهم وسمر اعينهم قال امير المؤمنين عبد الملك
لانس وهو يحدثه بهذا الحديث بكفر او بذنب قال بكفر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں
یہ ہے کہ عرینہ کے چند گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوگئے پھر مدینہ کی ہوا اون کو
ناموافق ہوئی یہانتک کہ اون کی رنگ زرد ہوگئی اور پیٹ پھولگئے آپنے دودہ والی اونٹنی کے پاس اونکو بھیجا
اخیر تک۔ عبد الملک نے انس سے یہ حدیث بیان کرتے وقت پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا اونکو
قصور کے بدلے میں دی یا کفر کے اونہوں نے کہا کفر کے بدلے عن سعيد بن المسيب قال قدم ناس
من العرب على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلموا ثم مرضوا فبعث بهم رسول الله صلى
الله عليه وسلم الى لقاح ليشربوا من البانها فكانوا فيها ثم عمدوا الى الراعي غلام رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقتلوه واستاقوا اللقاح فزعموا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم
عطش من عطش آل محمد الليلة فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في طلبهم فاخذوا فقطع
ايديهم وارجلهم وسمل اعينهم وبعضهم يزيد على بعض الا ان معاوية قال يعني في هذا الحديث
استاقوا الى ارض الشرك ترجمہ سعید بن المسیب سے مرسلاً روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوگئے پھر بیمار ہوئے تو آپنے اونکو بھیجا دودہ والی اونٹنیوں میں اسلیے کہ اون کا
دودہ پییں وہ انہیں میں رہے یہانتک کہ اون کی نیت چرواہی پر آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا اوسکو
قتل کیا اور اونٹنیوں کو ہانک لے گئے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنکر فرمایا یا اللہ
پیاسا رکھ اوس شخص کو جسنے محمد کی آل کو (غلام بھی آل میں داخل ہے) رات بھر پیاسا رکھا پھر آپنے اونکے
ڈھونڈنے کے لیے لوگوں کو بھیجا وہ پکڑے گئے آپنے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور اون کی آنکھوں کو گرم
سلائی سے اندھا کیا (اس لیے کہ اونہوں نے بھی چرواہے کو اسیطرح مارا تھا) بعضے راوی دوسروں سے کچھ
زیادہ بیان کرتے ہیں مگر معاویہ نے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ وہ لوگ اونٹنیوں کو مشرکوں کے ملک میں ہانک
لیگئے عن عائشة قالت اغار قوم على لقاح رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذهم فقطع ايديهم
وارجلهم وسمل اعينهم ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کچھ لوگوں نے لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اونٹنیوں کو تو آپ نے اون کو پکڑا اور اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور اونکی آنکھیں اندھی کین عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ
وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ترجمہ ہشام سے روایت ہی اوس نے سنا اپنی باپ عروہ سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے آپ نے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور اون کی آنکھیں اندھی کین عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ أَغَارَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوهَا
وَقَتَلُوا غُلَامًا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ
وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی عرینہ کے کچھ لوگون نے لوٹا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ والی اونٹنیونکو اور اون کو ہانک لے گئے اور آپ کے غلام کو مار ڈالا آپ نے لوگونکو
اون کے پیچھے بھیجا وہ پکڑے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤن کاٹے گئے اور اونکی آنکھ مین سلائی پھیری گئی
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا اور کہا انہی لوگون کے حق مین محاربہ کی آیت اوتری
(یعنی انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةَ كُلَّهَا ترجمہ ابو الزناد سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتھ پاؤن کاٹے اون لوگون کے جنہون نے آپ کی اونٹنیان چرائی تھین اور اونکی
آنکھین اندھی کین انگار سے تو اللہ جل جلالہ نے عتاب کیا آپ پر (کہ اتنی سخت تکلیف دینا ضرور نہ تھی) اور یہ آیت
اوتاری (انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْيُنَ أُولَئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ان لوگون کی آنکھین اندھی کین اسلیے کہ انہون نے بھی چرواہون کی آنکھین اندھی کی تھین تو
قصاصا آپنے ایسا کیا) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ
لَهَا وَأَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو قتل کیا زیور
کے طمع سے اور اوسکو کنوئیں مین ڈالدیا اور پہ سے اوسکا سر کچلا پتھر سے پھر وہ پکڑا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم کیا اوسکو پتھرون سے مارنیکا یہانتک کہ مرجاوے عن انس ان رجلا قتل جارية من الانصار
على حلي لها ثم القاها في قليب ورضخ راسها بالحجارة فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان
يرجم حتى يموت ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عباس في قوله تعالى انما جزاؤا الذين يحاربون
الله ورسوله الاية قال نزلت هذه الاية في المشركين فمن تاب منهم قبل ان يقدر عليه
لم يكن عليه سبيل وليست هذه الاية للرجل المسلم فمن قتل وافسد في الارض وحارب الله
ورسوله ثم لحق بالكفار قبل ان يقدر عليه لم يمنعه ذلك ان يقام فيه الحد الذي اصاب
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی اللہ جل جلالہ کے اس قول مین انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یہ
آیت مشرکین کے حق مین اوتری تو جو اون مین سے توبہ کرے پکڑے جانیسے پہلے تو اوسکو سزا نہ ہوگی اور یہ آیت
مسلمان کیواسطے نہین یعنی مسلمان اگر قتل کرے یا فساد پھیلاوے ملک مین اللہ اور اوسکے رسول سے لڑے
پھر کافرون سے جا کر ملجاوے پکڑے جانے سے پہلے تو اوس سے یہ حد ساقط نہ ہوگی اور جب مسلمانون کے ہاتھ
آویگا اوسکو سزا ملیگی۔ **النهي عن المثلة** مثلہ کی ممانعت (مثلہ کہتے ہین ناک اور کان یا اور اعضا کاٹنے کو)
عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحث في خطبته على الصدقة وينهى عن
المثلة ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے مین صدقہ دینے کی رغبت دلاتے اور مثلے
سے منع کرتے **الصلب** سولی دینے کا بیان عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلاث خصال زان محصن يرجم او رجل قتل رجلا
متعمدا فيقتل او رجل يخرج من الاسلام يحارب الله عز وجل ورسوله فيقتل او يصلب او ينفى من
الارض ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خون
درست نہین مگر تین صورتون مین ایک تو جو محصن ہوکر زنا کرے وہ سنگسار کیا جاوے (یعنی پتھرون سے مارا جاوے)
دوسرے وہ شخص جو کسی شخص کو قصدا مار ڈالے تو وہ قتل کیا جاویگا (اوسکے قصاص مین) تیسرے وہ شخص جو اسلام سے
پھر جاوے اور اللہ اور اوسکے رسول سے لڑے وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے (یہانتک کہ توبہ
کرے) **العبد يابق الى ارض الشرك** مسلمان کا غلام مشرکون کے ملک مین بھاگجاوے عن
جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة حتى يرجع
الى مواليه ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام بھاگ جاوے تو اوسکی نماز
قبول نہ ہوگی جبتک اپنے مالکون کے پاس لوٹ کر نہ آوے عن الشعبي قال كان جرير يحدث عن النبي
صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة وان مات مات كافرا وابق غلام لجرير

فَاَخَذَہٗ فَضَرَبَ عُنُقَہٗ ترجمہ شعبی سے روایت ہی جریر روایت کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی جب غلام بھاگ جاوی تو اوسکی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر مر جاویگا تو کافر مریگا۔ ایک غلام جریر کا بھاگا تہا اونہون نے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکی گردن ماری (اسلیے کہ وہ اسلام سے پھر کر کافرون مین ملگیا ہوگا) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْکِ فَلَا ذِمَّۃَ لَہٗ ترجمہ جریر بن عبد اللہ نے کہا جب غلام مشرکون کی ملک مین بھاگ جاوے تو پھر اوسکا ذمہ نہین ہی (یعنی اب اگر کوئی مسلمان اوسکو پاوی اور مار ڈالے تو کچھ مواخذہ نہین ہی) عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْکِ فَقَدْ حَلَّ دَمُہٗ ترجمہ جریر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام مشرکون کی ملک مین بھاگ جاوے تو اوسکا خون حلال ہوگا عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْکِ فَقَدْ حَلَّ دَمُہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْکِ فَقَدْ حَلَّ دَمُہٗ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْکِ فَقَدْ حَلَّ دَمُہٗ ترجمہ جریر سی موقوفاً ایسی ہی روایت ہی عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِیْہِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ اَحَلَّ نَفْسَہٗ ترجمہ جریر نے کہا جو غلام اپنے مالکون کے پاس سی بھاگا اور دشمن کی ملک مین (یعنی دار الکفر) چلا گیا اوس نے اپنا خون آپ حلال کر دیا الحکم فی المرتد

فِی الْمُرْتَدِّ مرتد کا بیان (یعنی جو اسلام سی پھر جاوے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِہٖ فَعَلَیْہِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَیْہِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَعَلَیْہِ الْقَتْلُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عثمان نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھی مسلمان آدمی کا خون درست نہین مگر تین وجہون سے ایک تو جو زنا کرے احصان کے بعد اوسپر رجم ہی۔ دوسری جو قتل کری قصداً اوسپر قصاص ہے تیسری جو اسلام سی پھر جاوی وہ قتل کیا جاوی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَنْ یَّزْنِیَ بَعْدَ مَا اُحْصِنَ اَوْ یَقْتُلَ اِنْسَانًا فَیُقْتَلَ اَوْ یَکْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَیُقْتَلَ ترجمہ عثمان بن عفان سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتے تہے مسلمان کا خون درست نہین مگر تین وجہون سے یا تو زنا کرے احصان کی بعد یا قتل کرے کسی آدمی کو یا کافر ہو جاوے اسلام کی بعد تو قتل کیا جاوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے (یعنی اسلام کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کری) اوسکو قتل کرو عَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَحَرَّقَہُمْ عَلِیٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ کُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْہُمْ قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ اَحَدًا وَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ اسلام سے پھر گئے تو حضرت علی رضہ نے اونکو آگ میں جلوا دیا ابن عباس نے کہا اگر میں اونکی جگہہ ہوتا تو کبھی اونکو نہ جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت عذاب کرو اللہ کی عذاب یعنی آگ سے) کسیکو البتہ میں اونکو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اوسکو قتل کرو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ ترجمہ ان سب روایتوں کا یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَلِيًّا اُتِيَ بِنَاسٍ مِنَ الزُّطِّ يَعْبُدُونَ وَثَنًا فَاَحْرَقَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ ترجمہ انس سے روایت ہے حضرت علی رضہ پاس کچھ لوگ زط (جو ایک بہا ہے) کے لائے گئے جو بت پوجتے تھے اونے اونکو آگ میں جلا دیا ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو (تو آگ میں جلانا درست ٹھہرا) عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ اِلَيْكُمْ فَاَلْقٰى لَهُ اَبُو مُوسَى وِسَادَةً لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا فَاُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کیطرف بہیجا (صوبہ کر کے) پھر معاذ بن جبل کو بہیجا بعد اوسکے جب وہ یمن میں پہونچے تو اونہوں نے کہا اے لوگو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہیجا ہوا ہوں تمہاری طرف ابوموسی نے اون کو ایک تکیہ رکھا (اوسپر تکیہ لگا کے بیٹھنے کے لیے) اتنے میں ایک شخص لایا گیا جو پہلے یہودی تہا پھر مسلمان ہو گیا تہا پھر کافر ہو گیا معاذ نے کہا میں نہ بیٹھونگا جبتک یہہ قتل نہ کیا جاوے اللہ اور اوسکے رسول کے حکم کیموافق تین بار یہہ کہا جب وہ قتل کیا گیا تو بیٹھے عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِي جَهْلٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ خَطَلٍ وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ فَاَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَطَلٍ فَاُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ اِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا وَكَانَ اَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَاَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَاَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ

فاقتلوه وأما عكرمة فركب البحر فأصابتهم عاصف فقال أصحاب السفينة أخلصوا فإن آلهتكم
لا تغني عنكم شيئا ههنا فقال عكرمة والله لئن لم ينجني من البحر إلا الإخلاص لا ينجيني في البر غيره
اللهم إن لك علي عهدا إن أنت عافيتني مما أنا فيه أن آتي محمدا صلى الله عليه وسلم حتى أضع يدي في
يده فلأجدنه عفوا كريما فجاء فأسلم وأما عبد الله بن أبي سرح فإنه اختبأ عند عثمان بن عفان
فلما دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس إلى البيعة جاء به حتى أوقفه على النبي صلى الله
عليه وسلم قال يا رسول الله بايع عبد الله قال فرفع رأسه فنظر إليه ثلاثا كل ذلك يأبى فبايعه بعد
ثلاث ثم أقبل على أصحابه فقال أما كان فيكم رجل رشيد يقوم إلى هذا حيث رآني كففت
يدي عن بيعته فيقتله فقالوا وما يدرينا يا رسول الله ما في نفسك هلا أومأت إلينا بعينك
قال إنه لا ينبغي لنبي أن يكون له خائنة أعين ترجمہ سعد سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب لوگون کو امن دیا مگر چار مردون اور دو عورتون کو فرمایا وہ جہان ملین انکو قتل کرو اگرچہ کعبے کے پردون
سے لٹکے ہون (اپنی جان بچانے کے لیے) وہ چار مرد یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل اور عبد اللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ
اور عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح ف عکرمہ بن ابی جہل اور اوسکا باپ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہت تکلیف پہونچائی تھی تو ابوجہل مارا گیا بدر کے دن اور عکرمہ زندہ تھا اور عبد اللہ بن خطل اسلام لاکر مرتد ہوگیا
تھا اور دو لونڈیان رکھی تھین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیان گایا کرتین اور مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ
بن ابی السرح یہ دونون اسلام لاکر پھر گئے تھے ف تو عبد اللہ بن خطل ملا کعبے کے پردون سے لٹکا ہوا اوسکی مارنے
کو دو شخص لپکے ایک سعید بن حریث دوسرے عمار بن یاسر لیکن سعید جوان تھے عمار سے اونہون نے اوسکو قتل کیا آگے
بڑھکر اور مقیس بن صبابہ بازار مین ملا وہین لوگون نے اوسکو مار ڈالا اور عکرمہ بن ابی جہل سمندر مین سوار ہوگیا اون کو
طوفان مین پہنسا کشتی والون نے کہا اب سب خالص خدا کو پکارو کیونکہ ادھر تمہارے معبود (بت وغیرہ) یہان کچھ
نہین کرسکتے عکرمہ نے کہا قسم اللہ کی اگر دریا مین سوا اوسکے کوئی مجھکو نہین بچا سکتا تو خشکی مین بھی کوئی سوا اوسکے
نہین بچا سکتا اے پروردگار مین تجھسے اقرار کرتا ہون کہ اگر اس بلا سے جسمین مین پہنسا ہون تو مجھے بچا دیگا تو مین حضرت
محمد کے پاس جاونگا اور اپنا ہاتھ اون کے ہاتھ مین رکھونگا (یعنی بیعت کرونگا) اور مین ضرور اونکو اپنے اوپر بخشنے والا مہربان
پاونگا پھر وہ آیا اور مسلمان ہوگیا اور عبد اللہ بن ابی سرح حضرت عثمان کے پاس چھپا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو
بلایا بیعت کے لیے تو حضرت عثمان نے اوسکو لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا اور کہا یا رسول اللہ بیعت لیجیے
عبد اللہ سے آپنے اپنا سر اوپر اوٹھایا اور تین بار عبد اللہ کیطرف دیکھا گویا ہر بار بیعت سے انکار کیا پھر تین بار کے بعد آخر
اوس سے بیعت کرلی بعد اوسکے صحابہ کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کیا تم مین کوئی ایسا بھی سمجھدار نہ تھا جو اوٹھ کھڑا

ہوتا اسکو یہانتک جب مجھے دیکھتا ہے تو اپنے ہاتھ روکتا ہے اور قتل کرتا اوسکو اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو
آپ کی دل کی بات کیونکر معلوم ہوتی آپنے آنکھ سے اشارہ کیون نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کی یہ شان
نہین کہ وہ چور آنکھ رکھے (یعنی ظاہر مین چپ رہے اور آنکھ سے اوسکی خلاف اشارہ کرے) **توبۃ المرتد** اگر
مرتد توبہ کرے اور پھر مسلمان ہوجاوے **عن** ابن عباس قال کان رجل من الانصار اسلم ثم ارتد ولحق
بالشرک ثم تندم فارسل الی قومہ سلوا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل لی من توبۃ فجاء قومہ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان فلانا قد ندم وانہ امرنا ان نسالک ہل لہ من توبۃ
فنزلت کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم الی قولہ غفور رحیم فارسل الیہ فاسلم **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے انصار مین سے ایک شخص (جسکا نام حارث بن سوید تھا) مسلمان ہوگیا پھر اسلام سے پھر گیا اور مشرکون
مین جا ملا بعد اوسکے شرمندہ ہوا تو اپنی قوم کو کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا میری توبہ قبول ہے
اوسکی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ فلان شخص اب شرمندہ ہوا ہے اور اوس نے ہمکو حکم کیا ہے
آپ سے پوچھنے کا کیا اوسکی توبہ قبول ہے اوسوقت یہ آیت اوتری کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم غفور رحیم
تک (پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کیونکر اللہ ہدایت کریگا اوس قوم کو جو کافر ہوئے ایمان لانے کی بعد اور گواہی دے چکے کہ پیغمبر
سچا ہے اور پہنچ گئین اونکو دلیلین اور اللہ نہین راہ دیتا ظالمون کو ان لوگون کا بدلہ لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور لوگون
کی سب کی اون پر ہمیشہ رہین گے اوسمین کبھی اونکا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ کبھی مہلت ملیگی مگر جن لوگون نے توبہ کی اسکے
بعد اور نیک ہوگئے تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے) پھر اوس شخص کو کہلا بھیجا وہ مسلمان ہوگیا **عن** ابن عباس قال
فی سورۃ النحل من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ الی قولہ لہم عذاب عظیم فنسخ واستثنی
من ذلک فقال ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاہدوا وصبروا ان ربک من
بعدہا لغفور رحیم وہو عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح الذی کان علی مصر کان یکتب لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ
عثمان بن عفان فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے سورہ نحل مین جو
یہ آیت ہے من کفر باللہ من بعد ایمانہ اخیر تک (یعنی جسنے کفر اختیار کیا ایمان کے بعد اوس پر غصہ اللہ کا ہے اور اون کیلیے
بڑا عذاب ہے) منسوخ ہوگئی اور اسمین سے کچھہ لوگ نکال لیے گئے جنکو بیان کیا بعد کی آیت مین ثم ان ربک للذین ہاجروا من
بعد ما فتنوا اخیر تک (یعنی پھر جو لوگ ہجرت کرکے آئے بچلانے کے بعد اور جہاد کیا اور صبر کیا تو تیرا رب بخشنے والا
مہربان ہے) یہ آیت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کی حق مین اوتری جو مصر مین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
منشی پھر شیطان نے اوسکو بھڑکا دیا وہ کافرون مین ملگیا جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے حکم کیا اوسکے قتل کا پھر عثمان رض نے

اوسکی بہی پناہ مانگی آپنے پناہ دی **الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم** جو شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی کیا سزا ہے **عن** ابن عباس ان اعمی کان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکا
نت له ام ولد وکان له منها ابنان وکانت تکثر الوقیعة برسول الله صلی الله علیه وسلم وتسبه
فیزجرها فلا تنزجر وینهاها فلا تنتهی فلما کان ذات لیلة ذکرت النبی صلی الله علیه وسلم فوقعت
فیه فلم اصبر ان قمت الی المغول فوضعته فی بطنها فاتکأت علیه فقتلتها فاصبحت قتیلا فذکر
ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فجمع الناس وقال انشد الله رجلا لی علیه حق فعل ما فعل الا قام
فاقبل الاعمی یتدلدل فقال یا رسول الله انا صاحبها کانت ام ولدی وکانت بی لطیفة رفیقة ولی
منها ابنان مثل اللؤلؤتین ولکنها کانت تکثر الوقیعة فیک وتشتمک فانهاها فلا تنتهی فازجرها
فلا تنزجر فلما کانت البارحة ذکرتک فوقعت فیک فقمت الی المغول فوضعته فی بطنها فاتکأت
علیها حتی قتلتها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اشهدوا ان دمها هدر **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے ایک اندہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اوسکی ایک لونڈی تھی جسکی پیٹ سے اوسکی دو بچے
تھے وہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتی اور آپکو برا بہلا کہتی اندہا اوسکو ڈانٹتا وہ نہ مانتی منع کرتا تو باز
نہ آتی ایک رات کو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکالا اور لگی آپکو برا کہنے اندہا کہتا ہے مجہسے صبر نہو سکا
مین نے بنچہ (یا تکلہ) اوٹھایا اور اوسکی پیٹ پر رکہکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی صبح کو جب وہ مری ہوئی نکلی تو
لوگون نے اوسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے سب لوگون کو جمع کیا اور فرمایا مین خدا کی قسم دیتا ہون
اوسکو جسپر میرا حق ہے (کہ وہ میری اطاعت کرے) جسنے یہ کام کیا ہے وہ اوٹھ کہڑا ہو یہ سنکر وہ اندہا گرتا پڑتا
ڈر کے مارے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا کام ہے وہ عورت میری لونڈی تہی اور مجہپر بہت مہربان اور میری
رفیق تہی اوسکی پیٹ سے میری دو لڑکے ہین موتی کی مثال لیکن وہ آپکو اکثر برا کہا کرتی گالیان دیتی مین منع کرتا تو
نہ مانتی جہڑکتا تو بہی نہ سنتی آخر گذشتہ رات کو اوس نے آپکا ذکر نکالا اور لگی برا کہنے مینے بنچہ (یا تکلہ) اوٹھایا اور
اوسکی پیٹ پر رکہکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ گواہ رہو اوس لونڈی کا
خون ہدر ہے (یعنی اوسکا بدلہ نہ لیا جائیگا کیونکہ اوس نے قصور ہی ایسا کیا جس سے اوسکا قتل ضرور ہو گیا۔ ایک
تو خاوند کی اطاعت نکرنا لونڈی ہوکر دوسری پیغمبر کو برا کہنا سبحان اللہ صحابہ کرام مین دین کی حمیت اور غیرت
کس درجہ پر تہی خدا اور رسول سے کیسی محبت رکہتے تہے اوس کے سامنے اپنی بی بی بچون کی کچہ قدر نہ تہی ایمان اسیکو کہتے ہین
نہ ایمان جو ہمارے زمانے مین رائج ہے کہ زبانی تو ہم خدا اور رسول کا نام لیتے ہین اگر مولود شریف کہو تو سیکڑون روپیہ دیتے
ہین مگر خدا کے دشمنون سے رسول کے دشمنون سے دنیا کی غرض کیلیے دوستی رکہتے ہین اونکا لحاظ کرتے ہین لعنت خدا کی ایسی

جھوٹی تہمت لگانیوں پر۔ عن ابی برزة الاسلمی قال اغلظ رجل لابی بکر الصدیق فقلت اقتله فانتھرنی
وقال لیس ھذا لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ایک شخص نے
ابوبکر صدیق رض کو سخت کہا مین نے کہا اوسکو قتل کردن اونہون نے مجھے جھڑکا اور فرمایا یہ درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد کسی کا نہین ہو کہ اوسکی برا کہنے سے قتل واجب ہو نہ کسی صحابی کا نہ کسی ولی کا نہ کسی امام کا عن ابی برزة قال تغیظ
ابوبکر علی رجل فقلت من ھو یا خلیفة رسول اللہ قال لم قلت لاضرب عنقه ان امرتنی بذلک قال
افکنت فاعلا قلت نعم قال فواللہ لاذھب عظم کلمتی التی قلت غضبه ثم قال ما کان لاحد بعد
محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق ایک شخص پر غصے ہوئے مینے کہا وہ کون ہے اے خلیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہونے کہا کیون مینے کہا مین اوسکی گردن ماردن اگر آپ کہیں ابوبکر نے کہا سچ تو ایسا کریگا مین نے کہا
ہان یہہ بات میری قسم خدا کی ایسی بڑی معلوم ہوئی کہ اونکا غصہ جاتا رہا اور اونہون نے کہا ایسا نہین ہو سکتا کسی
کے لیے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عن ابی برزة قال مررت علی ابی بکر وھو متغیظ علی رجل من اصحابه
فقلت یا خلیفة رسول اللہ من ھذا الذی تغیظ علیه قال ولم تسأل عنه قلت اضرب عنقه قال
فواللہ لاذھب عظم کلمتی غضبه ثم قال ما کانت لاحد بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ ابو برزہ سے
روایت ہے مین ابوبکر رض پر سے گزرا وہ اپنے لوگون مین سے کسی پر غصے ہو رہے تھے اخیر تک جیسے اوپر گزرا عن ابی برزة قال
تغیظ ابوبکر علی رجل فقال لو امرتنی لفعلت قال اما واللہ ما کانت لبشر بعد محمد صلی اللہ علیہ
وسلم۔ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے ابوبکر ایک شخص پر غصے ہوئے مین نے کہا تم حکم کرو تو مین پھر کچھ کردن یعنی اسکو قتل کردن
ابوبکر نے کہا قسم خدا کی یہہ کسی کو جائز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عن ابی برزة قال غضب ابوبکر
علی رجل غضبا شدیدا حتی تغیر لونه قلت یا خلیفة رسول اللہ واللہ لئن امرتنی لاضربن عنقه
فکانما صبت علیه ماء بارد فذھب غضبه عن الرجل قال ثکلتک امک ابا برزة وانھا لم تکن
لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض ایک شخص پر غصے ہوئے
بہت سخت یہانتک کہ اونکا رنگ بدل گیا مین نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم خدا کی اگر تم مجھکو حکم کرو تو مین
اوسکی گردن ماردون میرا یہہ کہنا تھا اور اون پر جیسے ٹھنڈا پانی ڈالدیا اونکا غصہ اوس شخص پر سے جاتا رہا اور کہنے لگے اے
ابا برزہ تیری ماں تجھپر روئے (یہہ محاورہ ہے عرب مین کچھ بددعا مقصود نہین ہے جیسے تربت یداک رغم انفک) یہہ درجہ
کسی کے لیے نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین غلطی ہوئی ہے بجائے
ابو نصر کے ابو نصر ٹھیک ہے اور اوسکا نام حمید بن ہلال ہے شعبہ نے ایسا ہی روایت کیا اور وہ یہہ ہے عن ابی برزة
قال اتیت علی ابی بکر وقد اغلظ لرجل فرد علیه فقلت الا اضرب عنقه فانتھرنی فقال انھا

لَیْسَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے میں ابو بکر صدیق رض پاس آیا وہ اونہون نے
سخت کہا کسی کو تو اوس نے بھی ویسا ہی جواب دیا مین نے کہا مین اوسکی گردن ماردون اونہون نے مجھے جھڑکا اور کہا یہ کسی کو درست
نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ امام نسائی نے کہا ابو نصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور روایت کیا اوسکو یونس
بن عبید نے مسندًا وہ روایت یہہ ہے عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ فَغَضِبَ
عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ عَلَیْہِ جِدًّا فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ قُلْتُ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَضْرِبُ
عُنُقَہٗ فَلَمَّا ذَکَرْتُ الْقَتْلَ اَضْرَبَ عَنْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ اَجْمَعَ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا اَرْسَلَ اِلَیَّ
فَقَالَ یَا اَبَا بَرْزَۃَ مَا قُلْتَ وَنَسِیْتُ الَّذِیْ قُلْتُ قُلْتُ ذَکِّرْنِیْہِ قَالَ اَمَا تَذْکُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللّٰہِ قَالَ
اَرَاَیْتَ حِیْنَ رَاَیْتَنِیْ غَضِبْتُ عَلٰی رَجُلٍ فَقُلْتَ اَضْرِبُ عُنُقَہٗ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَمَا تَذْکُرُ ذٰلِکَ اَوَ کُنْتَ
فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَاللّٰہِ وَالْاٰنَ اِنْ اَمَرْتَنِیْ فَعَلْتُ قَالَ وَاللّٰہِ مَا ہِیَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ہم ابو بکر صدیق رض کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین وہ غصے ہوئے ایک مسلمان پر بہت
سخت غصے ہوئے جب مین نے یہ دیکھا تو کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہو تو مین اوسکی گردن ماردون
جب مینے قتل کا نام لیا تو اونہون نے یہہ ذکر چھوڑ دیا اور باتین کرنے لگے جب ہم وہان سے چلے اور جدا ہوگئے تو مجکو بلا بھیجا
اور کہا ای ابا برزہ تو نے کیا کہا تہا مین بھول گیا تہا مینے کہا مجھے یاد دلایئے اونہون نے کہا تجھے یاد نہین جو تو نے
کہا تہا مینے کہا نہین قسم خدا کی اونہون نے کہا جب تو نے مجھے ایک شخص پر غصہ ہوتے دیکہا تہا تو کہا تہا مین اوسکے
گردن ماردون ای خلیفہ رسول اللہ کے کیا تو ایسا کرتا مین نے کہا بیشک اور اگر اب حکم دو تو کرتا ہون اونہون کہا قسم
خدا کی یہہ درجہ کسیکو حاصل نہین بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت سب روایتون سے بہتر
اور عمدہ ہے اَلسِّحْرُ جادو کا بیان عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ یَہُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اِذْہَبْ بِنَا اِلٰی
ہٰذَا النَّبِیِّ قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ لَوْ سَمِعَکَ کَانَ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ لَہُمْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا
تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَۃَ وَلَا تَوَلَّوْا یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً یَہُوْدُ اَنْ لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ فَقَبَّلُوْا یَدَیْہِ
وَرِجْلَیْہِ وَقَالُوْا نَشْہَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا بِاَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ
ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنِ اتَّبَعْنَاکَ اَنْ تَقْتُلَنَا یَہُوْدُ ترجمہ صفوان بن عسال سے روایت ہے ایک یہودی نے اپنے
ساتھی سے کہا چلو اس نبی پاس (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) چلین دوسرے نے کہا نبی مت کہہ اگر
وہ سن لیگا تو اوسکی آنکہین چار ہوجاوینگی (یعنی خوشی کے مارے پھول جاویگا کہ یہودی بھی مجھکو نبی کہتے ہین) اور بعضون نے

کہا کہ مراد ظاہر کی: وانکہیں اپنی دل کے دو آنکہیں ہیں یعنی ظاہرا اور باطنا خوش ہوگا آخر پھر دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ وہ نو آیتیں کیا ہیں (جو حضرت موسیٰ کو اللہ نے دی تہیں جیسا فرمایا ولقد آتینا موسیٰ تسع آیات
بینات ف آیات سے مراد یا تو معجزے ہیں وہ تو یہہ تھی عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور جوئین اور مینڈکیان اور خون اور قحط
اور میوون کا کم ہونا یا وہ احکام ہیں جو سب شریعتوں میں عام تھی وہ وہی ہیں جو حدیث میں مذکور ہوتے ہیں ت آپنے فرمایا اللہ کے ساتھ
کسی کو مت شریک کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اوسکو ناحق قتل مت کرو اور بے قصور
شخص کو حاکم کے پاس لیجاؤ نہ ناحق سزا دلانے کے لیے) اور جادو مت کرو اور سود مت کہاؤ اور پاکدامن عورت پر زنا کی
تہمت نہ لگاؤ اور لڑائی کے دن مت بہاگو تو یہہ نو حکم ہیں۔ اور ایک حکم خاص تمہارے لیے ہے ای یہود وہ یہہ کہ ہفتے کی دن زیادتی
مت کرو (یعنی اوسکی حرمت کہو دو اور اوس دن مچہلیوں کا شکار نہ کرو) یہہ سنکر اون دونون یہودیون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہاتھ اور پاؤن چومے اور کہا بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم پیغمبر ہو آپنے فرمایا پھر تم میری تابعداری کیون نہین کرتے اونہون
نے کہا حضرت داؤد پیغمبر نے دعا کی تہی کہ ہمیشہ اون کی اولاد میں سے نبی ہوا کرے اور تم اونکی اولاد مین سے نہین ہو (یہہ
ایک بہانہ تہا حضرت داؤد نے خود آنحضرت کی بشارت دی ہے) اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر ہم تمہاری پیروی کرین تو یہود ہم کو
مار ڈالینگے (بس اصل بات یہی تہی کہ ذات برادری کا ڈر تہا) **الحکم فی السحرة** جادوگر کا حکم عن
ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عقد عقدة ثم نفث فیہا فقد سحر ومن سحر
فقد اشرک ومن تعلق شیئا وکل الیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
گرہ والکر اوسمین پہونکے اوسنے جادو کیا اور جسنے جادو کیا وہ مشرک ہوگیا اور جسنے گلے مین کچہہ لٹکایا پہر وہ اوسی پر چہوڑ دیا جاویگا
(یعنی خدا اوسکی حفاظت نکریگا معاذ اللہ تعویذ لٹکانا اوسپر بہروسہ کرکے اتنا بڑا گناہ ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ تعویذ ہیں
جو جاہلیت کے زمانے مین رائج تہی) **سحرة اہل الکتاب** اہل کتاب کے جادوگرون کا بیان عن زید بن ارقم قال
سحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل من الیہود فاشتکی لذلک ایاما فاتاہ جبریل علیہ السلام فقال
ان رجلا من الیہود سحرک عقد لک عقدا فی بئر کذا وکذا فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاستخرجہا فجیء بہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما نشط من عقال فما ذکر ذلک لذلک
الیہودی ولا رآہ فی وجہہ قط ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا ایک یہودی نے
(جسکا نام لبید بن اعصم تھا) آپ کتنے دنون تک اوسکی وجہ سے بیمار رہے پہر جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا کہ ایک
یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے فلانے کنوئے مین گرہین ڈالکر رکہی ہین آپنے لوگونکو وہان بہیجا وہ نکال کر لائے اور
لائی پہر رسول اللہ صلعم ایسے کہڑے ہوئے جیسے کسی بندش سے چہوٹے ہون اور کوئی کہولدی پہر آپنے اسکا ذکر اوس یہودی سے نہین
کیا اور نہ اوسنے آپکے چہرے پر اسکا اثر کچہہ پایا (یعنی آپنے اپنا رنج بہی اوس سے ظاہر نہ کیا تاکہ اوسکو خبر ہی نہو ورنہ وہ شیطان

پھر جاوے (کرتا) ما یفعل من تعرض لماله کوئی شخص مال لوٹنے لگی تو کیا کرنا چاہیے عن قابوس بن مخارق
عن ابیه قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال الرجل یاتینی فیرید مالی قال ذکره بالله
قال فان لم یذکر قال فاستعن علیه من حولک من المسلمین قال فان لم یکن حولی احد من المسلمین
قال فاستعن علیه بالسلطان قال فان نای السلطان عنی قال قاتل دون مالک حتی تکون من شهداء
الآخرة او تمنع مالک ترجمہ قابوس بن مخارق سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
ایک شخص آیا اور کہنے لگا اگر کوئی شخص میرا مال چھیننے آوے تو میں کیا کروں آپنے فرمایا اوسکو ڈرا اللہ سے وہ بولا اگر وہ نہ ڈرے آپنے فرمایا
آس پاس کے مسلمانوں سے مدد لے وہ بولا اگر وہاں کوئی مسلمان نہ ہو آپنے فرمایا حاکم سے کہہ وہ بولا اگر حاکم بھی دور ہو آپنے فرمایا
تو پھر لڑ اپنا مال کو لے اگر مارا گیا تو شہید ہوگا نہیں تو اپنا مال بچا لیگا عن ابی هریرة قال جاء رجل الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ارایت ان عدی علی مالی قال فانشد بالله قال فان ابوا علی قال
فانشد بالله قال فان ابوا علی قال فانشد بالله قال فان ابوا علی قال فقاتل فان قتلت ففی الجنة
وان قتلت ففی النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
اگر کوئی ظلم سے میرا مال لینے آوے تو میں کیا کروں آپنے فرمایا اوسکو اللہ کی قسم دے وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا پھر اللہ کی قسم دے
وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا پھر اللہ کی قسم دے وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا تو پھر لڑ اگر تو مارا گیا تو جنت میں جاویگا اور جو وہ
مارا گیا تو جہنم میں جاویگا عن ابی هریرة ان رجلا جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله
ارایت ان عدی علی مالی قال فانشد بالله قال فان ابوا علی قال فانشد بالله قال فان ابوا علی قال
فانشد بالله قال فان ابوا علی قال فقاتل فان قتلت ففی الجنة وان قتلت ففی النار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
من قتل دون ماله جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے مارا جاوے وہ شہید ہے عن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول من قاتل دون ماله فقتل فهو شهید ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لڑے پھر مارا جاوے تو وہ شہید ہے عن عبد الله بن عمرو قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من قاتل دون ماله فقتل فهو شهید ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن
عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قتل دون ماله مظلوما فله
الجنة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے ظلم سے
مارا جاوے اوسکے لیے جنت ہے عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل دون
ماله فهو شهید ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا
جاوے وہ شہید ہے عن عبد الله بن عمرو یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من ارید ماله بغیر حق فقاتل

فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا مال ناحق کوئی لینا
چاہے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہوگا امام نسائی نے کہا اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے ف
اور بعض نسخوں میں یہہ ہے کہ پہلی روایت غلط ہے اور یہہ صحیح ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
مال بچانے میں مارا جاوے وہ شہید ہے۔ یہہ حدیث مختصر ہے۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ جو شخص لڑے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مارا جاوے وہ شہید ہے عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے مارا
جاوے وہ شہید ہے یہہ روایت مرسل ہے اور شہید کی بھی تعریف ہے کہ جو ناحق مارا جاوے۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت ٹھیک
ہے اور اس کے پہلی کے جسکو مول نے روایت کیا خطا ہے مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ جو شخص اپنے بال بچوں کی بچانے میں
مارا جاوے وہ بھی شہید ہے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ
فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ سعید بن زید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لڑے اپنے مال کے لیے پھر وہ مارا جاوے وہ شہید ہے اسی طرح جو لڑے اپنی جان
بچانے کے لیے وہ بھی شہید ہے اور جو لڑے اپنے بال بچوں کے لیے وہ بھی شہید ہے مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ جو شخص لڑے اپنا دین
بچانے کے لیے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ
شَهِيْدٌ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے
اور جو مارا جاوے اپنے بال بچوں کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے دین کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے لیے وہ
شہید ہے مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ جو شخص ظلم دور کرنے کے لیے لڑے عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مارا جاوے ظلم سے وہ شہید ہے (یعنی اوس پر ظلم ہوتا ہو اور وہ لڑے ظلم کو دفع کرنے کے لیے پھر مارا جاوے) مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ
ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي النَّاسِ جو شخص تلوار نکال کر چلانا شروع کرے عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تلوار اپنی
نکالے پھر اوسکو چلاوے لوگوں پر تو اوسکا خون ہدر ہے (یعنی ضائع ہے اب اگر کوئی اوسکو مار ڈالے تو قصاص یا دیت کچھ نہیں) عَنِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ ترجمہ ابن زبیر نے کہا جو شخص ہتھیار اوٹھاوے پھر چلاوے تو اوسکا
خون ہدر ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی جو مسلمان پر
ہتھیار چلانا چاہے وہ کافر ہوگیا اسلام سے باہر ہوگیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان کافروں کی فوج میں نوکری کرتے ہیں
پھر مسلمانوں سے لڑتے ہیں تو وہ کافر ہیں ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ
وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ
الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا
فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ
اللّٰهَ قَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ
فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَخْرُجُونَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ
مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ
عَادٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علی رض نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سونا بھیجا جو مٹی کے اندر تھا
(یعنی ابھی صاف نہیں ہوا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تقسیم کر دیا اقرع بن حابس حنظلی اور بنی مجاشع میں سے ایک
شخص کو اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری اور بنی کلاب کے ایک شخص کو اور زید خیل طائی اور بنی نبہان کی
ایک شخص کو (یہہ سب قبیلوں کے نام ہیں) یہہ دیکھکر قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آپ دیتے ہیں نجد والوں
کو اور ہم کو نہیں دیتے آپنے فرمایا میں اونکے دلونکو ملاتا ہوں (کیونکہ وہ نو مسلم ہیں اور تم پرانے مسلمان ہو) اتنے میں ایک شخص آیا
آنکھیں بیٹھی ہوئیں اور کلے پھولے ہوئے گھنی داڑھی والا سر منڈا اور بولا اے محمد اللہ سے ڈر آپنے فرمایا اللہ کی تابعداری
کون کریگا اگر میں اوسکی نافرمانی کرونگا اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا اور تم میرا اعتبار نہیں کرتے اتنے میں ایک
شخص نے درخواست کی لوگوں میں سے (وہ حضرت عمر رض تھے) اوسکے قتل کے آپنے منع فرمایا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپنے
فرمایا اسکی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑھینگے مگر اون کے حلق کے نیچے نہ جاویگا (یعنی دل میں کچھ اثر نہ ہوگا)
وہ دین سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر جانور میں سے صاف نکل جاتا ہے (آر پار اوس میں کچھ نہیں بھرتا اسیطرح ان میں
بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا) مسلمانونکو قتل کرینگے اور بت پرستوں کو چھوڑ دینگے اگر میں اون لوگوں کو پاؤں تو اسطرح

قتل کردن جیسے بدر کی لوگ قتل ہوئے یعنی ایک کو نہ چھوڑو مراد ان لوگون سے خارجی ہین جو حضرت علی رض کے وقت مین ظاہر
ہوئے بڑی دینداری جتلاتے قرآن کی ایک ایک لفظ پڑھتے نماز خوب پڑھتے سر گھٹا کر صاف رکھتے مگر مسلمانون کی جماعت
سے علیحدہ ہو گئے مسلمانونکو کافر بناکر انھی سے لڑنے کو مستعد ہوئے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ
إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ
أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
آخر زمانے مین کچھ لوگ پیدا ہونگے کم سن بیوقوف ظاہر مین قرآن کی آیتین پڑھینگے یا لوگون کی خیرخواہی اور بہتری کی
باتین کہینگے مگر ایمان اون کے حلق کے نیچے نہ اتریگا وہ دین سے اسطرح نکلجاوینگے جیسے تیر نشانہ مین سے آرپار نکل جاتا ہے
جب تم اونکو دیکھو تو قتل کرو اسلیے کہ اونکے قتل مین ثواب ہوگا قیامت کی روز عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ أَتَمَنَّى
أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي نَفَرٍ
مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنِي وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى
مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا
عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ
هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيمَاهُمُ
التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ
وَالْخَلِيقَةِ ترجمہ شریک بن شہاب سے روایت ہے مجھے آرزو تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ملون اور اوس
سے خارجیونکا حال پوچھون اتفاقاً عید کے دن مین نے ابوبرزہ کو پایا کئی اور لوگون مین مین نے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے خارجیون کے باب مین اونھون نے کہا ہان مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے کان سے اور دیکھا
اپنی آنکھ سے رسول اللہ صلعم پاس کچھ مال آیا آپ نے تقسیم کر دیا اون لوگونکو جو داہنی طرف بیٹھے تھے اور جو بائین طرف بیٹھے تھے
اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے اونکو کچھ نہ دیا اون مین سے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اے محمد تم نے انصاف سے تقسیم نہین کیا
وہ ایک سانولا شخص تھا سر منڈا دو سفید کپڑے پہنے ہوئے یہ سنکر آپ بہت سخت غصے ہوئے اور فرمایا قسم خدا کی تم میرے بعد
مجھ سے بڑھ کر کسیکو نہ دیکھو گے انصاف کرتے ہوئے پھر فرمایا اخیر زمانے مین کچھ لوگ پیدا ہونگے گویا یہ شخص بھی اونھی مین سے
ہے قرآن پڑھینگے مگر اون کی ہنسلی کے نیچے نہ اتریگا اسلام سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر شکار مین سے پار ہو جاتا ہے اونکی

نشانی یہہ ہے کہ وہ سر منڈے ہونگے ہمیشہ نکلتے رہینگے یہانتک کہ پچھلے اونکے دجال کے ساتھ نکلینگے جب تم اونسے ملو تو اونکو قتل کرو
وہ بدترین سب مخلوقات سے اور بدنفس ہین ا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط مسلمانونکے نام سے انسان مسلمان نہین ہو سکتا جبتک مسلمانون
کی سی عمدہ اخلاق اختیار نہ کرے یعنی بیکیفی اور خوش اخلاقی اور ایمانداری اور اعتبار یہ سب مسلمانون کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے اگر یہہ نہو
تو صرف قرآن پڑھنے سے یا نماز اداکرنے سے اسلام پورا نہین ہوتا) امام نسائی نے کہا شریک بن شہاب کچھہ مشہور نہین ہے **قتال
المسلم** مسلمان سے لڑنا **عن** سعد بن ابی وقاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قتال المسلم کفر وسبابه
فسوق ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اوسکو گالی دینا
گناہ ہے **عن** عبد الله قال سباب المسلم فسوق وقتاله کفر ترجمہ عبد اللہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے **عن** عبد الله
قال سباب المسلم فسوق وقتاله کفر **عن** عبد الله قال سباب المسلم فسوق وقتاله کفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتاله کفر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانکو برا کہنا تو فسوق ہے یعنی اوس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور اوس سے لڑنا کفر
ہے **عن** شعبة قال قلت لحماد سمعت منصورا وسليمان وزبيدا يحدثون عن ابي وائل عن عبد الله ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتاله کفر من تتهم اتتهم منصورا اتتهم
زبيدا اتتهم سليمان قال لا ولكني اتهم ابا وائل ترجمہ شعبہ سے روایت ہے مینے حماد سے کہا تینے سنا منصور اور
سلیمان اور زبید سے وہ سب نقل کرتے ہین ابو وائل سے اونہون نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا
فسق گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے تم کسپر تہمت کرتے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر یا اونہون نے کہا نہین مگر مین تہمت کرتا
ہون ابو وائل پر کہ اوس نے یہہ روایت عبد اللہ سے سنی یا نہین) **عن** زبيد عن ابي وائل عن عبد الله قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر قلت لابي وائل سمعته من
عبد الله قال نعم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ زبید نے کہا مینے ابو وائل سے پوچھا تمنے یہہ عبد اللہ سے سنا اونہون نے کہا ہان
عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر **عن** ابي وائل
قال قال عبد الله سباب المسلم فسوق وقتاله کفر **عن** عبد الله قال قتال المؤمن كفر وسبابه فسوق
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **التغليظ** فيمن قاتل تحت راية عمية جو شخص گمراہی کے جھنڈے کی تلے لڑے **عن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة
جاهلية ومن خرج على امتي يضرب برها وفاجرها ولا يتحاشى من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها
فليس مني ومن قاتل تحت راية عمية يدعو الى عصبية او يغضب لعصبية فقتل فقتلة جاهلية
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت سے الگ ہو وے

پھر وہ مرے تو جاہلیت کی موت (یعنی کفر کی حالت) مرے گا اور جو شخص میری امت پر نکلے نیک اور بد سب کو قتل کرے اور مومن کو بھی نہ
چھوڑے اور جس سے اقرار ہو اوس کا اقرار پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اور جو شخص اندھا دھند (یعنی گمراہی اور بغاوت
کے) جھنڈے کے تلے لڑے اور تعصب کی طرف لوگوں کو بلاوے یا اوس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ خدا کے لیے) پھر وہ قتل کیا جاوے تو
اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل تحت
راية عمية يقاتل عصبية وينصر عصبية فقتلته جاهلية ترجمہ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے راہ جھنڈے کے تلے لڑے (یعنی شریعت سے وہ لڑائی صحیح اور لازم نہ ہو) اپنی قوم کے تعصب
اور غصہ کرے تعصب کے پیچھے (جیسے ظلم پر مدد کرے ایکو اور شاید یہ ہے کہ خدا کے لیے لڑائی نہ ہو بلکہ اپنی عزت اور ناموری کے
لیے ہو) تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کے اسناد میں عمران القطان ہے جو قوی نہیں ہے عمران القطان

تحریم القتل

مسلمان کا قتل حرام ہے عن ابی بکرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشار
المسلم على اخيه المسلم بالسلاح فهما على جرف جهنم فاذا قتله خرا جميعا فيها ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اوٹھاوے (اور وہ بھی ہتھیار اوٹھاوے) تو دونوں جہنم
کے کنارے پر ہیں پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں گر پڑے (یہ جب ہے کہ دونوں نے ساتھ ہی ہتھیار اوٹھایا ہو اور دونوں
کی نیت ایک دوسرے کو مارنے کی ہو اور جو ایک نے ہتھیار اوٹھایا اور دوسرے نے اپنے تئیں بچایا تو ہتھیار اوٹھانے والا جہنم میں
جاویگا) عن ابی بکرة قال اذا حمل الرجلان المسلمان السلاح احدهما على الآخر فهما على جرف جهنم فاذا
قتل احدهما الآخر فهما في النار ترجمہ ابوبکرہ نے کہا جب دو مسلمانوں نے ایک دوسرے پر ہتھیار اوٹھایا تو دونوں جہنم
کے کنارے پر ہیں پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دونوں جہنم میں جاوینگے (قاتل تو مسلمان کے قتل کی وجہ سے اور مقتول اسلیے
کہ اوسکی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی) عن ابی موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا تواجه المسلمان
فقتل احدهما صاحبه فهما في النار قيل يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال اراد قتل صاحبه ترجمہ
ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو مسلمان بھڑ جاویں تلواریں لیکر پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونوں جہنم میں جاوینگے
کسی نے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جاویگا مگر مقتول کیوں جاویگا آپ نے فرمایا اوسکی نیت بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی (اگر داؤ لگ جاتا تو
مین ہو وہ حریص تھا اپنے صاحب کے قتل پر) عن ابی موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا تواجه
المسلمان بسيفيهما فقتل احدهما صاحبه فهما في النار مثله سواء ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی بکرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا تواجه المسلمان بسيفيهما كل واحد منهما يريد قتل صاحبه فهما في
النار قيل له يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه كان حريصا على قتل صاحبه ترجمہ ابوبکرہ
سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتے ہوں عن ابی بکرة قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیہما فقتل احدہما صاحبہ فالقاتل والمقتول فی
النار عن ابی بکرۃ قال قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تواجہ المسلمان بسیفیہما فقتل
احدہما صاحبہ فالقاتل والمقتول فی النار قالوا یا رسول اللہ ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ اراد قتل
صاحبہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان
بسیفیہما فقتل احدہما صاحبہ فالقاتل والمقتول فی النار عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تواجہ المسلمان بسیفیہما فقتل احدہما صاحبہ فالقاتل والمقتول فی
النار قال رجل یا رسول اللہ ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ اراد قتل صاحبہ ترجمہ اوپر گزر چکا عن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ
عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو جانا کافر میرے بعد ایک تم میں سے دوسرے کی گردن
مارو ف نووی نے کہا اس حدیث کا مطلب سات طرح سے ہو سکتا ہے۔ ایک یہ مراد وہ لوگ ہیں جو ناحق خون کو حلال سمجھیں یہ
تو کافر ہیں بلا اشتباہ دوسرے یہ کہ مراد کفر سے ناشکری ہے نعمت کی اور اسلام کی حق کی تیسرے یہ کہ مراد قریب ہو جانا ہے کفر
کے چوتھی یہ کہ یہ فعل کافروں کا سا ہے پانچویں یہ کہ درحقیقت کفر مراد ہے یعنی کافر مت ہو جانا بلکہ ہمیشہ مسلمان
رہنا چھٹی یہ کہ مراد کفر سے تکفر ہے یعنی ہتھیار پہننا ساتویں یہ ایک دوسرے کو کافر مت بناؤ پھر گردن مارو ایک دوسرے
کی اور سب سے بہتر چوتھا قول ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے قاضی عیاض نے (زہر الربی) عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض لا یؤخذ الرجل
بجنایۃ ابیہ ولا بجنایۃ اخیہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو جانا میرے
بعد کافر ایک دوسرے کی گردن مارو اور کوئی نہیں پکڑا جاوے گا اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے بلکہ ہر ایک سے قصور کا مواخذہ
اسی سے ہوگا) امام نسائی نے کہا یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسل ہے) عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ولا یؤخذ الرجل بجریرۃ ابیہ ولا
بجریرۃ اخیہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن مسروق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفینکم
ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض لا یؤخذ الرجل بجریرۃ ابیہ ولا بجریرۃ اخیہ ترجمہ
مسروق سے مرسلا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ پاؤں اس طرح کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ آخر تک
امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے عن مسروق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی
کفارا مرسل ترجمہ اوپر گزرا عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترجعن بعدی ضلالا یضرب
بعضکم رقاب بعض ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گمراہ ہو جانا میرے بعد ایک دوسرے

گردن مارو عن جریر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع استنصت الناس قال لا ترجعوا بعدی
کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین لوگون کو خاموش
(چپ) پھر فرمایا مت ہو جانا میرے بعد کافر ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو عن جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استنصت الناس ثم قال لا الفینکم بعد ما اری ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم
رقاب بعض ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے چپ کر لوگون کو پھر فرمایا دیکھو مین
تم کو نہ پاؤن بعد اسکے (یعنی قیامت کی دن) تم میری بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسری کی گردن مارو

اخر کتاب المحاربۃ

کتاب لڑائی کی ختم ہوئی

اول کتاب قسم الفیء

کتاب فئے کے تقسیم کرنیکی ف فئی اوس مال کو کہتے ہین جو کافرون کا ہو اور
مسلمانون کے ہاتھ اجاوے بغیر لڑائی کے اور غنیمت وہ مال جو لڑائی کے بعد حاصل ہو عن یزید بن ہرمز ان نجدۃ الحروری
حین خرج فی فتنۃ ابن الزبیر ارسل الی ابن عباس یسالہ عن سہم ذی القربی لمن تراہ قال ہو لنا لقربی من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہم وقد کان عمر عرض علینا شیئا
رأیناہ دون حقنا فابینا ان نقبلہ وکان الذی عرض علیہم ان یعین ناکحہم ویقضی عن غارمہم
ویعطی فقیرہم وابی ان یزیدہم علی ذلک ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری (جو خارجیون کا سردار
تھا) جب عبد اللہ بن الزبیر کے فتنے مین نکلا تو ابن عباس پاس کہلا بھیجا کہ ذوی القربے کا حصہ کن کو ملنا چاہیے ف
جسکا ذکر اللہ جل جلالہ نے اس آیت مین کیا ہے ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القرے فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی
والمساکین وابن السبیل یعنے جو غنایت فرمایا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون سے (یعنی بنی نضیر کے یہودیون سے) تو وہ اللہ
رسول کا ہے اور ناتے والون کا (یعنی ذوی القربے کا) اور یتیمون کا اور مسکینون کا اور مسافرون کا۔ اس مین یعنے فئی مین اللہ تعالے
نے پانچ حصے کیے ایک تو خاص اللہ اور اوسکے رسول کا دوسری رسول کی ناتے والون کا تیسری یتیمون کا چوتھی مسکینون کا پانچوین مسافرون
کا تو فئی کو اسطرح تقسیم کرنا چاہیے اب رہا مال غنیمت اوسکی لیے فرمایا واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی
القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو مال تم غنیمت مین حاصل کرو اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور ناتے والون
اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرونکا ہے اور باقی ہی چار حصے وہ لڑنیوالون مین تقسیم ہونگے تو اس مین بھی ناتے والونکا پانچوین
حصے مین پچیسوان حصہ یعنی خمس خمس ہوا ف ابن عباس نے کہا وہ ہمارا ہی ہے جو ناتا رکھتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھی لوگون مین اوسکو تقسیم کیا (یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب مین) اور حضرت عمر نے ہم کو دینا
چاہا تھا مگر وہ ہماری حق سے کم دیتی تھی تو ہم نے نہین لیا اونہون نے یہ کہا تھا کہ ہم ناتے والون کی نکاح کرنیوالیکو مدد دینگے
اور اون مین جو قرضدار ہو جاویگا اوسکا قرضہ ادا کرینگی اور جو مفلس ہوگا اوسکو دینگے اور اس سے زیادہ دینے سے اونہونے انکار کیا
عن یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس یسالہ عن سہم ذی القربی لمن ہو قال یزید بن

هُرْمُزَ وَاَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى نَجْدَةَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ
لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيُخْدِيَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَيَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا
فَاَبَيْنَا اَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا وَاَبٰى ذٰلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ ۔ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا ذوی
القربی کا حصہ (فئی اور غنیمت میں سے) کسکو ملنا چاہیے میں نے ابن عباس کی طرف سے جواب لکھا وہ حصہ ہمکو ملنا چاہیے اہل
بیت میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عمرؓ نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصے میں سے نکاح کر دونگا جسکا
نکاح نہیں ہوا اور جو قرضدار ہو اوسکا قرضہ ادا کر دونگا ہم نے کہا نہیں ہمارا حصہ ہمکو دیدو اونھوں نے نہ مانا تو ہم نے اوسکو ان پر
چھوڑ دیا ۔ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ كِتَابًا فِيْهِ وَقَسْمُ اَبِيْكَ لَكَ الْخُمُسُ كُلُّهُ
وَاِنَّمَا سَهْمُ اَبِيْكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْهِ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الرَّسُوْلِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ فَمَا اَكْثَرَ خُصَمَاءَ اَبِيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَكَيْفَ يَنْجُوْ مَنْ كَثُرَتْ خُصَمَاؤُهُ وَاِظْهَارُكَ الْمَعَازِفَ
وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِي الْاِسْلَامِ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ عَلَيْكَ مَنْ يَجُزُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوْءِ ۔ ترجمہ امام اوزاعی سے روایت
ہے عمر بن عبد العزیز نے (جو خلیفہ عادل تھے بنی امیہ میں سے) عمر بن ولید کو لکھا کہ تیرے باپ (ولید بن عبد الملک بن مروان)
کی تقسیم کے موافق تو کل پانچواں حصہ تیرا ہے مگر درحقیقت تیرے باپ کا حصہ ایک مسلمان کی برابر تھا اور پانچویں حصے میں اللہ
اور رسول کا اور ذوی القربی اور یتامی اور مساکین اور مسافر کا حق تھا تو کتنے دعویدار ہونگے تیرے باپ پر قیامت کی دن
اور کس طرح نجات ہوگی اوس شخص کو جسکے اتنے بہت دعویدار ہوں اور تو نے جو باجے اور ستار نکالے ہیں وہ سب بدعت ہیں اسلام
میں اور ہر ایک بدعت شرعی گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجاویگی اور میں نے قصد کیا تھا کہ تیرے پاس ایک ایسے شخص کو
بھیجوں جو تیری بری پٹی پکڑ کر کھینچے (تاکہ تو ذلیل ہو اور باز رہے گمراہی سے) ۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمَانِهِ فِيْمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ حُنَيْنٍ بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ
فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا مِثْلُ قَرَابَتِهِمْ فَقَالَ
لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرٰى هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَيْئًا وَاحِدًا قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِيْ نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ۔ ترجمہ
جبیر بن مطعم سے روایت ہے وہ اور حضرت عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا اوس باب میں جو حنین کی غنیمت
کا مال ہے آپ نے تقسیم کیا تھا بنی ہاشم اور بنی مطلب کو اونھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بنی مطلب کو دیا جو ہمارے بھائی ہیں اور
ہمکو کچھ نہ دیا حالانکہ ہم بھی آپ سے وہی قرابت رکھتے ہیں جو بنی مطلب رکھتے ہیں ف اسلیے کہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے
ایک ہاشم جنکی اولاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد میں حضرت عثمانؓ ہیں اور
چوتھے نوفل جنکے اولاد میں جبیر بن مطعم ہیں ف آپ نے فرمایا میں تو ہاشم اور مطلب کو ایک سمجھتا ہوں (کس لیے کہ یہ

دونوں جدا نہیں ہوئے اور ملے رہے جاہلیت اور اسلام میں) جبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی
نوفل کو خمس میں سے کچھ نہیں دیا جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا عن جبیر بن مطعم قال لما قسم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سہم ذی القربی بین بنی ہاشم وبنی المطلب اتیتہ انا وعثمان بن عفان فقلنا یا رسول اللہ ہؤلاء
بنو ہاشم لا ننکر فضلہم لمکانک الذی وضعک اللہ بہ منہم ارأیت بنی المطلب اعطیتہم ومنعتنا فانما نحن
وہم منک بمنزلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم لم یفارقونی فی جاہلیۃ ولا اسلام انما بنو ہاشم
وبنو المطلب شیء واحد وشبک بین اصابعہ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربی
کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو تقسیم کیا تو میں اور عثمان آپ پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ بنی ہاشم کی فضیلت کا تو ہم انکار نہیں
کرتے کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو ان میں سے کیا لیکن بنی مطلب کو آپنے فرمایا کہ بنی مطلب مجھ سے جدا نہیں ہوئے نہ جاہلیت میں
نہ اسلام میں اور بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں اور آپنے اونگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی اونگلیوں کے اندر کیں یعنی ملے
ہوئے ہیں جیسی یہ اونگلیاں ایک دوسری) عن عبادۃ بن الصامت قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم
حنین وبرۃ من جنب بعیر فقال یا ایہا الناس انہ لا یحل لی مما افاء اللہ علیکم قدر ہذہ الا
الخمس والخمس مردود علیکم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن
اونٹ کا ایک بال لیا اور فرمایا اے لوگو مجھے درست نہیں اون مالوں میں سے جو اللہ تعالی نے تم کو عنایت کیا اس بال کے برابر مگر پانچواں
حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں کو دیا جاتا ہے (کیونکہ اوس میں یتامی اور مساکین اور مسافروں کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام
تمام مسلمانوں کے فائدے کے ہیں اوس میں صرف ہوتا ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اتی بعیرا فاخذ من سنامہ وبرۃ بین اصبعیہ ثم قال انہ لیس لی من الفیء شیء ولا ہذہ الا الخمس
والخمس مردود فیکم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک اونٹ کے پاس آئے اور اوسکی کوہان
میں سے ایک بال لیا اپنی دو اونگلیوں کے بیچ میں پھر فرمایا میرے لیے فیء میں سے اتنا بھی نہیں ہے نہ یہ مگر پانچواں حصہ وہ بھی پھر تم ہی کو
دیا جاتا ہے عن عمر قال کانت اموال بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ
بخیل ولا رکاب فکان ینفق علی نفسہ منہا قوت سنۃ وما بقی جعلہ فی الکراع والسلاح عدۃ فی سبیل اللہ
ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے بنی نضیر کے مال اللہ نے اپنے رسول کو فیء کی طور پر دیئے یعنی مسلمانوں نے اوس پر گھوڑے نہیں دوڑائے
نہ اونٹ (یعنی بغیر لڑائی کے) تو رسول اللہ صلعم اوس میں سے اپنے ایک سال کا خرچ لیتے اور باقی گھوڑوں اور ہتھیاروں میں صرف
کرتے جہاد کے سامان میں عن عائشۃ ان فاطمۃ ارسلت الی ابی بکر تسالہ میراثہا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من صدقتہ ومما ترک من خمس خیبر قال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ترجمہ
ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ نے ابو بکر صدیق کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلعم سے صدقہ کا اور خیبر کے مال

کا پانچوان حصہ ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے ہمارا نبی کے کا کوئی وارث نہیں ہے بلکہ ہم جو چھوڑ جاوین
وہ صدقہ ہے اور اسی حدیث کے بموجب ابوبکر نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جسطرح رسول اللہ صلعم اپنی بیبیون
اور کنبے والونکو دیا کرتے اوسیطرح دیتے ہیں **عن** عطاء في قوله عز وجل واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه
وللرسول ولذي القربى قال خمس الله وخمس رسوله واحد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل منه
ويعطي منه ويضعه حيث يشاء ويصنع به ما شاء **ترجمہ** عطا سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا جو تم غنیمت حاصل
کرو اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور ذوی القربی کا ہے تو اللہ اور رسول کا ایک ہی حصہ تھا یعنی اللہ کے لیے جدا کوئی حصہ
نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس حصے میں سے لوگونکو سواریان دیتے نقد دیتے جہان چاہتے صرف کرتے جو کچھ چاہتے صرف
کرتے **عن** قيس بن مسلم قال سألت الحسن بن محمد عن قوله عز وجل واعلموا انما غنمتم من شيء فان
لله خمسه قال هذا مفاتح كلام الله الدنيا والآخرة لله قال اختلفوا في هذين السهمين بعد وفاة رسول
الله صلى الله عليه وسلم سهم الرسول وسهم ذي القربى فقال قائل سهم الرسول صلى الله عليه وسلم للخليفة
من بعده وقال قائل سهم ذي القربى لقرابة الرسول وقال قائل سهم ذي القربى لقرابة الخليفة فاجتمع
رأيهم على ان جعلوا هذين السهمين في الخيل والعدة في سبيل الله فكانا في ذلك في خلافة ابي بكر وعمر
ترجمہ قیس بن مسلم سے روایت ہے میں نے حسن بن محمد سے پوچھا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه انہون نے کہا
یہ تو شروع ہے اللہ کے کلام کا جیسے کہتے ہین دنیا اور آخرت اللہ کے لیے ہے (حالانکہ دنیا سے ہم لوگ فائدہ اوٹھاتے ہین اسیطرح
غنیمت میں بھی اللہ کا نام ہے مگر اوسکا کوئی علیحدہ حصہ نہیں ہے) مگر اختلاف کیا لوگون نے دو حصون میں ایک تو رسول کے
حصے سے دوسرے ذوی القربی کے حصے میں بعضون نے کہا رسول کا حصہ رسول کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعضون نے کہا ذوی القربی
کا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناتے والونکو ملنا چاہیے جیسے پہلے ملتا تھا اور بعضون نے کہا نہیں اب خلیفہ کے
ناتے والونکو ملنا چاہیے پھر آخر سب کی رائے اس بات پر آئی کہ ان دونون حصونکو گھوڑون اور جہاد کے سامان میں صرف کرنا
چاہیے اور اوسی میں صرف ہوتا رہا ابوبکر اور عمر کی خلافت میں **ف** اور ابوبکر اور عمر نے ہرگز وہ حصہ لیا جو رسول کا
تھا حالانکہ اوسکے مستحق تھے اس سے زیادہ اور کیا بات ہوگی جو ابوبکر اور عمر کے بے طمعی اور حقانیت کا ثبوت ہے **عن** موسى
بن ابي عائشة قال سألت يحيى الجزار عن هذه الآية واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول قال
قلت كم كان للنبي صلى الله عليه وسلم من الخمس قال خمس الخمس **ترجمہ** موسے بن ابی عائشہ سے روایت ہے میں نے یحیی
جزار سے پوچھا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول میں نے کہا رسول اللہ صلعم کا حصہ کتنا تھا انہون نے کہا
پانچوان حصہ پانچوین حصے کا یعنی کل مال کا بیسوان حصہ **عن** مطرف قال سئل الشعبي عن سهم النبي صلى الله عليه وسلم
وصفيه فقال اما سهم النبي صلى الله عليه وسلم فكسهم رجل من المسلمين واما سهم الصفي فغرة تختار

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ شَاءَ ترجمہ مطرف سے روایت ہے شعبی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کا اور صفی کا (صفی اسکو کہتے ہیں جو غنیمت کی تقسیم ہونے سے پہلے کوئی چیز امام اپنے لیے چن لیوے جیسے غلام یا لونڈی یا گھوڑا وغیرہ) اونہوں نے کہا حصہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل ایک مسلمان کے حصے کے تہا اور صفی کے لیے آپ کو اختیار تہا کہ جو چیز عمدہ پسند آوے آپ لے لیں مگر یہ مخصوص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب کوئی امام یہ اختیار نہیں رکھتا آپکے بعد۔ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ بَیْنَا اَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمِرْبَدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهُ قِطْعَةُ اَدَمٍ قَالَ کَتَبَ لِیْ هٰذِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ اَحَدٌ مِنْكُمْ یَقْرَاُ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَقْرَاُ فَاِذَا فِیْهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ زُهَیْرِ بْنِ اُقَیْشٍ اَنَّهُمْ اِنْ شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِیْنَ وَاَقَرُّوْا بِالْخُمُسِ فِیْ غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِیِّ وَصَفِیِّهٖ فَاِنَّهُمْ اٰمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ترجمہ یزید بن شخیر سے روایت ہے میں مطرف کے ساتھ تہا مربد (ایک مقام کا نام ہے) میں اتنے میں ایک شخص آیا چمڑے کا ٹکڑا لیکر اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھدیا ہے تو تم میں سے کوئی شخص پڑھ سکتا ہے میں نے کہا میں پڑھ سکتا ہوں اوسمیں لکھا تہا حضرت محمد پیغمبر کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش کے لوگوں کو معلوم ہو اگر وہ گواہی دینگے اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے اور محمد اوسکے بہیجے ہوئے ہیں اور اقرار کرینگے غنیمت کے مالوں میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو وہ اللہ اور اوسکے رسول کی امان میں ہیں۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اَلْخُمُسُ الَّذِیْ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ كَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَابَتِهٖ لَا یَاْكُلُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَیْئًا فَكَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِیْ قَرَابَتِهٖ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِلْیَتَامٰى مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْمَسَاكِیْنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِابْنِ السَّبِیْلِ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے اونہوں نے کہا جو خمس قرآن میں اللہ اور رسول دونوں کے لیے آیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تہا اور آپکے ناتے والوں کے لیے کیونکہ اونکو صدقہ میں سے کچھ لینا درست نہ تہا (آپنے فرمایا کہ صدقہ میل ہے لوگوں کا تو وہ لائق نہیں بنی ہاشم کے جو اشرف الناس ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانچویں حصے میں سے پانچواں حصہ لیتے اور آپکے ناتے والے پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے اور مسکین بھی اسیقدر اور مسافر بھی اسیقدر (جنکے پاس نہ رہی ہو یا راہ خرچ نہ ہو) امام نسائی نے کہا یہ جو اللہ نے شروع کیا اپنے نام سے فان للہ خمسہ یہ تبرک کے لیے ابتدائے کلام ہے اس لیے کہ سب چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور فی اور خمس میں اللہ نے پہلے اپنے نام سے شروع کیا کیونکہ یہ دونوں عمدہ کمائی ہیں اور صدقے میں اپنے نام سے شروع نہیں کیا (بلکہ یوں کہا انما الصدقات للفقراء آخیر تک) اس لیے کہ صدقہ میل ہے لوگوں کا اور بعضوں نے کہا غنیمت میں سے کچھ لیکر کعبے میں رکھ دیتے ہیں اور وہی حصہ اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ امام کو ملیگا وہ اوس میں سے گہوڑے اور ہتہیار خریدیگا اور جسکو مناسب سمجھے گا دیگا جس سے فائدہ ہو مسلمانوں کو اور اہل حدیث اور اہل علم اور فقہا اور قرآن کے قاریوں کو دیگا اور ناتے والوں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملیگا خواہ مالدار ہوں خواہ محتاج اور بعضوں نے کہا جو ان میں محتاج ہوں اونکو ملیگا نہ مالدار کو اور یتیم اور مسافر ان میں جو محتاج ہوں اونہی کو ملیگا اور یہ قول مجھے زیادہ ٹہیک معلوم ہوتا ہے لیکن جو نے

اور ٹبری اور مرد اور عورت سب برابر ہین حق مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے یہ مال اونکو دلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو تقسیم کیا اور حدیث مین یہہ نہین ہے کہ حضرت نے بعضونکو زیادہ دلایا ہو بعضونکو کم اور ہم اس مسئلے مین علما کا اختلاف نہین سمجھتے ہین کہ اگر کسی نے اپنی تہائی مال کی وصیت کی ہو کسی کے اولاد کیلیے تو وہ سب اولاد کو برابر برابر ملیگا خواہ مرد ہون خواہ عورت جب اونکا شمار ہو سکے اسیطرح جو چیز کسی کے اولاد کو دلایا جاوے تو اوس مین سب برابر ہونگے مگر جس صورت مین دلانیوالا تصریح کر دے کہ فلانے کو اتنا ملے اور فلانے کو اتنا تو اوسکی کہی کے موافق دلایا جاویگا اور یتیمونکا حصہ اون یتیمون کو دیا جاویگا جو مسلمان ہین اسیطرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہین اور کسی کو دو حصے نہ دیے جاوینگے یعنے مسکین اور مسافر دونون کے بلکہ اختیار دیا گیا کہ وہ مسکین کا حصہ لیوے یا مسافر کا اور باقی چار خمس مال غنیمت مین سے تو وہ امام تقسیم کریگا اون مسلمانون کو جو بالغ ہین اور لڑائی مین شریک تھے عن مالك بن أوس

بن الحدثان قال جاء العباس وعلي إلى عمر يختصمان فقال العباس اقض بيني وبين هذا فقال الناس افصل بينهما فقال عمر لا أفصل بينهما قد علما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة قال فقال الزهري وليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ منها قوت أهله وجعل سائره سبيله سبيل المال ثم وليها أبو بكر بعده ثم وليتها بعد أبي بكر فصنعت فيها الذي كان يصنع ثم أتياني فسألاني أن أدفعها إليهما على أن يلياها بالذي وليها به رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي وليها به أبو بكر والذي وليتها به فدفعتها إليهما وأخذت على ذلك عهودهما ثم أتياني يقول هذا اقسم لي بنصيبي من ابن أخي ويقول هذا اقسم لي بنصيبي من امرأتي وإن شاءا أن أدفعها إليهما على أن يلياها بالذي وليها به رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي وليها به أبو بكر والذي وليتها به دفعتها إليهما وإن أبيا كفيا ذلك ثم قال واعلموا أنما غنمتم من شيء فأن لله خمسه وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل هذا لهؤلاء إنما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله هذه لهؤلاء وما أفاء الله على رسوله منهم فما أوجفتم عليه من خيل ولا ركاب قال الزهري هذه لرسول الله خاصة قرى عرينة فدك كذا وكذا ما أفاء الله على رسوله من أهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل وللفقراء المهاجرين الذين أخرجوا من ديارهم وأموالهم والذين تبوءوا الدار والإيمان من قبلهم والذين جاءوا من بعدهم فاستوعبت هذه الآية الناس فلم يبق أحد من المسلمين إلا له في هذا المال حق أو قال حظ إلا بعض من تملكون من أرقائكم ولئن عشت إن شاء الله ليأتين على كل مسلم حقه أو قال حظه

ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عباس اور حضرت علی دونون جھگڑتے ہوے آئے اوس مال کیلیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا جیسے فدک اور بنی نضیر اور خیبر کا خمس وغیرہ جسکو حضرت عمر نے اپنی

خلافت این دونون کے سپرد کر دیا تھا) عباس نے کہا میرا اور انکا فیصلہ کر دیجیے (یعنی اوس مال کو تقسیم کر دیجیے) لوگون نے کہا فیصلہ
کر دیجیے ان دونو نکا حضرت عمرؓ نے کہا مین کبھی فیصلہ نہ کرونگا (یعنی اس مال کو تقسیم نہ کرونگا) کیونکہ دونون کو معلوم ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ترکہ کسیکو نہین ملتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے
متولی تہے اور اوس مین سے اپنے گھر کے خرچ کیموافق لے لیتے اور باقی خدا کی راہ مین خرچ کرتے تہے پھر بعد آپکے ابو بکر اوسکے متولی ہوئے پھر ابو بکر کے
بعد مین متولی ہوا مین بھی ویسا ہی کیا جیسے ابو بکر کرتے تہے (کہ آنحضرتؐ کی گھر والون کو خرچ کیموافق دیتے اور باقی بیت المال مین جمع
کرتے) پھر یہ دونون (یعنی عباس اور علیؓ) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کر دو ہم اوسی طرح اوسمین عمل کرینگے
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے اور ابو بکر کرتے تہے اور تم کرتے ہو مین نے وہ مال ان دونون کے سپرد کر دیا اور دونون نے
اوسکو لے لیا اب یہ دونون پھر آئے ہین ایک کہتا ہی کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے دلاؤ (یعنی عباس کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا
تھے) اور دوسرا کہتا ہی کہ میرا حصہ میری بی بی کیطرف سے دلاؤ (یعنی حضرت علی کیونکہ وہ خاوند تہے حضرت فاطمہ کی جو صاحبزادی
تہین رسول اللہ صلعم کی) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال مین انکے سپرد کرتا ہون اس شرط پر کہ اوسی طرح عمل کرین جیسے رسول اللہ صلعم
کرتے تھے اور اون کے بعد ابو بکر نے کیا ہی اور اون کی بعد مین نے کیا ہی اور جو یہ ان کو منظور نہ ہو تو اپنے گھر بیٹھین یہ مال مین اپنے قبضے
مین رکھونگا) **ف** کیونکہ وہ مال مثل ترکہ کے نہین ہی کہ سب وارثون مین تقسیم ہو وہ تو ایک وقف کیطرح ہی جسکا انتظام ہمیشہ کے
لیے اوسیطرح کرنا چاہیے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے **ف** پھر حضرت عمرؓ نے کہا قرآن سے دیکھو اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت کے
لیے فرماتا ہی اوسمین سے پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور ناتیدارون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کا ہی اور صدقات کے
لیے فرماتا ہی کہ وہ فقیرون اور مسکینون اور عاملون اور مولفۃ قلوبہم اور غلامون اور قرضدارون اور مجاہدون کے لیے ہین (اور اس مال
کو بھی حضرتؐ نے صدقہ کہا تو اس مین بھی فقیرون اور مسکینون اور سب مسلمانونکا حق ہوگا اور کچھ اس مین مال غنیمت سے ہی اوس
مین بھی سب کا حصہ ہے) اب فرماتا ہی کہ جو مال اللہ نے اپنے رسولؐ کو عنایت فرمایا اور تم نے اوسپر اپنے گھوڑے اور سواریان
نہین دوڑائین (یعنی بغیر جنگ کے ہاتھ آیا) زہری نے کہا البتہ یہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور وہ چند گاؤن مین
عرینہ یا عرینیہ کے اور فدک اور فلان فلان مگر اس مال کے حقین بہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا گاؤن
والون سے وہ اللہ کا ہی اور رسول کا ہی اور ناتیدارون کا اور یتیمون کا اور مسکینونکا اور مسافرونکا پھر فرماتا ہی کہ اون فقیرونکا بھی
حق ہے جو اپنا گھر بار چھوڑ کر آئے اور نکالے گئے اپنے گھرون سے اور مالون سے پھر فرماتا ہی اونکا بھی حق ہے جو اون سے پہلے دار الاسلام
مین آچکے تھے اور ایمان لا چکے تھے پھر فرماتا ہی اونکا بھی حق ہے جو ان لوگون کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت نے تمام مسلمانون
کو گھیر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہین رہا جسکا حق اس مال مین نہ ہو یا اوسکا کچھ حصہ نہ ہو (پھر ایسا مال جسکی حقدار سارے مسلمان ہون اور وہ
اوسکے پیغمبر فرما چکے ہون کہ وہ صدقہ ہی اور ہمارا ترکہ کسی کو نہین ملتا کیونکر تقسیم ہو سکتا ہی) البتہ بعضے تمہارے غلام لونڈی کہ جنکا حق
اس مال مین نہین ہی اور اگر مین جیونگا تو البتہ خدا چاہے تو ہر مسلمان کو اوس مین سے کچھ نہ کچھ حق یا حصہ ملیگا **ف** یہ وہین

تھیں جو ابوبکر اور عمر نے بیتال حضرت ﷺ کی وارثون مین تقسیم نہین کیا اور حضرت فاطمہؓ کی درخواست کو قبول نہین کیا۔ اب شیعونکا طعن ان دونون بزرگون پر محض لغو ہی کیونکہ یہ خلاف اللہ اور اوسکے رسول کے فرمودے کے نہین کر سکتی تھی۔ الخ کتاب قسم الفیئ فیئ کی تقسیم کی کتاب تمام ہوئی

کتاب البیعۃ

کتاب بیعت کے بیان مین **ف** بیعت کہتی مین ہاتھ سے ہاتھ ملاکر اقرار کرنے کو عرب کی لوگ بیعت کی بڑے پابند تھی جب ہاتھ سے ہاتھ ملاکر کچھ اقرار کر دیتی تو پھر اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے

البیعۃ علی السمع والطاعۃ

حکم ماننے اور تابعداری کرنے پر بیعت کرنا **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی الیسر والعسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقوم بالحق حیث کنا لا نخاف لومۃ لائم **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر یعنے جو حکم آپ دینگے اوسکو سنینگے اور اوسکے موافق عمل کرینگے آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر حال مین اور جو کوئی ہمپر سردار بنایا جاویگا اوس سے نہ جھگڑنے پر یعنی آپ جسکو ہمپر حاکم کر دین گے اوسکی بھی اطاعت کرینگے اور ہمیشہ حق کی تابع رہینگے جہان ہون ہم نہ ڈرین گے کسی سچ کہنے والے کی برائی سے **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

باب البیعۃ علی ان لا ننازع الامر اھلہ

اس بات پر بیعت کرنا کہ جو سردار بنے اوسکی مخالفت نہ کرینگے **عن** عبادۃ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی الیسر والعسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقول او نقوم بالحق حیث ما کنا لا نخاف لومۃ لائم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

باب البیعۃ علی القول بالحق

سچ کہنے پر بیعت کرنا **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ والاثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہ وعلی ان نقول بالحق حیث کنا **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین اتنا زیادہ ہی کہ ہم نے بیعت کی اثرہ پر یعنی اگر آپ کسیکو ہمسے زیادہ دینگے تو ہم جھگڑا نہ کرینگے) اور سچ کہینگے جہان ہم ہونگے

البیعۃ علی القول بالعدل

انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی عسرنا ویسرنا ومنشطنا ومکارھنا وعلی ان لا ننازع الامر اھلہ وعلی ان نقول بالعدل این کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا۔ اسمین یوں ہے کہ ہم نے بیعت کی انصاف کی بات کہنے پر جہان ہون اور نہین ڈرین گے ہم اللہ کے کام مین کسی برا کہنے والے کے برا کہنے سے

البیعۃ علی الاثرۃ

اثرہ پر (جسکی معنی اوپر گزر چکے) بیعت کرنا **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی عسرنا ویسرنا ومنشطنا ومکرھنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر

نقول بالحق حيث ما كان لا نخاف في الله لومة لائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليك بالطاعة في منشطك ومكرهك وعسرك ويسرك واثرة عليك ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہے تجھ پر اطاعت کرنا (مسلمان حاکم کی) خواہ تو خوش ہو خواہ رنجیدہ سختی ہو یا آسانی اگرچہ تیری اور دوسری کو ترجیح دیا جاوے (اور وہ تجھ سے زیادہ مستحق نہ ہو جب بھی اطاعت کرنا ضرور ہے بشرطیکہ حکم شرع کے خلاف نہ ہو اور جو شرع کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی اطاعت ضرور نہیں (نووی)

البيعة على النصح لكل مسلم بیعت کرنا اس بات پر کہ ہر مسلمان کی بھلائی چاہیں گے عن جرير قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على النصح لكل مسلم ترجمہ جریر نے کہا میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر (یعنی ہر مسلمان کی بھلائی خلوص سے کرینگے صاف دل میں بھی یہ نہیں کہ منہ پر تعریف اور پیٹھ پیچھے برائی جو منافقوں کی خصلت ہے) عن جرير قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة وان انصح لكل مسلم ترجمہ جریر نے کہا میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور اطاعت کرنے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہ رہنے پر

البيعة على ان لا نفر لڑائی سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا عن جابر يقول لم نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت انما بايعناه على ان لا نفر ترجمہ جابر نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی مرنے پر لیکن بیعت کی اس بات پر کہ لڑائی سے نہ بھاگیں گے

البيعة على الموت مرنے پر بیعت کرنا عن يزيد بن ابي عبيد قال قلت لسلمة بن الاكوع على اي شيء بايعتم النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے میں نے سلمہ بن الاکوع سے کہا تم نے کس بات پر بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے روز انہوں نے کہا مرنے پر (یعنی لڑیں گے یہاں تک کہ مر جاوینگے یا فتح کرینگے)

البيعة على الجهاد جہاد پر بیعت کرنا عن يعلى بن امية قال جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم بابي امية يوم الفتح فقلت يا رسول الله بايع ابي على الهجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابايعه على الجهاد وقد انقطعت الهجرة ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا جس دن مکہ فتح ہو گیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ بیعت کیجئے میرے باپ سے ہجرت پر آپ نے فرمایا اب ہجرت کہاں ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اس سے جہاد پر ف مراد وہ ہجرت ہے جو مکے سے مدینہ کی طرف تھی اور وہ جب مکے میں اسلام پھیل گیا تو جاتی رہی لیکن ہجرت جو کافروں کے ملک سے مسلمانوں کی طرف ہوتی ہے وہ قیامت تک باقی ہے کرمانی نے کہا جب کسی ملک میں کافروں کے ڈر سے دین کے کام ادا نہ ہو سکیں تو وہاں سے ہجرت واجب ہے اتفاقاً

عن عبادة بن الصامت قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحوله عصابة من اصحابه تبايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين ايديكم وارجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى فاجره على الله ومن اصاب منكم

شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ کے گرد ایک جماعت تھی صحابہ میں سے تم مجھ سے بیعت کرتی ہو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گی چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو گے کوئی بہتان نہ اوٹھاؤ گے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ سے ف یہ قرآن میں عورتوں کی بیعت میں آیا ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اولاد نہ ہو اور وہ اس خیال سے کہ خاوند کا ترکہ باہر جاوے اور کسی کا بچہ لیکر اپنا بچہ ظاہر کرے جیسا جاہلیت کے زمانے میں عورتیں کرتی تھیں تو یہ بہتان ہے کیونکہ جھوٹ ہے اوٹھاتی ہیں دونوں ہاتھ کے بیچ سے یعنی پیٹ سے کہ اون کے پیٹ سے نہیں اور کہتی ہیں ہمارے پیٹ سے ہے اور دونوں پاؤں کے بیچ سے یعنی شرمگاہ سے کہ اون کی شرمگاہ سے نہیں پیدا ہوا اور کہتی ہیں پیدا ہوا اب یہ عبارت مردوں کی لیے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ اوس طرح سے ہے جو ایک فعل ایک کرتا ہے اور منسوب ہوتا ہے جماعت کی طرف جیسے وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا یعنی زیور نکالتے ہو اور اوسکو پہنتے ہو حالانکہ زیور صرف عورتیں پہنتی ہیں مگر نسبت مردوں کی طرف کی اور بعضوں نے کہا مراد بین ایدیکم وارجلکم سے ذات اور نفس ہے کیونکہ اکثر افعال ہاتھ اور پاؤں ہی سے سرزد ہوتی ہیں ف ت میری نافرمانی نہ کرو گی شرع کے کام میں پھر جو کوئی پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی یہ کام نہ کرے) اوسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی کام کرے پھر دنیا میں اوسکی سزا اوسکو ملے جیسے زنا کی حد پڑے یا چوری میں ہاتھ کاٹا جاوے تو وہ اوسکے گناہ کا کفارہ ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بعضوں کے نزدیک معاف نہیں ہوتا جبتک توبہ نہ کرے) اور جو کوئی ان کاموں میں سے کچھ کرے اور دنیا میں سزا نہ پاوے بلکہ اللہ اوس کے قصور کو چھپا دے تو اوسکا کام اللہ پر ہے چاہے معاف کرے چاہے عذاب دیوے (قیامت کے روز)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونِي عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَصَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوبَةٌ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے بیعت نہیں کرتے اون باتوں پر جن پر عورتوں نے بیعت کی ہے یعنی شریک نہ کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اپنی اولاد کو مت قتل کرو اور بہتان نہ اوٹھاؤ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ میں سے اور میری نافرمانی نہ کرو شرع کے کام میں ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ پھر ہم نے بیعت کی آپ سے ان باتوں پر آپ نے فرمایا جو کوئی ان باتوں میں سے کوئی بات اب کرے پھر دنیا میں اوسکی سزا پاوے تو اوسکا کفارہ ہو گیا اور جو نہ پاوے تو وہ اللہ کے اختیار ہے چاہے بخشدے اوسکو چاہے عذاب کرے

الْبَيْعَةُ عَلَى الْهِجْرَةِ ہجرت پر بیعت کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم فقال اني جئتك ابايعك على الهجرة ولقد تركت ابوي يبكيان قال ارجع اليهما فاضحكهما كما ابكيتهما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت پر اور میں اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں آپ نے فرمایا جا اور انکو خوش کر جیسے تو نے انکو رلایا ہے (ماں باپ کی خوشی ہجرت پر بھی مقدم ہے)

شَأْنُ الْهِجْرَةِ ہجرت بہت مشکل ہے

عن ابي سعيد ان اعرابيا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك ان شان الهجرة شديد فهل لك من ابل قال نعم قال فهل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله عز وجل لن يترك من عملك شيئا ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کے لیے آپ نے فرمایا ہجرت بہت مشکل ہے (اپنا گھر بار عزیز اقربا دوست آشنا سب خدا کے لیے چھوڑ دینا پھر اوسپر جمے رہنا یہ نہیں کہ چند روز کے بعد ہجرت کو فسخ کرے) تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا انکی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جا اور عمل کر سمندروں کے پرے (جہاں تو ہے کتنے ہی فاصلے پر) اس لیے کہ اللہ تیرے کسی عمل کو ضائع نہ کریگا (یعنی ثواب نہ چھوڑیگا آپ نے خیال کیا کہ اس گنوار کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا دشوار ہے تو یہ حدیث فرمائی)

هِجْرَةُ الْبَادِي گانوں والے کی ہجرت

عن عبد الله بن عمرو قال قال رجل يا رسول الله اي الهجرة افضل قال ان تهجر ما كره ربك عز وجل وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الهجرة هجرتان هجرة الحاضر وهجرة البادي فاما البادي فيجيب اذا دعي ويطيع اذا امر واما الحاضر فهو اعظمهما بلية واعظمهما اجرا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہجرت کونسی بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو چھوڑ دے جو اللہ تعالی کے نزدیک برا ہے اور فرمایا ہجرت دو ہیں ایک ہجرت اوسکی جو حاضر رہے (اوس مقام میں جہاں ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گانوں والے کی (جو اپنے گانوں میں ہے) مگر ضرورت کے وقت جب بلایا جاوے تو چلا آوے اور جب کوئی حکم ہو تو اوسکو مانے (حاضر پر بہت سختی ہے اور اوسی کو بڑھ کر ثواب ہے)

تفسير الهجرة ہجرت کی معنی

عن جابر بن زيد قال قال ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر كانوا من المهاجرين لانهم هجروا المشركين وكان من الانصار مهاجرون لان المدينة كانت دار شرك فجاؤا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبة ترجمہ جابر بن زید سے روایت ہے ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر مہاجرین میں سے تھے کیونکہ اونہوں نے چھوڑ دیا تھا مشرکین کو اور بعضے انصار بھی مہاجرین میں سے تھے اس لیے کہ مدینہ مشرکوں کا ملک تھا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس چلے آئے تھے لیلۃ العقبہ کو (جب آپنے بیعت لی ہے عقبہ کے پاس جو منا میں ہے)

الحث على الهجرة ہجرت کی ترغیب

عن ابي فاطمة انه قال يا رسول الله حدثني بعمل استقيم عليه واعمله قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بالهجرة فانه لا مثل لها ترجمہ ابو فاطمہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے کوئی ایسا کام بتلائیے جس میں جما رہوں اور اوسکو کرتا رہوں آپ نے فرمایا چاہیے تو ہجرت کر اوسکی برابر کوئی کام نہیں ہے

ذکر

الاختلاف فی انقطاع الهجرة ہجرت کو ختم ہوجانے میں اختلاف ف جب سے مکہ فتح ہوا اوس کے بعد ہجرت میں اختلاف ہے
بعضے کہتے ہیں کہ ہجرت نہیں رہی کیونکہ حدیث میں ہے نہیں ہجرت بعد فتح ہوجانے مکے کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہجرت دار الکفر سے
دار الاسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور حدیث سے یہہ غرض ہے کہ مکے سے ہجرت ختم ہوگئی (زہر الربے) عن یعلی قال
جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بابی یوم الفتح فقلت یا رسول الله بایع ابی علی الهجرة قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ابایعه علی الجهاد وقد انقطعت الهجرة ترجمہ یعلے سے روایت ہے میں اپنے باپ کو رسول الله
صلی الله علیه وسلم پاس لیکر آیا جسدن مکہ فتح ہوا اور میں نے کہا یا رسول الله میرے باپ سے بیعت لیجیے ہجرت پر آپنے فرمایا میں اس سے بیعت
کرتا ہوں جہاد پر کیونکہ ہجرت ختم ہوگئی عن صفوان ابن امیة قال قلت یا رسول الله انهم یقولون ان الجنة
لا یدخلها الا مهاجر قال لا هجرة بعد فتح مکة ولکن جهاد ونیة فاذا استنفرتم فانفروا ترجمہ صفوان
بن امیہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول الله لوگ کہتے ہیں جنت میں نہیں جاویگا مگر جسنے ہجرت کی ہو آپنے فرمایا جب مکہ فتح ہوا
تو ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد باقی ہے اور نیت نیکی باقی ہے تو جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو ف اور جہاد بھی
ایکطرح کی ہجرت ہے کیونکہ اوس میں گھر بار لڑکے بالے چھوڑنا پڑتا ہے پس جو کوئی جہاد کریگا وہ بھی جنت میں جاویگا عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح لا هجرة ولکن جهاد ونیة فاذا استنفرتم فانفروا ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت
باقی ہے عن عمر بن الخطاب یقول لا هجرة بعد وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ حضرت عمر رض نے کہا
رسول الله صلی الله علیه وسلم کی وفات کے بعد ہجرت نہیں رہی عن عبد الله بن وقدان السعدی قال وفدنا الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم کلنا یطلب حاجة وکنت آخرهم دخولا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت یا رسول الله انی ترکت من خلفی وهم یزعمون ان الهجرة قد انقطعت قال لا تنقطع الهجرة ما قوتل
الکفار ترجمہ عبد الله بن وقدان سعدی سے روایت ہے ہم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس آئے اور ہم میں سے ہر ایک
کچھ مطلب کہتا تھا میں سب کے آخر میں آپ پاس گیا میں نے کہا یا رسول الله لوگ کہتے ہیں اب ہجرت نہیں ہے آپ نے فرمایا
ہجرت ختم نہوگی جبتک کافروں سے لڑائی رہیگی (کیونکہ جبتک کافر رہینگے تو دار الکفر بھی رہیگا اور جو دار الکفر سے دار الاسلام
کو آوے اوسنے ہجرت کی) عن عبد الله السعدی قال وفدنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخل اصحابی
فقضی حاجتهم وکنت آخرهم دخولا فقال حاجتک فقلت یا رسول الله متی تنقطع الهجرة قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا تنقطع الهجرة ما قوتل الکفار ترجمہ عبد الله سعدی سے روایت ہے ہم رسول الله صلی الله علیه وسلم
پاس گئے تو میرے ساتھی پہلے آپ پاس گئے آپنے اونکے مطلب پورے کیے پھر میں سب سے اخیر میں گیا آپنے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے میں نے
کہا یا رسول الله ہجرت کب ختم ہوگی آپنے فرمایا ہجرت کبھی ختم نہیں ہوگی جبتک کافروں سے لڑائی ہوگی البیعة

فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ بیعت کرنا ہر ایک حکم پر خواہ وہ پسند ہو یا ناپسند ہو عَنْ جَرِيرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا أَحْبَبْتُ وَفِيمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَا جَرِيرُ أَوَ تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ قُلْ فِيمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِي وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں نے کہا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنے پر ہر ایک حکم کے خواہ وہ مجھکو پسند ہو یا نا آپنے فرمایا اے جریر تو اسکی طاقت رکھتا ہے یوں کہہ کہ جہاں تک مجھ سے ہوسکیگا پھر بیعت کر اور بیعت کر اس بات پر کہ میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہونگا

الْبَيْعَةُ عَلَى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ مشرک سے جدا ہونے پر بیعت کرنا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلَى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے جدا ہونے پر (اگرچہ عزیز یا دوست ہو) عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ جریر سے یہ روایت بھی ایسی ہی ہے عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَتُقِيمَ الصَّلَوٰةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِينَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ بیعت لے رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ہاتھ بڑھائیے میں بھی آپ سے بیعت کروں اور آپ خوب جانتے ہیں تو شرط کر لیجئے جو چاہیے آپنے فرمایا میں تجھ سے بیعت کرتا ہوں ان شرطوں پر کہ تو اللہ کو پوجیگا نماز پڑھیگا زکوٰۃ دیگا مسلمانوں کا خیر خواہ رہیگا مشرکوں سے جدا ہو جاویگا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِيهِ فَهُوَ طَهُورُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ فَذَاكَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کئی آدمیوں میں آپنے فرمایا میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو نہ مارو گے بہتان نہ اٹھاؤ گے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ سے میری نافرمانی نہ کروگے شرع کے کام میں پھر جو کوئی تم میں سے اپنی بیعت کو پورا کرے اسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو ان میں سے کوئی کام کر بیٹھے پھر دنیا میں اسکو سزا مل جاوے تو وہ پاک ہو گیا اور جو اللہ چھپا دیوے اسکے قصور کو تو وہ اللہ کی مرضی پر ہے چاہے اسکو عذاب دے چاہے معاف کرے

بَيْعَةُ النِّسَاءِ عورتوں سے بیعت کرنا عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدَتْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَذْهَبُ فَأُسْعِدُهَا ثُمَّ أَجِيئُكَ فَأُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ

جئت اُبایعُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے میں بیعت کرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے تو میں نے کہا یا رسول اللہ جاہلیت کے زمانے میں ایک عورت نے میری مدد کی تھی نوحہ میں (یعنی میت پر رونے بیٹھے
اور چلا کر اوسکے اوصاف بیان کرنے میں جیسی جاہلیت کا دستور تھا) اس لیے مجھے بھی (بدلا ادا کرنے کے لیے) اوسکی نوحہ
میں شریک ہونا ہے میں جاتی ہوں اور شریک ہوتی ہوں پھر آپ سے آنکر بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گناہ کرنا
اچھا نہیں ہے) آپ نے فرمایا جا اور شریک ہو ام عطیہ نے کہا میں گئی اور نوحہ میں اوسکی شریک ہوئی پھر لوٹ کر آئی اور آپ سے
بیعت کی عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْعَۃَ عَلٰی اَنْ لَّا نَنُوْحَ ترجمہ ام عطیہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہم سے بیعت لی تھی اس بات کی کہ ہم نوحہ نہ کرینگی عَنْ اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رُقَیْقَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ
اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نُبَایِعُہٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نُبَایِعُكَ عَلٰی اَنْ لَّا نُشْرِكَ
بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِیَ وَلَا نَاْتِیَ بِبُہْتَانٍ نَّفْتَرِیْہِ بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِیَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ
قَالَ فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قَالَتْ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَرْحَمُ بِنَا ہَلُمَّ نُبَایِعْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ كَقَوْلِیْ لِامْرَاَۃٍ وَّاحِدَۃٍ اَوْ مِثْلُ
قَوْلِیْ لِامْرَاَۃٍ وَّاحِدَۃٍ ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور کئی انصاری عورتوں
کے ساتھ بیعت کرنیکو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرینگے
اور چوری نہ کرینگے اور زنا نہ کرینگے اور بہتان نہ اوٹھا وینگے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہ کرینگے
آپکی شرع کے کام میں آپ نے فرمایا یہ بھی کہو کہ جہانتک ہم سے ہو سکیگا امیمہ نے کہا ہم نے کہا اللہ اور رسول کو ہم پر بہت
رحم ہے کہ ہماری طاقت کے موافق ہم سے بیعت چاہتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ لائیے ہم آپ سے ہاتھ ملا وین آپ نے فرمایا
میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا سو عورتوں کے دینا ایک عورت سے کہنا ہے جیسے سو عورتوں سے کہا بَیْعَۃُ مَنْ بِہٖ عَاہَۃٌ
کسی کو بیماری ہو تو اوس سے بیعت کیونکر کری عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الشَّرِیْدِ یُقَالُ لَہٗ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْہِ قَالَ كَانَ
فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ رَجُلٌ مَّجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقَدْ بَایَعْتُكَ ترجمہ ایک شخص
سے روایت ہے جو شرید کی اولاد میں سے تھا اور اوسکا نام عمرو تھا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک شخص
جذامی تھا آپ نے اوس سے کہلا بھیجا جا میں نے تجھ سے بیعت کر لی (اور اوس سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ جذامی سے ہاتھ ملانے
میں کراہت معلوم ہوتی ہے) بَیْعَۃُ الْغُلَامِ نابالغ لڑکے سے کیونکر بیعت کرے عَنِ الْہِرْمَاسِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ مَدَدْتُ
یَدِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ لِیُبَایِعَنِیْ فَلَمْ یُبَایِعْنِیْ ترجمہ ہرماس بن زیاد سے روایت ہے میں نے
اپنا ہاتھ بڑھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بیعت کرنیکو اور میں نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ نہیں ملایا بَیْعَۃُ
الْمَمَالِیْكِ غلاموں سے بیعت کرنا عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْہِجْرَۃِ

وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَا
شْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو لینے آیا آپ نے فرمایا اس کو میرے
ہاتھ بیچ ڈال آپ نے دو کالے غلام دیکر اس کو خرید کیا بعد اس کے کسی سے آپ بیعت نہ کرتے جب تک پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں
ہے **استقالة البيعة** بیعت توڑ ڈالنا **عن** جابر بن عبد الله أن أعرابيا بايع رسول الله صلى الله عليه
وسلم على الإسلام فأصاب الأعرابي وعك بالمدينة فجاء الأعرابي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله أقلني بيعتي فأبى ثم جاءه فقال أقلني بيعتي فأبى فخرج الأعرابي فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إنما المدينة كالكير تنفي خبثها وتنصع طيبها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک گنوار نے بیعت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر پھر اس کو بخار آیا مدینہ میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
میری بیعت توڑ دیجیے پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپ نے انکار کیا آخر وہ نکلکر چلا گیا تب آپ نے فرمایا مدینہ بھی بھٹی کی طرح
ہے میل کو نکال دیتا ہے اور صاف کندن کو رکھ لیتا ہے (یعنی بری آدمی کو مدینہ میں نہیں رہنے دیتا اور اچھے کو نکلنے نہیں دیتا)
المرتد أعرابيا بعد الهجرة ہجرت کی بعد پھر اپنے گاؤں میں جا کر رہنا **عن** سلمة بن الأكوع أنه دخل على
الحجاج فقال يا ابن الأكوع ارتددت على عقبيك وذكر كلمة معناها وبدوت قال لا ولكن رسول الله
صلى الله عليه وسلم أذن لي في البدو ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے وہ حجاج پاس گئے تو حجاج بولا اے اکوع کے
بیٹے تو مرتد ہو گیا (یعنی دین اسلام سے پھر گیا جب تو مدینہ کا رہنا چھوڑ دیا) اور کچھ کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ تو جنگل میں بستا ہے
سلمہ نے کہا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی جنگل میں رہنے کی **البيعة فيما يستطيع الإنسان**
بیعت کرنا اپنی طاقت کے موافق **عن** ابن عمر قال كنا نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة
ثم يقول فيما استطعت وقال علي فيما استطعتم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آپ فرماتے جہاں تک تم کو طاقت ہے (یہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی)
عن ابن عمر قال كنا حين نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة يقول لنا فيما استطعتم
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** جرير بن عبد الله قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة
فلقنني فيما استطعت والنصح لكل مسلم ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے حکم سننے اور ماننے پر آپ نے سکھلا دیا اتنا اور کہہ جہاں تک مجھ کو طاقت ہے اور خیر خواہی کرونگا ہر مسلمان کا **عن** أميمة بنت
رقيقة قالت بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة فقال لنا فيما استطعتن وأطقتن ترجمہ امیمہ بنت
رقیقہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند عورتوں کے ساتھ آپ نے ہم سے فرمایا جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اور تم کو طاقت ہے

ذکر ما علی من بایع الامام و اعطاه صفقة یده و ثمرة قلبه جو شخص کسی امام کی بیعت کرلے اور اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ میں دیدے اور دل سے اقرار کرلے تو اوسپر کیا لازم ہے عن عبد الرحمن بن عبد رب الکعبة قال انتهیت الی عبد الله بن عمرو وهو جالس فی ظل الکعبة والناس علیه مجتمعون قال فسمعته یقول بینا نحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر اذ نزلنا منزلا فمنا من یضرب خباءه ومنا من ینتضل ومنا من هو فی جشره اذ نادی منادی النبی صلی الله علیه وسلم الصلوة جامعة فاجتمعنا فقام النبی صلی الله علیه وسلم فخطبنا فقال انه لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیه ان یدل امته علی ما یعلمه خیرا لهم وینذرهم ما یعلمه شرا لهم وان امتکم هذه جعلت عافیتها فی اولها وان آخرها سیصیبهم بلاء وامور ینکرونها تجیء فتن فیدقق بعضها بعضا فتجیء الفتنة فیقول المؤمن هذه مهلکتی ثم تنکشف ثم تجیء فیقول هذه مهلکتی ثم تنکشف فمن احب منکم ان یزحزح عن النار ویدخل الجنة فلتدرکه موتته وهو مؤمن بالله والیوم الآخر ولیأت الی الناس ما یحب ان یؤتی الیه ومن بایع اماما فاعطاه صفقة یده وثمرة قلبه فلیطعه ما استطاع فان جاء احد ینازعه فاضربوا رقبة الآخر فدنوت منه فقلت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هذا قال نعم

ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرو پاس پہنچا دیکھا تو وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہیں اور لوگ اون کے پاس جمع ہوئے ہیں میں بیٹھا اون سے سنا وہ کہتے تھے ایکبار ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے سفر میں تو ایک منزل میں اترے کوئی اپنا خیمہ کھڑا کرتا تھا کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانوروں کو چراتا تھا اتنے میں رسول اللہ صلعم کی منادی نے آواز دی نماز کیلیے اکٹھا ہو ہم سب اکٹھا ہوے آپ کھڑے ہوگئے اور ہمکو خطبہ سنایا فرمایا مجھ سے پہلے جتنے نبی گذرے ہیں اوسپر یہ بات ضرور تھی کہ جس امر میں وہ اپنی امت کی بھلائی دیکھے اوسکو بتلادے اور جس میں برائی دیکھے اوس سے ڈرادے اور تمہاری یہ امت اوسکی بھلائی شروع میں ہے اور اوسکی آخر میں بلا ہے اور طرح طرح کی باتیں جو بری ہیں ایک فساد ہوگا پھر وہ ہلکا ہو جاویگا کہ دوسرا اوٹھ کھڑا ہوگا جب ایک فساد ہوگا تو مومن کہیگا اب میں ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ مٹ جاویگا سو تم میں سے جو چاہے جہنم سے بچنا اور جنت میں جانا وہ مرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کر کے اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسے وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آویں اور جو کوئی بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اوس کے ہاتھ میں دیوے اور دل سے اوسکے ساتھ اقرار کرے تو پھر اوسکی اطاعت کرے جہانتک ہو سکے اب اگر کوئی اور شخص اوٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا میں نزدیک گیا عبد اللہ بن عمرو کے اور اون سے پوچھا تم نے یہ رسول اللہ صلعم سے سنا ہے اونہوں نے کہا ہاں۔

الحض علی طاعة الامام امام کی اطاعت کا حکم عن یحیی بن حصین قال سمعت جدتی تحدث انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ترجمہ ام الحصین
سے روایت ہے مین نے اپنی دادی سے سنا وہ کہتی ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع مین آپ فرماتے تھے اگر
تمہارے اوپر ایک حبشی غلام حاکم ہو لیکن اللہ کی کتاب کیموافق حکومت کرے تو تم اوسکا حکم سنو اور اطاعت کرو **اَلتَّرْغِيبُ**
فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ امام کے اطاعت کرنیکی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي
فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اطاعت کی میری اوسنے اطاعت
کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری اوسنے نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے اطاعت کی میرے حاکم کی اوسنے اطاعت کی میری اور
جسنے نافرمانی کی میرے کیے ہوے حاکم کی اوسنے نافرمانی کی میری **قَوْلُهُ تَعَالَى** وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اس آیت مین
یہی اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور اولوالامر کی تو اولوالامر سے کیا مراد ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور اولوالامر
کی یہہ آیت عبداللہ بن حذافہ کے حق مین اوتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک ٹکڑیکا سردار بنا کر روانہ
کیا **ف** یہ مجتہدین کے حق مین کیونکہ جسوقت قرآن اوترتا تھا اوسوقت حضرات مجتہدین کا وجود نہ تھا اور مجتہدین کے
زمانہ مین بھی تقلید کا رواج نہ تھا بلکہ چار سو برس بعد ہجرت کی یہہ تقلید جو اب تم ماننے مین الجھے ہو یعنی سب باتون مین
ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا ایجاد ہوئی اولوالامر منکم سے مراد حکام اہل اسلام اور بادشاہ اسلام اور امام ہین اونکی بھی اطاعت
دین مین تک ضرور ہے جبتک وہ قرآن و حدیث کے خلاف نہ کہین جیسے کہ اوپر کے حدیثون مین گزرا پھر بھلا مجتہد کی اطاعت جو
صرف ایک عالم ہے قرآن یا حدیث کے خلاف کیونکر جائز ہوگی **اَلتَّشْدِيدُ** فِي عِصْيَانِ الْإِمَامِ امام کی نافرمانی کی
برائی **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَ
أَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَتَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَ
سُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح کی ہین ایک تو وہ شخص جو خالص اللہ کے رضامندی کیلیے لڑے اور امام کی اطاعت
کرے اور مال کو خدا کے راہ مین خرچ کرے اوسکا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو لڑے لوگون کو دکھلانے
اور نام پیدا کرنے کیلیے اور نافرمانی کرے امام کی اور فساد پھیلاوے ملک مین (یعنی خلاف شرع لوگون پر ظلم کرے جو
یا جنکو مارے غریبون کی مال ناحق لوٹے اونکو ستاوے) تو برابر بھی نہ لوٹے گا (یعنی نہ ثواب نہ عذاب بلکہ اوسکو عذاب ہوگا
ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْإِمَامِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ امام کیلیے کیا باتین ضرور ہین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللہ وعدل
فان لہ بذلک اجرا وان امر بغیرہ فان علیہ وزرا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا امام مثل ڈھال کے ہے جسکی آڑ میں (یعنی اوسکی انتظام اور حمایت میں) لوگ لڑتے ہیں اور اوسکے سبب سے بچتے ہیں آفتوں سے پھر اگر امام
حکم کرے اللہ سے ڈر کر انصاف کیموافق تو اوسکو ثواب ہوگا اور جو اوسکے خلاف حکم کرے تو اوسی پر وبال ہوگا النصیحۃ
للامام امام سے خلوص کہنا یعنی ظاہر اور باطن اوسکے شریک رہنا عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انما الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین
وعامتہم ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کیا ہے خلوص (یعنی سچائی) لوگوں نے
کہا کسکے ساتھ یا رسول اللہ آپنے فرمایا اللہ کے ساتھ (یعنی اوسکی عبادت کرے سچے دل سے اور اوس سے ڈرے سچے دل سے نہ دکھلانے کو) اور
اوسکی کتاب کے ساتھ (یعنی اوسپر عمل کرے) اور اوسکے رسول کے ساتھ مسلمانوں کے امام کے ساتھ سب مسلمانوں کے ساتھ عن
تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال
للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ قالوا لمن
یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مگر اسمیں
تین تین بار آپنے فرمایا دین کیا ہے خلوص عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدین
النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین ولعامتہم ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا بطانۃ الامام امام کی خصلت کا بیان ف بطانہ کے معنی اصل میں یہاں وہ قوت ہے جو انسان
میں رکھی گئی ہے ہر ایک انسان میں دو قوتیں ہیں ایک وہ جو نیکی کیطرف لیجاتی ہے برائی سے روکتی ہے دوسرے وہ جو برائی
کیطرف لیجاتی ہے اور بعضوں نے کہا مراد بطانہ سے فرشتہ اور شیطان ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من وال الا ولہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتنہاہ عن المنکر وبطانۃ
لا تالوہ خبالا فمن وقی شرہا فقد وقی وہو من التی تغلب علیہ منہما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حاکم نہیں ہے مگر اوس میں دو بطانے ہیں (یعنی دو قوتیں ہیں) ایک تو وہ قوت
جو نیک بات کا حکم کرتی ہے اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ قوت جو کمی نہیں کرتی بگاڑنے میں (یعنی برے سے
کام کرنے میں) پھر جو کوئی اوسکی شر سے بچا وہ بچ گیا اور جو قوت اکثر غالب ہوجاتی ہے (یعنی بری کاموں کیطرف بلانیوالی)
عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف من خلیفۃ
الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالخیر وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من

عصم اللہ عزوجل ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا نہ کسی خلیفہ (یعنی حاکم کو) مگر اوسمین دو قوتیں رکھیں ایک وہ جو نیکی کیطرف بلاتی ہے اور دوسری وہ جو برائی کیطرف بلاتی ہے اور اوسکی رغبت دیتی ہے پھر بچا وہ ہے جسکو اللہ بچاوے ف پیغمبروں میں بھی یہ قوت ہوتی ہے جو برائی کیطرف بلاتی ہے مگر خدا اون کی قوت کو مغلوب کردیتا ہے اور وہ نیک قوت کی تابع رہتی ہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہر شخص کیواسطے ایک شیطان ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپکے لیے بھی آپ نے فرمایا ہان مگر اللہ نے اوسکو میرا تابعدار کردیا ہے

عن ابی ایوب انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بعث من نبی ولا کان بعدہ من خلیفۃ الا ولہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتنہاہ عن المنکر وبطانۃ لا تالوہ خبالا فمن وقی بطانۃ السوء فقد وقی ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا گیا نہ کوئی خلیفہ اوسکا ایسا ہوا جس میں دو خصلتیں نہوں ایک تو وہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے بری بات سے منع کرتی ہے دوسری خرابی پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرتی پھر جو کوئی بری خصلت کے شر سے بچا وہ بالکل بچ گیا

وزیر الامام

وزیر کیسا ہونا چاہیے

عن القاسم بن محمد قال سمعت عمتی تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی منکم عملا فاراد اللہ بہ خیرا جعل لہ وزیرا صالحا ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے میں نے اپنی پھوپھی یعنی حضرت عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے حاکم ہو پھر خدا اوسکی بھلائی چاہے تو اوسکو نیک وزیر دیگا (یعنی عقلمند نیک طینت منصف) اگر حاکم کوئی بات بھولجاویگا تو وہ اوسکو یاد دلادیگا اور جو یاد رکھیگا تو اوسکی مدد کریگا (غرض کہ جس بادشاہ کے وزیر عاقل اور ذی علم ہوتے ہیں اوسکی حکومت بھی قائم رہتی ہے اور ترقی ہوتی ہے اور جس بادشاہ کے وزیر اور مصاحب جاہل اور بیوقوف ہوتی ہیں اوسکی حکومت بہت جلد مٹجاتی ہے)

جزاء من امر بمعصیۃ فاطاع

اگر کسی شخص کو حاکم حکم کرے گناہ کرنیکا اور وہ گناہ کرے تو اوسکی سزا

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر علیہم رجلا فاوقد نارا وقال ادخلوہا فاراد ناس ان یدخلوہا وقال الآخرون انا قد فررنا منہا فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للذین ارادوا ان یدخلوہا لو دخلتموہا لم تزالوا فیہا الی یوم القیامۃ وقال للآخرین خیرا وقال ابو موسی فی حدیثہ قولا حسنا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو سردار کیا (عبداللہ بن حذافہ کو) اونہوں نے آگ سلگائی اور حکم کیا لوگون کو اوسکے اندر گھسجانے کا (امتحان کیواسطے کہ یہ میری اطاعت کرتے ہیں یا نہیں) تو بعضون نے قصد کیا اوسمیں گھسنے کا اور بعضے بھاگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے پھر آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون لوگون سے جو گھسنا چاہتے تھے کہ اگر تم گھسجاتے تو قیامت تک اوسی میں رہتے (یعنی آگ کے عذاب میں) اور جو نہیں گھسے اونکو اچھا کہا اور فرمایا اللہ کی نافرمانی

کیواسطے کسی کی طاعت نہیں چاہیے طاعت نیک کام مین کرنا چاہیے ف پھر اگر کوئی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع کام کا حکم دیوے تو پہلے اوسکو سمجھانا چاہیے اگر وہ باز آگیا تو بہتر نہیں تو سب مسلمان ملکر ایسے بادشاہ یا حاکم کو سلطنت اور حکومت سے معزول کرین اور دوسرے شخص کو حاکم یا بادشاہ بناوین جو شرع پر چلے کسلیے کہ مسلمانون کی قوم مین اصل بادشاہت اور حکومت اللہ اور اوسکے رسول ص کی ہے اور جو قاعدے اللہ اور رسول نے قرار دیے مین اوسپر سب کو چلنا ضرور ہے بادشاہ ہو یا وزیر حاکم ہو یا امام سبحان اللہ حدود کی محکوم مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر بادشاہ یا حاکم کے حکم سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے خواہ اوسکو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب گناہ کا حکم ہو تو نہ سنے نہ اطاعت کرے [illegible]

الْوَعِیْدِ لِمَنْ کَانَ اَمِیْنًا عَلَی الظُّلْمِ جو شخص کسی حاکم کی مدد کرے ظلم کرنے مین عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ اِنَّہٗ سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَہُمْ بِکَذِبِہِمْ وَاَعَانَہُمْ عَلٰی ظُلْمِہِمْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْہُ وَلَیْسَ بِوَارِدٍ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ یُصَدِّقْہُمْ بِکَذِبِہِمْ وَلَمْ یُعِنْہُمْ عَلٰی ظُلْمِہِمْ فَہُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَہُوَ وَارِدٌ عَلَیَّ الْحَوْضَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم نو آدمی تھے تو آپنے فرمایا دیکھو میرے بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد سے اور حق کو ناحق کہے) اور ظلم کرنے مین انکی مدد کرے وہ مجھسے کچھ علاقہ نہیں رکھتا نہ مین اوس سے کچھ غرض رکھتا ہون وہ قیامت کے روز میرے حوض پر بھی نہ آویگا اور جو کوئی اون کے جھوٹھ کو سچ نہ کہے (بلکہ جھوٹھ کہے یا خاموش ہو رہے) اور ظلم کرنے مین اونکی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور مین اوسکا ہون اور وہ میرے حوض پر آویگا مَنْ لَّمْ یَکُنْ

اَمِیْنًا عَلَی الظُّلْمِ جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم کرنے مین اوسکا ثواب عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَیْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا ہَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّہٗ سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَیْہِمْ فَصَدَّقَہُمْ بِکَذِبِہِمْ وَاَعَانَہُمْ عَلٰی ظُلْمِہِمْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْہُ وَلَیْسَ یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ یَدْخُلْ عَلَیْہِمْ وَلَمْ یُصَدِّقْہُمْ بِکَذِبِہِمْ وَلَمْ یُعِنْہُمْ عَلٰی ظُلْمِہِمْ فَہُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے پانچ ایک قسم کے اور چار ایک قسم کے یعنی عرب اور عجم (یعنی سوا عرب کے اور ملک کے رہنیوالے اب معلوم نہیں پانچ کون سے تھے اور چار کونسے تھے) آپنے فرمایا سنو سنا تم نے میرے بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کے پاس جاوے پھر اون کے جھوٹھ کو سچ کہے اور ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا نہیں مین اوسکا نہین نہ وہ میرے حوض پر آویگا اور جو اون کے پاس نہ جاوے نہ اون کے جھوٹھ کو سچ کہے نہ ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا ہے مین اوسکا ہون وہ میرے حوض پر آویگا فَضْلُ مَنْ تَکَلَّمَ بِالْحَقِّ

عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ کوئی ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنے اوسکی فضیلت عن طارق بن شہاب اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ کَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ترجمہ طارق بن شہاب
سی روایت ہی ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور آپ اپنا پاؤن رکاب مین رکھ چکے تھے کونسا جہاد افضل
ہی آپنے فرمایا حق بات کہنا ظالم حاکم کے سامنے (یہ جہاد سی بھی بڑھ کر ہی کیونکہ جہاد مین موت کا یقین نہین اور اسمین تقریباً
ہی موت کا) ثواب من وفی بما بایع علیہ جو شخص اپنی بیعت کو پورا کرے اوسکا ثواب عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا
تَزْنُوْا وَقَرَاَ عَلَیْهِمُ الْاٰیَةَ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَهُوَ
اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے ایک مجلس مین آپنے فرمایا بیعت کرو مجھ سی اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کروگے زنا نہ کروگے اخیر آیت تک (جو اوپر
گزر چکی) پھر جو کوئی تم مین سی پورا کرے اپنی بیعت کو اوسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان کامون سے کچھ کر بیٹھے پھر اللہ اوسکو ڈھانپ لے تو اوسکا حال اللہ پر ہے چاہے عذاب دیوے
چاہے بخشدیوے ما یکرہ من الحرص علی الامارة حکومت کی خواہش بری ہی عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَکُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ
وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتے ہو حکومت کی حالانکہ انجام
اوسکا ندامت اور حسرت ہی کیونکہ حکومت ملتی وقت اچھا معلوم ہوتا ہی اور جاتی وقت رنج ہوتا ہی (جس لذت کا انجام رنج ہو
تو اوسکی خواہش کرنا عقلمندی کے خلاف ہی) آخر کتاب البیعة بیعت کی کتاب تمام ہوئی کتاب العقیقة

عقیقہ کی کتاب ف عقیقہ اون بالون کو کہتے ہین جو بچے کے سر پر ہوتے ہین جب پیدا ہوتا ہی پھر اوس جانور کو کہنے لگے جو
ساتوین دن پیدایش کے کاٹا جاتا ہی کیونکہ وہ اون بالون کے مونڈتی وقت کاٹا جاتا ہی عن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ
عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَةِ فَقَالَ لَا یُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعُقُوْقَ وَکَاَنَّهٗ
کَرِهَ الْاِسْمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسْاَلُکَ عَنْ اَحَدِنَا یُوْلَدُ لَهٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْسُکَ عَنْ
وَلَدِهٖ فَلْیَنْسُکْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافَاَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ قَالَ دَاؤُدُ سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ
اَسْلَمَ عَنِ الْمُکَافَاَتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشَبَّهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِیْعًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی روایت ہی کسی نے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی عقیقہ کو آپنے فرمایا اللہ عقوق کو پسند نہین کرتا (عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہی عقوق
کہتے ہین ماں باپ کی نافرمانی کو) گویا آپنے اس نام کو برا جانا وہ بولا یا رسول اللہ ہم آپ سے پوچھتے ہین اوس عقیقہ کو جو بچے کیطرف سے
کرتے ہین آپنے فرمایا جو شخص چاہے قربانی کرنا اپنے بچے کیطرف سی تو کرے لڑکے کیطرف سی دو بکریان برابر والی اور لڑکی کیطرف
سے ایک بکری داؤد نے کہا مین نے زید بن اسلم سی پوچھا برابر والی سی کیا مراد ہی اونہون نے کہا ملتی جلتی صورت مین دونون

ساکتہ ہی کا تی جاوین (بعضون نے کہا یہ ہون نہین) عن بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق
عن الحسن والحسين ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
کیطرفسے) العقيقة عن الغلام لڑکے کیطرفسے عقیقہ کرنا عن سلمان بن عامر الضبي ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال في الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى ترجمہ سلمان بن عامر ضبی
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے تو قربانی کرو اسکیطرفسے اور دور کرو اس سے
بالونکو عن ام كرز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الغلام شاتان مكافاتان وفي الجارية شاة
ترجمہ ام کرز سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریان ہین برابر والی اور لڑکی کے
لیے ایک بکری العقيقة عن الجارية لڑکی کیطرفسے عقیقہ کرنا عن ام كرز ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال عن الغلام شاتان مكافاتان وعن الجارية شاة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا كم يعق عن الجارية
لڑکی کیطرفسے کتنی بکریان چاہیین عن ام كرز قالت اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بالحديبية اساله عن
لحوم الهدي فسمعته يقول على الغلام شاتان وعلى الجارية شاة لا يضركم ذكرانا كن او اناثا ترجمہ
ام کرز سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی حدیبیہ مین ہدی کے گوشت کو پوچھنے کو مین نے سنا آپ فرماتے تھے
لڑکے پر دو بکریان ہین (یعنی عقیقہ کی) اور لڑکی پر ایک بکری نر ہون یا مادہ کچھ قباحت نہین عن ام كرز ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة لا يضركم ذكرانا كن او اناثا ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عن ابن عباس قال عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن والحسين رض بكبشين كبشين ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور حسین کا دو دو مینڈھون سے متى يعق عقیقہ کس
دن کرنا چاہیے عن سمرة بن جندب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهين بعقيقته تذبح
عنه يوم سابعه ويحلق راسه ويسمى ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر لڑکا گروی ہے اپنے عقیقے کے بدلے (جیسے گروی چیز کا چھڑانا ضرور ہے اسیطرح لڑکے کو بھی عقیقہ کرکے چھڑانا چاہیے خطابی
نے کہا اس حدیث مین لوگون نے بہت گفتگو کی ہے اور سب سے بہتر امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ یہ شفاعت کے باب مین ہے یعنی
اگر کوئی اپنے بچے کا عقیقہ نہ کرے اور وہ بچپنے مین مرجاوے تو اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کریگا زہر الربی) قربانی کیجاوے
اسکیطرفسے ساتوین روز اور سر مونڈا جاوے اور نام رکھا جاوے) عن حبيب بن الشهيد قال لي محمد بن سيرين
سل الحسن ممن سمع حديثه في العقيقة فسالته عن ذلك فقال سمعته من سمرة ترجمہ حبیب بن شہید سے مجھ
سے ابن سیرین نے کہا تم حسن سے پوچھو عقیقے کی حدیث انہون نے کس سے سنی ہے پوچھا انہون نے کہا مین نے سمرہ سے سنی ہے اور اس سے معلوم
ہوا کہ حسن نے سمرہ کو دیکھا ہے اور ان سے سنا ہے) كتاب الفرع والعتيرة کتاب فرع اور عتیرہ کی

(فرع اوس بچہ کو کہتے ہین جو پہلے پہل اونٹنی جنے جاہلیت کی زمانہ مین اوسکو بتون کی لیے کاٹتے اور بعضون نے کہا جب کسی کی سو
اونٹ پوری ہو جاتی تو وہ ایک اونٹ اپنی بت کے لیے کاٹتا اوسکو فرع کہتے اور عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینے مین کاٹتے بتون کی لیے
ابتدائی اسلام مین مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کرتے مگر خدا کی لیے پھر ممانعت ہوئی تاکہ جاہلیت کی مشابہت نہو) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فرع
اور عتیرہ کچھ نہین ہے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَةِ وَقَالَ
الْاٰخَرُ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا فرع اور عتیرہ سے عَنْ مِخْنَفِ بْنِ
سُلَیْمٍ قَالَ کُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰی اَهْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ
عَامٍ اُضْحِیَةً وَعَتِیْرَةً قَالَ مُعَاذٌ کَانَ ابْنُ عَوْنٍ یَعْتِرُ اَبْصَرَتْهُ عَیْنِیْ فِیْ رَجَبٍ ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات مین آپنے فرمایا ای لوگو ہر ایک گھر والون پر سال مین ایک قربانی ہے (دین
دیجیے) کو اور ایک عتیرہ ہے (یعنی رجب مین ایک بکری) معاذ نے کہا ابن عون عتیرہ کرتے تھے رجب مین مین نی اپنی آنکھ سے دیکھا ہے
عَنْ شُعَیْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَزَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْفَرَعُ قَالَ حَقٌّ فَاِنْ تَرَکْتَهُ حَتّٰی یَکُوْنَ بَکْرًا فَتَحْمِلَ عَلَیْهِ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ تُعْطِیَهُ اَرْمَلَةً خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ فَیَلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ فَتُکْفِئَ اِنَاءَكَ وَتُوَلِّهَ نَاقَتَكَ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْعَتِیْرَةُ قَالَ الْعَتِیْرَةُ حَقٌّ ترجمہ شعیب بن محمد اور زید بن اسلم سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فرع کیا ہے
آپنے فرمایا حق ہے (اگر خدا کی لیے کیجاوے) پھر اگر تو فرع کے جانور کو چھوڑ دے یہانتک کہ وہ جوان ہو جاوے اور تو خدا کی راہ مین اوسکو دیوے
(یعنی جہاد مین) یا مسکین بیوہ کو تو بہتر ہے اوسکی کاٹنے سے کیونکہ اوسکی کاٹنے سے ان کا گوشت پوست سے لگ جاویگا (یعنی دبلی ہوگی)
پھر تو اوندھا کر رکھدیگا دودھ کے برتن کو (اسلیے کہ دودھ دینا موقوف ہو جاویگا) اور ماں دیوانی ہو جاویگی (رنج سے) لوگون نے
کہا یا رسول اللہ پھر عتیرہ کیا ہے آپنی فرمایا وہ بھی حق ہے عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَاَتَیْتُهُ مِنْ اَحَدِ شِقَّیْهِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اسْتَغْفِرْ
لِیْ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَکُمْ ثُمَّ اَتَیْتُهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ اَرْجُوْ اَنْ یَخُصَّنِیْ دُوْنَهُمْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِیْ
فَقَالَ بِیَدَیْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ
وَمَنْ شَاءَ لَمْ یَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ یُفَرِّعْ فِی الْغَنَمِ اُضْحِیَتُهَا وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ اِلَّا وَاحِدَةً ترجمہ
حارث بن عمرو سے روایت ہے ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین آپ اونٹنی پر سوار تھے جو عضبا تھی (یعنی کان چیری
ہوئی یا چھوٹے ہاتھ والی) مین ایک طرف سے گیا اور کہا یا رسول اللہ قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے میرے لیے دعا کیجیے مغفرت کی آپنے
فرمایا اللہ تم سب کو بخشے پھر مین دوسری طرف سے گیا اس خیال سے کہ شاید آپ خاص میرے لیے دعا کرین مینے کہا یا رسول اللہ میرے لیے دعا
کیجیے آپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا اور فرمایا خدا تم سب کو بخشے پھر ایک شخص بولا یا رسول اللہ عتیرہ اور فرع مین آپ کیا فرماتے

ہین آپنے فرمایا جبکا جی چاہے کہ سے جسکا جی چاہے نہ کرے بکریون مین صرف قربانی ردسوین ذیحجہ) کو ضرور ہی اور سب انگلیان آپنے
بند کرلین سوا ایک انگلی کے) عَنْ جَدِّهِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . وَأُمِّي اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ

ثُمَّ اسْتَدَرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

تَفْسِيرُ الْعَتِيرَةِ عتیرہ کا بیان

عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا
كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ مین عتیرہ کرتی تھے
آپنے فرمایا جس مہینے مین چاہو ذبح کرو اللہ کے لیے اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھلاؤ مسکینون کو اللہ کے لیے عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ
وَهُوَ بِمِنًى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
اذْبَحُوا فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ
تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے آواز دی منا مین
کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ مین عتیرہ کرتی تھے رجب مین پھر آپ کیا حکم کرتے ہین ہمکو آپنے فرمایا ذبح کرو جس مہینے مین
چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھانا کھلاؤ وہ بولا ہم فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو آپنے فرمایا چرنے والے
جانورون مین فرع ہے لیکن تم اوسکو کھلانے دو اوسکی ماں کو یعنی دودھ پلانے اور چرنے دو اوسکی ماں کے ساتھ جب بڑا
ہو جاوے لادنے کے موافق تو ذبح کرو اور اوسکا گوشت بانٹ دو عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ كَيْمَا تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوا
وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا وَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوهُ غَنَمُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ
ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص تھا ہذیل مین سے (جو ایک قبیلہ کا نام ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مین نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت رکھنے سے تین روز سے زیادہ اس لیے کہ تم کو پورا ہو (یعنی اوس وقت لوگ محتاج
تھے تو مینے منع کر دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو بلکہ کھالو یا خیرات کر دو کہ سب محتاجون کو ملے اور کوئی بھوکا
نہ رہے) لیکن اب اللہ تعالی نے مالدار کر دیا (لوگون کو) تو کھاؤ اور خیرات دو اور رکھ چھوڑو اور یہ دن (یعنی ١٠-١١-١٢-
١٣ ذیحجہ) کھانے اور پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے ہین ایک شخص بولا ہم جاہلیت کے زمانے مین عتیرہ کیا کرتی تھے رجب مین
اب آپ کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے مین چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھانا کھلاؤ مسکینون کو

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانے میں فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپنے فرمایا بکریوں میں فرع کر
لیکن کھلائی دے اوسکی ان کو جب وہ تیار ہوجاوے تو کاٹ اور خیرات دے گوشت مسافر کو یہ بہتر ہے **تفسیر الفرع** فرع کا
بیان **عن** نبیشۃ قال نادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال انا کنا نعتر عتیرۃ یعنی فی الجاهلیۃ
فی رجب فما تامرنا فقال اذبحوها فی ای شهر کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی
الجاهلیۃ قال فی کل سائمۃ فرع حتی اذا استحمل ذبحته وتصدقت بلحمه فان ذلک هو خیر ترجمہ نبیشہ سے
روایت ہے وہی جو اوپر گزری **عن** نبیشۃ الهذلی قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاهلیۃ فما تامرنا
قال اذبحوا للہ عز وجل فی ای شهر ما کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے جاہلیت میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں ہمکو آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے میں ہو سکے اور نیکی کرو
اسکے لیے اور کھلاؤ **عن** ابی رزین لقیط بن عامر العقیلی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا نذبح ذبائح فی
الجاهلیۃ فی رجب فناکل ونطعم من جاءنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس به قال وکیع بن
عدس فلا ادعه ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانے میں جانور ذبح کرتے تھے رجب میں پھر ہم کھاتے
تھے جو آتا تھا اوسکو کھلاتے تھے آپنے فرمایا کچھ قباحت نہیں وکیع نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے میں اوسکو نہیں چھوڑتا یعنی رجب کے
قربانی کو **جلود المیتۃ** مردار کی کہال کا بیان **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شاۃ میتۃ ملقاۃ
فقال لمن هذه فقالوا لمیمونۃ فقال ما علیها لو انتفعت باهابها قالوا انها میتۃ فقال انما حرم اللہ عز وجل
اکلها ترجمہ میمونہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو پڑی تھی آپنے فرمایا یہ کسکی ہے لوگوں نے کہا
میمونہ کی آپنے فرمایا اوسپر کچھ گناہ نہ تھا کاش وہ اسکی کہال سے فائدہ اٹھاتی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مردار ہے آپنے فرمایا اللہ تعالی نے صرف
مردار کا کھانا حرام کیا ہے (نہ اوسکی کہال کا بلکہ اوسکی کہال سے فائدہ اٹھانا) **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بشاۃ میتۃ کان اعطاها مولاۃ لمیمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال هلا انتفعتم بجلدها قالوا یا
رسول اللہ انها میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما حرم اکلها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مری ہوئی بکری پر جو آپنے دی تھی میمونہ زوجہ کی لونڈی کو آپنے فرمایا تم نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا
اسکی کہال سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مردار ہوگئی آپنے فرمایا فقط مردار کا کھانا حرام ہے **عن** ابن عباس قال ابصر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ میتۃ لمولاۃ لمیمونۃ وکانت من الصدقۃ فقال لو نزعوا جلدها فانتفعوا به
قالوا انها میتۃ قال انما حرم اکلها ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ بکری صدقے کی تھی آپنے فرمایا کاش کہ
کہال اوسکی اوتار لیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے **عن** میمونۃ ان شاۃ ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا دبغتم اهابها
فاستمتعتم به ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ایک بکری مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسکی کہال پر دباغت کیوں نہ

نہیں ہے اور فائدہ کچھ نہیں اٹھایا عن ابن عباس قال مرّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ لمیمونۃ میتۃ فقال الا اخذتم
اِهابها فدبغتم فانتفعتم به ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مردار بکری پر جو ام المومنین میمونہ
کی تھی آپنے فرمایا تمنے اسکی کہال کیوں نہ لی دباغت کرکے کام میں لاتے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ علی شاۃ
میتۃ فقال الا انتفعتم باهابها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے گزرے آپ ایک مری ہوئی بکری پر آپنے فرمایا تمنے اسکی کہال سے فائدہ
کیوں نہیں لیا عن سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت شاۃ لنا فدبغنا مسکها فما زلنا ننبذ
فیها حتی صارت شنًّا ترجمہ ام المومنین سودہ سے روایت ہے ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اسکی کہال کو دباغت کیا پھر اسمیں
نبیذ بناتے تھے یہانتک کہ وہ پرانی مشک ہوگئی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اهاب دبغ
فقد طهر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کہال پر دباغت کیجاوے وہ پاک ہو گئی عن
ابن وعلۃ انه سأل ابن عباس فقال انا نغزو هذه المغرب وانهم اهل وثن ولهم قرب یکون فیها اللبن والماء
فقال ابن عباس الدباغ طهور قال ابن وعلۃ عن رأیک او شیء سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن وعلہ نے ابن عباس سے پوچھا کہ ہم جہاد کو جاتے ہیں مغرب کے ملک میں اور
وہاں کے لوگ بت پرست ہیں انکی مشکیں ہوتی ہیں پانی کی اور دودھ کی تو ان میں سے پانی یا دودھ کا استعمال درست ہے یا نہیں
انہوں نے کہا جس چمڑے پر دباغت ہو جاوے وہ پاک ہے میں نے کہا یہ تم اپنی عقل سے کہتے ہو یا رسول اللہ صلعم سے سنا ہے انہوں
نے کہا نہیں رسول اللہ صلعم سے سنا ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرکوں سے پانی یا دودھ یا اور پتلی چیزیں لینا درست ہیں
بشرطیکہ ان میں کوئی نجاست نہ ہو عن سلمۃ بن المحبق ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک دعا بماء
من عند امرأۃ قالت ما عندی الا فی قربۃ لی میتۃ قال الیس قد دبغتها قالت بلی قال فان دباغها ذکاتها
ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہے تبوک کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا ایک عورت کے پاس سے وہ بولی میرے
پاس تو مردار جانور کی مشک میں ہے آپنے فرمایا تو نے دباغت کی تھی وہ بولی ہاں آپنے فرمایا تو پھر دباغت سے پاک ہوگئی عن
عائشۃ قالت سئل النبی صلی اللہ علیه وسلم عن جلود المیتۃ فقال دباغها طهورها ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مردار کی کہال کو آپنے فرمایا دباغت کرنے سے پاک ہو جاتی ہے عن عائشۃ
قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود المیتۃ فقال دباغها ذکاتها عن عائشۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکاۃ المیتۃ دباغها عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکاۃ
المیتۃ دباغها ترجمہ ان سب روایتوں کا یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی پاکی اسکو دباغت کرنا ہے

باب ما یدبغ به جلود المیتۃ

مردار کی کہال کس چیز سے دباغت کیجاوے عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه مر برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لهم مثل الحمار فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو

لَهُمْ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ ترجمہ ام المومنین میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش کے کچھ لوگ نکلے ایک بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹتے ہوئے آپ نے فرمایا کاش تم اسکی کھال
نکال لیتے انہوں نے کہا یہ مردار ہے آپ نے فرمایا پاک کر دیتا ہے اوسکو پانی اور قرظ (وہ ایک گھانس ہے یا چھال جس سے چمڑا صاف کرتی ہیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ
الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لکھا تھا وہ ہمیں سنایا گیا
میں جوان لڑکا تھا مت نفع اوٹھاؤ مردے کی کھال یا پٹھے سے (یعنی دباغت سے پہلے تاکہ موافق ہو اون حدیثوں کے جو اوپر گزریں) عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ
عبد اللہ بن عکیم سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو لکھا مت فائدہ اوٹھاؤ مردے کی کھال یا پٹھے سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ

قَالَ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جُهَيْنَةَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ عبد اللہ
بن عکیم نے کہا رسول اللہ صلعم نے جہینہ کے لوگوں کو لکھا مت فائدہ اوٹھاؤ مردے کی کھال یا پٹھے سے امام نسائی نے کہا مردار کی کھال
میں جب اوسپر دباغت ہو جاوے سب حدیثوں سے زیادہ صحیح زہری کی روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اونہوں نے ابن عباس سے اونہوں نے
میمونہ سے جو سب سے پہلے گزری اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور
علما کا لیکن بعض اہل حدیث کے نزدیک پاک نہیں ہوتی عبد اللہ بن عکیم کی روایت کے موافق مگر عبد اللہ بن عکیم کی روایت
ضعیف ہے اوسکی سند اور متن دونوں میں اضطراب ہے اور اوسکی صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے

الرخصۃ فی الاستمتاع بجلود المیتۃ اذا دبغت

مردار کی کھال پر جب دباغت ہو جاوے تو اوس سے فائدہ اوٹھانیکی اجازت

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مردار کی کھال سے فائدہ اوٹھانیکا جب وہ دباغت ہو جاوے

النہی عن الانتفاع بجلود السباع

درندوں کی کھالوں سے فائدہ اوٹھانے کی ممانعت

عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منع کیا درندوں کی کھالوں سے (یعنی اون کے پہننے اور بچھانے سے)

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ وَمَيَاثِرِ النُّمُوْرِ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتوں کی کھالوں کے چارجاموں سے

عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِ يْكَرِبَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ
وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ خالد سے روایت ہے مقدام بن معدیکرب معاویہ کے پاس آئے اور کہا میں قسم دیتا ہوں تمکو اللہ
کی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے درندوں کی کھالیں پہننے سے اور اون پر سواری کرنے سے انہوں نے کہا ہاں

النہی عن الانتفاع بشحوم المیتة مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عام الفتح وھو بمکة یقول ان اللہ عز وجل حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یا
رسول اللہ ارایت شحوم المیتة فانہ یطلی بہا السفن ویدھن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا ھو
حرام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک قاتل اللہ الیہود ان اللہ عز وجل لما حرم علیہم الشحوم
جملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے سنا جس سال
کہ فتح ہوا اور آپ مکے میں تھے فرماتے تھے اللہ عز و جل نے حرام کیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کے بیچنے کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
مردار کی چربی تو کام میں آتی ہے کشتیوں پر لگاتے ہیں کھالوں پر ملتے ہیں رات کو روشنی کرتے ہیں آپنے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا
تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اللہ نے چربی ان پر حرام کی تو اوسکو گلایا پھر بیچا اور اوسکی قیمت کھائی **النہی عن الانتفاع**
بما حرم اللہ عز وجل حرام چیز سے نفع اٹھانے کی ممانعت عن ابن عباس قال بلغ عمر ان سمرة باع خمرا قال قاتل اللہ
سمرة الم یعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوھا
قال سفیان یعنی اذابوھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر کو خبر پہنچی کہ سمرہ نے شراب بیچا اونہوں نے کہا تباہ کرے
اللہ سمرہ کو اوسنے نہیں جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اونپر چربی حرام ہوئی تو اوسکو گلا
ڈالا اور تیل اوسکا بیچا) **باب الفارة تقع فی السمن** چوہا گھی میں گرجاوے تو کیا کریں عن میمونة ان فارة
وقعت فی سمن فماتت فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال القوھا وما حولھا وکلوہ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے
ایک چوہا گر پڑا گھی میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا نکال ڈالو چوہے کو اور جسقدر گھی اوسکے آس پاس ہے اور کھاؤ
باقی گھی کو (کیونکہ گھی جب جما ہوا ہے تو چوہے کی تاثیر ساری گھی میں نہ پہونچیگی) عن میمونة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن فارة وقعت فی سمن جامد فقال خذوھا وما حولھا فالقوہ ترجمہ اس روایت میں یہ ہے گھی جما ہوا
تھا آپنے فرمایا چوہا اور جو اوسکے پاس گھی ہے نکالکر پھینک دو عن میمونة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الفارة
تقع فی السمن فقال ان کان جامدا فالقوھا وما حولھا وان کان مائعا فلا تقربوہ ترجمہ اس روایت میں یہ ہے
کہ آپنے فرمایا اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہا اور جو اوسکے آس پاس کا گھی ہے نکالکر پھینک دو اور جو پتلا گھی ہے تو اوسکے نزدیک نہ جاؤ (یعنی سب گھی
خراب ہو گیا کھانے کے قابل نہ رہا اب اوسکو چراغ میں جلاؤ) عن ابن عباس یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بعنز میتة
فقال ما کان علی اھل ھذہ الشاة لو انتفعوا باھابھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مردار بکری پر گزرے تو فرمایا کیا ہوتا اگر اسکے گھر والے اوسکی کھال نکال لیتے پھر اوس سے فائدہ اٹھاتے **الذباب**
یقع فی الاناء مکھی اگر برتن میں گر جاوے عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب
فی اناء احدکم فلیمقلہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں

کبھی کھا جاوے تو اوسکو بھی طرح ڈبو دیوے (اسلیے کہ اوسکی ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے بازو میں شفا ہے (بخاری) آخر کتاب العقیقة
والفرع والعتیرة تمام ہوئی کتاب فرع اور عتیرہ کی کتاب عقیقہ کی **كتاب الصيد والذبائح** کتاب شکار اور ذبح کیے ہوے
جانور جو ذبح کیا جاوے کے احکام **الامر بالتسمية عند الصيد** شکار کیوقت بسم اللہ کہنا عن عدي بن حاتم انه سأل
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد فقال اذا ارسلت كلبك فاذكر اسم الله عليه فان ادركته لم يقتل
فاذبح واذكر اسم الله عليه وان ادركته قد قتل ولم يأكل فكل فقد امسكه عليك فان وجدته قد اكل منه فلا
تطعم منه شيئا فانما امسك على نفسه وان خالط كلبك كلابا فقتلن فلم يأكلن فلا تأكل منه شيئا فانك لا
تدري ايها قتل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنے کتے کو شکار پر چھوڑے تو بسم اللہ
کہہ پھر اگر تو شکار کو زندہ پاوے تو اوسکو ذبح کر بسم اللہ کہکے اور جو کتا مار ڈالے اوسکو لیکن اوسمیں سے کہاوے نہیں تو کہا اوسکو کیونکہ اوس
نے پکڑ تیرے لیے اور جو کہا لیوے اوسمیں سے تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیے (جب تو اوسمیں سے کہا گیا اور دوسرے یہ کہ وہ کتا
معلوم ہوا تعلیم یافتہ نہیں ہے پھر اوسکا شکار کیونکر درست ہوگا) اور اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے بھی شریک ہوگئے (جنکی مالکون نے بسم اللہ
کہکے نہیں چھوڑا مثلاً کافرون کے کتے تھے) تو مت کہا شکار میں سے اسلیے کہ معلوم نہیں کس کتے نے اسکو مارا **النهي عن اكل**
ما لم يذكر اسم الله عليه جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اوسکے کہانیکی ممانعت عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما اصبت بحده فكل وما اصبت بعرضه فهو وقيذ وسألته عن الكلب فقال
اذا ارسلت كلبك فاخذ ولم يأكل فكل فان اخذه ذكاته وان كان مع كلبك كلب آخر فخشيت ان يكون
اخذ معه فقتل فلا تأكل فانك انما سميت على كلبك ولم تسم على غيره ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا میں نے رسول اللہ
صلعم سے پوچھا معراض کے شکار کو (معراض وہ تیر ہے جسمیں پر نہیں ہیں اور پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوکدار چھلی ہوئی اور بعضون نے
کہا معراض وہ لکڑی ہے بہاری جسمیں دونوں طرف نوک یا ایک طرف لوہا لگا ہوا ہو اوسکو پھینک کر مارتے ہیں کبھی نوک پڑتی
ہے جانور مرتا اور کبھی آڑی لکڑی پڑتی ہے جسکی مار سے جانور مر جاتا ہے) تو آپنے فرمایا اگر نوک لگی (جانور پر) تو کہا اور جو آڑی لکڑی
پڑی تو وہ موقوذہ ہے (جو قرآن میں حرام کیا گیا یعنی وہ جانور جو بوجھل چیز سے مارا جاوے جیسے پتھر یا لاٹھی سے) پھر میں نے کتے کے شکار کو
پوچھا آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اور وہ شکار کو پکڑ لیوے لیکن اوسمیں سے کہاوے نہیں تو کہا اوسکو کیونکہ اوسکا پکڑ لینا ہی
گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تیرے کتے کے ساتھ اور کتے ہوں پھر تجھے ڈر ہو کہ شاید دوسرے کتے نے بھی پکڑا ہو تو مت کہا اوسکو اس
لیے کہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ اور کتوں پر **صيد الكلب المعلم** سدہے ہوئے (تعلیم یافتہ) کتے کا شکار عن
عدي بن حاتم انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اذا ارسل الكلب المعلم فما اخذ فقال اذا ارسلت كلبك
المعلم وذكرت اسم الله عليه فاخذ فكل قلت وان قتل قال وان قتل قلت ارمي بالمعراض قال اذا اصاب بحده
فكل واذا اصاب بعرضه فلا تأكل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں

پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے آپنے فرمایا جب تو شکاری کتا (سدھا ہوا) اسد کا نام لیکر چھوڑے پھر وہ جانور پکڑ لے تو کہا اوسکو میں نے کہا میں
معراض پھینکتا ہوں آپنے فرمایا اگر نوک لگ کر گھسے تو کہا اور جو آڑا پڑے تو مت کہا صَیْدُ الْکَلْبِ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ جو کتا شکاری
نہیں ہے اوسکا شکار عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا بِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَاَصِیْدُ بِکَلْبِیَ
الْمُعَلَّمِ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِقَوْسِکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَکُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَاذْکُرِ
اسْمَ اللّٰہِ وَکُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِکَلْبِکَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَہٗ فَکُلْ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی نے کہا یا رسول اللہ میں ایسے ملک میں ہوں جہاں شکار
بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اوس کتے سے بھی جو شکاری نہیں ہے آپنے فرمایا جو تیر سے مارے اسد کا
نام لیکر اوسکو کہا اور جو شکاری کتے نے مارے اسد کا نام لیکر وہ بھی کہا اور جو اوس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ
ہاتھ آوے اور ذبح کر لے تو کہا اور جو مرا ہوا ہاتھ آوے تو وہ حرام ہے اِذَا اَکَلَ الْکَلْبُ اگر کتا شکار کو کہا ڈالے عَنْ عَدِیِّ
بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُرْسِلُ کِلَابِیَ الْمُعَلَّمَةَ فَیُمْسِکْنَ عَلَیَّ فَاٰکُلُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَةَ فَاَ
مْسَکْنَ عَلَیْکَ فَکُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ یَشْرَکْہُنَّ کَلْبٌ مِّنْ سِوَاہُنَّ قُلْتُ اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ
فَیَخْزِقُ قَالَ اِنْ خَزَقَ فَکُلْ وَاِنْ اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں سکھلائے ہوئے یعنی
شکاری کتوں کو اپنے چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتے ہیں تو کہاتا ہوں اوسکو آپنے فرمایا جب تو شکاری کتوں کو چھوڑے پھر وہ شکار
پکڑیں تو کہا میں نے کہا اگر وہ مار ڈالیں جانور کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں مگر یہ ضرور ہے کہ اور کوئی کتا اونکے ساتھ شریک نہ
ہو گیا ہو میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں پھر وہ گھس جاتا ہے (نوک سے) آپنے فرمایا اگر گھس جاوے تو کہا اور جو آڑا پڑے
تو مت کہا اِذَا وَجَدَ مَعَ کَلْبِہٖ کَلْبًا لَمْ یُسَمِّ عَلَیْہِ اگر اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتا ملجاوے جو بسم اللہ کہکر نہ چھوڑا گیا ہو عَنْ
عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ فَخَالَطَتْہُ اَکْلُبٌ
لَمْ یُسَمِّ عَلَیْہَا فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّہَا قَتَلَہٗ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے
فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اوس کے ساتھ اور کتے ملجاویں جو بسم اسد کہکے نہیں چھوڑے گئے تھے تو مت کہا شکار کو کیونکہ معلوم
نہیں کس کتے نے مارا اوسکو اِذَا وَجَدَ مَعَ کَلْبِہٖ کَلْبًا غَیْرَہٗ جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاوے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَسَمَّیْتَ فَکُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ کَلْبًا
اٰخَرَ مَعَ کَلْبِکَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم سے پوچھا کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے بسم اسد کہکر تو کہا اور جو تو دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاوے
تو مت کہا اس لیے کہ تو نے بسم اسد کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَکَانَ لَنَا جَارًا وَّدَخِیْلًا وَّ
رَبِیْطًا بِالنَّہْرَیْنِ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ کَلْبِیْ فَاَجِدُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا قَدْ اَخَذَ لَا اَدْرِیْ
اَیُّہُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے

م اگر پھر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں سے کہا م

کہا وہ ہمارا ہمسایہ تھا اور ہمارے پاس آتا تھا اور دنیا کو چھوڑ دیا تھا خیبر میں جو ایک شہر کا نام ہے (جاتا) اونہوں نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں شکار پر پھر اوسکے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کس نے پکڑا شکار کو آپنے فرمایا مت کہا
اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر عن عدي عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك ترجمہ عدی سے
دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت أرسل كلبي قال
إذا أرسلت كلبك فسميت فكل وإن أكل منه فلا تأكل فإنما أمسك على نفسه وإذا أرسلت كلبك فوجدت
معه غيره فلا تأكل فإنك إنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے بسم اللہ کہکر تو کہا اوسکے شکار کو اور جو کتا اوسکا
میں سے کچھ کہا لیوے تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیے (نہ تیرے لیے ورنہ کیوں کہاتا) اور جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اوس کے
ساتھ دوسرا کتا پاوے تو مت کہا اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر عن عدي بن حاتم قال سألت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت أرسل كلبي فأجد مع كلبي كلبا آخر لا أدري أيهما أخذ قال لا تأكل
فإنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں
اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر اوسکے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اور معلوم نہیں ہوتا کس نے شکار پکڑا آپنے فرمایا مت کہا اوسکو اس لیے کہ تو
نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر

الكلب يأكل من الصيد (کتا شکار میں سے کچھ کہا لیوے)

عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما أصاب بحده فكل وما أصاب
بعرضه فهو وقيذ قال فسألته عن كلب الصيد فقال إذا أرسلت كلبك وذكرت اسم الله عليه فكل قلت وإن
قتل قال وإن قتل فإن أكل منه فلا تأكل وإن وجدت مع كلبك كلبا غير كلبك وقد قتله فلا تأكل فإنك
إنما ذكرت اسم الله عز وجل على كلبك ولم تذكر على غيره ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا
معراض کے شکار کو آپنے فرمایا اگر نوک سے مارے تو کہا اور جو آڑا پڑے تو وہ موقوذہ ہے (یعنی حرام ہے) پھر میں نے پوچھا شکاری کتے کو
آپنے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر تو کہا میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے شکار کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالے البتہ اگر اوس میں سے
کہا لے تو مت کہا اوسکو اور جو تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور اوس نے مار ڈالا ہو شکار کو تو مت کہا اوسکو (اور جو زندہ ہو تو
ذبح کر کے کہا سکتے ہیں) اسلیے تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا تہا نہ دوسرے کتے پر عن عدي بن حاتم الطائي أنه سأل رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد قال إذا أرسلت كلبك فذكرت اسم الله عليه فقتل ولم يأكل فكل وإن أكل
منه فلا تأكل فإنما أمسكه عليه ولم يمسك عليك ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اوس میں سے کہا وے نہیں تو کہا اوسکو اور جو
کہا لے تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیے نہ تیرے واسطے)

الأمر بقتل الكلاب (کتوں کو مارنیکا حکم)

عن ميمونة أن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم قال ان جبرئیل عم لکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ لیامر بقتل الکلب الصغیر ترجمہ ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل عم نے کہا ہم (یعنی فرشتہ رحمت کی) نہین گھستے اوس کوٹھری مین جہان کتا یا مورت ہو پھر
صبح کو انہی حکم کیا کتون کے مارڈالنے کا یہانتک کہ حکم کیا چھوٹے پلے کے بہی مارنیکا عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امر بقتل الکلاب غیر ما استثنی منہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے
مارنیکا مگر وہ کتے جنکو نکال لیا اس حکم سے (وہ شکار کے کتے اور کہیت کے کتے اور جانورون کے رکھوالے کے کتے اور حفاظت اور گہر کے کتے)
عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رافعا صوتہ یامر بقتل الکلاب فکانت الکلاب
تقتل الا کلب صید او ماشیۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلند آواز سے حکم دیتے تھے
کتون کے مارنیکا پہر وہ مارے جاتے مگر شکاری کتا یا جانورون کی رکھوالی کا کتا عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا صفۃ الکلاب التی امر بقتلہا کس قسم کے کتے
کے مارنیکا انہی حکم دیا عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم
لامرت بقتلہا فاقتلوا منہا الاسود البہیم وایما قوم اتخذوا کلبا لیس بکلب حرث او صید او ماشیۃ
فانہ ینقص من اجرہ کل یوم قیراط ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے ایک
قسم کے نہوتے جانورون کے جیسے اور قسمین ہین تو مین حکم کرتا اونکے قتل کا تو قتل کرو اون مین سے ایک رنگ کالی کو جسمین سفید کا
نشان نہو وہ بڑا شریر اور موذی ہوتا ہے اور جن لوگون نے کتا پالا نہ وہ کہیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ شکار کے لیے نہ جانورون کی
حفاظت کے لیے تو اونکے ثواب مین سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا ف اور دوسری روایت مین ہے کہ دو قیراط روز کم ہونگے
یعنی ایک دن کے اعمال مین سے اور ایک رات کے اعمال مین سے اس قیراط کا وزن اللہ ہی کو معلوم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اوسکی عمل کا ثواب
گہٹایا جاویگا اسلیے مسلمان کو نہین چاہیے کہ وہ بےضرورت کتا پالے امتناع الملائکۃ من دخول بیت فیہ کلب
جس گہر مین کتا ہو وہان فرشتون کا نہ جانا عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملائکۃ لا تدخل
بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اوس گہر
مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا مورت یا جنب (جسکو نہانے کی حاجت ہو اور وہ نہ نہاوے) عن ابی طلحۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا مورت عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما فقالت لہ میمونۃ ای رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک منذ الیوم فقال
ان جبرئیل علیہ السلام کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی اما واللہ ما اخلفنی قال فظل یومہ کذلک

ثم وقع في نفسه جرو كلب تحت نضد لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بيده ماء فنضح به مكانه فلما امسى لقيه جبريل
عليه السلام فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كنت وعدتني ان تلقاني البارحة قال اجل ولكنا لا ندخل
بيتا فيه كلب ولا صورة قال فاصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك اليوم فامر بقتل الكلاب ترجمہ ام المومنین
میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز فجر کو اوٹھے غمگین اور اوس میں نے کہا اے رسول اللہ میں آج صبح سے آپکی صورت
اوتری ہوئی پاتی ہوں آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آج رات کو ملنے کا مگر نہیں ملے اور قسم خدا کی کبھی انہوں نے وعدہ
خلاف نہیں کیا پھر دن بھر اسیطرح رہے بعد اسکے آپکو خیال آیا ایک کتے کا بچہ ہماری تخت کے تلے تھا آپنے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا پھر آپنے پانی
لیکر اوس جگہ چھڑکا شام کو جبرئیل آئے آپنے فرمایا تم نے وعدہ کیا تھا کل رات کو ملنے کا انہوں نے کہا ہاں مگر ہم لوگ اوس گھر میں نہیں
جاتی جہاں کتا ہو یا مورت اوسکی صبح کو آپنے حکم دیا کتوں کے قتل کا الرخصة في امساك الكلب للماشية جانوروں کی ریوڑ
کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی اجازت عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتنى كلبا نقص من
اجره كل يوم قيراطان الا ضاريا او صاحب ماشية ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کتا پالے تو ہر روز اوسکے ثواب میں سے دو قیراط گھٹینگے مگر شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو بکریوں کی گلے کی حفاظت کرتا ہے بھیڑیوں سے
عن السائب بن يزيد انه وفد عليهم سفيان بن ابي زهير الشنائي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتنى
كلبا لا يغني عنه زرعا ولا ضرعا نقص من عمله كل يوم قيراط قلت يا سفيان انت سمعت هذا من رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال نعم ورب هذا المسجد ترجمہ سفیان بن ابی الزہیر شنائی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کتا رکھے نہ کھیت کی حفاظت کو نہ جانوروں کی حفاظت کو (بلکہ بیکار اپنے گھر میں کتا پالے) تو اوسکے اعمال میں سے ہر روز
ایک قیراط کم ہوگا سائب بن یزید نے کہا سفیان سے تو نے یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے
رب کی باب الرخصة في امساك الكلب للصيد شکار کے لیے کتا رکھنے کی اجازت عن ابن عمر يقول ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال من امسك كلبا الا كلب ضار او كلب ماشية نقص من اجره كل يوم قيراطان ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا الرخصة في امساك الكلب للحرث کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت عن عبد الله بن مغفل
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اتخذ كلبا الا كلب صيد او ماشية او زرع نقص من اجره كل يوم قيراط
ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ اوسکے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا عن ابي هريرة عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد ولا ماشية ولا ارض فانه ينقص من اجره
قيراطان كل يوم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر روز دو قیراط اوسکے ثواب میں سے کم ہو جائینگے عن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتنى كلبا الا كلب ماشية او كلب صيد نقص من عمله كل يوم قيراط قال
عبد الله وقال ابو هريرة او كلب حرث ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کتا پالے مگر ریوڑ کا

یا شکار کا تو اوسکی عمل میں سی ہر روز ایک قیراط کم ہوگا عبد اللہ نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا یا کہیت کا کتا یعنی وہ بھی منع ہی باغ یعنی کہیت

کی شل ہی **اَلنَّهْيُ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ** کتی کی قیمت لینی ممانعت **عَنْ** اَبِي مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ ترجمہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری سی روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلعم نے کتی

کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی مزدوری سے **ف** یعنی یہ سب مال حرام ہیں تو ان سے فائدہ اوٹہانا درست نہیں اور بعض علما

کے نزدیک شکاری کتا بیچنا درست ہی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ

وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا حلال نہیں ہی قیمت کتی کی اور مزدوری نجومی رمال پنڈت کی جو فال

کہولتا ہی اور آیندہ کی بات بتلاتا ہی اور خرچی رنڈی کی اسلئے کہ وہ اجرت ہی زنا کی جو حرام ہی **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ ترجمہ رافع بن خدیج سی روایت ہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری کمائی ہی خرچی رنڈی کی اور قیمت کتی کی اور مزدوری پچھنی لگانیوالی کی **ف** بعضوں نے

اس حدیث کو ظاہر پر حمل کیا ہی اور پچھنی لگانیکی مزدوری لینا حرام کہا ہی لیکن جمہور علما کے نزدیک یہ بھی تنزیہی ہی **الرُّخْصَةُ**

فِيْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ شکاری کتی کی قیمت لینا درست ہی **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَ

الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ ترجمہ جابرؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بلی اور کتی کی قیمت سی مگر شکاری کتی کی۔ امام نسائی نے

کہا یہ روایت صحیح نہیں ہی حجاج کی حماد بن سلمہ سی تو ان لوگوں کی دلیل ضعیف ہوئی جو کہتے ہیں شکاری کتی کی قیمت لینا درست ہے **عَنْ**

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِيْ

فِيْهَا قَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ اَفْتِنِيْ فِيْ قَوْسِيْ قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ

وَاِنْ تَغَيَّبَ عَلَيَّ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ سَهْمٍ غَيْرِ سَهْمِكَ اَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ يَعْنِيْ قَدْ اَنْتَنَ ترجمہ عبد اللہ

بن عمرو بن عاص سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ فرمایئے اونکا حکم آپنے

فرمایا جو شکار تیرے کتے پکڑیں پھر اوس میں سے کہا دیں تو کہا اوسکو وہ بولا اگرچہ وہ مار ڈالیں آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں پھر اوس نے

کہا اب تیر کمان کا مسئلہ بتلایئے آپنے فرمایا جو شکار تیر اتیر مارے اوسکو کہا وہ بولا اگر شکار تیر کہا کر غائب ہو جاوے آپنے فرمایا اگرچہ غائب ہو جاوے

بشرطیکہ اوس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہوا ور اوس میں بدبو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنی دنوں بعد ملے کہ سڑ گیا ہو اور اوس میں سے بدبو

ہو تو اوسکا کہانا درست نہیں کیونکہ سڑا ہوا گوشت بیماری پیدا کرتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ بھی تنزیہی ہی **الْاِنْسِيَّةُ** تَسْتَوْحِشُ

اگر پلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے (یعنی ہاتھ نہ آوے جیسی بعضی وقت اونٹ یا بیل بگڑ جاتے ہیں) **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ بَيْنَمَا

نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِيْ الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَّلَ اَوَّلُهُمْ فَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ

فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَدَّ بَعِيْرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ

باب الذی یرمی الصید فیغیب عنه

فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ
كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے ذات عرق کے پاس، لوگوں نے اونٹ اور بکریاں جلد حاصل کیں (یعنی غنیمت میں کافروں کی) اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے (آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ پیچھے رہتے تاکہ سب کی خبر رکھیں اور جو تھک جاوے اوسکو سوار کر
لیں) تو جو لوگ آگے تھے انہوں نے جلدی کی (اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے) جانوروں کو کاٹا اور ہانڈیاں چڑھا دیں جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پہنچے تو حکم دیا ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر تقسیم کیا جانوروں کو تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں ان میں ایک اونٹ
بھاگ نکلا (یعنی بگڑ گیا) اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی کم تھے (نہیں تو اوسکو جلدی پکڑ لیتے) لوگ پکڑنے دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آیا یہاں تک کہ
تھکا دیا سب کو آخر ایک شخص نے ایک تیر مارا اوسکو تو اللہ نے روک دیا اوسکو (یعنی وہ ٹھہر گیا) تیر کھا کر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ جانور (جو پلے ہوئے ہیں جیسے اونٹ گائے بیل بکری) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے جنگلی جانور تو جو تمہارے ہاتھ نہ آوے اوسکے ساتھ
ایسا ہی کرو (یعنی تیر سے مارو پھر اگر مر جاوے تو اوسکو کھا لو کیونکہ ذبح اختیاری جب نہ ہو سکے تو ذبح اضطراری کافی ہے)

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِي الْمَاءِ
ایک شخص شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر پڑے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ
قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ جانور مر جاوے تو کھا اوسکو مگر جب پانی
میں گر پڑے اور معلوم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے مرا یا تیر کے صدمہ سے تو مت کھا اوسکو

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَكَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ فَإِنْ
بَاتَ عَنِّي لَيْلَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ شَيْءٍ غَيْرِهِ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا
تَأْكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے یا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر
پھر شکار تیر سے مر جاوے تو کھا اوسکو عدی نے کہا اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آوے آپ نے فرمایا اگر سوا تیرے تیر کے اور کسی چیز کا اوس
میں نشان نہ پاوے تو کھا اوسکو اور جو پانی میں گرا ہو تو مت کھا اوسکو

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ
شکار کو تیر کر غائب ہو جاوے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ الصَّيْدِ وَإِنَّ أَحَدَنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ
عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَبْتَغِي الْأَثَرَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيهِ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ
أَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم شکاری لوگ ہیں اور ہم میں سے کوئی
تیر مارتا ہے پھر شکار غائب رہتا ہے ایک رات دو رات وہ پیچھا کرتا ہے اوسکا اور پاتا ہے مرا ہوا اور تیر اوسکی لاش میں ہوتا ہے آپ نے فرمایا
اگر تیر اوسکی لاش میں ہو اور کسی اور درندے کا (جیسے شیر بھیڑیے چیتے وغیرہ کا) نشان اوس میں نہ ہو اور تجھے یقین ہو جاوے کہ تیرے تیر

مراہی تو کہا اوسکو عن عدي بن حاتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيت سهمك فيه ولم تر فيه اثرا غيره
وعلمت انه قتله فكل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا تیر جانور میں پاوے اور سوا اوسکے
اور کوئی نشان نہ پاوے اور تجھے یقین ہو کہ تیرے سے مرا ہے تو کہا اوسکو عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله ارمي الصيد
فاطلب اثره بعد ليلة قال اذا وجدت فيه سهمك ولم يأكل منه سبع فكل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول
اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر میں اوسکا نشان ڈھونڈھتا ہوں ایک رات بعد آپنے فرمایا جب تو اپنا تیر اوسکے اندر پاوے اور اوس
میں سے کسی درندے نے نہ کھایا ہو تو کہا اوسکو الصيد اذا انتن جب شکار کے جانور میں سے بدبو آنے لگے عن ابي ثعلبة
عن النبي صلى الله عليه وسلم في الذي يدرك صيده بعد ثلث فليأكله الا ان ينتن ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے تو اوسکو کھاوے مگر جب اوس میں بدبو ہو گئی ہو عن
عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله ارسل كلبي فيأخذ الصيد ولا اجد ما اذكيه به فاذكيه بالمروة و
العصا قال انهر الدم بما شئت واذكر اسم الله عز وجل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہا یا رسول اللہ میں کتا چھوڑتا
ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنیکو کچھ نہیں ہوتا تو میں پتھر یا لکڑی سے (جو دھار دار ہوتی ہیں) ذبح کر دیتا
ہوں آپنے فرمایا خون بہاوے جس چیز سے تو چاہے اور اللہ کا نام لے (یہ دو باتیں جانور کے حلال ہونیکے لیے ضرور ہیں) صيد
المعراض معراض کا شکار (اوسکے معنی اوپر گزر چکے) عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله اني ارسل الكلاب المعلمة
فيمسكن علي فاكل منه قال اذا ارسلت الكلاب يعني المعلمة وذكرت اسم الله فامسكن عليك فكل قلت وان
قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها كلب ليس منها قلت واني ارمي الصيد بالمعراض فاصيب فاكل قال اذا رميت
بالمعراض وسميت فخزق فكل واذا اصاب بعرضه فلا تأكل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں سکھلائے ہوئے
کتے چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتے ہیں تو میں اوس کو کھاتا ہوں آپنے فرمایا جب تو سکھلائے ہوئے کتے چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار
پکڑیں تو کھا اوسکو میں نے کہا اگر وہ مار ڈالیں شکار کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جب تک اون کے ساتھ کوئی غیر کتا شریک نہ ہووے
میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں پھر مارتا ہوں اوس سے شکار اور کھاتا ہوں آپنے فرمایا جب تو معراض پھینکے اللہ کا نام لیکر اور وہ
گھس جاوے (یعنی نوک کیطرف سے لگے) تو کھا اور جو آڑا پڑے تو مت کھا اوسکو ما اصاب بعرض المعراض جس جانور پہ
معراض آڑا پڑے عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحده
فكل واذا اصاب بعرضه فقتل فانه وقيذ فلا تأكل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا معراض کو آپنے فرمایا جب دھار کیطرف سے لگے تو کھا اوسکو اور جب آڑا لگے تو مت کھا کیونکہ وہ موقوذہ ہے ما اصاب
بحده من صيد المعراض معراض کے نوک سے جو شکار مارا جاوے عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن صيد المعراض فقال اذا اصاب بحده فكل واذا اصاب بعرضه فلا تأكل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپنے فرمایا جب نوک سے لگے تو کہا اور جب آڑا لگے تو مت کہا عن
عدی بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما اصبت بحده فكل وما اصاب
بعرضه فهو وقيذ ترجمہ وہی جو گزرا۔ اسمیں یہ ہے کہ جب آڑا پڑے تو وہ موقوذہ ہے اتباع الصيد شکار کے پیچھے جانا عن ابن
عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن اتبع السلطان افتتن ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل میں رہیگا وہ سخت ہو جاویگا (یعنی اوسمیں نرمی اور خوش خلقی نہ ہوگی
اسلیے کہ یہ باتیں لوگوں میں رہنے سے پیدا ہوتی ہیں) اور جو شخص شکار کی دھن میں ہوگا وہ اور باتوں سے غافل ہو جائیگا (نہ دین کی کاموں
کا خیال رہیگا نہ دنیا کے) اور جو شخص بادشاہ کے ساتھ رہیگا اوسکی دین پر آفت آویگی الارنب خرگوش کا بیان عن ابی ھریرۃ
قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم بارنب قد شواها فوضعها بين يديه فامسك رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلم يأكل وامر القوم ان يأكلوا وامسك الاعرابي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يمنعك ان
تأكل قال اني اصوم ثلاثة ايام من كل شهر قال ان كنت صائما فصم الغر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش بھون کر لایا اور رکھا آپ نے ہاتھ روک لیا اور نہ کھایا اور لوگوں کو حکم دیا کھانیکا اوس گنوار نے بھی نہ کھایا
آپنے فرمایا تو کیوں نہیں کھاتا وہ بولا میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپنے فرمایا اگر تو ہر مہینے میں روزے رکھتا ہے تو چاندنی راتوں
میں رکھا کر یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ کو ف اس حدیث سے خرگوش کی حلت ثابت ہوئی اور آپنے نہ کھایا اسوجہ سے کہ آپ کو بہاتا
نہ ہوگا جیسے گوہ کا گوشت آپنے نہیں کھایا مگر جب اوروں کو اجازت دی کھانیکی تو معلوم ہوا کہ حلال ہے عن ابن الحوتكية قال
قال عمر من حاضرنا يوم القاحة قال قال ابو ذر انا اتي النبي صلى الله عليه وسلم بارنب فقال الرجل الذي
جاء بها اني رأيتها تدمي فكان النبي صلى الله عليه وسلم لم يأكل ثم انه قال كلوا فقال رجل اني صائم
قال وما صومك قال من كل شهر ثلاثة ايام قال فاين انت من البيض الغر ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة
ترجمہ ابن حوتکیہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا کون شخص ہمارے ساتھ تھا قاحہ کے روز (قاحہ ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے)
ابوذر نے کہا میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش آیا وہ جو لیکر آیا تھا بولا میں نے دیکھا اسکو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہیں کھایا اور لوگوں سے کہا کھاؤ ایک شخص بولا میں روزے سے ہوں آپنے فرمایا تیرہویں چودھویں پندرھویں
تاریخ سفید روشن راتوں میں کیوں نہیں رکھتا عن انس يقول انفجنا ارنبا بمر الظهران فاخذتها فجئت بها الى
ابي طلحة فذبحها فبعثني بفخذيها ووركيها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقبله ترجمہ انس سے روایت ہے
مرالظہران میں جو مکہ سے ایک منزل پر ایک مقام ہے میں نے ایک خرگوش کو چھیڑا اوسکو پکڑا اور ابوطلحہ کے پاس لیکر آیا اونہوں نے اوسکو
ذبح کیا اور ران اور کھونٹی میرے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجی آپنے قبول کیا عن ابن صفوان قال اصبت
ارنبين فلم اجد ما اذكيهما به فذكيتهما بمروة فسألت النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فامرني باكلهما

ترجمہ ابن صفوان نے کہا میں نے دو خرگوش پکڑے پھر ان کے ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا تو پتھر سے ذبح کیا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
آپنے فرمایا کہا اونکو **الضب** گوہ کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر سئل عن الضب فقال
لا آكله ولا احرمه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کو اور آپ منبر پر تھے آپنے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا
ہوں نہ حرام کہتا ہوں **عن** ابن عمر ان رجلا قال يا رسول الله ما ترى في الضب قال لست بآكله ولا محرمه ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ گوہ کے باب میں کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ حرام
کہتا ہوں **عن** خالد بن الوليد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بضب مشوي فقرب اليه فاهوى اليه
بيده ليأكل منه قال له من حضر يا رسول الله انه لحم ضب فرفع يده عنه فقال له خالد بن الوليد يا رسول الله
أحرام الضب قال لا ولكن لا يكون بأرض قومي فأجدني اعافه فاهوى خالد الى الضب فأكل منه ورسول
الله صلى الله عليه وسلم ينظر ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ آیا بھونا ہوا آپ کے نزدیک
لایا گیا آپنے ہاتھ بڑہایا اوسکی طرف جو لوگ موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپنے ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید نے
کہا یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن میری قوم کی بستی میں نہیں ہوتا تو مجکو اوس سے نفرت معلوم ہوتی ہے پھر
خالد نے ہاتھ بڑہایا اور کہایا اور رسول اللہ صلعم دیکھ رہے تھے **عن** خالد بن الوليد انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم على ميمونة بنت الحارث وهي خالته فقدم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لحم ضب وكان رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يأكل شيئا حتى يعلم ما هو فقال بعض النسوة الا تخبرن رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما يأكل فأخبرته انه لحم ضب فتركه قال خالد سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أحرام هو قال
لا ولكنه طعام ليس في ارض قومي فأجدني اعافه قال خالد فاجتررته الي فأكلته ورسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونکی خالہ میمونہ بنت حارث پاس گئے وہاں گوہ
کا گوشت آپکے سامنے رکھا گیا آپ کوئی چیز نہ کھاتے جبتک معلوم نہ کر لیتے کہ کیا ہے بعضی عورتوں نے کہا آپ کو خبر کر دو جو آپ
کھا رہے ہیں پھر اونہوں نے کہدیا یہ گوشت گوہ کا ہے آپنے چھوڑ دیا اور نہ کھایا اوسکو خالد نے کہا میں نے آپ سے پوچھا یا رسول
اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن یہ گوشت میرے ملک میں نہیں ہوتا تو مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے خالد نے کہا میں
نے وہ گوشت اپنی طرف کھینچ لیا اور کہایا اور آپ دیکھ رہے تھے **عن** ابن عباس قال اهدت خالتي الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم اقطا وسمنا واضبا فأكل من الاقط والسمن وترك الاضب تقذرا وأكل على مائدة رسول
الله صلى الله عليه وسلم ولو كان حراما ما اكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابن عباس نے کہا میری
خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا پنیر اور گھی اور گوہ آپ نے پنیر اور گھی کھایا اور گوہ نہ کھایا کراہت سے لیکن
آپکے دسترخوان پر اوروں نے کھایا اگر گوہ حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر کیسے کھایا جاتا اور نہ آپ حکم کرتے کھانیکا **عن**

ابن عباس انہ سئل عن اکل الضباب فقال اھدت ام حفید الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا و اقطا و
اضبا فاکل من السمن والاقط و ترک الضباب تقذرا لھن فلو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ولا امر باکلھن ترجمہ ابن عباس سے پوچھا گیا گوہ کہانا کیسا ہے اونہوں نے کہا ام حفید نے رسول اللہ صلعم کو
گھی اور پنیر اور گوہ بہیجا آپنے گہی اور پنیر کہایا اور گوہ کو چہوڑدیا نفرت سے اگر حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کیسے کہایا جاتا اور آپ
حکم کیوں کرتے اور ڈمکو کہانیکا عن ثابت بن یزید الانصاری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
سفر فنزلنا منزلا فاصاب الناس ضبابا فاحترشت ضبا فشویتہ ثم اتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ
عودا فعد بہ اصابعہ ثم قال ان امۃ من بنی اسرائیل مسخت دوابا فی الارض وانی لا ادری ای الدواب
ہی فقلت یا رسول اللہ ان الناس قد اکلوا منہا قال فما امر باکلہا ولا نہی ترجمہ ثابت بن یزید انصاری سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تہے سفر میں ایک منزل میں اترے وہاں لوگوں نے گوہ پکڑے میں نے ایک گوہ لیکر بہونا اور رسول اللہ
پاس لایا آپنے ایک لکڑی لیکے اوسکی انگلیاں گننا شروع کیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کچہ لوگوں کی صورت اللہ نے مسخ کردی ر
یعنی انسان سے حیوان بنادیا) زمین کے جانور ہوگئے مگر میں نہیں جانتا وہ کون سے جانور ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو کہا
گئے اسکو آپنے نہ حکم دیا اوسکے کہانیکا اور نہ منع کیا اوس سے عن ثابت بن ودیعۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بضب فجعل ینظر الیہ و یقلبہ وقال ان امۃ مسخت لا یدری ما فعلت وانی لا ادری لعل ھذا
منہا ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ لیکر آیا آپ اوسکو اولٹ پلٹ کر دیکہنے لگے اور فرمایا
ایک امت مسخ ہوگئی تہی معلوم نہیں اوسنے کیا کیا تہا میں نہیں جانتا شاید یہ اوسی امت میں سے ہو عن ثابت بن ودیعۃ
ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بضب فقال ان امۃ مسخت واللہ اعلم ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے
ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس گوہ لایا آپنے فرمایا ایک امت ہے جو مسخ ہوگئی اور اللہ خوب جانتا ہے (کہ وہ گوہ ہوگئی یا اور کوئی جانور)

الضبع بجو کا بیان (جسکو فارسی میں کفتار کہتے ہیں) عن ابن ابی عمار قال سألت جابر بن عبد اللہ عن
الضبع فامرنی باکلہا قلت اصید ھی قال نعم قلت اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم
ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچہا بجو کو انہوں نے حکم دیا اوسکے کہانے کا میں نے کہا وہ شکار ہے انہوں
نے کہا ہاں میں نے کہا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں (شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ ؒ
کے نزدیک حرام ہے) **باب** تحریم اکل السباع (درندوں کی حرمت کا بیان) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اکل کل ذی ناب من السباع فاکلہ حرام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر دانت والے درندے کا کہانا حرام ہے (جو دانت سے شکار کرتا ہے جیسے شیر بہیڑیا چیتا بلی وغیرہ) عن ابی ثعلبۃ الخشنی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل کل ذی ناب من السباع ترجمہ ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے

منع کیا ہر دانت والی درندی کو کہانے سی عن ابی ثعلبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل النہبی ولا یحل من السباع کل ذی ناب ولا تحل المجثمۃ ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسیکا مال لوٹنا اور نہ دانت والے درندیکا کہانا اور نہ مجثمہ (یعنی وہ جانور جسکو نشانہ بناویں تیرون یا گولیونکا اور اسکو مارین یہانتک کہ مرجاوے باب الاذن فی اکل لحوم الخیل گھوڑیکا گوشت کہانے کی اجازت عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر واذن فی الخیل ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن منع کیا گدہون کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑون کی گوشت کی عن جابر قال اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الخیل ونہانا عن لحوم الحمر ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کھلایا گہوڑون کا گوشت اور منع کیا گدہون کی گوشت سے خیبر کے روز جیسی دوسری روایت میں ہے عن جابر قال اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لحوم الخیل ونہانا عن لحوم الحمر ترجمہ جابر رضہ سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری عن جابر قال کنا ناکل لحوم الخیل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جابر رضہ نے کہا ہم گہوڑون کی گوشت کہاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں باب تحریم اکل لحوم الخیل گہوڑی کا گوشت حرام ہے عن خالد بن الولید انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ یقول لا یحل اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر ترجمہ خالد بن الولید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال نہیں ہے گہوڑیکا اور خچرون اور گدہونکا گوشت کہانا عن خالد بن الولید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر وکل ذی ناب من السباع ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گہوڑون اور خچرون اور گدہون اور دانت والی درندونکا گوشت کہانے سے عن جابر قال کنا ناکل لحوم الخیل قلت البغال قال لا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے ہم گہوڑون کی گوشت کہاتے تھے عطاء نے کہا خچرون کو اونہون نے کہا نہیں اکثر علما کی طرف مین کہ گہوڑیکا گوشت کہانا درست ہے باب لحوم الحمر الاہلیۃ بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے اور جنگل کا گدہا جیسے گورخر کہانا درست ہے عن محمد قال قال علی لابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن نکاح المتعۃ و عن لحوم الحمر الاہلیۃ یوم خیبر ترجمہ امام محمد باقر رضہ سے روایت ہے حضرت علی رضہ نے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا متعہ کے نکاح سے اور بستی کی گدہونکے گوشت سے خیبر کے روز عن علی بن ابی طالب قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیۃ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز عورتون کے ساتہ متعہ کرنیسے اور بستی کے گدہون کے گوشت سے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لحوم الحمر الاہلیۃ یوم خیبر ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہونکے گوشت سے خیبر کے دن عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولم یقل خیبر ترجمہ

ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے اوسمین خیبر کا ذکر نہین عن البراء قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر الانسية نضيجا ونيئا ترجمہ براء سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کی گدہون کے گوشت سے پکا ہوا یا کچا عن عبد الله بن ابي اوفى قال اصبنا يوم خيبر حمرا خارجا من القرية فطبخناها فنادى منادي النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حرم لحوم الحمر فاكفئوا القدور فاكفيناها ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم خیبر کے دن گدہے پکڑے جو گانون سے نکلے تھے پھر اونکا گوشت پکنے کو چڑہایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے گدہون کے گوشت کو تو اوندہا دو دیگونکو ہم نے اوندہا دیا دیگونکو (اور گوشت پہینکدیا) عن انس قال صبح رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر وقد خرجوا الينا ومعهم المساحي فلما رأونا قالوا محمد والخميس ورجعوا الى الحصن يسعون فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال الله اكبر الله اكبر خربت خيبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين فاصبنا فيها حمرا فطبخناها فنادى منادي النبي صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل ورسوله ينهاكم عن لحوم الحمر فانها رجس ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے پہونچے خیبر کے دن اور خیبر والے (یہودی) اپنی کہیتی کے ہتیار لیکر باہر نکلے جب ہمکو دیکہا تو کہنے لگے محمد ہین اور لشکر اور سب دوڑتے ہوئے قلعہ مین چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اوٹہائے اور فرمایا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوگیا خیبر ہم جب کسی قوم کے قریب اوترتے ہین تو بری ہوتی ہے صبح اون لوگون کی جنکو ڈرا دیے جاتے ہین خراب ہوتی ہین یہہ آپکا معجزہ تہا پہر ایسا ہی ہوا خیبر فتح ہوگیا اور یہودی خیبر والے کچہہ مارے گئے کچہہ بہاگ نکلے آپ کی کہا وہان ہم نے گدہے پکڑے اور اونکو پکایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی نے آواز دی کہ اللہ اور اوسکا رسول تمکو منع کرتا ہے گدہونکے گوشت سے وہ پلید ہے عن ابي ثعلبة الخشني انهم غزوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خيبر والناس جياع فوجدوا فيها حمرا من حمر الانس فذبح الناس منها فحدث بذلك النبي صلى الله عليه وسلم فامر عبد الرحمن بن عوف فاذن في الناس الا ان لحوم الحمر الانس لا تحل لمن يشهد اني رسول الله ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے لوگ جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خیبر کی طرف اور وہ بہوکے تہے تو اونہون نے چند گدہے بستی کے اونکو ذبح کیا پہر یہہ رسول اللہ صلعم سے بیان کیا گیا آپنے عبد الرحمن بن عوف کو حکم دیا انہون نے پکار دیا کہ بستی کے گدہونکا گوشت حلال نہین اوس شخص کے لیے جو مجہکو (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) رسول جانتا ہے عن ابي ثعلبة الخشني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل كل ذي ناب من السباع وعن لحوم الحمر الاهلية ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے کے کہانے سے اور بستی کے گدہونکے گوشت سے

باب اباحة اكل لحوم الحمر الوحش وحشی گدہا یعنی گورخر کہانے کی اجازت

عن جابر قال اكلنا يوم خيبر لحوم الخيل والحمر الوحش ونهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمار ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ہمنے خیبر کے دن گہوڑے اور گورخر کا گوشت کہایا اور منع

کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدہے سے عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَثَايَا الرَّوْحَاءِ وَهُمْ حُرُمٌ إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ مَعْقُورٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَيُوشِكُ
صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَأْنَكُمْ هٰذَا الْحِمَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يُقَسِّمُهُ بَيْنَ النَّاسِ ترجمہ عمیر بن سلمہ ضمیری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتے
تھے روحا کی گھاٹیوں میں (روحا ایک مقام ہے مدینے سے تیس یا چالیس میل پر) اور ہم سب احرام باندہے تھے حج کا اتنے میں ایک گور خر دکھلائی
دیا جو زخمی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اوسکا مالک (یعنی جسنے اوسکو شکار کیا ہے) آتا ہوگا پھر ایک شخص
آیا بہز (ایک قبیلہ ہے) میں سے اور بولا یا رسول اللہ یہ گور خر آپ لیجئے رسول اللہ صلعم نے حضرت ابوبکرؓ کو حکم کیا اوسکا گوشت
سب لوگوں کو بانٹ دین عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَصَبْتُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَأَتَى بِهِ أَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ حَلَالٌ فَأَكَلْنَا
مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَوْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنْتُمْ فَقَالَ لَنَا هَلْ مَعَكُمْ
مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاهْدُوا لَنَا فَأَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ابو قتادہ نے ایک گور خر شکار کیا سب لوگ احرام
باندہے تھے لیکن ابو قتادہ نے احرام نہیں باندہا تہا وہ اوسکو اپنے ساتھیوں کے پاس لائے اونہوں نے کہا یا پھر آپس نے دوسرے کہا رسول اللہ
صلعم سے بیان کرنا چاہیے کہ یہ کیسا ہے پوچھا آپنے فرمایا تم نے اچھا کیا (کیونکہ احرام والونکو بے احرام والے کا شکار کہانا درست ہے) اور کچھ باقی
ہے تمہارے پاس اوسکا گوشت ہمنے کہا ہاں آپنے فرمایا وہ ہم کو دو ہم نے پھر وہ لیکر آئے آپنے اوس میں سے کہایا اور آپ احرام باندہے تھے **باب** **احلّ**
أَكْلِ لُحُومِ الدَّجَاجِ مرغ کا گوشت کہانیکی اجازت عَنْ زَهْدَمٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أُتِيَ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ مَا
شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ زہدم سے روایت ہے ابو موسی پاس ایک مرغی آئی (ریکی ہوئی) ایک شخص اوسکو
دیکھکر کنارے ہو گیا ابو موسی نے کہا کیوں وہ بولا میں نے اسکو نجاست کہاتے دیکہا تو مجھے کراہت معلوم ہوئی میں قسم کہالی کہ اب اسکو نہ کہاونگا
ابو موسی نے کہا نزدیک آ اور کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا اسکو کہاتے ہوئے اور حکم کیا اوسکو اپنی قسم کا کفارہ دیوے عَنْ
زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَدَّمَ طَعَامَهُ وَقَدَّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ
كَأَنَّهُ مَوْلًى فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ ترجمہ زہدم جرمی
سے روایت ہے ہم ابو موسی کے پاس تہے اونہوں نے کہانا منگایا اوسمیں مرغی کا گوشت تہا تو ایک شخص بنی تیم اللہ کا جو ایک قبیلہ ہے
سرخ رنگ جیسے غلام (یعنی اور ملک کا رہنے والا جیسے ترک ایران وغیرہ جو سرخ رنگ ہوتے ہیں) نزدیک نہ آیا ابو موسی نے کہا نزدیک آ
اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہاتے دیکہا ہے (مرغی گو نجاست بھی کہاتی ہے مگر دوسری پاک چیزیں بھی کہاتی
ہے تو اوسکا گوشت درست ہے البتہ جو مرغی نری نجاست ہی کہا دے اوسکے کہانے میں اختلاف ہے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ترجمہ ابن

عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز ہر کچلی والی درندے سے یعنی جو پنجہ سے شکار کرے اور ہر ناخن والے پرندے سے (اور مرغی تو شکار نہیں کرتی پنجہ سے تو درست ٹھہری) **اِبَاحَةُ** اَكْلِ الْعَصَافِيْرِ چڑیوں کی گوشت کھانے کی اجازت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا يَرْمِيْ بِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی ایک چڑیا یا اوس سے بڑا جانور ناحق مارے قیامت کے روز اللہ اوس سے پرسش کریگا کہ تو نے ناحق جان کیوں لی) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہے آپ نے فرمایا حق یہ ہے کہ اللہ کا نام لیکر اوسکو ذبح کرے اور کھاوے اور اوسکا سر کاٹکر نہ پھینکے

بَابُ مَيْتَةِ الْبَحْرِ دریا کی جانور مردہ کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ وَالْحَلَالُ مَيْتَتُهُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اوسکا مردہ حلال ہے **ف** یعنی جو جانور دریا سے پکڑا جاوے مردہ اوسکو اسلیے کہا کہ بغیر ذبح کی درست ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا هُوَ بِحُوْتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم تین سو آدمیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا (جہاد کو لیے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا (یعنی بالکل کم تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اے ابا عبد اللہ (جابر کی کنیت ہے) ایک کھجور میں آدمی کا کیا ہوتا ہوگا جابر نے کہا جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو معلوم ہوا (کہ ایک کھجور سے اتنی طاقت رہتی تھی) پھر ہم سمندر کے پاس آئے وہاں ایک مچھلی پائی جسکو دریا نے پھینک دیا تھا (کنارے پر) اوس میں سے ہم اٹھارہ روز تک کھاتے رہے **عَنْ** عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ فَاَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ وَاَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهُ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم تین سو سوار ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو سردار بنا کر قریش کا قافلہ لوٹنے کو تو ہم سمندر کے کنارے پڑے رہے (قافلے کی انتظار میں) اور بھوک ایسی ہوئی کہ آخر پتے جھاڑنے لگے اتنے میں دریا نے ایک جانور کنارے پر پھینکا جسکو عنبر کہتے ہیں اوسکو ہم آدھے مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بجائے تیل کے لگایا کیے یہاں تک کہ ہمارے بدن پھر موٹے تازے ہو گئے (جو بھوک سے ناتوان ہو گئے تھے) ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی لی اور سب سے لمبا اونٹ لیا اور سب سے لمبے شخص کو اوس پر سوار کیا وہ اوسکے تلے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک ہوئی تو ایک شخص نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین اور کاٹے پھر بھوک ہوئی

زمین اور کاٹے پھر ابو عبیدہ نے منع کیا اس خیال سے کہ سواریاں نہ رہینگے **فائدہ** سفیان قال ابو الزبیر عن جابر فسألنا النبی صلی
الله علیه وسلم فقال هل معکم منه شیء قال فاخرجنا من عینیه کذا وکذا قلة من ودك ونزل فی حجاج عینیه
اربعة نفر وکان مع ابی عبیدة جراب فیه تمر وکان یعطینا القبضة ثم صار الی التمرة فلما فقدناها وجدنا فقدها ترجمہ
سفیان نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے ابو الزبیر نے جابر سے سنا ہم نے اوسکی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اوسکی کوئیں میں بیٹھ
آنکھ کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے۔ ابو عبیدہ پاس ایک تھیلا تھا کھجور کا وہ ہم کو ایک ایک مٹھی دیتے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے جب وہ
بھی نہ ملے تو ہمکو معلوم ہوا اوسکا نہ ملنا یعنی نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی ایسی کہ ایک ہی کھجور روز غنیمت تھی کچھ تو تسکین ہوتی تھی **عن**
جابر قال بعثنا النبی صلی الله علیه وسلم مع ابی عبیدة فی سریة فنفد زادنا فمررنا بحوت قد قذف به البحر فاردنا
ان ناکل منه فنهانا ابو عبیدة ثم قال نحن رسل رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی سبیل الله کلوا فاکلنا منه
ایاما فلما قدمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبرناه فقال ان کان بقی معکم شیء فابعثوا به الینا
ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہمکو ابو عبیدہ کے ساتھ ایک لشکر میں بھیجا ہمارا توشہ ختم ہوگیا تو ہم کو ایک مچھلی ملی جسکو دریا نے
کنارے پر ڈال دیا تھا ہم نے قصد کیا اوسمیں سے کھانے کا ابو عبیدہ نے منع کیا پھر کہا ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اوس کے
راہ میں نکلے ہیں کھاؤ تو ہم کتنی دنوں تک اوسمیں سے کھاتے رہے جب رسول اللہ صلعم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اگر اوس میں
سے کچھ بچا ہو تو ہمارے پاس بھیجو **عن** جابر قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم مع ابی عبیدة ونحن ثلثمائة و
بضعة عشر وزودنا جرابا من تمر فاعطانا قبضة قبضة فلما ان جزناه اعطانا تمرة تمرة حتی ان کنا لنمصها
کما یمص الصبی ونشرب علیها الماء فلما فقدناها وجدنا فقدها حتی انا کنا نخبط الخبط بقسینا ونسفه ثم نشرب
علیه من الماء حتی سمینا جیش الخبط ثم اجزنا الساحل فاذا دابة مثل الکثیب یقال له العنبر فقال ابو عبیدة
میتة لا تاکلوه ثم قال جیش رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی سبیل الله عز وجل ونحن مضطرون کلوا باسم الله
فاکلنا منه وجعلنا منه وشیقة ولقد جلس فی موضع عینه ثلثة عشر رجلا قال فاخذ ابو عبیدة ضلعا من اضلاعه
فرحل به اجسم بعیر من اباعر القوم فاجاز تحته فلما قدمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما
حبسکم قلنا کنا نتبع عیرات قریش وذکرنا له من امر الدابة فقال ذاك رزق رزقکموه الله عز وجل امعکم
منه شیء قال قلنا نعم ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہمکو ابو عبیدہ کے ساتھ بھیجا اور ہم تین سو دس کئی آدمی
تھے اور ایک تھیلا کھجور کا ساتھ کر دیا (کیونکہ انکو خیال تھا کہ جلد لوٹ آئینگے) ابو عبیدہ نے اوس میں سے ایک ایک مٹھی ہمکو دی جب تمام
ہونے لگا تو ایک ایک کھجور بانٹی ہم اوسکو اسطرح چوستے جیسے لڑکا چوستا ہے اور اوپر سے پانی پی لیتے جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو قدر معلوم ہوئی
اوسکی آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اپنی کمانوں سے پتے جھاڑتے (درخت کی) پھر اوسکو پھانک کر اوپر سے پانی پی لیتے اسی وجہ سے اس لشکر کا
نام جیش الخبط (یعنی پتوں کا لشکر) ہو گیا جب ہم سمندر کے کنارے پہنچے تو وہاں ایک جانور پایا جو ایک ٹیلے کی طرح پڑا تھا جسکو عنبر کہتے ہیں

ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور ہم بھوک سے
بیقرار ہیں (اور ایسی حالت میں تو مردار بھی درست ہے) کہا اللہ کا نام لیکر کھاؤ پھر ہم نے کھایا اوس میں سے اور کچھ گوشت اوسکا بچا کر سکھا لیا زاد راہ
میں کہا نیکی لیے اوسکی آنکھوں کے حلقے میں تیرہ آدمی سما گئے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو آپ نے پوچھا تم نے دیر کیوں لگائی
ہم نے کہا ہم قریش کے قافلہ کو ڈھونڈھتے تھے اور ہم نے ذکر کیا آپ سے اوس جانور کا آپ نے فرمایا وہ رزق تھا اللہ کا جو اوس نے تم کو دیا
تمھارے پاس کچھ باقی ہے ہم نے کہا ہاں

الضفدع مینڈک کا بیان

عن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا ذکر ضفدعا فی دواء عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہ ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے ایک حکیم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا مینڈک کو دوا میں ڈالنے کو آپ نے منع کیا اوسکے مارنے سے

الجراد ٹیڑی کا بیان

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات فکنا ناکل الجراد ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات بار ہم ٹیڑیاں کھاتے تھے

عن ابی یعفور قال سألت عبد اللہ بن ابی اوفی عن قتل الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات ناکل الجراد ترجمہ ابو یعفور سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا ٹیڑی کو انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ جہاد کیے ہم ٹیڑیاں کھاتے تھے

قتل النمل چیونٹی کے مارنے کا بیان

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نملۃ قرصت نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ عز وجل الیہ ان قد قرصتک نملۃ اھلکت امۃ من الامم تسبح ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے ایک پیغمبر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا سارا چیونٹیوں کا جلا دیا گیا تو اللہ نے وحی بھیجی اون کیطرف تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تو نے ایک امت کو مار ڈالا جو پاکی کرتے تھے اپنے رب کی

عن الحسن قال نزل نبی من الانبیاء تحت شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر ببیتھن فحرق علی ما فیھا فاوحی اللہ الیہ فھلا نملۃ واحدۃ ترجمہ حسن سے روایت ہے ایک پیغمبر درخت کے تلے اوترے اونکو ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا سارا گھر چیونٹیوں کا جلا دیا گیا تب اللہ نے اونکو وحی بھیجی کہ تو نے اوسی چیونٹی کو کیوں نہیں جلا دیا جس نے کاٹا تھا

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد فانھن یسبحن ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ چیونٹیاں تسبیح کرتی ہیں

عن ابی ہریرۃ نحوہ ولم یرفعہ ترجمہ ابو ہریرہ سے موقوفا ایسی ہی روایت ہے

آخر کتاب الصید والذبائح تمام ہوئی کتاب شکار اور ذبحوں کی

کتاب الضحایا کتاب قربانیوں کی

عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رأی ہلال ذی الحجۃ فاراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ حتی یضحی ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن نہ لیوے جب تک قربانی کرے

عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان یضحی فلا یقلم اظفارہ ولا یحلق شیئا من شعرہ فی عشر الاول من ذی الحجۃ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخون نہ کترا دے اور بال نہ منڈوائے (اسکا رکھنا دسوین تاریخ کو) قربانی کے بعد
جائز ہیں اور عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَدَخَلَتْ أَيَّامُ الْعَشْرِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ
فَذَكَرْتُهُ لِعِكْرِمَةَ فَقَالَ أَلَا يَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے دن
آجاوین تو بال اور ناخون نہ لیوے عثمان نے کہا مین نے یہہ عکرمہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اور عورتون سے جدا رہے اور خوشبو بھی نہ
لگاوے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ
مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا دہا شروع ہو جاوے
پھر تم میں سے کسی کا قصد ہو قربانی کرنیکا تو اپنے بالون اور ناخونون کو نہ چھوے (یعنی نہ کترا دے) یہ ممانعت جمہور علما کے نزدیک تنزیہی
ہے (نہ تحریمی) **بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْأُضْحِيَةَ** جس شخص کو قربانی کا مقدور نہ ہو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ
الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتُقَلِّمُ أَظْفَارَكَ وَتَقُصُّ
شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے مجھے حکم ہوا ذی الحجہ کی دسوین تاریخ عید کرنے کا اللہ تعالی نے اسکو عید کیا اس امت
کے لیے وہ بولا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (یعنی قربانی کے موافق نصاب نہ ہو) مگر ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اسکو قربانی کر دون
آپ نے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اسکو بھی کاٹ ڈالیگا تو تکلیف ہوگی) لیکن تو اپنے بال بنا اور ناخون کترا اور مونچھ
کے بال لے اور زیر ناف کے بال مونڈ اس میں یہی تیری قربانی ہے پوری اللہ کے نزدیک **ذَبْحُ الْإِمَامِ أُضْحِيَتَهُ بِالْمُصَلَّى** امام
اپنی قربانی عیدگاہ میں کرے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح یا نحر کرتے تھے عیدگاہ میں (ذبح بکری یا گائے کو اور نحر یعنی
برچھہ مارنا اونٹ کو ہے) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ يَوْمَ الْأَضْحَى بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَقَدْ
كَانَ إِذَا لَمْ يَنْحَرْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا مدینے مین اور جب نحر نہین
کرتے تھے تو ذبح کرتے تھے عیدگاہ میں **ذَبْحُ النَّاسِ بِالْمُصَلَّى** عیدگاہ مین لوگونکا قربانی کرنا عَنْ جُنْدُبِ بْنِ
سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَأَى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ
فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ جندب
بن سفیان سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا بقرہ عید میں آپ نے نماز پڑھائی لوگوں کو عید کی جب نماز سے فارغ
ہوئے تو بکریوں کو دیکھا وہ ذبح ہو چکی تھیں آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے (کیونکہ
نماز سے پہلی قربانی درست نہیں) اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا ابھی تک وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر **مَا يُنْهَى عَنْهُ**

من الاضاحی جن جانورون کی قربانی منع ہی اونکا بیان **العوراء** کانی جسکی آنکھ اندھی ہو عن ابی الضحاک عبید
بن فیروز مولی بنی شیبان قال قلت للبراء حدثنی عما نهی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم من الاضاحی قال
قام رسول الله صلی الله علیه وسلم ویدی اقصر من یده فقال اربع لا یجزین العوراء البین عورها والمریضة
البین مرضها والعرجاء البین ظلعها والکسیرة التی لا تنقی قلت انی اکره ان تکون فی القرن نقص
وان تکون فی السن نقص قال ما کرهته فدعه ولا تحرمه علی احد ترجمه ابو الضحاک سے روایت ہے جسکا نام عبید
فیروز تہا اور وہ مولی تہا بنی شیبان کا مین نے براء بن عازب سے کہا بیان کر و مجہ سے اون قربانیون کو جن سے منع کیا رسول اللہ صلعم نے
اونہون نے کہا آپ کہڑے ہوئے (اور اسطرح اشارہ کیا براء نے اشارہ کر کی تبلایا اور کہا) میرا ہاتہ آپکے ہاتہ سے چہوٹا ہی آپنے
فرمایا چار طرح کے جانور درست نہین قربانی کے لیے ایک تو کانا جسکا کانا پن صاف معلوم ہو دوسری بیمار جسکی بیماری صاف روشن ہو
تیسری لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو چوتہی ناتوان (دبلا) جسکی ہڈیون مین گودا نہ رہا ہو مین نے کہا مجہے تو وہ جانور بہی برا
معلوم ہوتا ہے (قربانی کے لیے) جسکی سینگ ٹوٹے ہون یا دانت ٹوٹے ہون آپنے فرمایا جو جانور تجہے برا معلوم ہو اوسکو چہوڑ دے
اور جو پسند ہو اوسکی قربانی کر (مگر دوسری کو منع مت کر اوسکی لینے سے) **العرجاء** لنگڑی عن عبید بن فیروز
قال قلت للبراء بن عازب حدثنی ما کره او نهی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم من الاضاحی قال فان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال هکذا بیده ویدی اقصر من ید رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة
لا یجزین فی الاضاحی العوراء البین عورها والمریضة البین مرضها والعرجاء البین ظلعها والکسیرة
التی لا تنقی قال فانی اکره ان تکون نقص فی القرن والاذن قال فما کرهت منه فدعه ولا تحرمه
علی احد ترجمه وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہے کہ براء نے کہا مجہے تو وہ جانور بہی برا معلوم ہوتا ہے جسکی سینگ یا کان مین نقص
ہو **العجفاء** دبلی عن البراء بن عازب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم واشار باصابعه واصابعی
اقصر من اصابع رسول الله صلی الله علیه وسلم یشیر باصبعه قال لا یجوز من الضحایا العوراء البین
عورها والعرجاء البین عرجها والمریضة البین مرضها والعجفاء التی لا تنقی ترجمه براء بن عازب سے روایت
ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے اپنی انگلیون سے تبلایا اور میری انگلیان آپ کی انگلیون سے چہوٹی ہین آپنے
فرمایا قربانی مین چار جانور درست نہین پہر بیان کیا انہی چار کو جو اوپر بیان ہوئے **المقابلة** وهو ما قطع طرف
اذنها وہ جانور جسکا سامنے سے کان کٹا ہو عن علی رض قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نستشرف
العین والاذن وان لا نضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا بتراء ولا خرقاء ترجمه حضرت علی رض سے روایت ہے حکم کیا
ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکہ اور کان دیکہنے کا (قربانی کے جانور مین کہ یہ دونون صحیح اور سالم ہون) اور منع کیا ہم کو مقابلہ
سے (جسکا کان سامنے سے کٹا ہو) اور مدابرہ سے (جسکا کان پیچہے سے کٹا ہو) اور بتراء سے (جسکی دم کٹی ہو) اور خرقاء سے

جسکی کان مین گول سوراخ ہو **المدابرة** مدابرہ کا بیان عن علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بعوراء ولا مقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء ترجمہ ویسی ہی ہے
اتنا زیادہ ہے کہ منع کیا ہم کو عوراء سے یعنی کانی سے اور شرقاء سے (جسکی کان چری ہون) اور بتراء کا ذکر نہین ہے **الخرقاء**
وہی التی تخرق اذنہا خرقا کا بیان جسکی کان مین سوراخ ہو عن علی بن ابی طالب قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یضحی بمقابلة او مدابرة او شرقاء او خرقاء او جدعاء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا ہم کو
رسول اللہ صلعم نے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء اور جدعاء (جسکی کان کٹی ہون) کی قربانی سے **الشرقاء** شرقاء
کا بیان وہی مشقوقة الاذن جسکی کان چری ہون عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء ولا عوراء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کیجاوے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء اور عوراء اسکے معنے اوپر گزر چکے
عن علی یقول امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن ترجمہ حضرت علی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہم کو آنکھ اور کان دیکھنے کا (قربانی کی جانور مین) **العضباء** عضباء کا بیان جسکا سینگ
ٹوٹا ہو عن جری بن کلیب قال سمعت علیا یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی باعضب القرن
فذکرت ذلک لسعید بن المسیب فقال نعم الا عضب النصف واکثر من ذلک ترجمہ جری بن کلیب سے روایت
ہے مین نے حضرت علی سے سنا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی سے اوس جانور کے جسکا سینگ ٹوٹا ہو پھر مین نے سعید
بن المسیب سے بیان کیا انہون نے کہا ہان جب آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو (تو درست نہین اور اس سے کم ہو تو
درست ہے) **المسنة والجذعة** مسنہ اور جذعہ کا بیان ف مسنہ وہ جانور جسکا سن قربانی کے لائق ہو گیا ہو وہ اونٹ
مین پانچ برس ہین جو چھٹے مین لگا ہو اور گائے بیل مین دو برس جو تیسرے مین لگا ہو اور بھیڑ بکری مین ایک برس جو دوسرے
مین لگے ہو اور جذعہ جسکا سن اس سے کم ہو عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا
ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی
کرو مگر مسنہ کی البتہ جب تم پر مسنہ کی قربانی دشوار ہو تو بھیڑ مین سے جذعہ کر دو ف یعنی وہ بھیڑ جو قریب ایکسال کے گزرا ہو مگر سال
پورا نہ ہو اور بکری اس سن کی درست نہین بھیڑ درست ہے عن عقبة بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ
غنما یقسمہا علی صحابتہ فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت ترجمہ عقبہ
بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دین صحابہ کو بانٹنے کے لیے پھر ایک بکری بچ رہی ایکسال کی
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکو قربانی کر عن عقبة بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قسم بین اصحابہ ضحایا فصارت لی جذعة فقلت یا رسول اللہ صارت لی جذعة فقال ضح بہا

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو قربانیاں بانٹیں میرے حصے میں ایک جذعہ آیا
میں نے کہا یا رسول اللہ میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اسی کو قربانی کر عن عقبة بن عامر قال قسم رسول الله
صلى الله عليه وسلم بين اصحابه ضحايا اضاحي فاصابني جذعة فقلت يا رسول الله اصابني جذعة فقال ضح
بها ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عقبة بن عامر قال ضحينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بجذع من الضأن ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم نے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے جذعہ سے عن عاصم بن كليب عن
ابيه قال كنا في سفر فحضر الاضحى فجعل الرجل منا يشتري المسنة بالجذعتين والثلاثة فقال لنا رجل من مزينة
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر هذا اليوم فجعل الرجل يطلب المسنة بالجذعتين والثلاثة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الجذع يوفي مما يوفي منه الثني ترجمہ عاصم بن کلیب نے سنا اپنے باپ سے
انہوں نے کہا ہم سفر میں تھے کہ عید اضحی آ گئی تو ہم میں سے کوئی دو یا تین جذعہ دیکر ایک مسنہ خریدنے لگا۔ قربانی کے لیے
ایک شخص کھڑا ہوا مزینہ (ایک قبیلہ ہے) میں سے وہ بولا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں یہی دن آیا پھر کوئی
ہم میں سے دو یا تین جذعہ دیکر مسنہ لینے لگا آپ نے فرمایا جذعہ بھی اسی کام پر آ سکتا ہے جس کام پر ثنی (یعنی مسنہ) آ سکتا ہے
عن رجل قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم قبل الاضحى بيومين نعطي الجذعتين بالثنية فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الجذعة تجزئ مما تجزئ منه الثنية ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تھے عید اضحی سے دو دن پہلے دو جذعہ دیکر ایک مسنہ لیتے تھے (قربانی کے لیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جذعہ
بھی کافی ہے جہاں ثنی کافی ہے

الکبش مینڈھے کا بیان

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يضحي
بكبشين قال انس وانا اضحي بكبشين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی
(یعنی نر بھیڑوں کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں عن انس قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكبشين
املحين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھے (یعنی کالے اور سفید
دونوں رنگ ملے ہوئے مگر سفیدی زیادہ یا نری سفید یا سفید سرخ یا سیاہ سرخ) عن انس قال ضحى النبي صلى الله
عليه وسلم بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھے سینگ دار تھے اون دونوں کو ذبح کیا اپنے ہاتھ سے بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر اور اپنا پاؤں پہلو پر رکھا اون کے (ذبح کرتے وقت) عن انس بن مالك قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم اضحى وانكفأ الى كبشين املحين فذبحهما مختصر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے دن پھر جھکے دو املح مینڈھوں کی طرف اور اون کو ذبح کیا یہ روایت مختصر کی گئی ہے یہ بھی
روایت ہے عن ابي بكرة قال ثم انصرف كانه يعني النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر الى كبشين املحين

فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے یوم النحر کو دو مینڈھوں کیطرف جو املح تھے اور اونکو ذبح کیا پھر ایک منڈی کیطرف گئے بکریوں کے اور اونکو بانٹا ہم لوگوں میں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک مینڈھے سے جو سینگ دار تھا موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا سیاہی میں کھاتا تھا سیاہی میں دیکھتا تھا سیاہی میں یعنی اوسکی چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گردے کالے تھے اور باقی سفید

باب مَا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا اونٹ کتنے آدمیوں کیطرف سے قربانی میں کافی ہے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کے بانٹتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے **ف** تو معلوم ہوا کہ ایک اونٹ قربانی میں دس آدمیوں کیطرف سے کافی ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيرِ عَنْ عَشَرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں اتنے میں بقرعید کا دن آیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے اور گائے میں سات آدمی

باب مَا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ فِي الضَّحَايَا قربانی میں گائے بیل کتنے آدمیوں کیطرف سے کافی ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَنَشْتَرِكُ فِيهَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ہم تمتع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو گائے کاٹتے سات آدمیوں کیطرف سے اور اوس میں شریک ہو جاتے

ذَبْحُ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْإِمَامِ امام سے پہلے قربانی کرنا **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَجَّلْتُ نُسُكِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ ذِبْحًا آخَرَ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ اذْبَحْهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَقْضِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید اضحی کے دن تو فرمایا جو شخص ہمارے قبلے کیطرف منہ کرتا ہے اور ہماری سی نماز پڑھتا ہے اور ہماری سی قربانی کرتا ہے تو وہ قربانی نہ کرے جبتک نماز پڑھ لیوے یہ سنکر میرے ماموں (ابوبردہ بن نیار) کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے جلدی قربانی کر لی اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کے لیے آپنے فرمایا دوسری قربانی کر (کیونکہ وہ درست نہیں ہوئی) ابوبردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو ابھی ایکسال کا نہیں ہوا) اور وہ میرے نزدیک بہتر ہے دو بکریوں سے گوشت کی آپنے فرمایا اوسی کو ذبح کر یہ بہتر ہے تیری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تیری بعد جذعہ کرنا درست نہیں **ف** کرمانی نے کہا یہ حکم خاص تھا ابوبردہ کے لیے جیسے ایک گواہی خاص تھی خزیمہ سے اور ایسا بہت ہوا ہے صحابہ کے لیے اور جذعہ بکری کا درست نہیں قربانی میں اور بھیڑ کو البتہ بھیڑ کا جذعہ درست ہے جیسے اوپر گزرا [illegible] **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يوم النحر بعد الصلوة ثم قال من صلى صلوتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوة فتلك
شاة لحم فقال ابو بردة يا رسول الله والله لقد نسكت قبل ان اخرج الى الصلوة عرفت ان اليوم يوم اكل
وشرب فتعجلت فاكلت واطعمت اهلي وجيراني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك شاة لحم قال فان
عندي عناق جذعة خير من شاتي لحم فهل تجزي عني قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك۔ ترجمہ براء بن عازب سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقرعید کی روز نماز کی بعد تو فرمایا جس شخص نے ہماری ایسی نماز پڑہی پھر ہماری
ایسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اوسنے قربانی کی اور جس شخص نے قربانی کی نماز سے پہلی وہ گوشت کی بکری ہی (یعنی قربانی کا ثواب اوسکو
نہین ہیگا وہ ایسا ہی جیسے گوشت کہانے کے لیے کسی بکری کاٹی) ابوبردہ نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین نے تو قربانی کی نماز سے پہلے
مین سمجہا کہ یہ دن کہانے پینے کا ہی تو مین نے جلدی کی آپ بھی کہایا اور اپنے گہر والون اور پڑوسیونکو کہلایا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی ابوبردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہی جذعہ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے
کیا وہ درست ہو جاویگا قربانی کی لیے آپنے فرمایا ہان مگر تیری سوا اور کسی کے لیے درست نہ ہوگا۔ عن انس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم يوم النحر من كان ذبح قبل الصلوة فليعد فقام رجل فقال يا رسول الله هذا يوم يشتهى
فيه اللحم فذكر هنة من جيرانه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقه قال وعندي جذعة هي احب الي
من شاتي لحم فرخص له فلا ادري ابلغت رخصته من سواه ام لا ثم انكفا الى كبشين فذبحهما۔ ترجمہ
انس سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے بقرعید کے روز فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ پھر ذبح کری ایک شخص کہڑا ہوا
اور بولا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہی جسمین ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہی اور بیان کیا اپنی پڑوسیونکی محتاجی کا حال رسول اللہ
نے اوسکو سچا سمجہا پھر وہ بولا میری پاس ایک جذعہ ہی جو گوشت کی دو بکریون سے مجھے زیادہ پسند ہی آپنے اوسکو اجازت دی ذبح
کرنیکی قربانی کے لیے) مین نہین جانتا کہ یہ اجازت اور ونکے لیے بھی تہی یا نہین بعد اسکی آپ گئے دو مینڈہون کیطرف اور اون کو
ذبح کیا۔ عن ابي بردة بن نيار انه ذبح قبل النبي صلى الله عليه وسلم فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يعيد

قال عندي عناق جذعة هي احب الي من مسنتين قال اذبحها وفي حديث عبيد الله فقال اني لا اجد الا جذعة
فامره ان يذبح۔ ترجمہ ابوبردہ بن نیار نے ذبح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی آپنے اونکو حکم کیا پھر ذبح کرنیکا انہون نے
کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ جذعہ ہی جو میری نزدیک دو مسنون سے بہتر ہے آپنے فرمایا اوسی کو ذبح کر عبید اللہ کی روایت مین ہی
ابوبردہ نے کہا میرے پاس تو کچھ نہین سوا ایک جذعہ کے آپنے فرمایا ذبح کر اوسکو۔ عن جندب بن سفيان قال ضحينا مع رسول

الله صلى الله عليه وسلم اضحى ذات يوم فاذا الناس قد ذبحوا ضحاياهم قبل الصلوة فلما انصرف راهم النبي صلى
الله عليه وسلم انهم ذبحوا قبل الصلوة فقال من ذبح قبل الصلوة فليذبح مكانها اخرى ومن كان لم يذبح
حتى صلينا فليذبح على اسم الله عز وجل۔ ترجمہ جندب بن سفیان سے روایت ہی ہم نے بقرعید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ ایک بار لوگون نے اپنی قربانیاں کاٹ ڈالین نماز سے پہلے آپنے فرمایا جب انکو دیکھا نماز سے پہلے اونہون نے ذبح ڈالا
قربانیونکو جسنے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جسنے نہین ذبح کیا وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر **باب اباحۃ**
الذبح بالمروۃ دہار دار پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت عن محمد بن صفوان انہ اصاب ارنبین ولم یجد حدیدۃ
یذبحھما بہ فذکاھما بمروۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصطدت ارنبین
فلم اجد حدیدۃ اذکیھما بہ فذکیتھما بمروۃ افاکل قال کل ترجمہ محمد بن صفوان نے دو خرگوش پکڑے اور انکو
چھری نملی ذبح کرنیکو تو اونہون نے تیز پتھر سے ذبح کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ
مینے دو خرگوش پکڑے لیکن چھری نملی تو مین نے تیز پتھر سے کاٹ لیا مین انکو کہاؤن آپنے فرمایا کہا عن زید بن ثابت
ان ذئبا نیب فی شاۃ فذبحوھا بالمروۃ فرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اکلھا ترجمہ زید بن ثابت سے
روایت ہے ایک بھیڑیے نے دانت مارے بکری کو (تو وہ مرنے لگی) اوسکو ذبح کردیا تیز پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اجازت دی اوسکی کہانے کی **اباحۃ الذبح بالعود** تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت عن عدی بن حاتم قال قلت
یا رسول اللہ انی ارسل کلبی فاخذ الصید فلا اجد ما اذکیہ بہ فاذبحہ بالمروۃ والعصا قال انھر الدم
بما شئت واذکر اسم اللہ عزوجل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ مین کتا چھوڑتا ہون پھر وہ
شکار پکڑتا ہے اور مجھے ذبح کرنیکو کچھ نہین ملتا تو مین ذبح کردیتا ہون تیز پتھر اور لکڑی سے آپنے فرمایا خون بہا دے جس سے
چاہے اور اللہ کا نام لے عن ابی سعید الخدری قال کانت لرجل من الانصار ناقۃ ترعی فی قبل احد فعرض
لھا فنحرھا بوتد فقلت لزید وتد من خشب او حدید قال لا بل خشب فاتی النبی صلی اللہ علیہ و
سلم فسالہ فامرہ باکلھا ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا ایک انصاری کی اونٹنی چرا کرتی تھی احد پہاڑ کیطرف اوسکو
کچھ عارضہ ہوگیا تو اوس نے نحر کردیا کھونٹی سے ایوب نے کہا مین نے زید بن اسلم سے پوچھا لکڑی کی کھونٹی یا لوہے کی اونہون
نے کہا لکڑی کی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے اجازت دی اوسکی کہانیکی **النھی**
عن الذبح بالظفر ناخون سے ذبح کرنے کی ممانعت عن رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ما انھر الدم وذکر اسم اللہ فکل الا بسن او ظفر ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو چیز بہاوے خون کو اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کہا اوسکو مگر دانت اور ناخون سے ذبح کرنا درست نہین عن رافع بن
خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیست معنا مدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما
انھر الدم وذکر اسم اللہ عزوجل فکلوا ما لم یکن سنا او ظفرا وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما
الظفر فمدی الحبش ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملینگے (اور وہان جانور بھی ملینگے)
ہمارے پاس چھری نہین ہے آپنے فرمایا جو چیز خون کو بہا دے اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کہا اوسکو جب تک دانت یا ناخون ہو اور اسکا سبب

بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے (حیوان کی تو اوس سے ذبح کیونکر جائز ہوگا) اور ناخون حبشیوں کی چھری ہے حبشی (کہ وہ ناخون نہیں کترتے اور جانور کو اوسی سے کاٹ لیتے ہیں اور وہ کافر ہیں تو اونکی مشابہت نہ کرنا چاہیے)

باب الامر باحداد الشفرة چھری کے تیز کرنیکا حکم (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) **عن** شداد بن اوس قال ثنتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہے کہ دو باتیں یاد رکھی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر یا رکھی ہیں میں نے آپ نے فرمایا اللہ نے سب پر احسان فرض کیا ہے تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (کہ مقتول کو زیادہ تکلیف نہ ہو یعنی نہیں کہ تکلیف دیکر مارڈالو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اور اپنی چھری تیز کر لو اور جانور کو آرام دو

باب الرخصة فی نحر ما یذبح وذبح ما ینحر اگر اونٹ کو ذبح کریں نحر کی بدلے اور دوسری جانوروں کو نحر کریں ذبح کی بدلے تو کچھ قباحت نہیں **عن** اسماء بنت ابی بکر قالت نحرنا فرسا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکلناه **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑے کو نحر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر کھایا اوسکو

باب ذکاة التی قد نیب فیها السبع جس جانور میں درندہ دانت مارے اوسکا ذبح کرنا **عن** زید بن ثابت ان ذئبا نیب فی شاة فذبحوها بمروة فرخص النبی صلی الله علیه وسلم فی اکلها **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے ایک بھیڑیے نے دانت مارا ایک بکری میں تو لوگوں نے اوسکو ذبح کر دیا پتھر سے آپنے اجازت دی اوسکی کھانیکی

ذکر المتردیة فی البئر التی لا یوصل الی حلقها ایک جانور کنوئیں میں گر پڑے اور نہ ہاتھ لگے تو اوسکو کیونکر حلال کریں **عن** ابی العشراء عن ابیه قال قلت یا رسول الله اما تکون الذکاة الا فی الحلق واللبة قال لو طعنت فی فخذها لاجزأ عنک **ترجمہ** ابو العشراء سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے (مالک دارمی سے) اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ذکوة حلق اور سینہ میں ضروری ہے آپنے فرمایا اگر تو جانور کے ران میں کونچا مارے تو بھی کافی ہے **ف** یعنی ضرورت کے وقت جب حلق یا سینے میں ذبح اور نحر ممکن نہ ہو تو جس طرح سے ہو سکے کریں

باب ذکر المنفلتة التی لا یقدر علی اخذها اگر ایک جانور بگڑ جاوے جسکو پکڑ نہ سکیں **عن** رافع قال قلت یا رسول الله انا لاقوا العدو غدا ولیس معنا مدی قال ما انهر الدم وذکر اسم الله فکل ما خلا السن والظفر قال فاصاب رسول الله صلی الله علیه وسلم نهبا فند بعیر فرماه رجل بسهم فحبسه فقال ان لهذه النعم اوابد کاوابد الوحش فما غلبکم منها فافعلوا به هکذا **ترجمہ** رافع سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھری نہیں آپنے فرمایا جس سے خون بہ جاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کھا مگر ناخون اور دانت رافع نے کہا پھر رسول اللہ صلعم کو لوٹ ملی اوسمیں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے تیر اوسکو مارا وہ ٹھہر گیا آپنے فرمایا ان جانوروں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے (یعنی ہاتھ نہ آوے) اوسکے ساتھ ایسا ہی کرو **عن** رافع بن خدیج قال قلت یا رسول الله انا لاقوا العدو غدا ولیس

مُدَى قَالَ أَمَّا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةَ غَنَمٍ أَوْ إِبِلٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں اسکا سبب بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخون سے ذبح کا درست نہ ہونیکا) دانت تو ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھری ہے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ إِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے احسان فرض کیا ہے ہر چیز پر (یعنی سب پر رحم کرنا چاہیے) تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو اور آرام دو جانور کو

باب حُسْنُ الذَّبْحِ اچھی طرح ذبح کرنا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس کی وہی روایت ہے جسکا ترجمہ ابھی گزرا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبِيحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ اوپر گزر چکا

وَضْعُ الرِّجْلِ عَلَى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ قربانی کے جانور کے پہلو پر ذبح کرتے وقت پاؤں رکھنا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو کالی اور سفید تھے سینگ دار اور تکبیر کہی اور بسم اللہ کہی (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا) اور میں نے دیکھا آپ کو ذبح کرتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اپنا پاؤں انکے پہلو پر رکھے ہوئے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا تم نے یہ حدیث انس سے سنی انہوں نے کہا ہاں

تَسْمِيَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ قربانی کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ فَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے وہی روایت جسکا ترجمہ ابھی گزرا

التَّكْبِيرُ عَلَيْهَا اللہ اکبر کہنا قربانی کاٹتے وقت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

ذَبْحُ الرَّجُلِ أُضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَطَأُ عَلَى

صِفَاحِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ذبح الرجل غير اضحيته** ایک آدمی دوسرے کی قربانی ذبح کرسکتا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر بعض بُدْنِهِ بِيَدِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنی کچھ اونٹونکو اپنی ہاتھہ سے نحر کیا اور باقی اونٹونکو اور شخص نے نحر کیا (حضرت علی نے) **نحر ما يذبح** جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے اوسکو نحر کرے تو درست ہے **عن** اسماء قالت نحرنا فرسا على عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاكلناه ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہمنے نحر کیا ایک گھوڑے کو رسول اللہ صلعم کے زمانے میں پھر کھایا اوسکو۔ اسکے خلاف روایت کیا عبدہ بن سلیمان نے وہ روایت یہ ہے **عن** اسماء قالت ذبحنا على عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسا ونحن في المدينة فاكلناه ترجمہ اسماء سے روایت ہے ہمنے ذبح کیا رسول اللہ صلعم کے زمانے میں جب ہم مدینہ میں تھے ایک گھوڑے کو پھر کھایا اوسکو (شاید ذبح سے بھی نحر مراد ہے واللہ اعلم) **من ذبح لغير الله عز وجل** جو شخص ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے **ف** ذبح کرنا یعنی خون بہانا ایسا کام ہے جو خاص خدا کے لیے چاہیے اگرچہ گوشت دوسرے کاموں میں صرف کیا جاوے جیسے عقیقہ کے لیے یا مہمان کو کھلانے کے لیے پھر جو کوئی ذبح کرے کسی اور کے لیے یعنی اوسکی رضا جاننے کا جیسے بادشاہوں کی تعظیم کے لیے (بھینٹ کے لیے) کاٹتے ہیں یا سید احمد کبیر کی گائے یا شیخ سدو کے بکرے کاٹتے ہیں یا ادب الاشاہ کی تعظیم کے لیے مزارونمیں تو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیوے مگر یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے بعضونکا قول یہ بھی ہے کہ جب ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا تو وہ حلال ہے **عن** عامر بن واثلة قال سأل رجل عليا هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسر اليك شيئا دون الناس فغضب علي حتى احمر وجهه وقال ما كان يسر الي شيئا دون الناس غير انه حدثني باربع كلمات وانا وهو في البيت فقال لعن الله من لعن والده ولعن الله من ذبح لغير الله ولعن الله من آوى محدثا ولعن الله من غير منار الارض ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کیا تم کو رسول اللہ صلعم پوشیدہ کچھ باتیں بتلاتے تھے جو اور لوگوں سے نہیں کہتے تھے یہ سنکر حضرت علی کو غصہ آیا یہانتک کہ اونکا چہرہ سرخ ہوگیا (کیونکہ نبی کی شان نہیں کہ ایک سے کچھ کہیں اور دوسرے سے کچھ) اور کہا مجھسے کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں البتہ ایک بار میں اور آپ گھر کے اندر تھے آپنے چار باتیں فرمائیں ایک تو یہ کہ لعنت کرے اللہ اوسپر جو اپنے باپ پر لعنت کرے دوسری یہ کہ لعنت کرے اللہ اوسپر جو ذبح کرے سوا خدا کے کسی کے لیے تیسری یہ کہ لعنت کرے اللہ اوسپر جو بدعتی کو جگہ دیوے (یعنی اوسکی مدد کرے اور اوس کی بدعت سے خوش ہو) چوتھی یہ کہ لعنت کرے اللہ اوسپر جو زمین کے نشانی کو (جس سے چلنے والونکو راہ معلوم ہو جیسے کہ میل مینار وغیرہ) بدلے **النهي عن الاكل من لحوم الاضاحي بعد ثلث وعن امساكها** قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانا اور اوسکا رکھہ چھوڑنا منع ہے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تؤكل لحوم الاضاحي بعد ثلث ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (بلکہ بانٹ دینا چاہیے) **عن** ابی عبید مولی ابن عوف قال شهدت علي بن ابي طالب كرم الله وجهه في يوم عيد بدأ بالصلوة قبل

الخطبة ثم صلى بلا اذان ولا اقامة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى ان يمسك احد من نسكه شيئا فوق ثلثة ايام ترجمہ ابو عبید سے روایت ہے جو مولی تھے ابن عوف کے میں حضرت علی کے ساتھ عید کی تو اونہوں نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے بغیر اذان اور اقامت کے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ منع کرتے تھے قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے عن علی بن ابی طالب قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهاكم ان تأكلوا لحوم نسككم فوق ثلث ترجمہ حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا تم کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ لا اذن في ذلك تين دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے اور اوسکے کھانے کی اجازت عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلث ثم قال كلوا وتزودوا وادخروا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے پھر فرمایا کہاؤ اور توشہ کرو سفر کا اور رکھ چھوڑو تو منسوخ کی حدیثیں منسوخ ہو گئیں عن عبد الله بن خباب ان ابا سعيد الخدري قدم من سفر فقدم اليه اهله لحما من لحوم الاضاحي فقال ما انا باكله حتى اسأل فانطلق الى اخيه لامه قتادة بن النعمان وكان بدريا فسأله عن ذلك وقال انه قد حدث بعدك امر نقضا لما كانوا ينهون عنه من اكل لحوم الاضاحي بعد ثلثة ايام ترجمہ عبد اللہ بن خباب سے روایت ہے ابو سعید خدری سفر سے آئے اون کے گھر والوں نے اونکو سامنے قربانی کا گوشت رکھا (جو بچا کر رکھ چھوڑا تھا) اونہوں نے کہا میں اسکو نہیں کہاؤنگا جب تک پوچھ نہ لوں پھر اپنے ماں جائے بہائی کے پاس گئے جنکا نام قتادہ بن نعمان تھا اور وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے اون سے پوچھا اونہوں نے کہا تمہارے بعد نیا حکم ہوا جس سے وہ حکم ٹوٹ گیا تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کہانے کا عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحوم الاضاحي فوق ثلثة ايام فقدم قتادة بن النعمان وكان اخا ابي سعيد لامه وكان بدريا فقدموا اليه فقال اليس قد نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو سعيد انه قد حدث فيه امر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا ان نأكله فوق ثلثة ايام ثم رخص لنا ان نأكله وندخره ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے قتادہ بن النعمان جو ابو سعید کے اخیافی (یعنی ماں ایک باپ دو) بہائی تھے سفر سے آئے اور وہ بدری تھے (یعنی بدر کی لڑائی میں موجود تھے) اون کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو اونہوں نے کہا کیا رسول اللہ صلعم نے اس سے منع نہیں کیا ہے ابو سعید نے کہا اب میں ایک تازہ حکم ادہر ہوا پہلے رسول اللہ صلعم نے ہم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے پھر اجازت دی کھانے کی اور رکھ چھوڑنے کی عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني كنت نهيتكم عن ثلث عن زيارة القبور فزوروها ولتزدكم زيارتها خيرا ونهيتكم عن لحوم الاضاحي بعد ثلث فكلوا منها وامسكوا ما شئتم ونهيتكم عن الاشربة في الاوعية فاشربوا في اي وعاء شئتم ولا تشربوا مسكرا ولكن لا تحملوا مسكرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین باتوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے (کیونکہ شرک کا زمانہ قریب تھا) لیکن اب زیارت کرو اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ (یعنی یہ نہیں کہ زیارت کرنے جاؤ اور وہاں جاکر روؤ پیٹو چلاؤ تو اور گنہگار ہو جاؤ) دوسرے

قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کہانے سے (کیونکہ اُس زمانے میں محتاج لوگ بہت تھے) اب کہاؤ اور رکھو جبتک چاہو (محمد کی روایت میں کچھ نہیں ہے) تیسرے نبیذ بنانے سے بعضے برتنوں میں (جن میں پہلے شراب بنا کرتا تھا لاکھی تونبی وغیرہ) اب جن برتن میں چاہو پیو لیکن وہ شراب نہ ہو جو نشہ لاوے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں تم کو منع کیا تھا قربانیوں کا گوشت تین روز کے بعد کہانے سے اور نبیذ بنانے سے اور برتنوں میں سوا مشکیزہ کے اور قبروں کی زیارت سے لیکن اب کہاؤ قربانیوں کا گوشت جبتک چاہو اور توشہ کرو سفر کے لیے اور رکھ چھوڑو اور جو شخص چاہے قبروں کی زیارت کرے کیونکہ قبروں کی زیارت سے آخرت یاد آتی ہے (کہ ایک دن ہم کو بھی اس دنیا سے سفر کرنا ہے) اور پیو ہر برتن میں لیکن نشہ لانیوالی شراب سے بچو

الْإِدِّخَارُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنا (سو کہا کر) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَادَّخِرُوا ثَلَاثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَفِعُونَ مِنْ أَضَاحِيهِمْ يَجْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِي نَهَيْتَ مِنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ كُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایکبار بقرعید میں محتاجوں کا جھنڈ مدینہ میں آگیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین دن تک قربانی کا گوشت کہاؤ اور رکھو تاکہ لوگ خیرات کریں تو محتاجوں کا پیٹ بھرے۔ بعد اسکے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے اسکی چربی اٹھا رکھتے تھے اور اسکی کھالوں سے مشکیں بناتے تھے آپ نے فرمایا پھر اب کیا ہوا لوگوں نے کہا آپ نے منع کر دیا قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے آپ نے فرمایا میں نے تو منع کیا تھا اس محتاجوں کے غول کی وجہ سے جو آن پہنچی تھی کہاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَأَحَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ ثُمَّ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبدالرحمن بن عابس سے روایت ہے اُنہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا میں حضرت عائشہ پاس گیا اور پوچھا کیا رسول اللہ صلعم منع کرتے تھے قربانی کے گوشت سے تین دن کے بعد انہوں نے کہا ہاں لوگ محتاج تھے تو آپ نے چاہا کہ جو مالدار ہو وہ غریب کو کھلاوے اسلیے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کر دیا پھر کہا میں نے محمد صلعم کی آل کو دیکھا (مراد آل سے آپ کے گھر والے اور بی بیاں ہیں) وہ پائے کہاتے تھے بکری کا پندرہ دن کے بعد (تو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا جائز ہوا) میں نے کہا کیوں ایسی تکلیف تو وہ ہنس گئیں اور بولیں کہ محمد صلعم کی آل نے تین دن برابر روٹی سالن سے پیٹ بھر کر نہیں کہایا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ كُنَّا نُخَبِّئُ الْكُرَاعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا ثُمَّ يَأْكُلُهُ ترجمہ
عابس نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے قربانیوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم لوگ اٹھا رکھتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے ایک مہینے تک پھر آپ کھاتے اوسکو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِمْسَاكِ الْأَضَاحِيِّ
فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز
سے زیادہ رکھنے سے پھر فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ (جبتک چاہو) **باب** ذَبَائِحِ الْيَهُودِ یہودیوں کا ذبح کیا ہوا جانور عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ قُلْتُ لَا أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک تھیلا چربی کا ہاتھ آیا خیبر کے روز میں اس سے لپٹ گیا اور
بولا یہ میں کسیکو نہیں دونگا پھر میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلعم کھڑے ہیں اور ہنس رہے ہیں میرے اس کہنے پر (اس سے معلوم ہوا کہ یہود
اور نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے جب وہ اللہ کے نام پر ذبح کریں) ذَبِيحَةُ مَنْ لَمْ يُعْرَفْ وہ جانور جسکا حال معلوم نہ ہو کہ ذبح کے
وقت اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ كَانُوا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ وَلَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ
أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے ٧ وكلوا
ہمارے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو معلوم نہ ہوتا کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں ہم نے پوچھا رسول اللہ
سے آپ نے فرمایا تم اللہ کا نام لیلو (کھاتے وقت) اور کھاؤ **تاویل** قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
اللَّهِ عَلَيْهِ اس آیت کی تفسیر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ
فَقَالُوا مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا تَأْكُلُوهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ أَكَلْتُمُوهُ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ آیت مت کھاؤ اون جانوروں کو جن پر اللہ
کا نام نہ لیا جاوے اوتری جب کہ کافر مسلمانوں سے بحث کی کہ جو اللہ ذبح کرے یعنی جو جانور مر جاوے اوسکو تم نہیں کھاتے اور
جسکو تم ذبح کرو اوسکو کھاتے ہو تو اونکا جواب ہو گیا کہ حلت اور حرمت میں اللہ کے نام سے بحث ہے یعنی جسکو ہم اللہ کا نام لیکر کاٹیں
وہ حلال ہے اور جو اللہ کا نام نہ لیں تو ہمارا کاٹا ہوا بھی حرام ہے اور مردار پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تو وہ حرام ہوگا **النَّهْيُ عَنِ**
الْمُجَثَّمَةِ (کسی جانور کو نشانہ بنا کر مارین تو وہ درست نہیں) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ
ترجمہ ابو ثعلبہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجثمہ درست نہیں یعنی وہ جانور جسکو کھڑا کرین تیروں یا گولیوں کے نشانہ لگانیکو پھر وہ
مر جاوے عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ فَإِذَا أُنَاسٌ يَرْمُونَ دَجَاجَةً فِي
دَارِ الْأَمِيرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ترجمہ ہشام بن زید نے کہا میں انس کے ساتھ
حکم بن ایوب پاس گیا وہاں لوگ امیر کے گھر میں ایک مرغی پر نشانہ لگا رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا ہے جانوروں کو
اسطرح باندھکر مارنیکا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُنَاسٍ وَهُمْ يَرْمُونَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ
فَكَرِهَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوا بِالْبَهَائِمِ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر نے کہا رسول اللہ نے دیکھا لوگوں کو ایک مینڈھے کو تیروں سے

مر رہی تہی اور اوسکو باندہ کر انپر مارا جاتا اوسکو اور فرمایا مت مثلہ کرو جانور کو مثلہ یہہ ہی کہ زندہ ہو یا مردہ اوسکی اعضا کاٹنا یا زخم لگانا

عن ابن عمر قال لعن رسول اللہ صلعم من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے لعنت کی اوسپر جو جاندار کو نشانہ بناوی تیر اور گولی لگانیکے لیے عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لعن اللہ من مثل بالحیوان ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو مثلہ کرے جانور سے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلعم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت بناو جاندار کو نشانہ عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلعم ان تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ وہی گزرا الخ

من قتل عصفورا بغیر حقہا یا جو شخص بیجا مارے چڑیا کو یا اوس سے بڑا عن عبد اللہ بن عمرو یرفعہ قال من قتل عصفورا فما فوقہا بغیر حقہا سألہ اللہ عز وجل عنہا یوم القیامۃ قیل یا رسول اللہ فما حقہا قال ان تذبحہا فتاکلہا ولا تقطع راسہا فیرمی بہا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ایک چڑیا یا اوس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ اوس سے پرسش ہوگی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہے آپ نے فرمایا حق یہہ ہے کہ اوسکو ذبح کرے پکڑ کر کہاوے اور یہہ نہیں کہ اوسکا سر کاٹ کر پہینکدے

عن الشرید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل عصفورا عبثا عج الی اللہ عز وجل یوم القیامۃ یقول یا رب ان فلانا قتلنی عبثا ولم یقتلنی لمنفعۃ ترجمہ شرید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایک چڑیا کو بیفائدہ مار ڈالے قیامت کے روز اللہ کے سامنے چلاویگی اور کہیگی اے پروردگار فلان شخص نے مجکو قتل کیا بیفائدہ یعنی اگر کہانے کے لیے مارتا تو مضائقہ نہ تہا بیفائدہ جانور کا خون کرنا مکروہ ہے

النہی عن اکل لحوم الجلالۃ جلالہ کی گوشت کہانے کی ممانعت ف جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست کہاتا ہو یا اکثر نجاست کہاتا ہو گائے ہو یا بکری مرغی ہو یا اور کوئی جانور ایسے جانور کا گوشت بعضوں کے نزدیک درست نہیں اور بعضوں کے نزدیک جب درست ہے کہ اوسکو کئی دن باندہ کر کہین اور پانی چارہ کہلاوین عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاہلیۃ وعن الجلالۃ وعن رکوبہا واکل لحمہا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دن منع کیا بستی کے گدہوں کی گوشت اور جلالہ سے یعنی اوسکا گوشت کہانے اور اوسپر سواری کرنے سے کیونکہ وہ نجس ہے تو سواری کرنے سے اوسکا پسینہ لگیگا اور بدن نجس ہوگا

النہی عن لبن الجلالۃ جلالہ کے دودہ پینے سے ممانعت عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المجثمۃ ولبن الجلالۃ والشرب من فی السقاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مجثمہ سے جسکے معنی اوپر گزر چکے اور جلالہ کے دودہ پینے اور مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے (اسلیے کہ منہ میں کوئی چیز نہ چلی جاوے) **آخر کتاب الضحایا** تمام ہوئی کتاب قربانیوں کی اور تمام ہوا تیسرا ربع کتاب سنن نسائی شریف کا اللہ کے فضل اور انعام سے

تم الربع الثالث ویتلوہ الربع الرابع ان شاء اللہ تعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب البیوع

کتاب بیچنے اور خریدنے کے مسایل میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَاِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر وہ کمائی ہے جسکو آدمی آپ کماوے (یعنی اپنی محنت سے کماوے) اور آدمی کا لڑکا بھی اوس کی کمائی میں ہے (پس لڑکے کا مال کھانا درست ہے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد تمھاری بہتر کمائی ہے تو کھاؤ اپنی اولاد کی کمائی سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ **ترجمہ** اوپر گزر چکا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَاِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ **ترجمہ** اوپر گزر چکا

باب اِجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

کمائی میں شبہوں سے پرہیز کرنا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ بَعْدَهُ اَحَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُتَشَابِهَاتٍ وَرُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً قَالَ وَسَاَضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَمٰى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَاِنَّهُ مَنْ يَّرْعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّخَالِطَ الْحِمٰى وَرُبَّمَا قَالَ اِنَّهُ مَنْ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ وَاِنَّ مَنْ يُّخَالِطُ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ اَنْ يَّجْسُرَ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب میں بعد آپ کے کسی کی نہ سنونگا میں نے سنا آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے (جس میں کوئی شبہ نہیں) اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے زنا چوری شراب خوری) ان دونوں کے بیچ میں بعض کام ایسے ہیں جن میں شبہ ہے (یعنی حرام اور حلال دونوں کے ساتھ مشابہ ہیں مراد وہ کام ہیں جنکی حلت اور حرمت میں اختلاف ہے) میں تم سے ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ جل جلالہ نے ایک روند بنائی ہے اور اللہ کی روند حرام چیزیں ہیں (اوسکے اندر آنے کا حکم نہیں) تو جو شخص جانور چرا دے گرد روند کے (یعنی روند سے دور نہ رہے اوسکے پاس چلا جاوے) تو قریب ہے کہ روند کے اندر چلا جاوے اوسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں میں پڑے تو قریب ہے کہ حرام کاموں میں بھی جا پڑے) جو شخص مشکوک کام کرنے لگے تو قریب ہے کہ اور جرأت کرے (اور جو یقینا حرام ہے اوسکو بھی کرنے لگے) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُبَالِي

الرجل من این اصاب المال من حلال او حرام ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون
پر ایک زمانہ آوے گا جب کوئی پروا نہ کریگا کہان سے مال پیدا کیا حلال سے خواہ حرام سے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان یاکلون الربوا فمن لم یاکلہ اصابہ من غبارہ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آویگا جب لوگ سود کھاوین گے اور جو نہ کھاویگا اوسکو بھی سود
کا غبار پہونچیگا (یعنی سوداگر خود نہ کھاویگا تو دوسرے دن کو کھلاویگا یا سود کے مقدمون مین گواہی یا وکالت کریگا)

باب التجارة سوداگری کا بیان

عن عمرو بن تغلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعة
ان یفشو المال ویکثر وتفشو التجارة ویظہر الجہل ویبیع الرجل البیع فیقول لا حتی استامر تاجر بنی
فلان ویلتمس فی الحی العظیم الکاتب فلا یوجد ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کی نشانیون مین سے یہ ہے کہ مال پھیل جاویگا اور بہت ہوگا اور تجارت پھیل جاویگی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک شخص
بیچیگا پھر کہیگا نہین جبتک مین فلان سوداگر سے مشورہ نہ کرلون اور ایک بڑے محلے مین ڈھونڈین گے لکھنے والے کو کوئی نہ ملیگا
(یعنی قدر علم گھٹ جاویگا)

باب ما یجب علی التجار من التوقیۃ فی مبایعتہم سوداگرون کو خرید وفروخت مین کس قاعدے پر
عمل کرنا چاہیے

عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یفترقا
فان صدقا وبینا بورک فی بیعہما وان کذبا وکتما محق برکۃ بیعہما ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونون کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہون اگر سچ بولین گے اور جو کچھ عیب ہو اوسکو بیان کر دیوین گے تو اون کی بیچنے
مین برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولینگے (قیمت مین) اور عیب چھپا دینگے تو اون کی بیچنے کی برکت جاتی رہیگی (اور بعوض نفع کے نقصان ہوگا)
ف تاجر کو راستی اور دیانتداری بہت ضروری ہے جو تاجر سچائی اور دیانتداری لازم کرلیگا اوسکی تجارت مین ترقی ہوگی

المنفق سلعتہ بالحلف الکاذب جھوٹی قسم کھا کر اپنا اسباب بیچنے والا

عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم
القیمۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم فقرأہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ذر
خابوا وخسروا قال المسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب والمنان عطاءہ ترجمہ ابوذر سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے اللہ بات نہین کریگا قیامت کے روز نہ انکیطرف دیکھیگا نہ اون کو پاک کریگا
(گناہون سے) اور اون کو دکھ کا عذاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آیت کو پڑھا تب ابوذر نے کہا خراب ہوئے وہ لوگ
اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنی ازار لٹکانے والا (غرور سے) دوسرے اپنا اسباب بیچنے والا جھوٹی قسم کھا کر۔ تیسرے دیکر
احسان رکھنیوالا)

عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیمۃ ولا یزکیہم
ولہم عذاب الیم الذی لا یعطی شیئا الا منہ والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالکذب ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کیطرف نہیں دیکھیگا قیامت کے روز نہ اون کو پاک کریگا اور ان کو

دو کہ کی مار ہے۔ ایک تو وہ جو کوئی چیز نہیں دیتا اگر احسان لکھتا ہے (یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتایا کرتا ہے)
دوسری وہ جو ازار لٹکاتا ہے ٹخنوں سے نیچی تیسری وہ جو اپنا مال بیچتا ہے جھوٹ بول کر عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ
ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بچو تم بہت قسم
کہانے سے فروخت میں اس لیے کہ پہلی قسم سے مال بکتا ہے پھر برکت کہو دیتی ہے (جب لوگوں کو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ
بات بات میں قسم کہاتا ہے تو کوئی اوس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کرتا) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم سے مال بکجاتا ہے لیکن کمائی مٹ جاتی ہے

الْحَلِفُ الْوَاجِبُ لِلْخَدِيعَةِ فِي الْبَيْعِ فریب دور کرنے کے لیے قسم کھانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ
إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيلِ مِنْهُ
وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لِدُنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلَى سِلْعَةٍ
بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ اون کیطرف دیکھیگا اور اون کو دکھ
کا عذاب ہے۔ ایک تو وہ جسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی ہو راستے میں اور وہ منع کرے مسافر کو پانی لینے سے۔ دوسری وہ شخص جو
کسی امام سے بیعت کرے دنیا کے لیے اگر وہ اوسکو دنیا دیوے تو بیعت پوری کرے اور جو نہ دیوے تو پوری نہ کرے۔ تیسری وہ
شخص جو عصر کے بعد ایک شخص سے مول کرے پھر وہ (یعنی بیچنے والا) کہے یہ چیز اتنے کو لی گئی ہے اور دوسرا اوس کو سچ جانے
لیکن درحقیقت اوس نے اتنے دام نہیں دیے تھے بلکہ خریدار کے ٹھگنے کے لیے کہہ دیا)

الْأَمْرُ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِينَ بِقَلْبِهِ فِي حَالِ بَيْعِهِ جو شخص بیچنے میں سچی قسم کھاوے اوسکو صدقہ دینے کا حکم

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ
قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّي أَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّينَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا بِهِ أَنْفُسَنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ
بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے ہم مدینہ کے بازار میں مال بیچتے تھے
اور خریدتے تھے اور ہم اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (سمسار کہتے ہیں دلال کو) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگوں پاس آئے اور ہمارا نام اوس سے اچھا رکھا جو ہم نے رکھا تھا (یعنی تجار رکھا) اور فرمایا اے جماعت تجار کے (یعنی
سوداگروں کے) تمہاری بیع میں قسم آتی ہے اور لغو باتیں بھی نکلتی ہیں تو ملا دو اوسکو ساتھ صدقہ کے

وُجُوبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا جب تک بایع اور مشتری جدا نہ ہوں اونکو اختیار ہے

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ بَیَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِکَ لَہُمَا فِیْ بَیْعِہِمَا وَاِنْ کَذَبَا
وَکَتَمَا مُحِقَ بَرَکَۃُ بَیْعِہِمَا **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع (بیچنے والا) اور مشتری
(خریدنیوالا) دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں **ف** اگر ان کو نقصان معلوم ہو تو بیع کو فسخ کر ڈالیں گو زبان سے قبول
اور منظور کر چکے ہیں **ت** اگر وہ عیب کو بیان کریں گے اور سچ بولیں گے تو ان کے بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں
گے اور چھپا دیں گے تو ان کی بیع کی برکت مٹجاویگی **ذکر** الاختلاف علی نافع فی لفظ حدیثہ نافع کی حدیث کے
راویوں کا اختلاف حدیث کے الفاظ میں **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان
کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنیوالا اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہے اپنے ساتھی پر یعنی مشتری کو اختیار ہے قیمت پھیر لینے کا اور
واپس دینے کا اسیطرح بائع کو اختیار ہے چیز پھیر لینے کا اور قیمت واپس دینے کا اگر نقصان معلوم ہو جبتک دونوں جدا نہ ہوں
مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی گئی ہے (یعنی پھیر نے کا اقرار ہوا گیا ہے وہاں تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہے **عن**
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان فی الخیار ما لم یفترقا او یکون خیارا **ترجمہ** ابن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا اختیار کی
شرط ہو **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتبایعان بالخیار ما لم یتفرقا الا ان یکون
البیع کان عن خیار فان کان البیع عن خیار فقد وجب البیع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے
لیکن اختیار باقی رہتا ہے بموجب شرط کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبایع
المتبایعان فکل واحد منہما بالخیار من بیعہ ما لم یفترقا او یکون بیعہما عن خیار فان کان فقد وجب
البیع **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یفترقا
او یقول احدہما للآخر اختر **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان فی الخیار حتی یفترقا او یکون بیع خیار
وربما قال نافع او یقول احدہما للآخر اختر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری
دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو یا ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے (یعنی اپنی وہ اختیار
کی شرط کر لے اور دوسرا منظور کر لیوے) **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تبایع الرجلان فکل
واحد منہما بالخیار حتی یفترقا وقال مرۃ اخری ما لم یتفرقا وکانا جمیعا او یخیر احدہما الآخر فان
خیر احدہما الآخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع فان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منہما البیع فقد
وجب البیع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی معاملہ کریں بیع کا تو ہر ایک کو ان میں

سے اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے کو اختیار دیدیوے اگر اختیار دیدیوے تو بیع اسی ہی شرط پر ہوگی اور بیع پوری ہو جاوے گی (لیکن اختیار رہیگا بسبب شرط کے) اگر جدا ہوئے بیع کرنے کے بعد اور کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع لازم ہو گئی **عن** ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المتبايعين بالخيار في بيعهما ما لم يفترقا الا ان يكون البيع خيارا قال نافع وكان عبد الله اذا اشترى شيئا يعجبه فارق صاحبه **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے اپنی بیع میں جبتک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ بیع بالخیار ہو (یعنی اوسمیں شرط ہو اختیار کی تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہیگا) نافع نے کہا عبد اللہ جب کوئی چیز ایسی خریدتے جو اون کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے (خریدنے کے بعد تا وہ فسخ نہ کر سکے) **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المتبايعان لا بيع بينهما حتى يتفرقا الا بيع الخيار **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری میں بیع پوری نہیں ہوتی جبتک جدا نہ ہوں مگر بیع الخیار (وہ پوری ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے)

ذکر الاختلاف على عبد الله بن دينار في لفظ هذا الحديث اس حدیث کے الفاظ میں عبد اللہ بن دینار پر راویوں کا اختلاف

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بيعين لا بيع بينهما حتى يتفرقا الا بيع الخيار **عن** عبد الله بن عمر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل بيعين فلا بيع بينهما حتى يتفرقا الا بيع الخيار **عن** ابن عمر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل بيعين لا بيع بينهما حتى يتفرقا الا بيع الخيار **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بيعين فلا بيع بينهما حتى يتفرقا الا بيع الخيار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بائع اور مشتری کی بیع پوری نہیں ہوتی جبتک جدا نہ ہوں لیکن بیع الخیار **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا او يكون بيعهما عن خيار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا اونکی بیع بالخیار ہو **عن** سمرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار حتى يتفرقا او ياخذ كل واحد منهما من البيع ما هوي ويتخايران ثلث مرات **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا ہوں یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کے موافق پورا کرے اور تین بار اختیار کر لیں بیع کو **ف** یعنی ایجاب و قبول کے بعد دونوں ایک دوسرے کو فسخ کا اختیار دیں لیکن ہر ایک بیع پر راضی ہو اور اسکو نافذ کرے تو پھر اختیار نہ رہیگا **عن** سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا او ياخذ احدهما ما رضي من صاحبه او هوي **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

وجوب الخيار للمتبايعين قبل افتراقهما بابدانهما جبتک بائع اور مشتری ایک دوسرے سے جدا نہوں (یعنی ان کے بدن اپنی جگہ سے ہٹیں نہیں) تب تک اون کو اختیار ہے **عن** حكيم

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں مگر جب بیع خود خیار کے ساتھ ہو (تو اوس میں اختیار رہیگا جدا ہونے کے بعد بھی) اور نہیں درست ہے ایک کو دوسرے سے جدا ہونا اس ڈر سے کہ وہ فسخ نہ کرے ف مگر شاید یہ ممانعت تنزیہی ہے اس لیے کہ دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب کوئی بیع کرتے اور چاہتے کہ فسخ نہو تو بیع کے بعد تھوڑی دور چلے جاتے پھر لوٹ آتے امام نووی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مراد تفرق سے تفرق بالابدان ہے جیسے ابن عمر نے سمجھا اور لوگ کہتے ہیں اس حدیث کے نہ تفرق بالاقوال جیسے امام ابو حنیفہ رح نے کہا ہے

مَنْ قَالَ لَا خِلَابَةَ فِي الْبَيْعِ بیع میں ٹھگا جانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَاعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا میں ٹھگا جاتا ہوں بیع میں آپنے فرمایا جب تو بیچے تو کہہ فریب نہیں ہے (اس لیے کہ میں واقف ہوں بیع میں تو مسلمان کو لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کا نقصان نکرے) وہ جب بیچتا تو یہی کہتا (لوگ اوس پر رحم کرتے اور اوسکا نقصان جائز نہ رکھتے) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص کے عقل میں نقصان تھا وہ بیچا کرتا تھا اوس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور شکایت کی آپنے فرمایا جب تو بیچا کر تو کہا کر فریب نہیں ہے

الْمُحَفَّلَةُ جانور کی چھاتی میں دودھ جمع کرکے اوسکو بیچنا تاکہ خریدار دھوکا کھا کر زیادہ قیمت دیوے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الشَّاةَ اَوِ اللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهَا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے بکری یا اونٹنی بیچے تو اوسکی چھاتی میں دودھ اکٹھا نکرے

اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُصَرَّاةِ

وَهُوَ اَنْ يَّرْبِطَ اَخْلَافَ النَّاقَةِ اَوِ الشَّاةِ وَيُتْرَكَ مِنَ الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيْدَ مُشْتَرِيْهَا فِيْ قِيْمَتِهَا لِمَا يَرٰى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا ترجمہ مصراۃ کے بیچنے سے ممانعت مصراۃ وہ جانور ہے جیسے بکری یا اونٹنی یا گائے یا بھینس) دو تین دن تک اوسکا دودھ نہ دوہوے یہانتک کہ اوسکی چھاتی میں دودھ جمع ہو جاوے اور خریدار اوس کا دودھ بہت سمجھ کر قیمت بڑھاوے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا تُحَفِّلُوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو آگے جاکر قافلہ سے (جو غلہ لیکر شہر میں آتا ہو اور اوسکو شہر کا نرخ معلوم نہو تو دھوکا دیکر اوس سے سستا خرید لے پھر شہر میں مہنگا بیچے) اور مت دودھ بند کرو اونٹ اور بکری کا اگر کوئی ایسا جانور خریدے (جس کا دودھ اکٹھا کیا گیا ہو) تو اوسکو اختیار ہے اگر چاہے رکھے اگر چاہے پھیر دے

اور ایک صاع کہجور دیدیوے (اوس دودھ کے بدلے مین جو خریدار نے استعمال کیا) عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشتری مصراۃ فان رضیہا اذا حلبہا فلیمسکہا وان کرہہا فلیردہا
ومعہا صاع من تمر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص دودھ رکا ہوا جانور خریدے اگر پسند آوے اوسکو رکھ لیوے نہین تو پھیر دیوے اور ایک صاع کہجور پھیر دیوے

عن ابی ہریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع محفلۃ او مصراۃ فہو بالخیار ثلثۃ
ایام ان شاء ان یمسکہا امسکہا وان شاء ان یردہا ردہا وصاعا من تمر لا سمراء ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ رکا ہوا جانور خریدے تو اوس کو تین
دن تک اختیار ہے اگر چاہے اوسکو رکھ لیوے اور اگر چاہے اوسکو پھیر دیوے اور ایک صاع کہجور کا نہ گیہون کا پھیر دیوے
(دودھ کی قیمت مین عرب مین گیہون کی قیمت کہجور سے زیادہ ہے) **الخراج بالضمان** نفع اوسی شخص کا
ہے جو ضامن ہو مال کا عن عائشۃ قالت قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخراج بالضمان ترجمہ ام المؤمنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ نفع ضمان کے ساتھ ہے **ف**
یہہ حدیث ایک بڑا کلیہ ہے جس مین سے فقہا نے بہت مسائل نکالے ہین مطلب اسکا یہہ ہے کہ جس شخص پر مال کا تاوان ہو یعنی اگر
تلف ہو جاوے تو اوسی کا نقصان ہو وہی اوسکی نفع کا مستحق ہے ف مثلا ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اوس سے محنت کرائی
بعد اوس کے کوئی عیب معلوم ہوا اور غلام بائع کو پھیر اگیا تو مزدوری کا پیسا خریدار کا ہوگا اس لیے کہ اگر غلام ہلاک ہو جاتا تو
مشتری کا نقصان ہوتا بائع سے کچھ غرض نہ تھی **بیع المہاجر للاعرابی** جو شخص ایک شہر مین ہجرت کرکے آیا ہو یعنی
وہان کا رہنے والا ہو گیا ہو وہ باہر والے کا مال بیچے عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التلقی
وان یبیع مہاجر للاعرابی وعن التصریۃ والنجش وان یستام الرجل علی سوم اخیہ وان تسأل المرأۃ طلاق
اختہا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی سے **ف** یعنی بنجارون
سے شہر کے باہر جاکر ملنے سے تاکہ اون کو دھوکا دیکر شہر کا نرخ سستا بتاکر مال خرید لیوین **ف** اور مہاجر کو دیہاتی کا مال
بیچنے سے **ف** یعنی ایک گنوار غلہ لایا بیچنے کو اور وہ چاہتا ہے کہ آج کے نرخ پر بیچ ڈالے ایک شہری نے کہا یہ غلہ میرے پاس چھوڑ
جا مین جب مہنگا ہوگا تو بیچ دونگا اس سے منع کیا کیونکہ لوگون کا اس مین نقصان ہے **ف** اور تصریہ سے **ف** یعنی جانور کی
چھاتی مین دودھ جمع کرنا اور اوس کو نہ دوہنا تاکہ خریدار زیادہ دودھ سمجھ کر مہنگی قیمت کو خرید کرلے **ف** اور نجش سے **ف**
وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کے بہکانے کے لیے مول بڑہا دے تا وہ بیچارہ دھوکا کھا دے **ف** اور بھائی
کے مول پر مول کرنا جب ایک بیپاری سے مول ٹھہر چکا ہو اور بائع سے مستامن ہوگیا ہو اور اپنی سوکن کے طلاق کرلینی خاوند سے کہنا)

بیع الحاضر للبادی شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبیع حاضر لباد وان

كان اباه او اخاه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے
اگرچہ اسکا باپ یا بھائی ہو ف اس حدیث کی تفسیر اوپر گزر چکی عن انس بن مالك قال نهينا ان يبيع حاضر لباد
وان كان اخاه او اباه ترجمہ اوپر گزرا عن انس قال نهينا ان يبيع حاضر لباد ترجمہ اوپر گزرا عن جابر يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض ترجمہ جابر رضی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہری باہر والے کا مال چھوڑ دو لوگوں کو (یعنی آزاد کر دو ان کو جیسا چاہیں
جسکے ہاتھ چاہیں بیچیں) اللہ روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا تلقوا الركبان للبيع ولا يبيع بعضكم على بيع بعض ولا تناجشوا ولا يبيع حاضر لباد ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو تم آگے جا کر قافلے سے (جو غلہ وغیرہ لایا ہو) مال خریدنے
کو (جبتک شہر میں نہ آوے) اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر (ضد سے اور عداوت سے تاکہ اسکا مال نہ بکے) اور
مت نجش کرو اور نہ بیچے شہری دیہاتی کے لیے (یعنی اسکا دلال نہ بنے) عن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه و
سلم انه نهى عن النجش والتلقي وان يبيع حاضر لباد ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا نجش سے اور قافلے سے آگے جا کر ملنے سے اور شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے **التلقي** قافلے سے آگے جا کر ملنا عن
ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن التلقي ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا تلقی سے (یعنی آگے جا کر قافلے کی ملاقات سے) اس لیے کہ اس میں دھوکا ہے قافلے والوں کو ان کو شہر کا نرخ معلوم نہیں
وہ اس کے ہاتھ سستا بیچ ڈالیں گے) عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تلقي الجلب حتى يدخل بها
السوق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے جب تک
وہ بازار میں آوے (اور خود نرخ نہ دیکھ لیوے) عن ابن عباس قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يتلقى الركبان و
ان يبيع حاضر لباد قلت لابن عباس ما قوله حاضر لباد قال لا يكون له سمسارا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے (بستی کے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے
سے طاؤس نے کہا (جو راوی ہیں اس حدیث کا) میں نے ابن عباس سے پوچھا اس سے کیا مراد ہے کہ شہری نہ بیچے دیہاتی کے
لیے انہوں نے کہا شہری دلال نہ بنے باہر والے کا عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلقوا
الجلب فمن تلقاه فاشترى منه فاذا اتى سيده السوق فهو بالخيار ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو قافلوں سے جو مال لیکر آویں اگر کوئی جا کر ملے اور مال خریدے پھر مال والا بازار میں آوے
(اور دیکھے کہ مجھے دھوکا دیا بازار میں اس مال کی قیمت زیادہ تھی) تو اسکو اختیار ہے اگر چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے اور دیا مال پھیر
لیوے **سوم الرجل على سوم اخيه** اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہر والا باہر والے کے لیے اور مت نجش کرو اور مت مول کرے کوئی اپنے بھائی کے مول پر جب اس سے مول ٹھہر چکا ہو اور بائع بیچنے کو مستعد ہو گیا ہو اور مت پیام دیوے اپنے بھائی کے پیام پر اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کو (یعنی اپنے خاوند سے نکسی کو بیاہ چکا ہو اسکو طلاق دیدے) تاکہ اوندیل لیوے جو اس کے برتن میں آتا تھا (یعنی اس خیال سے کہ اسکا حصہ بھی مجھ ملے گا) اور نکاح کر لیوے جو اللہ نے اسکی قسمت میں لکھا ہے اسکو ملیگا **بَيْعُ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ** اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے پر عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَبْتَاعَ أَوْ يَذَرَ ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے کوئی اپنے بھائی کے بیچنے پر جبتک کہ خریدار اسکا مال خرید لیوے یا چھوڑ دیوے (اگر چھوڑ کر آگے چلے تو وہ اپنا مال بیچ سکتا ہے لیکن جبتک دوسرے سے مول ہو رہا ہے تب تک دخل نہ دیوے **اَلنَّجْشُ** نجش کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے ف نجش کی تفسیر اوپر گزر چکی (یعنی ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کے ٹھگانے کے لیے مول بڑھا دے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مت بیچے کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے پر اور مت بیچے شہری دیہاتی کے لیے اور مت نجش کرو اور زیادہ کرے اپنے بھائی کے بیچنے پر (یعنی ایک بھائی بیچ رہا ہے اب اس کے خریدار کو مت بھڑکا اور کہیں زیادہ دونگا) اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اوس کے برتن میں ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ بِهِ مَا فِي صَحْفَتِهَا ترجمہ اوپر گزرا **اَلْبَيْعُ فِيمَنْ يَزِيدُ** نیلام (ہراج) کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِيمَنْ يَزِيدُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور کمل نیلام کیا (یعنی ہراج کیا) **بَيْعُ الْمُلَامَسَةِ** بیع ملامسہ کا بیان ف ملامسہ کے معنے ایکدوسری کو چھونا یہ بیع جاہلیت میں ہوتی تھی جب ایکدوسرے کا کپڑا چھو لیتے تو بیع لازم ہو جاتی نہ ایجاب و قبول کرتے نہ مبیع کو دیکھتے جو چیز بیچی جاتی تھی اوس کو دیکھتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا بیع ملامسہ اور منابذہ سے اور اسکا بیان آگے آتا ہے **تَفْسِيرُ ذَلِكَ** اس کی تفسیر کا بیان عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ لَمْسِ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ
طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ سے وہ کیا ہے کپڑے کا چھونا اوسکو دیکھنا نہیں (کہ اندر سے کیسا ہے) اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ
ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیوے نہ اوسکو اولٹے نہ دیکھے **بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ** بیع منابذہ کا بیان ف
یہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مشتری بایع کی طرف اور بایع مشتری کی طرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازم ہو جاتی نہ ایجاب
وقبول کرتے نہ بیع کو جیسی طرح دیکھتے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ
وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ اور منابذہ سے بیع میں
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ترجمہ اوپر
گزرا **تَفْسِيرُ ذَلِكَ** اس کی تفسیر کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ أَنْ يَتَبَايَعَ الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ
أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ الثَّوْبَ فَيَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ سے اور ملامسہ سے ملامسہ یہ ہے کہ دو آدمی رات کو دو کپڑوں پر معاملہ کریں ہر ایک دوسرے
کا کپڑا چھو لیوے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور وہ اوس کی طرف اسی پر بیع ہو عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهِ وَعَنِ
الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھو لے اوس کی طرف دیکھے نہیں۔ اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ ایک
آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیوے اور وہ اوسکو اولٹ کر نہ دیکھے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ
هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ يَعْنِي الْبَيْعَ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ
الْبَيْعُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے
بیچنے سے لیکن دو طرح کے بیچنے وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں۔ منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے کہے جب میں یہ کپڑا پھینک
دوں تو بیع صحیح ہو گئی۔ اور ملامسہ یہ کہ کپڑے کو چھو لیوے اپنے ہاتھ سے نہ اوس کو کھولے نہ اولٹے جب چھو لے تو بیع لازم ہو گئی (اور
دو طرح کے پہناوے کو بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک مونڈھے پر ہو اور دوسرا مونڈھا کھلا ہو۔ دوسری یہ کہ گوٹ

مار کر بیچیں اور کپڑا اسطرح باندھے کہ ستر کھلا رہے عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين و
نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين عن المنابذة والملامسة وهي بيوع كانوا يتبايعون بها
في الجاهلية ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور منع کیا
دو بیعوں سے ایک منابذہ دوسری ملامسہ اور یہ دونو بیعیں جاہلیت کے زمانے میں لوگ کرتے تھے عن ابی هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن بيعتين اما البيعتان فالمنابذة والملامسة وزعم ان الملامسة
ان يقول الرجل للرجل ابيعك ثوبي بثوبك ولا ينظر واحد منهما الى ثوب الآخر ولكن يلمسه لمسا واما
المنابذة ان يقول انبذ ما معي وتنبذ ما معك ليشتري احدهما من الآخر ولا يدري كل واحد منهما كم
مع الآخر ونحوا من هذا الوصف ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو بیعوں سے
ایک منابذہ دوسرے ملامسہ سے اونہوں نے کہا ملامسہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے میں یہ کپڑا تیرے کپڑے کے بدلے
بیچتا ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف چھولیں اور منابذہ یہ ہے کہ ایک کہے جو تیرے پاس ہے
اوسکو پھینک دے اور دوسرا کہے جو تیرے پاس ہے اوسکو پھینک دے لیکن کسیکو معلوم نہ ہو کہ دوسرے کے پاس کتنا ہے اور جو
اوسکی مشابہ ہو بیع الحصاة کنکری کی بیع ف یہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مول لینے والا کہے کہ میں تیری چیز پر
جب کنکریاں ماروں اوسوقت بیع صحیح ہو جاوے گی یا بیچنے والا کہے میں تیرے ہاتھ وہ اسباب بیچونگا جسپر تیری کنکری لگے
یا اوتنی زمین بیچی جہاں تک تیری کنکری جاوے عن ابی هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع
الحصاة وعن بيع الغرر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کنکری کی بیع سے اور
دھوکے کی بیع سے (جیسے دریا کی مچھلی یا ہوا کی پرندے کو بیچنا) بيع الثمر قبل ان يبدو صلاحه پھلوں کا بیچنا اون کی
پختگی معلوم ہونے سے پہلے عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا الثمر حتى يبدو صلاحه
نهى البائع والمشتري ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو درخت پر
جبتک کہ اوسکی پختگی معلوم نہ ہو جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے (اس لیے کہ شاید پھل تباہ ہو جاویں تو مشتری کا مال مفت
لینا درست نہ ہوگا) اور مشتری کو خریدنے سے (تا مال اوسکا ضائع نہو) عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى عن البيع الثمر حتى يبدو صلاحه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھل کے
بیچنے سے جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہو (جب یقین ہو جاوے کہ اب یہ پک کر اوتر گئے اور خراب نہ ہونگے اوسوقت
بیچے) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبايعوا الثمر حتى يبدو صلاحها ولا تبتاعوا الثمر
بالتمر قال ابن شهاب حدثني سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن مثله سواء
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھلوں کو جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہو

اور درست ہے بیچنا پھلون کو بدلے مین پھلون کے (یعنی درخت پر کے پھلونکا اندازہ کرکے اوسکے برابر سوکھی پھلون کے بدلے مین مت بیچنا کیونکہ خوف ہے کمی اور بیشی کا) ابن شہاب نے کہا مجھسے سالم نے بیان کیا اپنے باپ عبد اللہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھل کو اوسی جنس کے بدلے مین بیچنے سے (اور دوسری پھل کے بدلے مین درست ہے کیونکہ جب جنس مختلف ہوئی تو سود کا احتمال جاتا رہا) عن عبد اللہ بن عمر یقول قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تبیعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین کھڑے ہوئے اور فرمایا مت بیچو پھلون کو جبتک اون کی بہتری کا حال نہ کھلے عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن المخابرۃ والمزابنۃ والمحاقلۃ وان یباع الثمر حتی یبدو صلاحہ وان لا یباع الا بالدراہم والدنانیر ورخص فی العرایا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے ف یعنی زمین کو کرایہ دینا پیداوار کے ایک حصہ پر یعنی ایک شخص کسی کو زمین دے اس لیے کہ جوتے بووے اور جو اوس مین سے پیدا ہو اوس مین سے تہائی یا چوتہائی یا آدہا مجھکو دینا اس سے منع کیا کیونکہ اجرت مجہول ہے اور شاید کچھ پیدا نہ ہووے اور مزابنہ سے ف وہ بیچنا ہے کہ درخت پر کے پھلونکا اندازہ کرکے اوسکی برابر سوکھے پھلون کے بدلے مین بیچے مثلاً درخت پر کھجور کا اندازہ کیا کہ سو من کھجور اوتری گی اور اوسکو بیچا سو من کھجور کے بدلے مین اس سے منع کیا اس لیے کہ احتمال ہے کمی بیشی کا اور وہ حرام ہے جب جنس ایک ہو ف اور محاقلہ سے ف وہ بیچنا ہے کہ گیہون کا اندازہ کیا بالیون مین کہ کتنی من نکلیگا پھر اوتنی گیہون کے بدلے مین بیچ ڈالی اور غلون کا بھی یہی حکم ہے جب جنس ایک ہو کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا اور وہ ربوا ہے ف اور منع کیا پھلونکو بیچنے سے جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو اور منع کیا پھلون کے بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفیون کے بدلے مین اور رخصت دی عرایا مین ف عرایا جمع عریہ کی ہے جو ایک قسم ہے مزابنہ کی لوگ اپنے باغون مین ایک یا دو درخت محتاج اور مسکین کو دیتے پھر گھڑی گھڑی اوس کے باغ مین آنے سے تنگ ہو کر اوس کے درختون کا میوہ اندازہ کرکے اوسی قدر خشک میوہ دیکر خرید لیتے اسکو جائز کیا تاکہ محتاجون کو تکلیف نہ ہو اور اون کا دینا بند نہ ہو جاوے لیکن عریے کی مقدار پانچ وسق تک ہے اس سے زیادہ عریے نہیں وہ منع ہے ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المخابرۃ والمزابنۃ والمحاقلۃ وبیع الثمر حتی یطعم الا العرایا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور مزابنہ و محاقلہ سے اور پھلون کے بیچنے سے جبتک کہ وہ کہانے کے قابل نہ ہون اور اجازت دی عرایا کی عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی یطعم ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کے بیچنے سے جبتک وہ کہانے کے لائق نہ ہو

باب شراء الثمار قبل ان یبدو صلاحہا علی ان یقطعہا ولا یترکہا پھلونکا خریدنا اون کی پختگی سے پہلے اس شرط پر کہ کاٹ لیں گے اور درخت پر نہ رکھیں گے

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نهى عن بيع الثمار حتى تزهي قيل يا رسول الله وما تزهي قال حتى تحمر وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أرأيت إن منع الله الثمرة فبما يأخذ أحدكم مال أخيه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ فیہم
علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے جب تک خوشرنگ نہوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ خوش رنگ کیا آپ نے فرمایا سرخ
ہو جاویں (یعنی پختگی کے قریب گدر ہو جاویں اور اب کوئی آفت کا احتمال نہ رہے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اللہ پھلوں کو
روک دیوے (یعنی وہ نہ پکیں اور گر جاویں یا تباہ ہو جاویں) تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے میں
لیگا **وضع الجوائح** آفت کا نقصان دینا عن جابر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بعت من
أخيك ثمرا فأصابته جائحة فلا يحل لك أن تأخذ منه شيئا بم تأخذ مال أخيك بغير حق ترجمہ جابر رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور بیچے پھر اوس پر آفت آجاوے تو تجھ کو اوس کے مال میں
سے کچھ لینا درست نہیں آخر تو کس چیز کے بدلے میں اپنے بھائی کا مال لیگا (تو ضرور ہی کہ اگر سب پھل خراب ہو گئی تو سارا روپیہ پھیر
دیوے نہیں تو جتنا نقصان ہوا اوتنا روپیہ حساب سے مجرا دیوے) عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال من باع ثمرا فأصابته جائحة فلا يأخذ من أخيه وذكر شيئا على ما يأكل أحدكم مال أخيه
المسلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پھل بیچے پھر اوس پر آفت آوے تو وہ اپنے
بھائی کا مال نہ لیوے آپ نے کچھ فرمایا ایسا ہی یعنی آخر کس بات پر تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال کھاوے عن
جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم وضع الجوائح ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نقصان لوٹا دیا آفتوں کا عن أبي سعيد الخدري قال أصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في
ثمار ابتاعها فكثر دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدق الناس عليه فلم يبلغ
ذلك وفاء دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا ما وجدتم وليس لكم إلا ذلك ترجمہ ابو سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے پھل خریدی اون پر آفت آئی وہ بہت قرضدار
ہو گیا آپ نے فرمایا اوسکو صدقہ دو لوگوں نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا ادا نہ ہوا آپ نے (اوسکی قرضخواہوں سے) فرمایا
اب لے لو جو تم کو ملا بس اور کچھ نہیں ملیگا (یعنی اسقدر بھی غنیمت سمجھو جاننا چاہیے تو یہ تھا کہ جب پھلوں پر آفت آئی تھی تو تم کو
کچھ نہ ملتا) **بيع الثمر سنين** کئی سال کا میوہ بیچنا ف یہ جاہلیت کا رواج تھا کہ باغ کا مالک دو یا تین برس کا میوہ کسی کے ہاتھ
بیچتا ایسا میوہ پیدا نہو یا خراب ہو جاوے خریدار کا مال اوسکا نصیب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى
عن بيع الثمر سنين ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کئی برس کا میوہ بیچنے سے **بيع الثمر
بالتمر** درخت کے پھلوں کو سوکھی پھلوں سے بیچنا عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمر
بالتمر وقال ابن عمر حدثنا زيد بن ثابت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في العرايا ترجمہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو بیچنے سے اور تر ہو یا کھجور کے بدلے میں ابن عمر نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آپ نے اجازت دی عرایا کی اور اوپر اس کے معنے گذر چکے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور ایک معین ناپ کھجور کے بدلے میں بیچی جاوے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکلے تو زیادہ خریدار کی ہے اور جو کم نکلے تو اوسی کا نقصان ہے

بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ تازہ انگور سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے اور مزابنہ ہے درخت پر کھجور سوکھی کھجور کے بدلے ناپ کر بیچنا ناپ کر اور تازی انگور سوکھی انگور کے بدلے میں بیچنا ناپ کر

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں اور اوپر اوسکی تفسیر گذر چکی

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں خشک اور تر کھجور دینے کی

بَابُ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا عرایا میں انداز کر کے خشک کھجور دینا

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں پھلوں کے بیچے جانے کی انداز کر کے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع میں ساتھ خشک کھجور کے انداز کر کے

بَيْعُ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ عرایا میں تر کھجور دینا

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اور نہیں رخصت دی اس کے سوا اور جگہہ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں انداز کر کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے جب تک ان کی خوبی معلوم نہ ہو اور اجازت دی عرایا میں انداز کر کے بیچنے کی اس لیے کہ لوگ بیچ کر کھاویں

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت ہے آپ نے اجازت دی عرایا کی بیع میں پہلو کا اندازہ کرکے اشترا التمر بالرطب
تر کھجور کے بدلے میں خشک کھجور دینا عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ
لِمَنْ حَوْلَهُ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
خشک کھجور کو تر کھجور کے بدلے میں بیچنا کیسا ہے آپ نے جو لوگ پاس بیٹھے تھے اون سے پوچھا کیا تر کھجور سوکھ کر کم ہو جاتی ہے
(وزن میں) اونہوں نے کہا ہاں آپ نے منع کیا ف یہاں پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تر کھجور کھجور ہی ہے یا نہیں
اگر ہے تو برابر برابر بیع درست ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے بیچو تمر کو بدلے میں تمر کے برابر برابر اور جو تمر نہیں ہے
تو پھر بیچنے میں کیا قباحت ٹھہری اگرچہ کم و بیش ہو اس لیے کہ جنس بدل گئی۔ جواب یہ ہے کہ نہیں تر کھجور کھجور ہے اور اس خیال
سے کہ برابری اوسکی خشک کھجور کے ساتھ نہیں ہو سکتی اوسکی بیع خشک کھجور کے بدلے میں منع ٹھہری کیونکہ تولتے وقت
اگرچہ برابری ہے مگر درحقیقت تر کھجور وزن میں کم ہے اور اس کمی کا اندازہ دشوار ہے هَذَا مَا انْتَهَى رَأْيِي عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ أَيَنْقُصُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ترجمہ
سعد بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تر کھجور کو سوکھی کھجور کے بدلے میں بیچنا کیسا ہے آپ نے
فرمایا تر کھجور سوکھ کر وزن میں کم ہو جاتی ہے لوگوں نے کہا ہاں تب آپ نے منع فرمایا بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا
بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ ایک ڈھیر کھجور کا جس کا ناپ معلوم نہیں ناپی ہوئی کھجور کے بدلے میں بیچنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیر کھجور کے بیچنے سے جسکا ناپ معلوم نہو
اوس کھجور کے بدلے جسکا ناپ معلوم ہے (کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا) بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ
اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے میں بیچنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاعُ
الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ الطَّعَامِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچا جاوے ایک ڈھیر اناج کا ڈھیر کے بدلے میں اور نہ ناپے ہوئے
اناج کے بدلے میں (کیونکہ دونوں صورتوں میں احتمال ہے کمی و بیشی کا البتہ اگر دونوں کو ناپ کر برابر برابر بیچے تو درست ہے)
بَيْعُ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ اناج کے بدلے کھیت کا بیچنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ
أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا
أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے

وہ یہ ہے کہ اپنی باغ کی کھجور کو (جو درختوں پر ہو) کھجور کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے اور جو انگور ہو (درختوں پر) اسکو
خشک انگور کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے اور جو کھیت ہو اوس کو اناج کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے ان سب سے منع کیا۔ عَنْ

جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْمُخَابَرَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَعَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یُّطْعَمَ
وَعَنْ بَیْعِ ذٰلِکَ اِلَّا بِالدَّنَانِیْرِ وَالدَّرَاھِمِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ
اور مزابنہ اور محاقلہ سے (ان سب کے معنے اوپر گزر چکے) اور پھلوں کے بیچنے سے جبتک وہ کھانے کے قابل نہ ہوں اور منع
کیا پھلوں کو بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفی کے بدلے میں۔ بَیْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ بالی نہ بیچنا جبتک سفید ہو۔ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلَۃِ حَتّٰی تَزْھُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ
الْعَاھَۃَ نَہٰی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیچنے سے
جبتک خوش رنگ نہ ہو اور بالی کے بیچنے سے جبتک سفید ہو اور آفت کا ڈر نکل جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو
خریدنے سے۔ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَا اَجِدُ

الصَّیْحَانِیَّ وَلَا الْعِذْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتّٰی نَزِیْدَھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْہُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ
اشْتَرِ بِہٖ ترجمہ ابو صالح نے ایک صحابی سے سنا وہ بولا یا رسول اللہ ہم صیحانی اور عذق (دو قسمیں ہیں کھجور
کی) نہیں پاتے بیچ میل کھجور کے بدلے جبتک زیادہ نہ دیں آپ نے فرمایا تم میل کھجور کو پہلے چاندی کے عوض بیچ ڈالو پھر
کے بدلے صیحانی اور عذق خریدے۔ بَیْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا کھجور کھجور کے بدلے کم زیادہ بیچنا۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا قَالَ لَا وَاللّٰہِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ ھٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ
بِالثَّلٰثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاھِمِ جَنِیْبًا

ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا
خیبر کا وہ ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے جسکو جنیب کہتے ہیں لایا آپ نے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہیں اوس نے کہا
نہیں قسم خدا کی اسکو ہم دو صاع کھجور دیکر ایک صاع یا تین صاع دیکر دو صاع لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کرو تم میل
کو پہلے روپیوں کے بدلے بیچ پھر روپیہ دیکر جنیب خرید لے۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اُتِیَ بِتَمْرٍ رَیَّانٍ وَکَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فِیْہِ یُبْسٌ فَقَالَ اَنّٰی لَکُمْ ھٰذَا قَالُوا ابْتَعْنَا
صَاعًا بِصَاعَیْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ ھٰذَا لَا یَصْلُحُ وَلٰکِنْ بِعْ تَمْرَکَ وَاشْتَرِ مِنْ ھٰذَا حَاجَتَکَ ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ریان (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) لائی گئی اور آپ کی کھجوریں بعل تھیں خشک
(یعنی بری قسم کی تھیں) آپ نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے آئی لوگوں نے کہا ہم نے اسکو خریدا ایک صاع بیچ کر کھجور دو صاع کے بدلے

فرمایا یہ درست نہیں لیکن اپنی کھجوروں کو بیچ (نقد قیمت پر) پھر جو ضرور ہو خرید لے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِیْعُ الصَّاعَیْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَیْنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم کو ملواں کھجور ملتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم دو صاع اوس میں سے دیکر ایک صاع خریدتے تھے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی۔ آپ نے فرمایا دو صاع کھجور کے نہ بیچے جاویں بدلے میں ایک صاع کے اور نہ دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع کے اور نہ ایک درہم بدلے میں دو درہم کے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نَبِیْعُ یَعْنِیْ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَیْنِ بِدِرْهَمٍ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے ہم ملواں کھجور دو صاع دیکر ایک صاع لیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع کھجور کے مت دو ایک صاع کے بدلے میں اور نہ دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع کے اور نہ دو درہم بدلے میں ایک درہم کے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَتٰی بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اشْتَرَیْتُهُ صَاعًا بِصَاعَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَا لَا تَقْرَبْهُ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے بلال رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس برنی کھجور لیکر آئے (جو ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) آپ نے فرمایا یہ کیا ہے بلال نے کہا میں نے دو صاع دیکر اسکا ایک صاع لیا ہے آپ نے فرمایا اوہ یہ تو بالکل سود ہے مت نزدیک جا اوس کے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے مگر جب نقدا نقد ہو (اس ہاتھ دے اوس ہاتھ لے اسی طرح سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلی میں چاندی کے) اور کھجور بدلے میں کھجور کے سود ہے مگر نقدا نقد اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے سود ہے مگر نقدا نقد اور جو بدلے میں جو کے سود ہے مگر نقدا نقد

بَیْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

کھجور کے بیع بدلی میں کھجور کے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کھجور بدلے میں کھجور کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جو بدلے میں جو کے اور نمک بدلے میں نمک کے نقدا نقد جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جاوے (یعنی گیہوں بیچے بدلے کھجور کے مثلاً تو زیادہ اور کم لینا دینا درست ہے)

بَیْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ

گیہوں بیچنا بدلے میں گیہوں کے عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَیْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِیَةَ فَحَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرِ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ

قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ اَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى ترجمہ مسلم بن یسار

اور عبید اللہ بن عبید سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان دونو اکٹھا ہوئے ایک مکان میں تب حدیث بیان کی عبادہ نے کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو بیچنے سے بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گیہوں کو بدلے میں گیہوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے (ایک راوی نے ان دونوں میں سے یعنی مسلم نے یا عبید اللہ نے اتنا زیادہ کیا) اور نمک بدلے میں نمک کے (اور دوسرے راوی نے بیان نہیں کیا اس کو) مگر برابر برابر نقدا نقد اور حکم ہوا ہم کو سونا بیچنے کا چاندی کے بدلے میں اور چاندی سونے کے بدلے میں اور گیہوں جو کے بدلے میں اور جو گیہوں کے بدلے جس طرح ہم چاہیں (یعنی کم و بیش برابر) ایک راوی نے اتنا اور کہا جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اوس نے سود دیا یا لیا

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعٰى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا ترجمہ اوپر گزرا بَيْعُ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ جو کو بیچنا بدلے میں جو کے

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُبَادَةُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَحِبْنَاهُ لَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُبَادَةَ فَقَامَ فَاَعَادَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمَ مُعَاوِيَةُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ جب معاویہ نے یہ حدیث سنی تو کہا کیا حال ہے لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثیں نقل کرتے ہیں جو ہم نے نہیں سنی اور ہم آپ کی صحبت میں ہے جب یہ بات عبادہ نے سنی تو کھڑے ہوئے اور وہی حدیث کو بیان کیا اور کہا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوسکو بیان کریں گے اگرچہ معاویہ خفا ہوں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ اَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ بُيُوْعًا لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ اَلَا اِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَاِنَّ الْفِضَّةَ

الفضة وزنا بوزن تبرها وعينها ولا بأس ببيع الفضة بالذهب يدا بيد والفضة أكثرهما ولا يصلح
النسيئة ألا إن البر بالبر والشعير بالشعير مديا بمدي ولا بأس ببيع الشعير بالحنطة يدا بيد والشعير أكثرهما
ولا يصلح النسيئة ألا وإن التمر بالتمر مديا بمدي حتى ذكر الملح مديا بمدي فمن زاد أو استزاد فقد أربى ترجمہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے اور وہ بدری تھے یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی اس بات پر کہ ہم اللہ جل جلالہ کے کام میں نہ ڈریں گے کسی برائی کرنے والے کی
برائی سے، عبادہ بن صامت کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور کہا اے لوگو تم نے دو بیعیں نکالیں جنکو میں نہیں جانتا آگاہ ہو
بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں برابر برابر ڈلا ہو یا سکہ اور بیچو چاندی کو برابر چاندی کے تولکر ڈلا ہو یا سکہ اور کچھ
حرج نہیں چاندی کو بیچنا سونے کے بدلے اور چاندی زیادہ ہو مگر نقدا نقد ضرور ہے اور میعاد درست نہیں یعنی چاندی اگر
سونے کے بدلے بیچو تو وزن میں برابر ہونا ضرور نہیں لیکن دست بدست ضرور ہے یکا یک دی اور ایک میعاد پر بیچے درست
نہیں) آگاہ ہو بیچو گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے برابر برابر ناپ کر اور جو کو گیہوں کے بدلے بیچے تو جو زیادہ
دینے میں قباحت نہیں مگر نقدا نقد ضرور ہے اور ادھار درست نہیں آگاہ ہو کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچو برابر برابر ناپ کر
یہانتک کہ نمک کو بیان کیا اسکو بھی برابر برابر ناپ کر بیچے جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے اوس نے سود کھایا یا کھلایا عن
عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب تبره وعينه وزنا بوزن والفضة
بالفضة تبره وعينه وزنا بوزن والملح بالملح والتمر بالتمر والبر بالبر والشعير بالشعير سواء بسواء
مثلا بمثل فمن زاد أو ازداد فقد أربى ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بیچو سونے
کے بدلے ڈلا اور سکہ برابر برابر چاندی چاندی کے بدلے سکہ ہو یا ڈلا برابر برابر تولکر نمک نمک کے بدلے اور کھجور کھجور کے بدلے اور گیہوں
گیہوں کے بدلے اور جو جو کے بدلے برابر برابر یکساں جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوا عن سليمان بن علي أن أبا
المتوكل مر بهم في السوق فقام إليه قوم أنا فيهم قال قلنا أتيناك لنسألك عن الصرف قال سمعت أبا سعيد
الخدري قال له رجل ما بينك وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم غير أبي سعيد قال ليس بيني وبينه غيره
قال فإن الذهب بالذهب والورق بالورق قال سليمان أو قال والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير
والتمر بالتمر والملح بالملح سواء بسواء فما زاد على ذلك أو ازداد فقد أربى والآخذ والمعطي فيه سواء ترجمہ سلیمان
بن علی سے روایت ہے ابو المتوکل (علی بن داؤد) لوگوں پر گزرے بازار میں بہت لوگ ان کی طرف گئے میں بھی ان میں
تھا ہم نے کہا ہم تم سے صرف کو پوچھنے آئے ہیں (صرف کہتے ہیں چاندی سونے کی بیع کو بدلے میں چاندی سونے کے) انہوں
نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا (ایک شخص بولا اونکا کہ تمہارے اور رسول اللہ صلعم کے بیچ میں سوا ابو سعید کے
کوئی نہیں ہے انہوں نے کہا کوئی نہیں ہے سوا ابو سعید کے) آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے

منهم

اور کھجور کے بدلے برابر برابر بیچو جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے اوس نے سود دیا یا لیا دینے والا اور لینے والا دونو برابر ہین (گناہ مین)

عن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الذهب الكفة بالكفة ولم يذكر يعقوب بالكفة فقال معاوية ان هذا لا يقول شيئا قال عبادة انى والله ما ابالى ان لا اكون بارض يكون بها معاوية انى اشهد انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر معاویہ نے کہا یہہ کچھ نہین کہتی (یعنی یہہ بات سمجھ مین نہین آتی) عبادہ نے کہا قسم خدا کی مجھ پروا نہین اگر مین اوس ملک مین نہ رہون جہان معاویہ ہون مین گواہی دیتا ہون بیشک مین نی سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہہ فرماتی تھے

بیع الدينار بالدينار اشرفی کو اشرفی کے بدلے بیچنا

عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم لا فضل بينهما ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو اشرفی کو بدلے مین اشرفی کے اور روپیہ کو بدلی مین روپیہ کے برابر برابر (تولکر) کم زیادہ نہ ہو (اور جو ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا سونا کھرا ہو تو روپیہ کو اشرفی دیکر اور اشرفی کو روپیہ دیکر خرید لیوے)

بیع الدرهم بالدرهم روپیہ روپیہ کے بدلے بیچنا

عن عمر قال الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم لا فضل بينهما هذا عهد نبينا صلى الله عليه وسلم الينا ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بیچو اشرفی کو اشرفی کے بدلے مین اور روپیہ کو روپیہ کے بدلے برابر کم زیادہ نہ ہو یہہ عہد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سے (یعنی حکم ہے آپکا)

عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضة بالفضة وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربى ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلی مین سونے کے تولکر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے مین تولکر برابر برابر جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا

بیع الذهب بالذهب سونے کو سونے کے بدلے بیچنا

عن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تبيعوا منهما شيئا غائبا بناجز ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلی مین سونے کے مگر برابر برابر اور مت زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور مت بیچو چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور مت بیچو کسی کو ان مین سے جو ادھار ہو نقد کے بدلی مین

عن ابى سعيد الخدرى قال بصر عينى وسمع اذنى من رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن الذهب بالذهب والورق بالورق الا سواء بسواء مثلا بمثل ولا تبيعوا غائبا بناجز ولا تشفوا احدهما على الآخر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے میری آنکھون نے دیکھا اور میری کانون نی سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر ہموزن اور فرمایا مت بیچو ادھار کو نقد کے بدلے اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسری پر (اگرچہ ایک کھوٹا ہو)

اور دوسرا کھرا ہو عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہے معاویہ نے
ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا بیچا اور اوسکی تول سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ ابو الدرداء نے کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے اس قسم کی بیع سے مگر برابر برابر بَيْعُ الْقِلَادَةِ فِيهَا الْخَرَزُ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ
ایک ہار جس میں نگینے اور سونا ہو سونے کے بدلے میں بیچنا عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا
ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے میں نے خیبر کے روز ایک ہار خریدا سونے کا جس میں نگینے بھی تھے
بارہ اشرفیوں کو جب میں نے اوسکا سونا جدا کیا تو بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا
آپنے فرمایا نہ بیچا جاوے جب تک سونا جدا نہ کیا جاوے (اگر سونے کے بدلے بیچنا منظور ہو) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَصَبْتُ
يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْصِلْ
بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے میں نے خیبر کے دن ایک ہار پایا جس میں سونا تھا اور نگ تھے
میں نے اوسکو بیچنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا پہلے جدا کر لے اوسکو یعنی سونا علیحدہ کر لے اور
نگینے علیحدہ پھر اوسکو بیچ بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً چاندی کو سونے کے بدلے بیچنا اودھار عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ
بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرِقًا نَسِيئَةً فَجَاءَنِي فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللَّهِ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ وَمَا عَابَهُ بنسيئة
عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ
هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا ثُمَّ قَالَ لِي ائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ ابو المنہال سے روایت ہے میری ایک شریک نے چاندی بیچی (سونے کے بدلے) اودھار پھر مجھ سے آن کر
بیان کیا میں نے کہا یہہ درست نہیں اونہوں نے کہا قسم خدا کی میں نے سر بازار بیچی کسی نے نہیں کہا کہ بری بات ہے پھر میں
براء بن عازب پاس گیا اون سے پوچھا اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے ہم یہہ بیع کیا کرتے
تھے آپنے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو اودھار ہو تو سود ہے پھر مجھسے کہا زید بن ارقم پاس جا میں اون کے پاس گیا اور
پوچھا اونہوں نے بھی یہی کہا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسِيئَةً
فَلَا يَصْلُحُ ترجمہ براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے ہم دونوں تجارت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں ہم نے پوچھا آپ سے صرف کو (یعنی سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے بدل بیچنا) آپ نے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو برا
نہیں اور جو اودھار ہو تو درست نہیں عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ

فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَقَالَا جَمِيعًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا ترجمہ ابو المنہال سے روایت ہے میں نے براء بن عازب سے پوچھا صرف کو انہوں نے کہا زید
ارقم سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہیں اور زیادہ جانتے ہیں میں نے زید سے پوچھا انہوں نے کہا براء سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہیں اور
زیادہ جانتے ہیں پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنے سے بَيْعُ
الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ چاندی کو سونے کے بدلے میں اور سونے کو چاندی کے بدلے بیچنا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ
نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم ہوا ہم کو سونا خریدنے
کا چاندی کے بدلے جس طرح ہم چاہیں زیادہ کم اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے بدلے جس طرح چاہیں عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبِيعَ الذَّهَبَ
بِالذَّهَبِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَايَعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ
وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو بدلے
چاندی کے بیچنے سے مگر نقد انقد برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر نقد انقد برابر برابر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیچو سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہو اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود نہیں ہے
مگر ادھار میں عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ أَوْ شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا
فِي النَّسِيئَةِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تم جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو اللہ کی کتاب
میں پایا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا نہ میں نے اللہ کی کتاب میں پایا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا۔ لیکن اسامہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں
اگرچہ برابر برابر بیچے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ
وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں
اونٹ بیچا کرتا تھا بقیع میں تو بیچتا تھا اشرفیوں کے بدلے میں اور روپیہ لیتا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حفصہ

کے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ سے پوچھا چاہتا ہوں میں اونٹ بیچتا ہوں بقیع میں تو اشرفیوں کو بدلے بیچ کر
روپیہ لے لیتا ہوں آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں ہے اگر تو اوسی روز کے نرخ سے لے لے جبتک تم دونوں جدا نہ ہو ایک کا
دوسرے پر باقی چھوڑ کر یعنی اگر نقدا نقد ہو تو قباحت نہیں) **أخذ الورق من الذهب والذهب من الورق**
سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا لینا عن ابن عمر قال كنت أبيع الذهب بالفضة والفضة با
لذهب فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بذلك فقال إذا بايعت صاحبك فلا تفارقه وبينك
وبينه لبس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں سونا بیچتا تھا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جب تو بیچے تو اپنے ساتھی سے مت جدا ہو جبتک تیری اور اوسکی علاقہ
رہے یعنی بے باقی کر کے جدا ہو عن سعيد بن جبير أنه كان يكره أن يأخذ الدنانير من الدراهم والدراهم
من الدنانير ترجمہ سعید بن جبیر مکروہ جانتے تھے روپیہ ٹھہرا کر اشرفیاں لینا اور اشرفیاں ٹھہرا کر روپیہ لینا عن ابن عمر
أنه كان لا يرى بأسا يعني في قبض الدراهم من الدنانير والدنانير من الدراهم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ برا نہیں
جانتے تھے اشرفیاں ٹھہرا کر روپیہ لینا اور روپیہ ٹھہرا کر اشرفیاں لینا عن إبراهيم في قبض الدنانير من الدراهم أنه كان
يكرهها إذا كان من قرض ترجمہ ابراہیم برا جانتے تھے اشرفیاں لینا روپیوں کے بدلے جب قرض سے ہوں عن سعيد
بن جبير أنه كان لا يرى بأسا وإن كان من قرض ترجمہ سعید بن جبیر اس میں کچھ برائی نہیں سمجھتے تھے **أخذ
الورق من الذهب** سونے کے بدلے چاندی لینا عن ابن عمر قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت رويدك
أسألك إني أبيع الإبل بالبقيع فأبيع بالدنانير وآخذ الدراهم قال لا بأس أن تأخذ بسعر يومها ما لم تفترقا و
بينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا ٹھہریے میں آپ سے پوچھتا ہوں
میں اونٹ بیچا کرتا ہوں بقیع میں اشرفیوں کے بدلے اور روپیہ لیتا ہوں آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں اگر تو اوس روز کی نرخ
سے لے جبتک جدا نہ ہو ایک دوسرے پر باقی چھوڑ کر **الرجحان في الوزن** تول میں زیادہ دینا عن جابر أن النبي
صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة دعا بميزان فوزن لي وزادني ترجمہ جابر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ایک ترازو منگوایا اور اس میں تولکر دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرضدار
اپنی خوشی سے زیادہ دے تو بہتر ہے اور قرضخواہ کو اوسکا لینا درست ہے عن جابر قال قضاني رسول الله صلى الله عليه
وسلم وزادني ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور زیادہ دیا **الرجحان
في الوزن** جھکتا تولنا عن سويد بن قيس قال جلبت أنا ومخرفة العبدي بزا من هجر فأتانا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ونحن بمنى ووزان يزن بالأجر فاشترى منا سراويل فقال للوزان زن وأرجح ترجمہ سوید بن قیس
سے روایت ہے میں اور مخرفہ عبدی کپڑا لیکر آئے ہجر سے (ایک بستی کا نام ہے) سو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے

اور ہم منا مین تھے وہان ایک تولنے والا تھا آپنے ایک پائجامہ خریدا اور تولنے والے سے فرمایا تول اور جھکتا تول عن ابی
صفوان قال بعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراویل قبل الہجرۃ فارجح لی ترجمہ ابو صفوان سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین نے ایک پائجامہ بیچا ہجرت سے پہلے تو آپنے جھکتا ہوا تول مجھکو دیا عن ابن عمر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المکیال مکیال اہل المدینۃ والوزن علی وزن اہل مکۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناپ مدینے والون کی معتبر ہے اور تول مکے والون کی بیع
الطعام قبل ان یستوفی غلہ بیچنے کی ممانعت جبتک اوسکو تول یا ناپ نہ لیوے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک ناپ یا تول نہ لیوے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ کرلیوے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یکتالہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج
خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک ناپ نہ لیوے عن ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ والذی قبلہ
حتی یقبضہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس مین یہ ہے کہ جبتک قبضہ کرلے
عن ابن عباس یقول اما الذی نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یباع حتی یستوفی الطعام ترجمہ ابن
عباس کہتے ہین جس چیز کے بیچنے سے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضے سے پہلے وہ اناج ہے ف امام شافعی اور محمد نے
اوسپر قیاس کرکے ہر چیز کی بیع قبضے سے پہلے منع کی ہے اور امام مالک اور اہل حدیث کے نزدیک یہ ممانعت مخصوص ہے اناج سے
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ قال ابن عباس
فاحسب ان کل شیء بمنزلۃ الطعام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے
وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ کرلے۔ ابن عباس نے کہا مین سمجھتا ہون ہر چیز مثل اناج کی ہے۔ یعنی اوسکی بیع قبضے سے پہلے
درست نہین عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبع طعاما حتی تشتریہ وتستوفیہ
ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچ اناج کو جبتک اوسکو خرید نہ لے اور قبضہ کرلے عن
حکیم بن حزام ابتعت طعاما من طعام الصدقۃ فربحت فیہ قبل ان اقبضہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فذکرت ذلک فقال لا تبعہ حتی تقبضہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے صدقے کا اناج خریدا اور قبضہ
کرنے سے پہلے اوس مین نفع کمایا اوسکو بیچکر پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا مت
بیچ اوسکو جبتک اوسپر قبضہ کرلے النہی عن بیع ما اشتری من الطعام بکیل حتی یستوفی جو اناج ناپ کر خریدے اوسکا

بیچنا درست نہیں جبتک اوسپر قبضہ کرلے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبیع احد طعاما اشتراہ بکیل
حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اناج کے بیچنے سے جسکو ناپ کر خریدا ہو جبتک
اوسپر قبضہ کرلے **بیع ما یشتری من الطعام جزافا قبل ان ینقل من مکانہ** جو اناج کا ڈھیر بغیر ناپے خریدا ہو وسکا
بیچنا اوس جگہ سے اوٹھانے سے پہلے عن عبد اللہ بن عمر قال کنا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتاع
الطعام فیبعث علینا من یامرنا بانتقالہ من المکان الذی ابتعنا فیہ الی مکان سواہ قبل ان نبیعہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اناج خریدا کرتے پھر آپ ایک شخص کو بھیجتے جو
ہم کو حکم کرتا اپنی جگہ سے اوسکو اوٹھانے کا یعنی جہان سے خریدا ہوا اور جگہ کہین قبل بیچنے کے عن ابن عمر انہم کانوا
یتبایعون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اعلی السوق جزافا فنہاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ان یبیعوہ فی مکانہ حتی ینقلوہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین بازار کی بلندی پر غلہ خریدتے تھے ڈھیر کے ڈھیر تو آپ نے منع کیا اون کو اوس کے بیچنے سے جبتک اوسکو اپنی جگہ سے
اوٹھا کر دوسری جگہہ نہ لیجاوین عن ابن عمر انہم کانوا یتبایعون الطعام علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابتاعوا من الرکبان فنہاہم ان یبیعوا فی مکانہم الذی ابتاعوا فیہ حتی ینقلوہ الی سوق الطعام ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے لوگ اناج خریدتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سوارون سے آپنے منع کیا اونکو اوسی جگہہ بیچنے سے
جبتک اوسکو بازار مین نہ لاوین عن ابن عمر قال رایت الناس یضربون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
نسخہ یحوزوہ اشتروا الطعام جزافا ان یبیعوہ حتی یردوہ الی رحالہم ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے مینے دیکھا لوگون کو مار پڑتی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اس بات پر کہ وہ اناج کا ڈھیر خرید کر کے وسی جگہہ بیچین جبتک اپنے گہر نہ لاوین
الرجل یشتری الطعام الی اجل ویسترہن البائع منہ بالثمن رہنا ایک شخص غلہ خریدے ایکمدت پر اور بیچنے
والا قیمت کے اطمینان کے لیے اوسکی چیز گرو رکھ لیوے عن عائشۃ قالت اشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
یہودی طعاما الی اجل فرہنہ درعہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی
سے اناج خریدا اودہار ایکمدت پر اور اپنی زرہ اوسکے پاس گرو رکھ دی **الرہن فی الحضر** گہر مین رہ کر کوئی چیز گرو رکھنا
عن انس بن مالک انہ مشی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واہالۃ سنخۃ قال ولقد رہن درعا
لہ عند یہودی بالمدینۃ واخذ منہ شعیرا لاہلہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس جو کی روٹی اور چربی بودار لیگئے اور آپنے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینے مین گرو رکھدی تہی اور اپنے گھر کے لیے اوس
سے جو لیے تھے **بیع ما لیس عند البائع** اوس چیز کا بیچنا جو بائع کے پاس نہ ہو عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا بیع ما لیس عندک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو

بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے بیع قرض اور بیع ف یعنی کسی کے ہاتھ
کچھ بیچنا اور اوس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپیہ مجھکو قرض دینا یا کسی کو قرض دینا اور اوسکی ہاتھ کوئی چیز بیچنا اوسکی قیمت سے
زیادہ تاکہ قرض دینے والے کو فایدہ حاصل ہو جاوے ت اور نہ دو شرطین کرنی بیع میں ف نہ ایک شرط جیسے دوسری
روایت میں ہے۔ مثلاً مین یہ چیز تیری ہاتھ بیچتا ہوں اس شرط سے کہ تو فلانی چیز میرے تئین بیچے یا یہ چیز بیچتا ہوں تیری
ہاتھ اس شرط سے کہ اگر تو نقد دیوے تو دس روپیہ کو اور جو ادھار دیوے تو بیس روپیہ کو ت اور نہ بیع اوس چیز کی جو تیری
پاس نہیں ہے (یعنی تیری ملک میں نہیں ہے یا تیرے قبضہ میں نہیں ہے مثلاً بھاگا ہوا غلام یا اوڑتا ہوا جانور یا پرایا مال بیچنا عن
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ترجمہ
عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لازم ہوتی وہ بیع انسان پر جسکا وہ مالک نہ ہو
(بلکہ اگر دوسری کی ملک ہو تو اوسکی اجازت پر موقوف ہوگی اور جو کسی کی ملک میں نہ ہو جیسے مثلاً پرندہ اوڑتا ہوا یا مچھلی تیرتی ہوئی
تو اوسکی بیع باطل ہے عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ
فَيَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَبِيعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ترجمہ حکیم بن حزام
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز چاہتا ہے
خریدنی کو جو میرے پاس نہیں ہوتی مین بازار سے خرید کر کے اوسکی ہاتھ بیچتا ہون آپنے فرمایا مت بیچ اوس چیز کو جو تیرے پاس نہ ہو

السَّلَمُ فِي الطَّعَامِ بیع سلم کرنا اناج مین ف سلم اور سلف اوس بیع کو کہتے مین کہ روپیہ نقد بایع کو دیدیا جاوے اور چیز کے
وصول کرنے کی ایک مدت مقرر کیجاوے مثلاً ایک شخص نے دوسرے شخص کو سو روپیہ دیکر کہ دو مہینے کی بعد مجھے اتنی نرخ سے اتنے گیہون
دینا یہی سلم ہے ہندی مین اسکو بدنی بھی کہتے ہین عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ السَّلَفِ فَقَالَ
كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ مَا نَدْرِي
أَعِنْدَهُمْ أَمْ لَا ترجمہ عبد اللہ بن ابی المجالد سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا سلف کو اونہون نے کہا ہم
سلف کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین گیہون اور جو اور کھجور مین ان لوگون سے جنکی
پاس معلوم نہیں یہ چیزین ہوتین یا نہین **السَّلَمُ فِي الزَّبِيبِ** سوکھی انگور مین سلم کرنا عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ
تَمَارَى أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ فِي السَّلَمِ فَأَرْسَلُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ
مَا نَرَاهُ عِنْدَهُمْ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ ابن ابی المجالد سے روایت ہے بحث کی ابو بردہ اور عبد اللہ
بن شداد نے سلم مین تو مجھکو بھیجا ابن ابی اوفے پاس مین نے اون سے پوچھا اونہون نے کہا ہم سلم کرتے تھے رسول اللہ اور ابو بکر
اور عمر رضی کے زمانے مین گیہون اور جو اور سوکھی انگور اور کھجور مین ان لوگون سے جنکے پاس یہ چیزین ہم نہین دیکھتے تھے اور مین نے

ابن ابی اوفی سے پوچھا اونہون نے بھی ایسا ہی کہا **السلم فی الثمار** میوون مین سلف کرنا عن ابن عباس قال
قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی التمر السنتین والثلث فنھاھم وقال من اسلف
سلفا فلیسلف فی کیل معلوم الی اجل معلوم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف
لائے اور لوگ سلم کرتے تھے کھجور مین دو برس تین برس کی مدت پر آپنے منع کیا اور فرمایا جو کوئی شخص سلم کرے تو ماپ معین
یا وزن معین کرے) اور مدت معین کرے **استقراض فی الحیوان** ما استقراضہ جانورین سلم کرنا عن
ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسلف من رجل بکرا فاتاہ یتقاضاہ بکرہ فقال لرجل انطلق
فابتع لہ بکرا فاتاہ فقال ما اصبت الا بکرا رباعیا خیارا فقال اعطہ فان خیر المسلمین احسنھم قضاء ترجمہ
ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سلف کی ایک نوجوان اونٹ مین یعنی آپنے ایک بچہ اونٹ کا جو جوانی
کے قریب ہو اوسکو لیا کہا) پھر وہ شخص آیا اپنی اونٹ کا تقاضا کرتا ہوا آپنے ایک شخص سے فرمایا جا اور اوسکو لیے ایک بچہ
خرید وہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے تو نہین ملا مگر ایک اچھا اونٹ بہتر (یعنی ساتوین برس مین لگا ہوا) آپ نے فرمایا یہی
اوسکو دیدے بہتر مسلمانون مین وہی ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے (یعنی قرضخواہ کا جو دینا آتا ہو اوس سے زیادہ یا عمدہ مال
دیوے) عن ابی ہریرۃ قال کان لرجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سن من الابل فجاء یتقاضاہ فقال
اعطوہ فلم یجدوا الا سنا فوق سنہ قال اعطوہ فقال اوفیتنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
خیارکم احسنکم قضاء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونٹ آتا تھا وہ
تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا دیدو پھر نہین پایا لوگون نے مگر زیادہ دانت کا اوسکے دانت سے (یعنی جس دانت کا اونٹ اوسی
دینا تھا وہ نہ ملا اوس سے بہتر قیمت مین زیادہ ملا) وہ بولا آپنے میرا حق ادا کیا آپنے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو اچھی طرح
ادا کرین عن عرباض بن ساریۃ یقول بعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فاتیتہ اتقاضاہ فقال
اجل لا اقضیکھا الا بختیۃ فقضانی فاحسن قضائی وجاء اعرابی یتقاضاہ سنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعطوہ سنا فاعطوہ یومئذ جملا فقال ھذا خیر من سنی فقال خیرکم خیرکم قضاء ترجمہ
عرباض بن ساریہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بچہ اونٹ کا دیا تھا مین اوسکا تقاضا کرنے آیا۔
آپنے فرمایا اچھا مین تجھے بختی (ایک عمدہ قسم کا اونٹ ہوتا ہے) دونگا آپنے ادا کیا تو میرا مال بہت اچھا مال دیا اور ایک گنوار آپسے
اونٹ کا تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا اوسی دانت کا اونٹ اوسے دیدو لوگون نے ایک بڑا اونٹ اوسے دیدیا وہ بولا یہ تو میرے
اونٹ سے بہتر ہے آپ نے فرمایا بہتر تم مین وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے **بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ** جانور کو جانور کے
بدلے اودھار بیچنا عن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ ترجمہ سمرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے سے اودھار (اودھار) ہو جو نقد بیچے تو درست ہے) عن

بختیہ

اَلْحَیَوَانُ بِالْحَیَوَانِ یَدًا بِیَدٍ مُتَفَاضِلًا جانور کو جانور کے بدلے نقد کم و بیش بیچنا عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْہِجْرَۃِ وَلَا یَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُہُ یُرِیْدُہُ

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْہِ فَاشْتَرَاہُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا حَتّٰی یَسْاَلَہُ اَعَبْدٌ

ھُوَ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ

غلام ہے پھر اوسکا مالک اوسے ڈھونڈھتا ہوا آیا آپ نے فرمایا اسی بیچ ڈال میرے ہاتھ پھر دو کالے غلام دیکر اوسی خرید لیا بعد

اوسکے کسی سے بیعت نہ لی جبتک پوچھ نہ لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے اگر آزاد ہوتا تو اوس سے بیعت لیتے بَیْعُ

حَبَلِ الْحَبَلَۃِ پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّلَفُ فِیْ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ

رِبًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے بچے کے بچے میں سلم کرنا سود ہے ف یعنی

حرام ہے مثلاً ایک شخص دوسرے کو پیسے دیوے کہ جب تیری اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر اوس بچہ کا بچہ تو وہ میرا ہے یہ

باطل ہے اس لیے کہ اسمیں صریح دھوکا ہے شاید اوس اونٹنی کا بچہ نہ ہو اور جو ہو تو شاید اوسکے بچے کا بچہ نہ ہو اور بعضوں نے کہا

کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ بیع سلم کی میعاد بچے کے بچے سے کرتے یعنی ایک شخص پیسا لیتا اور مال دینے کی مدت یہ ٹھہراتا کہ میری

اونٹنی جو پیٹ سے ہے جب جنے گی پھر وہ بچہ جب پیٹ سے ہوگا اور جنے گا اوس وقت تیرا مال دونگا چونکہ یہ میعاد مجہول ہے اس

سے منع کیا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنے سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ

بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ ترجمہ اوپر گزرا تَفْسِیْرُ ذٰلِکَ اسکی تفسیر کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ وَکَانَ بَیْعًا یَتَبَایَعُہُ اَہْلُ الْجَاہِلِیَّۃِ کَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ جَزُوْرًا اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ

النَّاقَۃُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِہَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ

کے بچے کے بچے کو بیچنے سے یہ ایک جاہلیت کی بیع تھی ایک شخص ایک اونٹ خریدتا اور پیسے دینے کا وعدہ کرتا جبتک اونٹنی

جنے پھر اوسکا بچہ جنے بَیْعُ السِّنِیْنَ کئی برس کا میوہ بیچنا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی برس کا میوہ بیچنے سے ف

یعنی کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ دو یا تین برس کا کسی کے ہاتھ بیچے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں میوہ پیدا

ہو یا نہ ہو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اَلْبَیْعُ

اِلَی الْاَجَلِ الْمَعْلُوْمِ ایک مدت مقرر کرکے ادھار بیچنا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُرْدَیْنِ

قِطْرِیَّیْنِ فَکَانَ اِذَا جَلَسَ فَعَرِقَ فِیْہِمَا ثَقُلَا عَلَیْہِ وَقَدِمَ لِفُلَانٍ الْیَہُوْدِیِّ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ اَرْسَلْتَ اِلَیْہِ

فَاشْتَرَیْتَ مِنْہُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَۃِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا یُرِیْدُ مُحَمَّدٌ اِنَّہُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اَنْ یَّذْہَبَ بِمَالِیْ

اَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَاٰدَاهُمْ لِلْاَمَانَةِ ترجمہ
اُم المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادرین تہین قطر کی (جو ایک بستی ہی بحرین مین)
آپ جب بیٹھتے اور پسینا آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہو جاتے ایک یہودی کا کپڑا شام سے آیا مینے کہا کاش آپ اوس کے
پاس کسیکو بھیجتے اور دو کپڑے خریدتے آسانی کی وعدہ پر (یعنی جب آپ پاس روپیہ ہوگا تو دین گے) آپ نے اوس کے پاس کسیکو
بھیجا وہ بولا مین محمد کا مطلب سمجھا وہ چاہتے ہین میرا مال ہضم کرلین یا میرے کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جھوٹ بولا وہ جانتا ہے کہ مین سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہون اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنیوالا ہون **سَلَفٌ** اَوْ
وَبَيْعٌ وَهُوَ اَنْ يَّبِيْعَ السِّلْعَةَ عَلٰى اَنْ يُّسْلِفَهُ سَلَفًا سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا۔ مثلاً کوئی شخص کسی کے ہاتھ ایک چیز
بیچے اس شرط پر کہ وہ اوسکے ہاتھ سلم کرے کسی مال مین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَّسَلَفٍ وَّشَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّرِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اور سلف سی اور دو شرطین بیع مین کرنے سے (مثلاً ایک کپڑا خریدا اس شرط
پر کہ اوسکو دھلا دیا اور سلوا دیا) اور اوس چیز کے نفع سی جسکا تاوان اپنے ذمہ پر نہ ہو (یعنی پرائے مال سے نفع اوٹھانا مثلاً
ایک جانور خریدا لیکن ابھی بائع کے پاس ہے تو سکی کرایہ کا خریدار دعوی کرے یہ نہین ہوسکتا کیونکہ جب تک وہ جانور
خریدار کے قبضہ مین نہین آیا اوس وقت تک اگر وہ تباہ ہو یا مر جاوے تو خریدار کا نقصان نہین بلکہ بائع ہی کا نقصان ہے
پس نفع بھی اوسی کا ہوگا) **الشُّرُوْطُ** فِيْ بَيْعٍ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ اِلٰى شَهْرٍ بِكَذَا وَاِلٰى
شَهْرَيْنِ بِكَذَا ایک بیع مین دو شرطین لگانا۔ مثلاً یون کہے مین یہہ چیز تیرے ہاتھ بیچتا ہون اگر ایک مہینے مین دام دیو
تو اتنے کو اور جو دو مہینے مین دیوے تو اتنے کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ
سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہی سلف اور بیع اور نہ دو شرطین بیع مین اور نہ نفع اوس چیز کا جو ضمان مین نہین آئی
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ وَّعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ
بَيْعٍ وَّاحِدٍ وَّعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف اور بیع سے اور ایک بیع مین دو شرطین کرنیسی اور جو چیز اپنے پاس نہین اوس کے بیچنے سی اور
جس چیز کا نقصان اپنے پر نہین اوسکا نفع لینے سے **بَيْعَتَيْنِ** فِيْ بَيْعَةٍ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ
السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا وَّبِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَسِيْئَةً ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا مثلاً یون کہے یہ چیز مین تیرے ہاتھ بیچتا ہون
اگر نقد دے تو سو روپیہ کو اور جو ادھار لیوے تو دو سو روپیہ کو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع مین دو بیع

کرنے کی النھی عن بیع الثنیا حتی تعلم بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو وقت ثنیا کہتے ہیں استثنا کو یعنی ایک چیز کو
بیع کرنا اور اوس میں سے ایک نامعلوم مقدار مستثنی کر لینا مثلاً کوئی اپنے باغ کا میوہ بیچے مگر کچھ میوہ نکال لینے کی شرط کر لے یہ درست
نہیں جبتک کہ اوسکا اندازہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ
والمخابرۃ وعن الثنیا الا ان تعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محاقلہ اور مزابنہ
اور مخابرہ سے (ان سب کے معنے اوپر گذر چکے) اور استثنا سے مگر جب اوسکی مقدار معلوم ہو یعنی کل غلہ یا میوے کی بیع کر کے
ہے اوسکا اندازہ معلوم ہو پھر جسقدر استثنا کرتا ہے وہ بھی معلوم ہو عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ
والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ والثنیا ورخص فی العرایا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ (یعنی کئی سال کے میوہ بیچنا) اور ثنیا سے اور اجازت دی عرایا کی النخل یباع
اصلھا ویستثنی المشتری ثمرتھا کھجور کا درخت بیچے تو پھل کس کو ہیں عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ایما امرئ ابر نخلا ثم باع اصلھا فللذی ابر ثمر النخل الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی درخت کھجور کا بیچے جسکو وہ پیوند کر چکا ہو تو پھل اوسی کو ہیں مگر یہ کہ شرط
کر لے خریدار کہ پھل میں لونگا اور بائع راضی ہو جاوے تو اوسی کو ملینگے العبد یباع ویستثنی المشتری مالہ
غلام بکے اور خریدار اوسکا مال لینے کی شرط کرے عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع نخلا
بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھجور کا درخت خریدے پیوند کرنے کے
بعد تو پھل اوس کے بائع کو ملینگے مگر جب خریدار شرط کر لے اسی طرح جو شخص غلام کو بیچے اور اوس کے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا
ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کر لے البیع یکون فیہ الشرط فیصح البیع والشرط بیع میں شرط لگانا عن جابر
بن عبد اللہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاعیا جملی فاردت ان اسیبہ فلحقنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ودعا لہ فضربہ فسار سیرا لم یسر مثلہ فقال بعنیہ بوقیۃ قلت لا قال بعنیہ فبعتہ
بوقیۃ واستثنیت حملانہ الی المدینۃ فلما بلغنا المدینۃ اتیتہ بالجمل وابتغیت ثمنہ ثم رجعت فارسل الی
فقال اترانی انما ماکستک لاخذ جملک خذ جملک ودراھمک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں میرا اونٹ ماندہ ہو گیا میں نے چاہا اوسکو آزاد کر دوں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ
سے آن کر ملے اور دعا کی اوس اونٹ کے لیے اور اوسکو مارا وہ ایسا چلا کہ ویسا کبھی نہیں چلا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ
بیچ ڈال ایک اوقیہ کو یعنی چالیس درہم کو میں نے کہا میں نہیں بیچتا آپ نے فرمایا بیچ ڈال میں نے ایک اوقیہ کو بیچ ڈالا اور
شرط کر لی اوسپر سوار ہونے کی مدینے تک جب ہم مدینے میں پہونچے تو میں اونٹ لیکر آپ پاس آیا اور قیمت مانگی میں لے کر چلا

آپنے بلا بھیجا اور فرمایا کیا تو سمجھتا ہے کہ مین نے تیری اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی اس لیے کہ تیرا اونٹ لے لون اپنا اونٹ لے لے
اور روپیہ بھی لے **ف** اس حدیث مین ایک معجزہ ہے ایک ضعیف درماندہ اونٹ آپکی دعا کی برکت سے تیز اور چالاک ہوگیا
دوسری حسن خلق ہے کہ چیز بھی پھیر دی اور دام بھی دیدیے تیسری ایک مسئلہ فقہی ہے کہ بیع مین شرط کرنا جائز ہے
اگرچہ اوس مین نفع ہو بایع کا۔ بعضون نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم **عن** جابر قال غزوت مع النبي صلى
الله عليه وسلم على ناضح لنا ثم ذكر الحديث بطوله ثم ذكر كلاما معناه فازحف الجمل فزجره النبي
صلى الله عليه وسلم فانتشط حتى كان امام الجيش فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا جابر ما ارى جملك
الا قد انتشط قلت ببركتك يا رسول الله قال بعنيه ولك ظهره حتى تقدم فبعته وكانت لي اليه حاجة
شديدة ولكني استحييت منه فلما قضينا غزاتنا ودنونا استاذنته بالتعجيل فقلت يا رسول الله اني
حديث عهد بعرس قال ابكرا تزوجت ام ثيبا قلت بل ثيبا يا رسول الله ان عبد الله بن عمرو اصيب وترك
جواري ابكارا فكرهت ان آتيهن بمثلهن فتزوجت ثيبا تعلمهن وتؤدبهن فاذن لي وقال لي ائت
اهلك عشاء فلما قدمت اخبرت خالي ببيع الجمل فلامني فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم
غدوت بالجمل فاعطاني ثمن الجمل والجمل وسهما مع الناس **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے مین نے جہاد کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پانی کے اونٹ پر پھر بیان کیا حدیث کو بعد اوس کے کہا اونٹ تھک گیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو ڈانٹا وہ تیز ہوگیا یہانتک کہ سب لشکر کے آگے ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر مین سمجھتا
ہون تمہارا اونٹ تیز ہوگیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی برکت سے آپنے فرمایا اوسکو بیچڈال میرے ہاتھ اور تو چڑھ اوسپر
مدینے مین پہونچنے تک مین نے آپ کے ہاتھ بیچڈالا اگرچہ مجھکو اونٹ کی بہت احتیاج تھی مگر مجھکو شرم آئی آپ سے (کہ آپ فرماتے
ہین بیچنے کو اور مین نہ دون) جب جہاد سے فراغت ہوئی اور ہم مدینے کے نزدیک پہونچے تو مین نے آپ سے اجازت چاہی گھر جانے
کی مینے کہا یا رسول اللہ مینے ابھی نکاح کیا ہے آپنے فرمایا بکر سے کیا ہے یا ثیب سے مین نے کہا ثیب سے (اور اوسکی وجہ یہ ہے)
میرے باپ عبد اللہ مارے گئے اور کنواری لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھکو برا معلوم ہوا کہ اون کے پاس ایک کنواری لڑکی لاؤن (یعنی
اپنی بیوی کو نکاح کر کے) اس لیے مینے ثیبہ سے نکاح کیا کہ وہ اون کو تعلیم کرے اور ادب سکھلاوے آپنے اجازت دی اور فرمایا
اپنی بی بی پاس رات کو جا مین جب گیا تو اپنی ماموں سے بیان کیا اونٹ بیچنے کا حال اونہون نے مجھے ملامت کی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صبح کو مین اونٹ لیکر گیا آپنے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی پھیر دیا اور ایک حصہ سب لوگون کے
برابر دیا (غنیمت کے مال مین سے) **عن** جابر بن عبد الله قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فكنت
على جمل فقال ما لك في آخر الناس قلت اعيى بعيري فاخذ بذنبه فزجره فان كنت انما انا في اول الناس يهمني
راسه فلما دنونا من المدينة قال ما فعل الجمل بعنيه قلت لا بل هو لك قال لا بل بعنيه قلت لا بل هو لك

قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأُوقِيَّةٍ ارْكَبْهُ فَإِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ فَأْتِنَا بِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ جِئْتُهُ بِهِ

فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهُ أُوقِيَّةً وَزِدْهُ قِيرَاطًا قُلْتُ هَذَا شَيْءٌ زَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِي

فَجَعَلْتُهُ فِي كِيسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِي حَتَّى جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوا مِنَّا مَا أَخَذُوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے

روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں اور میں ایک اونٹ پر سوار تھا آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے جو تو سب میں پیچھے ہے سب لوگوں کے پیچھے میں نے کہا میرا اونٹ ماندہ ہو گیا ہے آپ نے اوسکی دم پکڑ کے اوسکو ڈانٹ دیا پھر وہ ایسا ہو گیا کہ میں سب لوگوں سے آگے تھا جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا اونٹ کیا ہوا اوسکو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا نہیں آپ یونہی لے لیجیے آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے کہا نہیں آپ یونہی لے لیجیے آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے اوسکو خرید لیا ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے بدلے تو اوس پر سوار رہ جب مدینہ میں پہنچے تو ہمارے پاس لانا جب مدینہ میں آیا تو اونٹ آپ پاس لے گیا آپ نے بلال سے فرمایا اے بلال ایک اوقیہ چاندی اسکو تول دے اور ایک قیراط (ایک وزن ہے) زیادہ دیدے میں نے کہا یہ وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو زیادہ دی ہے وہ کبھی مجھ سے جدا نہ ہو میں نے اوسکو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا یہانتک کہ حرہ کے روز (جو سنہ ۶۳ ہجری ذی الحجہ کے مہینے میں تھا یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھ کر آیا اور حرہ ایک کالی زمین کو کہتے ہیں جو مدینہ کے پاس ہے) شام والے آئے اور وہ ہم سے لے گئے جو لے گئے (یعنی لوٹ لے گئے) اور بہت مدینہ والے شہید ہوئے عن

جَابِرٍ قَالَ أَدْرَكَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا سُوءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سُوءٍ يَا لَهْفَاهُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُنِيهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ أَخَذْتُهُ

بِكَذَا وَكَذَا وَقَدْ أَعَرْتُكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ هَيَّأْتُهُ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ

ثَمَنَهُ فَلَمَّا أَدْبَرْتُ دَعَانِي فَخِفْتُ أَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا میں ایک پانی بھرنے کے اونٹ پر سوار تھا ایک برا اونٹ میں نے کہا ہمارے لیے ہمیشہ بھی برا اونٹ پانی کا رہتا ہے افسوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکو بیچتا ہے اے جابر میں نے کہا وہ یونہی آپکا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر میں نے اسکو لیا اتنے دام پر اور میں نے تجھے اجازت دی اوسپر چڑھنے کی مدینہ تک جب میں مدینہ میں آیا تو اوسکو تیار کر کے لے گیا آپنے فرمایا اے بلال اسکو قیمت دیدے جب میں لوٹ کر چلا تو آپ نے پھر بلایا میں ڈرا کہیں آپ پھیر دیں آپنے فرمایا وہ اونٹ بھی تیرا ہے لے جا عن

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ

نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اور میں ایک اونٹ پر جو پانی کا تھا سوار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

اس کو بیچوگا اتنے کو اسد تجھی بخشی مین نے کہا ہان وہ آپکا ہی یا نبی اسد آپنے فرمایا اس کو بیچیگا اتنے کو اسد تجھی بخشی مین نے
کہا ہان وہ آپکا ہے یا نبی اسد آپنے فرمایا اتنے کو بیچے گا اسد تجھے بخشے مینے کہا ہان وہ آپکا ہی کہ نبی اسد کے ابو نضرہ
نے کہا جو راوی ہی اس حدیث کا ہی خدا بخشی ایک کلمہ ہے جسکو مسلمان کہتی تھی ایسا کر ایسا کر اسد تجھے بخشے **اَلْبَیْعُ**
یَکُوْنُ فِیْہِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَیَصِحُّ الْبَیْعُ وَیَبْطُلُ الشَّرْطُ بیع مین اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جاوے گی اور شرط باطل
ہو گی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتِ اشْتَرَیْتُ بَرِیْرَۃَ فَاشْتَرَطَ اَھْلُھَا وَلَاءَھَا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ — اشترت
فَقَالَ اَعْتِقِیْھَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَی الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُھَا قَالَتْ فَدَعَاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ — فانما
فَخَیَّرَھَا مِنْ زَوْجِھَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا وَکَانَ زَوْجُھَا حُرًّا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی مینے
بریرہ کو خریدا اوسکی لوگون نے شرط کر لی کہ ترکہ اوسکا ہم لین گے مینے یہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سی بیان کیا آپ نے
فرمایا آزاد کردے اوسکو کیونکہ ترکہ اوسی کو ملتا ہے جو روپیہ دیوے (یعنی خرید کرے) پھر اوسکو آزاد کر دیا رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور اختیار دیا اپنے خاوند کیطرف سے (یعنی چاہے خاوند کی پاس رہ خواہ اوس سے جدا ہو جا کیونکہ آزاد
ہو کر ہر لونڈی کو اختیار ہوتا ہے کہ اوس خاوند پاس رہے جس سے نکاح لونڈی پن مین ہوا تھا یا نہ رہے) اوس نے اپنے تئین اختیار
کیا (یعنی خاوند سے جدا ہونا چاہا) اور اوسکا خاوند آزاد تھا **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّھَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَۃَ لِلْعِتْقِ
وَاَنَّھُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَھَا فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اشْتَرِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِیْلَ ھٰذَا اُتُصُدِّقَ
بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ فَقَالَ ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا ھَدِیَّۃٌ وَخُیِّرَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی انہون نے
قصد کیا بریرہ کے خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اوس کے مالکون نے شرط کر لی کہ ولاء (یعنی اوسکا ترکہ) ہم لین گے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا خرید کرلے اور آزاد کر اوسکو کیونکہ ولاء اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا
اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا۔ لوگون نے کہا یہ گوشت صدقہ کا ہی جو بریرہ کو ملا تھا۔ آپنے فرمایا اوسکے لیے وہ
صدقہ ہے ہمارے لیے تحفہ ہے (بریرہ کیطرف سے) اور اختیار ملا اوسکو (جب آزاد ہوئی اپنے خاوند کے پاس رہنے مین) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَۃَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَۃً تُعْتِقُھَا فَقَالَ اَھْلُھَا نَبِیْعُکِھَا عَلٰی اَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَکَرَتْ
ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ عبد اسد بن عمر رض سے روایت
ہی حضرت عائشہ نے قصد کیا ایک لونڈی خریدنے کے آزاد کرنیکا اوسکے لوگون نے کہا ہم تمہارے ہاتھ بیچتے ہین اس شرط سے کہ ولاء ہم کو
ملی انہون نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شرط نہ روکے تجھکو خریدنے سے کیونکہ ولاء اوسی
کو ملیگی جو آزاد کرے (پس بیع صحیح ہی اور شرط اون کی باطل ہے) **بَیْعُ الْمَغَانِمِ قَبْلَ اَنْ تُقْسَمَ** غنیمت کے مال کو بیچنا
تقسیم ہونے سے پہلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَعَنْ

الحبالی ان یوطئن حتی یضعن ما فی بطونھن و عن لحم کل ذی ناب من السباع ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال بیچنے سے جبتک تقسیم نہ ہوا اور حاملہ عورتون کو ساتھ رجوع جہاد مین قید ہوکر آوین) جماع کرنے سے جبتک جنین نہین اور ہر دانت والی درندے کے گوشت سے (جیسے شیر بہیڑیا چیتہ وغیرہ) **بیع المشاع** یعنی مال مشترک کو بیچنا عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان باع فھو احق بہ حتی یؤذنہ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز مین ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہین کہ اپنا حصہ بیچے جبتک دوسرے شریک سے اجازت نلیوے اگر بیچے تو دوسرا شریک اوسکے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جبتک اجازت نہ دے **التسہیل** فی ترک الاشہاد علی البیع بیچتے وقت گواہ کرنا ضرور نہین **ف** قرآن مین حکم ہے واشہدوا اذا تبایعتم یعنی جب تم بیچو تو گواہ کر لو معلوم ہوا کہ یہ حکم بطریق استحباب کے ہے تاکہ آیندہ خرخشہ نہ ہو نہ بطور وجوب کے عن عمارۃ بن خزیمۃ ان عمہ حدثہ وھو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتاع فرسا من اعرابی و استتبعہ لیقبض ثمن فرسہ فاسرع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابطأ الاعرابی وطفق الرجال یتعرضون للاعرابی فیسومون بالفرس وھم لا یشعرون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعہ حتی زاد بعضھم فی السوم علی ما ابتاعہ بہ منہ فنادی الاعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان کنت مبتاعا ھذا الفرس والا بعتہ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین سمع نداءہ فقال الیس قد ابتعتہ منک قال لا واللہ ما بعتکہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ابتعتہ منک فطفق الناس یلوذون بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وبالاعرابی وھما یتراجعان وطفق الاعرابی یقول ھلم شاھدا یشھد انی قد بعتکہ قال خزیمۃ بن ثابت انا اشھد انک قد بعتہ قال فاقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خزیمۃ فقال لم تشھد قال بتصدیقک یا رسول اللہ قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھادۃ خزیمۃ شھادۃ رجلین ترجمہ عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے چچا خزیمہ بن ثابت سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گہوڑا ایک گنوار سے خریدا اور اوسکو ساتھ لے گئے اس لیے کہ اپنے گہوڑے کی قیمت لیوے تو جلدی چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیر مین چلا گنوار اور لوگون نے گنوار سے پوچھنا شروع کیا اور گہوڑا اچکانے لگے اونکو معلوم نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گہوڑے کو خرید کر چکے ہین یہان تک کہ بعضون نے آپکی خرید سے دام بڑہا دیے اوسوقت گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اگر تم اس گہوڑے کو خریدتے ہو تو خیر نہین تو مین دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی آواز سنکر کہڑے ہو گئے اور فرمایا واہ (تو بیچ نہین چکا میرے ہاتھ) مین خرید نہین چکا تجہہ سے گنوار بولا قسم خدا کی مین نے تمہارے ہاتھ نہین بیچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجہہ سے خرید کر چکا ہون لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

ہوگئی اور گنوار کی طرف بھی اور دونون مین تکرار ہو رہی تھی گنوار کہنے لگا اچھا گواہ لاؤ اسبات کا کہ مین تمھارے ہاتھ بیچ چکا ہون خزیمہ بن ثابت نے کہا مین گواہی دیتا ہون تو بیچ چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ سے پوچھا تم کیون گواہی دیتے ہو انہون نے کہا مین آپکو جان چکا ہون - کہ آپ سچے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی دو گواہونکے برابر کی **ف** یہہ خصوصیت تھی خزیمہ کی اور کسی کے لیے یہہ حکم نہین ہو سکتا اگر کوئی اعتراض کرے کہ خزیمہ نے بیچتے نہین دیکھا تھا - مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا انکو یقین تھا اسوجہ سے آپ کیموافق گواہی دی پھر ایسی گواہی پر اور بھی ایکشخص کے گنوار کا گھوڑا آپنے کیونکر لیا اگر لیا تو یہہ قوانین عدالت کے برخلاف ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اپنے گھوڑا نہین لیا یہانتک کہ گنوار نے اقرار کیا بیچنے کا چنانچہ رزین کی روایت مین ہے کہ جب خزیمہ نے گواہی دی تو گنوار نے کہا کیا اسکے رسول مین انہون نے کہا ہے یہی جہالت بس ہے کہ تو نبی کو نہین پہچانتا یا سچا نہین جانتا اسکے گنوار سخت ہین کفر مین اور نفاق مین اور لایق ہین اسکے کہ احکام جاننے کی اسوقت گنوار نے اقرار کیا کہ بیشک مین بیچ چکا ہون

اِخْتِلَافُ الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ

بایع اور خریدار کا اختلاف قیمت مین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتْرُكَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بیچنے والا اور خریدار کم کہے) اور دونون پاس گواہ نہون تو جو بیچنے والا کہے وسی کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ قسم کہا دے اور خریدار کو اوسی قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ لے تو چھوڑ دے اختیار ہے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَضَرْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَقَالَ هٰذَا بِعْتُهَا بِكَذَا فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمِثْلِ هٰذَا فَأَمَرَ الْبَائِعَ أَنْ يَسْتَحْلِفَ ثُمَّ يُخْتَارُ الْمُبْتَاعُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ترجمہ عبد الملک بن عبید سے روایت ہے ہم ابو عبیدہ بن عبد اللہ پاس گئے وہان دو آدمی آئے جنہون نے اسباب بیچا تھا ایک بولا مین نے تو اتنے کو لیا ہے دوسرا بولا مین نے تو اتنے کو بیچا ہے - ابو عبیدہ نے کہا ابن مسعود پاس ایسا ہی مقدمہ آیا انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا آپ پاس ایسا ہی مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا بایع کو حلف کرنے کا پھر اختیار دیا خریدار کو چاہے اوتنے دامون کو (جو بایع نے حلف سے بیان کیے) اسباب لیوے چاہے چھوڑ دیوے

مُبَايَعَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

یہود اور نصاریٰ سے خرید فروخت کرنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اوس کے پاس اپنی زرہ گرو کر دی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ لِأَهْلِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کی زرہ گرو تھی - ایک یہودی پاس دو تہائی صاع پر جو کے جو لیئے تھے اپنی گھر والون کے لیے

بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

مدبر کی بیع کا بیان **ف** مدبر

اختلاف کریں تعین میں بیچنے والا بادہ بتلاوے اور خریدار ۲

دلت

بثلثین

غلام یا لونڈی کو کہتے ہیں جسکو مالک نے اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا ہو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ
عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ
فَاِنْ فَضَلَ مِنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا يَقُوْلُ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا
بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی ایک شخص نے بنی عذرہ (ایک قبیلہ ہی) مین سے
ایک غلام کو آزاد کر دیا مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا (اوس کے مالک سے) کیا تیری
پاس اسکے سوا اور مال ہی وہ بولا نہین آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا کون خریدتا ہے اوس غلام کو مجہہ سے یہ سنکر نعیم بن عبد اللہ
نے اوسکو خریدا آٹہہ سو درہم کو اور وہ درہم لا کر آپ کو دیے آپنے اوس کے مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی اوپر صرف کر صدقہ
دی پہر اگر کچہہ بچے تو اپنی گہر والون کو دے پہر اگر گہر والون سے بچے تو اپنی عزیزون کو دے پہر اگر عزیزون سے بچے تو اسطرح
یعنی سامنے اور داہنی اور بائین طرف اشارہ کیا (یعنی ہر طرف سے فقیرون کو صدقہ دی) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ
يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ
اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهِ اَوْ ذِيْ رَحِمِهِ
فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہی ایک انصاری نے جسکا نام ابو مذکور تہا اپنی غلام
کو جسکا نام یعقوب تہا اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور فرمایا کون خریدتا ہی اس غلام کو نعیم
بن عبد اللہ نے اوسکو خریدا آٹہہ سو درہم کو آپنے وہ درہم اوس مرد انصاری کو دیے اور فرمایا تم مین سے جب کوئی محتاج ہو تو پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پہر اگر کچہہ بچے تو اپنی
بیوی بچون پر صرف کرے پہر اگر کچہہ بچے تو اپنے رشتہ دارون یا ناتے والون پر صرف کرے پہر اگر کچہہ بچے تو ادہر اودہر (فقیرون پر) صرف
کرے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدبر کو بیچا بَيْعُ الْمُكَاتَبِ مکاتب کو بیچنا ف مکاتب اوس بردے کو کہتے ہین جسکو مالک نے کہدیا ہو کہ اگر اتنی روپیہ
تو دیوے تو آزاد ہی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا
فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ فَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ

اللّٰہِ فَلَیْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰہِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے بریرہ حضرت عائشہ پاس آئے اپنی کتابت مین مدد چاہنے کو (یعنی بدل کتابت ادا کرنے مین مدد دین) حضرت عائشہ نے کہا جا اپنے لوگون سے کہہ اگر اون کو منظور ہو تو مین تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دون اور تیرا ترکہ مین لونگی اوس نے اپنے لوگون سے بیان کیا اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو منظور ہو تو لسد تیرے ساتھ سلوک کرین تیرا ترکہ تو ہم لین گے حضرت عائشہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اون سے فرمایا تم خرید کر لو اور آزاد کر دو ترکہ اوسی کو ملے گا جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا اس قسم کی شرطین کرتے ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شخص ایسی شرط کرے جو اللہ کی کتاب مین نہین ہے وہ پوری نہ ہوگی اگرچہ سو شرطین کرے اللہ کی شرط لائق ہے قبول کرنے کے اور بھروسہ کے

الْمُكَاتَبُ يُبَاعُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْئًا

مکاتب نے اگر اپنی بدل کتابت مین سے کچھ ادا نہ کیا ہو تو اوس کا بیچنا درست ہے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى سَبْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيهَا ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذَلِكَ جَمِيعًا وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ ذَلِكَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بریرہ میرے پاس آئے اور بولی اے عائشہ مین نے اپنے لوگون سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو اور اوس نے اپنی کتابت مین سے کچھ ادا نہین کیا تھا حضرت عائشہ کو رغبت ہوئی بریرہ کی طرف اونہون نے کہا تو اپنے لوگون پاس جا اگر وہ چاہین تو مین سب پیسہ (یعنی ساتون اوقیے) اون کو دیدون گی لیکن ولا تیری مین لون گی بریرہ اپنے لوگون پاس گئے اور اون سے یہ بیان کیا اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر عائشہ چاہین تو لسد تجھ سے سلوک کرین لیکن ولا ہم لین گے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اون کے کہنے سے بریرہ کا لینا مت چھوڑ خرید لی اور آزاد کر دے ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا اونہون نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کھڑے ہوئے اور تعریف کی اللہ جل جلالہ کی بعد اوس کے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا ایسی شرطین کرتے ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شخص ایسی شرط کرے جو اللہ کی کتاب مین نہین ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطین ہون اللہ کا حکم زیادہ لائق ہے قبول کرنے کے اور شرط اللہ کی مضبوط ہے ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ

وعن هبته ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولاء کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے ف
کیونکہ ولاء ایک حق ہے جسکی وجہ سے اگر آزاد کیے ہوئے غلام یا لونڈی کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا پاوے اوسکو وارث
ہوتی ہیں پھر معلوم نہیں کہ غلام یا لونڈی کچھ مال چھوڑ کر مرے یا نہ چھوڑے اس لیے اوسکی بیع جائز نہ ہوگی بیع الولاء
ولاء کا بیچنا عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الولاء وعن هبته ترجمہ عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے بیع الماء پانی کا بیچنا عن
جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الماء ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا پانی کے بیچنے سے ف یعنی اگر کسی کا کنواں یا حوض یا چشمہ ہو تو پانی پینے یا جانوروں کے پلانے کے لیے بیچنا درست
نہیں بلکہ اجازت دیوے کہ جسکا جی چاہے پیے یا جانوروں کو پلاوے۔ بعضوں کے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے اور بعضوں کے نزدیک
تحریمی اور جو کھیت سینچنے کے لیے پانی بیچے تو قباحت نہیں عن مرة بن عبيد يقول سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ينهى عن بيع الماء ترجمہ مرہ بن عبد سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع
کرتے تھے پانی کے بیچنے سے بیع فضل الماء بچے ہوئے پانی کا بیچنا عن اياس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى عن بيع فضل الماء وباع قيم الوهط فضل ماء الوهط فكرهه عبد الله بن عمرو ترجمہ ایاس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے اور قیم نے وہط (ایک گاؤں ہے طائف کی طرف) کا
پانی بیچا بچا ہوا تو برا جانا اوسکو عبد اللہ بن عمرو نے عن اياس بن عبد صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال
لا تبيعوا فضل الماء فان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبد سے روایت ہے مت
بیچو بچا ہوا پانی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو بچا ہوا پانی بیع الخمر شراب کا بیچنا عن ابن وعلة
المصري انه سال ابن عباس عما يعصر من العنب قال ابن عباس اهدى رجل لرسول الله صلى الله عليه و
سلم راوية خمر فقال له النبي صلى الله عليه وسلم هل علمت ان الله عز وجل حرمها فسار ولم افهم
ما سار كما اردت فسالت انسانا الى جنبه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم بم ساررته قال امرته
ان يبيعها قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الذي حرم شربها حرم بيعها ففتح المزادتين حتى ذهب
ما فيهما ترجمہ ابن وعلہ مصری نے ابن عباس سے پوچھا انگور کے شیرے کا حال ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپ نے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں اللہ نے شراب کو حرام کر دیا ہے پھر وہ
آہستہ سے ایک شخص سے کان میں کچھ کہا میں نہیں سمجھا کیا کہا میں نے ایک آدمی سے جو اوسکے پاس بیٹھا تھا پوچھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو نے کان میں کیا کہا وہ
بولا میں نے اوس سے کہا بیچ ڈال آپ نے فرمایا جس نے اوسکا پینا حرام کیا ہے اوسی نے اوسکا بیچنا حرام کیا ہے تب اوس نے دونوں مشکوں
کا منہ کھول دیا اور جو کچھ شراب اوس میں تھا بہہ گیا عن عائشة قالت لما نزلت آيات الربا قام رسول الله صلى

اللہ علیہ وسلم علی المنبر فتلاھن علی الناس ثم حرم التجارۃ فی الخمر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت
ہے جب سود کی آیتین اترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کہڑے ہوے اور لوگون کو پڑہ کر سنائین پہر شراب
مین تجارت کو حرام کیا **باب بیع الکلب** کتو کا بیچنا عن عقبۃ بن عمرو قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا کتے کی قیمت سے اور رنڈی کی خرچی سے اور نجومی کی کمائی سے ف یعنی یہ سب مال حرام
ہین انکا استعمال درست نہین عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اشیاء حرمھا وثمن
الکلب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزونکو حرام کیا اوس مین سے کتے کی قیمت
بھی حرام کی **ما استثنی** کونسا کتا بیچنا درست ہی عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب والسنور الا کلب صید ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا کتے اور بلی کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے (امام نسائی نے کہا یہ روایت منکر ہی ف
یعنی خلاف ہی اور معتبر لوگون کی روایت کے اوس مین شکاری کتے کا استثنا مذکور نہین ہے) **بیع الخنزیر** سور کا بیچنا
عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکۃ ان اللہ و
رسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارایت شحوم المیتۃ فانہ یطلی بھا
السفن ویدھن بھا الجلود ویستصبح بھا الناس قال لا ھو حرام وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند
ذلک قاتل اللہ الیھود ان اللہ عزوجل لما حرم علیھم شحومھا جملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تہے مکے
مین بیشک اللہ اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کے بیچنے کو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ
مردے کی چربی سے تو کشتیان چکنی کیجاتی ہین اور کہالین اور لوگ اوسکو جلا کر روشنی کرتے ہین آپ نے فرمایا نہین وہ حرام ہے
پہر آپ نے فرمایا اللہ یہود کو تباہ کرے جب اللہ نے اون پر چربی کو حرام کیا تو اونہون نے اوسکو پگہلایا پہر بیچکر اوسکی
قیمت کہائی **بیع ضراب الجمل** اونٹ کی جفتی کو بیچنا ف یعنی نر کو مادہ پر چڑہانے کی اجرت لینا عن جابر یقول
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء وبیع الارض للحرث یبیع الرجل
ارضہ وماءہ فعن ذلک نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نر کودانے کی اجرت لینے سے اور پانی کے بیچنے سے اور زمین بیچنے سے کہیتی کے لیے یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی
کو بیچے دوسری کے ہاتھ کہ وہ اوس مین زراعت کرے اور ایک حصہ بیچ بہی لیوے) ان باتون سے آپنے منع کیا عن
ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کودانی کی اجرت لینے سے **ف** بلکہ بغیر اجرت کے نر کو دینا چاہیے البتہ اگر خوشی سے مادیان والا
کچھ دیوے تو قباحت نہین **عن** انس بن مالك قال جاء رجل من بني الصعق لحد بني كلاب الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسأله عن عسب الفحل فنهاه عن ذلك فقال انا نكرم على ذلك **ترجمہ** انس بن مالک سے
روایت ہے ایک شخص بنے صعق مین سے جو ایک شاخ ہے بنی کلاب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور نر کودانے کی
اجرت لینے کو پوچھا۔ آپنے منع فرمایا اوسکو وہ بولا ہم کو تحفے کے طور پر کچھ ملتا ہے **ف** یعنی ہم شرط نہین کرتے دینے والا
اپنی خوشی سے کچھ نذر کرتا ہے **ترمذی** کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ آپنے اجازت دی اوسکو تحفے کے طور پر جو ملے اوس کے
لینے کی **عن** ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الحجام وعسب الفحل وثمن الكلب
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کی کمائی اور نر کودانی کی اجرت
اور کتے کی قیمت سے **عن** ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل **ترجمہ** ابوسعید
خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کودانے کی مزدوری سے **عن** ابي حازم قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وعسب الفحل **ترجمہ** ابوحازم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کتے کی قیمت سے اور نر کے کودانے کی مزدوری لینے سے **الرجل** يبتاع البيع فيفلس ويوجد المتاع بعينه
ایک شخص ایک چیز خریدے پھر اوسکی قیمت دینے سے پہلے مفلس ہوجاوے اور وہ چیز جون کی تون موجود ہو تو بیچنے والا اوس کا
زیادہ حقدار ہے خریدار کے اور قرضخواہون سے **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرئ افلس
ثم وجد الرجل عنده سلعته بعينها فهو اولى به من غيره **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہوجاوے پھر ایک شخص اپنا بیچا ہوا اسباب اوسکے پاس پاوے جون کا تون تو وہ زیادہ حقدار
ہے اوسکے لینے کا اورون سے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يعدم اذا وجد عنده المتاع
بعينه وعرفه انه لصاحبه الذي باعه **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص نادار ہوجاوے اور اوسکے پاس کسی کی چیز جون کی تون ملے وہ اوسکو پہچانے تو وہ اوسی کی ہے جسنے اوسکو بیچا تھا
عن ابي سعيد الخدري قال أصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمار ابتاعها وكثر
دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدقوا عليه ولم يبلغ ذلك وفاء دينه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذلك **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک
شخص کے پھلون پر جو اوس نے خریدے تھے آفت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور وہ بہت قرضدار ہوگیا
تب آپنے فرمایا صدقہ دو اوسکو لوگون نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا نہ ہوا۔ آپنے اوسکے قرضخواہون سے فرمایا اب لے
جو موجود ہے اور کچھ تم کو نہین ملے گا **الرجل** يبيع السلعة فيستحقها مستحق ایک شخص مال بیچے پھر اوسکا مالک کوئی

اور نکلے **عَنْ** اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرِ بْنِ سِمَاكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّہٗ اِذَا وَجَدَھَا فِیْ یَدِ الرَّجُلِ غَیْرِ الْمُتَّھَمِ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَھَا بِمَا اشْتَرَاھَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَہٗ وَقَضٰی بِذٰلِكَ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ **ترجمہ** اسید بن حضیر بن سماک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اگر کوئی اپنی چیز ایسے شخص کے پاس پاوے جس پر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر چاہے اوتنی قیمت دیکر جتنی کو اوس نے لیا ہے اوس چیز کو لے لے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے اور یہی حکم دیا عمر اور ابوبکر رضی اللہ عنہما نے **ف** اور بعضوں کا مذہب یہہ ہے کہ مالک مال اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس چیز نکلے اوسکو حکم ہوگا کہ وہ اپنی بائع سے دام وصول کرے پھر وہ اپنے بائع سے یہاں تک کہ چور پکڑا جاوے اور دلیل اون کی دوسری حدیث ہے **عَنْ** اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ کَانَ عَامِلًا عَلَی الْیَمَامَۃِ وَاَنَّ مَرْوَانَ کَتَبَ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ کَتَبَ اِلَیْہِ اَنَّ اَیُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْہُ سَرِقَۃٌ فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا حَیْثُ وَجَدَھَا ثُمَّ کَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ اِلَیَّ فَکَتَبْتُ اِلٰی مَرْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِاَنَّہٗ اِذَا کَانَ الَّذِی ابْتَاعَھَا مِنَ الَّذِیْ سَرَقَھَا غَیْرَ مُتَّھَمٍ یُخَیَّرُ سَیِّدُھَا فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الَّذِیْ سُرِقَ مِنْہُ بِثَمَنِھَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَہٗ ثُمَّ قَضٰی بِذٰلِكَ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِکِتَابِیْ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ وَکَتَبَ مُعَاوِیَۃُ اِلٰی مَرْوَانَ اَنَّكَ لَسْتَ اَنْتَ وَلَا اُسَیْدٌ تَقْضِیَانِ عَلَیَّ وَلٰکِنْ اَقْضِیْ فِیْمَا وُلِّیْتُ عَلَیْکُمَا فَانْفِذْ لِمَا اَمَرْتُكَ بِہٖ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِکِتَابِ مُعَاوِیَۃَ فَقُلْتُ لَا اَقْضِیْ بِہٖ مَا وُلِّیْتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِیَۃُ **ترجمہ** اسید بن حضیر سے روایت ہے وہ حاکم تھے یمامہ کے (جو ایک ملک ہے حجاز کے پورب کی طرف) مروان نے اونکو لکھا کہ معاویہ نے مجھکو لکھا ہے جس شخص کی کوئی چیز چوری جاوے تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے جہاں اوسکو پاوے اسید نے کہا مروان نے یہہ مجھکو لکھا میں نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ کیا ہے کہ جب وہ شخص جسنے اوس چیز کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اوس پر چوری کا گمان نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے چاہے قیمت دیکر (یعنی جتنی قیمت کو اوس نے چور سے لیا ہے) وہ چیز لے لیوے چاہے چور کا پیچھا کرے پھر اسی کے موافق ابوبکر اور عمر اور عثمان نے فیصلہ کیا مروان نے میرے خط کو معاویہ پاس بھیجدیا معاویہ نے مروان کو لکھا تو اور اسید میرے اوپر حکم نہیں کر سکتے لیکن میں تم دونوں پر حکم کر سکتا ہوں کیونکہ میں نے تم کو مقرر کیا ہے پھر جو میرا حکم ہے اوسکے موافق عمل کرو مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیجدیا میں نے کہا میں اوسکے موافق حکم کرونگا جو معاویہ کہتے ہیں جب تک اون کی طرف سے حاکم ہونگا **ف** اس لیے کہ اطاعت خلیفہ اور بادشاہ اسلام کی واجب ہے اور قاضی کو نہیں پہونچتا کہ خلاف امر سلطانی کے فیصلہ کرے مگر جب سلطان کا حکم خلاف شرع کے ہو تو قاضی کو قضا کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیئے اور سلطان کو سمجھانا چاہیئے اگر سلطان نہ مانے تو سب مسلمان ملکر اوس کو تخت سے اوتار دیں اور دوسرے کو بٹھا دیں **عَنْ** سَمُرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِعَیْنِ مَالِہٖ اِذَا وَجَدَہٗ وَیَتَّبِعُ الْبَائِعُ مَنْ بَاعَہٗ **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی چیز کا حقدار ہے جب اوسکو پاوے اور جسکے پاس چیز نکلی وہ اپنی بائع کا پیچھا کرے شاید معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے **عَنْ**

سَمُرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کردیں (یعنی ایک ولی ایک سے نکاح کرے اور دوسرا دوسرے سے کرے) تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور جس نے دو شخصوں کے ہاتھ ایک چیز کو بیچا تو جسکے ہاتھ پہلے بیچا اسی کو وہ چیز ملیگی

الاستقراض قرض لینے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ ترجمہ عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درم قرض لیے پھر آپ پاس مال آیا آپ نے ادا کردیے اور فرمایا برکت دے اللہ تیرے گھر اور تیرے مال میں قرض کا بدلہ یہ ہے کہ آدمی اپنے قرضخواہ کا شکریہ کرے اور اسکو ادا کرے

التغليظ في الدين قرضداری کی برائی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَاَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا التَّشْدِيْدُ الَّذِي نُزِّلَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ ترجمہ محمد بن جحش سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی اتری ہے ہم لوگ چپ ہو رہے اور گھبرا گئے جب دوسرا دن ہوا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ سختی کیسی ہے جو اتری آپ نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں مارا جاوے پھر جلایا جاوے پھر مارا جاوے پھر جلایا جاوے پھر مارا جاوے اور اوسپر قرض ہو تو جنت میں نہ جاویگا جبتک اپنی قرض کو ادا نہ کرے

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ اَهٰهُنَا مِنْ بَنِي فُلَانٍ اَحَدٌ ثَلٰثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اَنْ لَا تَكُوْنَ اَجَبْتَنِي اَمَا اِنِّي لَمْ اُنَوِّهْ بِكَ اِلَّا بِخَيْرٍ اِنَّ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَاسُورًا بِدَيْنِهِ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں آپنے فرمایا کیا اسجگہ فلانے قبیلے میں سے کوئی ہے تین بار آپنے یہی فرمایا جب ایک شخص کھڑا ہوا آپنے فرمایا تو نے پہلے دو بار میں مجھے کیوں جواب نہیں دیا میں نے تجھے نہیں پکارا مگر بہتری سے فلان شخص رکا ہوا ہے (جنت میں جانے سے یا اپنی اروں کی صحبت سے) بسبب قرضداری کے

التسهيل فيه قرضداری میں آسانی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ تَدَّانُ وَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا فِي ذٰلِكَ وَلَامُوهَا وَوَجَدُوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا اَتْرُكُ الدَّيْنَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيْلِي وَصَفِيِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللّٰهُ اَنَّهُ يُرِيْدُ قَضَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا ترجمہ عمران بن حذیفہ سے روایت ہے میمونہ بہت قرض لیا کرتیں لوگوں نے اون سے اس باب میں

کفت کو کی اندا اون کو ملامت کی اور رنج کیا اون پر وہ بولین مین قرض لینا نہ چھوڑونگی مین نے اپنی پیارے اور برگزیدہ پیغمبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص قرض لیوے اور خدا جانتا ہے کہ وہ اوس کے ادا کرنیکی فکر مین ہے
تو اللہ دنیا مین اوسکا قرض ادا کرا دیگا **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُؤَدِّيَهُ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** ام المومنین میمونہ رض
سے روایت ہے وہ قرض لیتے تہین لوگون نے اون سے کہا اے ان مسلمانون کی تم قرض لیتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جائداد اوسکی
ادا کرنے کو نہین ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص قرض لیوے اور وہ
اوسکی ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ اوسکی مدد کریگا **مَطْلُ الْغَنِيِّ** مالدار آدمی قرض ادا کرنے مین دیر کرے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ **ترجمہ**
ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مالدار پر اوترا دکیا جاوے (یعنی قرضدار
اپنی قرض کا اوتار ایک مالدار شخص پر کردے جسکو حوالہ کہتے مین) تو چاہیے کہ اوسکا پیچھا کرے (یعنی جس پر اوترا کردیا ہے قرضدار
پر سختی نکرے) اور مالدار کا قرض ادا کرنا ظلم ہے (یعنی اگر مفلس ہو اور قرضہ ادا نہ کرے تو گناہ نہین اسلیے کہ مجبور ہے لیکن روپیہ
ہوتے ساتے کسی کا قرض نہ دیوے تو بڑا گناہ ہے) **عَنِ** الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ
عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ **ترجمہ** شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار اگر قرض ادا کرنے مین دیر کرے تو اوسکی عزت
بگاڑنا درست ہو جاتی ہے (یعنی قرضخواہ کو درست ہے کہ اوسکی برائی کرے) اور اوسکو سزا دینا بھی درست ہے (یعنی حاکم اوسکو
قید کرسکتا ہے) **عَنِ** الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **الْحَوَالَةُ** قرض کا اوتار کرنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ
اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرنا مالدار کا قرض ادا کرنے مین
ظلم ہے اور جب تم مین سے کسیکو حوالہ دیا جاوے مالدار پر تو پیچھا کرے اوسکا (اور قرضدار کا پیچھا چھوڑ دے) **الْكَفَالَةُ**
بِالدَّيْنِ قرض کی ضمانت کرنا **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ
فَقَالَ اِنَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے
ایک انصاری مرد کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا نماز پڑھنے کے لیے آپ نے فرمایا اسپر تو قرض ہے ابوقتادہ نے کہا
یا رسول اللہ مین اسکا ضامن ہون۔ آپ نے فرمایا پورا قرض ادا کردگے ابوقتادہ نے کہا پورا **اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ حُسْنِ**
الْقَضَاءِ اچھی طرح قرض ادا کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ
اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو قرض کو اچھی

طرح سے ادا کرتے ہیں

حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقُ فِي الْمُطَالَبَةِ خوش معاملگی اور قرض وصول کرنے میں نرمی کرنیکی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ يَتَقَاضَى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی لیکن لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے آدمی سے کہتا جہاں آسانی سے ملے وہاں سے وصول کرے اور جہاں دشواری ہو (یعنی قرضدار مفلس ہو بیچارہ تنگ) تو چھوڑ دے اور درگزر کر شاید اللہ تعالی ہماری قصوروں سے بھی درگزر کرے جب مرگیا تو اللہ تعالی نے فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے وہ بولا نہیں مگر میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا جب اوسکو تقاضا کیلیے بھیجتا تو کہہ دیتا جو آسانی سے ملے لے لے اور جہاں دشواری ہو چھوڑ دے اور معاف کر دے شاید اللہ بھی ہم کو معاف کرے اللہ جل جلالہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا اور جب کسی کو مفلس دیکھتا تو اپنے جوان سے کہتا معاف کر اوسکو شاید اللہ تعالی معاف کرے ہم کو جب وہ اللہ پاس گیا تو اللہ نے اوسکو معاف کر دیا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جنت میں داخل کر دیا ایک شخص کو جو نرمی کرتا خریدتے اور بیچتے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت

الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ شرکت بغیر مال کے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں اور عمار اور سعد شریک ہوئے بدر کے روز تو سعد دو قیدی پکڑ لائے اور میں اور عمار دونوں کچھ نہ لائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُتِمَّ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ایک غلام میں آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو آدمی نصفا نصف کے شریک ہوں ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے) تو دوسرے کو بھی (جو دوسرے شریک کا ہے) مال سے آزاد کرے اگر اوسکے پاس مال ہو (فائدہ اگر آزاد کرنیوالا مالدار ہے تو غلام پورا آزاد ہو جاویگا اور دوسرے شریک کے حصے کے دام دینا پڑیں گے اور جو مفلس ہے تو آدھا غلام آزاد ہو گا اور غلام کو چاہیے کہ محنت مزدوری کر کے دوسرے شریک کے حصے کے دام ادا کرے اور پورا آزاد ہو جاوے

الشَّرِكَةُ فِي الرَّقِيقِ غلام لونڈی میں شرکت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ

لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام لونڈی مین آزاد کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسرے حصے کی قیمت کو کافی
ہو تو وہ آزاد ہو جاویگا اوسکے مال مین سے **اَلشَّرِكَةُ فِي النَّخْلِ** درخت مین شرکت عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى يَعْرِضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ ترجمہ جابر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو اون کو نہ بیچے جبتک اپنی
شریک سے نہ پوچھ لیوے (کیونکہ اگر شریک لینا چاہی تو وہ زیادہ حقدار ہے اور دوسرے) **اَلشَّرِكَةُ فِي الرِّبَاعِ**
زمین مین شرکت عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ
وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَبِيعَهُ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ
اَحَقُّ بِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا ہر مال مشترک مین جو تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو
یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ بیچنا درست نہین جبتک دوسرے شریک سے اجازت نہ لیوے اوس شریک کو اختیار ہی چاہی
لیوے (تو لے لے) اور چاہی نہ لیوے (تب دوسرا غیر شخص لے لیگا) اور جو ایک شریک اپنا حصہ بیچے اور دوسرے شریک کو خبر نہ کرے
تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہی (یعنی اوسکو شفعے کا حق ہی وہ اوتنی دام جتنی کو شریک نے بیچا ہے دیگر غیر شخص سے چھین سکتا ہی)

ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَاَحْكَامِهَا شفعے کا بیان ف شفعہ ایک حق ہی جسکی وجہ سے انسان ایک زمین کا مالک ہو سکتا ہی جبرًا
اب اختلاف ہی کہ شفعہ کا حق کسکو پہونچتا ہی بعضون کے نزدیک صرف شریک کو پہونچتا ہی اور بعضون کے نزدیک ہمسائے
کو بھی یہہ حق ہے عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ ترجمہ ابو رافع سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنی پڑوس کا عَنِ الشَّرِيدِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِي لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيهَا شِرْكٌ وَلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ ترجمہ شرید سے روایت ہی ایک شخص بولا یا رسول اللہ میری زمین ہی جس مین کسی کی شرکت
نہین نہ حصہ ہی مگر ہمسائگی کا حق ہے آپ نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حقدار ہی اپنی پڑوس کا ف ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے
کہ ہمسائے کو حق شفعہ ہے عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ
الْحُدُوْدُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مال مین
ہی جو تقسیم نکیا جاوے جب حد بندی ہو جاوے اور راہ معین ہو جاوے پھر شفعہ نہین ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعے کا اور ہمسایہ
کے حق کا

اٰخِرُ كِتَابِ الْبُيُوْعِ تمام ہوئی کتاب البیوع

**ذِكْرُ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ** جاہلیت کے زمانے مین جو قسامت مروج تھی اوسکا بیان ف قسامت کہتے ہین قسم کو اصطلاح مین قسامت یہہ ہے

کہ مقتول کی قوم مین سے اوسکی وارث پچاس آدمی قسم کہادین کہ فلان شخص نے اسکو مارا ہی اور جو اوسکے وارث پچاس سے کم ہون
تو جتنی ہون اونھی کو پچاس بار قسمین دی جاوین اجبیر قتل کی تہمت ہو وہ قسم کہادین کہ ہم نے اسکو قتل نہین کیا **عن**

ابن عباس قال اول قسامة كانت في الجاهلية كان رجل من بني هاشم استأجره رجل من قريش من فخذ احدهم
قال فانطلق معه في ابله فمر به رجل من بني هاشم قد انقطعت عروة جوالقه فقال اغثني بعقال اشد به
عروة جوالقي لا تنفر الابل فاعطاه عقالا يشد به عروة جوالقه فلما نزلوا وعقلت الابل الا بعيرا
واحدا فقال الذي استأجره ما شأن هذا البعير لم يعقل من بين الابل قال ليس له عقال قال فاين عقاله
قال مر بي رجل من بني هاشم قد انقطعت عروة جوالقه فاستغاثني فقال اغثني بعقال اشد به عروة
جوالقي لا تنفر الابل فاعطيته عروة عقالا فحذفه بعصا كان فيها اجله فمر به رجل من اهل اليمن فقال
اتشهد الموسم قال ما اشهد وربما شهدت قال هل انت مبلغ عني رسالة مرة من الدهر قال نعم قال اذا
شهدت الموسم فنادِ يا آل قريش فاذا اجابوك فنادِ يا آل هاشم فاذا اجابوك فسل عن ابي طالب فاخبره
ان فلانا قتلني في عقال ومات المستأجر فلما قدم الذي استأجره اتاه ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا
قال مرض فاحسنت القيام عليه ثم مات فنزلت فدفنته فقال كان ذا اهل ذاك منك فمكث حينا
ثم ان الرجل اليماني الذي كان اوصى اليه ان يبلغ عنه وافى الموسم فقال يا آل قريش قالوا هذه قريش
قال يا آل بني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال اين ابو طالب قال هذا ابو طالب قال امرني فلان ان ابلغك
رسالة ان فلانا قتله في عقال فاتاه ابو طالب وقال اختر منا احدى ثلاث ان شئت ان تؤدي مائة
من الابل فانك قتلت صاحبنا خطأ وان شئت يحلف خمسون من قومك انك لم تقتله فان ابيت
قتلناك به فاتى قومه فذكر ذلك لهم فقالوا نحلف فاتته امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم
قد ولدت له فقالت يا ابا طالب احب ان تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه ففعل فاتاه
رجل منهم فقال يا ابا طالب اردت خمسين رجلا ان يحلفوا مكان مائة من الابل يصيب كل رجل بعيران
فهذان بعيران فاقبلهما عني ولا تصبر يميني حيث تصبر الايمان فقبلهما وجاء ثمانية واربعون
رجلا حلفوا قال ابن عباس فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية والاربعين عين تطرف

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی پہلی قسامت جو جاہلیت کے زمانہ مین تہی یہہ ہوئی کہ بنی ہاشم مین سے ایک شخص نے نوکری
کی قریش کے ایک شخص کی بعضے قریش کے ایک شاخ مین سے وہ تہا وہ اوسکے ساتہہ گیا اونٹون مین وہان ایک اور شخص ملا بنی
ہاشم مین سے جسکی برتن کی رسی ٹوٹ گئی تہی وہ بولا میری مدد کر ایک رسی سے تا باندہ دون مین اپنی برتن کو ایسا نہو کہ
اونٹ چل نکلے (اور برتن گر پڑے) اوس نے (یعنی جو نوکر ہوا تہا) ایک رسی دیدی برتن باندہنے کو جب لوگ اوترے اونٹ

باندہی گئے - تو ایک اونٹ خالی ہا (اوسکی باندہنے کو رسی نہتی) جس نے نوکر کہا تہا وہ بولا یہ اونٹ کیسا ہے باندہا کیون نہین گیا نوکر بولا اسکی رسی نہین ہے وہ بولا رسی کہان گئی نوکر بولا مجہ پا ایک شخص ملا بنی ہاشم مین سے اوسکی بورے کی رسی ٹوٹ گئی ہتی اوس نے فریاد کی اور کہا میری مدد کر ایک رسی دیکر جس سے مین اپنا بورا باندہون ایسا نہو اونٹ چل نکلے تو مین نے باندہنے کی رسی اوسے دیدی یہہ سنتے ہی اوس نے ایک لاٹھی نوکر کو ماری اوسی مین اوسکی موت تھی (وہ قریب مرنے کے ہوگیا) وہان ایک شخص نکلا یمن کے لوگون مین سے تو اوس نے (یعنی نوکر نے) اوس سے پوچھا کیا تو اس موسم مین حج کو جاویگا. وہ بولا نہین جاونگا اور شاید جاؤن نوکر بولا میری طرف سے تو ایک پیغام پہونچا دیگا جس وقت تو پہونچے وہ بولا ہان تب نوکر نے کہا جب تو موسم مین جاوے تو پکاری قریش کے لوگو جب وہ جواب دین تو پکاری ہاشم کی اولاد جب وہ جواب دین تو ابوطالب کو پوچھ پھر اون سے کہدی کہ فلان شخص نے (اوسکا نام لیا جس نے اسے نوکر رکھا تہا) مجھے ایک رسی کے لیے مار ڈالا پھر وہ نوکر مرگیا جب وہ شخص جسنے نوکر رکھا تہا مکے مین آیا تو ابوطالب نے اوس سے پوچھا ہمارا آدمی کہان گیا وہ بولا بیمار ہوا مین نے اوسکی اچھی طرح خدمت کی پھر مرگیا تو مین راہ مین اترا اور اوسکو دفن کیا ابوطالب نے کہا اوسکو تیرے سے یہی لائق تہا تجہکو (یعنی تجہہ سے یہی توقع تہی جو تو نے کیا اوس کے لیے یعنی خبرگیری کی اور اچھی طرح دفن کیا) پھر چندروز ابوطالب ٹہیرے رہی اتنے مین وہ یمن کا شخص آ پہونچا جسکو اوس نے وصیت کی تہی پیام پہونچانے کے لیے اور عین موسم پر آیا اوس نے پکارا ای قریش کے لوگو لوگون نے کہا یہ قریش کے لوگ ہین پھر اوس نے پکارا اے ہاشم کی اولاد لوگون نے کہا یہ ہاشم کے بیٹے ہین اوسنے کہا ابوطالب کہان ہین کہا ابوطالب یہہ ہین تب اوس نے کہا فلان شخص نے میرے ہاتھ یہ پیام بہیجا تہا کہ فلان شخص نے اوسے مار ڈالا ایک رسی کے لیے یہہ سنکر ابوطالب اوس شخص کے پاس آئے اور کہا تین باتون مین سے ایک بات تو کر اگر تیرا جی چاہے تو سو اونٹ دے دیت کے کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو چوک سے مارا (یعنی تیرا قصد قتل کا نہ تہا) اور جو تیرا جی چاہے تو تیری قوم مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین اسبات پر کہ تو نے اوسکو نہین مارا اگر تو ان دونون باتون سے انکار کرے تو ہم تجہے اوسکے بدلے مین قتل کرین گے اوس نے اپنی قوم سے بیان کیا اونہون نے کہا ہم قسم کہاوین گے پھر ایک عورت آئی ابوطالب پاس جو اوسکی قوم مین بیاہی ہوئی تہی اور بنی ہاشم مین سے تہی اوسکا ایک لڑکا تہا وہ بولی ای ابوطالب مین چاہتی ہون کہ تو اس لڑکے کو منظور کر لی پچاس آدمیون مین سے ایک کی بدلے اور اوسکو قسم نہ دلا ابوطالب نے منظور کیا پھر ایک اور شخص اون مین سے آیا اور کہنے لگا ای ابوطالب تم پچاس آدمیون کو قسم دلایا چاہتے ہو سو اونٹون کے بدلے تو ہر ایک شخص کے حصے مین دو دو اونٹ آتے ہین یہہ دو اونٹ لو اور منظور کرو مجہپر قسم مت ڈالو جب تم زبردستی قسمین دوگے ابوطالب نے منظور کر لیا اور اڑتالیس آدمی آئے اونہون نے قسم کہائی ابن عباس نے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ایک سال نہین گزرا کہ اون اڑتالیس مین سے ایک آنکھ بھی نہ رہی دیکھتی ہو (یعنی سب مرگئے)

القسامة قسامت کا بیان

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ ایک صحابی سے

روایت ہے جو انصار میں سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا جیسے جاہلیت میں تھی عن اناس من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القسامۃ کانت فی الجاھلیۃ ثم اقرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما کانت
علیہ فی الجاھلیۃ وقضی بھا بین اناس من الانصار فی قتیل ادعوہ علی یھود خیبر ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے چند صحابہ سے روایت ہے کہ قسامت جاہلیت میں جاری تھی پھر قائم رکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا قسامت
کا انصار کے مقدمے میں جب ان میں سے چند لوگ دعوی کرتے تھے ایک خون کا خیبر کے یہودیوں پر عن ابن المسیب قال کانت
القسامۃ فی الجاھلیۃ ثم اقرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الانصاری الذی وجد مقتولا فی جب الیھود
فقالت الانصار الیھود قتلوا صاحبنا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے قسامت جاہلیت میں رائج تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو باقی رکھا اوس انصاری کے مقدمے میں جسکی لاش یہود کے کنوئیں میں ملی تھی اور انصار نے کہا تھا کہ یہود نے
ہمارے آدمی کو مار ڈالا تبدئۃ اھل الدم فی القسامۃ پہلے مقتول کے وارثوں کو قسم دینا قسامت میں (اگر وہ قسم کھالیں
تو جنپر گمان ہے قتل کا وہ دیت ادا کریں اور جو قسم نہ کھاویں تو جنپر گمان ہے وہ قسم کھاویں اگر قسم کھالیں گے تو بری ہو جائینگے نہیں
تو دیت دینا ہوگی) عن سھل بن ابی حثمۃ ان عبد اللہ بن سھل ومحیصۃ خرجا الی خیبر من جھد اصابھما
فاتی محیصۃ فاخبر ان عبد اللہ بن سھل قد قتل وطرح فی فقیر او عین فاتی یھود فقال انتم واللہ قتلتموہ
فقالوا واللہ ما قتلناہ ثم اقبل حتی قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ ثم اقبل ھو وحویصۃ
وھو اخوہ اکبر منہ وعبد الرحمن بن سھل فذھب محیصۃ لیتکلم وھو الذی کان بخیبر فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر کبر وتکلم حویصۃ ثم تکلم محیصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا بحرب فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما
قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ ومحیصۃ وعبد الرحمن تحلفون وتستحقون دم صاحبکم
قالوا لا قال فتحلف لکم یھود قالوا لیسوا مسلمین فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ فبعث
الیھم بمائۃ ناقۃ حتی ادخلت علیھم الدار قال سھل لقد رکضتنی منھا ناقۃ حمراء ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے
روایت ہے عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں خیبر کو چلے کچھ تکلیف کیوجہ سے جو اون کو تھی پھر محیصہ پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا
کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک اندھے کنوئیں یا چشمے میں ڈالدیے گئے یہ سنکر محیصہ یہودیوں پاس آئے اور کہنے لگے قسم خدا کی تم نے
اوسکو مارا ہے وہ بولے قسم خدا کی ہم نے اوسکو نہیں مارا محیصہ وہاں سے چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا پھر محیصہ اور اون کے بڑے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل ملکر آئے محیصہ نے پہلے بات کرنا چاہی وہی خیبر میں
گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کر بڑے کا لحاظ کر (اوسکو پہلے بات کرنے دے) آخر حویصہ نے بات کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیویں نہیں تو ان سے کہہ دیا جاوے کہ لڑائی کی نیت پھر آپ نے

اس باب میں یہود کو لکھا یہود نے جواب میں کہا ہم نے قسم خدا کی اوسکو نہیں مارا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور
محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا اچھا تم قسم کھاؤ اور اپنے ساتھی کا خون ثابت کرلو وہ بولے ہم قسم نہیں کھاوینگے (اس لیے کہ ہم نے
اپنی آنکھ سے مارتے نہیں دیکھا) آپنے فرمایا تو یہود قسم کھاوینگے تمھارے لیے (کہ ہم نے اوسکو نہیں مارا نہ ہم جانتے ہیں کسنے مارا)
اونہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو مسلمان نہیں ہیں (کافر ہیں جھوٹی قسم کھالیوینگے) تب آپنے اپنے پاس سے اونکو دیت
دی اور سو اونٹ بھیجے یہان تک کہ اون کے گھر میں داخل ہوگئے - سہل نے کہا اوس میں سے ایک اونٹنی نے جو سرخ تھی مجھے لات
ماری تھی عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ
مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ
أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ
وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ
فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ
وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا **ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيهِ** راویوں کا اختلاف اس حدیث کی روایت میں عَنْ
سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى
إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ
وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ
أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ
يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَاهُ عَقْلَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود ساتھ
نکلے جب خیبر میں پہونچے تو وہان کسی مقام پر جدا ہوگئے محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو دیکھا مارے ہوئے پڑے ہیں - اونہون
نے اونکو دفن کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے وہ اور اون کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل جو سب لوگوں میں

کر دیتی تھی تو عبدالرحمن اپنے ساتھی سے پہلے بات کرنے لگا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ سن میں بڑے ہوں ان کو بڑائی کرو (چھوٹے بڑے) پھر اور ان کے دونوں ساتھیوں نے بات کی پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا جہاں عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون پاتے ہو یا اپنے قاتل کو پاتے ہو انہوں نے کہا ہم کیونکر قسم کھاویں گے حالانکہ ہم موجود نہ تھے تب آپ نے فرمایا تو یہ یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو الگ کریں گے انہوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر مانیں گے آخر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو اپنے پاس سے اس کی دیت دی۔

عن سهل بن ابي حثمة و رافع بن خديج ان محيصة بن مسعود و عبد الله بن سهل انطلقا قبل خيبر في حاجة لهما فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فجاء اخوه عبد الرحمن بن سهل و حويصة و محيصة ابنا عمه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فتكلم عبد الرحمن في امر اخيه وهو اصغر منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر الكبر ليبدأ الاكبر فتكلما في امر صاحبهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر كلمة معناها يقسم خمسون منكم فقالوا يا رسول الله امر لم نشهده كيف نحلف قال فتبرئكم يهود بايمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار قال فوداهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله قال سهل فدخلت مربدا لهم فركضتني ناقة من تلك الابل۔

ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ اور عبداللہ بن سہل خیبر میں آئے کسی کام کے لیے پھر کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے سہل نے کہا میں باڑے میں گیا تو ایک اونٹنی ان اونٹوں میں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں دیے تھے ایک لات ماری۔

عن سهل بن ابي حثمة ان عبد الله بن سهل و محيصة بن مسعود بن زيد اتيا خيبر وهو يومئذ صلح فتفرقا لحوائجهما فاتى محيصة على عبد الله بن سهل وهو يتشحط في دمه قتيلا فدفنه ثم قدم المدينة فانطلق عبد الرحمن بن سهل و حويصة و محيصة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب عبد الرحمن يتكلم وهو احدث القوم سنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر الكبر فسكت فتكلما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحلفون خمسين يمينا منكم فتستحقون دم صاحبكم او قاتلكم قالوا يا رسول الله كيف نحلف ولم نشهد ولم نر قال فتبرئكم يهود بخمسين يمينا قالوا يا رسول الله كيف نأخذ ايمان قوم كفار فعقله رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده

ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر میں آئے اور ان دنوں وہاں صلح تھی پھر دونوں جدا ہو گئے اپنے کاموں کے لیے بعد اس کے محیصہ عبداللہ بن سہل پاس آئے دیکھا تو وہ اپنے خون میں لوٹ رہے ہیں قتل ہو کر پھر دفن کیا ان کو اور مدینہ میں آئے اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔

عن سهل بن ابي حثمة قال انطلق عبد الله بن سهل و محيصة بن مسعود بن زيد الى خيبر وهو يومئذ صلح فتفرقا في حوائجهما فاتى محيصة

وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ فَقَالَ أَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ مُحَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَخُو الْمَقْتُولِ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مِرْبَدٍ لَنَا

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بشیر نے کہا سہل نے مجھ سے کہا اون میں سے ایک اونٹنی نے جو لات ماری ایک تہان میں ۔ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيلًا فَجَاءَ أَخُوهُ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ قَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فِي قَلِيبٍ مِنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَتَّهِمُونَ قَالُوا نَتَّهِمُ الْيَهُودَ قَالَ أَفَتُقْسِمُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ قَالُوا وَكَيْفَ نُقْسِمُ عَلَى مَا لَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمُ الْيَهُودُ بِخَمْسِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوهُ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْضَى بِأَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ

ترجمہ بشیر بن یسار اور سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل ملے مرے ہوئے (یعنی قتل کیے ہوئے) تو اون کے بہائی اور دونوں چچا حویصہ اور محیصہ جو عبد اللہ بن سہل کے بھی چچا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عبد الرحمن نے بات کرنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کر اون دونوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے عبد اللہ بن سہل کو پایا ۔ مرا ہوا اون کو قتل کر کے ڈالدیا تہا ایک کنوئیں میں یہودیوں کے کنوؤں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کس پر گمان کرتے ہو اونہوں نے کہا ہمارا گمان یہود پر ہے آپ نے فرمایا تم پچاس قسمیں کہاتے ہو کہ یہود نے اوسکو مار ڈالا اونہوں نے کہا ہم کیونکر قسم کہاوین اوس بات پر جسکو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تو یہود بری ہو جاوینگے پچاس قسمیں کہا کر کہ ہم نے اوسکو نہیں مارا ہو

نے کہا ہم اون کی قسمون پر کیونکر راضی ہون گے وہ تو مشرک ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهِ مِنْ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے مرسلاً یعنی اس مین سہل بن ابی حثمہ کا ذکر نہین ہے کہ عبد اللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود دونون نکلے خیبر کو اور اپنے اپنے کامون کے لیے جدا ہوئے عبد اللہ بن سہل مارے گئے محیصہ اور اون کے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے عبد الرحمن نے بات کرنا چاہی اس لیے کہ وہ حقیقی بھائی تھے عبد اللہ بن سہل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کر بڑے کا لحاظ کر تب حویصہ اور محیصہ نے بات کی اور عبد اللہ بن سہل کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پچاس قسمین کھاتے ہو اور اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتے ہو۔ امام مالک نے کہا یحیی نے کہا بشیر بن یسار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اونکو دیت دی

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوْا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ قَالُوْا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ الْيَهُوْدِ وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْطِلَ دَمَهٗ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تھا اون سے بیان کیا کہ اون کی قوم کے کئی آدمی خیبر کو گئے وہان جدا جدا ہو گئے پھر ایک کو اون مین سے دیکھا قتل کیا گیا ہے اونھون نے کہا ان لوگون سے جو وہان رہتے تھے جہان وہ قتل کیا گیا تھا تم نے ہمارے ساتھی کو مارا ہے اونھون نے کہا ہم نے اسکو نہین مارا نہ اسکے قاتل کو جانتے ہین وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم خیبر کو گئے تھے وہان ہم نے اپنے ایک ساتھی کو پایا قتل کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑائی کا خیال کر بڑائی کا خیال کر آپ نے فرمایا تم گواہ لا سکتے ہو کسنے مارا انھون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہین آپ نے فرمایا تو وہ حلف کرین گے اونھون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہ ہونگے آپ کو برا معلوم ہوا کہ خون اسکا ضائع ہو وے تو آپنے دیت دی صدقے کے اونٹون مین سے سو اونٹ دیے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

أنّ ابن محيصة الأصغر أصبح قتيلا على أبواب خيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقم شاهدين على
من قتله أدفعه إليكم برمّته قال يا رسول الله ومن أين أصيب شاهدين وإنما أصبح قتيلا على أبوابهم
قال فتحلف خمسين قسامة قال يا رسول الله فكيف أحلف على ما لا أعلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فتستحلف منهم خمسين قسامة فقال يا رسول الله كيف نستحلفهم وهم اليهود فقسم رسول الله صلى
الله عليه وسلم ديته عليهم وأعانهم بنصفها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے محیصہ کا چھوٹا بیٹا
مارا گیا خیبر کے دروازون پر تب آپ نے فرمایا دو گواہ قایم کر اوس شخص پر جسنے مارا مین حوالے کر دونگا اوسکی رسی سمیت تجھکو وہ
بولا یا رسول اللہ مین دو گواہ کہان سے لاؤن وہ تو مرا ہوا ملا اون کے دروازون پر تب آپ نے فرمایا اچھا پچاس قسمین
کہا دے گا قسامت کی وہ بولا مین کیونکر قسم کہاؤن اوس بات پر جسکو نہین جانتا آپ نے فرمایا اچھا وہ پچاس قسمین کہا دینگے
قسامت کی وہ بولا یا رسول اللہ ہم اون سے کیونکر قسم لیوین وہ تو یہود ہین (کافر ہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکی دیت یہودیون پر تقسیم کی اور آدہی دیت اپنے پاس سے دیکر اون کی مدد کی

باب القود قصاص کا بیان

عن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحلّ دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث النفس بالنفس
والثيب الزاني والتارك دينه المفارق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا خون
درست نہین مگر تین صورتون مین ایک جان کے بدلے جان مین یعنی جب کسی کو عمداً قتل کرے تو وہ بھی قصاص مین قتل کیا جاوے دوسرے اگر اوسکا نکاح
ہوا ہو پہر زنا کرے تو سنگسار کیا جاوے تیسرے اگر اپنے دین یعنے اسلام سے پہر جاوے تو اوسکو سمجہا دینگے اگر پہر اسلام پر
نہ آوے تو مار ڈالا جاویگا عن أبي هريرة قال قتل رجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع القاتل
إلى النبي صلى الله عليه وسلم فدفعه إلى ولي المقتول فقال القاتل يا رسول الله لا والله ما أردت قتله فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لولي المقتول أما إنه إن كان صادقا ثم قتلته دخلت النار فخلّى سبيله قال وكان
مكتوفا بنسعة فخرج يجرّ نسعته فسمّي ذا النسعة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے خون کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو خونی کو پکڑ لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے اوسکو حوالے کیا مقتول کے وارث
کو اگر مار ڈالے اوسکو خونی بولا یا رسول اللہ مین نے مار ڈالنے کی نیت سے اوسکو نہین مارا آپ نے فرمایا مقتول کے وارث سے دیکھ
اگر وہ سچا ہو پہر تو اوسکو مار ڈالیگا تو تو جہنم مین جاویگا اوس نے چھوڑ دیا اوسکو وہ بندہا ہوا تھا ایک رسی سے وہ چلا اپنی رسی کہینچتا ہوا
اوس روز سے اوسکو رسی والا کہنے لگے عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبيه قال جيء بالقاتل الذي قتل إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم جاء به ولي المقتول فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أتعفو قال لا قال أتقتل
قال نعم قال اذهب فلما ذهب قال أما إنك إن عفوت عنه فإنه يبوء بإثمك وإثم صاحبك فعفا عنه
فأرسله قال فرأيته يجرّ نسعته ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا وہ خونی جس نے خون

کیا تھا اسکو مقتول کا وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپ نے فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو دیت
لیگا وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو قتل کر، جب وہ چلا تو آپ نے فرمایا اگر تو اسکو معاف کریگا تو وہ سمیٹ لیگا تیرا گناہ اور تیرے صاحب کا
گناہ (جو مارا گیا ہے) وارث نے معاف کر دیا اسکو چھوڑ دیا وہ چلا اپنی رسی کھینچتا ہوا

باب العفو عن القاتل

بن وائل فیہ علقمہ بن وائل کے، دیت میں دو بکار حضرات عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ
أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ
فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ
نِسْعَتَهُ ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہے انہوں نے سنا وائل بن حجر سے کہا میں موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس جب مقتول کا وارث قاتل کو کھینچتا ہوا لایا ایک رسی سے باندھ کر رسول اللہ صلعم نے وارث سے فرمایا کیا تو معاف کرتا
ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا دیت لیتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا قتل کرتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اچھا لیجا اسکو جب لیکر چلا
موڑ کر آپ سامنے اسکو بلایا اور فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا دیت لیتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا قتل کرتا
ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا خیر لیجا اسکو پھر آپ نے فرمایا اسوقت اگر تو اسکو معاف کریگا تو وہ اپنا گناہ اور اپنے صاحب یعنی مقتول
کا گناہ سمیٹ لیگا اس نے معاف کر دیا اسکو اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا وہ یعنی خونی اپنی رسی کھینچ رہا تھا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ هَذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ
صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى قَالَ اذْهَبْ إِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتَ مِثْلَهُ فَخَرَجَ بِهِ حَتَّى جَاوَزَ فَنَادَيْنَاهُ
أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ إِنْ قَتَلْتُهُ كُنْتُ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ أَعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ
يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہے اس نے روایت کیا اپنے باپ سے کہا میں بیٹھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے میں ایک شخص آیا اسکی گردن میں رسی پڑی تھی (ایک اور شخص اسکو لایا) وہ بولا یا رسول اللہ یہ شخص اور
میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اتنے میں اسنے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا معاف کر دے اسکو اس نے انکار کیا اور کہا اے نبی اللہ کے یہ اور میرا بھائی دونوں ایک کنویں میں تھے اسکو کھود رہے تھے
اتنے میں اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا آپ نے فرمایا معاف کر دے اسکو اس نے انکار کیا آپ نے فرمایا
اچھا جا اگر تو اسکو مار ڈالے گا تو تو بھی اسی کی مثل ہو گا (یعنی جیسے اس نے خون کیا تھا تو بھی اسکا خون کرے گا

اوسکے برابر ہوگا) وہ اوسکو لیکر گیا جب دور نکل گیا تو ہم نے پکارا کیا تو نہیں سنتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
آپ نے فرمایا اگر تو اوسکو قتل کریگا اوسکے برابر ہوگا وہ بولا ہاں میں اوسکو معاف کیے دیتا ہوں پھر وہ خونی نکلا اپنی رسی گھسیٹتا ہوا
یہاں تک کہ چھپ گیا ہماری نگاہ سے عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَتَلَ هَذَا أَخِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي إِلَّا فَأْسِي وَكِسَائِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى بِالنِّسْعَةِ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ خُذْ
صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَأَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوا وَيْلَكَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حُدِّثْتُ
أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ أَخَذْتُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ
بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ قَالَ ذَلِكَ كَذَلِكَ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے
اتنے میں ایک شخص ایک شخص کو کھینچتا ہوا رسی پکڑکر وہ بولا یا رسول اللہ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو نے اوسکو مارا ہے وہ بولا یا رسول اللہ اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا اتنے میں وہ بولا
ہاں میں نے مارا ہے آپنے فرمایا کیونکر مارا وہ بولا میں اور اسکا بھائی دونوں لکڑیاں چنتے تھے ایک درخت کی اتنے میں اوسنے
مجھکو گالی دی مجھے غصہ آیا میں نے کلہاڑی اوسکے سر پر ماری (وہ مرگیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے
پاس مال ہے جو تو اپنی جان کے بدلے دیدے وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے سوا اس کمل اور کلہاڑی کے
آپنے فرمایا اچھا تو سمجھتا ہے کہ تیری قوم تجھکو خرید کرلے گی (یعنی دیت دیکر) وہ بولا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل ہوں
مال سے (یعنی میری جان کی اونکو اتنی پرواہ نہیں ہے کہ مال دیویں) یہ سنکر آپنے رسی اوس شخص کیطرف (یعنی وارث کی
طرف) پھینک دی اور فرمایا لیجا اس کو (یعنی تیرا اختیار ہے سو کر) جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپنے فرمایا اگر اوسکو مارے گا تو یہ بھی
اوسی کا سا ہوگا لوگ جاکر اوس سے ملے اور کہا خرابی ہو تیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تو اوس کو ماریگا اوسی
کا سا ہوگا وہ لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ لوگوں نے مجھ سے ایسا کہا آپ فرماتے
ہیں اگر میں اسکو مارونگا تو اسی کا سا ہونگا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے لے گیا ہوں آپنے فرمایا تو چاہتا ہے کہ وہ تیرا اور تیرے صاحب
(یعنی مقتول) کا گناہ سمیٹ لیوے وہ بولا کیوں نہیں چاہتا آپنے فرمایا یہی ہوگا وہ بولا اچھی سہی میں اوسکو چھوڑ دیتا ہوں)
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ ترجمہ وہی جو اوپر

كرزا عن علقمة بن وائل ان اباه حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل قد قتل رجلا فدفعه الى ولي
المقتول يقتله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لجلسائه القاتل والمقتول في النار قال فاتبعه رجل فاخبره
فلما اخبره تركه قال فلقد رايته يجر نسعته حين تركه يذهب فذكرت ذلك لحبيب فقال
حدثني سعيد بن اشوع قال وذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم امره بالعفو ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت
ہے اون کے باپ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا آپ نے خونی کو
دیدیا مقتول کے وارث کو مار ڈالنے کو لیکن پھر آپ نے وارث کے مصاحبوں سے فرمایا خونی اور اوسکا مارنے والا دونوں جہنم میں
جاوینگے (خونی تو اپنے خون کی وجہ سے اور اوسکا مارنے والا اور گناہوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمانے کے خلاف کرتا ہے کیونکہ آپ نے معاف کر دینے کو فرمایا تھا) ایک شخص گیا اور اوس نے وارث کو خبر کی جب اوسکو معلوم
ہوا کہ آپ ایسا فرماتے ہیں تو اوس نے خونی کو چھوڑ دیا۔ وائل نے کہا میں نے خونی کو دیکھا وہ اپنی رسی کھینچتا تھا جب وارث
نے اوسکو چھوڑ دیا چلا جاوے کر کے۔ اسمعیل نے کہا میں نے یہ روایت حبیب سے بیان کی اونہوں نے کہا مجھ سے سعید بن
اشوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کرنے کو حکم دیا تھا عن انس بن مالك ان رجلا اتى بقاتل
وليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعف عنه فابى فقال خذ الدية فابى
قال اذهب فاقتله فانك مثله فذهب فلحق الرجل فقيل له ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
اقتله فانك مثله فخلى سبيله فمر بي الرجل وهو يجر نسعته ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص
اپنی عزیز کے قاتل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا آپ نے فرمایا معاف کر دے اوسکو اوس نے انکار کیا آپ نے فرمایا دیت لے
لے اوس نے انکار کیا آپ نے فرمایا جا قتل کر اوسکو تو بھی ویسا ہی ہوگا وہ گیا ایک شخص نے اوس سے ملکر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو تو بھی اوس کی مثل ہوگا یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑ دیا وہ میرے سامنے سے گذرا اپنی رسی کھینچتا ہوا
عن بريدة ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان هذا قتل اخي فقال اذهب فاقتله كما
قتل اخاك فقال له الرجل اتق الله واعف عنه فانه اعظم لاجرك وخير لك ولاخيك يوم القيمة قال
فخلى عنه قال فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فاخبره بما قال له قال فاعتقه اما انه كان
خيرا مما هو صانع بك يوم القيمة يقول يا رب سل هذا فيم قتلني ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا آپ نے فرمایا جا تو اسکو مار ڈال جس طرح اوس نے
تیرے بھائی کو مار ڈالا ایک شخص نے کہا ارے خدا سے ڈر اور معاف کر دے اوسکو اس میں تجھکو زیادہ ثواب ہوگا اور بہتر ہوگا تیرے لیے اور تیرے
بھائی کے لیے قیامت کے روز یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپ نے اوس سے پوچھا اوس نے
بیان کیا جو اوس نے کہا تھا آپ نے فرمایا آزاد کر دیا یہ بہتر ہوا تیرے لیے اوس کام سے جو وہ تیرے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے روز وہ

کہتا ای پروردگار تو پوچھ اس سے کس قصور مین اسنے مجھکو قتل کیا ۔ تاویل قوله عزّ وجلّ وان حکمت فاحکم
بینهم بالقسط اس آیت کی تفسیر عن ابن عباس قال کان قریظة والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظة
وکان اذا قتل رجل من قریظة رجلا من النضیر قتل به واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظة ادّے
مائة وسق من تمر فلما بعث النبی صلی الله علیه وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظة فقالوا
ادفعوه الینا نقتله فقالوا بیننا وبینکم النبی صلی الله علیه وسلم فاتوه فنزلت وان حکمت فاحکم
بینهم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحکم الجاهلیة یبغون ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی قریظہ اور
نضیر دو قومین تہین یہود کی ان دونون مین نضیر کا درجہ زیادہ تہا جب کوئی شخص قریظہ مین سے نضیر کے کسی شخص
کو مارتا تو قتل کیا جاتا اور جب نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو مارتا تو سو وسق کہجور (دیت) دینا پڑتی جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے تو نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا قریظہ نے کہا اوس مارنیوالے
کو ہمارے حوالے کرو ہم اوسکو قتل کرینگے نضیر نے کہا ہم مین اور تم مین پیغمبر فیصلہ کرینگے آپ پاس آئے اوسوقت یہ آیت اوتری
وان حکمت فاحکم بینهم بالقسط یعنی اگر کافرون مین فیصلہ کرے تو انصاف سے فیصلہ کر انصاف یہی کہ جان کے بدلے
جان لی جاوے پہر آیت اوتری افحکم الجاهلیة یبغون کیا جاہلیت کا رواج پسند کرتے ہین عن ابن عباس ان
الآیات التی فی المائدة التی قالها الله عزّ وجلّ فاحکم بینهم او اعرض عنهم الی المقسطین انما نزلت فی الدیة
بین النضیر وبنی قریظة وذلک ان قتلی النضیر کان لهم شرف یؤدون الدیة کاملة وان بنی قریظة کانوا
یؤدون نصف الدیة فتحاکموا فی ذلک الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فانزل الله عزّ وجلّ ذلک فیهم فحملهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الحق فی ذلک فجعل الدیة سواء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی یہ جو آیتین سورہ
مائدہ مین اوترین فاحکم بینهم او اعرض عنهم مقسطین تک نضیر اور قریظہ کے دیت کے باب مین اوترین اسلیے کہ نضیر کو بزرگی تہی جب اون
مین سے کوئی مارا جاتا تو پوری دیت پاتے اور بنی قریظہ مین سے اگر کوئی مارا جاتا تو آدہی دیت پاتے پہر ان لوگون نے رجوع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تب اللہ تعالی نے یہ آیتین اوتارین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو حق پر لائے اور دیت برابر
کردی

باب القود بین الاحرار والممالیک آزاد اور غلام مین قصاص کا بیان

عن قیس بن عباد قال انطلقت
انا والاشتر الی علی رضی الله عنه فقلنا هل عهد الیک نبی الله صلی الله علیه وسلم شیئا لم یعهده الی الناس عامة قال لا الا ما کان
فی کتابی هذا فاخرج کتابا من قراب سیفه فاذا فیه المؤمنون تتکافأ دماؤهم وهم ید علی من سواهم
ویسعی بذمتهم ادناهم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عهد بعهده من احدث حدثا فعلی نفسه او اوی
محدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہی مین اور اشتر حضرت علی رض
پاس گئے اور اون سے پوچھا کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات بتلائی ہی جو اورون کو نہین بتائی

اونہون نے کہا نہین مگر جو میری اس کتاب مین ہو پھر ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے نیام سے اوسمین لکھا تھا کہ مسلمانون کے خون برابر ہین (کچھ فرق نہین شریف اور رذیل کا نہ غلام اور آزاد کا) اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہین غیر قومون پر یعنے کل مسلمان متفق ہین غیرون کے خلاف پر جیسے ایک ہاتھ کے اجزا ایکدوسری کے ساتھ متفق ہوتی ہین حرکت اور سکون مین اور ادن مین سے ادنی مسلمان بھی کل کیطرف سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی کافر کو امن دے تو گویا کل مسلمانون نے امن دیا اب اوسپر دست درازی نہین ہو سکتی) آگاہ ہو مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلے مین (خواہ کافر ذمی ہو حربی) اور نہ ذمی کو مارین جبتک وہ ذمی ہے (ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جسکو مسلمانون نے اپنے ملک مین رہنے کی اجازت دی ہو جزیہ مقرر کر کے اب اوسکو مارنا یا اوسکا مال لوٹنا درست نہین) جو شخص نئی بات نکالی (دین مین) تو اوسی پر اوسکا بال ہی اور جو شخص جگہہ دیوی نئی بات نکالنے والی کو اوسپر لعنت ہی اسد کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی عَنْ عَلِیٍّ

رضی ان النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ تَکَافَأُ دِمَاؤُہُمْ وَہُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاہُمْ یَسْعٰی بِذِمَّتِہِمْ اَدْنَاہُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَہْدٍ فِیْ عَہْدِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اَلْقَوَدُ مِنَ السَّیِّدِ لِلْمَوْلٰی** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے **عَنْ** سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَہٗ جَدَعْنَاہُ وَمَنْ اَخْصَاہُ اَخْصَیْنَاہُ ترجمہ سمرہ سی روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص ناک کان کاٹے (یا اور کوئی عضو) اپنے غلام کا تو ہم بھی کاٹین گے اوسکا اور جو کوئی خصی کرے اپنے غلام کو (یعنی خصیے نکالڈالے تاکہ عورت کی حاجت اوسکو نہ ہو) ہم بھی خصی کرینگے اوسکو **عَنْ** سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ

عَنْ سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ مگر ان دونون روایتون مین خصی کرنے کا ذکر نہین ہے) **قَتْلُ الْمَرْاَۃِ بِالْمَرْاَۃِ** عورت کو عورت کے بدلے مارنا **عَنْ** عُمَرَ رضی اَنَّہٗ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِکٍ فَقَالَ کُنْتُ بَیْنَ حُجْرَتَیِ امْرَاَتَیْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰہُمَا الْاُخْرٰی بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْہَا وَجَنِیْنَہَا فَقَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِہَا بِغُرَّۃٍ وَاَنْ تُقْتَلَ بِہَا ترجمہ حضرت عمر رض سی روایت ہی اونکو تلاش تھی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اس باب مین کیا فیصلہ کیا ہے تو حمل بن مالک کھڑے ہوئی اور کہا مین دو عورتون کی کوٹھریون کی بیچ مین رہتا تھا۔ ایک نی دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ مرگئی اوسکی پیٹ مین کا بچہ بھی مرگیا رسول اسد صلعم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم کیا اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا **اَلْقَوَدُ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَۃِ** مرد کو عورت کی بدلے قتل کرنا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ یَہُوْدِیًّا قَتَلَ جَارِیَۃً عَلٰی اَوْضَاحٍ لَہَا فَاَقَادَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہَا ترجمہ انس سے روایت ہی ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا اوسکی چاندی کے زیور کے لیے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے حکم کیا اوس

یہودی کو مار ڈالنے کا لڑکی کے قصاص میں عن انس بن مالک ان یہودیا اخذ اوضاحا ثم رضخ راسها بین
حجرین فادرکوها وبها رمق فجعلوا یتبعون بها الناس هو هذا هو هذا قالت نعم فامر رسول الله
صلی الله علیه وسلم فرضخ راسه بین حجرین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے زیور لے لیا چاندی
کا ایک عورت کا پھر اوسکا سر پھوڑ دیا دو پتھروں سے لوگوں نے اوس عورت کو پایا اوس میں ذرا جان تھی وسکو لیے
لیے پھرے لوگوں کو بتاتی ہوئے کیا اس نے مارا کیا یہ ہے آخر اوس نے ایک کو کہا ہان اس نے مارا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اوسکا سر کچلا جاوے دو پتھروں کے بیچ میں عن انس بن مالک قال خرجت جاریة علیها اوضاح
فاخذها یهودی فرضخ راسها واخذ ما علیها من الحلی فادرکت وبها رمق فاتی بها رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال من قتلک فلان قالت لا والله قال فلان حتی سمی الیهودی قالت براسها نعم فاخذ
فاعترف فامر به رسول الله صلی الله علیه وسلم فرضخ راسه بین حجرین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
ایک لڑکی چاندی کا زیور پہنے ہوئے نکلی اوسکو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر کچلکر زیور اوتار لیا پھر لوگوں نے اوس کے
کو پایا کچھ جان اوسمیں باقی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کس نے مارا فلانے نے
وہ بولی نہیں قسم خدا کی یہانتک کہ نام لیا آپ نے اوس یہودی کا جب اوس نے سر ملا کر بتلایا ہان وہ پکڑا گیا اوس نے اقرار کیا
آپنے حکم کیا اوسکا سر کچلا گیا پتھروں کے بیچ میں

سقوط القود من المسلم للکافر

کافر کے بدلے مسلمان نہ مارا جاوے
عن عائشة ام المؤمنین عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لا یحل قتل مسلم الا فی احدی ثلث
خصال زان محصن فیرجم ورجل یقتل مسلما متعمدا ورجل یخرج من الاسلام فیحارب الله عز وجل و
رسوله فیقتل او یصلب او ینفی من الارض ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں درست ہے مسلمان کا مار ڈالنا مگر تین صورتوں میں ایک تو محصن (یعنی اوسکا نکاح ہو چکا ہو) ہوکر زنا کرے دوسرے کسی مسلمان
کو قصدا مار ڈالے تیسری وہ شخص جو اسلام سے پھر جاوے پھر اللہ اور اوس کے رسول سے لڑے وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے
یا قید کیا جاوے عن ابی جحیفة یقول سالت علیا فقلنا هل عندکم من رسول الله صلی الله علیه وسلم شیء سوی
القرآن فقال لا والذی فلق الحبة وبرأ النسمة الا ان یعطی الله عز وجل عبدا فهما فی کتابه او ما فی
الصحیفة قلت وما فی الصحیفة قال فیها العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مسلم بکافر ترجمہ ابو جحیفہ سے
روایت ہے میں نے حضرت علی رض سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور باتیں ہیں تمہارے پاس سوا قرآن کے وہ بولے
نہیں قسم اوس کی جس نے دانے کو چیر کر اوگایا اور جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ تعالی کسی اپنے بندے کو سمجھ دیوے اپنی کتاب کی یا جو
اس کاغذ میں ہے میں نے کہا اوس میں کیا ہے اونہوں نے کہا اوس میں دیت کے احکام ہیں اور قیدی کو چھوڑنے کا بیان ہے
اور یہ ذکر ہے کہ مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلے عن ابی حسان قال قال علی رض ما عهد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم

بِشَیْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ صَحِیْفَةٍ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ فَلَمْ یَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰی اَخْرَجَ الصَّحِیْفَةَ فَاِذَا فِیْهَا اَلْمُؤْمِنُوْنَ تَکَافَأُ
دِمَاؤُهُمْ یَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ ترجمہ
ابو حسان سے روایت ہے حضرت علی رضہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتلائی جو لوگوں سے کہی
ہو مگر جو میری تلوار کے نیام میں ایک کتاب ہے لوگوں نے اونکا پیچھا نہ چھوڑا یہانتک کہ اونہوں نے وہ کتاب نکالی اوس میں
لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور امان دے سکتا ہے ادنی مسلمان اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہیں غیروں پر اور مومن
کافر کے بدلے نہ مارا جاوے اور نہ ذمی جبتک اپنی اقرار پر ہے عَنِ الْاَشْتَرِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِیٍّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِمْ مَا
یَسْمَعُوْنَ فَاِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْكَ عَهْدًا فَحَدِّثْنَا بِهٖ قَالَ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ یَعْهَدْهُ اِلَی النَّاسِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ صَحِیْفَةً فَاِذَا فِیْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَکَافَأُ
دِمَاؤُهُمْ یَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ ترجمہ مالک بن حارث اشتر
سے روایت ہے اونہوں نے حضرت علی سے کہا لوگوں میں مشہور ہوگیا ہے جو سنتے ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوئی خاص بات تم کو بتلائی ہو تو بیان کرو حضرت علی نے کہا کوئی خاص بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں بتلائی جو
اوروں کو نہ بتلائی ہو مگر میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے اوسکو دیکھا تو اوس میں یہ لکھا تہا کہ مسلمانوں کے خون برابر
ہیں اور ادنی مسلمان ذمہ لے سکتا ہے (کسی کافر کی امان کا) اور مومن کافر کے بدلے نہ مارا جاوے نہ وہ کافر جس سے اقرار ہو جبتک
اپنی اقرار پر ہے تَعْظِیْمُ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ ذمی کافر کا مارنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِیْ غَیْرِ کُنْهِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے کسی ذمی کو (یعنی اوس کافر کو جس سے عہد اور اقرار ہوا ہو) بغیر اوس کی وجہ کے یا وقت کے
تو اللہ تعالی اوسپر جنت کو حرام کریگا ف یعنی اگر کوئی وجہ ہو مثلاً وہ ذمی کافر ایسی بات کرے جس سے اوسکا عہد ٹوٹ جاوے یا عہد
کا زمانہ گزر جاوے تو اوسکا قتل درست ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ
نَفْسًا مُعَاهِدًا بِغَیْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ اَنْ یَشُمَّ رِیْحَهَا ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے بغیر اوسکے خون حلال ہونے کے تو حرام کریگا اللہ اوس پر جنت کو اوسکی خوشبو کو بھی عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُخَیْمِرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ یَجِدْ رِیْحَ الْجَنَّةِ
وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ سَبْعِیْنَ عَامًا ترجمہ قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے اونہوں نے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا حالانکہ اوسکی خوشبو ستر برس کی راہ
آتی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ یَجِدْ
رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا۔ حالانکہ اوسکی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے۔

سُقُوطُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيكِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ جان سے کم قصور میں یعنی زخم پہونچا دیں یا کوئی عضو کاٹ ڈالیں عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک غلام تھا مفلس لوگوں کا اوس نے مالداروں کے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اونکو کچھہ نہیں دلایا اسلیے کہ اوس کے مالک مفلس تھے اور جو مالدار ہوتے تو دیت دینا پڑتی

اَلْقِصَاصُ فِي السِّنِّ دانت میں قصاص ہے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْقِصَاصِ فِي السِّنِّ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا (یعنی اوس میں موجود ہے السن بالسن) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو قتل کر دینگے ہم اوسکو اور جو شخص کہ کاٹے عضو اپنے غلام کا کاٹ دینگے ہم اوسکا عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خصی کرے اپنے غلام کو ہم اوسکو خصی کر دینگے اور جو شخص ناک کان یا اور کوئی عضو کاٹے اپنے غلام کا ہم اوسکا وہی عضو کاٹ دینگے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ لَا وَاللهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللهِ قَالَتْ لَا وَاللهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع ام حارثہ کی بہن نے ایک آدمی کو زخمی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا پیش ہوا آپنے فرمایا بدلہ لیا جاویگا ام الربیع بولی یا رسول اللہ کیا اوس سے بدلہ لیا جاویگا قسم خدا کی اوس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جاویگا آپنے فرمایا سبحان اللہ ای ام الربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا وہ بولی نہیں قسم خدا کی اوس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جاوے گا وہ یہی کہتی رہی یہانتک کہ اون لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ اونکو سچا کرے گا

اَلْقِصَاصُ مِنَ الثَّنِيَّةِ دانت کے قصاص کا بیان عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسٌ أَنَّ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ قَالَ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ سَأَلُوا أَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْأَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمُّ أَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيدُ يَوْمَ أُحُدٍ

رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا اونکی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم کیا اونکے بھائی انس بن النضر (انس بن مالک کے چچا) بولے کیا فلانی عورت (یعنی اپنی بہن) کا دانت توڑا جاویگا نہیں قسم اوس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اوسکا دانت کبھی نہیں توڑا جاویگا اور پہلے ان لوگون نے اوس لڑکی کے وارثون سے کہہ رکھا تھا کہ معاف کردو یا دیت لو لیکن وہ نہیں مانتے تھے (جب اون کے بھائی انس بن النضر نے جو انس بن مالک کے چچا تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوے احد کے روز لڑائی مین) قسم کھالی تو اوسکے وارث معاف کرنے پر راضی ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہین اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھین تو اللہ اون کو سچا کردیوے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْشُ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اوسکے وارثون نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے وارثون نے انکار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے قصاص کا حکم کیا انس بن النضر نے کہا یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جاویگا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا کبھی نہین توڑا جاویگا آپ نے فرمایا انس اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا پھر وہ لوگ راضی ہوگئے اونھون نے معاف کردیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہین اگر اوس کے بھروسے پر قسم کھالین تو اللہ اون کو سچا کردے

اَلْقَوَدُ مِنَ الْعَضَّةِ کاٹ کھانے مین قصاص

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ يَدَكَ حَتَّى يَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا إِنْ شِئْتَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دانتون سے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کئی دانت ٹوٹ گئے اوس نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تو مجھ سے کیا کہتا ہے کیا یہ کہتا ہے کہ مین اوس کو حکم کرون وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ مین دیوے پھر تو اوسکو چباوے جیسے جانور چباتا ہے اگر تو چاہے تو اپنا ہاتھ اوسکو دیدے چبانے کو پھر نکال لے اگر چاہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ آخَرَ عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا بازو کاٹا اوس نے ہاتھ کھینچا اسکا دانت نکل پڑا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپ نے جسکا دانت اوکھڑا تھا اوسکو کچھ نہ دلایا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اپنے بھائی کا گوشت چبا ڈالے جیسے جانور چباتا ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہے یعلی ایک شخص سے لڑا پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ اوسکے منھ سے کھینچا دوسرے کا دانت نکل
پڑا پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے لڑتے ہوئے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور
کیطرح پھر دیت مانگتا ہے اوسکو دیت کبھی نہ ملے گی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ يَعْلَى قَالَ فِي الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ
ثَنِيَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ
فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ أَخِيكَ
كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا ترجمہ اوپر گزرا

بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ

ایک شخص اپنے تئیں بچاوے اور دوسرے
کا نقصان ہو تو بچانے والے پر کچھ تاوان نہ ہوگا عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ
يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ
فَأَبْطَلَهَا ترجمہ یعلی بن منیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا دوسرے نے اپنا ہاتھ منہ سے چھوڑایا تو اوس
دوسرے کا دانت اوکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو کاٹتا
ہے جیسے اونٹ کیطرح اور اوسکو دیت نہیں دلائی اس لیے کہ ہاتھ چھوڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچایا تو اوسپر دانت
ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ
فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَطَلَّهَا أَيْ أَبْطَلَهَا
ترجمہ یعلی بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی اخیر تک

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ

عَلَى عَطَاءٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اس حدیث میں عطا کے اوپر راویوں کا اختلاف عَنْ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَّ الرَّجُلُ
ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ
أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلمہ اور یعلی بن امیہ سے روایت ہے ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تبوک کی لڑائی
میں اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اوس نے ایک مسلمان سے لڑائی کی اوسکا ہاتھ دانتوں سے پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ اوس کے
منھ سے کھینچا تو اسکا دانت نکل پڑا پھر جسکا دانت نکل پڑا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دیت مانگنے کو آپ نے فرمایا
تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کیطرف جاکر اوسکو کاٹتا ہے جیسے جانور پھر دیت مانگتا ہے کبھی اوسکو دیت نہ ملے گی
آپ نے دیت باطل کر دی عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہی ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا پھر وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے اوسکو لغو کر دیا یعنی دانت کی دیت نہ دلائی **عَنْ** يَعْلَى اَنَّهٗ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ
يَدَهٗ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهٗ فَخَاصَمَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَدَعُهَا يَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ ترجمہ یعلی سے روایت
ہی اونہوں نے ایک شخص کو نوکر رکہا وہ دوسرے شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ دانت سے کاٹا اسکا دانت نکل پڑا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کی آپ نے فرمایا کیا اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ وہ جانور کیطرح چبا ڈالتا یعنی اوس نے اچھا کیا ہاتھ کہینچا اس
کا دانت نکل پڑا تو اوسکا قصور ہی **عَنْ** يَعْلَى قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ
فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ اَجِيْرِيْ رَجُلًا فَعَضَّ الْاٰخَرَ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذٰلِكَ لَهٗ فَاَهْدَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہی میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں وہان میں نے ایک نوکر رکہا وہ ایک شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ کاٹا اسکا دانت نکل پڑا تب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے لغو کر دیا **عَنْ** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ اَوْثَقَ عَمَلٍ لِّيْ فِيْ نَفْسِيْ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهٖ
فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهٗ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ
اَفَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا جیش العسرۃ
میں جیش العسرۃ کہتے ہیں غزوہ تبوک کو عسرہ کہتے ہیں سختی کو چونکہ اس کی لڑائی میں مسلمانوں پر بڑی سختی تہی گرمی کا موسم تہا سواری
اور کہانا بہی نہ تہا) اور یہ کام میرے دل میں سب سے بڑا تہا یعنی میں اپنی سب نیک کاموں میں اس جہاد کو بڑا جانتا تہا میرا ایک
نوکر تہا وہ ایک آدمی سے لڑا اوسکی اونگلی کاٹی اوس نے اپنی اونگلی کہینچی تو اسکا دانت نکل کر گر پڑا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گیا آپ نے اوسکا دانت لغو کر دیا اور فرمایا کیا وہ اپنی اونگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا اور تو اوس کو چبا ڈالتا **عَنْ** يَعْلَى عَنْ اَبِيْهِ
فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے اوس
میں یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص سے جسکا دانت ٹوٹا تہا) تجہے دیت نہیں ملیگی **عَنْ** صَفْوَانَ
بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ اَجِيْرًا لِّيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ اٰخَرُ ذِرَاعَهٗ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ سَقَطَتْ ثَنِيَّتُهٗ فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَفَيَدَعُهَا فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَقَضْمِ
الْفَحْلِ ترجمہ صفوان بن یعلی بن منیہ (منیہ یعلی کے دادی یا ماں کا نام ہی اور امیہ اون کے باپ کا نام اس لیے کبہی اونکو یعلی بن
امیہ بولتے ہیں اور کبہی یعلی بن منیہ) سے روایت ہی یعلی بن منیہ کے ایک نوکر نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اور اوس نے اپنا ہاتھ
کہینچا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کیونکہ کاٹنے والے کا دانت گر پڑا تہا آپ نے اوس کو لغو کر دیا اور فرمایا
کیا تیرے منہ میں چھوڑ دیتا اور تو اوس کو جانور کیطرح چبا ڈالتا **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ ترجمہ
صفوان بن یعلی سے روایت ہے اون کے باپ نے کہا دکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کی لڑائی مین ا
ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اوسکا ہاتھ کاٹا اوس کے درد ہونے لگا تو ہاتھ کھینچا اور دانت گرا لایا پھر یہ مقدمہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا تم مین سے ایک اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کیطرح پھر اوسکا دانت لغو
کر دیا **اَلْقَوَدُ فِي الطَّعْنَةِ** کونچے مین قصاص عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْسِمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ
الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بانٹ رہے تھے اتنے مین ایک شخص آپ پر جھک پڑا آپ نے ایک لکڑی سے جو ہاتھ
مین تھی اوسکو کونچا دیا وہ نکلا رسول اللہ صلعم نے فرمایا آ بدلا لے وہ بولا نہین مینے معاف کیا یا رسول اللہ ف
عدل انصاف اسی کا نام ہے ہر چند آپ نے کونچا دیا تھا ادب کھلانے کو اوسکا بدلہ ضرور نہ تھا مگر لوگ یہ کہتے کہ آپ نے اپنے نفس پر
عدل کے قاعدے پر عمل نہین کیا اسواسطے آپ نے اپنے درجے اور مرتبے کا کچھ خیال نہین کیا اور بدلہ لینے کی اجازت دی عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا إِذْ أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ
قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری **اَلْقَوَدُ مِنَ اللَّطْمَةِ** تھپڑ مارنے
کا بدلہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا
لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ
تَعْلَمُونَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ قَالَ فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا
فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے
جاہلیت کے کسی باپ دادے کو برا کہا عباس نے (برا مانا) اوسکو طمانچہ مارا اوسکی قوم آئی اور کہنے لگی وہ عباس کو طمانچہ مار
گا جیسے اونہون نے طمانچہ مارا اور ہتھیار لگا لیے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا
ای لوگو تم جانتے ہو کہ زمین پر رہنے والون مین سے اللہ کے نزدیک کسکی عزت زیادہ ہے اونہون نے کہا آپ کی آپ نے
فرمایا تو عباس میرے ہین اور مین اونکا ہون ہمارے مرے ہوئے باپ دادون کو برا مت کہو تاکہ ہمارے زندون کو رنج ہو
یہ سنکر وہ قوم آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی آپ کے غصے سے دعا کیجیے ہمارے لیے مغفرت کی **اَلْقَوَدُ
مِنَ الْجَبْذَةِ** پکڑ کر کھینچنے کا قصاص عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا يَوْمًا فَقُمْنَا مَعَهُ حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھتے جب آپ کھڑے ہوتے تو آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے ایک روز آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب مسجد کے بیچ میں پہنچے تو ایک شخص آپ پاس آیا اور پیچھے سے چادر پکڑ کر آپ کو کھینچا اور وہ چادر سخت تھی آپ کی گردن لال ہو گئی (اوس چادر کے کھرکھرے پن سے) اور بولا اے محمد میری ان دونوں اونٹوں کو لادوا دیجیے (یعنی غلہ دیجیے) اسلیے کہ تم اپنے مال میں سے نہیں دیتے نہ اپنے باپ کے مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے کبھی میں تجھے نہیں دونگا جب تک تو اس گردن کھینچنے کا بدلہ نہ دے وہ گنوار بولا قسم خدا کی میں کبھی بدلہ نہیں دونگا رسول اللہ صلعم نے تین بار یہی فرمایا اور وہ گنوار یہی کہتا رہا کہ میں کبھی بدلہ نہیں دونگا جب ہم نے گنوار کی یہ بات سنی تو دوڑ کر ہم رسول اللہ صلعم ابر آپ نے فرمایا میں قسم دیتا ہوں اوسکو جو میری بات سنے کوئی اپنی جگہ سے نہ جاوے جبتک میں اجازت نہ دوں پہر رسول اللہ صلعم نے ایک شخص سے کہا اسکے ایک اونٹ پر جَو لادو اور ایک اونٹ پر کھجور بعد اوس کے آپ نے لوگوں سے کہا چلو **ف** اس حدیث سے آپ کے حسن اخلاق کا حال معلوم ہوا باوجود اس کے کہ ہر طرح کی قدرت رکھتے تھے آپ نے مطلق غصہ نہ کیا اور گنوار کا مطلب پورا کیا یہ خلق دلیل ہے آپ کی نبوت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الْقِصَاصُ مِنَ السَّلَاطِيْنِ بادشاہوں سے بھی قصاص لیا جاویگا

عَنْ أَبِي فِرَاسٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ **ترجمہ** ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بدلہ دلاتے تھے اپنی ذات سے

السُّلْطَانُ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ بادشاہ کے کام میں کوئی آفت آوے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاحَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا بِهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ

قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو بھیجا صدقہ وصول کرنے کے لیے ایک شخص لڑا اون سے صدقہ دینے مین ابوجہم نے
اوسکو مارا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اوس کے لوگ بہی سب بولے قصاص دیجیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا
تم اتنا اتنا مال لے لو وہ لوگ رضی نہین ہوئے آپ نے فرمایا اچھا اتنا لو تب وہ راضی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مین خطبہ پڑہونگا لوگونکے سامنے اور اون کو خبر دونگا تمہاری رضی ہو جانیکی اونہون نے کہا اچھا جب
آپ نے خطبہ پڑہا تو فرمایا یہہ لوگ میرے پاس آئے قصاص مانگتے کو مین نے اون سے اتنا مال دینے کو کہا وہ راضی ہو گئے تب وہ لوگ
بولے ہم رضی نہین ہوئے مہاجرین نے اونکو سزا دینے کا قصد کیا آپنے فرمایا ٹھہرو وہ ٹھہر گئے پھر آپنے اون لوگون کو بلایا اور فرمایا
تم رضی نہین ہوئے تھے اونھون نے کہا ہان راضی ہوئے تھے آپ نے فرمایا تو مین خطبہ پڑہتا ہون اور لوگونکو تمہاری
رضامندی کی خبر کرتا ہون اونہون نے کہا اچھا پھر آپنے خطبہ پڑہا اور اون سے پوچھا تم رضی ہو گئے اونہون نے کہا
ہان **اَلْقَوَدُ** بِغَيْرِ حَدِيدَةٍ سوا تلوار کے اور چیز سے قصاص لینا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَأَى حُلِيًّا عَلَى جَارِيَةٍ أَوْضَاحًا
فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا
يُحَرِّكُهَا أَنْ لَا قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا يُحَرِّكُهَا أَنْ لَا فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ
بِرَأْسِهَا يُحَرِّكُهَا أَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس سے روایت
ہی ایک یہودی نے ایک لڑکی کو دیکھا کنگن پہنے ہوئے اوسنے اوسکو مار ڈالا پتھر سے اور کنگن اوتار لیے پھر لوگ اوس لڑکی کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور ابہی اوسمین دم سے جان باقی تھی آپنے اوس سے پوچھا کیا تجھکو فلانے مارا ہی اوس نے
اشارہ سے کہا نہین پھر آپنے دوسرے کا نام لیا اوس نے اشارہ سے کہا نہین پھر آپنے اوس یہودی کا نام لیا اوس نے اشارہ
سے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودی کو بلوایا اور حکم کیا وہ قتل کیا دو پتھرون بیچ (یعنی اوسکا سر دو پتھر کے
بیچ مین کچلا گیا جیسے اوس نے لڑکی کا سر کچلا تھا **عَنْ** قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى
قَوْمٍ مِنْ خَثْعَمَ فَاسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقُتِلُوا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ إِنِّي
بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا ترجمہ قیس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکری بھیجی خثعم کے ایک قوم کیطرف (وہ کافرون کے ملک مین ٹھہری)
اونہون نے پناہ لی (دشمنون سے) سجدہ کرکے (یعنی سب سجدہ مین چلے گئے اس خیال سے کہ کافر چھوڑ دین گے لیکن
کافرون نے اونکو مار ڈالا آپنے حکم کیا اون کافرون کو آدہی دیت دینے کا (کیونکہ مسلمانونکا بھی قصور تہا کہ وہ کیون کافرون
کے ملک مین ٹہرے) پھر آپنے فرمایا مسلمان اگر مشرک کے ساتھ ہو تو مین اوس مسلمان کا جواب دار نہین (اگر وہ مارا جاوے)
بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو مسلمان اور کافر اتنی دور رہین کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر نہ آوے

تاویل قوله عز وجل فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان اس آیت کی تفسیر

عن ابن عباس قال كان في بني اسرائيل القصاص ولم تكن فيهم الدية فانزل الله عز وجل كتب عليكم القصاص في القتلى الحر بالحر والعبد بالعبد والانثى بالانثى الى قوله فمن عفي له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف واداء اليه باحسان فالعفو ان تقبل الدية في العمد واتباع بالمعروف يقول يتبع هذا بالمعروف ويؤدي هذا باحسان ويؤدي هذا باحسان ذلك تخفيف من ربكم ورحمة مما كتب على من كان قبلكم انما هو القصاص ليس الدية ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے بنی اسرائیل مین قصاص کا حکم تہا لیکن دیت کا حکم نہ تہا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان (یعنی فرض کیا گیا تم پر بدلا ان لوگون پر جو ماری جاوین آزاد بدلے آزاد کے غلام بدلے غلام کے عورت بدلے عورت کی پہر جسکو معاف ہوا اوسکی بہائی کیطرف سے کچہہ ایک تو معاف کرنیوالا دستور پر چلے اور جسکو معاف ہوا وہ اچہی طرح دیت ادا کرے) عفو یہ ہے کہ قتل عمد مین مقتول کا وارث دیت قبول کر لیوے اور معاف کرنیوالا دستور پر چلے یعنی بیجا قاتل پر زیادتی نہ کرے) اور قاتل اچہی طرح دیت ادا کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کیطرف سے اور رحمت ہے اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے اون مین بدلے ہی کا حکم تہا دیت کا حکم نہ تہا عن مجاهد قال كتب عليكم القصاص في القتلى الحر بالحر قال كان بنو اسرائيل عليهم القصاص وليس عليهم الدية فانزل الله عز وجل عليهم الدية فجعلها على هذه الامة تخفيفا على ما كان على بني اسرائيل ترجمہ مجاہد سے روایت ہے یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے فرض کیا گیا تم پر بدلا مارے گیون مین اخیر تک تو بنی اسرائیل مین قصاص تہا لیکن دیت نہ تہی اللہ تعالی نے دیت کا حکم اتارا اس امت کے لیے تخفیف کی بنی اسرائیل سے الامر بالعفو عن القصاص قصاص سے معاف کر دینے کا حکم عن انس قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم في قصاص فامر فيه بالعفو ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک قصاص کا مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا معاف کر دینے کا (مگر یہہ حکم وجوبی نہ تہا بلکہ ترغیب دی آپ نے عفو کی) عن انس بن مالك قال ما اتي النبي صلى الله عليه وسلم في شيء فيه قصاص الا امر فيه بالعفو ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ معافی کا حکم دیتے (یعنی معافی کی فضیلت بیان کرتے اور مقتول کے وارثون کو خون معاف کرنے کے لیے ترغیب دیتے) هل يؤخذ من قاتل العمد الدية اذا عفا ولي المقتول عن القود کیا قاتل سے دیت لیا جاوے جب مقتول کا وارث خون معاف کر دے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يقاد واما ان يفدى ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص قتل کیا جاوے تو اوسکے وارث کو اختیار ہے یا بدلا لیوے یا فدیہ لیوے

ف یعنی دیت لیوے خون معاف کرنے سے دیت کا ساقط ہونا ضرور نہیں) عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من قتل له قتیل فهو بخیر النظرین اما ان یقاد واما ان یفدی ترجمہ ابوہریرہ رض سے ایسی
ہی دوسری روایت ہی عن ابی سلمة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل له قتیل مرسل ترجمہ ابوسلمہ سے
مرسلا ایسی ہی روایت ہی عفو النساء عن الدم عورتونکا خون معاف کرنا عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال وعلی المقتتلین ان ینحجزوا الاول فالاول وان کانت امرأة ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے اون وارثون کو جو نزدیک کا ناتا
رکہتے ہین پہر جو اون سے نزدیک ہین اگرچہ عورت ہی ہو باب من قتل بحجر او سوط جو شخص پتہر یا کوڑی سے
مارا جاوے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا او رمیا تکون بینهم
بحجر او سوط او بعصا فعقله عقل خطأ ومن قتل عمدا فهو قود ومن حال بینه وبینه فعلیه لعنة اللہ
والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہنگامے مین مارا جاوی یا تیرون اور کوڑون کی مار جو لوگون مین ہونے لگی اوس ہی مارا جاوے یا لکڑی
سی مارا جاوے (مگر سب صورتون مین اوسکی قاتل کا پتہ نہ ہو کہ کسکی مار سے مرا تو اوسکی دیت دلائی جاوے گی جیسی قتل خطا مین
دیت دلائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً مارا جاوی (اگرچہ کسی آلہ سے ہو یا تلوار ہو یا بندوق پتہر یا لکڑی) تو اوس مین قصاص
لازم ہوگا ف کیونکہ یہ قتل عمد ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ ہتیار سی مارا جاوے جیسی تلوار یا بندوق ہی اور جو
پتہر سے یا لکڑی سے مارے تو وہ قتل عمد نہین ہے اوسکو شبہ عمد کہتے ہین لغت اب جو قصاص کو روکے اوس پر لعنت ہی اللہ کی اور
فرشتونکی اور سب لوگون کی اوسکا فرض اور نفل کچہہ قبول نہ ہوگا ف کیونکہ وہ خلاف کرتا ہی اللہ کے حکم کا اور بگاڑتا ہے
دنیا کے انتظام کو عن ابن عباس رفعه قال من قتل فی عمیة او رمیة بحجر او سوط او عصا فعقله
عقل الخطأ ومن قتل عمدا فهو قود ومن حال بینه وبینه فعلیه لعنة اللہ والملائکة والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منه صرفا ولا عدلا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا باب دیة شبه العمد شبہ عمد کی دیت
کیا ہے عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قتیل الخطأ شبه العمد بالسوط و
العصا مائة من الابل اربعون منها فی بطونها اولادها ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور پر کوڑی یا لکڑی سے تو اوسکی دیت سو اونٹ ہین
چالیس اون مین سے گابہن ہون ف اس حدیث سے ابوحنیفہ نے استدلال کیا ہے کہ اگر لٹہ یا پتہر سے مارے قصداً تو وہ
عمد نہین ہے بلکہ شبہ عمد ہے اور اسکو خطای عمد اور خطا شبہ العمد بہی کہتے ہین مگر یہ استدلال صحیح نہین اسلیے کہ مراد حدیث مین
وہ کوڑا یا لکڑی ہے جس سے انسان کے مرنیکا خوف نہ ہو یعنی باریک لکڑی یا ہلکا کوڑا پہر اگر کوئی شخص اوس سے اتفاقاً مر جاوی
تو اوسکو عمد نہین کہہ سکتے کیونکہ قاتل کی نیت ظاہر ہی کہ مار ڈالنے کی نہ تہی اگر مار ڈالنے کی ہوتی تو موٹے لٹہ یا بڑی پتہر سی یا ہتیار

مارنا اور جب موٹی لٹھ یا پتھر سے مار قصداً تو وہ قتل عمد ہوگا **عن** القاسم بن ربيعة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم خطب يوم الفتح مرسل ترجمہ قاسم بن ربیعہ سے مرسلاً یہی روایت ہے **عن** عبد الله ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال الا وان قتيل الخطأ شبه العمد ما كان بالسوط والعصا مائة من الابل اربعون في
بطونها اولادها ترجمہ دیگر گذرا **عن** رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال خطب النبي صلى الله
عليه وسلم يوم فتح مكة فقال الا وان قتيل الخطأ العمد بالسوط والعصا والحجر مائة من الابل فيه
اربعون ثنية الى بازل عامها كلهن خلفة ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ میں سے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا تو فرمایا آگاہ ہو جو شخص مارا جاوے خطا عمد سے
کوڑی یا لکڑی یا پتھر سے اوسمیں سو اونٹ ہیں چالیس اون میں سے ثنی ہوں بازل تک یعنی چھ برس سے نو برس تک کے
ہوں اور سب بوجہ لادنی کے لائق ہوں **عن** عقبة بن اوس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا ان قتيل الخطأ
قتيل السوط والعصا فيه مائة من الابل مغلظة اربعون في بطونها اولادها ترجمہ عقبہ بن اوس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل خطا میں یعنی جو کوڑی یا لکڑی سے مارا جاوے سو اونٹ ہیں دیت مغلظہ چالیس اون
میں سے گابھن ہوں **ف** دیت یا مغلظہ ہے یعنی سخت وہ یہی ہے کہ سو اونٹوں میں چالیس اونٹنیاں ہوں چھ چھ برس کی حاملہ
یا مخففہ یعنی ہلکی اوسمیں یہ قید نہیں سو اونٹ ہوں پانچ طرح کے یا ہزار دینار ہوں یا دس ہزار درم **عن** رجل من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما دخل مكة يوم الفتح قال الا وان كل قتيل الخطأ
العمد او شبه العمد قتيل السوط والعصا منها اربعون في بطونها اولادها ترجمہ دیگر گذرا **عن** يعقوب بن
اوس ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة
عام الفتح قال الا وان قتيل الخطأ العمد قتيل السوط والعصا منها اربعون في بطونها اولادها ترجمہ دیگر
گذرا **عن** يعقوب بن اوس ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم
دخل مكة عام الفتح قال الا وان قتيل الخطأ العمد قتيل السوط والعصا منها اربعون في بطونها اولادها
ترجمہ دیگر گذرا **عن** ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة على درجة الكعبة
فحمد الله واثنى عليه وقال الحمد لله الذي صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده الا ان
قتيل العمد الخطاء بالسوط والعصا شبه العمد فيه مائة من الابل مغلظة منها اربعون خلفة في بطونها
اولادها ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سیڑھی پر کھڑے ہوئے
اور اللہ کی تعریف کی اور اوسپر ثنا کی اور فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جسنے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور فوجوں
کو اکیلے آپ ہی بھگا دیا آگاہ ہو کہ جو خطائی عمد سے مارا جاوے کوڑی یا لکڑی سے جو عمد کے مشابہ ہے اوس میں سو اونٹ ہیں

دیت مغلظہ ہی چالیس اون مین سے حاملہ ہون اون کے پیٹ مین اون کے بچے ہون عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَاءُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا
اَوْلَادُهَا ترجمہ اوپر گزرا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ
خَطَاءً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ ثَلٰثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلٰثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلٰثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ
ذُكُورٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلَى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ
الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى اَهْلِ الْاِبِلِ اِذَا غَلَتْ رُفِعَ فِي قِيمَتِهَا وَاِذَا هَانَتْ نُقِصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا
كَانَ فَبَلَغَ قِيمَتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ اِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ
اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى اَهْلِ الْبَقَرِ
مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ
بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَعْقِلَ عَلَى الْمَرْاَةِ
عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا وَلَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ
يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خطا
سی مارا جاوی اوسکی دیت سو اونٹ مین تیس اونٹنیان ہین دو برس کے اور تیس اونٹنیان ہون تین برس کی اور تیس اونٹنیان ہون
چار برس کے اور دس اونٹ ہون تین تین برس کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گانون والون کی
چار سو دینار یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اونٹ والون پر جب اونٹ مہنگے ہوتی تو قیمت بھی زیادہ ہوتی
اور جب سستی ہوتی تو قیمت بھی کم ہوتی جسطرح کا وقت ہوتا تو قیمت ان اونٹون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہونچی یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائی
والون پر دو سو گائین دینے کا اور بکری والون پر دو ہزار بکریان دینے کا اور حکم کیا آپ نے کہ دیت کا مال بانٹا جاویگا مقتول کے
وارثون کو موافق فرائض اللہ کے جو ذوی الفروض سے بچیگا وہ عصبہ کو ملے گا اور حکم کیا رسول اللہ صلعم نے کہ دیت دیز
عورت کیطرف سی اوسکی عصبات جو ہون اور عورت کی دیت سی اون کو نہ ملے گا مگر جو اوسکی وارثون سی بچ رہے (یعنی ذوی
الفروض سے) اور جو عورت ماری جاوے تو اوسکی دیت اوسکی وارثون کو ملے گی اور وہی لوگ اوسکی قاتل سے قصاص لینگے (اگر
چاہین) ذِكْرُ اَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَاءِ قتل خطا کی دیت کا بیان ف قتل خطا یہ ہے کہ انسان جو کسی نشانی مین
مثلاً جانور کو مارے اور آدمی کو لگجاوے یا آدمی کو جانور سمجھ کر مارے عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ
يَقُولُ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِينَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُورًا وَ
عِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً ترجمہ خشف بن مالک سی روایت ہی سنا مین نے عبد اللہ بن مسعود سے

سنا کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا خطا کی دیت مین بیس اونٹنیاں دوسرے برس مین لگی ہوئی اور بیس دو
دوسری برس مین لگے ہوئے اور بیس اونٹنیاں تیسری برس مین لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں پانچوین برس مین لگی ہوئی
اور بیس اونٹنیاں چوتہی برس مین لگی ہوئی دینے کا ف صحیح یہہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن مسعود پر اور خشف بن مالک
مجہول ہے اوسکا حال معلوم نہین

ذکر الدیة من الورق چاندی کی دیت کا بیان عن ابن عباس ان رجلا قتل رجلا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل النبي صلى الله عليه وسلم ديته اثني عشر الفا وذكر قوله الا ان اغناهم الله ورسوله من فضله في اخذهم الدية ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی اور فرمایا کہ اللہ اور اوس کے رسول نے اونکو مالدار کر دیا اپنے فضل سے دیت لینے مین عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باثني عشر الفا يعني في الدية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم کا حکم کیا دیت مین

عقل المرأة عورت کی دیت کا بیان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عقل المرأة مثل عقل الرجل حتى يبلغ الثلث من ديتها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی دیت مرد کے برابر ہے ایک تہائی دیت تک (یعنی اس سے زیادہ مین عورت کی دیت مرد کے دیت سے نصف ہے)

دیة الکافر کافر کی دیت کا بیان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عقل اهل الذمة نصف عقل المسلمين وهم اليهود والنصارى ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر ذمی کی (یعنے یہود یا نصرانی کی) دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عقل الكافر نصف عقل المؤمن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی دیت مسلمان کی نصف ہے

دیة المكاتب مکاتب کی دیت کا بیان عن ابن عباس قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المكاتب يقتل بدية الحر على قدر ما ادى ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب اگر قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ بدل کتابت کا ادا کر چکا ہے اوسکی دیت آزاد کے برابر دینا ہوگی ف اور باقی مین مثل غلام کے مثلا مکاتب نے بدل کتابت مین سے نصف ادا کر دیا تہا اور نصف باقی تہا تو نصف دیت آزاد کی اور نصف قیمت غلام کی دیت مین دینا ہوگی عن ابن عباس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قضى في المكاتب ان يودى بقدر ما عتق منه دية الحر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب مین جسقدر وہ آزاد ہو گیا آزاد کے برابر دیت دینے کا عن ابن عباس قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المكاتب يودى بقدر ما ادى من مكاتبته دية الحر وما بقي دية العبد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا مکاتب مین کہ اوسکی دیت دیجاوے جسقدر وہ بدل کتابت مین سے دے چکا ہے بقدر آزاد
کے اور باقی مین بقدر غلام کے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکاتب یعتق بقدر ما ادی
ویقام علیہ الحد بقدر ما عتق منہ ویرث بقدر ما عتق منہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا جسقدر اوس نے ادا کیا اور اوس پر حد قائم ہوگی جسقدر وہ آزاد ہوا اور اوسکے مال مین
وارثون کو ترکہ ملیگا جسقدر وہ آزاد ہوا - عن ابن عباس ان مکاتبا قتل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فامر ان یودی ما ادی دیۃ الحر وما لا دیۃ المملوک ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک مکاتب قتل کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپنے حکم کیا جسقدر وہ آزاد ہوا ہے اوتنی کی دیت آزاد کے برابر دیجاوے اور جتنا باقی
ہے اوسکی دیت غلام کے مثل (یعنی اوسکی قیمت دیجاوے) **باب** دیۃ جنین المرأۃ عورت کے پیٹ کے بچے کی دیت
عن بریدۃ ان امرأۃ خذفت امرأۃ فاسقطت فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ولدہا خمسین
شاۃ ونہی یومئذ عن الخذف ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اوسکا حمل گر پڑا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کی بچے کی دیت مین پچاس بکریان دلائین اور اوس دن سے منع کیا پتھر مارنے سے عن
عبد اللہ بن بریدۃ ان امرأۃ خذفت امرأۃ فاسقطت المرأۃ المخذوفۃ فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فجعل عقل ولدہا خمس مائۃ من الغنم ونہی یومئذ عن الخذف ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے
ایک عورت نے پتھر مارا دوسری عورت کے اوسکا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے
اوسکے بچے کی دیت مین پانسو بکریان دلائین اور منع کیا اوس دن سے پتھر مارنے کو - امام نسائی نے کہا یہ وہم ہے راوی
کا اور صحیح سو بکریان مین عن عبد اللہ بن مغفل انہ رای رجلا یخذف فقال لا تخذف فان نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان ینہی عن الخذف او یکرہ الخذف ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے اونہون نے دیکھا ایک
شخص کو خذف (خذف کہتے ہین اونگلی سے پتھر مارنے کو یا لکڑی مین پتھر رکھکر مارنے کو) کرتے ہوئے تو منع کیا اور کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع کرتے تھے یا برا جانتے تھے اسکو عن طاوس ان عمر استشار الناس فی الجنین فقال حمل
بن مالک قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین غرۃ قال طاوس ان الفرس غرۃ ترجمہ طاوس سے
روایت ہے حضرت عمر نے مشورہ لیا لوگون سے پیٹ کے بچے مین (یعنی اوسکی دیت کیا ہے) تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور بولے
رسول اللہ صلعم نے اس مین ایک غرہ (ایک لونڈی یا غلام) کا حکم کیا طاوس نے کہا ایک گھوڑا بھی غرہ ہے عن
ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد
او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان میراثہا
لبنیہا وزوجہا وان العقل علی عصبتہا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک

عورت کے پیٹ کا بچہ مین جو گر پڑا تہا اور وہ عورت بنی لحیان مین سے تہی ایک غرہ یعنی غلام یا لونڈی دلانے کا پہر جس
عورت پر حکم ہوا تہا غرہ یا لونڈی دینے کا وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اوس عورت کا ترکہ اوسکی بیٹون اور
خاوند کو ملے اور دیت اوس کی قوم والے ادا کرین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا
الْأُخْرَى بِحَجَرٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا
وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا
أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ
مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کے قبیلے مین سے دو عورتین لڑین ایک نے دوسری کو پتھر مارا
وہ مرگئی اور اوسکا بچہ بہی جو پیٹ مین تہا مرگیا پہر اون لوگون نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے فرمایا بچہ کی دیت
ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنیوالی عورت کی کنبہ سے دلائی اور وہ دیت اوس عورت کے لڑکے کو ملی جو مرگئی تہی
اور جو وارث اوسکے تہے یہ سنکر حمل بن مالک بن نابغہ کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا
استہل فمثل ذلک یطل یعنے مین کیونکر تاوان دون اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا یہ خون تو لغو ہے آپنے فرمایا یہہ کاہنون کا
بہائی ہے (جو قافیہ دار کلام کہتا ہے) اور قرآن کے خلاف بکتا ہے) اسلیے کہ اوس نے سجع سی بات کی ف کاہن بہی ایسی
ہی باتین کیا کرتے تاکہ لوگون کے دلون مین تاثیر ہو اس حدیث سے سجع کلام کی ممانعت نہین نکلی کیونکہ سجع خود قرآن مین موجود
ہے بلکہ سجع کی ممانعت وہان ہے جہان کوئی ایک ناحق بات کو اپنی فصاحت کے زور سے حق کرنا چاہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک نے دوسری عورت کو پتھر سے مارا اوسکا بچہ گر پڑا۔ آپنے ایک غرہ دینے کا حکم کیا یعنے ایک غلام
یا ایک لونڈی کا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ
بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ
ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنَ الْكُهَّانِ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کا بچہ جو اپنی ماں کے پیٹ مین مارا جاوے حکم کیا ایک غرہ غلام یا لونڈی دینے کا پہر آپنے
جسپر حکم کیا وہ بولا مین کیون کر تاوان دون اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ چلایا یہ بات کی ایسے کا خون تو لغو ہے۔ آپ نے فرمایا یہ
کاہنون مین سے ہے عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلَى
فَأُتِيَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَفِي الْجَنِينِ

غرة فقال عصبتها اندی من لا طعم ولا شرب ولا صاح فاستهل فمثل هذا يطل فقال النبي صلى الله عليه و
سلم اسجع كسجع الاعراب ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ پیٹ سے تھی
مرگئی پھر مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے مارنیوالی کی کنبے سے دیت دلائی اور بچہ کے بدلے ایک غرہ کا
حکم کیا (غرہ کہتے ہیں لونڈی یا غلام کو) اوسکے کنبے والے بولے ہم کیونکر دیت دیں اوسکی جسنے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا اس نے
تو اپنا خون کھویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع کرتا ہے گنواروں کیطرح

صفة شبه العمد

وعلى من دية الاجنة وذكر اختلاف الناقلين لخبر ابراهيم عن عبيد بن نضيلة عن المغيرة شبہ عمد
کا بیان اور اسکا کہ دیت پیٹ کے بچے کی کسپر اور راویوں کا اختلاف مغیرہ کی حدیث میں عن المغيرة بن شعبة قال ضربت
امرأة ضرتها بعمود الفسطاط وهي حبلى فقتلتها فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم دية المقتولة
على عصبة القاتلة وغرة لما في بطنها فقال رجل من عصبة القاتلة انغرم دية من لا اكل ولا شرب
ولا استهل فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسجع كسجع الاعراب فجعل عليهم الدية ترجمہ
ویسا ہی جیسے اوپر گزرا عن المغيرة بن شعبة ان ضرتين ضربت احدهما الاخرى بعمود فسطاط
فقتلتها فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالدية على عصبة القاتلة وقضى لما في بطنها بغرة فقال
الاعرابي تغرمني من لا اكل ولا شرب ولا صاح فاستهل فمثل ذلك يطل فقال سجع كسجع الجاهلية
وقضى لما في بطنها بغرة ترجمہ اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع سے بولتا ہے جیسے جاہلیت کے زمانے میں سجع
کرتے تھے عن المغيرة بن شعبة قال ضربت امرأة من بني لحيان ضرتها بعمود الفسطاط فقتلتها وكانت
بالمقتولة حمل فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم على عصبة القاتلة بالدية ولما في بطنها بغرة ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا عن المغيرة بن شعبة ان امرأتين كانتا تحت رجل من هذيل فرمت احداهما الاخرى
بعمود فسطاط فاسقطت فاختصما الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا كيف ندي من لا صاح ولا استهل
ولا شرب ولا اكل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسجع كسجع الاعراب فقضى بالغرة على عاقلة المرأة ترجمہ
جیسے اوپر گزرا عن ابراهيم قال ضربت امرأة ضرتها بعمود وهي حبلى فقتلتها فجعل رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما في بطنها غرة وجعل عقلها على عصبتها فقالوا انغرم من لا شرب ولا اكل ولا استهل و
مثل ذلك يطل فقال اسجع كسجع الاعراب هو ما اقول لكم ترجمہ ابراہیم سے مرسلا ایسی ہی روایت ہے اس میں
یہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع بولتا ہے گنوار کی طرح حکم یہی ہے جو میں کہتا ہوں تمکو اوسی کے موافق کرنا ہوگا عن ابن عباس
قال كانت امرأتان جارتان كان بينهما صخب فرمت احداهما الاخرى بحجر فاسقطت غلاما قد نبت شعره
ميتا وماتت المرأة فقضى على العاقلة الدية فقال عمها انها قد اسقطت يا رسول الله غلاما قد نبت شعره

فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ اِنَّهُ كَاذِبٌ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتِهَا اِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ اِحْدٰهُمَا مُلَيْكَةُ وَالْاُخْرٰى اُمُّ غُطَيْفٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے دو عورتین پڑوسی تہین دون مین تکرار ہوئی ایک نے دوسری کو پتھر مارا اوسکو پیٹ سے ایک لڑکا گرا جسکے بال اوگ آئے تہے مرا ہوا اور وہان ہی مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیت کا حکم کیا مارنے والے کی کنبی پر اوسکا چچا بولا یا رسول اللہ لڑکا بھی تو گرا اوس کے بال نکل آئے تہے (یعنی اوسکی بھی دیت دلائی) مارنے والے کا باپ بولا جہوٹا ہی قسم خدا کی نہ وہ پکارا نہ پیا نہ کہایا ایسے کا خون کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع کرتا ہی جاہلیت کے لوگون کی طرح اور کاہنون کیطرح بیشک لڑکے کے بدلے ایک غرۃ ہوگا۔ ابن عباس نے کہا ایک عورت کا نام ملیکہ تہا اور دوسری کا نام ام غطیف تہا

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ وَلَا يَحِلُّ لِلْمَوْلٰى اَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہر قوم پر اوسکی دیت ہے (یعنی اگر کوئی اون مین سے ایسا قصور کریگا جسکی دیت کنبے والون پر ہو تو اون کو دیت دینا ہوگی) اور نہین حلال ہے کسی شخص کو ولاء کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے ف یعنی جو غلام آزاد ہوا اوسکا ترکہ اگر اور وارث قریب نہ ہو تو مولی کو ملتا ہے اور جو وہ قصور کرے تو دیت بھی مولے کو دینا ہوتی ہے۔ اب کسی شخص کو درست نہین کہ اوس غلام سے عقد ولاء کرے یعنی اوسکا ترکہ اپنے لیے کرے اور دیت کی ذمہ داری کرلے جبتک اوسکا مالک اجازت نہ دیوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگونکا علاج کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو تو وہ ضامن ہے (یعنی اگر کوئی اوس کے دوا سے مرجاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی اور حاکم کو چاہیے کہ ایسے شخص کو علاج سے روکے اور جو وہ نہ مانے تو اوسکو سزا دیوے)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهُ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے

ہل یُؤْخَذُ اَحَدٌ بِجَرِيْرَةِ غَيْرِهٖ کیا کوئی شخص دوسرے کے قصور مین پکڑا جاویگا

عَنْ اَبِي رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِي اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنے باپ کے ساتھ آپنے پوچھا میرے باپ سے تیرے ساتھ یہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ گواہ رہیے آپنے فرمایا تیرا قصور اوسپر نہین اور اوسکا قصور تجہپر نہین (جیسے جاہلیت کا دستور تہا کہ باپ کے بدلے بیٹا اور بیٹے کے بدلے باپ پکڑا جاوے۔ اب اسلام نے اس لغو امر کو میٹ دیا ہر ایک اپنی قصور کا جواب دہ ہے البتہ دیت جو کنبے والون پر آتی ہے اوس سے یہہ غرض ہے کہ کنبے والے اپنے اپنے بدمعاشون کا خیال رکہین اونکو خون وفساد سے روکتے رہین)

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَيَهْتِفُ بِصَوْتِهِ أَلَا لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى ... ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار
کے چند لوگون کو خطبہ سنا رہے تھے اتنے مین وہ لوگ بولے یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد مین جنہون نے جاہلیت کے زمانے مین
فلان شخص کو مارا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا آگاہ ہو ایک کا قصور دوسری پر نہین ہوتا عَنْ
ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهَى قَوْمٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کچھ لوگ بنی ثعلبہ کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ بنی ثعلبہ کے لوگ ہین انہون نے فلانی شخص کو
مارا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے آپ نے فرمایا ایک شخص کے قصور مین دوسرا نہ پکڑا جاوے گا عَنْ رَجُلٍ
مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا
مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ ... صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي
نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيْ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَحَدٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ترجمہ جیسے اوپر گزرا۔ شعبہ نے کہا ایک دوسری
پر قصور نہین کرتا یعنی کسی کو دوسرے کے قصور مین نہ پکڑین گے) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ الَّذِينَ أَصَابُوا
فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْنِي تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى نَفْسٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَؤُلَاءِ بَنُو فُلَانٍ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَخُذْ لَنَا بِثَأْرِنَا فَرَفَعَ يَعْنِي يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلَى وَلَدٍ مَرَّتَيْنِ ترجمہ طارق محاربی
سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ بنو ثعلبہ ہین جنہون نے فلان شخص کو جاہلیت مین مارا تھا تو ہمارا بدلا دلائیے
آپ نے اپنے دونون ہاتھ اٹھائے یہانتک کہ مین نے آپ کے بغلون کی سفیدی دیکھی آپ فرماتے تھے ماں کے قصور کا مواخذہ
لڑکے سے نہ کیا جاوے گا دوبارہ یہی فرمایا القسامة العود النساد ثم لما كانها اذا طمست گر آنکھ سے نظر آتا ہو لیکن اپنی
جگہہ قائم ہو اسکو کوئی اوکھاڑے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى

فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو آنکھ اندھی ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جاوے تو اوسمین آنکھ کی دیت کی تہائی دینا ہوگی اسیطرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو اوسکے کاٹنے مین ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسیطرح جو دانت کالا پڑ گیا ہو اوسکے نکالنے مین تہائی دیت دینا ہوگی

عَقْلُ الْأَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا بیان

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانتوں میں پانچ اونٹ ہیں (یعنی ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہوں گے)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا خَمْسًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دانت برابر ہیں ہر ایک مین پانچ اونٹ ہیں

بَابُ عَقْلِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت کا بیان

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں یعنی ہر انگلی میں دس اونٹ دینا ہونگے جو پوری دیت کا دسواں حصہ ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگلیاں سب برابر ہیں ہر ایک مین دس دس اونٹ ہیں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَمَّا وَجَدَ الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِي ذَكَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوا فِيهِ وَفِيمَا هُنَالِكَ مِنَ الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے اونہوں نے پایا اوس کتاب کو جو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس تھی اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لکھوا دیا تھا اون کے لیے اوسمین لکھا تھا کہ انگلیوں مین دس دس اونٹ ہین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہین یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ الْإِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ اور یہ برابر ہین یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابن عباس نے کہا انگلیاں کاٹنے مین دس دس اونٹ ہین

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑھا اوسمین فرمایا انگلیوں مین دس دس اونٹ ہین

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا آپ اپنی پیٹھ کعبہ سے لگائے ہوئے تھے انگلیاں برابر ہین

الْمُوَاضِحُ

اون زخموں کی دیت جو ہڈی تک

بهنجين عن عبد الله بن عمرو قال لما افتتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال في خطبته وفي
المواضح خمس خمس ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ میں فرمایا ہر
ایک زخم میں جو ہڈی کھولدے پانچ اونٹ ہیں **ذکر** حديث عمرو بن حزم في العقول واختلاف الناقلين
له عمرو بن حزم کی حدیث کا بیان دیت میں اور راویوں کا اختلاف عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه
عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى اهل اليمن كتابا فيه الفرائض والسنن والديات وبعث
به مع عمرو بن حزم فقرئت على اهل اليمن هذه نسختها من محمد النبي صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل
بن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال والحارث بن عبد كلال قيل ذي رعين ومعافر وهمدان اما بعد وكان
في كتابه ان من اعتبط مؤمنا قتلا عن بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول وان في النفس
الدية مائة من الابل وفي الانف اذا اوعب جدعه الدية وفي اللسان الدية وفي الشفتين الدية
وفي البيضتين الدية وفي الذكر الدية وفي الصلب الدية وفي العينين الدية وفي الرجل الواحدة
نصف الدية وفي المأمومة نصف الدية وفي الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس عشرة من الابل
وفي كل اصبع من اصابع اليد والرجل عشر من الابل وفي السن خمس من الابل وفي الموضحة خمس
من الابل وان الرجل يقتل بالمرأة وعلى اهل الذهب الف دينار ترجمہ عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب لکھی یمن والوں کو اوسمیں فرض اور سنت اور دیت کا حال لکھا وہ کتاب آپ نے
عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجی وہ پڑھی گئی یمن والوں پر اوسمیں لکھا تھا محمد کیطرف سے جو اللہ کے نبی ہیں رحمت ہو اللہ
کی اون پر اور سلام شرحبیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو رئیس ہیں
قبیلہ ذی رعین اور معافر اور ہمدان کے اوسمیں یہ بھی لکھا تھا جو شخص مسلمان کو بیوجہ مار ڈالے اور گواہوں سے اوسپر خون
ثابت ہو (یا وہ اقرار کرے) تو بدلہ لیا جاویگا مگر جب مقتول کے وارث بدلہ معاف کردیں معلوم ہو کہ جان کی دیت
سو اونٹ ہیں اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے پوری دیت ہے (یعنی سو اونٹ) اسی طرح زبان کی اور ہونٹوں کی اور
فوطوں کی اور ذکر کی اور پیٹھ کی اور ہڈی کی پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پیر میں آدھی
دیت ہے (لیکن دونوں پیروں میں پوری دیت ہے) اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہونچے اوس میں آدھی دیت ہے (اور
ایک نسخہ میں تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیٹ تک پہونچے اوسمیں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی سرک جاوے اوس میں
پندرہ اونٹ ہیں اور ہر ایک اونگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور جس زخم سے ہڈی
کھلجاوے اوسمیں پانچ اونٹ ہیں اور مرد قتل کیا جاوے عورت کے بدلے اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں عن ابي بكر
بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى اهل اليمن بكتاب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَمَ عَیْنَهٗ خَصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِیْدَةٍ اَوْ عُوْدٍ لِیَفْقَاَ عَیْنَهٗ فَلَمَّا اَنْ بَصُرَ اَنْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَاْتُ عَیْنَكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دروازے پر آیا تو دراز میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو ایک لکڑی یا لوہا لیکر اوسکی
آنکھ پھوڑنے کا قصد کیا اوسنے جب یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی آنکھ یہین رکھتا
تو مین تیری آنکھ پھوڑ دیتا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ بَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًی یَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِیْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے
ایک شخص نے سوراخ مین سے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے مین اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ
سر کھجاتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھکو دیکھ رہا ہے تو مین تیری
آنکھ مین یہ لکڑی پھونک دیتا کان اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ سے جھانکنے کی حاجت نہ ہو یعنی تو مجھے پکارتا تو مین سن لیتا اور جو مین اذا
جواب دیتا وہ تو سن لیتا پھر جھانکنے کی کیا حاجت تھی

بَابُ مَنِ اقْتَصَّ وَاَخَذَ حَقَّهٗ دُوْنَ السُّلْطَانِ

جو شخص اپنا بدلا آپ
لے لیوے اور بادشاہ سے نہ کہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ
اِذْنِهِمْ فَفَقَؤُوْا عَیْنَهٗ فَلَا دِیَةَ لَهٗ وَلَا قِصَاصَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص جھانکے کسیکے گھر مین بغیر اوسکی اجازت کے پھر گھر والا اوس کی آنکھ پھوڑ دے تو جھانکنے والا نہ دیت لے سکیگا نہ بدلہ
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاً اطَّلَعَ عَلَیْكَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ فَفَقَاْتَ عَیْنَهٗ
مَا كَانَ عَلَیْكَ حَرَجٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰی جُنَاحٌ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر ایک آدمی تیری بغیر اجازت کے تجھکو جھانکے پھر تو پتھر مارکر اوسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر کچھ حرج نہین یا کچھ گناہ نہین
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ كَانَ یُصَلِّیْ فَاِذَا ابْنٌ لِمَرْوَانَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَدَرَاَهٗ فَلَمْ یَرْجِعْ فَضَرَبَهٗ فَخَرَجَ
الْغُلَامُ یَبْكِیْ حَتّٰی اَتٰی مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِیْكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهٗ اِنَّمَا
ضَرَبْتُ الشَّیْطَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ
یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَیَدْرَاُهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ
نماز پڑھ رہے تھے اتنے مین مروان کا بیٹا اون کے سامنے سے نکلنے لگا اونہوں نے منع کیا اوس نے نہ مانا ابوسعید نے اوسکو مارا وہ
روتا ہوا مروان پاس گیا مروان نے ابوسعید سے کہا تو نے اپنے بھتیجے کو کیون مارا ابوسعید نے کہا مین نے اوسکو نہین مارا بلکہ شیطان کو
مارا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی نماز پڑھتا ہو اور کوئی اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے

تو جہاں تک ہو سکے اوسکو دکھے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے ف اسلیے کہ جان بوجھ کر اچھی بات نہیں سنتا پھر اگر وہ اوسکو مار ڈالے اور سامنے سے آنے والا مارا جاوے تو قصاص نہ ہوگا اور دیت میں اختلاف ہے۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بعض معاملات میں اپنے آپ بدلا لے سکتا ہے حاکم تک فریاد کرنا ضرور نہیں ما جاء فی کتاب القصاص من المجتبیٰ مما لیس فی السنن بیان اون حدیثوں کا جو سنن کبری میں نہیں ہیں لیکن مجتبیٰ میں بڑہائی گئیں تاویل قول اللہ عز وجل ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اس آیت کی تفسیر عن سعید بن جبیر قال امرنی عبد الرحمن بن ابزی ان اسأل ابن عباس عن ہاتین الآیتین ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم فسألتہ فقال لم ینسخہا شیء وعن ہذہ الآیۃ والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال نزلت فی اہل الشرک ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد الرحمن بن ابزی نے مجھکو حکم کیا ابن عباس سے یہ آیتیں پوچھنے کا۔ ایک تو ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم۔ میں نے پوچھا اونہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ دوسری یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق۔ اونہوں نے کہا یہ مشرکوں کے حق میں اتری ف پہلی آیت سورہ نساء میں ہے اور دوسری سورہ فرقان میں پہلی آیت کا مضمون یہ ہے جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے اوسکا بدلہ یہ ہے کہ مارنے والا جہنم میں جاویگا ہمیشہ وہیں رہیگا اور اللہ کا غصہ اوسپر اور لعنت اور اوسکے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو جو کوئی عمدا قتل کرے اوسکی توبہ قبول نہیں اور وہ کافروں کیطرح ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔ دوسری آیت کا مضمون یہ ہے کہ جو کوئی اوس جان کو مارے جسکو اللہ نے مارنا حرام کیا ہے اوسکو قیامت کے روز دونا عذاب ہوگا اور ہمیشہ ذلت سے اوس میں رہیگا مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اوسکی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی تو دونوں آیتیں مخالف ہوئیں۔ ایکدوسرے کے مخالف ٹھہریں ابن عباس نے اس مخالفت کو دفع کیا یوں کہ پہلی آیت منسوخ نہیں اس لیے کہ وہ مدینہ میں اتری اور دوسری آیت یا منسوخ ہے یا وہ مشرکوں کے شان میں ہے یعنی جو کافر ناحق خون کرے پھر ایمان لاوے تو اوسکی توبہ قبول ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ آیت میں صاف لفظ تاب وآمن موجود ہے تو اب مخالفت نہ رہی پہلی آیت اوس مسلمان کے حق میں ہے جو مسلمان کو جان بوجھکر مارے اور دوسری آیت کافر کے حق میں ہے جو کفر کی حالت میں مسلمان کا یا کافر کا خون کرے پھر ایمان لاوے پہلی شخص کی توبہ قبول نہیں اور دوسرے کی قبول ہے عن سعید بن جبیر قال اختلف اہل الکوفۃ فی ہذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فرحلت الی ابن عباس فسألتہ فقال نزلت فی آخر ما انزلت ما نسخہا شیء ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کوفے والوں نے اختلاف کیا اس آیت میں ومن یقتل مؤمنا متعمدا میں کہ یہ منسوخ ہے یا محکم۔ میں ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا انہوں نے کہا یہ آیت تو اخیر میں اتری ہے اوسکو کسی نے منسوخ نہیں کیا عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ہل لمن قتل

مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهِ الْآيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہا پوچھا میں نے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر مارے اوسکی توبہ قبول ہے اونہوں نے کہا نہیں میں نے سورہ فرقان کی یہ آیت پڑھی والذین لا یدعون مع اللّٰہ الٰہا آخر تک انہوں نے کہا یہ آیت مکے میں اتری اور اسکو منسوخ کر دیا اوس آیت نے جو مدینے میں اتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا يَقُولُ سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا اگر کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر مارے پھر توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اور راہ پر آیا ہووے (تو کیا اوس کی توبہ قبول ہے) ابن عباس نے کہا اوس کی توبہ کہاں سے قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا اللہ رحمت بھیجے اور سلام فرماوے تھے (قیامت کے روز) مقتول قاتل کو پکڑ کر لاویگا اور اوس کے رگوں سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا (اے خداوند) پوچھ اس سے اس نے مجھ کو کیوں مارا پھر ابن عباس نے کہا یہ حکم اللہ نے اوتارا اور اوسکو منسوخ نہیں کیا

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں ۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ۔ ماں باپ کی نافرمانی ۔ ناحق خون کرنا ۔ جھوٹ بولنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں ۔ اللہ کے برابر دوسرے کو سمجھنا ۔ ماں باپ کی نافرمانی ۔ خون کرنا ۔ جھوٹی قسم کہانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ نہیں زنا کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں شراب پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں چوری کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں خون کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو

آخر کتاب القسامۃ

تمام ہوئی کتاب قسامت کی

كِتَابُ قَطْعِ السَّارِقِ

چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان

تَعْظِيمُ السَّرِقَةِ

چوری کتنا بڑا گناہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو ایمان اوسکے ساتھ نہیں رہتا اسیطرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اوس کے
ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو اوس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی بڑی لوٹ کرتا ہے جسکی طرف لوگ دیکھتے ہیں
تو ایمان نہیں رہتا یعنی یہ کام ایسے خراب ہیں کہ ایمان کو علحدہ کر دیتے ہیں اور آدمی کو بے ایمان بنا دیتے ہیں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان میں نیک عمل ضرور ہیں اور جو شخص مسلمانی کا دعوی کرے لیکن اسلام کو بری کاموں سے
بدنام کرے یا مسلمانوں کو تباہ کرے کافروں سے لڑا دے وہ مسلمان نہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
اتنا زیادہ ہے کہ ان کاموں کے بعد اگر توبہ قبول ہوگی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيتُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ
الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابوہریرہ رض نے کہا جب کوئی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا
اور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور چوتھی ایک بات اور بیان کی جس کو
راوی کہتا ہے میں بھول گیا جب یہ کام کیے تو اوس نے اسلام کو اپنی گردن سے نکال ڈالا لیکن پھر اگر توبہ کرے تو اللہ معاف کر دیگا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ
وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور پر
(لعنت) انڈا چراتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسی چراتا ہے اوسکا ہاتھ کٹتا ہے یعنی تھوڑے مال کے لیے ہاتھ کٹنا قبول
کرتا ہے)

باب امْتِحَانُ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ چور کو قبلوانے کے لیے مارنا یا قید کرنا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
بَشِيرٍ أَنَّهُ رَفَعَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ أَنَّ حَاكَةً سَرَقُوا مَتَاعًا لَهُمْ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوْهُ
فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَ هَؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَضْرِبُهُمْ فَإِنْ أَخْرَجَ
اللهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَهُ فَقَالُوا هَذَا حُكْمُكَ قَالَ هَذَا حُكْمُ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نعمان بن بشیر پاس کلاعی لوگ آئے اور بولے کہ جولاہوں نے ہمارا اسباب
چرایا ہے نعمان نے اون جولاہوں کو کچھ دنوں قید رکھا پھر چھوڑ دیا وہ کلاعی لوگ نعمان پاس آئے اور کہنے لگے تم نے
جولاہوں کو چھوڑ دیا نہ اونکا امتحان لیا نہ مارا نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو کہو تو میں انکو ماروں لیکن اگر تمہارا اسباب انکے
پاس نکل آیا تو بہتر ورنہ اوسی قدر میں تمہاری پیٹھ پر ماروں گا انہوں نے کہا کیا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اوس
کے رسول کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مجرم پر گمان ہو لیکن جنایت کا ثبوت نہ ہو تو اوس کو چند روز تک قید کرنا درست ہے

یہانتک کہ جرم ثابت ہو تو سزا دیجاوے اور جو ثابت نہو تو چھوڑ دیا جاوے لیکن اریپٹ کرنا درست نہیں عَنْ بَهْزِ بْنِ
حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ نَاسًا فِي تُهْمَةٍ ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے
باپ سے روایت کیا اونہوں نے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو گمان پر قید کیا عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ ترجمہ بہز بن
حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قید کیا گمان پر پھر اوسکو چھوڑ دیا تَلْقِينُ السَّارِقِ
چور کو تسلیم کرنا عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا
وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ اذْهَبُوا
بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِيئُوا بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاؤُا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ
وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ترجمہ ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور آیا
جو اقرار کرتا تہا لیکن اوس کے پاس مال نہ ملا آپنے اوس سے فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو وہ بولا نہیں میں
نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکو لیجاؤ اور ہاتھ کاٹو پھر لاؤ لوگ اوسکو لے گئے اور اوسکا ہاتھ کاٹا پھر لیکر آئے آپنے فرمایا کہہ
میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں وہ بولا میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں آپنے دعا کی یا اللہ
معاف کردے اوسکو ف یہہ جو آپنے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو اسلیے فرمایا کہ وہ اپنے اوپر رحم کرے اور اپنے
گناہ کو ظاہر نہ کرے اور اللہ سے توبہ کرلیوے ہر ایک حد کا یہی حکم ہے کیونکہ حد حق اللہ ہے حق العبد نہیں جسمیں تعلیم منع ہو۔ اس
حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ حد قائم کرنے سے اور لوگونکی عبرت مقصود ہے لیکن گناہ کا مواخذہ رہتا ہے جبتک وہ توبہ
کرے اَلرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْإِمَامَ جب چور حاکم تک پہونچ جاوے پھر مال کا
مالک اوسکا قصور معاف کرے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا وَهْبٍ أَفَلَا كَانَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ
فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے ایکشخص نے اون کی چادر چرائی وہ چور کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپنے حکم دیا اوسکے ہاتھ کاٹنے کا تب صفوان نے کہا یا رسول اللہ میں نے قصور معاف
کیا آپنے فرمایا اے ابو وہب ہمارے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں معاف کردیا پھر آپنے اوسکا ہاتھ کٹوایا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جب حد کا مقدمہ حاکم تک پہونچ جاوے تو حد معاف نہیں ہوسکتی عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً
فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا
قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ يَا أَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَطَاءِ بْنِ
أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ

حرزہ قال فہلا قبل ہذا ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ایک شخص نے کپڑا چرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لایا گیا آپ نے اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جسکا کپڑا تھا وہ بولا یا رسول اللہ وہ کپڑا مین نے اوسی کو دے ڈالا ہاتھ نہ کاٹیے
آپ نے فرمایا اس سے پہلے کیون نہیں کہا ۔ ما یکون حرزا و ما لا یکون کونسا مال محفوظ سمجھا جاوے گا اور
کونسا غیر محفوظ ف چوری اوسی کو کہینگے جب محفوظ مال چراوے اگر کوئی شخص سڑک پر پڑی چیز اوٹھا لیوے تو وہ چور
نہیں ہے نہ اوسمین ہاتھ کاٹا جائیگا ۔ عن صفوان بن امیۃ انہ طاف بالبیت ثم صلی ثم لف رداء لہ من برد
فوضعہ تحت رأسہ فنام فاتاہ لص فاستلہ من تحت رأسہ فاخذہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان ہذا سرق ردائی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرقت رداء ہذا قال نعم قال اذہبا
بہ فاقطعا یدہ قال صفوان ما کنت ارید ان تقطع یدہ فی ردائی فقال لہ فلولا ما قبل ہذا ترجمہ
صفوان بن امیہ سے روایت ہے اونہوں نے طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر نماز پڑھی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر کے تلے رکھی اور سو گئے
چور آیا اور چادر اون کے سر کے تلے سے کھینچی اون کی آنکھ کھل گئی اونہوں نے چور کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لائے اور کہا کہ اس نے میری چادر چرائی آپ نے چور سے پوچھا تو نے چادر چرائی وہ بولا ہان آپ نے دو آدمیون سے کہا اس
کو لیجاؤ اور اوسکا ہاتھ کاٹو تب صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نیت یہ نہیں تھی کہ ایک چادر کے بدلے اسکا ہاتھ کاٹا
جاوے آپ نے فرمایا یہ کام پہلے کر لینا تھا یعنی میرے پاس لانے سے پہلے اگر تو چھوڑ دیتا تو خیر مگر اب نہیں ہو سکتا ۔ عن ابن عباس
قال کان صفوان نائما فی المسجد ورداؤہ تحتہ فسرق فقام وقد ذہب الرجل فادرکہ فاخذہ فجاء بہ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقطعہ قال صفوان یا رسول اللہ ما بلغ ردائی ان یقطع فیہ رجل قال ہلا
کان ہذا قبل ان تاتینا بہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صفوان مسجد مین سو رہے تھے اور چادر اون کے تلے رکھی تھی
چور لے گیا صفوان جب اوٹھے تو چور چلا گیا تھا مگر دوڑے اور اوس کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے
اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یا رسول اللہ میری چادر اس لائق نہیں کہ اسکے بدلے ایک کا ہاتھ کاٹا جاوے
آپ نے فرمایا یہ پہلے کیون نہیں خیال کیا ۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین اشعث ضعیف ہے ۔ عن صفوان
بن امیۃ قال کنت نائما فی المسجد علی خمیصۃ لی ثمنہا ثلاثون درہما فجاء رجل فاختلسہا منی
فاخذ الرجل فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہ لیقطع فاتیتہ فقلت اتقطعہ من اجل
ثلاثین درہما انا ابیعہ وانسئہ ثمنہا قال فہلا کان ہذا قبل ان تاتینی بہ ترجمہ صفوان بن امیہ
سے روایت ہے مین مسجد مین سو رہا تھا ایک چادر پر جسکی قیمت تیس درم تھی ایک شخص آیا اور چادر اوچک لے گیا پھر وہ پکڑا
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتھ کاٹنے کا مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ تیس درم کے لیے
آپ اوسکا ہاتھ کاٹتے ہین مین چادر اس کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہون اور قیمت اوسپر ادھار کر دیتا ہون آپ نے فرمایا پھر میرے پاس آنے سے

سے پیشتر تو نے ایسا کیون نہین کیا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ اَنَّهُ سُرِقَتْ خَمِیْصَةٌ مِّنْ تَحْتِ رَاْسِهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِیْ مَسْجِدِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ اللِّصَّ فَجَاءَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ
اَتَقْطَعُهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِهٖ تَرَکْتَهٗ ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہی اون کی ایک چادر چوری
گئی سر کے تلے سے اور وہ سو رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین جب چور پکڑا گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیکر آئے آپنے اوس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکا ہاتھ کاٹتے ہین آپنے فرمایا پھر
میرے پاس لانے سے پہلے تو نے اوسے چھوڑ کیون نہین دیا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوا الْحُدُوْدَ قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِیْ فَمَا اَتَانِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ ترجمہ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو حدون کو میرے پاس آنے سے پہلے پھر میرے پاس
جو حد کا مقدمہ آیا اوسمین حد لازم ہو گئی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوا
الْحُدُوْدَ فِیْمَا بَیْنَکُمْ فَمَا بَلَغَنِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ امْرَاَةً
مَخْزُوْمِیَّةً کَانَتْ تَسْتَعِیْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ یَدِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی ایک عورت قبیلہ مخزوم کی اسباب لوگون کا مانگ کر لیتی تھی پھر مکر جاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
اوسکا ہاتھ کاٹنے کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِیَّةٌ تَسْتَعِیْرُ مَتَاعًا عَلٰی اَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَتَجْحَدُهٗ
فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ یَدِهَا ترجمہ وہی اسمین یہ ہی کہ اسباب مانگتی تھی اپنی پڑوسی عورتون
کی زبانی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ امْرَاَةً کَانَتْ تَسْتَعِیْرُ الْحُلِیَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمْسِکُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَرُدَّ مَا تَاْخُذُ عَلَی الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْ یَا بِلَالُ فَخُذْ بِیَدِهَا فَاقْطَعْهَا ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہی ایک عورت لوگون سے زیور مانگتی پھر اوسکو
رکھ چھوڑتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرنا چاہیے اس عورت کو اللہ اور اوس کے رسول سے اور پھیر دینا
چاہیے جو اوس نے لیا ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھ اے بلال اور پکڑ اوسکا ہاتھ اور کاٹ ڈال عَنْ
نَافِعٍ اَنَّ امْرَاَةً کَانَتْ تَسْتَعِیْرُ الْحُلِیَّ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذٰلِکَ حُلِیًّا
فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ اَمْسَکَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ وَتُؤَدِّیْ مَا عِنْدَهَا
مِرَارًا کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ تَفْعَلْ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ ترجمہ نافع سے روایت ہی ایک عورت زیور مانگتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین اوس نے دیسا مانگا اور اوس کو رکھ چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرے یہ عورت اور ادا کرے جو
اوس کے پاس ہے کئی بار ایسا ہی فرمایا لیکن اوس عورت نے نہ مانا آخر آپنے حکم دیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ
امْرَاَةً مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَاُتِیَ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِیُّ

صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت فاطمۃ بنت **محمد** لقطعت یدہا فقطعت یدہا ترجمہ جابر رضی
اللہ سے روایت ہی بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی پھر ام المومنین ام سلمہ کے پاس چھپ رہی تاکہ وہ بچا لیں سو فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فاطمہ رضی محمد ص کی بیٹی ایسا کرتیں تو اونکا بھی ہاتھہ کاٹا جاتا آخر اوسکا ہاتھہ کاٹا گیا **عن**
سعید بن المسیب ان امراۃ من بنی مخزوم استعارت حلیا علی لسان اناس فجحدتہا فامر بہا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقطعت ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی بنی مخزوم کی ایک عورت نے زیور مانگا بعض آدمیون کی
زبان سے (یعنی ان کے ذریعہ سے) پھر مکر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتھہ کاٹا گیا **عن** سعید
بن المسیب نحوہ ترجمہ سعید بن المسیب سے ایسا ہی روایت ہی **ذکر** اختلاف الفاظ الناقلین لخبر
الزہری فی المخزومیۃ التی سرقت اس حدیث مین راویونکے اختلاف کا بیان **عن** سفیان قال کانت
مخزومیۃ تستعیر متاعا وتجحدہ فرفعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلم فیہا فقال لو
کانت فاطمۃ لقطعت یدہا ترجمہ سفیان سے روایت ہی ایک عورت مخزوم کی اسباب مانگتی تھی پھر مکر جاتی
تھی یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا اور گفتگو ہوئی آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتین تو اونکا ہاتھہ کاٹا
جاتا **عن** عائشۃ ان امراۃ سرقت فاتی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا من یجترئ علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا ان یکون اسامۃ فکلموا اسامۃ فکلمہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا
اسامۃ انما ہلکت بنو اسرائیل حین کانوا اذا اصاب الشریف فیہم الحد ترکوہ ولم یقیموا علیہ واذا اصاب الوضیع
اقاموا علیہ لو کانت فاطمۃ بنت **محمد** لقطعتہا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی ایک عورت نے
چوری کی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کر سکتا ہی
اوسکی سفارش کی (سوا اسامہ کے آخر اونہون نے اسامہ سے کہا اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپنے
فرمایا ای اسامہ بنی اسرائیل اسیطرح تباہ ہوئی اون مین جب کوئی عزت دار آدمی حد کا کام کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور حد
قائم نہ کرتے اور جب کوئی ذلیل آدمی یہہ کام کرتا تو اوسپر حد قائم کرتے اگر فاطمہ محمد ص کی بیٹی بھی یہہ کام کرتی تو مین اوسکا ہاتھ
کاٹتا **عن** عائشۃ قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعہ قالوا ما کنا نراک تبلغ منہ
ہذا قال لو کانت فاطمۃ لقطعتہا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور
آیا آپ نے اوسکا ہاتھہ کٹوایا لوگ بولے ہم کو یہہ امید نہ تھی آپ سے آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتین تو مین اونکا بھی ہاتھہ کٹواتا **عن**
عائشۃ ان امراۃ سرقت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ما نکلم فیہا ما من احد یکلمہ
الا حبہ اسامۃ فکلمہ فقال یا اسامۃ مہ ان بنی اسرائیل ہلکوا بمثل ہذا کان اذا سرق فیہم
الشریف ترکوہ وان سرق فیہم الدون قطعوہ وانہا لو کانت فاطمۃ بنت **محمد** لقطعتہا ترجمہ وہی

اس مین یہ ہے کہ لوگون نے کہا کون آپ سے بات کرے مگر آپکے پیاری اسامہ اسامہ زید بن حارثہ کے بیٹی تہی اور زید آپکے
متبنی تہے آپ اسامہ کو زید کیوجہ سے بہت چاہتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَاَةٌ عَلَى اَلْسِنَةِ اُنَاسٍ يُعْرَفُوْنَ
وَهِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَاَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعٰى اَهْلُهَا اِلٰى اُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ اِلَيَّ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ
لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمْ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ
فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ
تِلْكَ الْمَرْاَةَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت نے بعض لوگون کی بابت جنکو لوگ پہچانتے تہے لیکن اوس
عورت کو نہین پہچانتے تہے زیور مانگا پھر اوسکو بیچا اور قیمت لی لی آخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی
اوسکی عزیزون نے اسامہ بن زید سے سفارش چاہی اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کے چہرہ کا رنگ
بدل گیا اور اسامہ بات کر رہی تہی پھر آپ نے فرمایا اے اسامہ کیا تو سفارش کرتا ہے ایک حد مین اللہ کی حدون مین سے اسامہ
نے کہا استغفار کیجیے میری لیے یا رسول اللہ پھر اوسی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسے
اوسکو لائق ہے پھر کہا حمد اور نعت کے بعد معلوم ہو تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اسوجہ سے کہ جب اون مین کوئی عزت دار چوری
کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اوس پر حد جاری کرتے قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد صلعم کی جان ہے اگر فاطمہ محمد صلعم
کی بیٹی چوری کرتی تو مین اوسکا ہاتھ کٹواتا پھر آپ نے حکم دیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ
شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ
اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ
تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے قریش کے لوگون کو مخزومی عورت کے کام سے رنج ہوا کیونکہ وہ اون کے قوم کی تہی
اونہون نے کہا اسکی مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کہے لوگون نے کہا اتنی جرات کر سکتا ہے آپ کے سامنے مگر
اسامہ جو آپکے پیاری ہین اخیر تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُهُ فِيْهَا قَالُوْا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَقَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا
سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الْوَضِيْعُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ جب اسامہ نے آپ سے کہا تو آپ نے اون کو جھڑکدیا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ
اَمْرُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا قَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ
كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ اوپر گزرچکا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا
كَلَّمَهُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ
اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ
تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ اُم المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مین جب مکہ فتح ہوا اوس عورت کو آپ پاس لیکر آئے اسامہ نے اوسکے باب مین آپ سے گفتگو کی جب اسامہ نے بات
کی تو آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپنے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہے ایک حد مین اللہ کی حدون مین سے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ
میرے لیے دعا کیجیے جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسی لایق ہے اوسکے بعد
پھر فرمایا بعد اس کے لوگ تم سے پہلے تباہ ہوگئے وہ کیا کرتے تھے جب اون مین کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے
اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اوس کو سزا دیتے پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اگر فاطمہ محمد کی
بیٹی چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ کٹوا ڈالون عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا
كَلَّمَهُ اُسَامَةُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ قَالَ
اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ
بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا
سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ
يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ
وَكَانَتْ تَاْتِيْنِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عروہ بن زبیر سے مرسلاً
روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جب غزوہ فتح ہوا اوس کے لوگ گھبرا کر اسامہ بن

زید پاس آئے سفارش کرنے کو انجیر تک) آنسا زیادہ تھی کر پھر آپنے حکم کیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس نے خوب توبہ کی حضرت عائشہ نے کہا وہ عورت میرے پاس آیا کرتی اس کے بعد اور میں اوس کے کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتی

التَّرْغِيبُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ حد قائم کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا ثَلَاثِينَ صَبَاحًا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تین دن تک پانی برسنے سے واسطے کہ جب حد جاری ہوگی تو ملک میں انتظام ہوگا امن امان ہوگا بدمعاش اور مفسد ڈریں گے خلق اللہ کو راحت ہوگی گناہ کم ہونگے پھر پانی بھی اللہ ضرور برساوے گا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اوس ملک والوں کے لیے چالیس رات پانی برسنے سے

الْقَدْرُ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ کتنی کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جاوے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چرانے میں جسکی قیمت پانچ درم تھی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی (امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو تین درم کی تھی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ڈھال چرائی تھی صفۃ النساء (ایک مقام ہے مسجد نبوی میں) میں سے اس کی قیمت تین درم تھی عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے (اور ٹھیک یہ ہے کہ ابوبکر نے ہاتھ کاٹا) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ انس سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جسکی قیمت پانچ درم تھی عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے سنا کہتے تھے ایک شخص نے ڈھال چرائی ابوبکر صدیق کے زمانے میں اوس کی قیمت لگائی گئی پانچ درم پھر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ زہری پر راویوں کا اختلاف

عَنْ عَائِشَةَ رض قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ

قِيلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبْعُ دِينَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي
الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا
تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ وَزَعَمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ قَالَ وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَزْعُمُ
أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ
إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ ترجمہ عروہ سے روایت ہی حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے
نہ کاٹا جاوے ہاتھ مگر ڈھال کی چوری مین یا اس کی قیمت کے برابر دوسری چیز مین عروہ نے کہا ڈھال چار درہم کی ہوتی
ہی اور عمرہ نے حضرت عائشہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین عن
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي الْخَمْسِ ترجمہ سلیمان بن یسار نے کہا نہ کاٹا جاوے ہاتھ کا پنجہ مگر پنجے
مین یعنی پانچ درہم کی مالیت مین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر ڈھال کی چوری مین جو قیمت دار ہی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي قِيمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ
کٹوایا پانچ درم کی مالیت مین عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقَ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ
يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ ترجمہ ایمن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا مگر ڈھال کی قیمت مین اور
ڈھال کی قیمت ان دنون ایک دینار تھی عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيمَةُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ يُقْطَعِ الْيَدُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَيْمَنَ قَالَ تُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ
وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ترجمہ ایمن سے روایت ہی
چور کا ہاتھ کاٹا جاوے گا ڈھال کی قیمت مین اور ڈھال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک دینار تھی یا دس
درم ابو حنیفہ کے دلیل یہی روایت ہی عَنْ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ
يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ ترجمہ ایمن بن ام ایمن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا مگر ڈھال کی
قیمت مین اور ڈھال کی قیمت ان دنون ایک دینار تھی عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ترجمہ
ایمن سے روایت ہی چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے ڈھال سے کم قیمت مین عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ
عَشَرَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ ابن عباس کہتے تھی ڈھال کی قیمت ان دنون دس درم تھی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ

علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یقوم عشرة دراهم ترجمہ ابن عباس سے ایسی ہی روایت ہے کہ تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ڈہال کی قیمت دس درم تہی عن عطاء قال ادنی ما یقطع فیه ثمن المجن قال وثمن
المجن یومئذ عشرة دراهم ترجمہ عطاء نے کہا کم سے کم جس مین ہاتہ کاٹا جاے ڈہال کی قیمت ہے اور وہ اون دنون مین
دس درم تہی - امام نسائی نے کہا ایمن جس سے ہمنے پہلے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی معلوم نہین ہوتا اور اوس سے ایک اور حدیث
مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابی نہین ہے ف ابن حجر نے تقریب مین کہا کہ ایمن بن خریم جسکی کنیت ابو عطیہ
ہے اوسکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے عجلی نے کہا کہ وہ تابعی ہے ثقہ ہے اس صورت مین ایمن کی سب روایات جو اوپر مذکور
ہوئین مرسل ہونگی عن ایمن مولی ابن الزبیر وقال خالد فی حدیثه مولی الزبیر عن تبیع عن کعب قال
من توضأ فاحسن الوضوء ثم صلی وقال عبد الرحمن فصلی العشاء الآخرة ثم صلی بعدها اربع ركعات
فاتمّ وقال سوار یتم رکوعهن وسجودهن ویعلم ما یقترئ وقال سوار یقرأ فیهن کنّ له بمنزلة
لیلة القدر ترجمہ ایمن سے روایت ہے جو مولی تہا ابن زبیر کا یا زبیر کا اوس نے سنا تبیع سے اوس نے سنا کعب سے اونہون نے
کہا جو شخص اچہی طرح وضو کرے پہر نماز پڑہے عبد الرحمن نے کہا یعنی عشا کی پہر اوس کے بعد چار رکعتین پڑہے اور اون کو پورا
کرے سوار نے کہا یعنی رکوع اور سجود دل مین پورا پورا ادا کرے اور جو پڑہے اوسکو سمجہے تو وہ ایسی ہونگی جیسے شب قدر مین عبادت
کی ف یہ روایت اور اسکے بعد کی روایت اس باب سے متعلق نہین ہے مگر مصنف اس کو اس بات کے ثابت کرنے کو لایا ہے کہ
ایمن صحابی معلوم نہین ہوتا اوس کی دلیل یہ ہے کہ اس روایت کو ایمن نے تبیع سے سنا جو خود تابعی ہے پہر ظاہر ہی معلوم
ہوتا ہے کہ ایمن بہی تابعی ہے عن کعب قال من توضأ فاحسن وضوءه ثم شهد صلوة العتمة فی جماعة ثم صلی
الیها اربعا مثلها یقرأ فیها ویتم رکوعها وسجودها کان له من الاجر مثل لیلة القدر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان ثمن المجن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم عشرة
دراهم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ڈہال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دس درم تہی الثمر
المعلق یسرق میوہ درخت پر لگا ہوا یعنی کوئی چرا لیوے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال سئل رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی کم تقطع الید قال لا تقطع الید فی ثمر معلق فاذا ضمه الجرین قطعت فی
ثمن المجن ولا تقطع فی حریسة الجبل فاذا آوی المراح قطعت فی ثمن المجن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کتنے مال مین ہاتہ کاٹا جاے آپ نے فرمایا ہاتہ نہ کاٹا جاوے اوس میوے مین
جو لٹکتا ہو درخت پر لیکن جب کہرمان مین رکہا جاوے اور اتنا کوئی چراوے جسکی قیمت ڈہال کی قیمت کے برابر ہو تو اوس مین
ہاتہ کاٹا جاوے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر یا میدان مین چرتے ہون اون مین ہاتہ کاٹا جاے لیکن جب وہ اپنی رہنے کی جگہ
مین ہون اور کوئی چراوے اوسکو اور قیمت اون کی ڈہال کی قیمت کے برابر ہو تو ہاتہ کاٹا جاوے الثمر یسرق بعد ان

یُؤْوِیَهُ الْجَرِینُ میوہ جب درخت پر سے توڑ کر کھریان میں ہو اور اسکو کوئی چراوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا أَصَابَ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ
وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِنْهُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ
فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ الْغَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ ترجمہ عبداللہ
بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا درخت پر لٹکا ہوا میوہ چرانا آپنے فرمایا جو شخص حاجت رکھتا ہو
(مثلاً بہت بھوکا ہو اور کچھ کھانے کو نہ ملے) اور وہ ایسا میوہ لے لی بشرطیکہ اسکو چھپا کر اپنے کپڑے میں نہ باندھے تو اوس پر
کچھ مواخذہ نہیں ہے اور جو ایسا میوہ لیکر نکل آوے تو وہ اوسکا دونا تاوان دے اور سزا الگ ہوگی اور جو شخص میوہ لوٹنے
کے بعد چراوے اور اوس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور جو ڈھال کی قیمت سے کم چراوے تو دونا
اوسکا تاوان دے اور سزا الگ ہوگی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ
قَطْعٌ إِلَّا فِي مَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ
وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي
شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ
يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص مزینہ کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پہاڑ پر جو جانور چرتے ہوں اون کے باب میں کیا فرماتے
ہیں آپنے فرمایا اگر کوئی ایسا جانور چراوے تو وہ جانور پھیرے اور اوس کی مثل ایک جانور دیوے اور سزا الگ پاوے
اور جانور کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا مگر جو منڈی کے اندر ہو اور اوس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اوس میں
ہاتھ کاٹا جاویگا اور جو ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو وہ جانور ویسی دیوے اور کوڑے سزا کے کھاوے اوس نے کہا یا رسول
اللہ جو میوہ درخت پر لٹکتا ہو اوس میں کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا اوسی قدر میوہ ادا کرے اور وہ بھی پھیرے اور سزا اوٹھاوے
اور میوے کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا مگر جو کھریان میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اوس میں اگر کوئی اتنا چراوے کہ اوس
کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹا جاوے اور جو کم چراوے تو دونا تاوان دیوے اور سزا کے کوڑے کھاوے

باب ما لا قطع فیه جن چیزون کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے پھلوں کے چرانے میں نہ کھجور کے گابھے میں (جو اندر سے سفید سفید نکلتا ہے) ف
اسی روایت کو صاحب کتاب نے کئی اسناد سے نقل کیا ہے ہم اون سبھون کو لکھ دیتے ہیں لیکن ترجمہ علیحدہ علیحدہ نہیں لکھتے

کیونکہ ترجمہ سب کا یہی ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي
ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا
كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ **ترجمہ** ان
سب روایات کا وہی ہے جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ
وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے یا علانیہ لوٹ
کر لیجاوے یا اوچک لیجاوے اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا (کیونکہ یہ چوری نہیں ہے مگر اور سزا اوسے ملیگی) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ **ترجمہ**
ان روایات کا وہی جو اوپر گزرا۔ جابر نے کہا خائن پر (یعنی جو امانت میں خیانت کرے) قطع نہیں ہے۔ امام نسائی نے
کہا اشعث بن سوار ضعیف ہے)

بَابُ قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوا يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ
سَرَقَ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ رض حَتَّى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ أَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رض كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِهَذَا حِينَ قَالَ اقْتُلُوهُ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوهُ
مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ الْإِمَارَةَ فَقَالَ أَمِّرُونِي عَلَيْكُمْ فَأَمَّرُوهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ إِذَا ضَرَبَ
ضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ **ترجمہ** حارث بن حاطب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور لایا گیا آپ نے فرمایا اس کو
مار ڈالو (اس لیے کہ آپکو معلوم ہو گیا تھا کہ ہاتھ کاٹنے سے یہ چوری نہ چھوڑیگا) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے
آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو پھر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا اسکا ہاتھ کاٹو خیر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا
پھر اوس نے چوری کی ابو بکر رض کے زمانے میں یہانتک کہ اوسکے چاروں ہاتھ پاؤں کٹ گئے پھر اوس نے پانچویں بار چوری کی

ابوبکر رض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا حال خوب جانتے تھے اسی لیے آپنے فرمایا تھا کہ اس کو مار ڈالو پھر ابوبکر نے اوسکو حوالے کیا قریش کے جوان لوگون کو مار ڈالنے کے لیے اون لوگون مین عبد اللہ بن زبیر بھی تھے وہ سرداری کو بہت چاہتے تھے اونہون نے کہا باقی لوگون سے کیا تم مجھکو اپنا سردار کرلو اونہون نے سردار کرلیا پھر عبد اللہ بن زبیر جب اوسکو مارتے توسب لوگ مارتے یہان تک کہ مار ڈالا اوس کو

باب قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

چور کے دونو ہاتھ اور دونون پاؤن کاٹنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِیْئَ بِسَارِقٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِیْئَ بِهٖ الثَّانِیَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَاُتِیَ بِهٖ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَاُتِیَ بِهٖ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ اِلٰی مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقٰی عَلٰی ظَهْرِهٖ ثُمَّ کَشَرَ بِیَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ فَانْصَدَعَتِ الْاِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَیْهِ الثَّانِیَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَیْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَیْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَلْقَیْنَاهُ فِیْ بِئْرٍ ثُمَّ رَمَیْنَا عَلَیْهِ بِالْحِجَارَةِ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (داہنا ہاتھ) کاٹ ڈالو اوسکا پھر دوسری بار وہ لایا گیا (اوسی چوری کی علت مین) آپنے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگ بولے یا رسول اللہ اوس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (بایان پاؤن) کاٹو اوسکا پھر تیسری بار لایا گیا آپنے فرمایا اوسکو مار ڈالو لوگ بولے یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا (بایان ہاتھ) کاٹو اوسکا پھر چوتھی بار لایا گیا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اچھا (داہنا پاؤن) کاٹو اوسکا پھر پانچوین بار لایا گیا (کیا کمبخت بیحیا تھا کسیطرح مانتا ہی نہ تھا) آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو جابر نے کہا ہم اوسکو مربد نعم (ایک مقام ہے) کیطرف لے چلے اور اوٹھایا اوسکو وہ چت لیٹ گیا پھر پھیلا دیا اپنے کٹے ہوئے ہاتھون اور پاؤن سے اونٹ اوسکو دیکھکر بھڑک گئے پھر اوسکو اوٹھایا پھر اوس نے ایسا ہی کیا پھر اوٹھایا پھر تیسری بار آخر ہم نے اوس کو پتھرون سے مار کر مار ڈالا پھر ایک کنوئین مین ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی نہین ہے حدیث مین

اَلْقَطْعُ فِی السَّفَرِ

سفر مین ہاتھ کاٹنا

عَنْ بُسْرِ بْنِ اَبِیْ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَیْدِیْ فِی السَّفَرِ ترجمہ بسر بن ابی ارطاۃ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹے جاوین سفر مین (اس لیے کہ سفر مین چور کے ہاتھ کا علاج کون کریگا اور کون اوس کی خبر لیگا یا ایسا نہ ہو کہ چور خفا ہو کر کافرون مین چلا جاوے اور اون مین لڑا دے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو بیچ ڈال اوسکو اگرچہ بیس درہم کو بکے۔ امام نسائی نے کہا عمر بن ابی سلمہ حدیث مین

تو بھی نہیں ہے **حَدُّ الْبُلُوغِ** وَذِكْرُ السِّنِّ الَّذِي إِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ أُقِيمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ مرد کب جوان ہوتا ہے اور مرد
اور عورت پر کس سن میں حد قائم کیا جاوے **عَنْ عَطِيَّةَ** قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَكَانَ يُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شَعْرُهُ
قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ اسْتُحْيِيَ وَلَمْ يُقْتَلْ **ترجمہ** عطیہ سے روایت ہے میں بنی قریظہ کے قیدیوں میں تھا لوگ اون کو دیکھتے
تھے اگر اون کے زیر ناف کے بال نکل آتے تو اون کو قتل کر ڈالتے اور جس کے بال نہ نکلے ہوتے اوسکو زندہ چھوڑ دیتے معلوم ہوا
کہ بلوغ کی نشانی یہی ہے مرد اور عورت دونوں میں) **تَعْلِيقُ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ** چور کی گردن میں اوس کا ہاتھ
کاٹ کر لٹکا دینا **عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ** قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ قَالَ سُنَّةٌ
قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ وَعَلَّقَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہے میں نے
فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اوسکی گردن میں لٹکانا کیسا ہے پوچھا انہوں نے کہا سنت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور اوسکی گردن میں لٹکایا **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ**
بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ وَعَلَّقَهُ فِي عُنُقِهِ **ترجمہ** عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے میں نے فضالہ بن عبید سے کہا کیا چور کا ہاتھ اوس کے گلے میں لٹکانا
سنت ہے انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلعم پاس ایک چور آیا آپ نے اوسکا ہاتھ کاٹا اور گلے میں لٹکا دیا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطاۃ ہے جس کی حدیث
حجت نہیں ہو سکتی **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ **ترجمہ** عبدالرحمن
بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب چور پر حد قائم کیا جاوے تو پھر اوس کے مال کا تاوان اوس پر لازم نہ ہوگا لیکن اگر مال چرایا ہوا اوسکے پاس موجود ہو تو مالک کو دلا دینگے **كِتَابُ الْإِيمَانِ وَ**
شَرَائِعِهِ کتاب ایمان اور اوسکے ارکان کے بیان میں (ف مصنف نے ایمان کے باب کو سب کے آخیر میں کیا اسلیے کہ اعمال کا درجہ کم ہے اور ایمان کا زیادہ پھر جو افضل تھا اوس پر کتاب کو ختم کرنا مناسب
ہوا) **ذِكْرُ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ** سب عملوں میں کونسا عمل افضل ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا یقین کرنا اللہ اور اوس کے رسول پر (**ف** اسلیے کہ کوئی عمل
بغیر ایمان کے فائدہ نہیں دیتا تو ایمان سب سے زیادہ ضروری اور مقدم ٹھہرا) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ** أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ
ترجمہ عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کام افضل ہے انہوں نے کہا ایمان جس
میں شک نہ ہو اور جہاد جس میں چوری نہ ہو (یعنی مال غنیمت میں سے) اور حج جو سدھر جاوے (یعنی جس کے بعد پھر گناہ نہ کرے) **عَنْ**
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ
وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللَّهِ وَأَنْ يُبْغِضَ فِي اللَّهِ وَ
أَنْ تُوقَدَ نَارٌ عَظِيمَةٌ فَيَقَعَ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جس میں ہونگی وہ ایمان کا مزہ اوٹھاویگا۔ ایک تو یہ کہ اللہ اور اوس کے

رسول سے سب سے زیادہ محبت رکھے دوسری یہ کہ دوستی کرے اللہ کے واسطے (یعنے نیک بندوں سے) اور دشمنی کرے اللہ کے لئے (یعنے کافرون
سے دشمنی رکھے) تیسری یہ کہ اگر بڑی آگ سلگائی جاوے تو اوسمیں گرنا قبول کرے پر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے **ف**
تینوں باتیں درحقیقت ایک ہی بات ہے یعنی اللہ سے سچی محبت ہو سب سے زیادہ یعنی اللہ کو دل اور جان اور زبان سے پیار کرے
پھر جسکو اللہ سے ایسی محبت ہوگی وہی مومن ہے وہ کبھی کافرون کا شریک نہ ہوگا مسلمانوں کے ساتھ برائی نہ کریگا مرجانا آسان
سمجھیگا مگر اپنے پیارے محبوب اللہ کے برابر کسی کو نہ کریگا **حلاوة الایمان** ایمان کی مٹھاس **عن** انس بن مالك

يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة من كن فيه وجد حلاوة الايمان من احب المرء لا يحبه
الا لله عز وجل ومن كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن كان ان يقذف في النار احب اليه
من ان يرجع الى الكفر بعد ان انقذه الله منه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین باتیں جس میں ہونگی وہ ایمان کا مزا اوٹھاوے گا۔ ایک تو جس سے دوستی رکھے تو اللہ کے لیے دوستی رکھے اور دوسری
اللہ اور اوس کے رسول کو سب سے زیادہ چاہے اور تیسری یہ کہ آگ میں گرنا قبول کرے مگر پھر کافر ہونا قبول نہ کرے جب اللہ نے اوس کو
نجات دی کفر سے **حلاوة الاسلام** اسلام کی مٹھاس **عن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة
من كن فيه وجد بهن حلاوة الاسلام من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب المرء لا يحبه
الا لله ومن يكره ان يرجع الى الكفر كما يكره ان يلقى في النار **ترجمہ** انس بن مالک سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر
گذری **باب** نعت الاسلام اسلام کسے کہتے ہیں **عن** عمر بن الخطاب قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر
ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه
على فخذيه ثم قال يا محمد اخبرني عن الاسلام قال ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت
فعجبنا اليه يسأله ويصدقه ثم قال اخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله
واليوم الاخر والقدر كله خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك
تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم بها من السائل
قال فاخبرني عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون
في البنيان قال عمر فلبثت ثلثا ثم قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر هل تدري من السائل قلت
الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل عليه السلام اتاكم ليعلمكم امر دينكم **ترجمہ** امیر المومنین حضرت
عمر فاروق رض سے روایت ہے ہم ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آگیا جسکے کپڑے بہت سفید

تیر بال بہت کالے تھے معلوم ہی نہیں پڑتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور کوئی ہم میں سے اوسکو پہچانتا بھی نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (یعنی ادب سے بیٹھا جیسے شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر کہنے لگا اے محمد بتلاؤ مجھ کو اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا گواہی دینا اس بات کی کہ کوئی لائق نہیں عبادت کے سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا بیت اللہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی کھانا پینا راہ خرچ ہونا) وہ بولا آپ نے سچ فرمایا ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے (تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس کو معلوم نہیں) پھر کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا (جیسے اوسکو معلوم ہے) پھر بولا بتلاؤ مجھ کو ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا یقین کرنا اللہ پر (یعنی اوس کی ذات اور صفات پر) اور اوس کے فرشتوں پر (کہ وہ اوسکے پاک بندے ہیں جیسا اللہ کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہیں اون میں بڑی طاقت خدا کی دی ہے) اور اوسکی کتابوں پر (جیسے قرآن شریف توراۃ شریف انجیل مقدس زبور شریف سوا اس کے اور صحیفے جو اللہ نے اپنے پیغمبروں پر اوتاری وہ سب حق ہیں اللہ کی طرف سے ہیں اللہ کے کلام ہیں) اور اوسکے پیغمبروں پر (جیسے حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت محمد علیہم السلام اور سوا ان کے جتنے پیغمبر اللہ کے دنیا میں گزرے ہیں بعضوں کا حال ہم کو معلوم ہوا بعضوں کا معلوم نہیں وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے تھے جو حکم انہوں نے دیا اللہ کی طرف سے دیا اور وہ سب سچے تھے) اور قیامت پر (یعنی عذاب ثواب کے دن پر جس دن اللہ اپنی سب بندوں کو دوبارہ جلاویگا نیکوں کو اونکی نیکی کا بدلہ اور بروں کو اونکی برائی کا بدلہ دیگا) اور تقدیر پر (کہ برا بھلا سب اللہ کی طرف سے ہے یعنی ہر اور پہلے سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اوسکو خوب معلوم تھا کہ یہ شخص برا ہوگا یہ اچھا ہوگا کوئی کام بدون اوسکی حکم اور ارادے کے نہیں ہوتا لیکن وہ اچھوں سے خوش ہوتا ہے اور بروں سے ناخوش اور اوس نے ہم کو اختیار دیا ہے کہ ہم اچھا کام کریں تو ثواب پاویں برا کریں تو اپنے تئیں خراب کرینگے) وہ بولا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اوس نے کہا بتلاؤ احسان کیا ہے (یہ وہ درجہ ہے جو اسلام اور ایمان کے بعد اللہ کے مقرب بندوں کو حاصل ہوتا ہے) آپ نے فرمایا اللہ کا پوجا کرنا گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر یہ درجہ نہ ہو تو خیر اس طرح کہ اللہ تجھکو دیکھ رہا ہے پھر وہ بولا مجھے بتلاؤ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی یہ بات کسی کو معلوم نہیں سوا اللہ کے) وہ بولا اچھا اوس کی نشانیاں بتلاؤ آپ نے فرمایا ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالک کو جنے گی ف حدیث میں ربتہا ہے جو مؤنث ہے یعنی لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی مراد مالک اور مالکہ دونوں ہیں اور تخصیص مالکہ کی اس لیے ہے کہ عورتیں مردوں کے نسبت زیادہ جاہل ہوتی ہیں یا جب بیٹی اپنی ماں کی مالک ہوگی تو بیٹا ضرور ہوگا یا نفس مقدر کرلیں جو مؤنث ہے عربی زبان میں محدثین نے اسکی تفسیر میں کئی باتیں لکھی ہیں۔ ایک یہ کہ لونڈیوں کی اولاد بہت ہوگی اور اسلام بہت پھیلے گا کافروں کی عورتیں لونڈیاں بنکر مسلمانوں کے پاس رہیں گی دوسری یہ کہ لوگ اپنی ام ولد لونڈیوں کو بیچنے لگینگے اور وہ بکتی بکتی کبھی بیٹے کے پاس بھی آ جاوے گی تیسری یہ کہ اولاد اپنی ماں باپ کی نافرمانی کرے گی تو گویا ماں لونڈی ٹھہری اور بیٹا بنا مالک۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہی تفسیر میری نزدیک ٹھیک ہے ف دوسری یہ

کہ ننگے پاؤں ننگے بدن جو پہرتے ہیں مفلس بکریاں چرانیوالے وہ بڑی بڑی محل بنا دینگے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں تین دن ٹھہرا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا ای عمر تم جانتے ہو وہ پوچہنیوالا کون تہا مینے کہا اللہ کو اور اوس کے رسول کو خوب معلوم ہے آپنے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تہے تم کو دین کے کام سکہلانے آئے تہے

صفة الایمان والاسلام

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهٖ فَيَجِيْءُ الْغَرِيْبُ فَلَا يَدْرِيْ اَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْاَلَ فَطَلَبْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَ لَهٗ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيْبُ اِذَا اَتَاهُ فَبَنَيْنَا لَهٗ دُكَّانًا مِنْ طِيْنٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ اِنَّا لَجُلُوْسٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِهٖ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَاَطْيَبُ النَّاسِ رِيْحًا كَاَنَّ ثِيَابَهٗ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتّٰى سَلَّمَ فِيْ طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ اَدْنُوْ يَا مُحَمَّدُ قَالَ اُدْنُهْ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَدْنُوْ مِرَارًا وَيَقُوْلُ لَهٗ اُدْنُ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ اَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا اِذَا رَاَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ وَرَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ وَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيْرًا مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ بِهٖ مِنْ رَجُلٍ مِنْكُمْ وَاِنَّهٗ لَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ

ترجمہ ابوہریرہؓ اور ابوذرؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کے بیچ میں بیٹھتے پہر جو شخص نیا آتا وہ آپ کو نہ پہچان سکتا جبتک پوچہتا نہیں اس لیے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لیے ایک جگہہ بنا دی جاوے کہ نیا شخص آتے ہی آپکو پہچان لیوے پہر ہم نے آپ کے لیے ایک اونچا چبوترہ بنایا مٹی سے آپ اوس پر بیٹھتے ایک روز ہم سب بیٹھے ہوے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی اپنی جگہہ بیٹہے تہے اتنے میں ایک شخص آیا جسکا مُنہ سب لوگوں سے اچہا تہا اور جس کے بدن کی خوشبو سب سے بہتر تہی اور کپڑون میں اوس کے ذرا بہی میل نہ تہا اوس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور کہا السلام علیک یا محمد آپنے اوس کے سلام کا جواب دیا وہ بولا میں نزدیک آؤں ای محمد آپنے فرمایا آ پہر وہ کہتا رہا میں نزدیک

آدمی آپ فرماتے آیہانتک کہ اوس نے اپنے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنون پر رکھدیے اور کہا ای محمد
مجھکو بتلاؤ اسلام کسی کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام یہہ ہے کہ تو پوجا کرے اللہ کا اور نہ شریک کرے اللہ کے ساتھہ کسی کو اور نماز پڑھے
اور زکوٰۃ دیوے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اور روزے رکھے رمضان کے اوس نے کہا جب مین یہ باتین کردن تو مسلمان ہوجاؤنگا
آپ نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا تو ہمکو برا معلوم ہوا (اس لیے
کہ جان بوجھ کر کیون پوچھتا ہے) پھر کہنے لگا ای محمد بتلاؤ مجھکو ایمان کیا ہے آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اور اوس کے
فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور یقین کرنا تقدیر پر وہ بولا جب مین ایسا کرون تو مومن ہوجاؤنگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا پھر کہنے لگا ای محمد مجھ کو بتلاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کو
تو اسطرح سے پوجے جیسے اوسے دیکھہ رہا ہے اگر اسطرح سے نہ ہو تو اسطرح سے ہو کہ وہ تجھے دیکھہ رہا ہے وہ بولا آپ نے سچ فرمایا
پھر کہنے لگا ای محمد مجھکو بتلاؤ قیامت کب ہوگی یہہ سنکر آپنے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا اوس نے پھر پوچھا آپ نے
کچھہ جواب نہ دیا پھر پوچھا آپنے کچھ جواب نہ دیا اور سر اوٹھایا پھر فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہین جانتا
البتہ قیامت کی نشانیان ہین جب تو جنگل جانور چرانے والونکو دیکھے بڑی بڑی عمارتین بنا رہے ہین اور ننگے پاؤن اور
ننگے بدن جو لوگ پھرتے ہین اون کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تو سمجھ لے کہ قیامت
نزدیک ہے پانچ چیزین ہین جنکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے پھر آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ سے ان اللہ علیم
خبیر تک پھر آپنے فرمایا نہین قسم اوس کی جس نے محمد کو سچا بنا کر بھیجا راہ دکھلانے والا اور خوشخبری دینے والا مین اس شخص
کو تم سے زیادہ نہین پہچانتا تھا اور بیشک یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو دحیہ کلبی کے صورت مین آئے تھے **ف** دحیہ کلبی ایک
صحابی تھے خوبصورت حضرت جبرئیل اونہی کے صورت بنکر اوترتے لیکن حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ فقرہ وہم ہے راوی کا
اسلیے کہ اگر دحیہ کلبی کے صورت ہوتی تو حضرت عمرؓ کیسے کہتے ہم مین سے کوئی اوس کو نہین پہچانتا تھا **تاویل قول**
اللہ عز وجل قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا اس آیت کی تفسیر **ف** اس آیت سے معلوم
ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے اور ایک دوسری آیت ہے فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین فما وجدنا فیہا غیر بیت
من المسلمین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی ہے مگر ٹھیک یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو مومن ہے وہ ضرور
مسلم ہے اور جو مسلم ہے اوسکو مومن ہونا ضرور نہین اسلام کے معنی تابعدار ہوجانا اور ایمان کے معنی تابعداری کو ساتھہ دل سے یقین
کرنا بعضے لوگ زور و زبردستی سے بھی مسلمان بنجاتے ہین اون کو مسلم کہینگے مومن نہ کہین گے **عن** سعد بن ابی وقاص قال
اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجالا ولم یعط رجلا منہم شیئا قال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا
وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وھو مؤمن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسلم حتی اعادھا سعد ثلثا
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعطی رجالا وادع من ھو

أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا سعد نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو دیا اور فلانے کو دیا اور فلانے شخص کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے آپنے فرمایا کیا وہ مسلم ہے سعد نے تین بار یہی کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے پھر آپنے فرمایا میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعضوں کو نہیں دیتا حالانکہ جنکو نہیں دیتا اونسے مجھکو زیادہ محبت ہے مگر میں جنکو دیتا ہوں تو اس ڈر سے دیتا ہوں کہیں وہ جہنم میں اوندھے نہ گرائے جاویں ف بعضے لوگ نو مسلم تھے ڈر سے یا دنیا و مال کی طمع سے مسلمان ہو گئے تھے ابھی اونکے دلوں میں ایمان خوب رچا نہ تھا۔ اس لیے آپنے اون کو مال دینا مقدم سمجھا کہ اگر نہ دیں تو وہ شاید پھر کافر ہو جاویں اور جو لوگ پکے ایماندار تھے اونکو پہلے دینا ضرور نہ سمجھا۔ اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ مومن اور مسلم میں فرق ہے عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ قَسْمًا فَأَعْطَى نَاسًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنَعْتَ فُلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَقُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان لوگوں کو دیا اور فلانے کو نہ دیا وہ بھی تو مومن ہے آپ نے فرمایا مومن نکہو مسلمان کہو ابن شہاب نے اس آیت کو پڑھا قالت الاعراب آمنا یعنی کہا گنواروں نے ایمان لائے ہم کہو تم ایمان نہیں لائے ہو بلکہ اسلام لائے عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ بشر بن سحیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو حکم دیا ایام تشریق (۱۱ ذیحجہ سے تیرھویں تک) میں پکارنے کا کہ جنت میں نہ جاویگا مگر مومن اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ مومن کی صفات کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اطمینان رکھیں اپنی جان اور مال کا

صِفَةُ الْمُسْلِمِ مسلمان کی صفت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں (یعنی زبان سے کسی کو برا نکہے اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوئی باتیں چھوڑ دیوے ف ہجرت کے معنے چھوڑ دینا اور مہاجر اسی سے نکلا ہے یعنی وہ شخص جو اپنے وطن کو اللہ کی رضامندی کے لیے چھوڑ دیوے۔ مثلاً کفر کے ملک سے نکلکر اسلام کے ملک میں چلا آوے اس حدیث کا

مطلب یہہ کہ صرف وطن چھوڑنیسی مہاجر نہیں ہو سکتا جبتک گناہونکو نہ چہوڑے عن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلکم المسلم ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑہے اور ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرے نماز مین اور ہمارا کاٹا
ہوا جانور کہا لیوے وہ مسلمان ہے **حسن الاسلام** اچھا اسلام جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہو عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ کتب اللہ لہ کل حسنۃ
کان ازلفہا ومحیت عنہ کل سیئۃ کان ازلفہا ثم کان بعد ذلک القصاص الحسنۃ بعشرۃ امثالہا الی سبع مائۃ
ضعف والسیئۃ بمثلہا الا ان یتجاوز اللہ عزوجل عنہا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اچھی طرح مسلمان ہوتا ہے تو اللہ اوسکی ہر نیکی کو لکہہ لیتا ہے جو اوس نے کی تہی (اسلام سے
پہلے) اور ہر برائی اوسکی میٹ دیتا ہے جو اوس نے کی تہی پہر اسلام کے بعد سے نیا حساب یون ہوتا ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیان
سات سو نیکیون تک لکہی جاتی ہین اور ہر برائی کے بدلے ایک برائی لکہی جاتی ہے مگر جب اللہ اوس کو معاف کردیوے تو وہ
برائی بہی نہین لکہی جاتی **ای الاسلام افضل** بہتر اسلام کیا ہے عن ابی موسی قال قلت یا رسول اللہ ای الاسلام
افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ کونسا اسلام افضل
ہے آپنے فرمایا جسمین اور مسلمان بچین اوس کی زبان اور ہاتھ سے **ای الاسلام خیر** اچھا اسلام کیا ہے عن
عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرا
السلام علی من عرفت ومن لم تعرف ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچہا کونسا اسلام اچہا ہے آپنے فرمایا کہانا کہلانا (محتاجون کو اور دوستونکو) اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اوس
سے پہچان ہو یا نہو **علی کم بنی الاسلام** اسلام کے تہم کیا ہین عن ابن عمر ان رجلا قال لہ الا تغزو
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و
اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصیام رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے اون
سے کہا تم جہاد نہین کرتے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اسلام کے پانچ تہم ہین
جن پر اسلام کہڑا ہوا ہے (پہلی گواہی دینا اسبات کی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا اللہ کے - دوسری نماز پڑہنا -
تیسری زکوۃ دینا چوتہی حج کرنا پانچوین روزے رکہنا رمضان کے **البیعۃ علی الاسلام** اسلام کے اوپر بیعت کرنا
عن عبادۃ بن الصامت قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا
باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا - قرا علیہم الایۃ فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک
شیئا فستر اللہ عزوجل علیہ فہو الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء غفرلہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مجلس میں آپ نے فرمایا بیعت کرتے ہو مجھ سے اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کرو نہ چوری کرو نہ زنا کرو پھر یہ آیت پڑھی جو شخص تم میں سے پورا کرے اپنے اقرار کو (یعنی یہ کام نہ کرے) تو اس کا
ثواب اللہ کے پاس ملیگا اور جس سے ایسا کوئی کام ہو جاوے پھر اللہ دنیا میں اوس کو چھپا دیوے تو آخرت میں وہ اللہ کے
مرضی پر ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے اور چاہے بخشدیوے

محلے ما يقاتل الناس عليه کس بات پر لوگوں سے لڑنا چاہیے

عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله فاذا شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واستقبلوا
قبلتنا واكلوا ذبيحتنا وصلوا صلوتنا فقد حرمت علينا دماؤهم واموالهم الا بحقها لهم ما للمسلمين
وعليهم ما عليهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا
یہانتک کہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور حضرت محمد رسول اللہ اوسکے بھیجے ہوئے ہیں جب وہ یہ
گواہی دیں اور ہماری قبلے کیطرف منہ کریں (نماز میں) اور ہمارا کاٹا ہوا جانور کھاویں اور ہماری جیسی نماز پڑھیں تو اون کی
جان اور مال ہم پر حرام ہوگئی مگر کسی حق کے بدلے (یعنی وہ کسی کی جان لیں یا مال لیں تو اون کی بھی جان اور مال لیں)
اور جو مسلمانوں کا حق ہے وہ اونکا بھی ہے اور جو مسلمانوں پر حق ہے وہ اون پر بھی ہے **ف** یعنی نفع اور نقصان میں سب
میں وہ مسلمانوں کے مثل ہونگے

ذکر شعب الايمان ایمان کی شاخوں کا بیان

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الايمان بضع وسبعون شعبة والحياء شعبة من الايمان ترجمہ ابوہریرہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر کئی شاخیں ہیں اور حیا شرم بھی ایک شاخ ہے **ف**
کیونکہ حیا اور شرم بھی انسان کو برے کام کرنے سے روکتی ہے جتنے حکیم ہیں سب حیا کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ ایک عمدہ صفت ہے
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايمان بضع وسبعون شعبة افضلها لا اله الا
الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر کئی شاخیں ہیں سب سے افضل تو لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم راہ سے تکلیف
دینی والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) کو ہٹانا ہے اور شرم بھی ایمان کی ایک شاخ ہے عن ابي هريرة عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال الحياء شعبة من الايمان ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
شرم ایمان کی ایک شاخ ہے

تفاضل اهل الايمان ایمان والوں کا ایک دوسرے پر بڑھنا

عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملاء عمار ايمانا الى مشاشه ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ میں سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار نے ایمان بھر لیا ہے ہڈیوں تک (یعنی ہر رگ و پے میں ان
کی ایمان سما گیا ہے) عن طارق بن شهاب قال قال ابو سعيد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من

رَأَی مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہِ فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہِ فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہِ وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الْإِیْمَانِ ترجمہ
ابو سعید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے اوسکو
اپنے ہاتھ سے دور کرے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ کم سے کم ایمان ہے
ف یعنی اس دل سے بھی نفرت نہ کرے تو سمجھ لیوے کہ ذرہ بھی ایمان اوسکے دل میں باقی نہیں ہا عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَأٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَغَیَّرَہٗ بِیَدِہٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ
أَنْ یُّغَیِّرَہٗ بِیَدِہٖ فَغَیَّرَہٗ بِلِسَانِہٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ أَنْ یُّغَیِّرَہٗ بِلِسَانِہٖ فَغَیَّرَہٗ بِقَلْبِہٖ فَقَدْ بَرِئَ وَذٰلِکَ
أَضْعَفُ الْإِیْمَانِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم
میں سے بری بات دیکھے اوسکو اپنے ہاتھ سے دور کرے تو وہ بری ہوا اور جو اتنی طاقت نرکھے اور زبان سے اوسکو دور کرے وہ بھی
بری ہوا اور جو شخص اتنی طاقت نرکھے وہ دل سے برا جانے وہ بھی بری ہوا اور یہ کم درجہ ہے ایمان کا بَابُ زِیَادَۃِ الْإِیْمَانِ
ایمان کا گھٹنا بڑھنا ف ایمان کہتے ہیں دل سے یقین کرنیکو اور زبان سے اقرار کرنیکو اور ہاتھ پاؤن سے عمل کرنیکو اور یہی
مذہب ہے اہل سنت کا اسوجہ سے ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے اور مرجئہ کا قول یہ ہے کہ ایمان عبارت ہے صرف زبان کے اقرار سے
اور اعمال ایمان میں داخل نہیں ہے۔ اسوجہ سے اون کے نزدیک ایمان میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی ۔ اور بعض لوگون نے ایمان
کی معنی صرف دل سے یقین کرنا کہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یقین میں کمی بیشی نہیں ہوتی حالانکہ اگر غور سے دیکھیے تو یقین ایک صفت
نفسانی ہے جیسے خوشی اور رنج اور غصہ وغیرہ اور تمام صفات نفسانی میں کمی اور بیشی ہوتی ہے پھر یقین میں کیونکر نہ ہوگی بہت
آیتین اور حدیثین اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور یہی مذہب ہے تمام اہل سنت کا جیسے سفیان ثوری اور
مالک بن انس اور اوزاعی وغیرہم کا عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَۃُ أَحَدِکُمْ
فِی الْحَقِّ یَکُوْنُ لَہٗ فِی الدُّنْیَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَۃً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِرَبِّہِمْ فِیْ إِخْوَانِہِمُ الَّذِیْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا إِخْوَانُنَا کَانُوْا یُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَیَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَیَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَہُمُ النَّارَ قَالَ فَیَقُوْلُ اذْہَبُوْا
فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِّنْہُمْ قَالَ فَیَأْتُوْنَہُمْ فَیَعْرِفُوْنَہُمْ بِصُوَرِہِمْ فَمِنْہُمْ مَنْ أَخَذَتْہُ النَّارُ إِلٰی أَنْصَافِ سَاقَیْہِ
وَمِنْہُمْ مَنْ أَخَذَتْہُ إِلٰی کَعْبَیْہِ فَیُخْرِجُوْنَہُمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ وَیَقُوْلُ أَخْرِجُوْا مَنْ
کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ دِیْنَارٍ مِّنَ الْإِیْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ نِصْفِ دِیْنَارٍ حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ کَانَ فِیْ
قَلْبِہٖ وَزْنُ ذَرَّۃٍ قَالَ أَبُوْ سَعِیْدٍ فَمَنْ لَّمْ یُصَدِّقْ فَلْیَقْرَأْ ہٰذِہِ الْآیَۃَ إِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ أَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ إِلٰی عَظِیْمًا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ایک
جھگڑا دنیا میں کسی حق کے لیے اوس سے زیادہ نہیں ہے جو مسلمان جھگڑا کرین گے اپنے پروردگار سے اون بھائیون کے لیے جو جہنم میں
گئے ہوں گے یہ مسلمان کہینگے اے پروردگار ہمارے تو نے ہمارے اون بھائیون کو جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور

حج کرتے تھے آگ مین ڈالے یا پروردگار فرما دیگا اچھا جاؤ اور جنکو تم پہچانتے ہو نکالو وہ جہنم مین اون کے پاس آوینگے اور اون
کے منہ دوزخ مین دیکھکر پہچان لین گے اون مین سے بعضوں کو آگ نے پکڑا ہوگا پنڈلیون کے نصف تک اور بعضے کو ٹخنوں تک پھر وہ اون
کو نکال لینگے اور کہینگے اے پروردگار ہماری جنکو نکالنے کا تو نے ہم کو حکم کیا اون کو ہم نے نکالا پھر پروردگار فرماویگا اونکو
بھی نکالو جنکے دل مین ایک دینار برابر ایمان ہو پھر فرماوے گا اون کو بھی نکالو جنکے دل مین آدھی دینار برابر ایمان ہو یہان تک
کہ فرماویگا اونکو بھی نکالو جنکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو ابو سعید نے کہا جسکو یقین نہ ہو وہ آیت پڑھے ان اللہ لا یغفر
ان یشرک بہ اخیر تک جسکے معنی یہ ہین کہ اللہ شرک کو نہین بخشیگا اور اس سے کم گناہ ہون جسکو چاہیگا بخشدیگا عن

ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیہم
قمص منها ما یبلغ الثدی ومنها ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما
اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار
مین سوتا تھا کہ مین نے لوگون کو دیکھا مجھپر پیش کیے جاتے ہین اور وہ سب کرتے پہنے ہین کسی کا کرتہ چھاتی تک ہے کسی کا اس سے
نیچا ہے اور مین نے عمر کو دیکھا کہ وہ اپنی کرتے کو سمیٹ رہے ہین (اسقدر نیچا ہے) لوگون نے کہا یا رسول اللہ اوس کی تعبیر کیا
آپ نے فرمایا دین (یعنی عمر کا دین اور ایمان سب سے قوی ہے اس مین کسی عاقل کو شک نہ ہوگا بشرطیکہ تعصب نہ کرے کہ امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اسلام کو بیحد قوت اور شوکت حاصل ہوئی جو کسی خلیفہ سے نہین ہوئی) عن طارق بن شہاب قال جاء
رجل من الیہود الی عمر بن الخطاب فقال یا امیر المؤمنین آیة فی کتابکم تقرؤنها لو علینا معشر
الیہود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال ای آیة قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم المکان الذی نزلت فیه والیوم الذی نزلت فیه
نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرفات فی یوم الجمعة ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک
شخص یہودیون مین سے حضرت امیر المومنین عمرؓ کے پاس آیا اور بولا کہ ایک آیت ہے تمہاری قرآن مین جسکو تم پڑھتے ہو اگر ہم
یہودیون پر وہ آیت اوترتی تو جس روز اوترتی ہم اوس دن کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ بولا الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی آج کے دن پورا کر دیا مین نے دین تمہارا اور پورا کر دیا اپنی نعمت
کو تمپر اور پسند کیا مین نے تمہاری لیے اسلام کو دین کو۔ حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون اوس مقام کو جہان یہ آیت اوتری ہے
اور جس دن اوتری ہے یہ آیت اوتری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات مین جمعہ کے روز ف اس آیت سے بھی
معلوم ہوتا ہے کہ دین اور ایمان مین کمی اور بیشی ہوتی ہے ورنہ پورا کرنے کے کیا معنے ہون گے۔ حضرت عمر نے یہودی کو بتلایا
کہ ہماری قوم مین بھی وہ دن عید کا ہے اور نوین تاریخ ذی الحجہ کی عرفات پر بڑا اجتماع ہوتا ہے

علامات الایمان

ایمان کی نشانی کیا ہے عن انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اوسکو میری محبت اپنے اولاد اور ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ ہو عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من اهله وماله والناس اجمعین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن (ایماندار) نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنے گھر اور جائداد اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے ف یعنی دین کے کام میں کسی کی پرواہ نہ کرے اپنے دین بڑھانے کیواسطے اپنے دین اور مذہب کو قوت دینے کے لیے کیسا ہی نقصان ہو گوارا کرے جان جاوے مال جاوے گھربار لٹ جاوے حاکم ناراض ہو جاوے پر خدا اور رسول ﷺ کی خلاف نہ کرے اوسوقت اوسکو سچا مومن کہیں گے ورنہ نام کا مسلمان ہے عن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیده لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده ووالده ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم میں سے ایماندار نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے بھائی (یعنی دوسرے مسلمان) کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے ویسی ہی اور بھائی مسلمانوں کی بھی بھلائی چاہے اس سے زیادہ قومی ہمدردی کیا ہوگی اور کوئی کیا کہیگا عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفس محمد بیده لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه من الخیر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے لیے جتنی بھلائی چاہتا ہے اوتنا ہی اپنے بھائی مسلمان کے لیے چاہے عن زر قال قال علی انه لعهد النبی الامی صلی اللہ علیه وسلم الی انه لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق ترجمہ زر سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے بیان فرمایا تھا کہ تیری محبت نہیں کریگا مگر مومن اور تجھسے دشمنی نہیں کریگا مگر منافق (جو ظاہر میں مسلمان ہو پر دل میں ایمان کا نشان نہ ہو) ممکن نہیں کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور جن لوگوں سے آپ محبت رکھتے تھے اون سے دشمنی رکھے عن انس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال حب الانصار آیة الایمان وبغض الانصار آیة النفاق ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار (یعنی وہ لوگ جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور جنہوں نے آپ کی دل سے مدد کی جب آپ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں آئے تھے) سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور اون سے دشمنی رکھنا نفاق کی نشانی ہے

علامة المنافق منافق کی نشانی

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اربع من کن فیه کان منافقا او کانت فیه خصلة من الاربع کانت فیه خصلة من النفاق حتی یدعها اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر

یعنی جیسی اپنی بھلائی چاہتا ہے

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس شخص میں چاروں ہونگی وہ تو منافق ہے (ہرگز مومن نہیں) اور اگر ایک خصلت ہوگی تو وہ ایک خصلت نفاق کی ہے جبتک اوسکو چھوڑ نہ دے (مومن کامل نہ ہوگا) جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اقرار کرے توڑ ڈالے اور جب کسی سے لڑے تو گالیاں بکنے لگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو جب بات کرے جھوٹ۔ دوسری جب وعدہ کرے خلاف تیسری جب اوس کے پاس کوئی امانت رکھے تو اوس میں خیانت کرے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ ترجمہ حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد کیا کہ جو کوئی مومن ہوگا وہ تیری محبت رکھیگا اور جو کوئی تجھسے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَتْرُكَهَا ترجمہ ابووائل سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا تین خصلتیں ہوں گے وہ تو منافق ہے جب بات بولے تو جھوٹ جب امانت اوس کے پاس آوے تو خیانت کرے جب وعدہ کرے تو خلاف اور جسمیں ان میں سے ایک خصلت ہوگی تو وہ نفاق کی ایک خصلت اوس میں رہیگی یہاں تک اوسکو چھوڑ دے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے تو اوس کے اگلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر میں عبادت کرنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

الزكوٰة

زکوٰۃ کا ایمان میں داخل ہونا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ

صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ
مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا نجد والوں میں سے بال بکھرے ہوئے آواز میں اوس کی گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہ آتی تھی جو نزدیک آیا تب معلوم ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں رات اور دن میں وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھنا چاہے پھر آپ نے رمضان کے روزے اوسکو بتلائے وہ بولا اس کے سوا اور کوئی روزہ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے زکوٰۃ کو بیان کیا وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو صدقہ دینا چاہے نفل پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا تھا میں اس سے زیادہ نہ کروں گا نہ کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ بولتا ہے تو اس نے نجات پائی (عذاب سے)

اَلْجِهَادُ جہاد دکافروں سے لڑنا دین کے لیے) بھی ایمان میں داخل ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهِمَا كَانَ إِمَّا بِقَتْلٍ وَإِمَّا وَفَاةٍ أَوْ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ ضامن ہے اوس شخص کے لیے جو اوس کی راہ میں نکلے مگر نکلے ایمان کے خیال سے اور خدا کی راہ میں کوشش کرنے کے لیے (نہ مال وزر کے طمع سے) اس بات کا کہ اللہ اوس کو جنت میں لیجاوے گا جسطرح سے ہو خواہ وہ مارا جاوے یا مر جاوے اپنی موت سے یا پھر لاوے گا اپنے وطن کو جہاں سے نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت کا لیکر عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ قَالَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس شخص کا

اوس کی راہ مین نکلے مگر نکلے اسد کی راہ مین کوشش کرنے کے لیے اور اوسپر یقین کہکر اور اوس کے پیغمبر پر یقین کہکر اسد اوس کو
جنت مین لیجاویگا یا اوسکی ملک کو لوٹا لاویگا ثواب اور غنیمت دیکر **اداء الخمس** غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ خدا کے
لیے دینا **عن** ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ھذا الحی
من ربیعۃ ولسنا نصل الیک الا فی الشھر الحرام فمرنا بشیء ناخذہ عنک وندعو الیہ من وراءنا فقال
آمرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ ثم فسرھا لھم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول
اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا الی الخمس ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم
والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے لوگ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا
کہ ربیعہ کا یہہ قبیلہ ہے اور ہم آپ تک نہین آسکتے مگر حرام مہینے مین (یعنی رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم مین اسلیے کہ بیچ
مین مضر قبیلہ کے کفار تہے جو راہ مین لوٹتے اور ستاتے مگر ان حرام مہینون مین لوٹ پوٹ موقوف کرتے) تو آپ ہم کو حکم دیجیے
کسی بات کا جسپر ہم عمل کرین اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہین انکو بھی سناوین آپنے فرمایا مین تم کو حکم دیتا ہون چار باتونکا اور
منع کرتا ہون چار باتون سے جن چار باتونکا حکم دیتا ہون وہ یہ ہین ایمان لانا اسد پر پھر اوس کے تفسیر بیان کی ایک تو گواہی
دینا اسبات کی کوئی سچا معبود نہین سوا اسد کے اور مین اسد کا بہیجا ہون دوسری نماز پڑہنا تیسری زکوۃ دینا چوتہی جو
تم غنیمت کماؤ اوس مین سے پانچوان حصہ بہیجدو اور منع کرتا ہون مین تم کو کدو کے تونبی اور لاکہی برتنون اور رال لگے ہوئے برتنون
سے جسکو مقیر اور مزفت کہتے ہین فقط اور بعضے روایتون مین نقیر ہے وہ بھی ایک برتن ہے درخت کی جڑ کا ان باسنون کے استعمال
سے منع کیا اسلیے کہ لوگ ان مین شراب کہا کرتے تو اون مین نبیذ بنانے سے بھی منع کیا اب اختلاف ہے کہ یہ ممانعت باقی ہے
یا منسوخ ہوگئی جمہور علما کہتے ہین کہ یہ ممانعت اول اسلام مین آپنے احتیاطا کی تہی پھر جاتی رہی **شہود الجنائز** جنازہ پر
مین حاضر ہونا بھی ایمان مین داخل ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتبع جنازۃ مسلم
ایمانا واحتسابا فصلی علیہ ثم انتظر حتی یوضع فی قبرہ کان لہ قیراطان احدھما مثل جبل احد ومن صلی
علیہ ثم رجع کان لہ قیراط **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ
کے پیچھے جاوے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے پھر اوسپر نماز پڑہے بعد اوس کے ٹھیرا رہے یہانتک کہ وہ قبر مین رکہا جاوے اوسکو دو قیراط
ثواب کے ملینگے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص نماز پڑہ کر لوٹ آوے اوس کو ایک قیراط ثواب کا ملیگا **الحیاء**
شرم کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل یعظ اخاہ فی الحیاء فقال دعہ فان
الحیاء من الایمان **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو اپنے بہائی کو
نصیحت کر رہا تہا حیا کے باب مین (یعنی حیا سے منع کرتا تہا) آپنے فرمایا جانے دے حیا تو ایمان مین داخل ہے **الدین**
یسر دین آسان ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الدین یسر ولن

يُشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَيَسِّرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین آسان ہے اور جو کوئی دین میں سختی کریگا تو دین اوسپر غالب ہوگا (یعنی دین اوسکو تھکا دیگا اور عاجز کر دیگا) تو ٹھیک راہ پر چلو یا اگر ٹھیک راہ نہ ہو سکے تو اوس سے قریب ہو اور لوگون کو خوش رکھو اور اونکو آسانی دو اور مدد چاہو صبح اور شام اور کچھ رات مین چلنے سے **ف** یعنی جیسے مسافر اگر ساری دن ساری رات چلے تو تھک کر ماندہ ہو جاویگا اسی طرح جو کوئی رات دن عبادت کرے وہ بھی تھک جاویگا بلکہ احتمال ہے کہ دل مین نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل چھوٹ جاوے اس واسطے صبح اور شام اور رات کو عبادت کر لیا کرو مقصود نماز ہے فجر کی صبح سے اور شام سے ظہر اور عصر کی اور رات سے مغرب اور عشا کی یہ پانچ نمازین ہمیشہ پڑھنا بہتر ہین اس سے کہ چند روز تک ساری دن رات عبادت کرے پھر بالکل چھوڑ دیوے **اَحَبُّ** الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اللہ کو کیسا دین پسند ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے وہان ایک عورت تھی آپنے فرمایا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے جو رات کو سوتی نہین بیان کرنے لگین اوسکی عبادت کا حال آپنے فرمایا بس مت کرو اتنا کام کرو جتنی تم کو طاقت ہے قسم اللہ کی اللہ ثواب دینے سے نہین تھکیگا۔ بلکہ تم عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور آپکو وہ دین بہت پسند تھا جو ہمیشہ کیا جاوے (یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے ہو اور ہمیشہ نبھی چار روز کرنا پھر چھوڑ دینا اس سے کیا فائدہ ہے **اَلْفِرَارُ** بِالدِّيْنِ مِنَ الْفِتَنِ دین بچانے کے لیے فتنون سے بھاگنا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ مُسْلِمٍ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب بہتر مال مسلمان کا بکریان ہونگی جنکو لیکر وہ پہاڑون کی چوٹیون مین چلا جاوے گا اور پانی پڑنے کی جگہ مین ہے گا اپنی دین کو لیکر بھاگیگا فتنون سے **ف** یعنی شہرون اور بستیون مین ایسی گمراہی پھیلے گی کہ دین کا بچانا دشوار ہو جاویگا آخر جو دیندار ہوگا وہ جنگل مین جا کر رہیگا **مَثَلُ** الْمُنَافِقِ منافق کے مثال عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً لَا تَدْرِيْ اَيَّهَا تَتْبَعُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال ایسی ہے جیسی ایک بکری دو گلون کے بیچ مین آجاوے کبھی اس گلے مین جاتی ہے کبھی دوسرے گلے مین وہ نہین جانتی کسکے ساتھ ہو **ف** یہی حال منافق کا ہے کبھی مسلمانون مین ملتا ہے کبھی کافرون مین ایک طرف اوسکو قرار نہین **مَثَلُ** الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّمُنَافِقٍ مومن و منافق کے مثال جو قرآن پڑھتے ہون عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

النبي صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة طعمها طيب وريحها طيب و
مثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن كمثل التمرة طعمها طيب ولا ريح لها ومثل المنافق الذي يقرأ
القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة
طعمها مر ولا ريح لها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہو ایسی ہے جیسے ترنج اوسکا مزہ بھی بہتر ہے اور خوشبو بھی بہتر ہے اور مثال اوس
مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی ہے جیسے کھجور اوسکا مزہ عمدہ ہے لیکن اوس میں خوشبو نہیں اور مثال منافق
کی جو قرآن پڑھتا ہے جیسے دونا مروا اوسکی خوشبو عمدہ ہے لیکن مزہ کڑوا ہے اور مثال منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا
جیسی اندراین کا پھل مزہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں **ف** یعنی مومن قرآن خوان میں دو صفتیں ہیں ایک
باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا دوسری ظاہری جسکا اثر لوگوں کو پہونچتا ہے اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی
یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں اور جو مومن کہ قرآن خوان نہیں اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر
ایمان کا ظاہری اثر نہیں اور منافق قرآن خوان میں ظاہری اثر ہے مگر باطنی نہیں کہ اوسکا اعتقاد درست نہیں اور جو
منافق کہ قرآن خوان نہیں نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن **علامة المؤمن** مومن کی نشانی **عن** انس بن مالك
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے بھائی کے لیے وہ بات
چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے **آخر کتاب الایمان** تمام ہوئی کتاب ایمان کی

كتاب الزينة

کتاب آرائش کے بیان میں **من السنن الفطرة** پیدائشی سنتیں **عن** عائشة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال عشرة من الفطرة قص الشارب وقص الأظفار وغسل البراجم وإعفاء اللحية
والسواك والاستنشاق ونتف الإبط وحلق العانة وانتقاص الماء قال مصعب بن شيبة ونسيت
العاشرة إلا أن تكون المضمضة ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دس باتیں پیدائشی سنت ہیں (یعنی ہمیشہ سے چلی آتی ہیں پیغمبروں نے اسکا حکم کیا) مونچھیں کترنا۔ ناخون اوتارنا
پوروں اور جوڑوں کا دھونا (اس لیے کہ اکثر ان میں میل جمتا ہے) داڑھی کا چھوڑ دینا مسواک کرنا ناک میں پانی ڈالنا بغل کے بال نکالنا
زیر ناف کے بال مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ مصعب بن شیبہ نے کہا میں دسویں بات بھول گیا شاید کلی
کرنا ہو گا **عن** سليمان التيمي قال سمعت طلقا يذكر عشرة من الفطرة السواك وقص الشارب وتقليم
الأظفار وغسل البراجم وحلق العانة والاستنشاق وأنا شككت في المضمضة ترجمہ سلیمان تیمی سے
روایت ہے طلق دس باتیں بیان کرتے تھے قدیمی سنتیں مسواک کرنا۔ مونچھیں کترنا۔ ناخون اوتارنا۔ جوڑوں کا دھونا۔

زیر ناف کے بال مونڈنا ناک میں پانی ڈالنا اور مجھے شک ہے کلی کرنا بھی کہا عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ السِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَتَوْفِيرُ اللِّحْيَةِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ ترجمہ ابوبشر سے روایت ہے جسکا نام جعفر بن ایاس ہے انہوں نے سنا طلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے دس باتیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا اور مونچھیں کترانا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور داڑھی بڑھا کر چھوڑ دینا اور ناخن کترانا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور ختنہ کرنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور پاخانے کی جگہ کو دھونا۔ امام نسائی نے کہا سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ منکر الحدیث ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الضَّبْعِ وَتَقْلِيمُ الظُّفُرِ وَتَقْصِيرُ الشَّارِبِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سنتیں قدیمی ہیں ایک ختنہ کرنا دوسری زیر ناف کے بال مونڈنا تیسری بغل کے بال اکھیڑنا چوتھی ناخن کاٹنا۔ پانچویں مونچھیں کترانا۔ امام مالک نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا جیسے آگے آتی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخن کاٹنا دوسری مونچھیں کترانا۔ تیسری بغل کے بال لینا چوتھی زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا

إِحْفَاءُ الشَّارِبِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منڈاؤ یا کتراؤ مونچھوں کو اور چھوڑ دو داڑھیوں کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْفُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مونچھیں نہ لیوے (یعنی کتر ڈالے بلکہ ہونٹوں سے بڑھا دیوے) وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی مسلمانوں کی وضع پر نہیں ہے

الرُّخْصَةُ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ

سر منڈانے کی اجازت عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جسکا سر کچھ منڈا تھا کچھ نہیں منڈا تھا آپ نے اس سے منع کیا اور فرمایا سارا سر مونڈ دو یا سارے سر پر بال رکھو

النَّهْيُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

عورت کو سر منڈانے کی ممانعت عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے

النَّهْيُ عَنِ الْقَزَعِ

قزع کی ممانعت (قزع کہتے ہیں سر کے بال کچھ منڈانے کچھ رکھنے کو) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ ترجمہ عبداللہ

ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا مجھ کو اللہ نے قزع سے عن ابن عمر قال نھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القزع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے قزع
کہتے ہیں ابر کو جو پھٹا ہوا ہو جب سر کے بال کچھ منڈے ہوں کچھ نہ منڈے ہوں تو وہ مانند اس ابر کے ہوتا ہے **الاخذ من الشعر**
سر کے بال کترنا عن وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولی شعر فقال ذباب ذباب فظننت انہ
یعنینی فاخذت من شعری ثم اتیتہ فقال لی لم اعنک وھذا احسن ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے سر پر بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے میں سمجھا مجھے آپ کہتے ہیں میں نے
بال کتر ڈالے پھر آیا آپ نے فرمایا میں نے تجھے نہیں کہا تھا اور یہ اچھا ہے یعنی بال کترنا عن انس قال کان شعر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعرا رجلا لیس بالجعد ولا بالسبط بین اذنیہ وعاتقیہ ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بیچ بیچ کے تھے نہ بہت گھونگر نہ بہت سیدھے کانوں اور کاندھوں کے بیچ میں عن
حمید بن عبد الرحمن الحمیری قال لقیت رجلا صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما صحبہ ابو ھریرۃ
اربع سنین قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمتشط احدنا کل یوم ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے
روایت ہے میں ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں چار برس تک رہا تھا جیسے ابوہریرہ رہے تھے
وہ بولا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کنگھی کرنے سے ف یہ ممانعت تنزیہی ہے اور مقصود اس
سے یہ ہے کہ مسلمان کا یہ کام نہیں کہ عورتوں کی طرح ہر روز بناؤ سنگار میں مصروف رہے بلکہ مسلمان کے لیے جو کام ضروری
ہیں ان میں توجہ کرے **الترجل غبا** ایک دن آڑ کنگھی کرنا عن عبد اللہ بن مغفل قال نھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی
کرنے سے مگر ایک دن آڑ عن الحسن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الترجل الا غبا ترجمہ حسن سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کنگھی کرنے سے مگر ایک دن آڑ عن الحسن ومحمد قالا الترجل غب ترجمہ
حسن اور محمد نے کہا کنگھی ایک دن آڑ کرنا چاہیے عن عبد اللہ بن شقیق قال کان رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عاملا بمصر فاتاہ رجل من اصحابہ فاذا ھو شعث الراس مشعان قال مالی اراک
مشعانا وانت امیر قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا عن الارفاہ قلنا وما الارفاہ قال
الترجل کل یوم ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے مصر
میں عامل تھا یعنی حاکم تھا مصر کا اور اس کا ایک دوست اوس کے پاس آیا دیکھا تو وہ سر پریشان ہے بال اس کے بکھرے ہوئے
ہیں وہ بولا کیا وجہ ہے تمہارے بال پریشان ہیں اور تم امیر ہو اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے
ہم کو ارفاہ سے ہم نے کہا ارفاہ کیا ہے اوس نے کہا ہر روز کنگھی کرنا ف اسی قسم کی جو اور باتیں ہوں جن کی وجہ سے

جان عیش وعشرت کا عادی ہو جاوے۔ جو شخص رات دن عیش مین پڑجاتا ہی وہ سست اور کاہل ہو جاتا ہی کسی سے
پھر نہ دنیا کے کام ہوتے ہین نہ دین کے اسی لیے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ جفاکشی اور محنت کی عادت رکھے زمانہ یکسان نہین
جو قوم زیادہ عیش مین پڑجاتی ہی وہ رفتہ رفتہ خراب اور برباد ہو جاتی ہے اور محنتی اور جفاکش قوم اوسکو مغلوب کر دیتی
ہی اس لیے کہ محنتی قوم کے لوگ ہاتھ پانون سے جسمانی کام اور دماغ سے عقلی کامون مین ترقی کرتے جاتے ہین اور عیش مین
پڑی ہوئی قوم نہ ہاتھ پانون سے کام کرتے ہین نہ دماغ سی محنت لیکر علم حاصل کرتی ہی پھر وہ ضرور خراب ہوگی **التیامن**
فی الترجل کنگھی داہنی طرف سے کرنا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب التيامن
يأخذ بيمينه ويعطي بيمينه ويحب التيمن في جميع أموره **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنیکو لیتے تھے داہنی ہاتھ سے دیتے تھے داہنی ہاتھ سے ہر کام مین
داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے **اتخاذ الشعر** بال رکھنا سر پر **عن** البراء قال ما رأيت احدا احسن في
حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم وجمته تضرب منكبيه **ترجمہ** براء سے روایت ہی اونھون نے
کہا مین نے کسی کو خوبصورت زیادہ نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ سرخ جوڑا پہنے تھے اور بال آپکے
مونڈھون تک تھے **عن** انس قال كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى انصاف اذنيه **ترجمہ** انس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانون کے نصف تک تھے (یعنی کانون کی لو سے کچھ کم) **عن** البراء قال ما رأيت
رجلا احسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ورأيت له لمة تضرب قريبا من منكبيه
ترجمہ براء سے روایت ہی مین نے کسی شخص کو سرخ جوڑی مین اتنا اچھا نہین دیکھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے
دیکھا آپکے بال مونڈھون کے قریب تھے **عن** هبيرة بن يريم قال قال عبد الله بن مسعود على قراءة من تأمروني
ان اقرأ لقد قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم بضعا وسبعين سورة وان زيدا لصاحب
ذؤابتين يلعب مع الصبيان **ترجمہ** ہبیرہ بن یریم سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے کہا تم کس کی قراءت پر مجھے
کہتے ہو قرآن پڑھنے کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر پر کئی سورتین پڑھ چکا تھا جب زید بن حارثہ کے سر پر
دو چوٹیان تھین اور لڑکون کے ساتھ کھیلتے تھے (یعنی یہ حضرت جا کے تبی اوس وقت بچے تھے مطلب یہ ہی کہ مین سب سے
آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین ہون) **عن** ابي وائل قال خطبنا ابن مسعود فقال كيف تأمروني
اقرأ على قراءة زيد بن ثابت بعد ما قرأت من في رسول الله صلى الله عليه وسلم بضعا وسبعين سورة
وان زيدا مع الغلمان له ذؤابتان **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا اور کہا تم
مجھے حکم کرتے ہو زید بن ثابت کی قراءت پر قرآن پڑھنے کا بعد اس بات کے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کچھ
ستر پر کئی سورتین اوس وقت زید لڑکون کے ساتھ رہتے تھے اون کے سر پر دو چوٹیان تھین **عن** زياد بن حصين عن ابيه

قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ اُدْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ذُؤَابَتِهِ ثُمَّ أَجْرَى يَدَهُ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ ترجمہ زیاد بن الحصین سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے علی میرے پاس آؤ نزدیک گئے اپنے ان کے بالوں کی لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ کا نام لیا اور دعا کی ان کے لیے

طویل الجمۃ بالوں کو لمبا کرنا عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي جُمَّةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهٰذَا أَحْسَنُ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے میں سمجھا مجھ کو کہتے ہیں میں گیا اور سر کے بال کتر ڈالے آپ نے فرمایا میں نے تجھے نہیں کہا تھا لیکن یہ اچھا کیا تو نے ۔

عقد اللحیۃ داڑھی کو موڑ موڑ کر چھوٹا کرنا عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيءٌ مِنْهُ ترجمہ رویفع بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے رویفع شاید تیری زندگی بہت دنوں تک ہو میرے بعد تو لوگوں سے کہہ دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں گرہیں دیں (یعنی اسکو موڑا اور گھونگر کیا چھوٹا کرنے کے لیے) یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالا (تاکہ اسکو نظر نہ لگے) یا استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد اوس سے بیزار ہیں

النہی عن نتف الشیب سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سفید بال اکھیڑنے سے

الاذن بالخضاب خضاب کرنے کی اجازت عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری خضاب نہیں کرتے تو تم ان کے خلاف کرو (اسلیے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کافروں کا خلاف کرنا بہتر ہے مسلمان کو ہمیشہ اس قاعدہ سے عمل کرنا چاہیے کہ جو بات بہتر اور حکمت کے موافق ہو اوسکو اختیار کرے اگر وہ کافروں کے خلاف ہو تو اور بہتر ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبِغُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رنگ بدلو بڑھاپے کا یعنی خضاب کرو اور مت مشابہت کرو یہود کی وہ خضاب نہیں کرتے عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ ترجمہ زبیر سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ امام نسائی نے کہا دونوں روایتیں

محفوظ نہیں ہیں

اَلنَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ کالا خضاب کرنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ

يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں ایک قوم ہوگی جو کالا خضاب کریں گے کبوتروں کے پوٹوں کی طرح نہیں سونگھیں

گے جنت کی خوشبو تک عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ ترجمہ جابر سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو

ابو قحافہ کو لیکر آئے (جو حضرت ابوبکر صدیق کے باپ تھے نام اونکا عثمان بن عامر تھا) اونکا سر اور داڑھی دونوں ثغامہ

(ایک گھانس ہے جسکی پھول اور پھول سب سفید ہوتے ہیں) کے مانند تھی سفیدی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس

رنگ کو بدلو کسی اور رنگ سے لیکن سیاہی سے پرہیز کرو

اَلْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ مہندی اور وسمی کا خضاب

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ لَلْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ ابو ذر سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

ف گر ان دونو کے ملانے سے رنگ کالا ہو جاتا ہے اور وہ منع ہے تو جدا جدا استعمال کرنا چاہیے عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ لَلْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ لَلْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ لَلْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ لَلْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں اور میرا باپ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

آئے آپ اپنی داڑھی میں مہندی لگائی تھی عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ

لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے اپنی داڑھی میں زردی

لگائی تھی

اَلْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ زردی سے خضاب کرنیکا بیان

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ

لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوقِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ

كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوق سے

خلوق ایک خوشبو ہی جو مرکب ہی کئی چیزون سے اوسمین ورس ہوتی ہی اور زعفران بہی امین نے کہا ابن عبدالرحمن بہی اپنی داڑہی زرد کرتے ہو خلوق سے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اپنی داڑہی زرد کرتے تہے اوس سے اور کوئی رنگ آپکو اس سے زیادہ پسند نہ تہا آپ اپنے سب کپڑے اوس مین رنگتے یہانتک کہ عمامہ بہی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ ٹہیک ہی پہلی روایت سی عَنْ اَنَسٍ سَأَلَهُ قَتَادَةُ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا فِي صُدْغَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہی قتادہ نے اون سی پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تہا اونہون نے کہا نہین خضاب کی حاجت نہ تہی آپ کے بالون مین کچہ سفیدی تہی کنپٹیون کی طرف ف اور باقی سب سیاہ تہے اسلیے آپکو خضاب کی حاجت نہ تہی اس روایت سی معلوم ہوا کہ آپنے خضاب ہمیشہ نہین کیا بلکہ کبہی کبہی کیا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيرًا وَفِي الرَّأْسِ يَسِيرًا ترجمہ انس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہین کرتے تہے آپ کے سفیدی تہوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالون مین تہی اور تہوڑی کنپٹیون کیطرف اور تہوڑی سے سر مین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَعْلِيقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحِلِّهِ وَاِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تہے دس باتون کو۔ ایک زردی لگانا یعنی خلوق دوسرے بڑہاپے کا رنگ بدلنا تیسری ازار لٹکانا (ٹخنون کے نیچے) چوتہی سونے کی انگوٹہی پہننا پانچوین چوسر کہیلنا یا شطرنج چہٹی بیموقع خوبصورتی بتلانا (یعنی عورت کو غیر مردون کے سامنے) ساتوین منتر پڑہنا سوا معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے) آٹہوین تعویذون کا لٹکانا نوین نطفے کو بے موقع بہانا (جیسے ہاتہ سی جلق لگانا یا اور کسیطرح) دسوین لڑکے کو بگاڑنا (یعنی اوسکو ضعیف اور ناتوان کر دینا اسطرح کہ اوس کی ماں جو دودہ پلاتی ہو اوس سے جماع کرنا) مگر حرام نہین کرتے تہے ان باتون کو ف یعنی ان باتونکو برا جانتے تہے لیکن حرام نہین فرمایا بعضون نے کہا کہ مراد خیر بات ہی کیونکہ بعضی باتین ان مین حرام ہین جیسے سونے کی انگوٹہی پہننا اور بعضون نے کہا کہ مراد سب باتین ہین اون مین سے کوئی حرام نہین مگر مکروہ ہین

اَلْخِضَابُ لِلنِّسَاءِ عورتون کو رنگ کرنا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِي اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَأْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سی روایت ہی ایک عورت نے اپنا ہاتہ لنبا کیا رسول اللہ کی طرف ایک کتاب دینے کو اپنا ہاتہ کہینچ لیا وہ بولی یا رسول اللہ مین نے آپ کو کتاب دی اور آپنے نہ لی آپ نے فرمایا مجہے معلوم نہین ہوا کہ

عورت کا ہاتھ ہے یا مرد کا و دبولی عورت کا ہاتھ ہے آپنے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو بیشک اپنے ناخونوں کو مہندی سے رنگ لیتی

ریح الحناء مہندی کی بو ناپسند ہونا عن عائشة ان امرأة سألتها عن الخضاب بالحناء فقالت لا بأس به ولكن اكره

هذا لان حبي صلى الله عليه وسلم كان يكره ريحه تعني النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا

سے ایک عورت نے پوچھا کہ مہندی کا رنگ کیسا ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں مگر میں اسکو برا جانتی ہوں اسلیے کہ میرے

پیارے اوسکی بو سے نفرت کرتے تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **النتف** سفید بال اوکھیڑنا عن ابي الحصين

الهيثم بن شفي وقال ابو الاسود شفي انه سمعه يقول خرجت انا وصاحب لي يسمى ابا عامر رجل من المعافر

لنصلي بايلياء وكان قاصهم رجلا من الازد يقال له ابو ريحانة من الصحابة قال ابو الحصين فسبقني

صاحبي الى المسجد ثم ادركته فجلست الى جنبه فقال هل ادركت قصص ابي ريحانة فقلت لا فقال سمعته

يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مكامعة الرجل الرجل بغير

شعار وعن مكامعة المرأة المرأة بغير شعار وان يجعل الرجل اسفل ثيابه حريرا مثل الاعاجم او يجعل

على منكبيه حريرا مثل الاعاجم وعن النهبى وعن ركوب النمور ولبوس الخاتم الا لذي سلطان ترجمہ

ابو الحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے میں اور میرا ایک ساتھی جسکا نام ابو عامر تھا قبیلہ معافر سے نکلے بیت المقدس میں نماز پڑھنے

کے لیے اور ہمارے واعظ ایک شخص تھے ازد کے داز وایک قبیلہ ہے جسکا نام ابو ریحانہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی

مسجد میں گیا پھر میں پہنچا اور اوس کے پاس بیٹھا وہ بولا تم نے ابو ریحانہ کا وعظ نہیں سنا میں نے کہا نہیں وہ بولا میں نے

سنا کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے ایک دانتوں کا باریک کرنا ریگ کر **ف** یہ بڑھیا عورتیں کرتی ہیں تاکہ

جوان معلوم ہوں (زہر الربی) **ت** دوسری گودنا تیسری بال اوکھیڑنا دیسے سفید بال چوتھی ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ

ننگے ہوکر ایک کپڑے میں سونا پانچویں عورت کا عورت کے ساتھ اسی طرح سونا چھٹی کپڑوں کے نیچے ریشم لگانا عجمیوں کی طرح ساتویں مونڈھوں پر ریشم

لگانا عجمیوں کی طرح آٹھویں لوٹنا نویں چیتوں کی کھال پر سواری کرنا یعنی اوس کا زین بنا کر دسویں انگوٹھی پہننا مگر جو حکومت رکھتا ہو

ف اوسکو ضرورت کی لیے درست ہے کیونکہ مہر کرنیکی ہر وقت حاجت پڑتی ہے حلیمی نے کہا انگوٹھی کا پہننا صرف زینت کے

لیے منع ہے بیہقی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے ابن القطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا اور کہا ہیثم بن شفی کا حال معلوم نہیں لیکن

ابن المواق نے کہا وہ مشہور ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات میں لکھا اور ابن حجر نے کہا اس کے استاد میں ایک شخص مبہم ہے یعنی جس

سے ہیثم نے سنا تو حدیث صحیح نہ ہوئی (زہر الربی) **وصل الشعر بالخرق** بالوں کو جوڑنا عن معاوية

قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الزور ترجمہ معاویہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا

بالوں کو جوڑنے سے (یعنی اور بال لیکر اوسکا جوڑا بنا کر اپنے بالوں میں شریک کرنا) عن سعيد بن المسيب قال رأيت معاوية

بن ابي سفيان على المنبر ومعه في يده كبة من كبب النساء من شعر فقال ما بال المسلمات يصنعن

مِثْلَ هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِيْ رَاْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ
زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ ترجمہ سعید مقبری سے روایت ہے میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو دیکھا منبر پر اون کے ہاتھ میں عورتوں کا ایک
جوڑا تھا بالوں کا اونھوں نے کہا کیا حال ہے مسلمان عورتوں کا ایسا کام کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اپنے سر میں بال زیادہ کرے وہ ایک فریب کرتی ہے الواصلۃ جو عورت بالوں کو جوڑے
عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر اور جسکے بال جوڑے جاویں المستوصلۃ
جسکے بال جوڑے جاویں عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ
وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنیوالی پر اور جسکے بال
جوڑے جاویں اور گودنے والی پر اور جسکا گودا جاوے عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ حضرت عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ
امْرَأَةً اَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ اَيَصْلُحُ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِيْ فَقَالَ لَا فَقَالَتْ اَشَيْءٌ
سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تَجِدُهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاَجِدُهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے ایک عورت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئی اور
کہنے لگی میرے سر پر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑوں اونھوں نے کہا نہیں عورت نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ کی کتاب میں ہے اونھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ کی کتاب میں
بھی ایسا ہے پاتا ہوں۔ پھر بیان کیا حدیث تک المتنمصات جو عورتیں منہ کے روئیں اوکھیڑیں خوبصورتی
کے لیے جیسے اکثر ایران کی عورتیں کرتی ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَ
الْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنا گودنیوالی پر اور جسکا گودا جاوے اور بال اوکھیڑنیوالی پر پیشانی کے یا منہ کے
اور جو دانتوں کے بیچ سے کھولیں خوبصورتی کے لیے اللہ کی پیدایش بدلنے والیاں عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے اور گودوانے سے اور جوڑنے سے اور جڑوانے سے بالوں کے اور
اوکھیڑنے اور اوکھڑوانے سے بالوں کے

الموتشمات گودوانیوالیوں کا بیان وذکر اختلاف علی عبد اللہ بن
مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِيْ هٰذَا اور راویوں کا اختلاف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اٰكِلُ الرِّبَا وَمُوْكِلُهٗ وَكَاتِبُهٗ اِذَا عَلِمُوْا ذٰلِكَ

وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِی الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا سود کہانے والا اور کہلانے والا اور سود کا حساب لکہنیوالا جب وہ جانتے ہوں کہ سود لینا حرام ہے اور گودنے والی اور گدانیوالی خوبصورتی کے لیے اور صدقہ کو روکنے والا اور جو بعد ہجرت کے اسلام سے پھر جاوے۔ ان سب لوگوں پر لعنت ہے حضرت محمد کی زبان سے قیامت تک

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے والے اور کھلانے والے پر اور سود کے لکہنیوالے پر اور صدقے کو روکنے والے پر اور آپ منع کرتے تہے چلاکر رونے سے مردے پر

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے والے پر اور سود کہلانیوالے پر اور سود کے گواہ پر اور لکہنیوالے پر اور گودنے والی اور گودانے والی پر ایک شخص نے کہا اگر بیماری کے لیے ہو آپنے فرمایا تو خیر اور حلالہ کرنے والی پر اور جسکے لیے حلالہ کیا جاوے اور صدقہ روکنے والے پر اور آپ منع کرتے تہے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں کی

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اسمین حلالے اور صدقے کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت عمر پاس ایک عورت لائی گئی جو گودا کرتی تہی انہوں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس باب میں) میں اوٹہا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے سنا ہے انہوں نے کہا کیا سنا ہے میں نے کہا آپ فرماتے تہے نہ گودو نہ گدا او **اَلْمُتَفَلِّجَاتُ** دانتوں کو کشادہ کرنیوالیاں **ف** تاکہ خوبصورت معلوم ہوں یا باریک کرنیوالیاں رگڑ کر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت کرتے تہے بال اوکہیڑنیوالیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنیوالیوں پر اور گودنا گدانے والیوں پر جو بدلتی ہیں اللہ جل جلالہ کی خلقت کو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ اوپر گزرا **مَشْرُوْدُ الْوَشْرِ** دانتون کو
رگڑکر باریک کرنا حرام ہے عَنْ اَبِی الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ اَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ
خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا فَاَخْبَرَنِي صَاحِبِي اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ ترجمہ ابوالحصین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابوریحانہ کے ساتھ رہتے اور ان سے
نیک باتین سیکھتے ایک روز ابوالحصین نے کہا میرا ساتھی ابوریحانہ کے پاس تہا اوس نے بیان کیا ابوریحانہ سے سنا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا دانتون کو باریک کرنا رگڑ کر اور گودنے کو اور بال اوکہیڑنے کو عَنْ اَبِی رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ عَنْ اَبِی رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ ترجمہ دونون روایتون کا۔ ابوریحانہ نے کہا ہم کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع کیا دانتون کو رگڑ کر برابر کرنے سے اور گودنے سے **اَلْكُحْلُ** سرمہ لگانے کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدَ اِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے (جو ایک پتھر ہوتا ہے) وہ روشن
کرتا ہے نگاہ کو اور اوگاتا ہے پلکونکو۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد مین ابوعبدالرحمن عبداللہ بن عثمان بن
خثیم ہے جسکی حدیث ضعیف ہے **اَلدُّهْنُ** تیل لگانے کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ وَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالونکی سفیدی اوہنون نے کہا جب آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہین ہوتی اور
جب تیل نہ لگاتے تو معلوم ہوتی **اَلزَّعْفَرَانُ** زعفران کا رنگ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ ترجمہ عبداللہ بن
عمر اپنے کپڑونکو زعفران مین رنگتے لوگون نے کہا یہ کیا اوہنون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنگتے تھے **اَلْعَنْبَرُ**
عنبر لگانے کا بیان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ
قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تہے اوہنون نے کہا ہان مردانہ خوشبو مشک اور عنبر **اَلْفَصْلُ بَيْنَ طِيبِ
الرِّجَالِ وَطِيبِ النِّسَاءِ** مردون اور عورتون کی خوشبو مین فرق عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی خوشبو وہ ہے جسکی بو معلوم ہو لیکن رنگ نہ ہو اور عورتون کی
خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو لیکن بو نہ ہو پہلے عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيبُ

الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه ترجمہ ویسا ہی جو اوپر گزرا

اطیب الطیب سب سے بہتر خوشبو کیا ہے

عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امرأة من بني اسرائيل اتخذت خاتما من ذهب وحشته مسكا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اطيب الطيب ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک عورت نے ایک انگوٹھی بنائی سونے کی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے

الزعفران والخلوق زعفران لگانا اور خلوق لگانا

خلوق ایک خوشبو ہے مرکب جس میں زعفران وغیرہ کئی چیزیں پڑتی ہیں عن ابي هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم وبه ردع من خلوق فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اذهب فانهكه ثم اتاه فقال اذهب فانهكه ثم اتاه فقال اذهب فانهكه ثم لا تعد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خوشبو لگائے ہوئے (یعنی خلوق) آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال پھر آیا پھر آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال پھر آیا پھر آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال پھر نہ لگا عن يعلى بن مرة انه مر على النبي صلى الله عليه وسلم وهو متخلق فقال له هل لك امرأة قلت لا قال فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نکلے اور خلوق لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تیری عورت ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دھو اور پھر نہ لگا ف اس حدیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت ہوتی اس لئے کہ یہ جو بی بی نہ رکھتا ہو وہ بی بی والے کے بھی منع ہے لیکن بعض حدیثوں سے جواز ثابت ہوتا ہے بعضوں نے کہا جواز کی حدیثیں منسوخ ہیں لیکن یہ دعویٰ بے دلیل ہے عن يعلى بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصر رجلا متخلقا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ولا تعد ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جا دھو دھو ڈال پھر نہ لگا عن يعلى بن مرة الثقفي قال ابصرني رسول الله صلى الله عليه وسلم وبي ردع من خلوق قال يا يعلى لك امرأة قلت لا قال اغسله ثم لا تعد ثم اغسله ثم لا تعد ثم اغسله ثم لا تعد قال فغسلته ثم لم اعد ثم غسلته ثم لم اعد ثم غسلته ثم لم اعد ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور میرے بدن پر دھبا تھا خلوق کا آپ نے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دھو اس کو پھر نہ لگا پھر دھو اس کو پھر نہ لگا پھر دھو اس کو پھر نہ لگا یعلی نے کہا میں نے دھویا پھر نہ لگایا پھر دھویا پھر نہ لگایا پھر دھویا پھر نہ لگایا عن يعلى قال مررت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا متخلق فقال اي يعلى هل لك امرأة قلت لا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد قال فذهبت فغسلته ثم غسلته ثم غسلته ثم لم اعد ترجمہ یعلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرا اور خوشبو لگائی تھی آپ نے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جا دھو پھر دھو پھر نہ لگا یعلی نے کہا میں گیا اور دھویا

پھر دھویا پھر دھویا پھر نہ لگایا مَا یُکْرَہُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّیْبِ عورتوں کو کون سے خوشبو لگانا منع ہے عَنِ الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِیَجِدُوْا مِنْ رِیْحِہَا فَہِیَ
زَانِیَۃٌ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت عطر لگاوے پھر جاوے لوگوں پر
ایسی کہ وہ اسکی خوشبو سونگھیں تو وہ چھنال ہے اِغْتِسَالُ الْمَرْاَۃِ مِنَ الطِّیْبِ عورت کو خوشبو دفع کرنا ہے اگر تمام
بدن میں ہو یا دھو کر اگر کسی ایک جگہ میں ہو عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَتِ
الْمَرْاَۃُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّیْبِ کَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت مسجد کو جانے لگے (اور اسکی خوشبو لگی ہو) تو غسل کر ڈالے خوشبو سے جیسے غسل کرتی ہے
جنابت سے اَلنَّہْیُ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَشْہَدَ الصَّلٰوۃَ اِذَا اَصَابَتْ مِنَ الْبَخُوْرِ جب عورت خوشبو لگائے ہو تو جماعت میں
نہ آوے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْہَدْ
مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائی
ہو وہ ہماری ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدٰکُنَّ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تھیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کوئی عورت عشا کی جماعت میں آنا چاہے تو خوشبو لگاوے عَنْ
زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا
عَنْ زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّۃِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِیْبًا
عَنْ زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّۃِ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہَا اَنْ لَّا تَمَسَّ الطِّیْبَ اِذَا
خَرَجَتْ اِلَی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ ترجمہ زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ خوشبو نہ لگاوے جب عشا کی نماز کو نکلو
عَنْ زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَۃُ اِلَی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ
فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا عَنْ زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّۃِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدٰکُنَّ
الصَّلٰوۃَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّۃِ
غَیْرَ مُطَرَّاۃٍ وَبِکَافُوْرٍ یَطْرَحُہٗ مَعَ الْاَلُوَّۃِ ثُمَّ قَالَ ہٰکَذَا کَانَ یَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جب خوشبو لگاتے تو دھواں لیتی عود کا اوس میں اور کوئی خوشبو ملاتے
اور کبھی کافور عود کے ساتھ ملا لیتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی اَلْکَرَاہِیَۃُ
لِلنِّسَاءِ فِیْ اِظْہَارِ الْحُلِیِّ وَالذَّہَبِ عورتوں کو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْنَعُ اَہْلَہُ الْحِلْیَۃَ وَالْحَرِیْرَ وَیَقُوْلُ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْیَۃَ الْجَنَّۃِ وَ

(یعنی حضرت علی رض) نے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہ ہار فاطمہ زہرا کے ہاتھ مین تھا آپ نے فرمایا اے
فاطمہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ لوگ کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ مین ایک زنجیر ہے آگ کی پھر آپ
چلے گئے اور بیٹھے نہین فاطمہ نے وہ زنجیر یا ہار بیچدی اور اوسکو بیچکر ایک غلام خریدا پھر اوس کو آزاد کر دیا رسول اللہ
کو اسکی خبر پہونچی آپ نے فرمایا شکر ہے خدا کا جسنے فاطمہ کو نجات دی جہنم کے آگ سے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ أَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ فَذَكَرَ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے
ہبیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوسکے ہاتھ مین موٹی موٹی انگوٹھیان تہین پھر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر
گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ
قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ
تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهُ
بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيرٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک عورت
آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے پاس دو کنگن ہین سونے کے آپ نے فرمایا دو کنگن ہین آگ کے وہ بولی یا رسول اللہ ایک
طوق ہے سونے کا آپ نے فرمایا طوق ہے آگ کا وہ بولی یا رسول اللہ دو بالیان ہین سونے کے آپ نے فرمایا دو بالیان ہین آگ کے راوی
نے کہا اوس عورت پاس دو کنگن تھے سونے کے اونکو اتار کر پہینک دیے اور بولی یا رسول اللہ اگر عورت اپنا بناؤ سنگار نہ کرے خاوند
کے سامنے تو بھاری ہو جاتی ہے اوسپر آپ نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی یہ نہین کر سکتی کہ دو بالیان چاندی کی بنا دے پھر اوسکو
کر لیوے زعفران یا عبیر سے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا لَوْ نَزَعْتِ هَذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ
ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا اون کو پاس پہنے ہوئے سونے کی کنگن تو فرمایا مین تجہکو بتلاتا ہون اس سے بہتر تو اوسکو اوتار ڈال اور چاندی کی زیب
بنا لے پھر اوسکو زعفران سے رنگ لے یہ بہتر ہے امام نسائی نے کہا یہ حدیث محفوظ نہین ہے تَحْرِيمُ الذَّهَبِ عَلَى
الرِّجَالِ مردون پر سونا حرام ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ
فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ترجمہ حضرت علی رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنی داہنی ہاتھ میں اور سونا لیا بائین ہاتھ مین پھر فرمایا یہ دونون حرام
مین میری امت کے مردون پر عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ
فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذھبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ھذین حرام علی
ذکور امتی عن علی یقول اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھبا بیمینہ وحریرا بشمالہ فقال
ھذا حرام علی ذکور امتی ترجمہ یہی جو اوپر گزرا عن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احل
الذھب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورھا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حلال ہے سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کو اور حرام ہے مردوں کو عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر یعنی والذھب الا مقطعا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع کیا ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کر کے (یعنی کوفت کے کام یا چاندی کے
کھوٹ کے) عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا مقطعا وعن رکوب المیاثر
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کر کے اور سرخ زینوں پر چڑھنے
سے عن ابی شیخ انہ سمع معاویۃ وعندہ جمع من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال اتعلمون ان نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا مقطعا قالوا اللھم نعم ترجمہ ابوشیخ سے روایت ہے اوس نے سنا معاویہ سے ان
کے پاس کئی اصحاب بیٹھے تھے معاویہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے
مگر ریزہ ریزہ کر کے اونہوں نے کہا ہاں عن ابی شیخ قال بینا نحن مع معاویۃ فی بعض حجاتہ اذ جمع رھطا
من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم الستم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس
الذھب الا مقطعا قالوا اللھم نعم ترجمہ ابوالشیخ سے روایت ہے ہم معاویہ کے ساتھ تھے ایک حج میں انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو اکٹھا کیا اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے
مگر ریزہ ریزہ کر کے اونھوں نے کہا ہاں یا اللہ عن ابی حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال لھم انشدکم اللہ انھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذھب
قالوا نعم قال وانا اشھد ترجمہ ابوحمان سے روایت ہے معاویہ نے جس سال حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ
کو جمع کیا مکے میں کعبے کے اندر پھر اون سے کہا میں تمکو قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے
اونھوں نے کہا ہاں معاویہ نے کہا میں بھی گواہ ہوں اسکا عن حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا
من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال لھم انشدکم باللہ ھل نھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن لبوس الذھب قالوا نعم قال وانا اشھد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا
من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن الذھب
قالوا نعم قال وانا اشھد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم

بالله الم تسمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الذهب قالوا اللهم نعم قال وانا اشهد عن ابن حسان
قال حج معاوية فدعا نفرا من الانصار في الكعبة فقال الم تسمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى
عن الذهب قالوا نعم قال وانا اشهد عن حطان قال حج معاوية فدعا نفرا من الانصار في الكعبة فقال
انشدكم بالله الم تسمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن الذهب قالوا اللهم نعم قال وانا اشهد
ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عن ابی شیخ الهنائی قال سمعت معاوية وحوله ناس من المهاجرين
والانصار فقال لهم اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لبس الحرير قالوا اللهم نعم قال ونهى
عن لبس الذهب الا مقطعا ترجمہ ابو الشیخ ہنائی سے روایت ہے میں نے سنا معاویہ سے اور ان کے گرد کئی آدمی بیٹھے تھے
مہاجرین اور انصار میں سے انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ریشمی کپڑا پہننے سے انہوں نے
کہا اور منع کیا سونے کے پہننے سے مگر اوسکو ریزہ ریزہ کر کے عن ابی الشیخ قال سمعت ابن عمر قال نهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن لبس الذهب الا مقطعا ترجمہ ابو الشیخ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کر کے من اصيب انفه هل يتخذ انفا من ذهب
جس شخص کی ناک کٹ گئی ہو وہ سونے کی ناک بنا لیوے عن عرفجة بن سعد انه اصيب انفه يوم الكلاب
في الجاهلية فاتخذ انفا من ورق فانتن عليه فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يتخذ انفا من
ذهب ترجمہ عرفجہ بن سعد کی ناک جاتی رہی کلاب کے روز جاہلیت کے زمانے میں (ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کو کلاب
کہتے ہیں) اونہوں نے چاندی کی ناک بنالی تھی وہ بدبودار ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سونے کی ناک بنانے
کا عن عرفجة بن سعد قال اصيب انفه يوم الكلاب في الجاهلية قال فاتخذ انفا من فضة فانتن عليه
فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يتخذه من ذهب ترجمہ اوپر گزرا الرخصة في خاتم الذهب للرجال
سونے کی انگوٹھی مردوں کو پہننے کی اجازت عن سعيد بن المسيب قال قال عمر يعني لصهيب مالي ارى عليك خاتم
الذهب قال قد رآه من هو خير منك فلم يعبه قال من هو قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ
سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمر رض نے صہیب کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو کہا کیا وجہ ہے میں تم کو دیکھتا ہوں
سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے اونہوں نے کہا اسکو تو اونہوں نے دیکھا جو تم سے بہتر تھے اور عیب نہیں کیا حضرت عمر نے
کہا وہ کون تھے صہیب نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے خاتم الذهب سونے کی انگوٹھی کا بیان عن
ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم الذهب فلبسه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاتخذ الناس خواتيم الذهب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني كنت البس هذا الخاتم واني
لن البسه ابدا فنبذه فنبذ الناس خواتيمهم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سونے کی انگھوٹی پہنی سب لوگون نے سونے کی انگھوٹیان پہنی پھر آپنے فرمایا مین پہنتا تہا اس انگھوٹی کو مگر اب کبھی نہ پہنونگا پھر آپنے اوسکو اتار کر پھینک دیا لوگون نے بھی اپنی اپنی انگھوٹیان اوتار کر پھینک دین

عن هبيرة بن يريم قال قال علي نهاني النبي صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن القسي وعن المياثر الحمر وعن الجعة ترجمہ ہبیرہ بن یریم سے روایت ہی حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگھوٹی پہننی سے اور ریشمی کپڑی سے اور سرخ چارجامون پر چڑھنی سے اور گیہون اور جو کی شراب پینے سے

عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن القسي وعن المياثر الحمر ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننی سے اور لال زینون پر چڑھنی سے (جو ریشم کے ہون)

عن علي انه يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حلقة الذهب وعن الميثرة الحمراء وعن الثياب القسية وعن الجعة شراب يصنع من الشعير والحنطة وذكر من شدته ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا پہننے سے اور لال زینون پر چڑھنی سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور جعہ کے پینی سے (راوی نے کہا جعہ ایک قسم کا شراب ہی جو جو اور گیہون سے بنایا جاتا ہے اور بیان کیا اوس کی تیزی کا حال)

عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حلقة الذهب والقسي والميثرة والجعة ترجمہ امیر المومنین علی رض سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننی سے اور لال زین پر چڑھنی سے اور جعہ کے پینی سے (امام نسائی نے کہا پہلی روایت ٹھیک ہی)

عن صعصعة بن صوحان قال قلت لعلي انهنا عما نهاك عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهاني عن الدباء والحنتم وحلقة الذهب ولبس الحرير والقسي والميثرة الحمراء ترجمہ صعصعہ بن صوحان سے روایت ہی مین نے حضرت علی رض سے کہا ہم کو منع کرو جس سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہون نے کہا منع کیا مجھکو تونبی اور لاکھی برتن سے اور سونے کے چھلی اور حریر اور ریشمی کپڑے سے اور لال زین سے

عن مالك بن عمير قال جاء صعصعة بن صوحان الى علي فقال انهنا عما نهاك عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والنقير والجعة ونهانا عن حلقة الذهب ولبس الحرير ولبس القسي والميثرة الحمراء ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہی کہ منع کیا کھجور کے برتن مین نبیذ بنانی سے اور جو اور گیہون کی شراب پینے سے

عن مالك بن عمير قال قال صعصعة بن صوحان لعلي يا امير المؤمنين انهنا عما نهاك عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والجعة وعن حلق الذهب وعن لبس الحرير وعن المياثر الحمر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن علي قال نهاني حبي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثلث لا اقول نهى الناس نهاني عن تختم الذهب وعن لبس القسي وعن المعصفر المفدم

وَلَا اَقُوْلُ سَاجِدًا وَّلَا رَاکِعًا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو میری دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے تین باتوں سے میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا منع کیا مجھکو سونے کے انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے
اور کسم کے رنگ سے جو ڈبہا ہوا سرخ ہو اور رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَھَاکُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَۃِ
رَاکِعًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے
کے پہننے سے اور سرخ رنگ اور کسم کے رنگ کے کپڑے کے پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ نَھَانِیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَۃِ وَاَنَا رَاکِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّھَبِ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے عَنْ
عَلِیٍّ یَقُوْلُ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَھَاکُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ
وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاکِعٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْقِرَاءَۃِ فِی الرُّکُوْعِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّھَبِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاکِعٌ وَعَنْ لُبْسِ
الْمُعَصْفَرِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ
بِالذَّھَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاکِعٌ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِیَابِ الْمُعَصْفَرِ
وَعَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاکِعٌ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَھٰی عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّیَابِ الْقَسِّیَّۃِ وَعَنْ اَنْ یَّقْرَاَ وَھُوَ رَاکِعٌ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّیِّ وَالْحَرِیْرِ وَخَاتَمِ الذَّھَبِ
وَاَنْ اَقْرَاَ رَاکِعًا ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نُھِیَ عَنْ مَیَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَلُبْسِ
الْقَسِّیِّ وَخَاتَمِ الذَّھَبِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا سرخ زینوں سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے
کی انگوٹھی سے عَنْ عُبَیْدَۃَ قَالَ نُھِیَ عَنِ الْمَیَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَخَوَاتِیْمِ الذَّھَبِ ترجمہ جو اوپر گزرا مگر اس میں ریشمی
کپڑے کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے عَنْ عِمْرَانَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّھَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنَاتِمِ ترجمہ عمران سے روایت ہے منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے

جولاکھی ہوتے ہین سلیکی اوس مانسے مین دشراب کے برتن تہی) عن ابی سعید الخدری ان رجلا قدم
من نجران الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیه خاتم من ذهب فاعرض عنه رسول الله صلی
الله علیه وسلم وقال انك جئتنی وفی یدك جمرة من نار ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص نجران کا رہنے
والا رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس آیا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے تھا آپنے اوسکے طرف توجہ نہ کی اور فرمایا تو میرے
پاس ہاتھ مین انگارہ لیکر عن البراء بن عازب ان رجلا كان جالسا عند النبی صلی الله علیه وسلم وعلیه
خاتم من ذهب وفی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم مخصرة او جریدة فضرب بها النبی صلی
الله علیه وسلم اصبعه فقال الرجل ما لی یا رسول الله قال الا تطرح هذا الذی فی اصبعك فاخذه
الرجل فرمی به فرآه النبی صلی الله علیه وسلم بعد ذلك فقال ما فعل الخاتم قال رمیت به قال ما
بهذا امرتك انما امرتك ان تبیعه فتستعین بثمنه ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول الله صلی الله علیه
وسلم کے پاس بیٹھا تھا وہ سونے کی انگوٹھی پہنا تھا اور آپکے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی یا شاخ آپنے اوس سے مارا اوسکی انگلی پر
وہ شخص بولا مین نے کیا کیا یا رسول الله آپنے فرمایا نکال ڈال اسکو اپنی انگلی سے یہ سنکر اوس شخص نے انگوٹھی کو نکالا اور
پھینک دیا پھر آپنے اوس شخص کو دیکھا تو پوچھا انگوٹھی کیا ہوئی وہ بولا مین نے پھینک دی آپنے فرمایا مین نے یہ نہین کہا تھا
بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اوسکو بیچ اور قیمت اوسکی اپنی کام مین صرف کر۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے عن ابی ثعلبة
الخشنی ان النبی صلی الله علیه وسلم ابصر فی یده خاتما من ذهب فجعل یقرعه بقضیب معه فلما
غفل النبی صلی الله علیه وسلم القاه قال ما ارانا الا قد اوجعناك واغرمناك ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی کے
ہاتھ مین رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ایک انگوٹھی دیکھی سونے کی آپ ایک چھڑی سے اوسکو مارنے لگے جب آپ غافل
ہوئے تو ابو ثعلبہ نے اوسکو نکالکر پھینک دیا آپنے فرمایا ہم نے تجھے تکلیف دی اور تیرا نقصان کیا عن ابی ادریس
الخولانی ان رجلا ممن ادرك النبی صلی الله علیه وسلم لبس خاتما من ذهب نحوه عن ابی ادریس
الخولانی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای علی رجل خاتما من ذهب نحوه عن ابی ادریس ان النبی
صلی الله علیه وسلم رای فی ید رجل خاتم ذهب فضرب اصبعه بقضیب كان معه حتی رمی به ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا عن ابن شهاب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرسل۔ ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسلا روایت
کیا۔ امام نسائی نے کہا مرسل زیادہ ٹھیک ہے **مقدار ما یجعل فی الخاتم من الفضة** انگوٹھی مین کتنی چاندی
ہونا چاہیے عن بریدة ان رجلا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم وعلیه خاتم من حدید فقال
ما لی اری علیك حلیة اهل النار فطرحه ثم جاءه وعلیه خاتم من شبه فقال ما لی اجد منك ریح
الاصنام فطرحه ثم قال یا رسول الله من ای شیء اتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا ترجمہ بریدہ

سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنا تہا آپنے فرمایا مین دیکھتا ہون تو
دوزخیون کا زیور پہنے ہے اوسنے اوتار کر پہینک دیا پھر آیا اور پیتل کی انگوٹھی پہنا تہا آپنے فرمایا مین تجھہ مین سے بتون کی بو
پاتا ہون (اس لیے کہ بت پیتل کے بنتے ہین) اوس نے اوتار کر پہینک دی اور کہا یا رسول اللہ پھر کس چیز کی بناؤن آپنے
فرمایا چاندی کی لیکن ایک مثقال سے کم رہے (مثقال ساڑہی چار ماشے کا ہوتا ہے) صفۃ خاتم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کیسی تہی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما
من ورق فصہ حبشی و نقش فیہ محمد رسول اللہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک چاندی کی انگوٹھی بنائی تہی اوسکا نگینہ حبشی تھا یعنی عقیق کیونکہ وہ حبش مین ہوتا ہے اور اوس مین نقش تھا محمد
رسول اللہ ف دوسری روایت مین ہے کہ اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تہا شاید دو انگوٹھیان ہون اور شاید حبشی سے یہ مراد
ہو کہ اوسکا بنانے والا حبشی تھا یا حبش سے آئی ہو اور عقیق جیسے یمن مین ہوتا ہے ویسے ہی حبش مین بھی ہوتا ہے اور بعضون نے کہا
کہ عقیق یمن مین ہوتا ہے اور حبشی سے یہہ مراد ہے کہ وہ عقیق کالے رنگ کا تہا عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خاتم فضۃ یتختم بہ فی یمینہ فصہ حبشی یجعل فصہ مما یلی کفہ ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگون نے کہا روم کے لوگ نہین پڑہتے
اوس کتاب کو جسپر مہر نہ ہو (لکھ بھیجیے) تب آپنے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکھتا ہون اوس مین
کھدا تہا محمد رسول اللہ عن انس قال اخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء الآخرۃ حتی مضی
شطر اللیل ثم خرج فصلی بنا فکانی انظر الی بیاض خاتمہ فی یدہ من فضۃ ترجمہ انس سے روایت ہے ایکبار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز مین دیر کی آدہی رات تک پھر باہر نکلے اور نماز پڑہی ہمارے ساتھ مین گویا آپکے
انگوٹھی کی سفیدی کو دیکھتا ہون جو آپکے ہاتھ مین تہی چاندی کی موضع الخاتم من الید کون سے ہاتھ مین انگوٹھی
پہنے عن ابی سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ فی یمینہ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی ہاتھ مین انگوٹھی پہنتے تہے عن عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
یتختم بیمینہ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے بھی ایسی ہی روایت ہے لبس خاتم حدید ملوی علیہ بفضۃ لوہے
کی انگوٹھی پہننا جسپر چاندی چڑہی ہو عن معیقیب انہ قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدید ملوی
علیہ فضۃ قال وربما کان فی یدی فکان معیقیب علی خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معیقیب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تہی اوسپر چاندی لپٹی ہوئی تہی کبھی وہ انگوٹھی میرے ہاتھ مین
ہوتی تو معیقیب آپکی انگوٹھی پر مقرر تھے (یعنی اوس کی حفاظت کرتے) لبس خاتم صفر کانسی کے انگوٹھی پہننا عن
ابی سعید الخدری قال اقبل رجل من البحرین الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فلم یرد علیہ وکان

فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِيرٍ فَأَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي قَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلَكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ فَبِمَاذَا أَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ صُفْرٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص بحرین سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اسکے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی سونے کی اور ایک جبہ پہنے تھا ریشم کا وہ دونوں اتار ڈالے پھر آیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا وہ بولا یا رسول اللہ ابھی میں آپ پاس آیا تھا آپ نے دیکھا نہیں میری طرف آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ میں اسوقت ایک انگارہ تھا وہ بولا تو میں بہت سے انگارے لایا ہوں آپ نے فرمایا جو تو لایا وہ ہماری لیے حرہ (ایک مقام ہے مدینہ کے پاس) کے پتھروں سے زیادہ مفید نہیں ہے (یعنی سونے کے ٹکڑے اور زمین کے پتھر دونوں برابر ہیں) البتہ دنیا کی پونجی ہے پھر وہ بولا میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے فرمایا لوہے کا چھلہ بنا لے یا چاندی کا یا کانسی کا عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُوغَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى نَقْشِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے ایک چاندی کا چھلہ بنایا تھا تو فرمایا جسکا جی چاہے ویسا چھلہ بنوا لے مگر جو اس پہ کھدا ہے وہ نہ کھدوائے (اس لیے کہ اس پر محمد رسول اللہ کھدا تھا اور وہ آپ کی مہر تھی جو پروانوں اور خطوں پر لگتی تھی پھر دوسرا ایسی ہی مہر اگر کھدوا تو خرابی ہوتی) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَنَقَشَ عَلَيْهِ نَقْشًا قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ فِي يَدِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی اور اوس پر کندہ کرایا پھر فرمایا ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا ویسا کندہ نہ کراوے انس نے کہا میں اسکے چمک گویا آپ کی ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا انگوٹھی پر عربی کندہ نہ کراؤ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روشنی لو مشرکوں کی آگ سے (یعنی ان سے صلاح مشورہ نہ لو وہ تو دشمن ہیں تم کو بری بات بتا دینگے) اور مت کندہ کرو عربی اپنی انگوٹھیوں پر ف عربی سے مراد آپ نے اپنی تئیں کہا ہے یعنی میرا نام کندہ مت کرو یعنی محمد رسول اللہ نہ کھدواؤ کیونکہ یہ میری مہر کا نقش ہے

النَّهْيُ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ کلمے کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ يَعْنِي بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ سے مانگ ہدایت اور ٹھیک بات اور ٹھیک کام اور منع کیا مجھکو اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اشارہ

کیا کانی کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی کیطرف عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخاتم فی هذه و
هذه یعنی السبابة والوسطی عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قل اللهم اهدنی وسددنی
ونهانی ان اضع الخاتم فی هذه وهذه واشار بشر بالسبابة والوسطی وقال عاصم احدهما ترجمه وہی گزرا

نزع الخاتم عند دخول الخلاء پاخانے جاتے وقت انگوٹھی اوتار لینا عن انس ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمه ترجمه انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے میں جانے
لگتے تو انگوٹھی اوتار لیتے ف اسلیے کہ اوس میں اسم جل جلالہ کا نام تھا عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلی الله علیه
وسلم خاتما من ذهب فجعل فصه من قبل کفه فاتخذ الناس خواتیم الذهب فالقی رسول الله صلی الله
علیه وسلم خاتمه وقال لا البسه ابدا والقی الناس خواتیمهم ترجمه عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کی طرف رکھا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اوتار کر پھینک دی لوگوں نے بھی اوتار ڈالیں عن ابن عمر ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما یلی کفه فاتخذ الناس خواتیم فطرحه النبی
صلی الله علیه وسلم وقال لا البسه ابدا ترجمه عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی بنائی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کی طرف رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنائیں آپنے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا اسے کبھی نہ
پہنونگا عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم تختم خاتما من ذهب ثم طرحه ولبس خاتما من ورق
ونقش فیه محمد رسول الله وقال لا ینبغی لاحد ان ینقش علی نقش خاتمی هذا ثم جعل فصه فی بطن
کفه ترجمه عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی سونے کی پھر اوسکو اوتار ڈالا اور چاندی
کی انگوٹھی پہنی جسمیں کھدا تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا کسی کو نہیں چاہیے کہ اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ کراوے اور اوسکا
نگینہ ہتیلی کیطرف رکھا عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس خاتما من ذهب ثلثة ایام فلما
راٰه اصحابه فشت خواتیم الذهب فرمی به فلا ندری ما فعل ثم امر بخاتم من فضة فامر ان ینقش فیه
محمد رسول الله وکان فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی مات وفی ید ابی بکر حتی مات وفی
ید عمر حتی مات وفی ید عثمان ست سنین من عمله فلما کثرت علیه الکتب دفعه الی رجل من الانصار
فکان یختم به فخرج الانصاری الی قلیب لعثمان فسقط فالتمس فلم یوجد فامر بخاتم مثله ونقش
فیه محمد رسول الله ترجمه عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تین دن
تک جب آپکے صحابہ نے یہ دیکھا تو سونے کی انگوٹھیاں پھیل گئیں (یعنے سب نے پہننا شروع کیا) آپنے یہ دیکھکر اوس انگوٹھی کو
پھینک دیا معلوم نہیں وہ کیا ہوئی پھر آپنے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور حکم کیا اوسمیں یہ کھودنے کا محمد رسول اللہ دو

انگھوٹی رکھے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ آپنے وفات پائی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ انہون نے
وفات پائی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ انہون نے وفات پائی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
مین رہی چھہ برس تک اون کی عملداری مین جب بہت خط لکھے جانے لگے تو عثمان نے وہ انگھوٹی ایک انصاری کو دیدی اوس
سے مہر کیجاتی ایکروز وہ انصاری عثمان کے ایک کنوے پر گیا وہ انگھوٹی اوسمین گر پڑی بہت ڈھونڈا پایا لیکن نہ ملی آخر عثمان
نے حکم کیا ویسی ہی اور ایک انگھوٹی بنانے کا اور اوس مین کندہ کرایا محمد رسول اللہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ
فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَ
لَا يَلْبَسُهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ اندر
کیطرف کیا ہتھیلی کیطرف لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹیان بنوائین رسول اللہ صلعم نے اوسکو پھینک دیا لوگون نے بھی
اپنی انگھوٹیان اوتار کر پھینک دین پھر آپنے ایک چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوس سے مہر کیجاتی لیکن آپ اوسکو پہنتے نہین فقط

الجلاجل گھونگرو اور گھنٹی کا بیان عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ
لِاُمِّ الْبَنِينَ مَعَهُمْ اَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ
رَكْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ كَمْ تَرَى مَعَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ ترجمہ ابوبکر بن ابی شیخ سے روایت ہے مین سالم کے پاس بیٹھا تھا
اتنے مین ام البنین کا ایک قافلہ نکلا اون کے ساتھ گھنٹیان تھین تو سالم نے نافع سے حدیث بیان کی کہ مین نے اپنے باپ سے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہین جاتے اوس قافلے کے جسمین گھنٹا ہو ان کے ساتھ تو کتنی گھنٹیان ہین
ف مراد گھنٹی سے وہ ہے جو جانور کے گلے مین پڑا ہوتا ہے اور جب جانور چلتا ہے تو اوسکی آواز برابر آتی رہتی ہے عَنْ
اَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ ترجمہ ابوبکر بن موسے سے روایت ہے مین سالم کے ساتھ تھا اونہون نے
حدیث بیان کی اپنے باپ سے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا فرشتے نہین ساتھ رہتے مین اون رفیقون کے
جن مین گھنٹا ہو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ
الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین گھونگرو یا گھنٹا ہو اور فرشتے اون
لوگون کے ساتھ نہین رہتے جن مین گھنٹا ہو عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِي رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَاِذَا

أتاك الله مالا فليُرَ أثره عليك ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپنے میری کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے مین نے کہا ہان یا رسول اللہ
سب کچھ موجود ہے آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھکو مال دیا ہے تو اوسکا اثر تیرے اوپر ظاہر ہونا چاہیے (یعنی اپنی اوپر صرف کر
اسلیے کہ مال کی غایت یہی ہے کہ انسان اوسکو اپنے کامون مین صرف کرے آپ راحت اوٹھاوے اور خدا کے بندون کو راحت
دیوے اگر یہ نہین تو مال سے کیا فائدہ پڑی ہاون چنگ وچہ زر) عن أبي الأحوص عن أبيه أنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم
في ثوب دون فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ألك مال قال نعم من كل المال قال من أي المال قال
قد آتاني الله من الإبل والبقر والغنم والخيل والرقيق قال فإذا آتاك الله مالا فلير عليك أثر نعمة
الله وكرامته ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے برے کپڑے
پہنے ہوئے آپنے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے وہ بولا ہان سب طرح کا مال ہے آپنے فرمایا کون کون سی طرح کا وہ بولا اللہ نے مجھے
اونٹ اور گائے اور بکریان اور گھوڑے اور غلام اور لونڈی دیے ہین آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو چاہیے کہ اوسکا
احسان اور فضل تیرے اوپر معلوم ہو (یعنی لوگ تجھے کہا پیا مرفہ الحال سمجھین) آخر كتاب الزينة من
السنن تمام ہوئی کتاب زینت کی سنتون مین سے

ذكر الفطرة

فطرت کا بیان ف فطرت کے معنی لغت
مین پیدایش کے ہین اور یہان پر مراد وہ سنتین ہین جو اگلے پیغمبرون کے وقت سے چلی آئی ہین اور یہانتک پرانی ہو گئی ہین گویا اونکو
فطرت کہنا چاہیے توربشتی نے کہا فطرت سے مراد دین ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فطرة الله التي فطر الناس عليها مراد یہان
دین ہے جو اللہ نے اپنے بندون کے لیے قرار دیا عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من
الفطرة قص الشارب ونتف الإبط وتقليم الأظفار والاستحداد والختان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین فطرتی ہین مونچھین کترنا اور بغل کے بال اوکھیڑنا اور ناخون کاٹنا اور
زیرناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کرنا

إحفاء الشوارب وإعفاء اللحية

مونچھین کتروانا اور داڑھی چھوڑ دینا عن ابن عمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحفوا الشوارب وأعفوا اللحى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کترو مونچھون کو اور چھوڑ دو داڑھیون کو

حلق رؤوس الصبيان

بچون کا سر مونڈنا عن عبد الله بن جعفر
قال أمهل رسول الله صلى الله عليه وسلم آل جعفر ثلاثة أن يأتيهم ثم أتاهم فقال لا تبكوا على أخي بعد
اليوم ثم قال ادعوا لي بني أخي فجيء بنا كأنا أفرخ فقال ادعوا لي الحلاق فأمره فحلق رؤوسنا مختصر
ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی جعفر بن ابی طالب کے گھر والون کو (جو بہائی تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو تین روز کی (اون پر رونے کے لیے اور رنج کرنے کے لیے) پھر آپ اونکے پاس آئے اور
فرمایا مت رو اب میرے بہائی پر آج سے اور فرمایا بلاؤ میرے بہائی کے بچون کو تو ہم لائے گئے جوزون کی طرح (یعنی چھوٹے چھوٹے

اگر سر پر بال) آپ نے فرمایا بلاؤ حجام کو پھر آپ نے حکم دیا سر مونڈنے کا **ذکر النهی عن ان تحلق بعض شعر الصبی وترک بعضه** بچے کا سر کچھ مونڈنا اور کچھ رکھنا منع ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن القزع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے (قزع کہتے ہیں سر پر کچھ بال رکھنا اور کچھ مونڈنے کو دوسری حدیث میں ہے کہ یا سارا سر منڈاؤ یا سارے سر پر بال رکھو) عن ابن عمر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القزع عن ابن عمر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القزع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن القزع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اتخاذ الجمة** سر پر بال رکھنا عن البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا عریض ما بین المنکبین کث اللحیة تعلوه حمرة جمته الی شحمة اذنیه لقد رأیته فی حلة حمراء ما رأیت احسن منه ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تھا دونوں مونڈھوں کے بیچ میں بہت جگہ تھی (یعنی سینہ چوڑا تھا) داڑھی خوب گھنی تھی اور کچھ سرخی نمودار تھی سر کے بال کانوں کی لو تک تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا آپ سے زیادہ میں نے کسی کو اچھا نہیں دیکھا عن البراء قال ما رأیت من ذی لمة احسن فی حلة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وله شعر یضرب منکبیه ترجمہ براء سے روایت ہے میں نے کسی بال والے کو جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مونڈھوں کے قریب تھے عن انس قال کان شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی انصاف اذنیه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں کے آدھوں آدھ تک تھے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب شعره الی منکبیه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے **تسکین الشعر** بالوں کو برابر کرنا (یعنی کنگھی کر کے یا تیل ڈال کے) عن جابر بن عبد اللہ قال اتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا ثائر الرأس فقال اما یجد هذا ما یسکن به شعره ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ایک شخص کو دیکھا اس کے بال سر کے پریشان تھے آپ نے فرمایا کیا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ اپنے بال برابر کرے عن ابی قتادة قال کانت له جمة ضخمة فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامره ان یحسن الیها وان یترجل فی کل یوم ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ان کے سر پر بالوں کا انبوہ تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا ان کو اچھی طرح رکھو اور روز کنگھی کرو **فرق الشعر** بالوں میں مانگ نکالنا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شعره وکان المشرکون یفرقون شعورهم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقة اهل الکتاب فیما لم یؤمر فیه بشیء ثم فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیتے تھے اور

مشرکین اپنی مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اہل کتاب کی موافقت کو یعنی یہود و نصاریٰ
کی جن باتوں میں آپ کو کچھ حکم نہوتا) اور جن میں حکم ہو جاتا اون میں آپ کبھی اہل کتاب کی موافقت نہ کرتے) پھر آپ مانگ نکالنے
لگے اس کے بعد **ف** شاید آپ کو حکم گیا مانگ نکالنے کا اب مانگ نکالنا سنت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور
جو کوئی اس سنت کو چھوڑ کر نصاریٰ کی مشابہت کرے وہ گمراہ ہے **التَّرَجُّلُ** کنگھی کرنا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ
اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ عُبَیْدٌ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَنْھٰی عَنْ کَثِیْرٍ مِنَ الْاِرْفَاہِ قَالَ مِنْہُ التَّرَجُّلُ **ترجمہ** عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے ایک صحابی نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جسکا نام عبید تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے بہت عیش میں پڑ جانے سے
اوسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے **ف** یعنی ہر وقت کنگھی کرنا اپنے تئین عورتوں کی طرح آراستگی میں رکھنا مکروہ ہے مردوں کا
یہ کام نہیں کہ وہ رات دن ایسے لغو کاموں میں اپنی اوقات صرف کریں ان کا کام یہہ ہے کہ وہ علم حاصل کریں **التَّیَامُنُ**
فِی التَّرَجُّلِ کنگھی داہنی طرف سے شروع کرنا **عن** عَائِشَۃَ وَذَکَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُحِبُّ
التَّیَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ طُھُوْرِہٖ وَتَنَعُّلِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں **الْاَمْرُ بِالْخِضَابِ**
خضاب کرنے کا حکم **عن** اَبِیْ سَلَمَۃَ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّھُمَا سَمِعَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ یُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ **ترجمہ** ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار سے روایت
ہے اون دونوں نے سنا ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم اونکا
خلاف کرو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی اور فائدہ مند کاموں کو اگر یہود اور نصاریٰ نہ کریں تو ہم کو کرنا چاہیے
اور اونکی مخالفت کو برا سمجھنا چاہیے مسلمان کا یہہ فرض ہے کہ وہ جو اچھی بات حکمت کے مطابق دیکھے اوسکو اختیار کرے
بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہو بلکہ جو بات شریعت کے خلاف ہے وہ حکمت کے بھی خلاف ہے **عن** جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ قُحَافَۃَ وَرَاْسُہٗ وَلِحْیَتُہٗ کَاَنَّہٗ ثَغَامَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا
اَوِ اخْضِبُوْا **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ابو قحافہ (ابو بکر صدیق کے باپ) کو لیکر آئے
اون کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونوں ثغامہ (ایک گھانس ہے جو بالکل سفید ہوتی ہے) کی طرح ہو رہے تھے آپنے فرمایا
انکا رنگ بدلو اور خضاب کرو **تَصْفِیْرُ اللِّحْیَۃِ** داڑھی کا زرد کرنا **عن** عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یُصَفِّرُ
لِحْیَتَہٗ فَقُلْتُ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ **ترجمہ** عبید سے روایت ہے
میں نے عبد اللہ بن عمر رض کو دیکھا وہ اپنی داڑھی کو زرد کرتے تھے میں نے اون سے اسکا سبب پوچھا اونہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے **تَصْفِیْرُ اللِّحْیَۃِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ** داڑھی کو زرد کرنا ورس

اور زعفران سے عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال السبتیۃ ویصفر لحیتہ بالورس
والزعفران وکان ابن عمر یفعل ذالک ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ رضی مدینے میں آئے تو ہم کو خطبہ سنایا اور
ایک گچھا بالون کا لیا اور کہا مین نے یہہ کام کسی کو کرتے نہین دیکھا سوا یہود یون کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا
نام زور رکھا ہے ف اسلیے کہ زور کہتے مین فریب کو یہہ بھی ایک فریب ہے کہ دوسری کسی کے بال اپنے سر مین لگا لیوے اور لوگون کو
دکھاوے کہ میرے سر کے بال مین وصل الشعر بالخرق چیتھڑون سے بال جوڑنا عن معاویۃ انہ قال یا ایہا الناس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاکم عن الزور قال وجاء بخرقۃ سوداء فالقاہا بین ایدیہم فقال ہو
ہذا تجعلہ المرأۃ فی رأسہا ثم تختمر علیہ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے اونہون نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا تم کو زور سے پھر ایک کالا چیتھڑا (یعنی کپڑے کا ٹکڑا جسکو چونڈی بھی کہتے ہین) نکالا اور لوگون کے سامنے ڈالدیا اور کہا زور یہی
ہے عورت اسکو اپنی سر مین رکھکر اوپر سے اوڑہنی اوڑہ لیتی ہے عن معاویۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الزور
والزور المرأۃ تلف علی رأسہا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے زور وہ ہے
جو اپنی سر پر لپیٹی (بال زیادہ دکھلانے کو) لعن الواصلۃ جوڑنیوالی پر لعنت عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لعن الواصلۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر
لعن الواصلۃ والمستوصلۃ بال جوڑنیوالی اور جوڑانے والی دونون پر لعنت عن اسماء ان امرأۃ جاءت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی عروس وانہا اشتکت فتمرق شعرہا فہل علی
جناح ان وصلت لہا فیہ فقال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ ترجمہ اسماء سے روایت ہے ایک عورت آئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی یا رسول اللہ میری ایک بیٹی ہے جو نئی دولہن ہے وہ بیمار ہوئی اوس کے سر کے بال
گر گئے تو کیا مجھپر گناہ ہوگا اگر مین اور بال اوسکی سر مین جوڑ دون آپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے بال جوڑنیوالی اور جوڑانے
والی پر لعن الواشمۃ والمستوشمۃ گودنے والی اور گودانے والی پر لعنت عن ابن عمر قال لعن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والموتشمۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لعنت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جوڑانیوالی پر اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعن المتنمصات
المتفلجات منہ کے رونگٹے اکہیڑنیوالیون اور دانتون کو کشادہ کرنے والیون پر لعنت عن عبداللہ قال لعن اللہ المتنمصات
والمتفلجات الا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی اللہ
نے منہ کے رونگٹے اکہیڑنیوالیون اور دانتون کو کشادہ کرنے والیون پر آگاہ ہو جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت
کی اوسپر مین بھی لعنت کرتا ہون عن عبداللہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواشمات والمتفلجات
والمتنمصات المغیرات خلق اللہ عز وجل ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر اور منہ کے روئین اوکھیڑنے والیون پر جو اسد کی پیدایش کو بدلتی ہین ف معلوم
ہوا کہ اسد کی پیدایش یا فطرت کو بدلنا برا ہے مگر ختنہ کرنا مونچھین کترنا بغل کے بال لینا زیر ناف کے بال لینا اور جو
ان کے مثل ہین ان سے بھی خلقت بدلتی ہی لیکن چونکہ یہ باتین سب پیغمبر کرتے چلے آئے اسوجہ سے مثل فطرت اور
پیدایش کے ہوگئین اسی لیے ان چیزون کو ہمارے پیغمبر ع فطرتی سنت کہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ
وَمَا لِي لَا أَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداسد بن مسعود سے روایت ہی لعنت کی اسد نے
منہ کے بال اوکھیڑنیوالیون پر اور دانت کو کشادہ کرنیوالیون پر اور گودنا گودانے والیون پر جو اللہ تعالی کی خلقت کو بدلتی
ہین ایک عورت ان کے پاس آئی اور کہنے لگی تم ایسا ایسا کہتے ہو انہون نے کہا مین کیون نہ کہون جیسا رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم نے فرمایا ہی عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ أَلَا
أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی عبداسد بن مسعود نے کہا لعنت کی اسد
نی گودوانیوالیون پر اور منہ کے بال اوکھیڑنیوالیون پر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر آگاہ ہو مین لعنت کرتا ہون جن پر
رسول اسد صلعم نے لعنت کی **اَلتَّزَعْفُرُ** زعفران کا رنگ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ترجمہ انس سے روایت ہی منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ سے عَنْ
أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهُ ترجمہ انس سے روایت ہی منع کیا رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے مرد کو بدن پر زعفران لگانے سے **اَلطِّيبُ** خوشبو کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطِيبٍ لَمْ يَرُدَّهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس جب
خوشبو کوئی لاتا تو آپ اسکو نہ پھیرتے (یعنی لے لیتے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے فرمایا جسکے سامنے خوشبو پیش کیجاوے تو وہ اسکو نہ پھیرے اس لیے کہ اسکا بوجھ تھوڑا ہی اور خوشبو عمدہ ہی عَنْ
زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّنَّ
طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی جو بی بی تھین عبداسد بن مسعود رض کی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین
سے عشا کی نماز مین آوے (یعنی جو عورت عشا کی نماز کے لیے مسجد مین آنا چاہے) تو خوشبو نہ لگاوے عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا خَرَجْتِ إِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّي طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت
ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب تو عشا کی نماز کو نکلے تو خوشبو نہ لگا عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی رسول اسد صلعم نے

فرمایا جو کوئی تم میں سے مسجد کو جانے لگے تو خوشبو لگاوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ
أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی عورت دھونی لیوے (خوشبو کی) تو ہمارے ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے **ذِكْرُ أَطْيَبِ الطِّيبِ** عمدہ خوشبو کونسی
ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً حَشَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ قَالَ وَهُوَ أَطْيَبُ
الطِّيبِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھری
تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے **تَحْرِيمُ لُبْسِ الذَّهَبِ** سونا پہننے کی ممانعت عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ لِإِنَاثِ أُمَّتِي الْحَرِيرَ وَالذَّهَبَ وَحَرَّمَهُ عَلَى ذُكُورِهَا ترجمہ
ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے حلال کیا میری امت کی عورتوں کو
ریشم اور سونے کو اور حرام کیا مردوں پر **النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ** سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ نُهِيتُ عَنِ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ ترجمہ عبداللہ بن عباس رض نے کہا منع کیا گیا میں
سرخ رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صلعم
عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلعم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن رکوع
میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے کسم کے رنگ پہننے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ
الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيَّةِ وَأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ نَهَى عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَأَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ ان سب روایتوں کا
وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی انگوٹھی سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقْشِهِ** رسول اللہ صلعم کی انگوٹھی
کا بیان اور اوس پر جو کندہ تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ
أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَإِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر اوسکو پھینکا لوگون نے بھی سونے کی انگوٹھیان بنوائین آپنے فرمایا مین اسکو
پہنتا تھا لیکن اب نہ پہنونگا کبھی پھر آپنے اوسکو اوتار ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین عن ابن عمر قال كان نقش خاتم رسول
الله صلى الله عليه وسلم محمد رسول الله ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر یہ
کندہ تھا محمد رسول الله عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ورق وفصه حبشي و
نقشه محمد رسول الله ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اوسکا نگینہ
عقیق تھا سیاہ اور اوسپر کندہ تھا محمد رسول الله عن انس قال اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكتب الى
الروم فقالوا انهم لا يقرءون كتابا الا مختوما فاتخذ خاتما من فضة كاني انظر الى بياضه في يده
ونقش فيه محمد رسول الله ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا
لوگون نے کہا روم کے لوگ اوس خط کو نہین پڑھتے (یعنے اوسپر لحاظ نہین کرتے) جسپر مہر نہو اوسوقت آپنے ایک مہر بنوائی
چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکھ رہا ہون اور اوس مین کندہ کرایا محمد رسول اللہ عن انس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ورق وفصه حبشي ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اوسکا نگینہ حبشی تھا (یعنے کالا تھا یا حبش کے ملک سے آیا تھا) یا بنانیوالا اوسکا حبشی تھا عن
انس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من فضة فصه منه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تھا (ابن عبد البر نے کہا یہی صحیح ہے) عن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انا اصطنعنا خاتما ونقشنا عليه نقشا فلا ينقش عليه احد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اوسپر کندہ کرایا اب کوئی ویسا کندہ نہ کراوے

موضع الخاتم

انگوٹھی کس اونگلی مین پہنے عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اصطنع خاتما فقال انا قد اتخذنا خاتما و
نقشنا عليه نقشا فلا ينقش عليه احد واني لارى بريقه في خنصر رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اوسپر کندہ کرایا ہے اب کوئی
ویسا کندہ نہ کراوے اور مین اوسکی چمک دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے چھنگلیا مین عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يتختم في يمينه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنی عن انس قال
كاني انظر الى بياض خاتم النبي صلى الله عليه وسلم في اصبعه اليسرى ترجمہ انس سے روایت ہے گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی انگوٹھی کی سفیدی کو دیکھ رہا ہون آپکے بائین ہاتھ کی انگلی مین عن ثابت انهم سالوا انسا عن خاتم رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال كاني انظر الى وبيص خاتمه من فضة ورفع اصبعه اليسرى الخنصر ترجمہ ثابت سے روایت
ہے لوگون نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا حال اونہون نے کہا گویا مین اوس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہون

جو چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کو بلند کیا یعنی اسمیں انگوٹھی پہنتے تھے عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ نَهَانِیْ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِی السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی ترجمہ ابو بردہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے کلمے کی انگلی اور
بیچ کی انگلی میں عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَ فِیْ اِصْبَعِیْ هٰذِهٖ وَفِی الْوُسْطٰی وَ
الَّتِیْ تَلِیْهَا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے اس انگلی
میں یعنی کلمے کی انگلی میں) اور بیچ کی انگلی میں اور جو انگلی اسکے پاس ہے مَوْضِعُ الْفَصِّ نگینہ کندہ ہے عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ
عَلَیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَنْقُشَ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ هٰذَا وَجَعَلَ فَصَّهٗ فِیْ بَطْنِ كَفِّهٖ
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے پھر اوسکو اوتار ڈالا اور چاندی کی انگوٹھی
پہنی اور اوسپر کندہ کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسیکو نہیں چاہیے کہ اپنی انگوٹھی پر یہ کندہ کراوے اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف
رکھتے طَرَحَهُ الْخَاتَمَ وَتَرَكَ لُبْسَهٗ انگوٹھی اوتار ڈالنا اور اوسکو نہ پہننا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهٗ قَالَ شَغَلَنِیْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْیَوْمَ اِلَیْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَیْكُمْ نَظْرَةٌ
ثُمَّ اَلْقَاهُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اوسکو پہنا پھر آپ
نے فرمایا اس انگوٹھی نے میرا خیال بانٹ دیا کبھی میں تم کو دیکھتا ہوں کبھی انگوٹھی کو دیکھتا ہوں پھر آپنے اوسکو اتار ڈالا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ یَلْبَسُهٗ فَیَجْعَلُ فَصَّهٗ فِیْ بَاطِنِ
كَفِّهٖ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ وَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ
مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنائی اوسکو آپ پہنا کرتے تھے آپنے اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف کیا لوگوں
نے بھی ایسا ہی کیا پھر آپ منبر پر بیٹھے اور انگوٹھی کو اوتارا اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اوسکا نگینہ اندر کیطرف
رکھتا تھا پھر آپنے اوسکو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا قسم خدا کی اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں
اوتار کر پھینک دین عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ رَاٰی فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ یَوْمًا وَاحِدًا
فَصَنَعُوْهُ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں اور پہنیں پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتار ڈالی اور لوگوں نے بھی ڈالدیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ جَعَلَ فَصَّهٗ فِیْ بَطْنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس خواتیمہم واتخذ خاتما من فضۃ وکان یختم بہ ولا یلبسہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا
لوگون نے بھی سونے کی انگوٹھیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اتار ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین
پھر آپنے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اوس سے مہر کر دیتے لیکن اوسکو پہنتے نہین عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خاتما من ذہب وجعل فصہ مما یلی بطن کفہ فاتخذ الناس الخواتیم فالقاہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا البسہ ابدا ثم اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق
فادخلہ فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی ہلک فی بئر اریس ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا لوگون
نے بھی ویسی ہی انگوٹھیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اتار ڈالا اور فرمایا اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا پھر آپنے
چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اور اوسکو اپنی ہاتھ مین رکھا پھر وہ (آپ کی وفات کے بعد) ابو بکر صدیق رض کے ہاتھ مین رہی
پھر عمر فاروق رض کے ہاتھ مین رہی پھر عثمان رض کے ہاتھ مین رہی یہان تک کہ اریس کے کنوئے مین گر پڑی پھر ہر چند تلاش کی
لیکن نہ ملی اور اوس روز سے فتنہ شروع ہو گیا) **ذکر ما یستحب من لبس الثیاب وما یکرہ منہا** کیسے کپڑے
پہننا بہتر ہین اور کیسے برے ہین عن ابی الاحوص عن ابیہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرآنی سیئ
الہیئۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل لک من شیء قال نعم من کل المال قد آتانی اللہ فقال اذا کان
لک مال فلیر علیک ترجمہ ابو الاحوص سے روایت ہی اوس نے سنا اپنی باپ سے وہ کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گیا آپنے میری حالت بری دیکھی (یعنی میلے کچیلے کپڑے) آپنے فرمایا کیا تیرے پاس کچھہ ہی مین نے کہا ہان ہر طرح کا مال اللہ نے مجھے
دیا ہی آپنے فرمایا جب تیرے پاس مال ہی تو تجھپر دکھنا چاہیے (یعنی مال کا اثر تیرے اوپر ظاہر ہو وے اچھی صاف کپڑے پہنے اچھے
صاف مکان مین رہے) **ف** حکما نے اتفاق کیا ہی کہ انسان کی صحت اور تندرستی کے لیے غذا سے بھی زیادہ صفائی اور
پاکیزگی کی ضرورت ہی ہر روز نہانا اور پانچون وقت وضو کرنا اور کپڑون کو صاف اوجلے رکھنا اور مکان کو جھاڑ پونچھہ کر صاف
رکھنا ضرور ہی **ذکر النہی عن لبس السیراء** سیرا کے پہننے کی ممانعت **ف** سیرا ایک قسم کی چادر ہی جسمین زرد دھاریان
ہوتی ہین اور اوس مین ریشم ملا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا نرا ریشم ہوتا ہی اور یہی صحیح ہے عن عمر بن الخطاب انہ رای
حلۃ سیراء تباع عند باب المسجد فقلت یا رسول اللہ لو اشتریت ہذا لیوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا
علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ہذہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ قال فاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد منہا بحلل فکسانی منہا حلۃ فقال یا رسول اللہ کسوتنیہا
وقد قلت فیہا ما قلت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اکسکہا لتلبسہا انما کسوتکہا لتکسوہا او لتبیعہا

فكساها عمر اخا له من امه مشركا ترجمہ حضرت امیر المؤمنین عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو مسجد کے
دروازے پر بکتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کاش آپ اسکو لے لیتے جمعے کے روز پہننے کے لیے اور جب ایلچی لوگ
آپکے ملنے کو آتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو تو وہ پہنے گا جسکا آخرت میں حصہ نہیں پھر اوسی قسم کے کئی جوڑے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ایک جوڑا اون میں سے حضرت عمرؓ کو دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے
پہناتے ہیں اور پہلے آپنے کیا فرمایا تھا آپنے فرمایا میں نے تم کو اسلیے نہیں دیا کہ تم پہنو بلکہ کسی کو پہنا دو یا بیچ ڈالو حضرت عمر نے
وہ جوڑا اپنی ایک اوپری بھائی کو دیدیا جو مشرک تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ جو کافر ہوں
سلوک کرنا درست ہے

ذکر الرخصة للنساء فی لبس السيراء عورتوں کو سیرا پہننے کی اجازت

عن انس قال رأيت على زينب بنت النبي صلى الله عليه وسلم قميص حرير سيراء ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے حضرت
زینب کو دیکھا جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کرتہ پہنے ہوئی ریشمی سیرا کا عن انس بن مالك
انه رأى على ام كلثوم بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم برد سيراء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
انہوں نے حضرت ام کلثوم کو دیکھا جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چادر پہنے ہوئی سیرا کی ۔
السيراء المضلع بالقز سیرا ایک کپڑا ہے جسمیں لکیریں ریشم کی ہوتی ہیں عن علی يقول اهديت لرسول الله صلى
الله عليه وسلم حلة سيراء فبعث بها الي فلبستها فعرفت الغضب في وجهه فقال اما اني لم اعطكها
لتلبسها فامرني فاطرتها بين نسائي ترجمہ امیر المؤمنین علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جوڑا
آیا سیرا کا آپنے میرے پاس بھیجدیا میں نے اوسکو پہنا تو آپکے چہرے پر غصہ پایا آپنے فرمایا میں نے تجھے اسلیے نہیں دیا تھا کہ
تو پہنے پھر آپنے مجھے حکم کیا میں نے اوسکو بانٹ دیا اپنی عورتوں میں

ذکر النهي عن لبس الاستبرق استبرق پہننے کی ممانعت جو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے

عن ابن عمر يحدث ان عمر خرج فرأى حلة استبرق تباع في
السوق فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اشترها فالبسها يوم الجمعة وحين يقدم
عليك الوفد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يلبس هذا من لا خلاق له ثم اتي رسول الله صلى الله
عليه وسلم بثلث حلل منها فكسا عمر حلة وكسا عليا حلة وكسا اسامة حلة فاتاه فقال يا رسول
الله قلت فيها ما قلت ثم بعثت الي فقال بعها واقض بها حاجتك او شققها خمرا بين نسائك ترجمہ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ باہر نکلے اونہوں نے دیکھا ایک جوڑا استبرق کا بازار میں بکتا ہے وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ اس کو خرید لیجیے اور جمعے کے روز پہنا کیجیے اور جب آپکے پاس دوسری ملکوں کے
لوگ آویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جسکو آخرت میں کچھ نہ ملیگا پھر اوسی قسم کے تین جوڑے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے ایک جوڑا عمر کو دیا ایک علی کو ایک اسامہ کو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

دیکھنے لگے پہلے آپ نے اس کے باب مین کیا فرمایا تھا پھر آپنے مجھے کیون دیا آپ نے فرمایا اس کو بیچ ڈال اور اپنی حاجت پوری

کر یا ٹکڑے کر کے اپنی عورتون کی اوڑہنیان بنا دے **صفۃ الاستبرق** استبرق کیا ہے عن یحییٰ وھو ابن

ابی اسحاق قال قال سالم ما الاستبرق قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منہ قال سمعت عبد اللہ یقول

رای عمر مع رجل حلۃ سندس فاتی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشتر ھذہ وساق الحدیث ترجمہ یحییٰ

بن ابی اسحاق سے روایت ہے سالم نے کہا استبرق کیا ہے مین نے کہا ایک قسم کا دیبا ہے جو سخت ہوتا ہے دبیز یا کہتی مین یا نشی کپڑا

کو سالم نے کہا مین نے عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ایک جوڑا سندس کا (سندس بھی ریشمی کپڑا ہے) دیکھا وہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور فرمایا اس کو خرید لیجیے اخیر حدیث تک (جیسی اوپر گذری) **ذکر النہی**

عن لبس الدیباج دیبا پہننے سے ممانعت عن عبد اللہ بن عکیم استسقی حذیفۃ فاتاہ دھقان بماء فی اناء

من فضۃ فحذفہ ثم اعتذر الیہم مما صنع بہ وقال انی نہیتہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول لا تشربوا فی اناء الذہب والفضۃ ولا تلبسوا الدیباج ولا الحریر فانہا لہم فی الدنیا ولنا فی

الاخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک گنوار چاندی کے برتن مین پانی لایا حذیفہ نے

اوسکو پھینک دیا پھر عذر کیا لوگون سے اسکا اور کہا مجھکو ممانعت ہے اس کی مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے

مت پیو سونے اور چاندی کے برتنون مین اور مت پہنو دیبا اور حریر کو یہ اون کے لیے دنیا مین ہین ہمارے لیے آخرت مین ہین

لبس الدیباج المنسوج بالذہب دیبا پہننا جس مین سنہری کام ہو عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ

قال دخلت علی انس بن مالک حین قدم المدینۃ فسلمت علیہ فقال من انت قلت انا واقد بن عمرو بن

سعد بن معاذ قال ان سعدا کان اعظم الناس واطولہ ثم بکی فاکثر البکاء ثم قال ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی اکیدر صاحب دومۃ بعثا فارسل الیہ بجبۃ دیباج منسوجۃ فیہا الذہب

فلبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام علی المنبر وقعد فلم یتکلم ونزل فجعل الناس یلمسونہا

بایدیہم فقال اتعجبون من ہذہ لمنادیل سعد فی الجنۃ احسن مما ترون ترجمہ واقد بن عمرو بن سعد

بن معاذ سے روایت ہے کہا مین انس بن مالک پاس گیا جب وہ مدینے مین آئے مین نے اونکو سلام کیا اونہون نے کہا تم کون ہو مین

نے کہا مین واقد ہون بیٹا عمرو کا پوتا سعد بن معاذ انصاری کا (جو بڑے صحابی جلیل القدر تھے اوس کے سردار اونکو جنگ خندق

مین ایک تیر لگا جس سے وہ شہید ہوے) انس نے کہا سعد بن معاذ تو بڑے شخص تھے اور بہت لنبے تھے پھر رو دئے اور بہت

روئے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اکیدر بادشاہ پاس بھیجا جو سردار تھا دومہ کا (دومہ ایک ملک تھا

مدینے سے تیرہ منزل پر) اوس نے رسول اللہ صلعم کے لیے ایک جبہ بھیجا دیبا کا جو سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی سونے کے

تارون سے) رسول اللہ صلعم نے اوسکو پہنا پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے بات نہ کی اور اوتر آئے لوگ اوسکو ہاتھ سے چھونے

لگی اور تعجب کرنے لگے اوسکی چمک اور رونق سے آپنے فرمایا کیا تم تعجب کرتی ہو اسکو دیکھ کر سعد بن معاذ کے رومال جنت
مین اس سے بہتر ہین (تو اور کپڑون کا کیا حال ہوگا) ف یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہی جو آگے آتی ہے ذکر
نسخ ذلك اسکے منسوخ ہونے کا بیان عن جابر يقول لبس النبي صلى الله عليه وسلم قباء من ديباج أهدي
له ثم أوشك أن نزعه فأرسل به إلى عمر فقيل له قد أوشك ما نزعته يا رسول الله قال نهاني عنه
جبريل عليه السلام فجاء عمر يبكي فقال يا رسول الله كرهت أمرا وأعطيتنيه قال إني لم أعطكه
لتلبسه إنما أعطيتكه لتبيعه فباعه عمر بألفي درهم ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک قبا پہنی دیبا کی جو تحفہ آئی تھی پھر تھوڑی دیر کے بعد اوتار ڈالی اور حضرت عمر رض کو بھیجدی لوگون نے
کہا ابھی آپنے کیون اوتار ڈالی یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے جبرئیل نے منع کیا اس کے پہننے سے یہ سنکر حضرت عمر روتے
ہوئے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے مجھکو وہ چیز دی جسکو آپ برا جانتے ہین آپنے فرمایا مین نے اسلئے نہین دی کہ تم پہنو
مین نے تو اسواسطے دی کہ تم اسکو بیچڈالو حضرت عمر نے اوسکو دو ہزار درہم کو بیچا **التشديد في لبس الحرير وأن**
من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة حریر پہننے کی سزا، اور جو اوسکو پہنے وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا اسکا بیان
عن عبد الله بن الزبير وهو على المنبر يخطب ويقول قال محمد صلى الله عليه وسلم من لبس الحرير في الدنيا
لم يلبسه في الآخرة ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی وہ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین نہ ملیگا عن عبد الله بن الزبير قال لا تلبسوا نساءكم الحرير
فإني سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لبسه في الدنيا لم يلبسه في
الآخرة ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہی اونہون نے کہا اپنی عورتون کو ریشمی کپڑا مت پہناؤ کیونکہ مین نے
حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا عن
عمران بن حطان أنه سأل عبد الله بن عباس عن لبس الحرير فقال سل عائشة فسألت عائشة فقالت سل عبد الله
بن عمر فسألت ابن عمر فقال حدثني أبو حفص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لبس الحرير
في الدنيا فلا خلاق له في الآخرة ترجمہ عمران بن حطان سے روایت ہی اونہون نے عبد اللہ بن عباس سے
پوچھا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہی اونہون نے کہا عائشہ رض سے پوچھو عائشہ نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پوچھو مین نے
عبد اللہ بن عمر سے پوچھا انہون نے کہا مجھ سے ابو حفص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین کچھ بہرہ نہین ہے عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال إنما يلبس الحرير من لا خلاق له ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی
وہ پہنتا ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین ہے عن علي البارقي قال أتتني امرأة تستفتيني فقلت لها هذا

ابن عمر فاتيته تسأله واتبعتها اسمع ما يقول قالت افتني في الحرير قال نهى عنه رسول الله صلى
الله عليه وسلم ترجمہ علی بارقی سے روایت ہے ایک عورت میرے پاس آئی مجھ سے مسئلہ پوچھنے لگی میں نے کہا یہ عبد اللہ بن
عمر ہیں (ان سے پوچھ) تو ان کے پیچھے گئی پوچھنے کو میں اُس کے پیچھے سننے کو گیا کہتے ہیں وہ عورت بولی مجھ کو فتوی
دو ریشمی کپڑے میں انہوں نے کہا منع کیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ذكر النهي عن الثياب
القسية** ریشمی کپڑوں کے پہننے کی ممانعت عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بسبع ونهانا عن سبع نهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة وعن المياثر والقسية والاستبرق
والديباج والحرير ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا
سات چیزوں سے منع کیا سونے کی انگوٹھیوں سے اور چاندی کے برتنوں سے اور چار جاموں سے (جو ریشمی ہوں) اور قسی
استبرق اور دیبا اور حریر سے (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں) **الرخصة في لبس الحرير** حریر پہننے کی اجازت عن
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام في قميص حرير
من حكة كانت بهما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عبد الرحمن بن عوف اور
زبیر بن عوام کو ریشمی کرتے پہننے کی خارش کے سبب سے جو ان کو ہو گئی تھی (یعنی کھجلی اسلیے کہ حریر سے تکلیف نہیں ہوتی اور بعضوں
نے کہا کہ کھجلی کے لیے ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن والزبير
في قميص حرير كانت بهما يعني حكة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابي عثمان النهدي قال كنا مع عتبة بن فرقد
فجاء كتاب عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يلبس الحرير الا من ليس له منه شيء في الآخرة
الا هكذا وقال ابو عثمان باصبعيه اللتين تليان الابهام فرايتهما ازرار الطيالسة حتى رايت
الطيالسة ترجمہ ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے اتنے میں حضرت عمر کا فرمان آیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حریر نہیں پہنتا مگر وہ شخص جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں مگر اتنا اشارہ کیا ابو عثمان نے اپنی
دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں یعنی بیچ کی دو انگلی ملا کر میں سمجھتا ہوں جیسے طیلسان کی گھنڈیاں پھر دیکھا
میں نے طیلسان کو وہ ایک کپڑا ہے جسکو کندھے پر ڈالتے ہیں عن عمر انه لم يرخص في الديباج الا موضع اربع
اصابع ترجمہ حضرت عمر نے دیبا پہننے کی اجازت نہیں دی مگر چار انگل (یعنی سنجاف کی اگر چار انگل ریشمی کپڑا لگا ہو
تو قباحت نہیں) **لبس الحلل** کپڑوں کے جوڑے پہننا عن البراء قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم و
عليه حلة حمراء متزجلا لم ار قبله ولا بعده احدا هو اجمل منه ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سرخ جوڑا پہنے ہوئے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے آپ سے خوب صورت زیادہ میں نے
کسیکو نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد **لبس الحبرة** یمن کی چادر پہننا عن انس قال كان احب الثياب

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان معصفران فقال ھذہ ثیاب الکفار فلا تلبسہا ترجمہ عبداللہ
بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے پہنے ہوئے کسم کے رنگ کے پس فرمایا یہ کافروں
کے کپڑے ہیں انکو مت پہنو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی مشابہت ناجائز ہے عن عبداللہ بن عمرو
انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان معصفران فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اذھب
فاطرحھما عنک قال این یا رسول اللہ قال فی النار ترجمہ عبداللہ بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے کسم
میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا جا انکو پھینک دے انہوں نے کہا کہاں پھینکوں
یا رسول اللہ فرمایا آگ میں عن علی یقول نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذہب وعن
لبوس القسی والمعصفر وقراءۃ القرآن وانا راکع ترجمہ حضرت علیؓ نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے اور قرآن پڑھنے سے رکوع میں لبس الخضر من الثیاب
سبز کپڑے پہننا عن ابی رمثۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان اخضران ترجمہ
ابورمثہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے لبس البرود چادریں پہننا عن خباب
بن الارت قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ لہ فی ظل الکعبۃ فقلنا
الا تستنصر لنا الا تدعو اللہ لنا ترجمہ خباب بن ارت سے روایت ہے ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
رہی کو وہ کسطرح طرح تکلیفیں دیتے تھے آپ چادر پر تکیہ کیے بیٹھے تھے کعبہ کے سایے میں ہم نے کہا آپ ہمارے لیے اللہ سے مدد نہیں
مانگتے اللہ سے ہمارے لیے دعا نہیں کرتے عن سہل بن سعد قال جاءت امرأۃ ببردۃ قال وھل تدرون
ما البردۃ قالوا نعم ھی الشملۃ منسوج فی حاشیتہا فقالت یا رسول اللہ انی نسجت ھذہ بیدی اکسوکھا
فاخذھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محتاجا الیھا فخرج علینا فیھا وانھا لازارہ ترجمہ سہل بن سعدؓ نے کہا
ایک عورت چادر لیکر آئی کیسی چادر شملہ جس کے حاشیے بنے ہوئے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میں نے اسکو اپنے
ہاتھ سے بنا ہے میں آپ کو پہناؤں گی آپ نے اسکو لے لیا آپ کو اسکی احتیاج تھی جب آپ نکلے تو وہی تہبند باندھے تھے
البیاض من الثیاب سفید کپڑے پہننے کا حکم عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البسوا
من ثیابکم البیاض فانھا اطھر واطیب وکفنوا فیھا موتاکم ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں اور کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا عن سمرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالبیاض من الثیاب فلیلبسھا احیاؤکم وکفنوا فیھا
فانھا من خیر ثیابکم ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید ہی پہنا کرو زندے
بھی پہنیں اور مردوں کو انکا کفن دو یہ سب کپڑوں میں عمدہ ہے من لبس ثوب شہرۃ پہننا عن مسعود بن حرملۃ قال

قَسَمَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃً وَلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُہٗ فَخَرَجَ اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِّنْہَا
فَقَالَ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَلَبِسَہٗ مَخْرَمَۃُ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قبائین بانٹین اور مخرمہ کو نہین دی اونہون نے مجہہ سے کہا بیٹا میرے ساتھ چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اون کے
ساتھہ گیا اونہون نے مجہہ سے کہا تو اندر جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا مین گیا اور آپ کو بلایا آپ نکلے اونہی
قباؤن مین سے ایک قبا پہنی ہوئی آپنے فرمایا یہہ مین نے تیرے لیئے چھپا رکہی تہی مخرمہ نے اوسکو دیکہا پہر اوسکو پہن
لیا ف اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرمہ کو دیکہتے ہی سمجہہ گئے کہ یہ ضرور شکایت کریگا آپ نے پہلے ہی سے وہ
شکایت دور کردی اور جو قبا آپ خود پہنے تہے وہ اوتار کر اونکو دیدی۔ خلق محمدی اسی کا نام ہے۔ لُبْسُ السَّرَاوِیْلِ پاجامہ
پہننا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسِ
السَّرَاوِیْلَ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات
مین آپ فرماتے تہے جو تہبند نہ پاوے وہ پائجامہ پہنے اور جو چپل نہ پاوے وہ موزے پہنے التَّغْلِیْظُ فِیْ جَرِّ الْاِزَارِ
تہبند بہت لٹکانے کی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَّجُرُّ
اِزَارَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِہٖ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی ازار لٹکاتا تہا تکبر سے تو وہ زمین مین دہنستا جاتا ہے قیامت تک ف مراد
کوئی شخص ہے اگلی امتون مین سے یہ سزا ہے تکبر اور غرور کے ازار لٹکانا کوئی اتنا برا کام نہین ہے مگر غرور کی راہ سے لٹکانا بڑا
گناہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ اَوْ قَالَ اِزَارَہٗ یَجُرُّ ثَوْبَہٗ مِنَ
الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص لٹکا دے اپنے کپڑے کو غرور سے اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف نہ دیکہیگا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ مِنْ مَّخِیْلَۃٍ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یَنْظُرْ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا مَوْضِعُ الْاِزَارِ ازار کہان تک
چاہیے عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ الْاِزَارِ اِلٰی اَنْصَافِ السَّاقَیْنِ وَالْعَضَلَۃِ
فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَمِنْ وَّرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار آدہی پنڈلیون تک چاہیے جہان پر بہت گوشت ہے وہان تک اگر اس سے زیادہ
چاہے تو اور نیچا سہی اگر اس سے زیادہ چاہے تو پنڈلیون کے اخیر تک لیکن ٹخنون کا کوئی حق نہین ازار مین یعنی ٹخنے ڈہپنے
نہ چاہئین) مَا تَحْتَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ ٹخنون سے نیچے ازار رکہنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما تحت الکعبین من الازار ففی النار ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچی ازار جہنم میں جاوے گی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ **اسبال الازار** ازار لٹکانا
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل لا ینظر الی مسبل الازار ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھیگا ازار لٹکانیوالے کی طرف **عن** ابی ذر قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم المنان
بما اعطی والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالی بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ انکو پاک کریگا گناہوں سے اور انکو دکھ
کا عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ جو دیکر احسان جتاوے۔ دوسرے وہ جو ازار لٹکاوے۔ تیسرے وہ جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچے
(یعنی بیچے) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ
من جر منہا شیئا خیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار اور کرتہ اور عمامہ جو شخص ان تینوں میں سے کسیکو لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا **ف** ازار
لٹکانا یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچا کرے کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ ازار سے بڑھ جاوے یا آستینیں بہت بڑی بڑی ہوں یا دامن ضرورت سے
زیادہ چوڑے ہوں عمامے کا لٹکانا یہ ہے کہ شملہ کو بہت لمبا چھوڑے کہ پیٹھ سے زیادہ سرین تک جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے
یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ کپڑا بیکار صرف ہوتا ہے اگر دوسرے بھائی مسلمان کو دیوے تو اسکا فائدہ ہو دوسرے یہ کہ جب ازار یا کرتہ ٹخنوں
سے نیچا ہو تو اکثر مٹی میں خراب ہوتا ہے اور کبھی آدمی چلنے میں الجھ کر گر پڑتا ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من جر ثوبہ من الخیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ فقال ابوبکر یا رسول اللہ ان احد شقی ازاری
یسترخی الا ان اتعاہد ذلک منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لست ممن یصنع ذلک خیلاء ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا
قیامت کے روز ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ میری ازار کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے بے اختیاری سے البتہ اگر میں اسکا خیال
رکھوں تو نہیں لٹکیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر اور غرور سے یہ کام کرتے ہیں **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا غرور اور تکبر ہے اگر کسی شخص کی نیت میں تکبر نہ ہو اور اسکا پاجامہ ٹخنوں سے نیچی ہو جاوے
تو گناہ کار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ احتیاط رکھے اور ٹخنوں سے نیچا نہ کرے۔ **ذیول النساء** عورتیں آنچل کتنا لٹکاویں **عن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ فقالت ام سلمۃ یا
رسول اللہ فکیف یصنع النساء بذیولہن قال یرخینہ شبرا قال قالت اذا تنکشف اقدامہن قال

تُرْخِيهِ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا اپنا
تکبر سے لٹکاوے اللہ تعالیٰ اوسکے طرف نہ دیکھے گا ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ پھر عورتیں کیا کریں اپنی دامنوں کو آپ نے فرمایا ایک
بالشت لٹکا دیں ام سلمہؓ نے کہا اون کے پانوں کھلجاوینگے آپ نے فرمایا اچھا ایک ہاتھ لٹکا دیں اس سے زیادہ نہ کریں
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُيُوْلَ النِّسَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ تُرْخِيْ ذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا عورتوں کے دامنوں کو آپ نے فرمایا ایک بالشت لٹکا دیں اونہوں نے
کہا کھلجاوے گا۔ آپ نے فرمایا ایک ہاتھ لٹکا دیں اس سے زیادہ نہ کریں عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
ذَكَرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَآءِ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَبْدُوَ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعٌ
لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازار کا ذکر کیا تو ام سلمہؓ نے کہا
پھر عورتیں کیا کریں آپ نے فرمایا ایک بالشت لٹکا دیں اونہوں نے کہا تب میں تو اون کے پانوں کھلجاوینگے آپ نے فرمایا تو ایک
ہاتھ سہی اس سے زیادہ نہ کریں عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَةُ مِنْ ذَيْلِهَا
قَالَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهَا ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت اپنا دامن کتنا لٹکاوے آپ نے فرمایا ایک بالشت اونہوں نے کہا اتنا تو کھلجاویگا آپ نے
فرمایا اچھا ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ کرے **النَّهْيُ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ** سارے بدن پر کپڑا لپیٹ لینا (اس طرح کہ ہاتھ پاؤں نہ
نکل سکیں) منع ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ
فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے (جیسے کتا بیٹھتا ہے دونوں پانوں سامنے کھڑے
کرکے سرین کو زمین پر رکھکر) جب شرمگاہ پر کچھ نہ ہو (کیونکہ اس میں ستر کھلجاتا ہے) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی حدیث جو اوپر گزری۔
النَّهْيُ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سارے بدن پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے (کیونکہ آدمی مثل قیدی کے ہو جاتا ہے جسکے ہاتھ پانوں بندھے
ہوں اور احتمال ہے کہ بیٹھنے میں گر پڑے) اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے **لُبْسُ الْعَمَائِمِ الْحَرْقَانِيَّةِ** کالا عمامہ
باندھنا عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْقَانِيَّةً ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے

مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے ف حرقانیہ حرق سے ہے یعنے جلے جیسی چیز کو انگار جلا دیوے تو وہ کالی ہو جاتی ہے اسی طرح عمامے کا رنگ تھا (زہر الربی)

لُبْسُ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ کالے رنگ کے عمامہ باندھنا

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا مکے میں داخل ہوئے بغیر احرام کے کالا عمامہ باندھے ہوئے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

اِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ دونوں مونڈھوں کے بیچ میں شملہ لٹکانا

عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ السَّاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ ترجمہ عمرو بن امیہ سے روایت ہے گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کا شملہ دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹک رہا تھا

اَلتَّصَاوِيْرُ تصویروں کا بیان

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا تصویر

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں پر کتا ہو یا مورت

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ کے دیکھنے کو گئے بیماری میں ان کے پاس سہل بن حنیف کو پایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو حکم کیا کہ ان کے نیچے سے بچھونا نکالے سہل نے کہا کیوں ابو طلحہ نے کہا اس میں مورتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے تم جانتے ہو سہل نے کہا آپ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کپڑے میں نقش ہوں مورتوں کے تو قباحت نہیں ابو طلحہ نے کہا ہاں لیکن مجھ کو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کی مورت نہ رکھوں ف امام محمد نے موطا میں لکھا کہ اگر تصویر کسی بچھونے میں ہو جو بچھایا جاوے یا تکیے پر ہو تو قباحت نہیں لیکن پردے پر منع ہے اسی طرح جو چیز لٹکائی جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عکسی اور دستی تصویریں جو صرف نقش ہوتے ہیں مکان میں لٹکانا یا لگانا منع ہے۔ اس زمانے میں دنیا داروں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ مکان کو تصویروں سے سجاتے ہیں گرچہ نقشی تصویر میں کچھ اختلاف بھی ہے لیکن پھر ایسے کام کو کرنا کیا ضرور ہے جس کی حرام ہونے کا خوف ہو اور جسمانی تصویر یعنی مجسم مورت کو رکھنا بالکل حرام ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ جب نقشی تصویر کو رکھنا لوگوں نے چھوڑ دیا تو اب یہ نوبت پہنچی ہے

کہ ہمارے زمانے کے مسلمان امیر اور نواب مجسم مورتیں بھی رکھنے لگے۔ اس مصلحت سے بالکل تصویر کو موقوف کرنا چاہیے مگر یہ بات
یاد رکھنی چاہیے کہ تصویر حیوان کی حرام ہے اور جو مکان یا باغ یا جھاڑ یا پہاڑ کی ہو تو کچھ قباحت نہیں عن ابی طلحة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة قال بسر ثم اشتكى زيد فعدناه فاذا
على بابه ستر فيه صورة قلت لعبيد الله الخولاني الم يخبرنا زيد عن الصورة يوم الاول قال
عبيد الله الم تسمعه يقول الا رقما في ثوب ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے
اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو۔ بسر جو راوی ہے اس حدیث کا اوس نے کہا زید بن خالد بیمار ہوئے ہم اون کے دیکھنے
کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس پر مورت تھی میں نے عبید اللہ سے کہا زید نے تصویر کے باب میں ہم سے کیا کہا
تھا پہلے روز عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا وہ اون نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کپڑے میں تصویر بنی ہو تو قباحت نہیں
عن علي قال صنعت طعاما فدعوت النبي صلى الله عليه وسلم فجاء فدخل فرأى سترا فيه تصاوير
فخرج وقال ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه تصاوير ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے میں نے کھانا تیار کیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا آپ تشریف لائے تو ایک پردہ دیکھا جس پر مورتیں تھیں آپ باہر چلے گئے اور فرمایا فرشتے اوس گھر میں
نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں عن عائشة قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجة ثم دخل
وقد علقت قراما فيه الخيل اولات الاجنحة قالت فلما رآه قال انزعيه ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پھر اندر آئے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں پردار گھوڑوں کی صورتیں بنی
ہوئی تھیں اوسکو دیکھا فرمایا نکال ڈال اوسکو عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان لنا ستر فيه
تمثال طير مستقبل البيت اذا دخل الداخل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة حوليه فاني
كلما دخلت فرأيته ذكرت الدنيا قالت وكان لنا قطيفة لها علم كنا نلبسها فلم نقطعه ترجمہ
ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر چڑیوں کی مورتیں تھیں جب کوئی اندر آتا تو پردہ سامنے
ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اسکو پلٹ دے کیونکہ میں جب اندر آتا ہوں اور اسکو دیکھتا ہوں دنیا
یاد آتی ہے اور ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر نقش تھے ہم اوسکو پہنا کرتے تھے اوسکو ہم نے کاٹا نہیں عن عائشة قالت
كان في بيتي ثوب فيه تصاوير فجعلته الى سهوة في البيت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي
اليه ثم قال يا عائشة اخريه عني فنزعته فجعلته وسائد ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میرے گھر میں
ایک کپڑا تھا جس پر مورتیں تھیں میں نے اوسکو روشندان پر لٹکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف نماز پڑھا کرتے
پھر فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اوسکو میں نے اوتار کر اوس کے تکیے بنا ڈالے عن عائشة انها نصبت سترا فيه
تصاوير فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزعه فقطعته وسادتين فقال رجل في المجلس حينئذ

يقال له ربيعة بن عطاء ان سمعت ابا محمد يعني القاسم عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يرتفق عليهما ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہون نے ایک پردہ لگایا جسمین مورتین تھین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اندر آئے اور اوسکو اوتار ڈالا پھر حضرت عائشہ نے اوسکو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے ایک شخص جو مجلس مین
حاضر تھا کہا مین ابو محمد یعنی قاسم سے سنا انہون نے حضرت عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ
لگاتے تھے اوسپر

ذکر اشد الناس عذابا

سب سے زیادہ سخت کن لوگون کو ہوگا عن عائشة قالت قدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم من سفر وقد سترت بقرام على سهوة لي فيه تصاوير فنزعه وقال اشد الناس
عذابا يوم القيمة الذين يضاهون بخلق الله ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفر سے تشریف لائے مین نے ایک پردہ لگایا تھا روشندان پر جسپر مورتین تھین آپ نے اوسکو اوتار ڈالا اور فرمایا سب سے زیادہ سخت
قیامت کے روز ان لوگون کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورت بناتے ہین یعنی جاندار کی عن عائشة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سترت بقرام فيه تماثيل فلما رآه
تلون وجهه ثم هتكه بيده وقال ان اشد الناس عذابا يوم القيمة الذين يشبهون بخلق الله ترجمہ
وہی اتنا زیادہ ہے کہ جب آپنے اوس پردے کو دیکھا تو آپ کا رنگ بدل گیا پھر اوسکو پھاڑ ڈالا اپنے ہاتھ سے

ما يخاف اصحاب الصور يوم القيامة

تصویر بنانے والون کو قیامت کے دن کیا عذاب ہوگا عن النضر بن انس
قال كنت جالسا عند ابن عباس فاتاه رجل من اهل العراق فقال اني اصور هذه التصاوير فما تقول فيها
فقال ادنه ادنه سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يقول من صور صورة في الدنيا كلف يوم القيامة
ان ينفخ فيها الروح وليس بنافخ ترجمہ نضر بن انس سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین
ایک شخص عراق کا رہنے والا آیا اور کہنے لگا مین تصویرین بناتا ہون تم کیا کہتے ہو انہون نے کہا نزدیک آ نزدیک مین نے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا مین کوئی صورت بناویگا قیامت کے روز اوسکو حکم ہوگا اوس مین
جان ڈالنے کا اور وہ جان ڈال نہ سکیگا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة
عذب حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ فيها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص صورت بناویگا اوس کو عذاب ہوگا یہانتک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان ڈال نہ سکیگا عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة كلف يوم القيامة ان ينفخ فيها الروح و
ليس بنافخ ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اصحاب
هذه الصور الذين يصنعونها يعذبون يوم القيمة يقال لهم احيوا ما خلقتم ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویر بنانے والے عذاب دیے جاوینگے قیامت کے روز اون سے

بنایا ہو گا جلاؤ جو تم نے بنایا ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ترجمہ حضرت عائشہ
سے ایسی ہی روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الَّذِينَ يُضَاهُونَ اللّٰهَ فِي خَلْقِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے اونہوں نے کہا سخت عذاب قیامت کو
ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کے مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں ذِكْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا سخت عذاب کس پر ہو گا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت عذاب سب لوگوں سے زیادہ قیامت کے
روز تصویر بنانیوالوں پر ہو گا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ أَدْخُلُ وَفِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَإِمَّا أَنْ تُقْطَعَ رُءُوسُهَا أَوْ تُجْعَلَ بِسَاطًا يُوطَأُ
فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت جبرئیل نے اجازت
مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا آؤ انہوں نے کہا کیونکر آؤں یہاں تو پردہ لٹک رہا ہے جس پر مورتیں
ہیں یا تو انکا سر کاٹ ڈالو یا بچھا ڈالو تا کہ روندا جاوے کیونکہ ہم فرشتے نہیں جاتے اوس گھر میں جہاں مورتیں ہوں -
اللُّحُفُ اوڑھنی کی چادریں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِنَا
قَالَ سُفْيَانُ مُلَاحِفِنَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے ہمارے اوڑھنے
کی چادروں میں صِفَةُ نَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
جوتی میں دو تسمے تھے ف یعنی ہر ایک جوتی میں ایک تسمہ میں انگوٹھا اور اوس کے پاس والی اونگلی رہتی اور دوسرے تسمے میں
باقی اونگلیاں عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ ترجمہ عمرو بن اوس
سے ایسی ہی روایت ہے ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ایک جوتی پہنکر چلنا منع ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُصْلِحَهَا
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی میں
نہ چلے جبتک اوسکو درست کر لے ف یعنی ایک پانوں میں جوتی ایک پانوں ننگا چلنا منع ہے کیونکہ اس سے پانوں نیچا
اونچا پڑتا ہے اور وہ مرض پیدا کرتا ہے اور برا بھی ہے عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ
يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرٰى حَتَّى يُصْلِحَهَا ترجمہ ابورزین سے روایت ہے

میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور کہتے تھے اے عراق کے رہنے والو تم سمجھتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا
ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میں گواہی دیتا ہوں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
جب تم میں سے کسی کے جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو دوسری جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اوس کو درست نہ کر لے **ما جاء**
فی الانطاع کہالوں پر بیٹھنا یا پسینا **عن** أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم اضطجع على نطع
فعرق فقامت أم سليم إلى عرقه فنشفته فجعلته في قارورة فرآها النبي صلى الله عليه وسلم
قال ما هذا الذي تصنعين يا أم سليم قالت أجعل عرقك في طيبي فضحك النبي صلى الله عليه وسلم
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر لیٹے آپ کو پسینا آیا تو ام سلیم اوٹھیں اور آپ کے
پسینے کو پونچھکر ایک شیشی میں بھرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا کرتی ہو اے ام سلیم انہوں نے کہا
یا رسول اللہ آپکا پسینا میں اپنی خوشبو میں شریک کرونگی اس لیے کہ آپکا پسینا خوشبودار ہوتا ہے یہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے **اتخاذ الخادم والمركب** نوکر رکھنا خدمت کے لیے اور سواری رکھنا **عن** سمرة بن
سهم رجل من قومه قال نزلت على أبي هاشم بن عتبة وهو طعين فأتاه معاوية يعوده فبكى أبو هاشم
فقال معاوية ما يبكيك أوجع يشئزك أم على الدنيا فقد ذهب صفوها قال كل لا ولكن رسول
الله صلى الله عليه وسلم عهد إلي عهدا وددت أني كنت تبعته قال إنه لعلك تدرك أموالا تقسم
بين أقوام وإنما يكفيك من ذلك خادم ومركب في سبيل الله فأدركت فجمعت ترجمہ سمرہ بن سہم
روایت ہے میں ابوہاشم بن عتبہ پاس گیا وہ وہاں مبتلا تھے اتنے میں معاویہ آئے اون کو دیکھنے کو ابوہاشم رونے لگے
معاویہ نے کہا کیوں روتے ہو کیا کچھ درد ہے یا دنیا کے لیے روتے ہو وہ تو اچھی گذری انہوں نے کہا کوئی بات نہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نصیحت کی تھی میں چاہتا تھا کہ اوسکی پیروی کرتا آپنے فرمایا تو بہت مال دیکھیگا جو لوگوں
کو بانٹے جاوینگے (یعنی غنیمت کا مال) مگر تجھے کفایت ہے ایک نوکر خدمت کے لیے اور ایک سواری جہاد کی راہ میں جانے کے لیے مگر میں
نے جو مال پایا تو جمع کیا **ف** یعنی کفایت سے زیادہ مال اکٹھا کیا اس لیے روتا ہوں دوسری حدیث میں ہے کہ دنیا اس
قدر کافی ہے کہ ایک مکان ہو رہنے کو اور ایک نوکر ہو خدمت کے لیے اور ایک سواری ہو اس سے زیادہ کی طمع کرنا بیفائدہ ہے
حلية السيف تلوار کا زیور **عن** أبي أمامة بن سهل قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله
عليه وسلم من فضة ترجمہ ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی **عن**
أنس قال كان نعل سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة وقبيعة سيفه فضة وما بين ذلك
حلق فضة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوبہی چاندی کی تھی اور اوسکی کٹوری بھی
چاندی کی تھی اور دونوں بیچ میں چاندی کے حلقے تھے **عن** سعيد بن أبي الحسن قال كانت قبيعة سيف رسول

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی

النَّهْيُ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ مِنَ الْأُرْجُوَانِ سرخ رنگ کی زین پوشونکی ممانعت

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ سَدِّدْنِي وَاهْدِنِي وَنَهَانِي عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ قَسِّيٌّ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْأُرْجُوَانِ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا اللہ مجھکو مضبوط کر اور راہ دکھلا اور منع کیا مجھکو میاثر پر بیٹھنے سے اور میاثر ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے جسکو عورتین بناتی تھین اپنے خاوندون کے لیے پالان پر ڈالنے کی لیے جیسی غوانی چادرین جو ریشمی ہوتی ہین)

الْجُلُوسُ عَلَى الْكَرَاسِيِّ کرسیون پر بیٹھنا

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰہِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰہُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّهَا ترجمہ حمید بن ہلال سے روایت ہے ابو رفاعہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ خطبہ پڑھتے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص مسافر آیا ہے وہ دین کو پوچھتا ہے اوس کو نہین معلوم دین کیا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور خطبہ چھوڑ دیا یہان تک کہ میرے پاس آئے اوسوقت ایک کرسی لائی گئی مین سمجھتا ہون اوس کے پائے لوہے کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر بیٹھے اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا تھا پھر آپ لوٹے اور خطبہ پورا کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضروری کام کے لیے خطبہ موقوف کر دینا برا نہین

اتِّخَاذُ الْقِبَابِ الْحُمْرِ سرخ خیمونکا استعمال

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ يَسِيرٌ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بطحا مین آپ ایک سرخ خیمے مین تھے اور تھوڑے آدمی آپ کے پاس تھے اتنے مین بلال آئے اور انہون نے اذان دی آپ اون کے منھ کی پیروی کرنے لگے (یعنی جو وہ کہتے تھے آپ بھی وہی کہتے جاتے)

تَمَّ كِتَابُ الزِّينَةِ مِنْ كِتَابِ الْمُجْتَبَى

كِتَابُ آدَابِ الْقُضَاةِ کتاب قاضیون کے تعلیم کی

فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِي حُكْمِهِ جو حاکم منصف ہو اوسکی تعریف

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالَى عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَلَى يَمِينِ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا قَالَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ اللہ جل جلالہ کے پاس نور کے منبرون پر ہونگے داہنی طرف خدا کے یعنی وہ لوگ جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر والون مین اور جن چیزون

ہین اون کو اختیار ہی۔ محمد نے اپنی روایت مین کہا کہ خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین ف یعنی کوئی خدا کو مخلوق کی
طرح نہ سمجھے جیسے مخلوق کا بایان ہاتھ کم طاقت کمزور ہوتا ہی داہنے ہاتھ کی نسبت ایسی ہی خدا کا بھی ہوگا اس لیے کہ یہ
عیب ہے اور خدا سب عیبون سے پاک ہی۔ اپنے حکم مین عدل کرتے ہین یعنی جب کوئی فیصلہ کرتے ہین تو انصاف سے
بغیر رعایت اور پاسداری کے اور انصاف کرتے ہین گھر والون مین یعنی بیبیون بچون مین غلامون لونڈیون مین

الإمام العادل — انصاف کرنیوالا بادشاہ

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سبعة يظلهم الله عز وجل يوم القيامة يوم لا ظل إلا ظله إمام عادل وشاب نشأ في عبادة الله عز وجل ورجل ذكر الله في خلاء ففاضت عيناه ورجل كان قلبه معلقا في المسجد ورجلان تحابا في الله عز وجل ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال إلى نفسها فقال إني أخاف الله عز وجل ورجل تصدق بصدقة فأخفاها لا تعلم شماله ما صنعت يمينه ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیون کو خدا اوس روز سایہ مین رکھیگا جسدن کسی کا سایہ نہوگا سوا اوس کے ایک
تو عادل بادشاہ کو دوسری اوس جوان کو جو اللہ کی عبادت مین بڑہتا جاوے تیسری اوس شخص کو جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد
کیا تو اوسکی آنکھین بھر آئین آنسو نکل پڑے (خدا کے ڈر سے یا اپنے گناہون کو یاد کر کے) چوتھی اوسکو جسکا دل مسجد مین لگا ہوا
ہے (کہ کب نماز کا وقت آوے اور مین جاؤن) پانچوین اون دو شخصون کو جو ایک دوسرے کو دوست رکہین خدا کے لیے (نہ دنیا
کی غرض کیواسطے) چھٹی اوسکو جسکو عہدہ والی خوبصورت عورت بلاوے (اپنے ساتھ برا کام کرنیکو) اور وہ خدا سے ڈر کر باز رہے
(نہ بدنامی کی خوف سے نہ عزت یا جان کے ڈر سے) ساتوین اوس شخص کو جسنے خدا کی راہ مین دیا اور ایسا چھپایا کہ بائین
ہاتھ کو معلوم نہوا کہ داہنے ہاتھ نے کیا کیا (یعنی کسی کو خبر نہ کی سوا خدا کے) ف ان مین سے کوئی ایک بات بھی نہین
کر سکتا جبتک اوسکے دل مین سچا اعتقاد اور پورا یقین خدا کا نہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اوس
سے عدل اور انصاف بھی نہین ہو سکتا وہ جب موقع ملیگا چوری اور خیانت کریگا رشوت لیگا ظلم کریگا کیا خوب کہا ہی خدا
ترسی سب نیکیون کی جڑ ہے۔ بیدین سے کبھی توقع خیر کی نرکھنا چاہیے

الإصابة في الحكم — اگر ٹھیک فیصلہ کرے

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب فله أجران وإذا اجتهد فأخطأ فله أجر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کوئی حکم کرے سوچ سمجھ کر پہر وہ حکم ٹھیک ہو تو اوسکو دوہرا ثواب ہی اور جو سوچے (اور اپنی
دانست مین انصاف کرے) لیکن وہ ٹھیک نہو تب بھی اوسکو اکہرا ثواب ہی ف اس وجہ سے کہ اوسنے اپنا کام ادا کیا
یہ ایک انسان کا یہہ فرض ہے کہ وہ سچائی ہی جسکو ٹھیک سمجھے اوسکو اختیار کرے پھر اگر اوسکے سمجھنے مین غلطی ہوئی تو مواخذہ
نہین ہے۔ مواخذہ اوس سے ہی جو ایک بات کو اپنی دانائی قوت سے غلط سمجھے پھر دنیاداری کے خیال سے یا مال یا جاہ کی طمع سے

اوسکو حق بتلاوے یا ایسا کوئی بہن خلقی ہی کرے تو خدا کی لعنت ایسے شخص پر جو نہ مرد ہو نہ زندگی کے لیے ہنی ہجی خوشی
میں خلل ڈالے اور زبان کے کہڑی ہی ہجر کے مرجکو وہ ہمیشہ کڑہی اپنی زندگی کو تلخ کرے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں حق کو
ناحق یا ناحق کو حق کہکر دنیا کماونگا دولت حاصل کرونگا تو ہمیشہ کے لیے خوشی ہوگی وہ بڑا بیوقوف کوتہ اندیش ہے خوشی وہی
جو ہمیشہ قائم رہے اور وہ نہیں ہوتی جبتک انسان اپنی ایمانی قوت سے جسکو حق سمجھتا ہے اوسکو حق کہے جسکو غلط سمجھتا ہو اوسکو
غلط کہے اب جو یہ خوشی دل کو پیدا ہوتی ہے کہ میں نے اچھا کام کیا خدا میرا مجھ سے خوش ہے یہی اصل خوشی ہے جو کبھی نہیں
ختم ہوتی ہے **باب** ترک استعمال من یحرص علی القضاء جو شخص قاضی بننے کی خواہش کرے وہ کبھی قاضی بنایا
جاوے **عن** ابی موسی قال اتانی ناس من الاشعریین فقالوا اذهب معنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فان لنا حاجة فذهبت معهم فقالوا یا رسول الله استعن بنا فی عملك قال ابو موسی فاعتذرت مما
قالوا واخبرت انی لا ادری ما حاجتهم فصدقنی وعذرنی فقال انا لا نستعین فی عملنا من سالنا ترجمہ
ابو موسیٰ سے روایت ہے میرے پاس اشعری لوگ آئے اور بولے ہم کو لے چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہمیں کام ہے میں
اونکے ساتھ گیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو کوئی کام دیجیے (یعنی کوئی عہدہ کوئی خدمت) یہ سنکر میں نے عذر کیا اس
بات سے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا تھا کہ یہ اس مطلب سے آتے ہیں ورنہ میں اپنے ساتھ نہ لاتا آپنے فرمایا تو سچ
کہتا ہے اور تیرا عذر قبول کیا پھر اون لوگوں کو جواب دیا کہ ہم سے جو کوئی کام مانگتا ہے ہم اوسکو کام پر نہیں کرتے (اس
خیال سے کہ وہ خیانت کریگا جب تو قاضی بننا چاہتا ہے ورنہ قاضی بننا ایسے مواخذہ کا کام ہے کہ ہر ایک مسلمان کو اوس سے
ڈرنا چاہیے خواہش کرنا کیسا) **عن** اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
الا تستعملنی کما استعملت فلانا قال انکم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض ترجمہ
اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھکو کوئی نہیں دیتے
فلانے شخص کو آپنے کام دیا ہے آپنے فرمایا میں تو انصاف سے لیاقت دیکھکر ہر ایک شخص کو کام دیتا ہوں لیکن میرے
بعد تم دیکھو گے کہ تمہاری اوپر اثرہ ہوگا (یعنی نالائق لوگوں کو کام ملیں گے اور جو مستحق ہونگے وہ محروم رہیں گے) اوسوقت
میں صبر کرنا یہانتک کہ مجھسے ملو گے قیامت کے روز حوض کوثر پر **النہی** عن مسألة الامارة حکومت کی خواہش کرنا **عن**
عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسأل الامارة فانك ان اعطیتها عن مسألة
وکلت الیها وان اعطیتها عن غیر مسألة اعنت علیها ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مت درخواست کرو حکومت کی اس لیے کہ اگر تجھے حکومت ملیگی مانگنے سے تو تو چھوڑ دیا جاویگا (یعنی پھر تجھے خدا
کی طرف سے تجھکو مدد نہ ہوگی) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انکم ستحرصون علی الامارة
وانها ستکون ندامة وحسرة یوم القیامة فنعمت المرضعة وبئست الفاطمة ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتے ہو حکومت کی حالانکہ قیامت کے روز وہ حسرت اور شرمندگی ہوگی
اچھی ہے وہ دودھ پلانے والی اور بری ہے وہ دودھ سے چھڑانے والی ف یعنی جب پہلے حکومت ملتی ہے تو بہت خوشی ہوتی ہے ایسا مزہ
ہوتا ہے جیسے بچے کو دودھ پلانے میں لیکن آخر جب حکومت جاتی رہتی ہے اور انسان کو اس کے بداعمالوں کی سزا ملتی ہے
تو اس وقت تکلیف ہوتی ہے جیسے بچے کو دودھ چھڑانے میں **اِسْتِعْمَالُ الشُّعَرَاءِ** اشعری لوگوں کو حکومت دینا عن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ
وَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتَّى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ

ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کچھ سوار بنی تمیم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ قعقاع
بن معبد کو حاکم بنائیے اور عمر نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو حاکم بنائیے پھر دونوں جھگڑنے لگے یہانتک کہ آوازیں انکی
بلند ہو گئیں تب یہ آیت اتری اے ایمان والو مت آگے بڑھو اللہ اور اسکے رسول کے سامنے یعنی اسکے فرمانے سے پہلے اپنی
رائے بیان نہ کرو یا اسکے حکم کو کاٹو نہیں) یہانتک کہ آیت ختم ہو گئی اس مضمون پر کہ اگر وہ لوگ صبر کریں تیرے باہر نکلنے تک تو ان
کے لیے بہتر ہو ف بعض لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وہ آنحضرت کے سامنے چلا کر بات کرتے یا جب آپ گھر میں ہوتے تو گلی
کوچے سے پکارتے اور صبر نہ کرتے کہ آپ خود باہر تشریف لاویں اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا جب یہ آیت اتری تو ابوبکر نے کہا
قسم خدا کی میں آپ سے بات نہ کرونگا مگر آہستہ سے اور حضرت عمر بھی آہستہ سے باتیں کرنا شروع کیں **اِذَا حَكَّمُوْا**
رَجُلًا فَقَضٰى بَيْنَهُمْ جب کسی کو پنچ کریں اور وہ فیصلہ کرے عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُمْ وَهُمْ يُكَنُّوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ
اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ قَالَ مَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ
وَمُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهٖ ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے
اس نے سنا اپنے باپ ہانی سے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اسکو ابو الحکم
(حکم اللہ کے ناموں میں سے ہے اسکے معنی ایسا حکم کرنیوالا جو ٹل نہ سکے) آپنے اسکو بلایا اور فرمایا کہ حاکم اللہ ہے اور حکم کرنا اسی کا کام
ہے پھر تیرا نام ابو الحکم کیوں ہے وہ بولا میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں جھگڑتے ہیں تو میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم
دیتا ہوں اس سے دونوں طرف کے لوگ راضی ہو جاتے ہیں آپنے فرمایا اس سے کیا بہتر ہے تیرے کتنے لڑکے ہیں اس نے کہا شریح اور عبداللہ
اور مسلم آپنے فرمایا بڑا کون ہے وہ بولا شریح آپنے فرمایا تو تیرا نام ابو شریح ہے پھر دعا کی اس کے لیے اور اس کے لڑکے کے لیے **النَّهْيُ**
عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَاءِ فِي الْحُكْمِ عورتوں کو حاکم بنانے کی ممانعت عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ھلک کسری قال من استخلفوا قالوا ابنتہ قال لن یفلح قوم ولوا امرھم
امرأۃ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے اللہ نے مجھکو بچایا ایک بات سے جو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تہی جب کسریٰ
(ایران کا بادشاہ) مرگیا تو آپ نے فرمایا اب کسکو بٹھایا لوگون نے کہا اوس کی بیٹی کو آپ نے فرمایا وہ قوم کبھی نہ بچیگی
گی جو اپنی حکومت عورت کے اختیار مین دیوے ف اسلیے کہ شخص حکومت مین اکثر مرد جاہل اور ناتربیت یافتہ
نکلتے ہین جنکی وجہ سے سلطنت تباہ ہو جاتی ہے پھر اگر عورت مقرر ہوگی جو مرد سے بھی کم عقل ہے تو سلطنت کیا خاک
چلیگی الحکم بالتشبیہ والتمثیل مثال دیکر ایک حکم نکالنا وذکر الاختلاف علی الولید بن مسلم
فی حدیث ابن عباس اور راویونکا اختلاف ولید بن مسلم پر ابن عباس کی حدیث مین عن الفضل بن عباس انہ کان
ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ النحر فاتتہ امرأۃ من خثعم فقالت یا رسول اللہ ان
فریضۃ اللہ عزوجل فی الحج علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یرکب الا معترضا
افاحج عنہ قال نعم حجی عنہ فانہ لو کان علیہ دین قضیتہ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے دسوین تاریخ صبح کو یعنی نحر کے روز اتنے مین ایک عورت آئی خثعم قبیلہ کی اور کہنے لگی
یا رسول اللہ اللہ کا فرض اوس کے بندون پر حج میری باپ پر اوس وقت ہوا جب بوڑھا ہے سواری بھی نہین کرسکتا مگر ٹیڑھے ہوکر
کیا مین اوسکے طرف سے حج کرون آپ نے فرمایا ہان حج کر اوسکے طرف سے اس لیے کہ اگر اوس کے اوپر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی (یہہ مثال دیکر
اپنی حج کا حکم کیا) عن ابن عباس ان امرأۃ من خثعم استفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والفضل ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ عزوجل فی الحج علی عبادہ ادرکت ابی
شیخا کبیرا لا یستطیع ان یستوی علی الراحلۃ فھل یجزئ وقال محمود فھل یقضی ان احج عنہ فقال
لھا نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس وقت فضل آپ کے ساتھ
سوار تھے یا رسول اللہ اللہ کا فرض حج اوس کے بندون پر ایسے وقت مین ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہو گیا ہے اونٹ پر جم نہین سکتا کیا اوس
کیطرف سے کافی ہوگا یا ادا ہوگا اگر مین حج کرون آپ نے فرمایا ہان عن عبد اللہ بن عباس قال کان الفضل بن عباس ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امرأۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل ینظر الیھا وتنظر الیہ ف
جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ
عزوجل علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک
فی حجۃ الوداع ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواصی مین سوار تھے
اتنے مین ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے کو فضل نے اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا اور عورت نے فضل کیطرف اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج اس وقت

مین ہو اکہ میرا باپ بوڑھا بہوتس ہی جو اونٹ پر ٹھہر نہین سکتا مین اوسکے طرف سی حج کرون آپنے فرمایا ہان یہ ذکر حجۃ الوداع سہے جسکی دوسری سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَرْكَبَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيهِ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاَخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَاَةً حَسْنَاءَ وَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ ترجمہ عبد اللہ عباس سے روایت ہی خثعم کی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض حج اوسکے بندون پر میری باپ پر اوس وقت ہوا جب بوڑھا پہوتس ہی اونٹ پر جم نہین سکتا کیا اوسکے طرف سی ادا ہو جاویگا اگر مین حج کرلون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان اتنے مین فضل اوس عورت کیطرف دیکھنے لگی وہ خوبصورت تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِي اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَاِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ اَنْ يَمُوتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيكَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا میری باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا پہوتس ہی اونٹ پر ٹھہر نہین سکتا اگر اوس کو باندہ دون تو ڈرتا ہون کہین نہ جاوے کیا مین اوس کیطرف سی حج کرون آپنے فرمایا دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا اور تو ادا کردیتا تو کافی ہوتا وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو حج کر اپنی باپ کے طرف سی وہ بھی اللہ کا قرض ہے ۔ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ اِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَاِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ اَنْ اَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اُمِّكَ ترجمہ فضل بن عباس سی روایت ہی وہ خود تہی پیچہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آتنی مین ایک مرد آیا اور بولا یا رسول اللہ میری مان بہت بوڑھی پہوتس ہی اگر مین اوس کو اونٹ پر سوار کرون تو تھم نہ سکیگی اگر باندہ دون تو ڈر ہے کہ مر جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ اگر تیری مان پر قرضہ ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو پہر حج کر اپنی مان کے طرفسی عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَاِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ اَحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيكَ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ بوڑھا پہوتس ہی حج نہین کرسکتا اگر مین اوسکو اونٹ پر سوار کرون تو تھم نہین سکتا آپنے فرمایا حج کر اپنی باپ کے طرف سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ يُجْزِئُ عَنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا پہوتس ہے

کیا میں اسکی طرف سے حج کرون آپنے فرمایا ہان تو دیکھ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا اور تو ادا کر دیتا تو کیا کافی نہ ہوتا

الحکم باتفاق اہل العلم علما جس امر پر اتفاق کرین اوس کے موافق حکم کرنا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

اَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَّلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ

ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا

فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ

فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ

رَاْيَهٗ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُّتَشَابِهَاتٌ

فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہی ایک روز لوگون نے عبد اللہ بن مسعود سے بہت باتین کین اونہون نے کہا ایک زمانہ ایسا تہا کہ ہم کوئی حکم نہین کرتے تہے نہ حکم کرنیکے لائق تہے پہر اللہ جل جلالہ نے ہماری قسمت مین لکہا تہا ہم اوس مرتبہ کو پہونچے جسکو تم دیکہتے ہو اب آج کے روز سے جس شخص کو تم مین سے فیصلہ کرنے کی ضرورت آپہونچے تو چاہیے کہ حکم دیوے اللہ کی کتاب کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین نہ ملے تو حکم دیوے اوس کے پیغمبر کے فیصلون کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین بہی نہ ہو اور اوس کے پیغمبر کے فیصلون مین بہی نہ ہو تو حکم دیوے نیکبخت لوگون کے فیصلے کے موافق (یعنی خلفای راشدین اور صحابہ کرام کے موافق) اگر وہ امر ایسا ہو جو نہ اللہ کی کتاب مین ملے نہ اوس کے رسول کے حکمون مین نہ نیک لوگون کے فیصلون مین تو اپنی عقل سے کام لیوے اور یہ نہ کہے مین ڈرتا ہون ڈرتا ہون اسلیے کہ حلال کہلا ہوا ہے اور حرام کہلا ہوا ہے (دونون اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول ؐ کی حدیث سے معلوم ہو سکتے ہین) البتہ ان دونون کے بیچ مین بعضے امر ہین جنمین شبہ ہی (نہ اوسکو حلال کہہ سکتے ہین نہ حرام) تو چہوڑ دے اوس کام کو جو شک مین ڈالے تجہکو اور کر وہ کام جس مین شک نہو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث جید ہی یعنی صحیح ہے **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب مسئلہ کتاب اور سنت مین اور اقوال صحابہ سے معلوم نہو سکے تو قیاس کرنا درست ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتٰى عَلَيْنَا

حِيْنٌ وَّلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ قَضَاءٌ بَعْدَ

الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ فَاِنْ

جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ

وَلَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ

مُّشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهٗ

فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ

الله ولا في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقض بما قضى به الصالحون فإن لم يكن في كتاب الله
ولا في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقض به الصالحون فإن شئت فتقدم وإن شئت
فتأخر ولا أرى التأخر إلا خيرا لك والسلام عليكم ترجمہ شریح نے حضرت عمرؓ کو لکھا اور مسئلہ پوچھا تھے
انھوں نے جواب میں لکھا تو فیصلہ کر اللہ کی کتاب کے موافق اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کے موافق اگر اوس میں بھی نہ ہو تو نیکوں کے حکم کے موافق اگر اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول کی سنت اور نیکوں کے حکم
میں بھی نہ ہو تو تیرا جی چاہے تو آگے بڑھ اور اپنی عقل کے موافق حکم کر اور تیرا جی چاہے تو پیچھے ہٹ رہ (یعنی کچھ حکم نہ دے) اور
میں سمجھتا ہوں کہ پیچھے ہٹنا تیرے لیے بہتر ہے ۔ **تأويل** قول الله عز وجل ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك
هم الكافرون اس آیت کی تفسیر ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون **عن** ابن عباس قال كانت ملوك
بعد عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم بدلوا التوراة والإنجيل وكان فيهم مؤمنون يقرءون التوراة
قيل لملوكهم ما نجد شتما أشد من شتم يشتمونا هؤلاء إنهم يقرءون ومن لم يحكم بما أنزل الله
فأولئك هم الكافرون وهؤلاء الآيات مع ما يعيبونا به في أعمالنا في قراءتهم فادعهم فليقرءوا
كما نقرأ وليؤمنوا كما آمنا فدعاهم فجمعهم وعرض عليهم القتل أو يتركوا قراءة التوراة والإنجيل
إلا ما بدلوا منها فقالوا ما تريدون إلى ذلك دعونا فقالت طائفة منهم ابنوا لنا أسطوانة ثم ارفعونا
إليها ثم أعطونا شيئا نرفع به طعامنا وشرابنا فلا نرد عليكم وقالت طائفة منهم دعونا نسيح في
الأرض ونهيم ونشرب كما يشرب الوحش فإن قدرتم علينا في أرضكم فاقتلونا وقالت طائفة
منهم ابنوا لنا دورا في الفيافي ونحتفر الآبار ونحترث البقول فلا نرد عليكم ولا نمر بكم وليس
أحد من القبائل إلا وله حميم فيهم قال ففعلوا ذلك فأنزل الله عز وجل ورهبانية ابتدعوها ما
كتبناها عليهم إلا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها والآخرون قالوا نتعبد كما تعبد
فلان ونسيح كما ساح فلان ونتخذ دورا كما اتخذ فلان وهم على شركهم لا علم لهم بإيمان الذين
اقتدوا به فلما بعث الله النبي صلى الله عليه وسلم ولم يبق منهم إلا قليل انحط رجل من صومعته
وجاء سائح من سياحته وصاحب الدير من ديره فآمنوا به وصدقوه فقال الله تبارك وتعالى
يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وآمنوا برسوله يؤتكم كفلين من رحمته أجرين بإيمانهم بعيسى وبا
التوراة والإنجيل وبإيمانهم بمحمد صلى الله عليه وسلم وتصديقهم قال يجعل لكم نورا تمشون
به القرآن واتباعهم النبي صلى الله عليه وسلم قال لئلا يعلم أهل الكتاب يتشبهون بكم أن لا يقدرون
على شيء من فضل الله الآية ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کئی بادشاہ ہوئے

جنہوں نے توراۃ اور انجیل کو بدل ڈالا یعنی اون دونوں کے خلاف کرنے لگے) اور کچھ لوگ ایماندار بھی تھے جو توراۃ اور انجیل کو پڑھا کرتے لوگوں نے اون بادشاہوں سے کہا اس سے زیادہ گالی جو یہ لوگ ہم کو دیتے ہیں کیا ہوگی یہ پڑھتے ہیں اس آیت کو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنے جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اوتارے کے موافق وہ کافر ہے اس قسم کی آیتیں اور اور جن سے ہماری کہ مونکا عیب نکلتا ہے یہ پڑھا کرتے ہیں تو حکم دو ان کو یہ بھی جسطرح ہم پڑھتے ہیں (یعنی ان آیتوں کو نکال ڈالیں یا بدل دیں) اور ایمان لاویں جسطرح ہم ایمان لائے بادشاہ نے اون لوگوں کو اکٹھا کیا اور اون سے کہا یا تو قتل ہو یا توراۃ اور انجیل کا پڑھنا چھوڑ دو البتہ جسطرح ہم نے بدل ہے اوسطرح سے چاہیے تو پڑھو اون لوگوں نے کہا اس سے مطلب کیا ہے ہمکو چھوڑ دو کچھ لوگوں نے اون میں سے کہا ہماری لیے ایک مینار بنوا دو پھر ہم کو اوسپر چڑھا دو اور کچھ کھانے پینے کو دیدو ہم کبھی تمھارے پاس نہ آوینگے (تاکہ تم کو ہمارا پڑھنا ناگوار ہو) بعضوں نے کہا ہم کو چھوڑ دو ہم سیاحی کرینگے اور جنگل میں چلے جاوینگے اور جنگلی جانوروں کی طرح کھاتے پیتے رہینگے اگر تم ہم کو بستی میں دیکھنا تو مار ڈالنا بعضوں نے کہا ہم کو جنگل بیابان میں گھر بنا دو ہم کنوئیں کھود لینگے اور ترکاریاں بو دینگے نہ تمھارے پاس آوینگے نہ تمپر سے ہوکر گذرینگے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جسکا کوئی رشتہ دار ان لوگوں میں نہ ہو آخر اونہوں نے ایسا ہی کیا اونہی لوگوں کے شان میں اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری رہبانیۃ ابتدعوہا اخیر تک یعنی اس قسم کی درویشی اونہوں نے خود نکالی ہم نے اونکو حکم نہیں کیا تہا اسکا پہر اوسکو بھی جیسا چاہیے ویسا نہ کرسکے بعضے لوگ زبان سے کہنے لگے ہم بھی ویسی ہی عبادت کرینگے جیسے فلان شخص کرتا ہے اور اوسی طرح جنگل کی سیر کرینگے جیسے فلانے نے کی اور ویسا ہی گہر بنا دینگے جیسے فلان نے بنایا لیکن وہ شرک میں گرفتار تھے اور جنکی پیروی کا دم بہرتے تھے اون کے ایمان سے آگاہ نہ تھے جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا تو اون میں سے تہوڑے لوگ باقی تھے کوئی اپنی عبادت خانے سے اوترا اور کوئی جنگل سے آیا کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا کہا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یوتکم اخیر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغمبر پر وہ تم کو دونا حصہ اپنی رحمت کا دیگا ایک تو حضرت عیسی اور توراۃ اور انجیل پر ایمان لانیکا ثواب دوسری حضرت محمد پر ایمان لانے اور اونکو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے لیے ایک روشنی دیگا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی پہر کہا یہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے حضرت محمد اور قرآن پر) وہ جان لیوین کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کرسکینگے)

الحکم بالظاہر

قاضی ظاہر شریعت پر حکم کرتا ہے ف لیکن باطن کا علم خدا کو ہی ہے اگر کوئی جہوٹا ہے اور اوس نے قاضی کے سامنے مقدمہ جیت لیا تو جو مال اوس نے لیا وہ قاضی کے فیصلے سے اوس کے لیے حلال نہ ہوگا بلکہ خدا کا گنہگار رہیگا

عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فمن

تقضيت له من حق اخيه شيئا فلا ياخذه فانما اقطع له قطعة من النار ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے سامنے مقدمہ لاتے ہو میں تو آدمی ہوں شاید تم کوئی کی زبان اور دلیل زیادہ ہو اگر میں اوسکے بہائی کا حق دلا دوں تو وہ نہ لیوے اور یہ سمجھے کہ میں نے ایک ٹکڑا انگار کا اوسکو دلا دیا

حكم الحاكم بعلمه

حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے

عن ابي هريرة يحدث به عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال و قال بينما امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احداهما فقالت هذه لصاحبتها انما ذهب بابنك وقالت الاخرى انما ذهب بابنك فتحاكمتا الى داود عليه السلام فقضى به للكبرى فخرجتا الى سليمان بن داود فاخبرتاه فقال ائتوني بالسكين اشقه بينهما فقالت الصغرى لا تفعل يرحمك الله هو ابنها فقضى به للصغرى قال ابو هريرة والله ما سمعت بالسكين قط الا يومئذ ما كنا نقول الا المدية ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں ایک جگہ تہیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تہا اتنے میں بہیڑیا آیا اور ایک کے بچے کو اوٹہا لے گیا جسکا بچہ لیگیا وہ دوسری سے کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا اور دوسری کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام پاس گئیں جھگڑا فیصل کرانیکو انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا بعد اوسکے وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام پاس گئیں اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا ایک چھری لاؤ میں بچہ کو کاٹکر دو حصے کر دونگا یہ سنکر چہوٹی عورت بولی نہیں ایسا مت کرو اللہ تم پر رحم کرے وہ بڑی کا بچہ ہے حضرت سلیمان نے یہ سنکر وہ بچہ اوس چہوٹی عورت کو دلا دیا کیونکہ اوسکی شفقت اور محبت سے معلوم ہو گیا کہ اوسی کا بچہ ہے ابوہریرہ نے کہا چھری کا نام سکین ہمنے کبھی نہیں سنا تہا ہم تو اوسکو مدیہ کہا کرتے

السعة للحاكم في ان يقول للشيء الذي لا يفعله افعل ليستبين الحق

حاکم کو اس بات کی گنجایش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن حق کے ظاہر ہونے کے لیے کہے میں کرونگا

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال خرجت امرأتان معهما صبيان لهما فعدا الذئب على احدهما فاخذ ولدها فاصبحتا تختصمان في الصبي الباقي الى داود عليه السلام فقضى به للكبرى منهما فمرتا على سليمان فقال كيف امركما فقصتا عليه فقال ائتوني بالسكين اشق الغلام بينهما فقالت الصغرى اتشقه قال نعم فقالت لا تفعل حظي منه لها قال هو ابنك فقضى به لها ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں نکلیں ان کے ساتھ ان کے بچے تھے ایک کے بچے پر بھیڑیے نے حملہ کیا اور لے گیا پھر دونوں اوس لڑکے کے لیے جو باقی تہا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام پاس آئیں انہوں نے بڑی عورت کو دلا دیا حالانکہ اوس کا لڑکا نہ تھا پھر وہ دونوں حضرت سلیمان پر گزریں انہوں نے حال پوچھا عورتوں نے بیان کیا حضرت سلیمان نے فرمایا میرے پاس چھری لاؤ میں بچے کی دو حصے کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی کیا آپ اوسکو کاٹیں گے حضرت سلیمان نے فرمایا ہاں حالانکہ آپکا قصد کاٹنے کا نہ تہا مگر حق ظاہر کرنے کے لیے ایسا فرمایا وہ بولی جانے دیجیے میرا حصہ اوسی کو دیجیے حضرت سلیمان نے کہا جا

تیرا بیٹا ہی پھر اوسی کو دلا دیا **نقض الحاکم ما یحکم به غیره ممن هو مثله او اجل منه** ایک حاکم اپنے
برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجے والے کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اوس میں غلطی معلوم ہو۔ عن ابی هریرة عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال خرجت امرأتان معهما ولداهما فاخذ الذئب احدهما فاختصمتا فی الولد
الی داود النبی صلی الله علیه وسلم فقضی به للکبری منهما فمرتا علی سلیمان علیه السلام فقال کیف
قضی بینکما قالت قضی به للکبری قال سلیمان اقطعه بنصفین لهذه نصف و لهذه نصف
قالت الکبری نعم اقطعوه فقالت الصغری لا تقطعه هو ولدها فقضی به للتی ابت ان یقطعه ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے دو عورتیں نکلیں اون کے ساتھ اون کے لڑکے بھی تھے بھیڑیا آیا اور ایک کو لے گیا وہ دونوں جھگڑتی
ہوئیں حضرت داؤد پیغمبر کے پاس گئیں اونہوں نے بڑی کو دلا دیا پھر وہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس گئیں اونہوں نے
پوچھا داؤدؑ نے کیا فیصلہ کیا عورتوں نے کہا بڑی کو دلا دیا حضرت سلیمانؑ نے کہا میں تو اس کو کاٹ کر دو ٹکڑے
ہوں گا آدھا اسکو اور آدھا اوسکو بڑی عورت بولی اچھا کاٹ دو چھوٹی بولی مت کاٹو وہ اوسی کا لڑکا ہے پھر حضرت
سلیمان نے وہ لڑکا اوس عورت کو دلا دیا جسنے کاٹنے سے منع کیا تھا **ف** نووی نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ سلیمانؑ
نے حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ کیونکر توڑا اوسکا جواب کئی طرح سے ہے ایک یہ کہ داؤدؑ نے قطعی فیصلہ
نہیں کیا تھا بلکہ اپنی رائے ظاہر کی تھی دوسری یہ کہ داؤدؑ نے فیصلہ بطور حاکمانہ نہیں کیا تھا بلکہ فتوی کے طور پر تھا
تیسری یہ کہ اون کی شریعت میں فیصلہ فسخ کرنا درست ہوگا مترجم کہتا ہے کہ حضرت سلیمان نے حضرت داؤدؑ کے فیصلے
کو جو محض رائے سے تھا نہ وحی سے غلط سمجھا اور اسی واسطے اوس کو فسخ کیا پر ایک حاکم کو یہ بہتر ہے کہ اگر وہ دوسرے حاکم کا جو
برابر کا ہے خواہ اعلیٰ غلط فیصلہ دیکھے تو اوسکو فسخ کرے **باب الرد علی الحاکم اذا قضی بغیر الحق** جب حاکم ناحق
فیصلہ کرے تو اوسکو رد کرنا درست ہے عن ابن عمر قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمة
فدعاهم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبأنا صبأنا وجعل خالد قتلا واسرا قال فدفع
الی کل رجل اسیره حتی اذا اصبح یوما امر خالد بن الولید ان یقتل کل رجل منا اسیره فقال ابن عمر فقلت
والله لا اقتل اسیری ولا یقتل احد وقال بشر من اصحابی اسیره قال فقدمنا علی النبی صلی الله علیه وسلم
فذکر له صنیع خالد فقال النبی صلی الله علیه وسلم ورفع یدیه اللهم انی ابرأ الیک مما صنع خالد
قال زکریا فی حدیثه فذکر وفی حدیث بشر فقال اللهم انی ابرأ الیک مما صنع خالد مرتین ترجمہ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ (ایک قبیلہ ہے) کے پاس بھیجا
اونہوں نے بلایا اون کو اسلام کی طرف مگر وہ اچھی طرح یہ نہ کہہ سکے ہم مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدلا
خالد نے اونکو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا پھر ہر ایک شخص کو اوسکا قیدی سپرد کر دیا جب صبح ہوئی تو خالد نے حکم دیا

ہر شخص کو اپنی قیدی کو قتل کریگا عبد اللہ بن عمر نے کہا قسم خدا کی میں اپنے قیدی کو قتل نہ کرونگا اور نہ کوئی میرے لوگوں میں سے اپنی قیدی کو قتل کریگا (تو خالد کے حکم کو جو ناحق تہا رد کر دیا) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا جو خالد نے کیا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ میں الگ ہوں اس کام سے جو خالد نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپنے دوبار یہی فرمایا (یعنی خالد کے فعل کا مواخذہ مجھسے نکر کیونکہ میرے حکم سے انہوں نے یہ کام نہیں کیا)

ذِكْرُ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَجْتَنِبَهُ حاکم کو کن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي سِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا مجھسے عبید اللہ بن ابی بکرہ کو جو قاضی تہے سجستان کے کہ مت حکم کر دو شخصوں کے بیچ میں جب تو غصے ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مت حکم کرے کوئی دو شخصوں میں جب غصے ہو **ف** کیونکہ غصے میں عقل درست نہیں رہتی فیصلہ ناحق ہوگا)

اَلرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْأَمِينِ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ جو حاکم امین ہو (اور اوس کو اپنے نفس پر بھروسا ہو کہ وہ حق سے تجاوز نہ کریگا) تو وہ غصے کیحالت میں حکم کرسکتا ہے

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ فِيهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَأَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْقِصَّةِ ترجمہ زبیر بن عوام نے ایک مرد انصاری سے جھگڑا کیا پانی کے بہاؤ میں حرہ پر (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینے میں) دونوں اوس پانی سے کہجور کے درختونکو سینچتے تہے انصاری کہتا تہا پانی بہنے دو وہ چلا جاہے زبیر نے اوسکو نہ مانا (کیونکہ وہ چاہتے تہے کہ پانی اپنے درختوں کو پہلے ہو سکے موافق روک رکہیں پہر چہوڑ دیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر پانی اپنے درختونکو دیدے پہر چہوڑ دے اپنے ہمسایہ کیطرف یہ سنکر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپکی پہوپہی کے بیٹے ہیں (اس لیے آپنے اون کی رعایت کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصے سے) آپنے فرمایا اے زبیر پانی پلا درختوں کو پہر روک رکہ پانی کو یہانتک کہ درختوں کی مینڈوں کے برابر چڑہ جاوے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو اونکا پورا حق دلایا اور پہلے

آپنے جو حکم دیا تہا زبیر کو اسمین انصاری کو فائدہ تہا اور زبیر کا بھی کام چلتا تہا لیکن جب انصاری نے آپ کو غصہ کر دیا تو
آپ نے زبیر کا پورا حق دلوا دیا صاف صریح حکم دیکر (چونکہ آپ امین تہے اور غصہ مین بہی حق سے تجاوز نکرتے اس لیے
آپنے غصے کیحالت مین حکم دیا اور کسی شخص کے لیے درست نہین) زبیر نے کہا مین سمجہتا ہون یہ آیت اسی باب
مین اتری فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم یعنے قسم تیرے رب کی وہ کبھی مسلمان نہ ہون گے جبتک اپنی
جہگڑون مین تمہاری حکومت قبول نکرین پہر جو تو حکم دیوے اوس سے تنگ دل نہون اور بلا عذر مان لیوین (اس
حدیث کے دو راوی مین ایک نے دوسری سے زیادہ قصہ بیان کیا ہے) **الحاکم یحکم فی داره** (اپنے گہر مین حکم کرنا) عن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ تَقَاضَی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا کَانَ عَلَیْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهُمَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ بَیْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَیْهِمَا فَکَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰی یَا کَعْبُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَیْنِکَ هٰذَا وَاَوْمَأَ اِلَی الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ ترجمہ کعب نے اپنی قرض کا تقاضا کیا
ابن ابی حدرد سے اور دونون کی آوازین بلند ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہر مین سے سنا آپ دروازے کی اور پردہ
اٹہایا اور پکارا ای کعب وہ بولے حاضر ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اپنا آدہا قرض معاف کر دے کعب نے کہا مین نے معاف کیا پہر آپ نے
ابن ابی حدرد سے کہا اوٹھ قرض ادا کر **الاستعداء** (فریاد چاہنا) عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ قَدِمْتُ
مَعَ عُمُوْمَتِیْ الْمَدِیْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِیْطَانِهَا فَفَرَکْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ کِسَائِیْ
وَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعْدِیْ عَلَیْهِ فَاَرْسَلَ اِلَی الرَّجُلِ فَجَاؤُا بِهٖ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی
هٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِیْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَفَرَکَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا
عَلَّمْتَهٗ اِذْ کَانَ جَاهِلًا وَلَا اَطْعَمْتَهٗ اِذْ کَانَ جَائِعًا اُرْدُدْ عَلَیْهِ کِسَاءَهٗ وَاَمَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِوَسْقٍ اَوْ نِصْفِ وَسْقٍ ترجمہ عباد بن شرحبیل سے روایت ہے مین اپنی چچاون کے ساتہ مدینہ مین آیا تو ایک باغ مین گیا
اور وہان کے ایک بالی لیکر مین نے مل ڈالی اتنے مین باغ والا آیا اور میرا کمل چہین لیا اور مجہکو مارا مین رسول اللہ صلعم پاس آیا
اور آپ سے فریاد کی اپنی باغ والے کو بلا بہیجا اور پوچہا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا یا رسول اللہ یہ میرے باغ مین آیا اور ایک بالی
توڑ لیکر ملڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہین جانتا تہا تو تو نے سکہایا کیون نہین اور جو وہ بہوکا تہا تو تو نے
کہلایا کیون نہین جا اوسکا کمل پہیر دے پہر مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدہا وسق دینے کا حکم کیا (وسق
ساٹہ صاع کا ہوتا ہے) **صون النساء عن مجلس الحکم** عورتون کو عدالت مین لانے سے بچانا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ
اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِیْ فِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا
فَزَنٰی بِامْرَأَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِیَةٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ

أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَغَرَّبَهُ عَامًا
وَأَمَرَ أُنَيْسًا أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد سے
روایت ہے دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نے کہا یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ مین موافق اللہ
کی کتاب کے اور دوسرے نے کہا جو زیادہ سمجھدار تھا ہان یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے بات کرنے کی میرا بیٹا اسکے یہان نوکر
تھا تو اوس نے زنا کی اسکی عورت سے لوگون نے مجھ سے کہا تیرے بیٹے کو پتھرون سے مار ڈالنا چاہیے مین نے سو بکریان اور ایک
لونڈی بدلے مین دیکر چھڑایا پھر مین نے علم والون سے پوچھا اونھون نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑنا ہے اور ایکسال کے لیے ملک
باہر ہونا تھا اور اوسکی عورت کو پتھرون سے مار ڈالنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے قبضے مین میری جان ہے
مین تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا تیری بکریان اور لونڈی تجھکو پھیر دین گی اور اوس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے
اور ایکسال کیواسطے جلاوطن کیا اور انیس کو حکم دیا کہ دوسرے شخص کی جورو کے پاس جاوے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اوس کو پتھرون سے
مار ڈالے (لیکن الصیاف کی مجلس مین اوس عورت کو طلب نہین کیا) اوس نے اقرار کیا پھر وہ رجم کی گئی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ
عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَكَأَنَّهُ أُخْبِرَ أَنَّ عَلَى ابْنِهِ الرَّجْمَ فَافْتَدَى مِنْهُ
ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ
وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ
فَرَجَمَهَا ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے اونھون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا مین آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہون آپ فیصلہ کیجیے ہمارا اللہ کی کتاب کے موافق پھر اوسکا مقابل
اوٹھا وہ اوس سے زیادہ سمجھدار تھا وہ بولا سچ کہتا ہے اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجیے آپ نے فرمایا کہہ وہ بولا میرا بیٹا اس کے
یہان مزدوری کرتا تھا تو اس کی عورت سے زنا کی مین نے سو بکریان اور ایک خادم دیکر اوس کو چھڑایا اس لیے کہ مجھ سے لوگون نے
کہا تھا کہ تیرے بیٹے پر رجم (پتھرون سے مار ڈالنا) ہے تو مین نے فدیہ دیا پھر مین نے کئی علم والون سے پوچھا اونھون نے کہا تیرے
بیٹے کو تو سو کوڑے پڑنا چاہیے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے
ہاتھ مین میری جان ہے مین تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا لیکن سو بکریان اور خادم تو پھر لے لے پھر اوسکے دوسرے
بیٹے کو سو کوڑے پڑین گے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر ہونا ہوگا اور صبح کو انیس دوسرے کی عورت پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اوس کو سنگسار کر

بہتر دن سحر ڈال صبح کو جنہیں پاس گئے اوس نے اقرار کیا انہوں نے رجم کر ڈالا **توجیه الحاکم الی من اخبر انه**
زنی حاکم کا بلا بھیجنا اوس شخص کو جسنے زنا کی ہو عن ابی امامة بن سهل بن حنیف ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بامرأة
قد زنت فقال ممن قال من المقعد الذی فی حائط سعد فارسل الیه فاتی به محمولا فوضع بین یدیه فاعترف
فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم باثکال فضربه ورحمه لزمانته وخفف عنه ترجمہ ابو امامہ بن سہل
بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک عورت کو لیکر آئے جسنے زنا کرائی تھی آپنے فرمایا کس شخص نے
اس کے ساتھ زنا کی لوگوں نے کہا اوسی لنجے (اپاہج) نے جو سعد کے باغ میں رہتا ہے آپنے اوسکو بلوایا لوگ اوسکو اوٹھاکر لائے
آپنے کھجور کی خوشے منگوائے اوس سے اوسکو مارا (ایک ہی دفعہ ایسی خوشی سے مارا جس میں سو ٹہنیاں تہین) اور تخفیف کے
اوسپر ہوئی یہ کہ وہ اپاہج اور ضعیف تھا اگر وہ درّے لگتے تو اوسکو مرجانے کا ڈر تھا **مصیر الحاکم الی رعیته**
للصلح بینهم حاکم کا خود جانا رعیت کی بیچ میں صلح کرانے کو عن سهل بن سعد الساعدی یقول وقع بین حیین
من الانصار کلام حتی تراموا بالحجارة فذهب النبی صلی الله علیه وسلم لیصلح بینهم فحضرت الصلوة فاذن
بلال وانتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم فاحتبس فاقام الصلوة وتقدم ابو بکر رض فجاء النبی صلی
الله علیه وسلم وابو بکر یصلی بالناس فلما رآه الناس صفحوا وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوة فلما
سمع تصفیحهم التفت فاذا هو رسول الله صلی الله علیه وسلم اراد ان یتأخر فاشار الیه ان اثبت فرفع
ابو بکر رض یعنی یدیه ثم نکص القهقری وتقدم رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی فلما قضی
رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوة قال ما منعك ان تثبت قال ما کان الله لیری ابن ابی قحافة بین یدی
نبیه ثم اقبل علی الناس فقال ما لکم اذا نابکم شیء فی صلوتکم صفحتم ان ذلك للنساء من نابه شیء فی
صلوته فلیقل سبحان الله ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے انصار کے دو قبیلوں میں سخت گفتگو ہوئی یہانتک
کہ پتھر چلے آپس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اون دونوں میں صلح کرانے کو اتنے میں نماز کا وقت آگیا بلال نے
اذان دی اور آپکا انتظار کیا لیکن آپ وہین ٹہر رہے یہانتک کہ تکبیر ہوئی اور ابو بکر آگے بڑہے نماز پڑھانے کو پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے جب لوگوں نے آپکو دیکھا تو دستک دی ابو بکر نماز میں کسی اور طرف خیال
نہیں کرتے تھے لیکن جب سب کی دستک کی آواز سنی تو نگاہ پھیر کر دیکھا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں
انہوں نے ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا آپنے اشارہ فرمایا اپنی جگہہ پر رہو ابو بکر نے دونو ہاتھ اوٹھائے (اور خدا کا شکر ادا کیا)
پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو بکر سے
فرمایا تم اپنی جگہہ پر کیوں نہیں رہے اونہوں نے کہا یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ اللہ جل جلالہ ابو قحافہ کے بیٹے کو (ابو قحافہ ابو بکر رض
کے باپ کا نام تھا) اپنے پیغمبر کے آگے دیکھے پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے جب نماز میں کوئی حادثہ ہوتا ہے

آتیاں بجاتے سو یہ عورتوں کے لیے چاہیے جس شخص کو کوئی بات پیش آوے نماز میں تو سبحان اللہ کہے **اشارة**
الحاکم علی الخصم حاکم احد الفریقین کو (یعنی مدعی یا مدعا علیہ کو) صلح کر لینے کی لیے اشارہ کر سکتا ہے **عن کعب بن مالک**
انہ کان لہ علی عبد اللہ بن ابی حدرد الاسلمی یعنی دینا فلقیہ فلزمہ فتکلما حتی ارتفعت الاصوات
فمر بہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا کعب فاشار بیدہ کانہ یقول النصف فاخذ نصفا مما
علیہ وترک نصفا ترجمہ کعب بن مالک کا قرض عبد اللہ بن ابی حدرد پر آتا تھا انہوں نے راہ میں اسکو دیکھا تو پکڑا اور
باتوں میں آوازیں بلند ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس سے گزرے آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی آدھا لینے کا انہوں نے
آدھا لے لیا اور آدھا معاف کر دیا **اشارة الحاکم علی الخصم بالعفو** حاکم معاف کر دینے کی اشارت کر سکتا ہے **عن**
وائل قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جاء بالقاتل یقودہ ولی المقتول فی نسعة فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولی المقتول اتعفو قال لا قال فتاخذ الدیة قال لا قال فتقتلہ
قال نعم قال اذہب بہ فلما ذہب فولی من عندہ دعاہ فقال اتعفو قال لا قال فتاخذ الدیة
قال لا قال فتقتلہ قال نعم قال اذہب بہ فلما ذہب فولی من عندہ دعاہ فقال اتعفو قال لا
قال فتاخذ الدیة قال لا قال فتقتلہ قال نعم قال اذہب بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عند ذلک اما انک ان عفوت عنہ یبوء باثمہ واثم صاحبک فعفا عنہ وترکہ فانا رایتہ یجر نسعتہ
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا جب مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی میں کھینچتا
ہوا لایا آپنے مقتول کے وارث سے فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں پھر آپنے فرمایا تو دیت لیگا وہ بولا نہیں آپنے فرمایا
تو بدلہ لیگا وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اسکو (اور قتل کر) جب وہ چلا پیٹھ موڑ کر تو پھر آپنے اسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرتا
ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا تو خون کا بدلا لیگا وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اسکو جب
لیکر چلا اور پیٹھ کی آپکی طرف پھر آپنے اسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے وہ بولا
نہیں تب آپنے فرمایا تو قتل کریگا اسکو وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اسکو پھر آپنے فرمایا اگر تو اوس کو معاف کر دے تو یہی
اور تیرے ساتھی کے جسکو اس نے مارا ہے دونوں کے گناہ سمیٹ لیگا یہ سنکر اوس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے
دیکھا وہ اپنی رسی کھینچتا تھا **اشارة الحاکم بالرفق** پہلے حاکم نرمی کی لیے حکم دے سکتا ہے **عن عبد اللہ بن الزبیر**
ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج الحرة التی یسقون بہا النخل
فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ فاختصموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان
ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع

إلى الجدر فقال الزبير إني أحسب أن هذه الآية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون الآية ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پانی کے بہاؤ میں جس سے کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو چلا جاوے گا زبیر نے نہ مانا (جب تک اپنے درختوں کو اچھی طرح پانی نہ پلا دے) آخر جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے (پہلے نرم حکم دیا اور زبیر کو اونکا پورا حق نہ دلایا) فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا دے پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کی طرف یہ سنکر انصاری غصے ہوا اور کہا یا رسول اللہ اسلئے کہ زبیر آپکے پھوپھی کے بیٹے تھے آپکے چہرہ کا رنگ بدل گیا پھر آپنے زبیر سے (سختی کی اور جو انصاف حکم چاہیے تھا وہ دیا) پھر فرمایا اے زبیر پانی پلا درختوں کو پھر پانی روک رکھ یہانتک کہ تھالوں کی مینڈھوں تک آجاوے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آیت اسی بات میں اتری ہے۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک اخیر تک (جسکے معنی اوپر گزر چکے)

شفاعۃ الحاکم للخصوم قبل فصل الحکم مقدمہ فیصل کرنے سے پہلے حاکم سفارش کر سکتا ہے

عن ابن عباس أن زوج بريرة كان عبدا يقال له مغيث كأني أنظر إليه يطوف خلفها يبكي ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم للعباس يا عباس ألا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثا فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم لو راجعتيه فإنه أبو ولدك قالت يا رسول الله أتأمرني قال إنما أنا شفيع قالت فلا حاجة لي فيه ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے بریرہ (جسکو حضرت عائشہ نے خرید کرکے آزاد کیا تھا) کا خاوند غلام تھا اس کا نام مغیث تھا گویا میں اوس کو دیکھ رہا ہوں وہ اوس کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا اور روتا جاتا تھا آنسو اوس کی ڈاڑھی پر بہتے تھے (اسلیے کہ بریرہ اوس سے جدا ہونا چاہتی تھی اور اوس کو اختیار حاصل ہوا تھا اسکا بوجہ آزادی کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا اے عباس تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو بریرہ کے ساتھ ہے اور بریرہ کی نفرت سے جو مغیث سے ہے پھر آپنے بریرہ سے فرمایا اگر تو پھر چلی جاوے مغیث کے پاس (تو بہتر ہے) وہ تیرے بچے کا باپ ہے بریرہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھکو حکم کرتے ہیں (کہ تو ضرور ماننا پڑیگا) آپنے فرمایا نہیں میں تو سفارشی ہوں بریرہ نے کہا تب مجھکو اوس کی احتیاج نہیں ہے

منع الحاكم رعيته من إتلاف أموالهم وبهم حاجة إليه اگر کسی شخص کو مال کی احتیاج ہو اور وہ اپنا مال تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے

عن جابر بن عبد الله قال أعتق رجل من الأنصار غلاما له عن دبر وكان محتاجا وكان عليه دين فباعه رسول الله صلى الله عليه وسلم بثمان مائة درهم فأعطاه فقال اقض دينك وأنفق على عيالك ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری نے جو محتاج تھا اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور قرضدار بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوس کے آزادی کو لغو کر کے) اوس غلام کو آٹھ سو درہم کو بیچا اور فرمایا اپنا قرض ادا کر اور اپنے بال بچوں پر خرچ کر

القضاء في قليل المال وكثيره تھوڑا اور بہت مال دونوں برابر ہیں

عن أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اقتطع حق امرئ مسلم بيمينه فقد أوجب

الله له النار وحرم عليه الجنة فقال له رجل وإن كان شيئا يسيرا يا رسول الله قال وإن كان قضيبا من

أراك ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا حق لیوے قسم کہا کر تو اللہ نے اوس کے

لیے دوزخ واجب کردی اور جنت اوس کے لیے حرام کردی ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی چیز ہو آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کی

ایک ٹہنی ہو **قضاء الحاكم على الغائب إذا عرفه** جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہو تو اوس پر فیصلہ

کرنا درست ہے **عن** عائشة قالت جاءت هند إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن

أبا سفيان رجل شحيح ولا ينفق علي وولدي ما يكفيني أفآخذ من ماله ولا يشعر قال خذي ما يكفيك

وولدك بالمعروف ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہندہ ابو سفیان کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

اور بولی یا رسول اللہ ابو سفیان ایک بخیل ہے نہ مجھے خرچ دیتا ہے نہ میری اولاد کو کیا میں اوس کے مال میں سے لے لوں بغیر اوس کی

اطلاع کے آپ نے فرمایا لے لے جسقدر تجھکو اور تیرے بچے کو کافی ہو کیونکہ اوتنا تیرا حق ہے اوس کے لینے میں گناہ نہیں **ف**

تو ابو سفیان اگرچہ مجلس قضا میں حاضر نہ تہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر یکطرفہ فیصلہ کیا اور یہی ہے قضا علی الغائب

سی جو ترجمہ باب ہے **النهي عن أن يقضي في قضاء بقضاءين** ایک حکم میں دو حکم کرنا **عن** أبي بكرة يقول سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقضين أحد في قضاء بقضاءين ولا يقضي أحد بين خصمين و

هو غضبان ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مت حکم کرے کوئی ایک

مقدمے میں دو مقدموں کا اور نہ کوئی حکم کرے دو آدمیوں میں جب وہ غصے ہو **ما يقطع القضاء** حکم کرنے سے حرام حلال

ہو **عن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنكم تختصمون إلي وإنما أنا بشر ولعل بعضكم

ألحن بحجته من بعض فإنما أقضي بينكما على نحو ما أسمع فمن قضيت له من حق أخيه شيئا فإنما

أقطع له قطعة من النار ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس جھگڑتے آتے ہو میں تو آدمی

ہوں تم میں سے کوئی زبان دراز ہو دوسرے سے میں فیصلہ کردونگا اوسی پر جو سنونگا پھر اگر میں کسی کو اوس کے بھائی کا حق ناحق

دلا دوں تو وہ اوسکو درست نہ ہوگا) بلکہ انگار کا ایک ٹکڑا اوس کو دلاتا ہوں **باب** الألد الخصم بڑا جھگڑالو **عن**

عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم ترجمہ ام المومنین عائشہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا اللہ کے نزدیک لڑاکا جھگڑالو آدمی ہے (جو ناحق ہر ایک سے لڑا کرے)

القضاء فيمن لم تكن له بينة جہاں گواہ نہوں تو کیونکر حکم کرے **عن** أبي موسى أن رجلين اختصما إلى النبي

صلى الله عليه وسلم في دابة ليس لواحد منهما بينة فقضى بها بينهما نصفين ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے

دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور میں کسی کے پاس گواہ نہ تہا آپ نے دونوں کو آدہا آدہا دلا دیا

عظة الحاكم على اليمين حاکم کا نصیحت کرنا قسم کہلاتے وقت **عن** ابن أبي مليكة قال كانت جاريتان تخرزان

بالطائف فخرجت احداهما ویدها تدمی فزعمت ان صاحبتها اصابتها وانکرت الاخری فکتبت الی ابن
عباس فی ذلك فکتب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیه ولو ان الناس اعطوا
بدعواهم لادعی ناس اموال ناس ودماءهم فادعها واتل علیها هذه الآیة ان الذین یشترون بعهد الله
وایمانهم ثمنا قلیلا اولئك لا خلاق لهم فی الآخرة حتی ختم الآیة فدعوتها فتلوت علیها فاعترفت
بذلك فسره ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے دو لڑکیاں طائف میں موزہ سیتی تھیں ایک نکلی تو اوس کے ہاتھ
سے خون بہہ رہا تھا اوس نے کہا میری ساتھی نے مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے عبد اللہ بن عباس کو لکھا اونہوں نے
جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہے اگر لوگوں کو اون کے دعوی کے موافق مل جاتا
تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعوی کر بیٹھتے تو اس عورت کو بلا اور پڑھ اوس عورت کے سامنے اس آیت کو ان الذین یشترون بعہد اللہ اخیر تک
یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کئے ہوئے تھوڑی مالیت خرید کرتے ہیں (یعنی دنیا کے طمع سے جھوٹی قسم کھاتے ہیں) اون کو
آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ ختم کیا آیت کو (اس آیت کو سنانے سے یہ غرض تھی کہ عورت ڈرے اور جھوٹی قسم نہ کھائے)
پھر میں نے بلایا اوس عورت کو اور یہ آیت پڑھ کر سنائی اوس نے اقرار کیا اپنے قصور کا جب یہ خبر ابن عباس کو پہونچی وہ بھی خوش ہوئے

کیف یستحلف الحاکم ۔ حاکم کیونکر قسم لیوے عن ابی سعید الخدری قال قال معاویة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم خرج علی حلقة یعنی من اصحابه فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا ندعو الله ونحمده علی
ما هدانا لدینه ومن علینا بك قال آلله ما اجلسکم الا ذلك قالوا الله ما اجلسنا الا ذلك قال اما
انی لم استحلفکم تهمة لکم وانما اتانی جبریل علیه السلام فاخبرنی ان الله عز وجل یباهی بکم الملائکة
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اپنے صحابہ کے حلقے پر پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو
وہ بولے بیٹھے ہیں اللہ سے دعا کرتے ہوئے اور اوس کا شکر کرتے ہیں کہ اوس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیج کر آپ
نے فرمایا قسم خدا کی تم اس لیے بیٹھے ہو وہ بولے قسم اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس واسطے قسم نہیں دی کہ
تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس لیے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے بیان کیا کہ اللہ تعالی فخر کرتا ہے تم لوگوں سے فرشتوں پر
(یعنی فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو یہ میرے بندے کیسے ہیں جو باوجود دنیا کی خواہشوں کے میری یاد میں مصروف ہیں) آپ نے صحابہ
کو اللہ کی قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم رای عیسی بن مریم علیه السلام رجلا یسرق فقال له اسرقت قال لا والله الذی
لا اله الا هو قال عیسی علیه السلام آمنت بالله وکذبت بصری ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے اوس سے کہا تو نے چوری کی وہ بولا نہیں قسم
اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے عیسی علیہ السلام نے فرمایا میں نے یقین کیا اللہ پر اور جھوٹا سمجھا ہوں اپنی آنکھ کو

ف سو حضرت عیسیٰ کے اور دوسرا کوئی چوری کا گواہ نہ تھا اگرچہ اونہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا پر خدا کا نام سنکر کانپ گئے اور فرمانے لگے جب قسم کھاتا ہے تو جھوٹا نہیں ہو گا اور کہا دیکھا میری آنکھ سے غلطی ہو سکتی ہے کہ وہ چوری کا مال نہ ہو اسی کا مال ہو

آخر کتاب آداب القاضی تمام ہوئی کتاب قاضی کے آداب کی

کتاب الاستعاذة کتاب پناہ مانگنے کی

عن معاذ بن عبد الله عن ابیه قال اصابنا طش وظلمة فانتظرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی بنا ثم ذکر کلاما معناه فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی بنا فقال قل فقلت ما اقول قال قل هو الله احد والمعوذتین حین تمسی وحین تصبح ثلاثا یکفیك کل شیء ترجمہ معاذ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کچھ بارش ہوئی اور تاریکی تو ہم نے انتظار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھانے کے لیے پھر کچھ کہا جسکا مطلب یہ تھا رسول اللہ صلعم برآمد ہوئے نماز پڑھانے کو آپنے فرمایا کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپنے فرمایا پڑھ قل ھو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تجھ کو بچا دین گے تجھکو ہر بلا سے

عن عبد الله بن خبیب قال کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طریق مکة فاصبت خلوة من رسول الله صلی الله علیه وسلم فدنوت منه فقال قل فقلت ما اقول قال قل اعوذ برب الفلق حتی ختمها ثم قال قل اعوذ برب الناس حتی ختمها ثم قال ما تعوذ الناس بافضل منهما ترجمہ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مکے کے رستہ میں ایک بار میں نے آپ کو اکیلا پایا تو آپ کے نزدیک گیا آپنے فرمایا کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپنے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق یہانتک کہ ختم کیا اوس کو پھر قل اعوذ برب الناس اوسکو بھی ختم کیا پھر فرمایا نہیں پناہ مانگی لوگوں نے ان دونوں سے بہتر

عن عقبة بن عامر الجهنی قال بینا انا اقود برسول الله صلی الله علیه وسلم راحلته فی غزوة اذ قال یا عقبة قل فاستمعت ثم قال یا عقبة قل فاستمعت فقالها الثالثة فقلت ما اقول فقال قل هو الله احد فقرا السورة حتی ختمها ثم قرا قل اعوذ برب الفلق وقرات معه حتی ختمها ثم قرا قل اعوذ برب الناس وقرات معه حتی ختمها ثم قال ما تعوذ بمثلهن احد ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا ایک جہاد کے سفر میں آپنے فرمایا کہہ اے عقبہ میں سنکر چپ رہا پھر آپنے فرمایا کہہ اے عقبہ میں سنکر چپ رہا پھر تیسری بار آپنے فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپنے فرمایا کہہ قل ھو اللہ احد سورت کو پڑھا یہانتک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الفلق پڑھا میں نے بھی آپکے ساتھ پڑھا یہانتک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الناس پڑھا میں نے بھی آپکے ساتھ پڑھا یہانتک کہ ختم کیا پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی

عن عقبة بن عامر الجهنی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قل قلت ما اقول قال قل هو الله احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس فقراهن رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال لم یتعوذ الناس بمثلهن اولا یتعوذ الناس بمثلهن ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھسے فرمایا کہہ مین نے عرض کیا کیا کہون آپنے فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر پڑہا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کسی نے پناہ نہین مانگی انکے مثل یا لوگ پناہ نہین مانگتے ان
کی مثل یعنی ان سورتون سے بڑہ کر کوئی پناہ نہین ہی * عن ابن عابس الجهني ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال له يا ابن عابس الا ادلك او قال الا اخبرك بافضل ما يتعوذ به المتعوذون قال بلى يا رسول
الله قال قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس هاتين السورتين ترجمہ ابن عابس جہنی سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اے ابن عابس کیا مین تجہکو نہ بتلاؤن سب سے بہتر جس سے پناہ مانگتے مین پناہ
مانگنی والے وہ بولے کیون نہین بتلائیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہہ دونون
سورتین * عن عقبة بن عامر قال اهديت للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة شهباء فركبها واخذ عقبة يقودها
به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعقبة اقرأ قال وما اقرأ يا رسول الله قال اقرأ قل اعوذ برب
الفلق من شر ما خلق فاعادها علي حتى قرأتها فعرف اني لم افرح بها جدا قال لعلك تهاونت بها
فما قمت يعني بمثلها ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر تحفہ آیا آپ اسپر
سوار ہوئے اور عقبہ اوس کو کہینچتے ہوئے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ سے فرمایا اے عقبہ پڑہ وہ بولے کیا
پڑہون آپنے فرمایا پڑہ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق پہر دوہرایا اوسکو یہانتک کہ مین نے پڑہا اوسکو آپنے پہچان لیا
کہ مین بہت خوش نہین ہوا یہہ سنکر آپنے فرمایا شاید تو نے قدر نہین کی اس کی مجہہ اس کے مثل کوئی سورت نہین ملی * عن
عقبة بن عامر انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المعوذتين قال عقبة فامنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم بهما في صلوة الغداة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچہا معوذتین کو (یعنی اوس کو سیکہنا چاہا) عقبہ نے کہا پہر آپنے امامت کی فجر نماز کی اور یہی دونون سورتین پڑہین (تاکہ سب
لوگ سنکر سیکہ لین) * عن عقبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ بهما في صلوة الصبح ترجمہ عقبہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا ان دونون سورتون کو فجر کی نماز مین * عن عقبة بن عامر قال كنت اقود
برسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عقبة الا اعلمك خير
سورتين قرئتا فعلمني قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس فلم يرني سررت بهما جدا فلما نزل
لصلوة الصبح صلى بهما صلوة الصبح للناس فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوة التفت الي
فقال يا عقبة كيف رأيت ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کہینچ رہا تہا
سفر مین اتنے مین آپنے فرمایا اے عقبہ کیا مین تجہکو سب سے بہتر جو پڑہی گئی ہین دو سورتین سکہلاؤن پہر آپنے مجہکو سکہلایا قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپنے دیکہا مین زیادہ خوش نہین ہوا جب صبح کی نماز کو آپ اوترے تو نماز مین یہی دو سورتین پڑہین

جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف دیکھا اور فرمایا اے عقبہ تو کیا سمجھا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَقُودُ
بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقْبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ إِذْ قَالَ أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَأَجْلَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَأَشْفَقْتُ أَنْ تَكُونَ
مَعْصِيَةً فَنَزَلَ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً وَنَزَلْتُ وَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَتَيْنِ
مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ فَأَقْرَأَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
فَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِي فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا ایک گھاٹی میں گھاٹیوں میں سے آپ نے
فرمایا اے عقبہ سوار نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کا خیال کیا اور کہا میں کیونکر آپ کی سواری
پر چڑھ سکتا ہوں تھوڑی دیر بعد پھر آپ نے فرمایا سوار نہیں ہوتا اے عقبہ میں ڈرا کہیں نافرمانی میں گناہ نہ ہو (یعنی آپ دوبارہ
فرما چکے سوار ہونے کو لیے اب اگر سوار نہ ہوں تو بھی مشکل ہے کہیں گنہگار نہ ہوں) پھر آپ اترے اور میں تھوڑی دیر کے
لیے سوار ہوا پھر میں اترا اور آپ سوار ہوئے آپ نے فرمایا میں تجھ کو دو بہتر سورتیں سکھلاؤں جن کو لوگوں نے پڑھی پھر آپ نے
مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھایا اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی آپ آگے بڑھے اور یہی دو سورتیں پڑھیں پھر
میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا تو کیا سمجھا اے عقبہ پڑھ ان دونوں سورتوں کو سوتے اور اٹھتے وقت عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ
عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ
قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ قُلْتُ
مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ آپ
چپ ہو رہے پھر فرمایا اے عقبہ کہہ عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ پھر آپ چپ ہو رہے میں نے کہا خدا کرے پھر آپ فرماویں
آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق میں نے پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا اس کو پھر آپ نے
فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الناس میں نے اسکو پڑھا اخیر تک پھر اس وقت آپ نے فرمایا کسی
مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے اس کے برابر پناہ چاہی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي سُورَةَ هُودٍ أَقْرِئْنِي سُورَةَ
يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پڑھا دیجیے سورہ ہود
کی اور سورہ یوسف کی آپ نے فرمایا تو ہرگز نہیں پڑھے گا اللہ کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق سے یعنی پناہ مانگنے کے لیے اس سے
بہتر دوسری سورت نہیں عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کئی آیتیں اتریں جن کی مثل دیکھنے میں نہیں آئی قل اعوذ برب الفلق اخیر تک اور قل
اعوذ برب الناس اخیر تک عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَا
ذَا أَقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ
اقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر پڑھ میں
نے کہا کیا پڑھوں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ میں نے ان
دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھ تو ان کے مثل ہرگز نہ پڑھے گا **الاستعاذة من قلب لا يخشع** اس دل سے
پناہ جس میں ڈر نہ ہو خدا کا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ
مانگتے تھے چار باتوں سے۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اس دل سے جو خوف نہ کرے خدا کا اور اس دعا سے جس کی شنوائی
نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو **الاستعاذة من فتنة الصدر** سینے کی فتنے سے پناہ مانگنا (سینہ کا فتنہ موت
بغیر توبہ کے) عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
الاستعاذة من شر السمع والبصر کان اور آنکھ کے فتنے سے پناہ مانگنا عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي
وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ ترجمہ شکل بن حمید سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو تعوذ بتلا دیجئے جس سے میں پناہ مانگا کروں آپ نے
فرمایا کہہ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری کان کی برائی سے اور آنکھ کی برائی سے اور زبان کی برائی سے اور دل کی برائی سے
اور منی کی برائی سے راوی نے کہا یہاں تک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا منی سے مراد نطفہ ہے اس کی برائی یہ ہے کہ حرام
میں اس کو بہاوے) **الاستعاذة من الجبن** نامردی اور بزدلی سے پناہ مانگنا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ

بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ مصعب بن سعد نے کہا ہمارے باپ سعد بن ابی وقاص ہم کو پانچ باتیں سکھاتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان کی دعا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں
تیری ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے (یعنی بہت بڑھاپا جس سے حواس اور عقل میں خلل آجاوے) اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دنیا
کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذة من البخل** بخیلی سے پناہ مانگنا عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ابو مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے بخیلی اور نامردی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور قبر کے عذاب سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَ

يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهٗ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے سعد اپنی بیٹوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جیسے
استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے نماز کے بعد یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں
بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے
اور پناہ مانگتا ہوں میں قبر کے عذاب سے (راوی نے کہا یہ حدیث میں نے مصعب سے بیان کی انہوں نے کہا سچ ہے) عَنْ

اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ

الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری
عاجزی اور سستی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذة من الهم** رنج سے پناہ
مانگنا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جنکو آپ نہیں چھوڑتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم
سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور لوگوں کے غالب آنے سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر
تھیں جنکو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی
اور قرض سے اور لوگوں کے غلبے سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ

الْقَبْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بوڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فساد اور قبر کے عذاب سے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بڑھاپے اور بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے

الِاسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحَزَنِ رنج سے پناہ مانگنا

ف اوپر کا باب بھی یہی تھا ترجمہ ہم اور حزن کا ایک ہے مگر ہم وہ فکر ہوتا ہے جو آئندہ واقع ہونیوالا ہو اور حزن وہ فکر جو واقع ہو چکا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْعَجْزِ وَالْحَزَنِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو فرماتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری فکر اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے بلوہ سے۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں سعید بن سلمہ ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو لکھا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے

بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ تاوان (قرضہ) اور گناہ سے پناہ مانگنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرضداری اور گناہ سے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ قرضداری سے بہت پناہ مانگتے ہیں آپنے فرمایا جو قرضدار ہوگا وہ بات کہیگا جھوٹی اور وعدہ کریگا خلاف

الِاسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعْوِيذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ

ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کوئی تعویذ بتلا دیجیے جسکو پڑھا کروں آپنے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ پناہ مانگتا ہوں میں کان کی برائی اور آنکھ کی برائی اور زبان کی برائی اور دل کی برائی اور نطفے کی برائی (زنا) سے

عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ

ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے دعا سکھلائیے کہ اوس سے فائدہ اوٹھاؤں آپنے فرمایا کہ یا اللہ بچا مجھکو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دل کی اور ذکر کی برائی سے

الِاسْتِعَاذَةُ مِنَ الْكَسَلِ سستی سے پناہ مانگنا

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ
روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا قبر کے عذاب کو اور دجال کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں
پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذة من**
الْعَجْزِ عاجزی سے پناہ مانگنا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أُعَلِّمُكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا
يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي
تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ
نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تم کو نہیں سکھاتا
مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور
نامردی اور بوڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اوسکو پاک کر (برائیوں سے) تو بہتر پاک کرنے
والا ہے اور تو ہی اوسکا مالک اور مختار ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس دل سے جس میں ڈر نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر
نہ ہو اور اوس علم سے جس میں فائدہ نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بوڑھاپے اور
قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذة من الذلة** ذلت سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ
بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
تیری فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں
تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا
بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری
کمی اور فقیری اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے **الاستعاذة**
مِنَ الْقِلَّةِ کمی سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ
وَمِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے **الاستعاذة من الفقر** فقیری سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعوذوا باللہ من الفقر والقلۃ والذلۃ وان تظلم او تظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے عن مسلم یعنی ابن ابی بکرۃ انہ کان سمع والدہ یقول فی دبر الصلوۃ اللہم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر فجعلت ادعو بہن فقال یا بنی انّی علمت ہؤلاء الکلمات قلت یا ابت سمعتک تدعو بہن فی دبر الصلوۃ فاخذتہن عنک قال فالزمہن یا بنی فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بہن فی دبر الصلوۃ ترجمہ مسلم سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا وہ نماز کے بعد کہا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری کفر سے اور فقیری سے اور قبر کے عذاب سے وہ بھی یہی دعا مانگنے لگے اونکے باپ نے کہا بیٹا تو نے یہ دعا کیسی سیکھی اونہون نے کہا اے باپ مین نے تم کو یہ دعا مانگتے سنے ہر نماز کے بعد تو مین نے بھی یاد کر لی اونکے باپ نے کہا لازم کر لے اس دعا کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے **الاستعاذة من شر فتنة القبر** قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا

ف قبر مین پہلے ایک فتنہ ہوگا یعنی امتحان کہ مسلمان ہے یا کافر خدا اوس امتحان مین قائم رکھے پھر اگر امتحان مین ٹھیک نہ نکلا تو عذاب ہوگا اللہ بچاوے اور بعضون نے کہا فتنہ قبر یہ ہے کہ جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو ایکبار زمین اوس کو دبوچتی ہے جس سے پسلیان ادھر کی اودھر جاتی ہین

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یدعوا بہؤلاء الکلمات اللہم انی اعوذ بک من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة المسیح الدجال وشر فتنة الفقر وشر فتنة الغنی اللہم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد وانق قلبی من الخطایا کما انقیت الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللہم انی اعوذ بک من الکسل والہرم والمأثم والمغرم ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری جہنم کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے اور امیری کے فتنے سے یا اللہ میرے خطا مین دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر میرے دل کو گناہون سے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے اور دور کر دے مجھکو گناہون سے جتنی دور پورب ہے پچھم سے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے **الاستعاذة من نفس لا تشبع** پناہ مانگنا اوس نفس سے جو سیر نہ ہو ف طمع اور حرص مین گرفتار ہو

عن ابی ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من الاربع من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون تیری چار چیزون سے - اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے - اور اوس دل سے جس مین خدا کا خوف نہ ہو - اور اوس
نفس سے جو سیر نہ ہو - اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو **الاستعاذة من الجوع** بھوک سے پناہ مانگنا عن ابی ھریرۃ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ
بک من الخیانۃ فانہ بئست البطانۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ
مانگتا ہون تیری بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہون تیری خیانت (یعنی چوری کرنا امانت مین) سے وہ بری بات ہے چھپی ہوئی
الاستعاذة من الخیانة خیانت سے پناہ مانگنا عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللھم انی اعوذبک من الجوع فانہ بئس الضجیع ومن الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون تیری بھوک سے وہ بری رفیق ہے اور خیانت سے وہ بری خصلت
ہے **الاستعاذة من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق** دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق سے پناہ مانگنا عن
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھٰؤلاء الدعوات اللھم انی اعوذبک من علم لا ینفع و
قلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع ثم یقول اللھم انی اعوذبک من ھٰؤلاء الاربع ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے
اور اوس دل سے جس مین ڈر نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے یا اللہ مین ان
چارون سے تیری پناہ مانگتا ہون عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذبک
من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ مین
پناہ مانگتا ہون تیری دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق (یعنی عادتون اور خصلتون سے) **الاستعاذة من المغرم** قرضداری
سے پناہ مانگنا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر التعوذ من المغرم والمأثم
فقیل لہ یا رسول اللہ انک تکثر التعوذ من المغرم والمأثم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب
ووعد فاخلف ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرضداری سے
کسی نے پوچھا آپ بہت پناہ مانگتے ہین قرضداری اور گناہ سے آپنے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ
خلافی کرتا ہے **الاستعاذة من الدین** قرض سے پناہ مانگنا عن ابی سعید یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین قال رجل یا رسول اللہ تعدل الدین بالکفر فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی کفر سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا کیا آپ قرض کو کفر سے برابر کرتے ہین آپنے فرمایا ہان ف
ہے یعنی کہ جیسا کفر معاف نہین ہوگا ویسی ہی قرض بھی حق العباد ہے اوسکی معافی مشکل ہے برخلاف اور گناہون کے کہ وہ توبہ

معاف ہوسکتی ہیں۔ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعوذ باللہ من الکفر والدین فقال رجل
یعدل الدین بالکفر قال نعم ترجمہ اوپر گزرا۔ **الاستعاذة من غلبة الدین** قرضداری کے غلبے سے پناہ مانگنا
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم
انی اعوذبک من غلبة الدین وغلبة العدو وشماتة الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا کرتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرضنی کے غلبے سے اور دشمن کے غلبے سے اور
دشمنوں کی ملامت سے۔ **الاستعاذة من ضلع الدین** قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا عن انس بن مالک قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن والکسل والجبن والبخل وضلع
الدین وغلبة الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں
رنج اور غم اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور قرضداری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبے سے (یعنی لوگوں کے بلوے سے)
الاستعاذة من شر فتنة الغناء مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا ف مالداری کا فتنہ یہہ ہے کہ آدمی دنیا کے
مزوں میں پڑکر خدا کو بھول جاوے انصاف اور عدل اور راستبازی چھوڑ دیوے عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر
فتنة المسیح الدجال وشر فتنة الغناء وشر فتنة الفقر اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی
من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس اللھم انی اعوذبک من الکسل والھرم والمغرم والماثم ترجمہ عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے فتنے اور
قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور مالداری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے یا اللہ میرے
گناہ دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کردے میرے دل کو برائیوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے یا اللہ
میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور قرضداری اور گناہ سے۔ **الاستعاذة من فتنة الدنیا** دنیا کے
فتنے سے پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد قال کان سعد یعلمه ھؤلاء الکلمات ویرویھن عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اللھم انی اعوذبک من البخل واعوذبک من الجبن واعوذبک من ان ارد الی ارذل العمر
واعوذبک من فتنة الدنیا وعذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد ان کو یہہ دعا سکھلاتے تھے اور اس کو
روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی
سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے عن
مصعب بن سعد وعمرو بن میمون الاودی قالا کان سعد یعلم بنیه ھؤلاء الکلمات کما یعلم المکتب
الغلمان ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بھن فی دبر کل صلوة اللھم انی اعوذ

بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ
ترجمہ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے دونوں نے کہا سعد اپنے بیٹوں کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے
اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں
نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے حضرت
عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری نامردی اور
بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ آپ پناہ مانگتے تھے بخیلی اور نامردی
اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ ترجمہ
عمرو بن میمون سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے **الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ** ذکر کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ

شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَافِنِي
مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ ترجمہ شتیر بن شکل بن حمید سے روایت ہے انہوں
نے سنا اپنے باپ سے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسی دعا سکھلائیے جس سے فائدہ اٹھاؤں آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ بچا مجھ کو
کان کی اور آنکھ کی اور زبان کی اور دل کی اور ذکر یعنی عضو تناسل کی برائی سے **الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ**

الْكُفْرِ کفر کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے ایک شخص نے کہا کیا دونوں برابر
ہیں آپ نے فرمایا ہاں ف کیونکہ محتاجی کبھی کفر تک پہنچا دیتی ہے خدا کی ناشکری کی نوبت آجاتی ہے اور روٹی کے لئے
حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہنے لگتا ہے **الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ** گمراہی سے پناہ مانگنا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ
أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لاتے

توکہتے (چلتے وقت) اللّٰہم اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ای پروردگار پھسلنے سے (یعنی بے قصد گناہ کرنے سے) یا چلتی میں بل
جانے سے) یا راہ بھول لینے سے یا ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنی ہی یا مجھ پر جہالت ہونے سے

الاستعاذة من غلبة العدو دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا عن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللّٰھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین وغلبۃ العدو و
شماتۃ الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے یا اللہ میں
پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کی ملامت سے الاستعاذة من شماتة الاعداء
دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنا عن عبد اللّٰہ بن عمرو ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات
اللّٰھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین وغلبۃ العدو وشماتۃ الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری

الاستعاذة من الھرم بڑھاپے سے پناہ مانگنا عن عثمان بن ابی العاص ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
کان یدعو بھٰذہ الدعوات اللّٰھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والعجز ومن فتنۃ المحیا و
الممات ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا
ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے عن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص
قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول اللّٰھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمغرم والمأثم واعوذ
بک من شر المسیح الدجال واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے
اور قرضداری اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ
مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے الاستعاذة من سوء القضاء بری قضا سے پناہ مانگنا ف قضا اللہ جل جلالہ
کا حکم ہے جو کسی بندے کے برائی یا بھلائی کے نسبت صادر ہوتا ہے پھر اگر دعا مانگی اور خدا کی درگاہ میں رو رو کے پیٹے تو وہ اپنے
حکم کو بدل دیتا ہے اور یہ بدلنا ہم لوگوں کی نسبت ہے نہ خدا کی نسبت اوسکو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ یہ بندہ دعا کریگا اور پھر حکم
اسطرح سے ہوگا عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یتعوذ من ھٰذہ الثلاثۃ من درک الشقاء و
شماتۃ الاعداء وسوء القضاء وجھد البلاء قال سفیان ھو ثلاثۃ فذکرت اربعۃ لانی لا احفظ
الواحد الذی لیس فیہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے
بدبختی آنے سے اور دشمنوں کی ملامت سے اور بری قضا سے اور سخت بلا سے سفیان نے کہا حدیث میں تین چیزیں تھیں
مگر میں نے چار بیان کیں اسلیے کہ مجھ کو یاد نہیں کہ کون سی ایک ان میں نہ تھی الاستعاذة من درک الشقاء بدبختی
سے پناہ مانگنا عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یستعیذ من سوء القضاء وشماتۃ الاعداء ودرک

الشقاء وجهد البلاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔ الاستعاذة من الجنون جنون سے پناہ مانگنا عن انس ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم إني أعوذ بك من الجنون والجذام والبرص وسيئ الأسقام ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جنون اور جذام اور برص اور بری
بیماریوں سے ۔ الاستعاذة من عين الجان جنون کی نگاہ سے پناہ مانگنا عن أبي سعيد قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ من عين الجان وعين الإنس فلما نزلت المعوذتان أخذ بهما وترك ما سوى
ذلك ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون کی نگاہ سے اور آدمیوں کی نگاہ سے جب
معوذتین اتریں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو آپ نے ان کو لیا اور سب کو چھوڑ دیا ۔ الاستعاذة
من سوء الكبر غرور کی برائی سے پناہ مانگنا عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ بهؤلاء
الكلمات كان يقول اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم والجبن والبخل وسوء الكبر وفتنة الدجال
وعذاب القبر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان الفاظ سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں
پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور غرور کی برائی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
الاستعاذة من أرذل العمر بری عمر سے پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد عن أبيه قال كان يعلمنا
خمسا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهن ويقولهن اللهم إني أعوذ بك من البخل وأعوذ بك
من الجبن وأعوذ بك من أن أرد إلى أرذل العمر وأعوذ بك من عذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد نے سنا اپنے باپ
سے وہ سکھلاتے تھے ہم کو پانچ باتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ان کی، اور کہتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بری عمر تک زندہ رہنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے
عذاب سے ۔ الاستعاذة من سوء العمر عمر کی برائی سے پناہ مانگنا عن عمرو بن ميمون قال حججت مع عمر
فسمعته يقول بجمع ألا إن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ من خمس اللهم إني أعوذ بك من
البخل والجبن وأعوذ بك من سوء العمر وأعوذ بك من فتنة الصدر وأعوذ بك من عذاب القبر
ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے حج کیا حضرت عمر کے ساتھ وہ مزدلفہ میں کہتے تھے میں نے خود سنا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری
بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینے کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے ۔ الاستعاذة من
الحور بعد الكور نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا ف حور بعد الکور یعنی سب کام بن کے پھر بگڑ جانا عن عبد الله بن
سرجس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا سافر قال اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة
المنقلب والحور بعد الكور ودعوة المظلوم وسوء المنظر في الأهل والمال عن عبد الله بن سرجس أن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب و
الحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال والولد ترجمہ دونوں روایتوں کا۔ عبد اللہ بن سرجس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے
کے رنج سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر میں اور مال میں اور دوسری روایت میں
اتنا زیادہ ہے اور اولاد میں **الاستعاذۃ من دعوۃ المظلوم** مظلوم کی بد دعا سے پناہ مانگنا عن عبد اللہ بن سرجس
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ
المظلوم وسوء المنظر ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی
سختی سے اور خبر بد جیسی دیکھنا **الاستعاذۃ من کآبۃ المنقلب** سفر سے لوٹنے کی تکلیف و رنج سے پناہ مانگنا عن
ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلتہ قال باصبعہ قال اللھم انت
الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ کرتے انگلی سے (یعنی کیا شعبہ نے اپنی انگلی کو)
پھر فرماتے یا اللہ تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں اور مال میں (یعنی میں اب جاتا ہوں گھر بار کا محافظ تو ہی ہے) یا اللہ
میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے لوٹنے کی مصیبت سے (یعنی سفر میں بھی آرام سے کہ اور جب لوٹوں مع الخیر لوٹوں
اور سب کو صحیح سالم پاؤں) **الاستعاذۃ من جار السوء** بری ہمسائے سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جار السوء فی دار المقام فان جار البادی یتحول عنک ترجمہ
ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی بری ہمسائے سے رہنے کی جگہ میں (یعنی بستی میں
اور شہر میں) اس لیے کہ جنگل کا ہمسایہ تو پھر جاتا ہے دو ایک روز میں اگر برا بھی ہوا تو خیر اور بستی کا ہمسایہ تو جما رہتا ہے اپنی جگہ سے
الاستعاذۃ من غلبۃ الرجال لوگوں کے بلوے سے پناہ مانگنا عن انس بن مالک یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لابی طلحۃ التمس لنا غلاما من غلمانکم یخدمنی فخرج بی ابو طلحۃ یردفنی وراءہ
فکنت اخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما نزل فکنت اسمعہ یکثر ان یقول اللھم انی اعوذ بک من
الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میرے لیے ڈھونڈو میری خدمت کے لیے ابو طلحہ مجھ کو لیکر
نکلے اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے سواری پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ اترتے تو میں سنتا آپ اکثر فرماتے
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ڈھانپنے اور رنج اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضداری کے بوجھ اور لوگوں کے
زور سے **الاستعاذۃ من فتنۃ الدجال** دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ وَإِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ ترجمہ ام المؤمنین
عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فرماتے
تھے تم کو فتنہ ہوگا قبروں میں **الاستعاذة** من عذاب جهنم وشر المسيح الدجال جہنم کے عذاب اور دجال کے
شر سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی قبر کے عذاب سے
پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے عَنْ أَبِي بَكْرَةَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذة**
من شر شياطين الانس آدمیوں کے شیطان سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوَلِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ
قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابوذر رضی سے روایت ہے میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف رکھتے تھے میں آپ کے پاس جا کر
بیٹھا آپ نے فرمایا اے ابا ذر پناہ مانگ اللہ کی جنوں کے شیطانوں سے اور آدمیوں کے شیطانوں سے میں نے کہا کیا آدمیوں میں بھی
شیطان ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں **الاستعاذة** من فتنة المحيا زندگی کے فتنے سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے
عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُولُ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں
سے فرماتے تھے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي
فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنا آپ فرماتے تھے جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی
اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندوں
اور مردوں کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ

من خمس من عذاب جهنم وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات وفتنة المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو پانچ چیزوں سے جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی
فتنے اور دجال کے فتنے سے **الاستعاذة من فتنة الممات** موت کے فتنے سے پناہ مانگنا **عن عبد الله**
بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم هذا الدعاء كما يعلم السورة من القرآن قولوا اللهم
انا نعوذ بك من عذاب جهنم ونعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك
من فتنة المحيا والممات ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم انکو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے قرآن
کی سورت سکھلاتے تھے آپنے فرمایا کہو یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری قبر کے عذاب
سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **عن ابی هريرة**
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عوذوا بالله عز وجل من عذاب الله عوذوا بالله من فتنة المحيا والممات
ومن عذاب القبر ومن فتنة المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ
مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے
الاستعاذة من عذاب القبر قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا **عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم**
كان يدعو يقول في دعائه اللهم اني اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك
من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی دعا میں فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور
پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذة**
من فتنة القبر قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا **عن ابی هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ في**
دعائه اللهم اني اعوذ بك من فتنة القبر وفتنة الدجال وفتنة المحيا والممات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اپنی دعا میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنے سے
اور دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے ۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں غلطی ہوئی ہے
سچا یحیی سلیمان بن یسار ہے سلیمان بن سنان صحیح ہے **الاستعاذة من عذاب الله** خداوند تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگنا
عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عوذوا بالله من عذاب الله عوذوا بالله من عذاب القبر
عوذوا بالله من فتنة المحيا والممات عوذوا بالله من فتنة المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی
اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے **الاستعاذة من عذاب جهنم** جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من عذاب جہنم وعذاب القبر والمسیح
الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے
اور دجال کے عذاب سے **الاستعاذۃ من عذاب النار** دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من عذاب النار وعذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات
ومن شر المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم کے عذاب سے
اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے **الاستعاذۃ من حر النار** جہنم
کی گرمی سے پناہ مانگنا عن عائشۃ انہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم رب جبرئیل ومیکائیل
ورب اسرافیل اعوذ بک من حر النار وعذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ای پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب
سے عن ابی ہریرۃ یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ اللہم انی اعوذ بک من
فتنۃ القبر ومن فتنۃ الدجال ومن فتنۃ المحیا والممات ومن حر جہنم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نماز مین یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے فتنے اور دجال کے فتنے اور
زندگی اور موت کے فتنے اور جہنم کی گرمی سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہی عن انس بن مالک قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ اللہم ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار
ثلث مرات قالت النار اللہم اجرہ من النار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اللہ سے جنت مانگتا ہی تین بار تو جنت کہتی ہی یا اللہ اسکو جنت مین داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہی تو دوزخ
کہتی ہی یا اللہ اسکو بچا دے دوزخ سے **الاستعاذۃ من شر ما صنع** کاموں کی برائی سے پناہ مانگنا عن شداد بن اوس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سید الاستغفار ان یقول العبد اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی
وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بذنبی وابوء لک
بنعمتک علی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت فان قالہا حین یصبح موقنا بہا فمات دخل
الجنۃ وان قالہا حین یمسی موقنا بہا دخل الجنۃ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سید الاستغفار یہ ہی کہ بندہ کہے یا اللہ تو میرا رب ہے سوا تیرے کوئی برحق معبود نہین تو نے مجھکو پیدا کیا مین تیرا بندہ ہون
اور مین تیری اقرار اور وعدہ پر ہون جہانتک کہ مجھسے ہو سکتا ہی پناہ مانگتا ہون مین تیری اپنی برے کاموں کے اور اقرار
کرتا ہون اپنے گناہ کا اور اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا مجھپر بخشدے مجھکو کوئی نہین بخشتا گناہون کو مگر تو پھر اگر یہ دعا صبح کو
پڑھے اور یقین کرکے اور مرجاوے تو جنت مین جاویگا اور شام کو پڑھے اور اس پر یقین کرکے تو بھی جنت مین جاویگا **الاستعاذۃ**

من شر ما عمل اعمال کی برائی سے پناہ مانگنا عن عبدة بن ابی لبابة ان ابن یساف حدثه انه سأل عائشة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم ما كان اكثر ما يدعو به رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته قالت كان اكثر
ما كان يدعو به اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل بعد ترجمہ عبدہ بن ابی لبابہ سے
روایت ہے ابن یساف نے اون سے بیان کیا کہ مین نے حضرت ام المومنین عائشہ رض سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیا
دعا مانگتے تھے اپنی وفات سے پہلے اونہون نے کہا آپ کثرت سے دعا مانگتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس عمل کی برائی
سے جو مین کر چکا اور جو مین نے ابھی نہین کیا عن ابن یساف قال سألت عائشة ما كان اكثر ما كان يدعو به النبي
صلى الله عليه وسلم قالت كان اكثر دعائه ان يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل
بعد ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن فروة بن نوفل قال سألت ام المؤمنين عائشة عما كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يدعو قالت كان يقول اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت
ہے مین نے ام المؤمنین عائشہ رض سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے اونہون نے کہا آپ دعا کرتے تھے پناہ مانگتا
ہون مین تیری برائی سے اون کامون کی جو مین کر چکا اور جو مین نے ابھی نہین کی عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا الاستعاذة
جو کام ابھی نہین کیے اون کی برائی سے پناہ مانگنا عن فروة بن نوفل قال سألت عائشة فقلت حدثيني بشيء
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو به قالت كان يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن
شر ما لم اعمل عن فروة بن نوفل قال قلت لعائشة اخبريني بدعاء كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يدعو به قالت كان يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
الاستعاذة من الخسف زمین مین دہنس جانے سے پناہ مانگنا عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
اللهم اني اعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتي مختصر قال جبير وهو الخسف قال عبادة فلا ادري
قول النبي صلى الله عليه وسلم او قول جبير ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بڑائی کی کہ بے خبر جاؤن آفت مین نیچے کی طرف سے - یہ حدیث مختصر ہے
جبیر نے کہا نیچے کی برائی سے مراد زمین مین دہنس جانا ہے عبادہ نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول ہے یا جبیر کا عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم ثم ذكر الدعاء وقال في آخره
اعوذ بك ان اغتال من تحتي يعني بذلك الخسف ترجمہ وہی جو اوپر گزرا الاستعاذة من التردي
اوپر سے گر پڑنے سے اور مکان گر کر دبنے سے پناہ مانگنا عن ابی الیسر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
اللهم اني اعوذ بك من التردي والهدم والغرق والحريق واعوذ بك ان يتخبطني الشيطان عند الموت

وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ترجمہ ابوالیسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گر پڑنے سے (جیسے پہاڑ پر سے یا کوٹھے پر سے) اور مکان گر نے سے (یا
اوس میں دب جانے سے) اور پانی میں ڈوب جانے اور جل جانے آگ میں اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے
مرتے وقت اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تیری راہ میں مرنے سے پیٹھ دیکر (یعنے جہاد میں بھاگتے ہوئے) اور پناہ مانگتا ہوں
تیری سانپ بچھو کے ہر کے مرنے سے عَنْ اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ وَیَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنَ الْہَرَمِ وَالتَّرَدِّیْ وَالْہَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِیْقِ وَالْغَرَقِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَنْ اُقْتَلَ
فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ وَاَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری بڑھاپے
سے اور غم سے عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ السُّلَمِیِّ ھٰکَذَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنَ الْہَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِیْقِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ
وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ترجمہ ابوالاسود سلمی سے بھی ایسی ہی روایت ہے
جو اوپر گزری

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ بِرِضَاءِ اللّٰہِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ

اللہ کے غصے سے پناہ مانگنا اوس کی رضامندی کے ساتھ
عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ فِرَاشِیْ فَلَمْ اُصِبْہُ فَضَرَبْتُ بِیَدِیْ
عَلٰی رَاْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلَی اَخْمَصِ قَدَمَیْہِ فَاِذَا ھُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ
بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات
اپنے بچھونے میں ڈھونڈھا تو نہ پایا میں نے اپنا ہاتھ پھرایا بچھونے پر میرا ہاتھ آپ کے پاؤن پر لگا (جو کھڑا) جس جگہ پر جس وقت زمین سے لگا
رہتا ہے معلوم ہوا آپ سجدے میں ہیں آپ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خوشی کی
تیرے غصے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

قیامت کے روز جگہ کی تنگی کی
پناہ مانگنا عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ بِمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ قِیَامَ اللَّیْلِ قَالَتْ
سَاَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْہُ اَحَدٌ کَانَ یُکَبِّرُ عَشْرًا وَیُسَبِّحُ عَشْرًا وَیَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَیَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ
اھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَیَتَعَوَّذُ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت
عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے انہوں نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو کسی نے
نہیں پوچھی تھی آپ تکبیر کہتے تھے دس بار اور سبحان اللہ کہتے تھے دس بار اور استغفار کرتے تھے دس بار اور فرماتے تھے یا اللہ بخش دے
مجھکو اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو اور تندرست رکھ مجھکو اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے دن

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ

اوس دعا سے پناہ مانگنا جو سنی نہ جاوے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰہُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دل سے جس مین
خدا کا ڈر نہ ہوا اور اوس نفس سے جو نہ بھرے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ
لَّا یُسْمَعُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہی جو اوپر گزرا **اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ**
دُعَاءٍ لَّا یُسْتَجَابُ دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہ ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ کَانَ اِذَا قِیْلَ لِزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِّثْنَا
مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اُحَدِّثُکُمْ اِلَّا مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا
بِهٖ وَیَاْمُرُنَا اَنْ نَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ
اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰاهَا وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ
وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْتَجَابُ ترجمہ عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے زید بن ارقم سے جب یہ
کہتے تم بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے مین نہین بیان کرونگا تم سے مگر جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور سستی اور بخیلی
اور نامردی اور بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو پرہیزگاری دے اور اوسکو پاک کر تو بہتر پاک کرنیوالا ہے تو مالک اوس
کا ہے اور اوسکا رفیق (نفس کا) یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس دل سے جو سیر نہ ہوا اور اوس دل سے جس مین ڈر نہ ہو خدا کا اور
اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ
بَیْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے نکلتا ہون اللہ کا نام لیکر اے میرے پالنے
والے مین پناہ مانگتا ہون تیری پھسلنے سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھپر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا
مجھپر جہالت ہونے سے

کِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب شرابون کے بیان مین

بَابُ تَحْرِیْمِ الْخَمْرِ

خمر کی حرمت کا بیان **ف** خمر نکلا گیا ہے مخامرت سے جسکے معنی چھپانے کے ہین پس جس کے پینے سے عقل چھپ جاوے یعنی نشہ ہو وہ خمر
ہے خواہ انگور سے بنی خواہ کھجور سے خواہ جو سے خواہ جوار سے یہی قول ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور نہین خلاف کیا اس
مین مگر امام ابوحنیفہ نے اونہون نے خمر کو خاص کیا ہے انگور سے **قَالَ اللّٰهُ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ
الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب پلیدی ہے شیطان کے کام تو اون سے
بچو اس لیے کہ تم نجات پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تمھارے بیچ مین دشمنی اور لڑائی کرادے شراب پلاکر اور جوا کھلا کر اور روک دیوے

تم کو اسکی یاد سے اور نماز سے تو تم چھوڑتے ہو کہ نہیں عَنْ عُمَرَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَامَ الصَّلَاةَ نَادَى لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ قَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے جب شراب کے حرمت اتری تو انہوں نے دعا کی یا اللہ شراب کے باب میں ہم کو صاف صاف بیان کر دے تو وہ آیت اتری سورۂ بقرہ میں یسئلونک عن الخمر والمیسر اخیر تک (یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کو تو کہہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدہ بھی ہے پر گناہ ان کا فائدہ سے زیادہ ہے) پھر عمر بلائے گئے اور ان کو وہ آیت سنائی گئی، انہوں نے کہا یا اللہ ہم کو صاف صاف بیان کر شراب کا (کیونکہ یہ آیت بھی گول گول ہے، اس سے صاف نہیں نکلتا کہ شراب پینا مطلقاً حرام ہے) پھر وہ آیت اتری جو سورۂ نساء میں ہے یعنی لا تقربوا الصلوٰۃ (یعنی مت جاؤ نماز کے جب تم نشہ میں ہو) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی جب نماز کھڑی ہوتی پکار دیتا مت نزدیک ہو جب نشے میں ہو، عمر بلائے گئے اور ان کو یہ آیت سنائی گئی انہوں نے کہا یا اللہ ہم کو شراب کے باب میں صاف صاف بیان کر دے آخر وہ آیت اتری جو سورۂ مائدہ میں ہے جس کا ترجمہ باب کے شروع میں گزرا، پھر عمر بلائے گئے اور یہ آیت ان کو سنائی گئی جب فہل انتم منتہون پر پہنچی تو عمرؓ نے کہا ہم نے چھوڑا چھوڑا ف اس آیت میں صاف صاف اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت بیان کی فرمایا وہ پلید ہے اور ہر پلید حرام ہے اور فرمایا وہ شیطان کا کام ہے، اور فرمایا اس سے بچو

ذکر الشراب الذي أهريق بتحريم الخمر جب شراب کی حرمت اتری تو کونسا شراب بہایا گیا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا عَلَى عُمُومَتِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ فَقَالُوا اكْفَأْهَا فَكَفَأْتُهَا فَقُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ترجمہ انس سے روایت ہے میں اپنے قبیلے میں کھڑا تھا اور چچاؤں کے پاس سب سے کم سن میں ہی تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا کہ شراب حرام ہوا اور میں کھڑا ہوا انکو فضیخ پلا رہا تھا (فضیخ ایک قسم کا شراب ہے جو گدری کھجور کو توڑ کر بنتا ہے) انہوں نے کہا الٹ دے (یعنی اس برتن کو جس میں شراب تھا) میں نے الٹ دیا سلیمان نے کہا وہ شراب کا ہے کا تھا انس نے کہا گدر کھجور اور خشک کھجور کا، ابو بکر بن انس نے کہا ان دنوں لوگ یہی شراب پیتے تھے انس نے یہ سنا اور اسکا انکار نہ کیا ف تو معلوم ہوا کہ خمر شامل ہے ہر نشہ کے شراب کو عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَأَبَا دُجَانَةَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَكَفَأْنَاهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

قال قال انس لقد حرمت الخمر وان عامة خمورهم يومئذ الفضيخ ترجمہ انس سے روایت ہے میں ابو طلحہ
اور ابی بن کعب اور ابو دجانہ کو انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے
شراب حرام ہو گیا یہ سنکر ہم نے شراب کا برتن اوندھا دیا اور ان دنوں میں شراب فضیخ تھا یعنی گدر اور خشک کھجور کا شراب یعنی
گدر کھجور کا) انس نے کہا شراب حرام ہوا اوس وقت جب وہ لوگ فضیخ پیا کرتے تھے استحقاق اسم الخمر لشراب البسر
والتمر گدر اور کھجور خشک کے شراب کو خمر کہنے میں عن جابر يعني ابن عبد الله قال البسر والتمر خمر ترجمہ جابر نے
کہا گدر اور خشک کھجور کا جو شراب بنے وہ خمر ہے عن جابر بن عبد الله قال البسر والتمر خمر ترجمہ جابر بن عبد اللہ
نے کہا گدر اور خشک کھجور کا شراب خمر ہے عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزبيب والتمر هو الخمر
ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور اور کھجور کا شراب خمر ہے نهي البيان عن شرب
نبيذ الخليطين الراجعة الى بيان البلح والتمر خلیطین کا نبیذ پینے کی ممانعت ف نبیذ کہتے ہیں اوس پانی کو جس
میں کھجور یا انگور بھگو دیے جاویں اور وہ شیرین ہو جاوے اوس میں تیزی اور جوش نہ ہو جس سے نشہ کا احتمال ہو یہ نبیذ
سب علما کے نزدیک پینا درست ہے مگر خلیط یعنی دو چیزیں ملا کر بھگوئی جاویں جیسے گدر اور پختہ کھجور یا کھجور اور انگور اور اوسکو خلیطین
کہتے ہیں تو بعض علما کے نزدیک درست ہے اور بعضوں کے نزدیک درست نہیں اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا عن
رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن البلح والتمر والزبيب والتمر ترجمہ
ایک صحابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر (جو کچھ پک گئی ہو) اور خشک کھجور سے اور انگور اور کھجور سے
یعنی اوس نبیذ سے جو ان دونوں سے ملکر تیار کیا جاوے) خليط البلح والزهو کچی اور پکی کھجور کا ملا کر نبیذ پینے کی ممانعت
عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير وان يخلط البلح
والزهو ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی باسن اور لکڑی
کے باسن میں نبیذ بھگونے سے اور منع کیا کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے (کیونکہ احتمال ہے جلدی نشہ لانیکا) عن ابن عباس
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والمزفت وزاد مرة اخرى والنقير وان يخلط التمر بالزبيب
والزهو بالتمر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کدو کی تونبی اور روغنی رال کے باسن سے دوسری
بار اتنا زیادہ کیا اور چوبی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے عن
ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الزهو والتمر والزبيب والتمر ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور ملا کر بھگونے سے خليط
الزهو والرطب کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
لا تجمعوا بين التمر والزبيب ولا بين الزهو والرطب ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا مت بھگا کرو کھجور اور انگور کو اور کچی کھجور اور تر کھجور کو عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّبِيْبَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ اور نہ انگور اور کھجور کو ایک ساتھ خَلِيْطُ الزَّهْوِ وَ
الْبُسْرِ کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ
يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَاَنْ يُخْلَطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ وَالْبُسْرُ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملانے سے اور کچی اور خشک کھجور اور کچی اور گدر کھجور کو ملانے سے
خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور
اور انگور اور گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِيْبَ
وَالتَّمْرَ وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملاؤ انگور اور کھجور کو اور نہ
گدر کھجور اور خشک کھجور کو خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونا منع ہے عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا ترجمہ
جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسی طرح گدر اور خشک کھجور
کو ملا کر بھگونے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ
وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُخْلَطَا وَعَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُخْلَطَا وَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ هَجَرَ اَنْ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِيْبَ
وَالتَّمْرَ جَمِيْعًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی
برتن اور چوبین برتن سے اور گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسی طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور لکھا آپ
نے ہجر ایک بستی کا نام ہے والوں کو مت ملاؤ انگور اور کھجور کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْبُسْرُ وَحْدَهٗ حَرَامٌ وَمَعَ التَّمْرِ
حَرَامٌ ترجمہ ابن عباس نے کہا گدر کھجور کو الگ بھی بھگونا حرام ہے اور سوکھی کھجور کے ساتھ بھی حرام ہے خَلِيْطُ التَّمْرِ
وَالزَّبِيْبِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور
اور انگور کو ملانے سے اور سوکھی کھجور اور گدر کھجور کو ملانے سے عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَنَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُنْبَذَا جَمِيْعًا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور سے اور منع کیا گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے خَلِيْطُ الرُّطَبِ وَالزَّبِيْبِ کھجور
اور انگور کو ملانے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ وَلَا تَنْبِذُوا

الزھو والزبیب جمیعاً ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو
اور مت بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر

خلیط البسر والزبیب

گدر کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عن جابر عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان ینبذ الزبیب والبسر جمیعاً ونہی ان ینبذ البسر والرطب
جمیعاً ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع
کیا گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے

ذکر العلۃ التی من اجلھا نہی عن الخلیطین وھی لیقوی احدھما علی صاحبہ

سبب کیا ہے جو دو چیزوں کو ملا کر بھگونا منع ہوا وہ یہ ہے کہ ایک سے دوسری کو قوت ہوتی ہے تو احتمال ہے
کہ جلد ہی نشہ پیدا ہو جاوے عن انس بن مالک قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجمع شیئین نبیذاً
یبغی احدھما علی صاحبہ قال وسألتہ عن الفضیخ فنہانی عنہ قال کان یکرہ المذنب من البسر
مخافۃ ان یکونا شیئین فکنا نقطعہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دو چیزوں کو ملا کر بھگونے سے اس لیے کہ ایک دوسری پر زور بڑھا دے اور میں نے پوچھا آپ سے فضیخ کو (اور اوس کے معنے
گزر چکے) آپ نے منع فرمایا اوس سے اور آپ برا جانتے تھے اوس گدر کھجور کو جو ایک طرف سے پکنا شروع ہو گئے ہو اس خوف سے کہ دو چیزیں
نہ ہو جائیں تو ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اوس کو کاٹ ڈالتے جو پک چکی تھی عن ابی ادریس قال شھدت انس بن مالک اتی
ببسر مذنب فجعل یقطعہ منہ ترجمہ ابو ادریس سے روایت ہے انس بن مالک پاس گدر کھجور آئی جو ایک طرف سے پکنے لگی
تھی وہ اوس کو کاٹنے لگے عن قتادۃ کان انس یأمر بالتذنوب فیقرض ترجمہ قتادہ نے کہا انس حکم کرتے
تھے ہم کو اوس کھجور کے کترنے کا جو ایک طرف سے پکچکی (تو جتنی پکی ہوتی اوس کو کاٹ ڈالتے تاکہ خلیطین نہ ہوں) عن
انس انہ کان لا یدع شیئاً قد ارطب الا عزلہ عن فضیخہ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ جس قدر پکی ہوتی کھجور اوس کو
نکال ڈالتے اپنی فضیخ سے (فضیخ گدر کھجور کے نبیذ کو کہتے ہیں)

الترخیص فی انتباذ البسر وحدہ وشربہ قبل تغیرہ فی فضیخہ

صرف گدر کھجور کو بھگونے کی اجازت اور اوس کا نبیذ پینے کی جب تک اوس میں تغیر نہ ہو (یعنی تیزی اور نشہ
نہ آوے) عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنبذوا الزھو والرطب جمیعاً ولا
البسر والزبیب جمیعاً وانتبذوا کل واحد منہما علی حدتہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ملا کر اور نہ گدر کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ

الانتباذ فی الاسقیۃ التی یلاث علی افواھھا

مشکوں میں نبیذ بنانا جن کے منہ بند ہوتے ہیں تاگے سے عن ابی قتادۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن خلیط الزھو والتمر وعن خلیط البسر والتمر وقال لینتبذ کل واحد منہما
علی حدتہ فی الاسقیۃ التی یلاث علی افواھھا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا کچی اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور گدر اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور آپ نے فرمایا ہر ایک کو جدا جدا بھگوؤ ان

مشکون میں جنکے منہ باندہ دیے جاوین (تاکہ گرد اور مکھی وغیرہ پڑنے نہ پاوے) الرخصة في انتباذ التمر وحده
صرف کھجور بھگونیکی اجازت عن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخلط بسرا بتمر
او زبيبا بتمر او زبيبا ببسر وقال من شربه منكم فليشرب كل واحد منه فردا تمرا فردا او بسرا فردا او
زبيبا فردا ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ
ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو گدر کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص پینا چاہے انکو
تو ہر ایک کو جدا جدا پیے کھجور کو جدا گدر کو جدا انگور کو جدا عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى ان نخلط بسرا بتمر او زبيبا بتمر او زبيبا ببسر قال من شرب منكم فليشرب كل واحد منه فردا ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا انتباذ الزبيب وحده صرف انگور کو بھگونا عن ابي هريرة يقول نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان نخلط البلح والزبيب والبسر والتمر وقال انبذوا كل واحد منهما على حدة ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدر کھجور اور انگور یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ
ہر ایک کو جدا جدا الرخصة في انتباذ البسر وحده گدر کھجور الگ بھگونے کی اجازت عن ابي سعيد ان النبي
صلى الله عليه وسلم نهى ان ينبذ التمر والزبيب والتمر والبسر وقال انبذوا الزبيب فردا والتمر فردا
والبسر فردا ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور سوکھی
گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا انگور کو الگ بھگوؤ اور کھجور کو الگ اور گدر کھجور کو الگ تاويل قوله عز وجل
ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه سكرا ورزقا حسنا اس آیت کی تفسیر تم کو غور کرنا چاہیے
کھجور اور انگور کے پھلوں میں بناتے ہو ان سے نشا اور روزی خاصی ف روزی تو یہی دونوں میوے ان کا کھانا ہے حلال ہے
اور نشہ انکا شراب بنانا جس وقت یہ آیت اتری تو شراب حلال تھا پھر اس کے بعد حرام ہوا کیونکہ یہ آیت سورہ نحل میں ہے
اور وہ مکی ہے اور شراب کی حرمت سورہ مائدہ میں ہے جو مدینہ میں اتری اب اختلاف ہے مفسرین کا کہ سکر سے اس آیت میں کیا
مراد ہے اکثر کا قول ہے کہ سکر سے مراد خمر ہے جو کھجور اور انگور دونوں سے بنتا ہے اور بعض حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ سکر کھجور کا شیرین پانی
ہے جس میں نشہ نہ آیا ہو لیکن یہ قول ضعیف ہے عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخمر من
هاتين وقال سويد في هاتين الشجرتين النخلة والعنبة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابراهيم والشعبي
قالا السكر خمر عن سعيد بن جبير قال السكر خمر عن سعيد بن جبير قال السكر خمر ترجمہ
ابراہیم اور شعبی اور سعید بن جبیر (یہ سب تابعین ہیں) نے کہا سکر خمر ہے عن سعيد بن جبير قال السكر حرام والرزق
الحسن حلال ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے کہا سکر حرام ہے اور روزی خاصی حلال ہے ذكر
انواع الاشياء التي كانت منها الخمر حين نزل تحريمها جب شراب حرام ہوا تو کن کن چیزوں سے شراب بنتا تھا

عن ابن عمر قال سمعت عمر يخطب على منبر المدينة فقال ايها الناس الا انه نزل تحريم الخمر يوم نزل
وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے میں نے حضرت عمرؓ سے سنا آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے کہا اے لوگو دیکھو جس دن شراب حرام ہوا تو پانچ چیزوں سے
شراب بنا کرتا تھا انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو مخامرہ کرے عقل کے یعنی خمر نکالا گیا ہے
مخامرت سے جسکو معنے چھپانے کے ہیں تو جو شراب عقل کو چھپا دے یعنی نشہ لا دے وہ حرام ہے خواہ انگور سے بنے یا اور کسی چیز سے

عن ابن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب رضی على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد فان الخمر
نزل تحريمها وهي من خمسة من العنب والحنطة والشعير والتمر والعسل ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے
حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ جب شراب حرام ہوا تو پانچ چیزوں سے
بنا کرتا تھا انگور اور گیہوں اور جو اور کھجور اور شہد سے عن ابن عمر قال الخمر من خمسة من التمر والحنطة والشعير
والعسل والعنب ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد اور انگور
سے تحريم الاشربة المسكرة من الاثمار والحبوب كانت على اختلاف اجناسها جو شراب غلے یا پھلوں سے
بنے اگرچہ کسی قسم کا ہو اوس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے عن ابن سيرين قال جاء رجل الى ابن عمر فقال ان اهلنا
ينبذون لنا شرابا عشيا فاذا اصبحنا شربنا قال انهاك عن المسكر قليله وكثيره واشهد الله
عليك انهاك عن المسكر قليله وكثيره واشهد الله عليك ان اهل خيبر ينبذون شرابا من كذا
وكذا ويسمونه كذا وكذا وهي الخمر وان اهل فدك ينبذون شرابا من كذا وكذا يسمونه
كذا وكذا وهي الخمر حتى عد اشربة اربعة احدها العسل ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ
ابن عمرؓ پاس آیا اور بولا ہمارے لوگ ہمارے لیے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم اوس کو پیتے ہیں عبداللہ نے
کہا میں تجھکو منع کرتا ہوں نشہ لانیوالے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہوں میں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں
نشہ لانیوالے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہوں میں اللہ کو تجھ پر کہ خیبر کے لوگ فلاں فلاں چیزوں سے شراب بناتے ہیں
اور اوسکا نام یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اور فدک والے فلاں فلاں چیزوں کا شراب بناتے ہیں اور اوس کے نام یہ
رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اسیطرح چار قسم کے شرابوں کو بیان کیا اون میں سے ایک شہد کا شراب تھا (تو نام بدل کر
رکھ لینے سے کچھ نہیں ہوتا جس شراب میں نشہ ہو اوسکا تھوڑا بہت دونوں پینا حرام ہے) اثبات اسم الخمر
لكل مسكر من الاشربة جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے (اگرچہ انگور سے نہ بنا ہو) عن ابن عمر عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال كل مسكر حرام وكل مسكر خمر ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالا خمر ہے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم کل مسکر حرام وکل مسکر خمر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا حسین بن منصور نے کہا امام احمد بن حنبل نے کہا
یہ حدیث صحیح ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ ہر نشہ لانے والا حرام ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر
خمر وکل مسکر حرام عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر حرام وکل مسکر خمر
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے اور ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے
حرام کل شراب اسکر ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر
حرام ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا حرام ہے عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان ینبذ فی الدباء والمزفت والنقیر والحنتم وکل مسکر حرام ترجمہ
ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن میں نبیذ بنانے
سے اور فرمایا کہ جو نشہ کرے حرام ہے عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنبذوا فی الدباء ولا المزفت و
لا النقیر وکل مسکر حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے مگر اس میں روغنی برتن کا ذکر نہیں ہے عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شراب اسکر فہو حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے عن عائشۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن البتع فقال کل شراب اسکر حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
شہد کے شراب کو آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے عن عائشۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال
کل شراب اسکر فہو حرام والبتع من العسل عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال کل
شراب اسکر فہو حرام والبتع نبیذ العسل ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ
لانے والا حرام ہے عن ابی موسی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ومعاذ الی الیمن فقال معاذ انک
تبعثنا الی ارض کثیر شراب اہلہا فما اشرب قال اشرب ولا تشرب مسکرا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا معاذ نے کہا آپ ہم کو اس ملک میں بھیجتے ہیں جہاں لوگ بہت شراب
پیتے ہیں آپ نے فرمایا تو بھی پی لیکن وہ شراب نہ پی جو نشہ کرے ف البتہ جس شراب میں نشہ نہ ہو جیسے نبیذ یعنی شربت انگور یا کھجور
کا اسکی پینے کی ممانعت نہیں ہے عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ترجمہ ابوموسی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا حرام ہے عن الاسود بن شیبان السدوسی قال سمعت عطاء

سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ أَسْفَارًا فَتَبْرُزُ لَنَا الْأَشْرِبَةُ فِي الْأَسْوَاقِ لَا نَدْرِي مَا أَوْعِيَتُهَا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ ترجمہ اسود بن شیبان سے روایت ہے ایک شخص نے عطا سے کہا ہم سفر میں جاتے ہیں اور بازار وں میں شراب بکتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن معلوم نہیں کن برتنوں میں وہ بنی تھی عطا نے کہا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے پھر وہ شخص تھوڑی دور گیا عطا نے کہا جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہی ہے عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن سیرین نے کہا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطِّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ عبد الملک بن طفیل نے کہا عمر بن عبد العزیز نے (جو خلیفہ تھے خلفائے بنی امیہ میں سے) ہم کو لکھا مت پیو طلا کو (طلا وہ شراب ہے جو آگ پر رکھکر جوش دیا جاوے یہاں تک کہ گاڑھا ہو جاوے) جب تک دو حصے اوس کے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے (جو نہایت گاڑھا ہو جیسے دنشا کر ملی کے وہ اسی حیثیت سے اوسکو طلا کہتے ہیں) اور ہر نشہ لانے والا حرام ہے عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ صعق بن حزن سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا کہ ہر نشہ کرنے والا حرام ہے عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابو موسے اشعری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے

تَفْسِيرُ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ

مزر اور بتع کس شراب کو کہتے ہیں عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً فَمَا أَشْرَبُ وَمَا أَدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَمَا الْمِزْرُ قُلْتُ أَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيذُ الْعَسَلِ وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيذُ الذُّرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ وہان شراب ہوتے ہیں تو میں کونسا شراب پیوں اور کونسا نہ پیوں آپ نے فرمایا وہان کونسے شراب ہوتے ہیں میں نے کہا بتع اور مزر آپنے فرمایا بتع اور مزر کیا ہیں میں نے کہا بتع تو شہد کا شراب ہے اور مزر جوار کا شراب .... آپنے فرمایا جو نشہ لاوے اوسکو نہ پی کیونکہ میں حرام کر چکا ہر نشہ لانے والے شراب کو عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُونُ مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ وہان شراب ہوتے ہیں جنکو بتع اور مزر کہتے ہیں آپنے فرمایا بتع کیا ہے میں نے کہا ایک شراب بنتا ہے شہد سے اور مزر جو سے بنتا ہے آپنے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ آيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ مَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ

قال نعم قال كل مسكر حرام ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خطبہ سنا پھر خمر کی آیت کو بیان کیا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ مزر کیسا ہے آپ نے فرمایا مزر کیا وہ بولا ایک دانہ
ہے جو یمن میں بنایا جاتا ہے آپ نے فرمایا اس میں نشہ ہوتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عن ابی
الجويرية قال سمعت ابن عباس سئل فقيل له افتنا في الباذق فقال سبق محمد الباذق وما
اسكر فهو حرام ترجمہ ابو الجویریہ سے روایت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا باذق (یا وہ ہے باذہ کا جو فارسی لفظ ہے یعنی شراب
جسکو تھوڑا سا پکا لیا جاتا ہے) میں فتوی دیجیے انہوں نے کہا باذق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہ تھا جو نشہ لاوے
وہ حرام ہے (تو اگر باذق میں نشہ پیدا ہو گیا تو حرام ہے ورنہ حلال ہے) عن عمر قال كل شراب اسكر كثيره (جس شراب کے
بہت پینے سے نشہ ہو اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال ما اسكر كثيره فقليله حرام ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شراب کا بہت پینا نشہ لاوے اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى
عن قليل ما اسكر كثيره ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں منع کرتا ہوں اس شراب کے
تھوڑی پینے سے جسکا بہت پینا نشہ لاوے عن سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن قليل ما اسكر
كثيره ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھوڑا پینا اس چیز کا جسکا بہت پینا نشہ لاوے
عن ابي هريرة قال علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم فتحينت فطره بنبيذ صنعته
له في دباء ثم اتيته به فقال ادنه فادنيته منه فاذا هو ينش فقال اضرب بهذا الحائط فان هذا
شراب من لا يؤمن بالله واليوم الآخر ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے مجھ کو معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم روزہ رکھتے ہیں میں اچھے روزہ افطار کرنے کے وقت نبیذ لیکر ہوا جسکو میں نے کدو کے تونبے میں تیار کیا تھا جب
میں پاس آیا تو آپ نے فرمایا نزدیک لا میں نزدیک لے گیا اس میں جوش آ رہا تھا آپ نے فرمایا پھینک دے دیوار پر یہ تو وہ پیے گا
جسکو یقین نہیں اللہ پر اور قیامت پر امام نسائی نے کہا یہ دلیل ہے تحریم مسکرات کی کہ نشہ لانیوالا اشربہ سے حرام ہے تھوڑا ہو
یا بہت اور ویسا نہیں ہے جیسے حیلہ کرنیوالے لوگ اپنی حیلہ نکالتے ہیں کہ اخیر گھونٹ جسکو بعد نشہ پیدا ہو حرام ہے اور پہلے
گھونٹ سب حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا تھا اور علما کا اتفاق ہے اسپر کہ بالکل نشہ اخیر گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ اوسکے
پہلے گھونٹ جو پیے اون ہی سے نشہ ہوا ہے ف بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ جو شراب انگور کا نہ ہو اوس کو تھوڑا پینا درست
اتنا جس سے نشہ نہ ہو اگر پیتا چلا گیا یہانتک کہ نشہ پیدا ہوا تو اخیر کا گھونٹ جسکے ساتھ نشہ پیدا ہوا حرام ٹھہرا اور پہلے گھونٹ
درست یہ بڑا حیلہ ہے درحقیقت نشہ اخیر کے گھونٹ سے پیدا نہیں ہوا بلکہ اگلے پچھلے سب گھونٹوں کی تاثیر سے تو سب
حرام ہوئے النهي عن نبيذ الجعة وهو شراب يتخذ من الشعير جو کے شراب سے ممانعت عن علي كرم الله وجهه

قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَالْجِعَةِ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور لال زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کے شراب پینے سے

عَنْ صَعْصَعَةَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ انْهَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ حضرت صعصعہ نے کہا حضرت علی رض سے اے امیر المومنین منع کرو ہم کو ان چیزوں سے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع کیا تھا انہوں نے کہا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن سے اور جو کے شراب کا ذکر نہیں کیا

ذِكْرُ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ کن برتنوں میں رسول اللہ صلعم کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کی کڑھائی میں

ذِكْرُ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِيهَا دُونَ مَا سِوَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ أَشْرِبَتُهَا كَاشْتِدَادِهِ فِيهَا ان برتنوں کا بیان جن میں نبیذ بنانا منع ہے اس لیے کہ ان برتنوں میں جلد تیزی آجاتی ہے برخلاف اور برتنوں کے

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ مُفْرَدًا مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے انہوں نے کہا ہاں طاؤس نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ عبد اللہ بن عمر سے سنا

عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ زَادَ ابْنُ طَاوُسٍ فِي حَدِيثِهِ وَالدُّبَّاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ تونبے کے نبیذ سے بھی منع کیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جر کے نبیذ سے جر کہتے ہیں مٹی کے گھڑے کو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ قُلْتُ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجَرُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے (یعنی اس میں نبیذ بنانے سے) میں نے کہا حنتم کیا ہے انہوں نے کہا جر یعنی مٹی کا برتن جس پر لاکھ چڑھی ہو

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أُسَيْدٍ الطَّاحِيَّ بَصْرِيٌّ يَقُولُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد العزیز بن اسید سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر سے پوچھا جر کا نبیذ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے اس سے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

صدق ابن عمر قلت ما الجر قال كل شيء من مدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا جر کے
نبیذ کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حرام کیا ہے یہ سنکر میں ابن عباس پاس آیا اور ان سے کہا آج میں نے
ایسی ایک بات سنی جس سے تعجب ہوا انہوں نے کہا وہ کیا میں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے جر کے نبیذ کو پوچھا تو انہوں نے
حرام کہا ابن عباس بولے عبداللہ بن عمر نے سچ کہا میں نے کہا جر کیا ہے انہوں نے کہا جو برتن مٹی کا ہو عن سعید بن
جبیر قال كنت عند ابن عمر فسئل عن نبيذ الجر فقال حرمه رسول الله صلى الله عليه وسلم فشق علي لما
سمعته فاتيت ابن عباس فقلت ان ابن عمر سئل عن شيء فجعلت اعظمه قال ما هو قلت سئل عن نبيذ الجر
فقال صدق حرمه رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت وما الجر قال كل شيء صنع من مدر ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا سعید نے کہا جب میں نے ابن عمر سے یہ سنا تو مجھ پر شاق ہوا پھر میں ابن عباس پاس آیا اور میں نے کہا ابن عمر سے ایک بات
پوچھی گئی مجھ کو وہ بہت بڑی معلوم ہوئی اخیر تک الجر الاخضر سبز لاکھی برتن عن ابن ابي اوفى يقول نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر الاخضر قلت فالابيض قال لا ادري ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز لاکھی برتن کے نبیذ سے میں نے کہا اور سفید برتن سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا عن
ابن ابي اوفى يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر الاخضر والابيض ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سبز برتن اور سفید برتن کے نبیذ سے عن ابي رجاء قال سالت الحسن عن نبيذ
الجر احرام هو قال حرام قد ثنا من لم يكذب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن نبيذ الحنتم
والدباء والمزفت والنقير ترجمہ ابو رجاء سے روایت ہے میں نے حسن سے پوچھا کیا جر کا نبیذ حرام ہے انہوں نے کہا ہاں حرام
ہے مجھ سے اوس شخص نے بیان کیا جو جھوٹ نہیں بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لاکھی برتن اور تونبی اور روغنی اور
چوبین برتن سے النهي عن نبيذ الدباء تونبی کے نبیذ سے ممانعت عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى
عن الدباء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی کے نبیذ سے عن ابن عمر ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم نهى عن الدباء ترجمہ وہی جو اوپر گزرا النهي عن نبيذ الدباء والمزفت تونبی اور روغنی برتن کے نبیذ سے
ممانعت عن عائشة قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والمزفت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے عن علي كرم الله وجهه عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن الدباء والمزفت ترجمہ حضرت علی سے بھی ایسا ہی روایت ہے عن عبد الرحمن بن يعمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے عن انس بن مالك
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت ان ينبذ فيهما ترجمہ انس بن مالک سے بھی ایسی ہی
روایت ہے عن ابي هريرة يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والمزفت ان ينبذ فيهما ترجمہ

ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ ترجمہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روغنی اور کدو کے برتن سے ذِكْرُ النَّهْيِ

عَنْ نَبِيذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین برتن کے نبیذ پینے سے ممانعت عَنِ ابْنِ عُمَرَ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور چوبین برتن یعنی نقیر سے (جن کی جڑ کھود کر برتن بناتے ہے

وہ لوگ ان برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو چند روز تک ان برتنوں میں نبیذ پینے کی ممانعت

رہی تاکہ شراب کا خیال بالکل جاتا رہے) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ

فِي الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور تونبی اور

چوبین برتن میں پینے سے النَّهْيُ عَنْ نَبِيذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ ترجمہ تونبی اور لاکھی اور روغنی برتن کے

نبیذ سے ممانعت عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ عبداللہ

بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی یعنی رال پھرے ہوئے

برتن کو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِرَارِ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں کو اور تونبی کو اور ان برتنوں کو جن پر رال پھیری ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ شَرَابٍ صُنِعَ فِي دُبَّاءٍ أَوْ حَنْتَمٍ أَوْ مُزَفَّتٍ

لَا يَكُونُ زَيْتًا أَوْ خَلًّا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے

تھے اس شراب سے جو بنایا جاوے تونبی یا لاکھی یا روغنی برتن میں سوا زیتون کے تیل یا سرکے کے ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ

الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ کدو کی تونبی اور چوبین اور روغنی اور لاکھی برتن کے نبیذ پینے کی ممانعت عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ

قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَتْ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَسَأَلُوهُ فِيمَا يَنْبِذُونَ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ

ترجمہ ثمامہ بن حزن سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا عبد القیس (ایک قبیلہ ہے)

کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا کس برتن میں نبیذ بناویں آپ نے منع کیا تونبی اور چوبین اور

روغنی اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُهِيَ عَنِ الدُّبَّاءِ بِكَلِمَةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے

کدو کی تونبی سے منع کیا گیا ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ

وَالْحَنْتَمِ بِحَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ إِسْحَاقُ وَذَكَرَتْ هُنَيْدَةُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذَةَ وَسَمَّتِ الْجِرَارَ قُلْتُ لِهُنَيْدَةَ أَنْتِ سَمِعْتِيهَا سَمَّتِ الْجِرَارَ قَالَتْ نَعَمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نقیر اور روغنی اور تونبی اور لاکھی برتن نبیذ سے یہ ابن علیہ کی روایت میں ہے اسحاق نے کہا ہنیدہ نے بیان کیا حضرت عائشہ سے مثل معاذہ کے اور گھڑے کا بھی ذکر کیا میں نے ہنیدہ سے کہا تو نے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا اوس نے کہا ہاں

عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرِيكِ بْنِ أَبَانَ قَالَتْ لَقِيتُ عَائِشَةَ بِالْخُرَيْبَةِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعَكَرِ فَنَهَتْنِي عَنْهُ وَقَالَتْ انْبِذِي عَشِيَّةً وَاشْرَبِيهِ غُدْوَةً وَأَوْكِي عَلَيْهِ وَنَهَتْنِي عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ ہنیدہ بنت شریک سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملی خریبہ میں اور میں نے پوچھا اون سے شراب کی تلچھٹ کو تو انہوں نے منع کیا اور کہا شام کو بھگو نبیذ اور صبح کو پی اور اوس کو ڈاٹ لگا دے (اگر مشکیزہ میں ہو) اور منع کیا مجھکو تونبی اور روغنی اور لاکھی برتن سے

الْمُزَفَّتَةِ روغنی برتنوں کا بیان

عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے

ذِكْرُ الدَّلِيلِ عَلَى النَّهْيِ لِلْمَوْصُوفِ عَنِ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهَا كَانَ حَتْمًا لَا عَلَى تَأْدِيبٍ

ان برتنوں سے ممانعت ضروری تھی نہ بطور تادیب کے یعنی صرف کراہت ہی نہ تھی بلکہ انکا استعمال حرام ہو گیا تھا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ترجمہ عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور روغنی اور چوبی برتن پھر پڑھا اس آیت کو جو دیوے تم کو رسول اوس کو لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ أَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اوس نے سنا چچا کے بیٹے سے جسکو انس کہتے تھے ابن عباس نے کہا کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول اوسکو مانو اور جس سے منع کرے اوس سے بچو میں نے کہا کیوں نہیں پھر اونہوں نے کہا کیا اللہ تعالی نے فرمایا نہیں کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جب اللہ اور اوسکا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو پھر کاموں میں اختیار نہیں رہتا (بلکہ اللہ اور رسول کے فیصلے کے موافق عمل کرنا ضرور ہو جاتا ہے) میں نے کہا کیوں نہیں تب اونہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے چوبی اور روغنی اور تونبی اور لاکھی برتن سے (ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ یہ ممانعت شرعی ہے نہ بطور ادب کے)

تَفْسِيرُ الْأَوْعِيَةِ

برتنوں کے بیان میں عن زاذان قال سألت عبد الله بن عمر قلت حدثني بشيء سمعته من رسول
الله صلى الله عليه وسلم في الأوعية وفسره قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتم وهو الذي
تسمونه أنتم الجرة ونهى عن الدباء وهو الذي تسمونه أنتم القرع ونهى عن النقير وهي النخلة ينقرونها
ونهى عن المزفت وهو المقير ترجمہ زاذان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا مجھ سے کچھ بیان کرو جو تم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے باب میں اور انکی تفسیر کرے اونہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حنتم سے جسکو تم جرہ کہتے ہو (یعنی مٹی کا برتن لاکھی) اور منع کیا دبا سے جسکو تم قرع کہتے ہو (یعنی تونبی کدو کی) اور منع کیا نقیر
سے (یعنی کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں) اور منع کیا مزفت یعنی مقیر سے (رال چڑھی ہوئی سے) **الاذن**
في الانتباذ التي خصها بعض الروايات التي أتينا على ذكرها الاذن فيما كان في الأسقية منها کن برتنوں
میں نبیذ بنانا درست ہے اونکا بیان اور مشکوں میں نبیذ بنانے کی اجازت عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وفد عبد القيس حين قدموا عليه عن الدباء وعن النقير وعن المزفت والمزادة المجبوبة و
قال انتبذ في سقائك وأوكه واشربه حلوا قال بعضهم ائذن لي يا رسول الله في مثل هذا قال إذا تجعلها
مثل هذه وأشار بيده يصف ذلك ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے
لوگوں کو منع کیا جب وہ آئے آپ پاس تونبی اور نقیر اور روغنی اور کٹے ہوئے مشک سے اور فرمایا نبیذ بناؤ اپنی مشکیزے میں پھر اوس پر
ڈاٹ لگاؤ اور پیو اوسکو میٹھا ایک نے بعضوں نے کہا یا رسول اللہ مجکو اجازت دیجیے اسکی آپ نے فرمایا تو چاہتا ہے کہ اوسکو ایسا
کرلے پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے بیان کرنے لگے اوس کی تیزی اور شدت کو عن جابر يقول نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن الجر المزفت والدباء والنقير وكان النبي صلى الله عليه وسلم إذا لم يجد سقاء ينبذ
له فيه نبذ له في تور من حجارة ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتن اور تونبی
اور چوبین برتن سے اور آپ پاس جب مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کو تو پتھر کے برتن میں نبیذ بنایا جاتا عن جابر قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له في سقاء فإذا لم يكن له سقاء نبذ له في تور من برام قال ونهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن الدباء والنقير والمزفت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
مشک میں نبیذ بنتا پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں اور منع کیا آپ نے کدو کی تونبی اور چوبین اور روغنی برتن سے عن
جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والنقير والجر والمزفت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور چوبین اور لاکھی اور روغنی برتن سے **الاذن في الجر خاصة** مٹی کے برتن
کی اجازت عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم رخص في الجر غير مزفت ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے کی جس پر لاکھ نہ لگی ہو **الاذن في** [illegible]

[illegible]

کی جاتی عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم عن لحوم الأضاحي
فتزودوا وادخروا ومن أراد زيارة القبور فإنها تذكر الآخرة واشربوا واتقوا كل مسكر
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت رکھنے سے تو خیر اب کھاؤ
اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے اسلیے کہ قبروں کی زیارت یاد دلاتی ہے آخرت کو اور پیو ہر ایک شراب کو
جس برتن میں چاہو مگر جو نشہ دے اوس سے بچو عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم
عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاثة أيام فأمسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن
النبيذ إلا في سقاء فاشربوا في الأسقية كلها ولا تشربوا مسكرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے لیکن اب زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت تین دن سے
زیادہ رکھنے کو لیکن اب جب تک تمہارا جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے مگر مشک میں اب سب برتنوں میں نبیذ بناؤ
لیکن نہ پیو اوس شراب کو جو نشہ لادے عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم
عن ثلاث عن زيارة القبور فزوروها ولتزدكم زيارتها خيرا ونهيتكم عن لحوم الأضاحي بعد ثلاث فكلوا
منها ما شئتم ونهيتكم في الأشربة في الأوعية فاشربوا في أي وعاء شئتم ولا تشربوا مسكرا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین چیزوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے
لیکن اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے بہتری ہوگی اور منع کیا تھا میں نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے کیونکہ اوس
زمانے میں محتاج لوگ بہت تھے تو بانٹ دینا بہتر تھا) اب جب تک جی چاہے اوس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب
پینے سے اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن جو نشہ لادے وہ مت پیو عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت
نهيتكم عن الأوعية فانتبذوا فيما بدا لكم وإياكم وكل مسكر ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن اب نبیذ بناؤ جس برتن میں چاہو اور بچو نشہ لانے والے سے عن بريدة قال بينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير إذ حل بقوم فسمع لهم لغطا فقال ما هذا الصوت قالوا يا نبي الله
لهم شراب يشربونه فبعث إلى القوم فدعاهم فقال في أي شيء تنتبذون قالوا ننتبذ في النقير والدباء وليس لنا
ظروف فقال لا تشربوا إلا فيما أوكيتم عليه قال فلبث بذلك ما شاء الله أن يلبث ثم رجع عليهم فإذا هم قد
أصابهم وباء مصفرين قال ما لي أراكم قد هلكتم قالوا يا نبي الله أرضنا وبيئة وحرمت علينا إلا ما أوكينا
عليه قال اشربوا وكل مسكر حرام ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جا رہے تھے اتنے میں ایک قوم کی آواز
سنی پوچھا یہ آواز کیسی ہے لوگوں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے وہ ایک قسم کا شراب پیا کرتے ہیں اوسکو پی رہے ہیں آپ نے کسی کو اون کے پاس
بھیجا اور بلایا پھر فرمایا تم کن برتنوں میں نبیذ بناتے ہو وہ بولے ہم نقیر یعنی چوبین برتن میں اور تونبی میں اور ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں

آپنے فرمایا مست ہو مگر ویسی برتن سے جسپر دانت لگاؤ (یعنی مشکیزہ ابریق پیالہ) پھر آپ تھوڑے دن ٹھہر کر جناب اسد کو تہا دیر یکتے آپنے اون لوگون کو دیکھا وہ بیماری زرد ہو رہے ہین (یعنی استسقا کی بیماری ہو گئی) آپنے فرمایا کیا ہوا مجھکو مین دیکھتا ہون تم تباہ ہو گئے اونھون نے کہا اے نبی اسد کے ہماری زمین وبائی ہے (یعنی اکثر بدن بیمار رہتی ہے ہوا کے فساد سے) اور آپ نے حرام کر دیا ہم پر ایک شراب مگر جسپر ہم دانت لگاوین آپنے فرمایا پیو ہر ایک شراب لیکن بچو اوس سے جو نشہ لاوے ۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الظُّرُوفِ فَشَكَتِ الْأَنْصَارُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذًا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ سلم نے جب منع کیا برتنون سے تو انصار نے شکایت کی اور عرض کیا ہمارے پاس اور قسم کے برتن نہین ہین آپ نے فرمایا تو خیر منع بھی نہین کرتا ۔

مَا قِيلَ لَهُ شراب کیسی چیز ہے ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس معراج کی رات دو پیالے لائے گئے ایک مین شراب تہا اور ایک مین دودہ آپنے دودہ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جسنے تمکو ہدایت کی فطرت کیموافق (کیونکہ دودہ فطرت یعنی پیدایش کے موافق ہے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو غذا اوسکی دودہ ہوتی ہے تمام قوی جسمانی اور روحانی دودہ سے ترقی پاتے ہین برخلاف شراب کے کہ وہ فطری غذا نہین بلکہ مصنوعی ہے اوس سے عقل مین فتور پڑتا ہے) اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی ۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کچھ لوگ میری امت کے شراب پئین گے لیکن نام اوسکا اور رکھینگے بہلانے کے لیے (تو اونکو دوہرا گناہ ہوگا ایک تو شراب پینے کا دوسرے فریب کا)

ذِكْرُ الرِّوَايَاتِ الْمُغَلَّظَاتِ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ شراب پینے کی برائی ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ شَارِبُهَا حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب شراب پینے والا شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب کوئی لوٹ کرتا ہے ایسی جسکو لوگ آنکھ اوٹھا کر دیکھین (یعنی بڑی لوٹ قیمتی مال کی) تو وہ مومن نہین ہوتا (بلکہ ان گناہون کے کرتے وقت ایمان جدا ہو جاتا ہے اگر ایمان ہوتا تو ایسے کام کیون کرتا) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ

ترفع الناس الیه فیها ابصارهم وهو مؤمن ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین یہ ہی کہ جب کوئی بی لوٹ کرتا ہے جسکی طرف
اسمین آنکہ اوٹھاکر دیکھتے ہین عن ابن عمر ونفر من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم قالوا قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من شرب الخمر فاجلدوه ثم ان شرب فاجلدوه ثم ان شرب فاجلدوه ثم ان شرب
فاقتلوه ترجمہ ابن عمرؓ اور کئی صحابہ سے روایت ہے سب نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اوسکو کوڑے مارو
پھر اگر پیے تو پھر مارو پھر اگر پیے تو کوڑے مارو پھر اگر پیے تو اوسکو مار ڈالو (کیونکہ معلوم ہوا اوس سے شراب چھٹنے والا نہین ہے
یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور قتل کرنا شراب پینے کے جرم مین جائز نہین) عن ابی هریرة عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال اذا سکر فاجلدوه ثم ان سکر فاجلدوه ثم ان سکر فاجلدوه ثم قال فی الرابعة
فاضربوا عنقه ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مست ہو جاوے۔ اوسکو کوڑے مارو
پھر اگر مست ہو جاوے تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو چوتھی بار اوسکو قتل کرو عن ابی موسی انه
کان یقول ما ابالی شربت الخمر او عبدت هذه الساریة من دون الله عز وجل ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے
اونہون نے کہا مین پرواہ نہین کرتا شراب پیون یا اللہ جل جلالہ کے سوا اس ستون کو پوجون یعنی شراب پینا معاذ اللہ شرک کے برابر ہے

ذکر الروایة المبینة عن صلوات شارب الخمر شراب پینے والے کی نماز قبول نہین ہوتی عن عروة بن رویم
ابن الدیلمی رکب یطلب عبد الله بن عمرو بن العاص قال ابن الدیلمی فدخلت علیه فقلت هل سمعت یا عبد الله
بن عمرو رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر شان الخمر بشیء فقال نعم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول لا یشرب الخمر رجل من امتی فیقبل الله منه صلوة اربعین یوما ترجمہ عروہ بن رویم سے روایت ہے ابن دیلمی
سوار ہوئے عبد اللہ بن عمرو بن العاص کو ڈھونڈھنے کے لیے ابن دیلمی نے کہا مین عبد اللہ کے پاس ہو گیا اور اون سے کہا کیا تم نے
رسول اللہ صلعم سے شراب کے باب مین کچھ سنا ہے اونہون نے کہا ہان مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص میری امت
مین سے اگر شراب پیے گا تو اللہ تعالی اوس کے چالیس دن کی نماز قبول نہ کریگا عن مسروق قال القاضی اذا اکل الهدیة فقد
اکل السحت واذا قبل الرشوة بلغت به الکفر وقال مسروق من شرب الخمر فقد کفر وکفره ان لیس له
صلوة ترجمہ مسروق نے کہا (جو تابعین مین سے ہے) قاضی نے جب ہدیہ لیا (اوس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ دیتا تہا بلکہ قاضی ہونے
کے بعد دینے لگا) تو اوس نے حرام کہایا اور جب رشوت لی تو کفر کے قریب پہونچا اور مسروق نے کہا جس نے شراب پیا وہ کافر ہو گیا اسوجہ سے
کہ اوسکی نماز درست نہین ہوتی **ذکر الآثام المتولدة عن شرب الخمر من ترک الصلوة ومن قتل النفس التی
حرم الله ومن وقوع علی المحارم** شراب پینے سے کیا کیا گناہ پیدا ہوتے ہین نماز ترک کرنا خون ناحق کرنا جسکو اللہ تعالی نے حرام کیا
زنا کرنا عن عثمان یقول اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث انه کان رجل ممن خلا قبلکم تعبد فعلقته
امرأة غویة فارسلت الیه جاریتها فقالت له انا ندعوک للشهادة فانطلق مع جاریتها فطفقت کلما دخل

بابًا اغلقته دونه حتى افضى الى امرأة وضيئة عندها غلام وباطية خمر فقالت اني والله ما دعوتك
للشهادة ولكن دعوتك لتقع علي او تشرب من هذه الخمرة كاسا او تقتل هذا الغلام قال فاسقيني
من هذا الخمر كاسا فسقته كاسا قال زيدوني فلم يرم حتى وقع عليها وقتل النفس فاجتنبوا الخمر فانها
والله لا يجتمع الايمان وادمان الخمر الا ليوشك ان يخرج احدهما صاحبه ترجمہ حضرت عثمانؓ نے
کہا بچو خمر (شراب) سے وہ سب برائیوں کی جڑ ہے اگلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اوسکو ایک بدکار عورت نے پھانسا
چاہا ایک لونڈی کو اوس کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں تجھکو بلاتی ہوں گواہی کے لیے (یہ جانا کیا کیونکہ گواہی کے لیے
جانا فرض ہے) وہ اوس لونڈی کے ساتھ چلا آیا اوس لونڈی نے مکان کے ہر ایک دروازے کو جب وہ اوس کے اندر جاتا بند کرنا
شروع کیا یہانتک کہ ایک عورت کے پاس پہنچا جو خوب صورت تھی اور اوس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک برتن شراب کا وہ عورت
بولی قسم خدا کی میں نے تجھکو گواہی کے لیے نہیں بلایا لیکن صحبت کے لیے بلایا ہے تو مجھ سے صحبت کر یا اس شراب کا ایک گلاس پی
یا اس لڑکے کو مار ڈال وہ شخص بولا مجھکو شراب کا ایک گلاس پلا دے اوس نے ایک گلاس اوسکو پلایا وہ بولا اور دے جب
معلوم ہوا) پھر وہاں سے نہ ٹلا یہانتک کہ اوس عورت سے صحبت کی اور اوس لڑکے کا خون کیا تو بچو شراب سے اس لیے کہ قسم
اللہ کی ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں رہتے یہانتک کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے (اگر ایمان غالب ہوا تو شراب چھوٹ جائیگی
اور جو شراب نہ چھوٹا تو ایمان جاتا رہتا ہے معاذ اللہ) عن عثمان يقول اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث فانه كان
رجل ممن خلا قبلكم يتعبد ويعتزل الناس فذكر مثله قال فاجتنبوا الخمر فانه والله لا يجتمع والايمان
ابدا الا يوشك احدهما ان يخرج صاحبه ترجمہ حضرت عثمانؓ نے کہا بچو شراب سے کیونکہ وہ برائیوں کی جڑ ہے
تم سے پہلے اگلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا پھر وہی قصہ بیان کیا اور کہا بچو خمر سے
کیونکہ قسم اللہ کی خمر اور ایمان ساتھ نہیں جمع ہونگے مگر ایک دوسرے کو نکال باہر کریگا عن ابن عمر قال من شرب الخمر فلم ينتش
لم تقبل له صلوة ما دام في جوفه او عروقه منها شيء وان مات مات كافرا وان انتشى لم تقبل له صلوة
اربعين ليلة وان مات فيها مات كافرا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جس شخص نے شراب پیا پھر نشہ نہوا تو اوس کی
نماز قبول نہیں ہوگی جبتک وہ شراب اوس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر اوس حالت میں مرجاوے تو کافر مریگا اور جو نشے
میں مست ہوگیا تو چالیس دن کی نماز قبول نہوگی اور اگر اوس حالت میں مرجاوے تو کافر مریگا عن عبد الله بن عمرو عن النبي
صلى الله عليه وسلم وقال محمد بن آدم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شرب الخمر فجعلها في بطنه
لم يقبل الله منه صلوة سبعا ان مات فيها وقال ابن آدم فيهن مات كافرا فان اذهبت عقله عن شيء
من الفرائض وقال ابن آدم القرآن لم تقبل له صلوة اربعين يوما ان مات فيها وقال ابن آدم فيهن مات كافرا
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شراب پیا اور پیٹ میں اوتارا اوسکو

تو اللہ تعالیٰ اوس کے سات روز کی نماز قبول نہ کریگا اور اگر اس عرصے مین مرجاویگا تو کافر مریگا اگر اوس کے عقل جاتی رہی اور کوئی
فرض چھوٹ گیا تو اوسکی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اس عرصے مین مرجاویگا تو کافر مریگا **توبہ شارب الخمر**
شراب پینے والے کے توبہ کا بیان **عن** عبد اللہ بن الدیلمی قال دخلت علی عبد اللہ بن عمرو بن العاص وھو فی
حائط لہ بالطائف یقال لہ الوھط وھو مخاصر فتی من قریش یزن ذلک الفتی بشرب الخمر فقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شرب الخمر شربۃ لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ
علیہ فان عاد لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من
طینۃ الخبال یوم القیامۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن دیلمی سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس گیا وہ طائف میں اپنے باغ
مین تھے جسکو وہط کہتے تھے اور قریش کے ایک جوان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے جسپر لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے عبد اللہ نے
کہا مینے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیے اوسکی توبہ چالیس روز تک قبول نہ ہوگی پھر اگر
توبہ کرے تو اللہ معاف کردیگا پھر اگر شراب پیے تو چالیس روز تک توبہ قبول نہ ہوگی لیکن اوسکے بعد اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف
کردیگا پھر اگر شراب پیے تو اللہ جل جلالہ ضرور اوسکو جہنمیوں کے بدن کی پیپ پلاویگا اور توبہ قبول نہ ہوگی مراد وہ شخص ہے جو شراب
کو حلال سمجھکر پیے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا
حرمہا فی الآخرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے گا پھر اوس سے توبہ نکریگا
اوسکو آخرت مین شراب نہ ملیگی **المداومۃ فی الخمر** **المدمنین فی الخمر** جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہین اون کے باب مین کیا آیا ہے
عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ منان ولا عاق ولا مدمن خمر **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہ جاویگا احسان کہنیوالا (جو احسان کرکے
جتلایا کرے اور بعضون نے کہا ناکوٹنے والا) اور زنا کا یا کرنیوالا اپنے ماں باپ کی اور ہمیشہ شراب پینے والا **عن** ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الآخرۃ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیکر مرجاوے اور وہ ہمیشہ پیتا ہو اوس کو
آخرت مین شراب نہ ملیگی (یعنی جنت سے محروم رہیگا) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب
الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الآخرۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الضحاک قال من مات
مدمنا للخمر نضح فی وجہہ بالحمیم حین یفارق الدنیا **ترجمہ** ضحاک نے کہا جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر مرجاوے
تو دنیا سے جدا ہوتے وقت اوسکے منہ پر گرم پانی کا چھینٹا دیا جاویگا (یعنی جہنم کے پانی کا) **تغریب شارب الخمر** شراب
والیکو جلاوطن کرنا **عن** سعید بن المسیب قال غرب عمر ربیعۃ بن امیۃ فی الخمر الی خیبر فلحق بہرقل فتنصر
فقال عمر لا اغرب بعدہ مسلما **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی

نکالدیا خیبر کیطرف وہ ہرقل بادشاہ روم کے پاس چلا گیا اور نصرانی ہوگیا حضرت عمر نے فرمایا اب میں کسی مسلمان کو جلاوطن نہ کرونگا

ذکر الاخبار التی اعتل بھا من اباح شراب السکر بیان ان حدیثوں کا جن سے دلیل لیگئی ہے اوس شخص نے جو نشہ لانیوالے شراب کو درست کہتا ہے بشرطیکہ تھوڑا سا پیا جاوے جس سے نشہ نہ ہو

عن ابی بردۃ بن نیار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشربوا فی الظروف ولا تسکروا ترجمہ ابو بردہ بن نیار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیو برتنوں میں اگرچہ کسی قسم کا برتن ہو لیکن مست نہ ہو یعنی اتنا زیادہ نہ پیو جس سے نشہ ہو ھ اس حدیث سے صاف صاف اوس شراب کے پینے کی جس میں نشہ ہو اجازت نہیں نکلتی علاوہ اسکے امام نسائی نے کہا حدیث منکر ہے اور اس میں غلطی کی ہے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے اور کسی نے اوس کے متابعت نہیں کی سماک کے اصحاب میں سے اور سماک خود قوی نہیں ہے اور وہ قبول کرتا تھا تلقین کو امام احمد نے کہا ابوالاحوص نے حدیث میں غلطی کی ہے انہا مخالفت کی ہے اوسکی شریک نے اسناد میں اور حدیث کے الفاظ میں اور شریک بھی اسی روایت کی ہے

عن بریدۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے مگر خلاف کیا ہے اسکو ابو عوانہ نے اور وہ روایت یہ ہے

عن عائشۃ قالت اشربوا ولا تسکروا ترجمہ ام المومنین عائشہ نے کہا شراب پیو لیکن مست نہ ہو۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے قرصافہ نے اسکو حضرت عائشہ سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور حضرت عائشہ سے اسکے خلاف ہے

عن عائشۃ سالھا اناس کلھم یسئل عن النبیذ یقول ننبذ التمر غدوۃ ونشربہ عشیا وننبذہ عشیا ونشربہ غدوۃ قالت لا احل مسکرا وان کان خبزا وان کانت ماء قالتھا ثلث مرات ترجمہ حضرت عائشہ سے لوگوں نے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا ہم صبح کو کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو پیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا میں حلال نہیں کہتی کسی نشہ لانے والے شراب کو اگرچہ روٹی کیوں نہ ہو اگرچہ پانی کیوں نہ ہو یہ تین بار فرمایا

عن عائشۃ ام المومنین تقول نھیتم عن الدباء نھیتم عن الحنتم نھیتم عن المزفت ثم اقبلت علی النساء فقالت ایاکن والجر الاخضر وان اسکرکن ماء حبکن فلا تشربنہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمکو ممانعت ہے تونبی سے تمکو ممانعت ہے لاکھی برتن سے تمکو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر منہ کیا عورتوں کی طرف اور کہا بچو تم سبز لاکھی گھڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگے تو اوس کو مت پیو

عن عائشۃ انھا سئلت عن الاشربۃ فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن کل مسکر ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے اون سے پوچھا کسی نے شرابوں کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہر نشہ لانے والے سے۔ امام نسائی نے کہا ان لوگوں نے دلیل پکڑی ہے عبداللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس سے اور وہ یہ ہے

عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ ابن عباس نے کہا خمر تو تھوڑا
بہت سب حرام ہے اور باقی اور قسم کا شراب اتنا حرام ہے جس سے نشہ ہو ف بڑی دلیل ابو حنیفہ کی یہی ایک ہے مگر یہ روایت
موقوف ہے ابن عباس پر اگرچہ طحاوی نے اسکو مرفوعا بھی نقل کیا ہے علاوہ اسکے یہ روایت منقطع ہے کیونکہ ابن شبرمہ نے
اسکو عبد اللہ بن شداد سے نہیں سنا اور دلیل اسکی یہ ہے جو دوسرے اسناد میں ابن شبرمہ سے مروی ہے عن ابن
شبرمة قال حدثني الثقة عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها و
السكر من كل شراب ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا مجھ سے ایک ثقہ نے بیان کیا عبد اللہ بن شداد سے اوس نے سنا ابن عباس سے انہوں
نے کہا خمر تو بعینہ یعنی لذاتہ حرام ہے تھوڑا ہو یا بہت اور باقی قسم کی شراب اتنی جس سے نشہ ہو۔ ایسے ثقہ مجہول ہیں مگر حنفی اسکا
جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث امام ابو حنیفہ نے ابو عون سے روایت کی وہ عبد اللہ بن شداد سے اور وہ روایت کرتے ہیں ابن
عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ دوسری روایت کی
ہے عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها وكثيرها وما أسكر من كل شراب امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ
ٹھیک ہے ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اوس میں ذکر بھی نہیں ہے کہ اوس نے سنا ابن شبرمہ سے اور
روایت ابو عون کی بہت مشابہ ہے ثقات کی روایت کے ابن عباس سے غرض یہ روایت موقوفا صحیح ہے لیکن خمر کے معنوں
میں اختلاف ہے بہت سے صحابہ اور علما یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے اور ثابت ہو چکا کہ خمر ہر مسکر کو کہتے ہیں پھر یہ
یہ بات مانی جاوے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور اگر مان بھی لیں تو معارض ہیں اس کے بہت سے آثار اور احادیث اور خود ابن عباس سے
اسکے خلاف ثابت ہے عن أبي الجويرية الجرمي قال سألت ابن عباس وهو مسند ظهره إلى الكعبة عن الباذق فقال
سبق محمد الباذق وما أسكر فهو حرام قال أنا أول العرب سأله ترجمہ ابو الجویریہ جرمی سے روایت ہے میں نے ابن عباس
سے پوچھا اور وہ اپنی پیٹھ کعبہ کی طرف ٹیکے بیٹھے ہوئے تھے باذق (یعنی بادہ جو ایک قسم کا شراب ہے انگور کے شیرے کو تھوڑا جوش دیکر بناتے)
سے اونہوں نے کہا حضرت محمد باذق نکلنے سے پہلے گزر گئے جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے اونہوں نے کہا سب سے پہلے عرب میں نے
باذق کو پوچھا ہے میں نے پوچھا عن ابن عباس قال من سره أن يحرم إن كان محرما ما حرم الله ورسوله فليحرم النبيذ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جسکو بھلا لگے حرام کہنا اوس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ نے اور اوس کے رسول نے تو وہ حرام کہے نبیذ کو (مراد
نبیذ ہے جس میں تیزی آ جاوے اور نشہ کرنے لگے عن عبد الرحمن قال قال رجل لابن عباس إني امرؤ من أهل خراسان وإن أرضنا
أرض باردة وإنا نتخذ شرابا نشربه من الزبيب والعنب وغيره وقد أشكل علي فذكر له ضروبا من الأشربة
فأكثر حتى ظننت أنه لم يفهمه فقال له ابن عباس إنك قد أكثرت علي اجتنب ما أسكر من تمر أو زبيب
أو غيره ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عباس سے کہا میں خراسان کا رہنے والا ہوں اور ہمارا ملک بہت سرد ہے
ہم ایک قسم کا شراب بناتے ہیں انگور خشک اور تر اور سوا اس کے سے مجھکو مشکل معلوم ہوتا ہے پھر اوس نے کئی قسمیں شراب کی بیان کیں

اور بہت قسمیں بیان کیں یہانتک کہ میں نے گمان کیا کہ ابن عباس نے انکو نہیں کہا آخر ابن عباس نے کہا تو نے بہت بیان کیا جو
شراب ہے جو نشہ لادے کھجور کا ہو یا انگور کا یا اور کسی چیز کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيذُ الْبُسْرِ بَحْتٌ لَا يَحِلُّ ترجمہ ابن عباس نے
کہا کہ کچی کھجور کا نبیذ حرام ہے ہرگز حلال نہیں عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ
تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَنَهَى عَنْهُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي أَنْتَبِذُ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ نَبِيذًا حُلْوًا فَأَشْرَبُ مِنْهُ
فَيُقَرْقِرُ بَطْنِي قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے میں ترجمہ کیا کرتا تھا درمیان
ابن عباس اور اور لوگوں کے (جو ان کے پاس آتے تھے لیکن عربی زبان نہ سمجھتے) ایکبار ایک عورت ان کے پاس آئی اور لاکھی
گھڑے کے نبیذ کو پوچھنے لگی انہوں نے اوس سے منع کیا میں نے کہا اے ابن عباس میں سبز گھڑے میں نبیذ بھگوتا ہوں میٹھا
پھر اوسکو پیتا ہوں تو میرے پیٹ میں قرقر ہوتا ہے (یعنی ریاح پیدا کرتا ہے) انہوں نے کہا اوسکو مت پی اگرچہ شہد سے
زیادہ میٹھا ہو عَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ جَدَّةً لِي تَنْبِذُ لِي نَبِيذًا فِي جَرٍّ أَشْرَبُهُ حُلْوًا إِنْ
أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ لَيْسَ بِالْخَزَايَا وَلَا النَّادِمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ
وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ فَحَدِّثْنَا بِأَمْرٍ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ
آمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ
الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے جسکا نام
نصر تھا میں نے ابن عباس سے کہا میری دادی نبیذ بناتی ہے ایک گھڑے میں جسکو میں پیتا ہوں اور وہ میٹھا ہوتا ہے اگر میں
اوسکو بہت پیوں پھر لوگوں میں بیٹھوں تو ڈرتا ہوں کہیں رسوا نہ ہوں (بہکی بہکی باتیں کرنے لگوں) انہوں نے کہا عبد القیس
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپنے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو جو نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ (کیونکہ خود بخود ایمان لائے
قتل اور قید کی ذلت نہیں کھینچی) پھر ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے اور آپکے درمیان مشرکوں کی ایک قوم ہے (جو ہم کو
آنے نہیں دیتی) اور ہم نہیں آسکتے آپ پاس مگر حرام مہینوں میں (جب امن ہوتا ہے) تو ہم کو بتلا دیجیے ایک ایسی
بات کہ اگر اوس پر ہم عمل کریں تو جنت میں جاویں اور ہم بتلا دیں گے اور لوگوں کو اوسی بات کی طرف آپنے فرمایا میں تم کو تین باتوں کا
حکم کرتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں حکم کرتا ہوں میں تم کو اللہ پر ایمان لانے کا جانتے ہو ایمان کیا ہے انہوں نے کہا
اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اس بات پر یقین کرنا دل سے اور زبان سے اقرار کرنا کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے
کے لائق نہیں اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال (کافروں سے لڑکر) حاصل کرو اوس میں سے پانچواں حصہ
داخل کرو اور منع کرتا ہوں میں تم کو چار چیزوں سے کدو کی تونبی کے اور چوبین برتن لاکھی اور روغنی برتن کے نبیذ سے عن

قیس بن وہبان قال سألت ابن عباس قلت ان لی جریرۃ انتبذ فیہا حتی اذا غلا وسکن شربتہ قال مذ کم هذا شرابک قلت مذ عشرون سنۃ او قال مذ اربعون سنۃ قال طال ما تروت عروقک من الخبث ترجمہ قیس بن وہبان سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا میرے پاس ایک چھوٹا گھڑا ہے میں اوس میں نبیذ بناتا ہوں جب وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا ہے تو اوسکو پیتا ہوں انہوں نے کہا کتنے دنوں سے تو یہ پیتا ہے میں نے کہا بیس برس یا چالیس برس سے (یہ راوی کا شک ہے) ابن عباس نے کہا بہت دنوں تک تیری رگیں پلیدی سے سیر ہوئیں و مما اعتلوا بہ حدیث عبد الملک بن نافع عن عبد اللہ بن عمر جو لوگ تھوڑی شراب کو درست کہتے ہیں اونکی دلیل ایک یہ حدیث ہے جسکو عبد الملک بن نافع نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے عن عبد الملک بن نافع قال قال ابن عمر رایت رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدح فیہ نبیذ وہو قائم عند الرکن ودفع الیہ القدح فرفعہ الی فیہ فوجدہ شدیدا فردہ علی صاحبہ فقال لہ رجل من القوم یا رسول اللہ احرام ہو فقال علی بالرجل فاتی بہ فاخذ منہ القدح ثم دعا بماء فصبہ فیہ ثم رفعہ الی فیہ فقطب ثم دعا بماء ایضا فصبہ فیہ ثم قال اذا اغتلمت علیکم ہذہ الاوعیۃ فاکسروا متونہا بالماء ترجمہ عبد الملک بن نافع سے روایت ہے ابن عمر نے کہا میں نے ایک شخص کو دیکھا رسول اللہ صلعم کے پاس ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپ رکن کے پاس کھڑے تھے وہ پیالہ آپ کو دیا آپ نے اوس کو منہ سے لگایا تو تیز معلوم ہوا آپنے پھیر کر اوسی شخص کو دیدیا آخر میں ایک اور شخص بولا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا بلاؤ اوس شخص کو (جو پیالہ لایا تھا) پھر وہ آیا آپنے پیالہ اوس سے لے لیا اور پانی منگا کر اوس میں ملایا پھر اوسکو منہ سے لگایا اور منہ بنایا (اوسکی تیزی سے) پھر اور پانی منگوایا اور اوس میں ملایا بعد اس کے فرمایا جب ان برتنوں میں شراب تیز ہو جاوے تو اوسکی تیزی پانی سے مٹا دو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبیذ میں اگر تیزی آ جاوے تو پانی ملا کر اوسکا پینا درست ہے اور وہی شراب ہے تو تھوڑا اسکا پینا درست ٹھرا یہی دلیل ہے ان لوگوں کی جو تھوڑا شراب درست کہتے ہیں مگر روایت سے یہ نہیں نکلتا کیونکہ صرف تیزی آ جانے سے حرمت نہیں ہوتی جبتک نشہ پیدا ہو علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ آگے آتا ہے عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں عبد الملک بن نافع ہے جو مشہور نہیں اور اوس کی روایت ابن عمر سے کے لائق نہیں بلکہ ابن عمر سے اس کے خلاف مشہور ہے عن ابن عمر ان رجلا سألہ عن الاشربۃ فقال اجتنب کل شیء ینش ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے شرابوں کو پوچھا انہوں نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ عن زید بن جبیر قال سألت ابن عمر عن الاشربۃ فقال اجتنب کل شیء ینش ترجمہ زید بن جبیر نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا شرابوں کو انہوں نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ عن ابن عمر قال المسکر قلیلہ وکثیرہ حرام ترجمہ ابن عمر نے کہا جو نشہ کرے اوسکا تھوڑا بہت سب حرام ہے عن ابن عمر قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام

ابن عمر نے کہا جو نشہ لاوے وہ خمر ہے اور جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ قَالَ حَرَّمَ اللّٰہُ الْخَمْرَ
وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے حرام کیا خمر کو اور ہر ایک نشہ
لانیوالا حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالی چیز خمر ہے
امام نسائی نے کہا یہ لوگ معتبر ہیں اور عادل ہیں اور مشہور ہیں ساتھ صحت روایت کے اور عبد الملک بن نافع ان لوگوں
میں سے ایک کے برابر بھی نہیں ہے اگرچہ عبد الملک کی تائید اوسی کے ایسے چند اور لوگوں نے بھی کی ہے عَنْ رُقَیَّۃَ بِنْتِ
عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ کُنْتُ فِیْ حِجْرِ ابْنِ عُمَرَ فَکَانَ یُنْقَعُ لَہُ الزَّبِیْبُ فَیَشْرَبُہُ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ یُجَفَّفُ الزَّبِیْبُ
وَیُلْقٰی عَلَیْہِ زَبِیْبٌ اٰخَرُ وَیُجْعَلُ فِیْہِ مَاءٌ فَیَشْرَبُہُ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی اِذَا کَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَہُ ترجمہ رقیہ بنت عمرو
بن سعید سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے گود میں تھی انکے لیے سوکھی انگور بھگوئے جاتے پھر وہ اُس کو دوسرے
دن پیتے پھر انگور خشک کر لیے جاتے اور اور دوسری انگور ڈالکر پانی میں ڈال دیے جاتے پھر دوسرے دن اوسکو پیتے پھر پھینکدیا جاتا
اور ان لوگوں نے حجت پکڑی ہے ابو مسعود کی حدیث سے جو یہ ہے عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَوْلَ الْکَعْبَۃِ فَاسْتَسْقٰی فَاُتِیَ بِنَبِیْذٍ مِنَ السِّقَایَۃِ فَشَمَّہُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَیَّ بِذَنُوْبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَیْہِ
ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ اَحَرَامٌ ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوئے
کعبہ کے پاس آپنے پانی مانگا لوگ مشک میں سے نبیذ لائے آپنے اوسکو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا میرے پاس ایک ڈول لاؤ زمزم کے
پانی کا آپنے اوس پر پانی ڈالا پھر پیا ایک شخص نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں امام نسائی نے کہا یہ
روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے اسناد میں یحیی بن یمان ہے جس نے اکیلے اوسکو روایت کیا سفیان سے اور یحیی یمان کی روایت
قابل حجت کے نہیں کیونکہ اوسکا حافظہ برا ہے اور وہ بہت خطا کرتا ہے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَ یَصُوْمُہَا فَتَحَیَّنْتُ فِطْرَہُ بِنَبِیْذٍ صَنَعْتُہُ فِیْ
دُبَّاءٍ فَلَمَّا کَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُہُ اَحْمِلُہَا اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَصُوْمُ فِیْ ہٰذَا الْیَوْمِ فَتَحَیَّنْتُ
فِطْرَکَ بِہٰذَا النَّبِیْذِ فَقَالَ اَدْنِہٖ مِنِّیْ یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ فَرَفَعْتُہُ اِلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ یَنِشُّ فَقَالَ خُذْ ہٰذِہٖ فَاضْرِبْ
بِہَا الْحَائِطَ فَاِنَّ ہٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے مجھکو معلوم
تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضے روز روزہ رکھتے ہیں میں نے ایکبار آپ کے روزہ افطار کرنے کے لیے نبیذ رکھا جس کو میں نے
تونبے میں طیار کیا تھا جب شام ہوئی تو میں اوسکو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے
معلوم تھا کہ آپ آج روزہ رکھتے ہیں تو میں آپ کے افطار کے وقت یہ نبیذ لیکر آیا آپ نے فرمایا میرے پاس لا اے ابا ہریرہ میں اوٹھا کر
آپکے سامنے لے گیا تو وہ جوش مار رہا تھا آپنے فرمایا لیجا اوس کو اور دیوار پر مار دے تو وہ پیے جو یقین نہ رکھتا ہو اللہ پر قیامت کے

ان پر۔ اور ایک دلیل اون لوگون کی حضرت عمر کا فعل ہے جو بیان ہوا ہے عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب قال اذا خشیتم
من نبیذ شدته فاکسروه بالماء قال عبد الله من قبل ان یشتد ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا جب
تم ڈرو نبیذ کی تیزی سے تو اوسکی تیزی توڑ ڈالو پانی سے عبد اللہ نے کہا یعنی تیزی سے پہلے (اگر خوف ہو تیزی کا تو پانی ملاوے
اور بعد تیزی کے تو پینا درست نہین) عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا به فلما قربه
الی فیه کرهه فدعا به فکسره بالماء فقال هکذا فافعلوا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ثقیف کے لوگون
نے حضرت عمر کے سامنے شراب رکھا اونہون نے منگوایا جب منہ سے لگایا تو برا معلوم ہوا پھر پانی ملا کر اوس کی تیزی توڑ دی اور کہا
ایسا ہی کیا کرو عن عتبة بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشربه عمر بن الخطاب قد خلل ترجمہ عتبہ بن فرقد
سے روایت ہے حضرت عمر جو نبیذ پیا کرتے تھے وہ سرکہ ہوتا۔ امام نسائی نے کہا اسکی صحت پر یہ روایت دلالت کرتی ہے
عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیهم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انه شراب
الطلاء وانا سائل عما شرب فان کان یسکر جلدته فجلده عمر بن الخطاب الحد تاما ترجمہ سائب بن
یزید سے روایت ہے حضرت عمر لوگون کے پاس آئے اور فرمایا کہ مین نے فلان شخص کے منہ سے شراب کی بو پائی (وہ عبید اللہ تھے بیٹے حضرت عمر کے
صاحبزادے) پھر وہ بولا کہ یہ طلا کا شراب ہے (جو پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے) لیکن مین دریافت کرونگا اوس نے کیا پیا ہے اگر نشہ
والا شراب پیا ہوگا تو مین اوسکو حد مارونگا پھر حضرت عمر نے اوسکو پوری حد ماری (اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑا شراب پینا بھی
درست نہین جب اوس مین نشہ ہو لیکن طحاوی نے کہا اوسکے بیان سے قوی تر ہے جس سے نشہ پیدا ہو بسبب [illegible]
کی جو حضرت عمر سے طلا کی اباحت مین وارد ہوئی ہین) ذکر ما اعد الله عز وجل لشارب المسکر من الذل
والهوان والیم العذاب بیان بعض ذلت اور خواری اور دکھ کے عذاب کا جو اللہ تعالی نے نشہ پینے والے کے لیے تیار کیا ہے عن
جابر ان رجلا من جیشان وجیشان من الیمن قدم فسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن شراب یشربونه
بارضهم من الذرة یقال له المزر فقال النبی صلی الله علیه وسلم امسکر هو قال نعم قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم کل مسکر حرام ان الله عز وجل عهد لمن شرب المسکر ان یسقیه من طینة الخبال قالوا یا رسول
الله وما طینة الخبال قال عرق اهل النار او قال عصارة اهل النار ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص جیشان کا
آیا اور جیشان ایک قبیلہ ہے یمن مین اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس شراب کو جو اسکے ملک مین لوگ پیتے ہین اور
وہ جوار سے بنتا ہے اوسکو مزر کہتے ہین آپنے فرمایا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے اور اللہ جل جلالہ نے یہ بات مقرر کر دی ہے
کہ جو شخص نشہ پیوے اوسکو طینة الخبال پلاویگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینة الخبال کیا ہے آپ نے فرمایا جہنمیون کا پسینہ
اور نچوڑ باب الحث علی ترک الشبهات جس چیز مین شبہ ہو اوسکو چھوڑ دینا بہتر ہے عن النعمان بن بشیر قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وان بین ذلک امورا

مُشْتَبِہَاتٌ وَ رُبَّمَا قَالَ وَ بَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ وَ سَأَضْرِبُ فِي ذٰلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

حَمٰى حِمًى وَ إِنَّ حِمَى اللهِ مَا حَرَّمَ وَ إِنَّهُ مَنْ يَرْعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَ الْحِمٰى وَ رُبَّمَا قَالَ يُوشِكُ

أَنْ يَرْتَعَ وَ إِنَّ مَنْ خَالَطَ الرِّيبَةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے بیچ میں بعضے کام ایسے

ہیں جن میں شبہ ہے (کہ وہ حرام ہیں یا حلال) اور میں اسکی ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ایک باڑہ باندھی

اور وہ اس کی باڑھ حرام ہے تو جو شخص باڑھ کے پاس اپنے جانوروں کو چراوے وہ کبھی باڑھ کو بھی چرائیگا اسیطرح جو شخص

شبہ کے کام کریگا وہ اور جرات کریگا (اور حرام کا بھی مرتکب ہو جاویگا اسلئے شبہ کے کاموں سے بھی باز رہنا بہتر ہے)

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حَفِظْتُ مِنْهُ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ ترجمہ ابو الحوراء سعدی نے امام حسن سے پوچھا تم نے کونسی بات رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر یاد رکھی انہوں نے کہا میں نے یہ یاد رکھا آپ نے فرمایا جو چیز تجھ کو شبہ میں ڈالے اسکو چھوڑ کر وہ کر جس میں

شبہ نہ ہو

الْكَرَاهِيَةُ فِي بَيْعِ الزَّبِيبِ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيذًا

جو شخص شراب بناوے اس کے ہاتھ انگور بیچنا مکروہ ہے

عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ الزَّبِيبَ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيذًا ترجمہ طاؤس جو تابعین میں سے ہیں

مکروہ جانتے تھے انگور اس شخص کے ہاتھ بیچنا جو شراب بناوے (کیونکہ اس میں اعانت ہے گناہ پر اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا

مت مدد کرو ایک دوسرے کی گناہ کی بات اور ظلم پر)

الْكَرَاهِيَةُ فِي بَيْعِ الْعَصِيرِ

انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہے

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِسَعْدٍ كُرُومٌ وَ أَعْنَابٌ كَثِيرَةٌ وَ كَانَ لَهُ فِيهَا أَمِينٌ فَحَمَلَتْ عِنَبًا كَثِيرًا

فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنِّي أَخَافُ عَلَى الْأَعْنَابِ الضَّيْعَةَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ أَعْصِرَهُ عَصَرْتُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَعْدٌ إِذَا

جَاءَكَ كِتَابِي هٰذَا فَاعْتَزِلْ ضَيْعَتِي فَوَاللهِ لَا أَئْتَمِنُكَ عَلَى شَيْءٍ بَعْدَهُ أَبَدًا فَعَزَلَهُ عَنْ ضَيْعَتِهِ ترجمہ

مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور ان کی خبر لینے کو ایک امین شخص تھا ایک بار

انگور بہت لگے تو اس امین نے سعد کو لکھا کہ مجھ کو ڈر ہے انگور کے تلف ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اس کا شیرہ نکالوں سعد

نے لکھا جب میرا یہ خط تجھ کو پہنچے تو باغ چھوڑ دے قسم خدا کی میں اب تیرا اعتبار کسی بات پر نہ کرونگا پھر اسکو موقوف کر دیا

باغ سے (کیونکہ شیرہ نکالنا ذریعہ ہے شراب بنانے کا) عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ بِعْهُ عَصِيرًا مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ طِلَاءً

وَ لَا يَتَّخِذُهُ خَمْرًا ترجمہ ابن سیرین نے کہا شیرہ اس کے ہاتھ بیچ جو طلا بناوے مگر شراب نہ بناوے

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الطِّلَاءِ وَ مَا لَا يَجُوزُ

کونسے طلا پینا درست ہے اور کونسی نہیں

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

إِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهِ أَنِ ارْزُقِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَ بَقِيَ ثُلُثُهُ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر

نے اپنے بعضے حاکموں کو لکھا کہ مسلمانوں کو پینے کو دو وہ طلا جس کے دو حصے جل گئے ہوں اور ایک حصہ رہ گیا ہو (یعنی انگور کا شیرہ پکایا

اوسکو اتنا پکاوین کہ دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ گاڑھا رہ جاوے یہی حصہ کہتے ہین اور یہ حلال ہے عن عامر بن ربیعۃ
قال قرأت كتاب عمر بن الخطاب إلى أبي موسى أما بعد فإنها قدمت علي عير من الشام تحمل شرابا غليظا
أسود كطلاء الإبل وإني سألتهم على كم يطبخونه فأخبروني أنهم يطبخونه على الثلثين ذهب ثلثاه
الأخبثان ثلث ببغيه وثلث بريحه فمر من قبلك يشربونه ترجمہ عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمر
کی کتاب پڑھی جو اونہون نے ابوموسی کو لکھی تھی بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو میرے پاس ایک قافلہ شام سے وہ اپنے پاس ایک
شربت گاڑھا سیاہ جیسے اونٹ کے لگانے کو طلا میں نے پوچھا اسکو تم کتنا پکاتے ہو اونہون نے کہا دو حصے تک سو دونون پلید حصے او
جل گئے ایک شرارت کا دوسری بدبو کا تو حکم کر دے اپنی ملک کے لوگون کو اوس کے پینے کا عن عبداللہ بن یزید الخطمي قال
كتب إلينا عمر بن الخطاب رضي الله عنه أما بعد فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان فإن له اثنين
ولكم واحد ترجمہ عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے حضرت عمر رض نے لکھا بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو تم پکاؤ شراب کو یہان
تک کہ اوس میں سے شیطان کے دو حصے جل جاوین کیونکہ دو حصے اوسکے ہین اور ایک حصہ تمہارا ہے عن الشعبي قال كان
علي رضي الله عنه يرزق الناس الطلاء يقع فيه الذباب ولا يستطيع أن يخرج منه ترجمہ شعبی سے روایت ہے حضرت علی رض
لوگونکو طلا پلاتے تھے وہ اتنا گاڑھا ہوتی کہ اگر مکھی اوس مین گر جاتی تو پھر نکل نہ سکتی عن داؤد قال سألت سعيدا ما
الشراب الذي أحله عمر رضي الله عنه قال الذي يطبخ حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه ترجمہ داؤد سے روایت ہے مین نے
سعید سے پوچھا حضرت عمر نے کس شراب کو حلال کیا تھا اونہون نے کہا جو دو حصے جلائی جاوے اور ایک حصہ رہ جاوے عن
سعيد بن المسيب أن أبا الدرداء كان يشرب ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ابوالدرداء
وہ شراب پیتے تھے جسکے دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ رہ جاوے عن أبي موسى الأشعري أنه كان يشرب من الطلاء ما ذهب
ثلثاه وبقي ثلثه ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے وہ طلا پیتے جسکے دو حصے جل جاتے اور ایک حصہ رہ جاتا عن سعيد
بن المسيب وسأله أعرابي عن شراب يطبخ على النصف فقال لا حتى يذهب ثلثاه ويبقى الثلث ترجمہ سعید بن المسیب
سے اعرابی نے پوچھا جس شراب مین سے آدھا حصہ جل جاوے اوسکا پینا درست ہے اونہون نے کہا نہین جب تک دو حصے جلین اور ایک
حصہ رہ جاوے عن سعيد بن المسيب قال إذا طبخ الطلاء على الثلث فلا بأس به ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جب
طلا جلکر تیسرا حصہ رہ جاوے تو اوسکے پینے مین قباحت نہین عن أبي رجاء قال سألت الحسن عن الطلاء المنصف فقال
لا تشربه ترجمہ ابورجاء نے کہا مین نے حسن سے پوچھا وہ طلا جس کا آدھا حصہ جل جاوے اونہون نے کہا نہین عن
بشير بن المهاجر قال سألت الحسن عما يطبخ من العصير قال ما تطبخه حتى يذهب الثلثان ويبقى الثلث ترجمہ
بشیر بن المہاجر سے روایت ہے مین نے حسن سے پوچھا کونسا شیرہ درست ہے جو پکایا جاوے اونہون نے کہا وہ جسکو تو اتنا پکاوے کہ دو حصے جل
جاوین اور ایک حصہ رہ جاوے عن أنس بن مالك أن نوحا صلى الله عليه وسلم نازعه الشيطان في عود الكرم

فَقَالَ هٰذَا لِیْ وَ قَالَ هٰذَا لِیْ فَاصْطَلَحَا عَلٰی اَنَّ لِنُوْحٍ ثُلُثَهَا وَ لِلشَّیْطَانِ ثُلُثَیْهَا ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہی حضرت نوحؑ اور شیطان مین جھگڑا ہوا انگور کے درخت مین وہ لگا کہنے یہہ میرا ہے یہہ میرا ہے آخر صلح ہوی
اس بات پر کہ دو حصے شیطان کے ہین اور ایک حصہ نوحؑ کا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ طُفَیْلٍ الْجَزَرِیِّ قَالَ كَتَبَ
اِلَیْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰی یَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَ یَبْقٰی ثُلُثُهٗ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ ترجمہ عبد الملک بن طفیل سے روایت ہی ہم کو عمر بن عبد العزیز نے لکھا مت پیو طلا کو جبتک اوس کے
دو حصے جل نہ جاوین اور ایک حصہ رہ جاوے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہی عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ كُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ مکحول نے کہا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے مَا يَجُوْزُ شُرْبُهٗ مِنَ الْعَصِیْرِ
وَ مَا لَا يَجُوْزُ کونسا شیرہ پینا درست ہی اور کونسا نہین عَنْ اَبِیْ ثَابِتٍ الثَّعْلَبِیِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ
عَبَّاسٍ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْعَصِیْرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِیًّا قَالَ اِنِّیْ طَبَخْتُ شَرَابًا وَّ فِیْ
نَفْسِیْ مِنْهُ قَالَ اَكُنْتَ شَارِبَهٗ قَبْلَ اَنْ تَطْبُخَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَاِنَّ النَّارَ لَا تُحِلُّ شَیْئًا قَدْ حَرُمَ ترجمہ
ابو ثابت ثعلبی سے روایت ہی مین ابن عباس پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور شیرے کو پوچھنے لگا انہون
نے کہا پی جبتک تازہ ہو اوس نے کہا مین نے شراب کو پکا لیا ہے لیکن میری جی مین کھٹکا ہے ابن عباس نے
کہا پکانے سے پہلے تو اوسکو پی سکتا تھا اوس نے کہا نہین ابن عباس نے کہا پھر آگ تو حلال نہین کر سکتی اوس
چیز کو جو حرام ہی (اس روایت کے موجب طلا بھی حرام ہے) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ
وَاللّٰهِ مَا تُحِلُّ النَّارُ شَیْئًا وَّ لَا تُحَرِّمُهٗ قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لِیْ قَوْلَهٗ لَا تُحِلُّ شَیْئًا لِقَوْلِهِمْ فِی الطِّلَاءِ وَ لَا تُحَرِّمُ
الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ترجمہ عطا سے روایت ہی مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی آگ کسی چیز
کو حلال نہین کر سکتی اور نہ کسی چیز کو حرام کر سکتی ہی پھر اونہون نے حلال نہ کر سکنے کی تفسیر بیان کی کہ لوگ
کہتے ہین طلا حلال ہی حالانکہ وہ حرام تھی پکانے سے پہلے پھر آگ اوسکو نہ حلال کر سکیگی (تو جو حلال کہتے ہین
اونکا خیال غلط ٹھرا) اور حرام نہ کر سکنے کی تفسیر یہہ بیان کی کہ لوگ کہتے ہین وضو کرو وہ کہانا کہا کر جو انگار سے
پکا ہو حالانکہ وہ کہانا حلال تھا انگار لگنے سے پہلے تو انگار سے پکنے کے بعد بھی حلال ہوگا پھر اوس سے وضو
کیا ضرور ہے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اشْرَبِ الْعَصِیْرَ مَا لَمْ یُزْبِدْ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا
شیرہ پیو جبتک اوسمین پہین نہ آوے عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذِنِ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ
الْعَصِیْرِ قَالَ اشْرَبْهُ مَا لَمْ یَتَغَیَّرْ ترجمہ ہشام بن عائذ سے روایت ہی مین نے ابراہیم سے پوچھا شیرہ کو
اونہون نے کہا پی جبتک بگڑے نہین یعنی اوس مین تیزی نہ آوے عَنْ عَطَاءٍ فِی الْعَصِیْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰی
یَغْلِیْ ترجمہ عطا نے کہا شیرہ پی جبتک اوس مین جھاگ نہ آوے عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اشْرَبْهُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا اَنْ

يَعْنِي ترجمہ شعبی نے کہا شیرہ پی تین روز تک اگر جوش نہ مارے یعنی گاڑھا نہ ہو جاوے ذِكْرُ
مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الْأَنْبِذَةِ وَمَا لَا يَجُوزُ بیان ان نبیذوں کا جنکا پینا درست ہے اور جنکا پینا درست نہیں
عَنْ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
أَصْحَابُ كَرْمٍ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ فَمَاذَا نَصْنَعُ قَالَ تَتَّخِذُونَهُ زَبِيبًا قُلْتُ فَنَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ
مَاذَا قَالَ تَنْقَعُونَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَتَشْرَبُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَتَنْقَعُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ
وَتَشْرَبُونَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ قُلْتُ أَفَلَا نُؤَخِّرُهُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوهُ فِي الْقُلَلِ وَاجْعَلُوهُ فِي
الشِّنَانِ فَإِنَّهُ إِنْ تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم انگور والے ہیں اور اللہ جل جلالہ نے حرام کر دیا شراب کو پھر ہم کیا کریں
آپنے فرمایا سکھا لو انگور کو میں نے کہا سکھا کر کیا کریں آپنے فرمایا صبح اوسکو بھگو دو اور شام کو پیو اور
شام کو بھگو دو اور صبح کو پیو میں نے کہا کیا ہم اوسکو رہنے نہ دیں یہانتک کہ تیز ہو جاوے آپنے فرمایا گھڑوں میں
مت رکھو اگر وہ دیر تک رہیگا تو سرکہ ہو جاوے گا عَنْ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا
أَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ
وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي
الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقِلَالِ فَإِنَّهُ إِنْ تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ
الثَّالِثَةِ فَإِنْ بَقِيَ فِي الْإِنَاءِ شَيْءٌ لَمْ يَشْرَبُوهُ أُهَرِيقَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا آپ اوسکو پیتے دوسرے اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن کے شام کو اگر کچھ بچ
رہتا تو بہا دیتے اور اوسکو نہ پیتے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ
الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیے منقی بھگوتے پھر آپ اوسکو اوس دن پیتے اور دوسرے دن اور تیسرے دن عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيذُ الزَّبِيبِ مِنَ اللَّيْلِ فَيَجْعَلُهُ فِي سِقَاءٍ فَيَشْرَبُهُ
يَوْمَهُ ذَلِكَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ الثَّالِثَةِ سَقَاهُ أَوْ شَرِبَهُ فَإِنْ أَصْبَحَ عِنْدَهُ
شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے انگور خشک رات کو
بھگوئے جاتے پھر آپ اوسکو ایک مشک میں بھر دیتے اور صبح کو دن بھر پیتے پھر دوسرے دن پیتے پھر تیسرے
دن پیتے جب تیسرا دن ختم ہونے کو ہوتا تو اوروں کو پلاتے اور خود بھی پیتے پھر صبح کو اگر کچھ بچ رہتا تو اوسکو

بہا دیتے یعنی چوتھی روز صبح کو عن ابن عمر انه كان ينبذ له في سقاء الزبيب غدوة فيشربه من الليل
وينبذ له عشية فيشربه غدوة وكان يغسل الاسقية ولا يجعل فيها درديا ولا شيئا قال
نافع فكنا نشربه مثل العسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اون کے لیے مشک مین انگور بھگوئے
جاتے صبح کو وہ رات کو پیتے اور شام کو بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکون کو دہویا کرتے اور اوس
مین تلچھٹ نہ ملاتے خمیر کرنے کو اور نہ کوئی اور چیز ملاتے نافع نے کہا ہمنے وہ نبیذ پیا ہے شہد کے مانند
ہوتا عن بسام قال سألت ابا جعفر عن النبيذ قال كان علي بن حسين رضي الله عنه ينبذ له من الليل فيشربه
غدوة وينبذ له غدوة فيشربه من الليل ترجمہ بسام سے روایت ہے مین نے ابوجعفر سے پوچھا
نبیذ کو اونہون نے کہا علی بن حسین یعنی امام زین العابدین علیہ و علی آبائہ السلام کے لیے نبیذ رات
کو بھگویا جاتا وہ صبح کو اوسے پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو وہ شام کو اوسے پیتے عن عبد الله قال
سمعت سفيان سئل عن النبيذ فقال انتبذ عشيا واشربه غدوة ترجمہ عبد اللہ سے روایت
ہے مینے سفیان سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا شام کو بھگوؤ اور صبح کو پی عن ابي عثمان وليس با
لنهدي ان ام الفضل ارسلت الى انس بن مالك تسأله عن نبيذ الجر حدثها عن النضر
ابنه انه كان ينبذ في جر ينبذ غدوة ويشربه عشية ترجمہ ابو عثمان سے روایت ہے
وہ نہدی نہین اور شخص ہے کہ ام الفضل نے انس بن مالک سے پوچھوا بھیجا گھڑی کی نبیذ کو اونہون
نے حدیث بیان کی اپنے بیٹے نضر سے کہ وہ نبیذ بھگوتے ایک ٹہلیا مین صبح کو اور شام کو اوس کو پیتے
عن سعيد بن المسيب انه كان يكره ان يجعل نطل النبيذ في النبيذ ليشتد بالنطل ترجمہ
سعید بن المسیب مکروہ جانتے تہے نبیذ مین تلچھٹ ملانے سے وہ خمر ہو جاتا ہے عن سعيد بن المسيب قال
انما سميت الخمر لانها تركت حتى مضى صفوها وبقي كدرها وكان يكره كل شيء ينبذ على
عكر ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خمر کو خمر اس لیے کہتے ہین کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہانتک کہ صاف صاف تمام
ہو جاتا ہے اور نیچے کا تلچھٹ رہ جاتا ہے اور وہ مکروہ جانتے تہے ہر نبیذ کو جس مین دردی یعنی تلچھٹ ملائی جاوے

ذكر الاختلاف على ابراهيم في النبيذ ابراہیم پر راویوں کا اختلاف نبیذ کے بیان مین

عن ابراهيم قال كانوا يرون ان من شرب شرابا فسكر منه لم يصلح له ان يعود فيه ترجمہ ابراہیم نے
کہا لوگ یون خیال کرتے تہے کہ جو شخص کسی قسم کا شراب پیئے پھر اوس سے مست ہو جاوے تو دوبارہ اوس
کو نہ پیئے عن ابراهيم قال لا بأس بنبيذ البختج ترجمہ ابراہیم نے کہا پکی ہوئی نبیذ یعنی شیرہ پینے مین
کچھ قباحت نہین عن ابي مسكين قال سألت ابراهيم قلت انا نأخذ دردي الخمر او الطلاء فننظفه

ثُمَّ نَنْقَعُ فِيهِ الزَّبِيبَ ثَلٰثًا ثُمَّ نُصَفِّيهِ ثُمَّ نَدَعُهُ حَتَّى يَبْلُغَ فَنَشْرَبُهُ قَالَ يُكْرَهُ ترجمہ ابو مسکین
سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے پوچھا ہم شراب یا طلا کی تلچھٹ لیتے ہیں پھر اوسکو صاف کرکے انگور
کو اوس میں بھگوتے ہیں تین روز تک پھر تین روز کے بعد اوسکو صاف کرکے رہنے دیتے ہیں یہانتک کہ وہ
اپنی حد کو پہونچ جاوے (یعنی تیز ہو جاوے) ابراہیم نے کہا یہ مکروہ ہے مگر اور علما کے نزدیک حرام ہے کیونکہ
شراب کی تلچھٹ خود نجس ہے اور حرام ہے پس وہ جس میں ملائی جاوے وہ بھی حرام ہے) عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ
قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيذِ وَرَخَّصَ فِيهِ ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا رحم کرے اللہ ابراہیم پر
لوگ سختی کرتے تھے نبیذ میں اور وہ اجازت دیتے عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ
مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ أَحَدٍ صَحِيحًا إِلَّا عَنْ إِبْرَاهِيمَ ترجمہ ابو اسامہ سے روایت ہے میں نے
عبد اللہ بن المبارک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے کسی کو مست کرنیوالی شراب کو اجازت دیتے نہیں پایا صحت
کے ساتھ مگر ابراہیم سے سنا (ابراہیم تابعین میں سے ہیں اور وہ اوستاد تھے حماد کے جو اوستاد تھے امام ابو حنیفہ کے
پس ابراہیم کی تقلید سے ابو حنیفہ نے بھی مست کرنیوالی شراب کو اجازت دی مگر یہ اجازت جب ہی تک ہے
کہ اتنا پیوے جس سے نشہ نہ ہو اور اس قدر پینا جس سے نشہ ہو سب کے نزدیک حرام ہے - ابو اسامہ نے کہا
میں نے کسی شخص کو علم کا طلب کرنے والا عبد اللہ بن مبارک سے زیادہ نہیں دیکھا شام یا مصر یا یمن یا حجاز
میں ذِكْرُ الْأَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ کونسی شربت مباح ہیں عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ
مِنْ عَيْدَانٍ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ
وَالنَّبِيذَ ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا اونہوں نے کہا میں نے اس
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک قسم کا شربت پلایا ہے پانی اور شہد اور دودھ اور
نبیذ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ اشْرَبِ الْمَاءَ
وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِيقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِي نُجِعْتَ بِهِ فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ الْخَمْرَ
تُرِيدُ الْخَمْرَ تُرِيدُ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے میں نے ابی بن کعب سے پوچھا نبیذ
کو اونہوں نے کہا پانی پی اور شہد پی ستو پی دودھ پی جس سے تو پلا ہے (یعنے چھوٹی سے
اتنا بڑا ہوا ہے) میں نے پھر پوچھا اونہوں نے کہا تو شراب پینا چاہتا ہے شراب پینا چاہتا
ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ فَمَا لِي شَرَابٌ
مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءُ وَالسَّوِيقُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيذَ
ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے لوگوں نے شرابیں نکالیں میں معلوم نہیں کیا کیا لیکن میری شراب تو

بیس برس سے یا چالیس برس سے کچھ نہین سوا پانی اور ستو کے اور نبیذ کا ذکر نہین کیا عن

عُبَيْدَةَ قَالَ أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَمَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلَّا

الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ ترجمہ عبید بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لوگون نے شراب

نکال لی معلوم نہین کیا کیا لیکن میرا شراب تو بیس برس سے یہی ہے پانی اور دودھ اور شہد

عن ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي النَّبِيذِ فِتْنَةٌ يَرْبُو فِيهَا

الصَّغِيرُ وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ عُرْسٌ كَانَ

طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيلَ لِطَلْحَةَ أَلَا تَسْقِيهِمُ النَّبِيذَ قَالَ إِنِّي

أَكْرَهُ أَنْ يَسْكَرَ مُسْلِمٌ فِي سَبَبِي ترجمہ ابن شبرمہ سے روایت ہے طلحہ نے

کہا کوفے والے نبیذ کے باب مین ایک فتنے مین پڑ گئے جس مین چھوٹا بڑا ہوتا ہے اور

بڑا بڈھا ہوتا ہے (یعنے سب اس بلا مین مبتلا ہین) ابن شبرمہ نے کہا جب کوئی شادی

ہوتی تو طلحہ اور زبید لوگون کو دودھ اور شہد پلاتے کسی نے طلحہ سے کہا تم نبیذ

کیون نہین پلاتے اونہون نے کہا مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ میرے سبب سے کسی مسلمان کو

نشہ ہو جاوے عن جَرِيرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ

ترجمہ جریر سے روایت ہے ابن شبرمہ (جو کوفے کے فقہا مین سے تھے) نہین پیتے تھے

مگر پانی اور دودھ (یہ کمال تقوے سے تھا ورنہ نبیذ جب مین تیزی نہ آئی ہو اور نشہ

کا کچھ خوف نہ ہو بلکہ مثل شربت کے شیرین اور لطیف ہو پینا درست ہے * فقط

تمت

تمام ہوئی کتاب اشربہ کی اور یہہ آخر ہے کتاب مجتبیٰ کا جو امام نسائی نے

بنائی - الحمد للہ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا کہ چوتھا ربع بھی ترجمہ سنن نسائی علیہ الرحمۃ کا

پورا ہوا - اور اوس کے پورے ہونے سے ساری کتاب ختم ہو گئی - اللہ جل جلالہ

اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے - اور اوس کی وجہ سے مسلمانون

کو ہدایت کرے اور اپنے کرم و رحم سے مترجم کے گناہ معاف کرے اور اوسکا خاتمہ

بالخیر کرے اور جناب فیض مآب حامی دین و ملت نواب مستطاب نواب والا جاہ امیر الملک

جناب نواب معلے القاب مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کہ جنکی ذات بابرکت کے فیض سے تمام حدیث کی کتابونکے شروح اور ترجمہ ہو رہا ہے اور اس زمانہ مین اللہ جل جلالہ نے انہی کو اپنے دین اور ملت کی حمایت کے لیے منتخب اور برگزیدہ کیا ہے انہین کی ذات بابرکات کے باعث سے ریاست بھوپال تمام جہان مین مشہور ہوگئی ہے ورنہ اس ریاست کا نام بھی کبھی نہین سنا گیا تھا لیکن حاسدون نے جو اُنپر جھوٹی جھوٹی تہمتین گھڑی کرکر منصب عالیہ ریاست مذکور سے اُنکو معزول کرادیا ہے پروردگار اُنکو پھر وہی منصب عطا فرماوے بلکہ اُس سے بھی زیادہ ترقی اقبال کرے اور تمام مصائب اور بلیات دینی و دنیوی سے اُنکو محفوظ رکھے اور جو فیض کہ اُنکی ذات بابرکات کی ذریعہ سے ایک جہان کو اُسے ہو رہا ہے اُسکو برقرار رکھے اور اُنکے دونو صاحبزادون یعنے جناب نواب نور الحسن خان بہادر اور جناب نواب علی حسن خان بہادر کو اپنے پدر بزرگوار کے قدم بقدم چلاوے اور عمل بالحدیث اور اتباع سنت اور ابطال بدعت مین مصروف رکھے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع

واضح ہو کہ اس کتاب کا حال مفصل طور پر اسکی جلد اول کے مقدمہ مین درج ہے لیکن واسطے آگاہی عوام کے تھوڑا سا یہان بھی نقل کیا جاتا ہے کہا حافظ ابن حجر نے کہ کہا ابو جعفر بن الزبیر نے سب سے بہتر وہ کتابین جنپر بالاتفاق مسلمانو نے اعتماد کیا اللہ جدہ پانچ کتابین ہین (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی) اور موطا امام مالک جو ان سب پر مقدم ہے وہ تیسے میں ان سے کم نہین ہے اور ان لوگونکے مقاصد مختلف تھے صحیحین مین اور طرح کے فوائد ہین اور ابو داؤد مین احکام کی حدیثین اتنی جمع ہین جو اور کسی کتاب مین نہین ہین اور ترمذی مین فنون اور علوم حدیث ایسے ہین جو اور کتابون مین نہین ہین۔ اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے ابو الحسن معافری نے کہا جب تو دیکھے حدیثون کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے بہ نسبت اسکے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا انتہی

تاریخ طبع از خادم العلما شیخ محی الدین تاجر کتب ساکن شہر لاہور مہتمم الکتاب

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے یہ کتاب	جب مسوّدی	ہو چکی نسائی ترجم سے تمام بدعتی کا ٹسے دل نے کہا		سال تاریخ اسکی رتب مینو نیا خوب نسائی زیبا زینت سے چھپی ۱۳۰۱		ماہ ربیع الاول ۱۳۰۳ ہجری مین طبع ہوئی

اشتہار

قیمت فی جلد ۔ سے روپیہ ۔ محصول ڈاک ۹

تاجران باوفا و خریداران شائق شعار کی خدمت مین التماس ہے کہ اس کتاب کے ترجمے کا حق تالیف جناب نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر نے اس حقیر کو عطا فرمایا ہے اور بموجب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع کتاب داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہے بدون اجازت راقم کوئی شخص اسکے چھاپنے یا چھپوانے کا ارادہ نفرماوے

راقم محی الدین تاجر کتب ساکن لاہور بازار کشمیری